طحاوی شریف

(عربی، اردو)

مع خلاصۃ مضامین

تصنیف

محدث جلیل امام ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی

ترجمہ و تحقیق

مولانا مفتی محمد صدیق ہزاروی

ناشر

حامد اینڈ کمپنی لاہور

احادیثِ مبارکہ کا مستند مجموعہ
فقہ حنفی احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

شرح معانی الآثار

المعروف

طحاوی شریف (عربی، اردو)

مع خلاصۂ مضامین

تصنیف، محدثِ جلیل امام ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمہ اللہ تعالیٰ

۲۳۹ھ ——— ۳۲۱ھ
۸۵۳ء ——— ۹۳۳ء

ترجمہ و تلخیص، علامہ محمد صدیق ہزاروی مترجم ترمذی شریف و ریاض الصالحین
تقدیم، علامہ غلام رسول سعیدی شارح مسلم شریف

حامد اینڈ کمپنی ○ ۳۸۔ اردو بازار لاہور



نام کتاب	شرح معانی الآثار (اردو ترجمہ طحاوی شریف)
تصنیف	حضرت امام ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ
مترجم	مولانا مفتی محمد صدیق ہزاروی
تصحیح	مولانا محمد عقیل (جلد اول)
	مولانا غلام حسین (جلد دوم)
مطبع	روبی [illegible] پرنٹرز لاہور
طبع بار اول	اکتوبر ۱۹۹۳ء
طبع بار دوم	صفر ۱۴۲۴ھ اپریل ۲۰۰۳ء

مہتمم کار

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸ اردو بازار لاہور

HAMID & COMPANY®
Phone No:092-42-7312173-7123435
Fax No.092-42-7224899
Email:info@faridbookstall.com
Visit us at:www.faridbookstall.com

حامد اینڈ کمپنی بک سیلرز ۳۸ اردو بازار لاہور
فون نمبر ۰۹۲،۴۲،۷۳۱۲۱۷۳،۷۱۲۳۴۳۵
فیکس نمبر ۰۹۲،۴۲،۷۲۲۴۸۹۹
ای میل : info@faridbookstall.com
ویب سائٹ : www.faridbookstall.com

فہرست مضامین

۸۴ - بَابُ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ!

صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھنے والا

۱- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ هِلَالَ بْنَ يَسَافٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ عَنْ وَابِصَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يُصَلِّيْ فِيْ خَلْفِ الصَّفِّ وَحْدَهٗ فَأَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيْدَ الصَّلٰوةَ۔

حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو اسے نماز لوٹانے کا حکم فرمایا۔

۲- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ أَخَذَ بِيَدِيْ زِيَادُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ فَأَقَامَنِيْ عَلٰى وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ بِالرَّقَّةِ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ أَنَّ رَجُلًا صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ فَأَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيْدَ الصَّلٰوةَ۔

حضرت ہلال بن یساف فرماتے ہیں زیاد بن ابی جعد نے میرا ہاتھ پکڑ کر لے مقام رقہ میں حضرت وابصہ بن معبد کے سامنے لاکھڑا کیا اور فرمایا مجھ سے میرے باپ وابصہ بن معبد نے بیان کیا کہ ایک شخص نے صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نماز لوٹانے کا حکم فرمایا۔

۳- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ السَّحِيْمِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ السَّحِيْمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ وَكَانَ أَحَدَ الْوَفْدِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى صَلَاتَهٗ وَرَجُلٌ فَرْدٌ يُصَلِّيْ خَلْفَ الصَّفِّ فَقَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَضٰى

حضرت عبد الرحمن بن علی بن شیبان سحیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور وہ وفد کے ایک رکن تھے وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔ آپ نے نماز کو پورا کیا تو ایک شخص صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھ رہا تھا۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ اس شخص نے اپنی نماز مکمل کر لی۔ پھر آپ نے فرمایا نئے سرے سے نماز پڑھو صف کے پیچھے اکیلے آدمی کی نماز نہیں ہوتی۔

صَلَاتَهُ ثُمَّ قَالَ اسْتَقْبِلْ صَلَاتَكَ فَلَا صَلٰوةَ لِفَرْدٍ خَلْفَ الصَّفِّ۔

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ صَفٍّ مُنْفَرِدًا فَصَلَاتُهُ بَاطِلَةٌ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ أَسَاءَ وَصَلَاتُهُ مُجْزِئَةٌ عَنْهُ وَقَالُوْا لَيْسَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ مَا يَدُلُّ عَلٰى خِلَافِ مَا قُلْنَا وَذٰلِكَ أَنَّكُمْ رَوَيْتُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ الَّذِيْ صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ أَنْ يُعِيْدَ الصَّلٰوةَ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَمْرُهُ بِذٰلِكَ لِأَنَّهُ صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ

وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَمْرُهُ بِذٰلِكَ لِمَعْنًى آخَرَ كَمَا أَمَرَ الَّذِيْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى أَنْ يُعِيْدَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يُعِيْدَهَا حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ مِرَارًا فِيْ حَدِيْثِ رِفَاعَةَ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى وَلٰكِنَّهُ لِمَعْنًى آخَرَ غَيْرِ ذٰلِكَ وَهُوَ تَرْكُهُ إِصَابَةَ فَرَائِضِ الصَّلٰوةِ فَيَحْتَمِلُ أَيْضًا مَا رَوَيْتُمْ مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ الَّذِيْ صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ أَنْ يُعِيْدَ الصَّلٰوةَ لَا لِأَنَّهُ صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَلٰكِنْ لِمَعْنًى آخَرَ كَانَ مِنْهُ فِي الصَّلٰوةِ وَفِيْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ مَعْنًى زَائِدٌ عَلَى الشَّيْءِ الَّذِيْ فِيْ حَدِيْثِ وَابِصَةَ وَذٰلِكَ أَنَّهُ قَالَ صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى صَلَاتَهُ وَرَجُلٌ فَرْدٌ يُصَلِّيْ خَلْفَ الصَّفِّ

ایک جماعت کا موقف ہے کہ جو شخص صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھے اس کی نماز باطل ہے انہوں نے اس سلسلے میں ان مندرجہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس شخص نے غلطی کی لیکن اس کی نماز جائز ہے۔ وہ کہتے ہیں ان روایات میں ہمارے قول کے خلاف کوئی دلالت نہیں اور وہ اس لیے کہ تم نے روایت کیا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو جو صف کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم فرمایا تو ہو سکتا ہے۔ آپ نے اسے صف کے پیچھے نماز پڑھنے کی وجہ سے یہ حکم فرمایا ہو اور ممکن ہے کہ کسی دوسری وجہ سے حکم دیا ہو۔ جیسا کہ حضرت رفاعہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ایک شخص نے مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھی تو آپ نے اسے لوٹانے کا حکم دیا پھر دوبارہ پڑھنے کا حکم فرمایا حتیٰ کہ کئی بار ایسا کیا تو یہ اس لیے نہیں تھا کہ اس شخص نے مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھی بلکہ اس کی کوئی دوسری وجہ تھی اور وہ یہ کہ اس نے فرائض نماز میں کوتاہی کی۔ تو تمہاری روایت کردہ حدیث کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صف کے پیچھے نماز پڑھنے والے کو نماز لوٹانے کا حکم دیا، میں یہ بھی احتمال ہے کہ صف کے پیچھے نماز پڑھنے کی وجہ سے نہیں بلکہ نماز میں کسی دوسری خرابی کی وجہ سے لوٹانے کا حکم فرمایا اور حضرت علی بن شیبان کی روایت میں حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے زائد معنی بھی پایا جاتا ہے وہ یہ کہ آپ فرماتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔ آپ نے نماز مکمل کی اور دیکھا کہ ایک شخص صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھ رہا تھا آپ اس کے پاس کھڑے ہو گئے۔ جب وہ نماز مکمل کر چکا تو فرمایا نئے سرے سے نماز پڑھو کیونکہ صف کے پیچھے تنہا شخص کی نماز نہیں ہوتی۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں ہے کہ آپ نے اس شخص کو نماز لوٹانے کا حکم فرمایا اور فرمایا کہ صف کے

فقام عليه نبي الله صلى الله عليه وسلم حتى قضى صلاته ثم قال له استقبل فانه لا صلاة لفرد خلف الصف فيحتمل ان يكون امره اياه باعادة الصلاة كان للمعنى الذي وصفنا في معنى حديث وابصة واما قوله لا صلاة لفرد خلف الصف فيحتمل ان يكون ذلك كقوله لا وضوء لمن لم يسم وكالحديث الآخر لا صلاة لجار المسجد الا في المسجد وليس ذلك على انه اذا صلى كذلك كان في حكم من لم يصل ولكنه قد صلى صلاة تجزئه ولكنها ليست بمتكاملة الاسباب في الفرائض والسنن لان من سنة الصلاة مع الامام اتصال الصفوف وسد الفرج فهذا ينبغي للمصلي خلف الامام ان يفعل فان قصر عن ذلك فقد اساء وصلاته تجزئه ولكنها ليست بالصلاة المتكاملة في فرائضها وسننها فقيل لذلك لا صلاة له اي لا صلاة له متكاملة كما قال النبي صلى الله عليه وسلم ليس المسكين بالذي ترده التمرة والتمرتان ولكن المسكين الذي لا يعرف فيتصدق عليه ولا يسأل الناس فكان معنى قوله ليس المسكين بالذي ترده التمرة والتمرتان انما معناه ليس هو بالمسكين المتكامل في المسكنة اذ هو يسأل فيعطى ما يقوته ويواري عورته ولكن المسكين الذي لا يسأل الناس ولا يعرفونه فيتصدقون عليه فنفي في هذا الحديث

پیچھے تنہا نماز پڑھنے والے کی نماز نہیں ہوتی تو یہاں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ آپ نے اسے اس بنیاد پر نماز لوٹانے کا حکم فرمایا جو ہم نے حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں بیان کی اور آپ کا یہ فرمانا کہ صف کے پیچھے اکیلے آدمی کی نماز نہیں ہوتی اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ یہ بات "جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی اس کا وضو نہیں" کی طرح ہو اور جیسے آپ نے فرمایا مسجد کے پڑوسی کی نماز مسجد کے علاوہ نہیں ہوتی تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ جب وہ اس طرح پڑھے تو نہ پڑھنے والے کے حکم میں ہوگا بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ نماز پڑھ چکا جو اس کو کفایت کرتی ہے لیکن فرائض وسنن کے اسباب کے اعتبار سے کامل نہیں۔ کیونکہ امام کے ساتھ نماز پڑھنے والے کو اسی طرح کرنا چاہیے اگر اس میں کوتاہی کرے گا تو گنہگار ہوگا لیکن نماز جائز ہوگی۔ البتہ فرائض وسنن کے اعتبار سے کامل نہ ہوگی۔

جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسکین وہ نہیں جسے ایک یا دو کھجوریں لوٹا دیں بلکہ مسکین وہ ہے جس کی پہچان نہ ہو پس اسے صدقہ دیا جائے اور وہ لوگوں سے سوال نہیں کرتا۔ تو اس قول کا یہ مطلب نہیں کہ جو شخص ایک یا دو کھجوروں کے ذریعے لوٹ جائے وہ مسکین نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ شخص کامل مسکین نہیں کیونکہ وہ مانگتا ہے پھر اس کو اس قدر دیا جاتا ہے جس سے وہ ایک وقت کی روزی حاصل کر لے اور اپنی شرمگاہ کو ڈھانپ لے لیکن مسکین وہ ہے جو لوگوں سے نہیں مانگتا اور نہ ہی وہ (محتاج ہیں) معروف ہے تو لوگ اسی کو دیتے ہیں۔ پس اس حدیث میں اس مسکین کی نفی ہے جو اسباب احتیاج کے اعتبار سے کامل مسکین نہیں۔ تو آپ کے اس فرمان میں کہ صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھنے والے کی نماز نہیں ہوتی۔ یہی اس بات کا احتمال ہے کہ اس کی نماز جائز تو ہے لیکن کامل نہ ہونے کے اعتبار سے اس کی نفی فرمائی۔

مَنْ كَانَ مِسْكِينًا غَيْرَ مُتَمَكِّنٍ مِنْ أَسْبَابِ الْمَسْكَنَةِ أَنْ يَكُونَ مِسْكِينًا فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ أَيْضًا إِنَّمَا نَفَى بِقَوْلِهِ لَا صَلَاةَ لِمَنْ صَلَّى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ مَنْ صَلَّى خَلْفَ الصَّفِّ أَنْ يَكُونَ مُصَلِّيًا لِأَنَّهُ غَيْرُ مُتَكَامِلٍ أَسْبَابَ الصَّلَاةِ وَهُوَ قَدْ صَلَّى صَلَاةً تُجْزِئُهُ.

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَهَلْ تَجِدُونَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا شَيْئًا يَدُلُّ عَلَى مَا قُلْتُمْ قِيلَ لَهُ نَعَمْ.

۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الضَّرِيرُ قَالَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ زِيَادَ الْأَعْلَمَ أَخْبَرَهُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ جِئْتُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاكِعٌ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفَسُ فَرَكَعْتُ دُونَ الصَّفِّ ثُمَّ مَشَيْتُ إِلَى الصَّفِّ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ أَيُّكُمُ الَّذِي رَكَعَ دُونَ الصَّفِّ قَالَ أَبُو بَكْرَةَ أَنَا قَالَ زَادَكَ اللهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ.

۵- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْحِبْرِيُّ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۶- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ زِيَادٍ الْأَعْلَمِ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ رَكَعَ دُونَ الصَّفِّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَكَ اللهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ.

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ رَكَعَ دُونَ الصَّفِّ فَلَمْ

اگر کوئی معترض کہے کہ کیا تم اپنے اس قول پر سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات (روایت) پاتے ہو؟ تو اس سے کہا جائے گا ہاں۔

حضرت حسن البصری، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں آیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں تھے۔ میرا سانس پھول گیا تھا تو میں نے صف کے پیچھے ہی رکوع کر لیا پھر صف کی طرف چلا گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز مکمل کر چکے تو فرمایا تم میں سے کس نے صف سے باہر رکوع کیا فرماتے ہیں میں نے کہا میں ہوں (یا رسول اللہ) فرمایا اللہ تمہاری حرص میں اضافہ فرمائے آئندہ ایسا نہ کرنا۔

حضرت عفان بن مسلم فرماتے ہیں ہم سے حماد بن سلمہ نے بیان کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سعید بن ابی عروبہ، بواسطہ زیاد اعلم، حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے صف کے پیچھے رکوع کیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری حرص کو بڑھائے آئندہ ایسا نہ کرنا۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں ہے کہ انہوں نے صف کے پیچھے رکوع کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے،

يَأْمُرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِعَادَةِ الصَّلٰوةِ فَلَوْ كَانَ مَنْ صَلَّى خَلْفَ الصَّفِّ لَا تُجْزِيهِ صَلٰوتُهُ لَكَانَ مَنْ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ خَلْفَ الصَّفِّ كَذٰلِكَ أَيْضًا لَا تُجْزِيهِ. أَلَا تَرَى أَنَّ مَنْ صَلَّى عَلَى مَكَانٍ قَذِرٍ لَمْ تُجْزِهِ صَلٰوتُهُ وَكَانَ مَنِ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ عَلَى مَكَانٍ قَذِرٍ ثُمَّ صَارَ إِلَى مَكَانٍ نَظِيفٍ إِنَّ صَلٰوتَهُ فَاسِدَةٌ فَكَانَ كُلُّ مَنِ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ فِي مَوْطِنٍ لَا يَجُوزُ لَهُ فِيهِ أَنْ يَأْتِيَ بِالصَّلٰوةِ فِيهِ بِكَمَالِهَا لَمْ يَكُنْ دَاخِلًا فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا كَانَ دُخُولُ أَبِي بَكْرَةَ فِي الصَّلٰوةِ دُونَ الصَّفِّ دُخُولًا صَحِيحًا كَانَتْ صَلٰوةُ الْمُصَلِّي كُلُّهَا دُونَ الصَّفِّ صَلٰوةً صَحِيحَةً فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَمَا مَعْنَى قَوْلِهِ وَلَا تَعُدْ قِيلَ لَهُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا يَحْتَمِلُ مَعْنَيَيْنِ يَحْتَمِلُ وَلَا تَعُدْ أَنْ تَرْكَعَ دُونَ الصَّفِّ حَتَّى تَقُومَ فِي الصَّفِّ كَمَا قَدْ رَوَى عَنْهُ أَبُو هُرَيْرَةَ۔

۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ فَلَا يَرْكَعْ دُونَ الصَّفِّ حَتَّى يَأْخُذَ مَكَانَهُ مِنَ الصَّفِّ۔

وَيَحْتَمِلُ قَوْلُهُ وَلَا تَعُدْ أَيْ وَلَا تَعُدْ أَنْ تَسْعَى إِلَى الصَّلٰوةِ سَعْيًا يَحْفِزُكَ فِيهِ النَّفَسُ كَمَا قَدْ جَاءَ عَنْهُ فِي غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيثِ۔

۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ

انھیں نماز لوٹانے کا حکم نہیں فرمایا اگر صف سے پیچھے پڑھنے والے کی نماز جائز نہ ہوتی تو صف کے پیچھے نماز میں داخل ہونے والا نماز میں داخل شمار نہیں ہوتا۔ ——— کیا تم نہیں دیکھتے کہ جو شخص ناپاک جگہ نماز پڑھے تو اس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ اور جو آدمی ناپاک جگہ نماز شروع کرکے پھر پاک جگہ چلا جائے تو اس کی نماز بھی فاسد ہے تو جس جگہ نماز کے شروع کرنے سے وہاں مکمل کرنا جائز نہیں وہاں نماز کا شروع کرنا بھی جائز نہیں تو جب حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کا صف کے پیچھے نماز میں داخل ہونا صحیح تھا تو نمازی کی مکمل نماز صف سے پیچھے (تنہا) صحیح ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ "لا تعد" (آئندہ ایسا نہ کرنا) کا کیا مطلب ہے تو اسے کہا جائے گا کہ ہمارے نزدیک اس میں دو معنوں کا احتمال ہے یہ بھی احتمال ہے کہ آئندہ صف کے پیچھے رکوع نہ کرنا حتیٰ کہ تم صف میں کھڑے ہو جاؤ جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حضرت اعرج حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لیے آئے تو صف کے پیچھے رکوع نہ کرے حتیٰ کہ صف میں اپنی جگہ پر چلا جائے۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ آئندہ نماز کے لیے اس طرح دوڑتے ہوئے نہ آنا کہ تمہارا سانس پھول جائے جیسا کہ دیگر احادیث میں آیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کھڑی ہو جائے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ سکون سے چلتے ہوئے آؤ جو کچھ (امام کے ساتھ) پاؤ اسے پڑھ لو اور جو تم سے رہ جائے اسے پورا کر لو۔

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا۔

۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاقْضُوا۔

حضرت ابن شہاب، حضرت ابوسلمہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ اس میں ("اتموا" کی جگہ) "فاقضوا" کے الفاظ ہیں (یعنی باقی نماز اٹھ کر پوری کریں)

۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت محمد بن عمر، حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت زہری، بواسطہ حضرت سعید اور ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ایوب، حضرت محمد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۵۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَلَا تَأْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَاْتُوْهَا وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا۔

۱۶۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ وَاِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ رض يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ وَزَادَ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَا كَانَ يَعْمِدُ اِلَى الصَّلٰوةِ۔

۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ اَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ يَعْنِي الصَّلٰوةَ فَلْيَمْشِ عَلٰى هَيْئَتِهٖ فَلْيُصَلِّ مَا اَدْرَكَ وَلْيَقْضِ مَا سَبَقَ بِهٖ مِنْهَا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَالنَّظَرُ عِنْدَنَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ فَصَلَاتُهٗ جَائِزَةٌ وَذٰلِكَ اَنَّهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ فِيْ رَجُلٍ كَانَ يُصَلِّيْ وَرَاءَ الْاِمَامِ فِيْ صَفٍّ فَخَلَا مَوْضِعُ رَجُلٍ اَمَامَهٗ اِنَّهٗ يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَمْشِيَ اِلَيْهِ حَتّٰى يَقُوْمَ فِيْهِ وَكَذٰلِكَ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض

۱۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ خَيْثَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ رض فَرَاٰى فِي الصَّفِّ خَلَلًا فَجَعَلَ يَغْمِزُنِيْ اَنْ اَتَقَدَّمَ اِلَيْهِ وَجَعَلْتُ اَنَا يَمْنَعُنِيْ اَنْ اَتَقَدَّمَ الضِّيْقُ بِمَكَانِيْ اِذَا جَلَسَ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے لیے اقامت ہو جائے تو اس کی طرف دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ سکون و وقار سے آؤ (امام کے ساتھ) جس قدر (نماز) پاؤ اسے پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے پورا کر لو۔

حضرت علاء اپنے والد اور حضرت اسحٰق بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان دونوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا، پھر اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا اس میں یہ بھی اضافہ ہے کہ تم میں سے کوئی شخص جب نماز کا قصد کرتا ہے تو وہ نماز میں ہی شمار ہوتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز کی طرف آئے تو اپنی رفتار پر چلے جو کچھ (امام کے ساتھ) پالے اسے پڑھے اور جو گزر گیا اسے (بعد میں) پورا کرے۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ہمارے نزدیک غور و فکر کا یہی تقاضا ہے کہ جو کوئی شخص صف کے پیچھے (تنہا) نماز پڑھے اس کی نماز جائز ہے اور یہ اس لیے کہ ان (ائمہ) کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں کہ جب کوئی شخص امام کے پیچھے صف میں نماز پڑھ رہا ہو پھر اس کے آگے ایک آدمی کی جگہ خالی ہو جائے تو اسے چاہیے کہ اس طرف چل پڑے حتیٰ کہ وہاں کھڑا ہو جائے۔

حضرت خیثمہ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے اگلی صف میں خالی جگہ دیکھی تو مجھے آگے بڑھنے کے لیے کونچا مارا لیکن وہاں۔ بیٹھنے کے لیے جگہ کی تنگی نے مجھے روک رکھا جب انہوں نے یہ بات دیکھی تو وہ خود آگے

أن يتقدم منه فلما أن رأى ذلك تقدم هو والذي يتقدم من صف إلى صف على ما ذكرنا هو فيما بين الصفين في غير صف فلم يضره ذلك ولم يخرجه من الصلاة فلو كانت الصلاة لا يجوز إلا بقيام في صف لفسدت على هذا صلاته لما صار في غير صف وإن كان ذلك أقل القليل كما أن من وقف على مكان نجس وهو يصلي أقل القليل أفسد ذلك عليه صلاته.

فلما أجمعوا أنهم يأمرون هذا الرجل بالتقدم إلى ما خلا أمامه من الصف ولا يفسد عليه صلاته كونه فيما بين الصفين في غير صف دل ذلك على أن من صلى دون الصف صلاته مجزئة عنه. **وقد** روي عن جماعة من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم أنهم ركعوا دون الصف ثم مشوا إلى الصف واعتدوا بتلك الركعة التي ركعوها دون الصف.

۱۹- **فمن** ذلك ما حدثنا محمد بن عمرو بن يونس قال ثنا يحيى بن عيسى عن سفيان عن منصور عن زيد بن وهب قال دخلت المسجد أنا وابن مسعود رضي الله عنه فأدركنا الإمام وهو راكع فركعنا ثم مشينا حتى استوينا بالصف فلما قضى الإمام الصلاة قمت لأقضي فقال عبد الله قد أدركت الصلاة.

۲۰- **حدثنا** فهد قال ثنا أبو نعيم قال ثنا بشير بن سليمان قال حدثني سيار أبو الحكم عن طارق قال كنا مع ابن مسعود جلوسا فجاء آذنه فقال قد قامت الصلاة

بڑھ گئے۔ تو جو شخص ایک صف سے دوسری صف کی طرف بڑھتا ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے تو وہ دو صفوں کے درمیان ہوتا ہے کسی صف میں نہیں ہوتا تو یہ عمل اسے نقصان نہیں پہنچاتا اور نہ اسے نماز سے نکالتا ہے پس اگر صف میں کھڑا ہونے ہی سے نماز جائز ہوتی تو اس صورت میں نماز فاسد ہو جاتی کیونکہ وہ صف کے علاوہ جگہ میں چلا گیا اگرچہ یہ بہت قلیل عمل ہے، جیسے کوئی شخص ناپاک جگہ پر کھڑا ہو کر نماز پڑھے اگرچہ بہت قلیل وقت ہو تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

تو جب اس بات پر اجماع ہو گیا کہ وہ (آئمہ کرام) اس شخص کو اگلی صف میں خالی جگہ جانے کا حکم دیتے ہیں اور دو صفوں کے درمیان ہونے اور صف کے اندر نہ ہونے کے باوجود اس کی نماز فاسد نہیں ہوتی تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جو شخص صف کے پیچھے نماز پڑھے اس کی نماز جائز ہوگی۔ ______ صحابہ کرام کی ایک جماعت سے مروی ہے کہ انہوں نے صف سے پیچھے ایک رکعت ادا کی پھر صف کی طرف چلے اور انہوں نے صف کے پیچھے پڑھی جانے والی اس رکعت کو شمار کیا اسی سے یہ ہے۔

حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو ہم نے امام کو رکوع میں پایا ہم نے رکوع کیا پھر ہم چل کر صف میں کھڑے ہو گئے۔ امام نے نماز مکمل کی تو میں باقی نماز پڑھنے کھڑا ہوا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے (مکمل) نماز حاصل کر لی ہے۔

حضرت طارق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ کے دربان نے بتایا کہ نماز کھڑی ہو گئی ہے تو آپ کھڑے ہو گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ

فَقَامَ وَقُمْنَا فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَأَى النَّاسَ رُكُوعًا فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ فَكَبَّرَ فَرَكَعَ وَمَشَى وَفَعَلْنَا مِثْلَ مَا فَعَلَ۔

فَإِنِ اعْتَلَّ فِي هٰذَا مُعْتَلٌّ بِأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ إِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ صَارَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ صَفًّا۔

۲۱۔ **قِيلَ** لَهُ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ رُكُوعٌ فَمَشَى حَتّٰى إِذَا أَمْكَنَهُ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ وَهُوَ رَاكِعٌ كَبَّرَ فَرَكَعَ ثُمَّ دَبَّ وَهُوَ رَاكِعٌ حَتّٰى وَصَلَ الصَّفَّ۔

۲۲۔ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۲۳۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَرْكَعُ عَلَى عَتَبَةِ الْمَسْجِدِ وَوَجْهُهُ إِلَى الْقِبْلَةِ ثُمَّ يَمْشِي مُعْتَرِضًا عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ يَعْتَدُّ بِهَا إِنْ وَصَلَ إِلَى الصَّفِّ أَوْ لَمْ يَصِلْ۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَأَنْتُمْ تُخَالِفُونَ مَا قَدْ رَوَيْتُمُوهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَزَيْدٍ وَتَقُولُونَ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَرْكَعَ دُونَ الصَّفِّ۔

قِيلَ لَهُ نَعَمْ وَلٰكِنِ احْتَجَجْنَا بِذٰلِكَ عَلَيْكَ لِتَعْلَمَ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّهُمْ لَا يُبْطِلُونَ صَلٰوةَ مَنْ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ وُصُولِهِ إِلَى الصَّفِّ۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَمَا الَّذِي ذَهَبْتُمْ إِلَيْهِ

کھڑے ہو گئے آپ مسجد میں داخل ہوئے تو کچھ لوگوں کو مسجد کے اگلے حصے میں رکوع کرتے ہوئے دیکھا آپ نے تکبیر کہی پھر رکوع کیا اور آگے چل پڑے ہم نے بھی ایسا ہی کیا۔

اگر کوئی شخص یہ دلیل دے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایسا اس لیے کیا کہ آپ اور آپ کے ساتھیوں سے مل کر صف مکمل ہو گئی تھی۔ اس شخص کو جواب دیا جائیگا کہ اس سلسلے میں حضرت

حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ آپ مسجد میں داخل ہوئے تو لوگوں کو رکوع میں دیکھا آپ آگے چلے گئے۔ یہاں تک کہ آپ کو صف میں پہنچنا ممکن ہوا تو آپ نے جھکتے ہوئے تکبیر کہی پھر رکوع کیا پھر اسی حالت میں چلے یہاں تک کہ صف میں پہنچ گئے۔

حضرت مالک اور ابن ابی ذئب نے حضرت ابن شہاب سے روایت کیا۔ انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت خارجہ بن زید فرماتے ہیں۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مسجد کی چوکھٹ پر سجدہ کرتے اور آپ کا چہرہ قبلہ کی طرف ہوتا پھر آگے بڑھتے ہوئے دائیں جانب کی طرف چلتے اور اس رکعت کو شمار کرتے پہنچتے یا نہ،

اگر کوئی شخص کہے کہ تم اسی بات کی مخالفت کرتے ہو جو تم نے حضرت ابن مسعود اور حضرت زید رضی اللہ عنہما سے روایت کی اور تم کہتے ہو کہ کسی شخص کے لیے صف سے پیچھے رکوع کرنا جائز نہیں۔

اس شخص کو کہا جائے گا ہاں لیکن ہم نے اس (روایت) سے تمہارے خلاف استدلال کیا ہے تاکہ تم جان لو کہ تمام صحابہ کرام اس شخص کی نماز کو باطل قرار نہیں دیتے جو صف میں داخل ہونے سے پہلے نماز شروع کرتا ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تم ایسی بات کی طرف گئے ہو کہ تم نے

حَتّٰى خَالَفْتُمْ عَبْدَ اللّٰهِ وَزَيْدًا۔ قِيْلَ لَهٗ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض لَا يَرْكَعُ أَحَدُكُمْ دُوْنَ الصَّفِّ حَتّٰى يَأْخُذَ مَكَانَهٗ مِنَ الصَّفِّ وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ الْحَسَنُ۔

۲۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهٗ كَرِهَ أَنْ يَرْكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ وَكُلُّ مَا بَيَّنَّا فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِنْ هٰذَا وَمِنْ إِجَازَةِ صَلٰوةِ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ هُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت ابن مسعود اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی۔ تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ ہم نے اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کی ہے کہ کوئی شخص صف سے پیچھے رکوع نہ کرے حتیٰ کہ وہ صف میں اپنی جگہ پر پہنچ جائے۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے یہ بات فرمائی ہے۔

حضرت اشعث فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ صف سے پیچھے نماز پڑھنے کو ناپسند کرتے تھے۔

ہم نے اس باب میں یہ جو کچھ بیان کیا اور یہ کہ صف کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت ہے یہ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۸۵ الرَّجُلِ يَدْخُلُ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ فَيُصَلِّيْ مِنْهَا رَكْعَةً ثُمَّ تَطْلُعُ الشَّمْسُ!

باب ۸۵: نمازِ فجر کی ایک رکعت پڑھنے کے بعد سورج کا طلوع ہونا

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ رَوٰى عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَغَيْرُهٗ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلٰوةَ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِأَسَانِيْدِهٖ فِيْ بَابِ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ مَنْ صَلّٰى مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ ثُمَّ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ صَلّٰى إِلَيْهَا أُخْرٰى وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْأَثَرِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَهُوَ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَسَدَتْ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عطاء بن یسار اور دیگر راویوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص طلوع آفتاب سے قبل ایک رکعت پائے اس نے نماز کو پالیا۔ —— ہم نے اسے اس کی اسناد کے ساتھ اوقات نماز کے باب میں بیان کیا ہے۔ —— ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ جو شخص طلوع آفتاب سے پہلے ایک رکعت پالے پھر سورج طلوع ہو جائے تو اس کے ساتھ دوسری رکعت ملالے۔ انھوں نے اس (مذکورہ بالا) روایت سے استدلال کیا۔ —— لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جب کوئی شخص حالت نماز میں ہو اور سورج

عَلَيْهِ وَقَالُوا لَيْسَ فِي هٰذَا الْأَثَرِ دَلَالَةٌ عَلٰى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى لِأَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ قَدْ يَحْتَمِلُ مَا قَالَهُ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ عَنٰى بِهِ الصِّبْيَانَ الَّذِيْنَ يَبْلُغُوْنَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَالْحُيَّضَ اللَّاتِيْ يَطْهُرْنَ وَالنَّصَارٰى الَّذِيْنَ يُسْلِمُوْنَ لِأَنَّهُ لَمَّا ذَكَرَ فِيْ هٰذَا الْأَثَرِ الْإِدْرَاكَ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّلٰوةَ فَيَكُوْنُ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ سَمَّيْنَاهُمْ وَمَنْ أَشْبَهَهُمْ مُدْرِكِيْنَ لِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ وَيَجِبُ عَلَيْهِمْ قَضَاؤُهَا وَإِنْ كَانَ الَّذِيْ بَقِيَ عَلَيْهِمْ مِنْ وَقْتِهَا أَقَلَّ مِنَ الْمِقْدَارِ الَّذِيْ يُصَلُّوْنَهَا فِيْهِ **قَالُوْا** وَهٰذَا الْحَدِيْثُ هُوَ الَّذِيْ ذَهَبْنَا فِيْهِ إِلٰى أَنَّ الْمَجَانِيْنَ إِذَا أَفَاقُوْا وَالصِّبْيَانَ إِذَا احْتَلَمُوْا وَالنَّصَارٰى إِذَا أَسْلَمُوْا وَالْحُيَّضَ إِذَا طَهُرْنَ وَقَدْ بَقِيَ عَلَيْهِمْ مِنْ وَقْتِ الصُّبْحِ مِقْدَارُ رَكْعَةٍ أَنَّهُمْ لَهَا مُدْرِكُوْنَ فَلَمْ نُخَالِفْ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَإِنَّمَا خَالَفْنَا تَأْوِيْلَ أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى۔

۲۵۔ **فَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى مَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا أُخْرٰى۔

۲۶۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ

طلوع ہو جائے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی وہ کہتے ہیں اس روایت میں پہلے گروہ کے موقف پر کوئی دلیل نہیں کیوں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ جس نے طلوع آفتاب سے پہلے فجر کی ایک رکعت پائی اس نے نماز کو پا لیا میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو پہلے قول کے قائلین کہتے ہیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے وہ بچے مراد ہوں جو طلوع شمس سے پہلے بالغ ہو جائے، وہ حائضہ عورتیں جو پاک ہو گئیں اور وہ عیسائی مراد ہوں جنہوں نے اسلام قبول کیا کیونکہ جب آپ نے ادراک (پا لینے) کا ذکر فرمایا اور نماز کا ذکر نہ کیا تو یہ لوگ جن کا ہم نے ذکر کیا اور ان جیسے دوسرے لوگ اس نماز کو پانے والے ہوئے اور ان پر اس کی قضا واجب ہے اگرچہ ان کے لیے اس مقدار سے کم وقت بچے جس میں وہ یہ نماز پڑھ سکتے ہیں۔

یہ حضرات کہتے ہیں یہی وہ حدیث ہے جس سے ہم نے استدلال کیا کہ جب پاگل ٹھیک ہو جائیں، بچے بالغ ہو جائیں، عیسائی اسلام قبول کریں اور حیض والی عورتیں پاک ہو جائیں اور وقت فجر سے ایک رکعت کی مقدار باقی ہو تو وہ اس نماز کو پانے والے ہیں تو ہم اس حدیث کے خلاف نہیں بلکہ اس مفہوم کے خلاف ہیں جو پہلے قول والوں نے بیان کیا ہے۔ پہلے قول کے قائلین ان کے خلاف یوں استدلال کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے طلوع آفتاب سے پہلے فجر کی نماز سے ایک رکعت پالی وہ اس کے ساتھ دوسری ملائے۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ

عن أبي سلمة عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من أدرك ركعة من صلاة العصر قبل أن تغرب الشمس فقد تمت صلاته وإذا أدرك ركعة من صلاة الصبح فقد تمت صلاته.

ففيما روينا ذكر البناء بعد طلوع الشمس على ما قد دخل فيه قبل طلوعها **فكان** من الحجة على أهل هذه المقالة إن هذا قد يجوز أن يكون كان من النبي صلى الله عليه وسلم قبل نهيه عن الصلاة عند طلوع الشمس فإنه قد نهى عن ذلك وتواترت عنه الآثار بنهيه عن ذلك وقد ذكرنا تلك الآثار في باب مواقيت الصلاة فيحتمل أن يكون ما كان فيه الإباحة هو منسوخ بما فيه النهي. **فقالوا** إنما نهى في التطوع خاصة لا عن قضاء الفرائض ألا ترى أن النبي صلى الله عليه وسلم قد نهى عن الصلاة بعد الصبح حتى تطلع الشمس وبعد العصر حتى تغرب الشمس فلم يكن ذلك عندنا وعندكم بمانع أن تقضى صلاة فائتة في هذين الوقتين فكذلك ما روي عنه من النهي عن الصلاة عند طلوع الشمس لا يكون مانعا عندنا لأن تقضى حينئذ صلاة فائتة إنما هو مانع من صلاة التطوع خاصة.

فكان من الحجة للآخرين عليهم أنه قد روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يدل على أن الصلوات المفروضات الفائتات قد دخلت فيما نهى عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم عند طلوع الشمس وعند غروبها.

وسلم نے فرمایا جس نے غروب آفتاب سے پہلے نماز عصر کی ایک رکعت پالی اس کی نماز پوری ہو گئی اور جب اسے نماز فجر سے ایک رکعت مل گئی تو فجر کی نماز پوری ہو گئی۔

تو جو کچھ ہم نے روایت کیا ہے اس میں طلوع آفتاب کے بعد اس نماز پر بنا کا ذکر ہے جسے اس نے سورج کے طلوع ہونے سے پہلے شروع کیا۔ ——— تو اس قول کے قائلین کے خلاف دلیل یہ ہے کہ ہو سکتا ہے یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھنے سے منع کرنے سے پہلے کی ہو اور آپ نے اس سے منع فرمایا اس ممانعت پر تواتر کے ساتھ روایات مروی ہیں۔ ہم نے ان روایات کو اوقات نماز کے باب میں ذکر کیا ہے لہذا ممکن ہے جن روایات میں اباحت کا ذکر ہے وہ نہی کی روایات سے منسوخ ہو چکی ہوں۔

وہ (پہلے قول کے قائلین) کہتے ہیں ممانعت نوافل سے مخصوص ہے فرائض کی قضاء سے نہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد سورج کے غروب ہونے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا تو ہمارے اور تمہارے سب کے نزدیک ان دو وقتوں میں قضاء نماز سے ممانعت نہیں ہے تو اسی طرح آپ نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے طلوع آفتاب کے وقت جس ممانعت کا ذکر کیا ہے وہ ہمارے نزدیک فوت شدہ نمازوں کی قضاء سے ممانعت نہیں بلکہ وہ صرف نوافل سے نہی ہے۔

دوسرے قول کے قائلین ان کے خلاف جو حجت پیش کرتے ہیں اس میں یہ بھی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات بھی مروی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ فوت شدہ فرض نمازیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے طلوع وغروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت میں داخل ہیں۔

٢٧۔ **وَذٰلِكَ** أَنَّ عَلِيَّ بْنَ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ أَوْ قَالَ فِي سَرِيَّةٍ فَلَمَّا كَانَ آخِرُ السَّحَرِ عَرَّسْنَا فَمَا اسْتَيْقَظْنَا حَتّٰى أَيْقَظَنَا حَرُّ الشَّمْسِ فَجَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا يَثِبُ فَزِعًا دَهِشًا فَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنَا فَارْتَحَلْنَا مِنْ مَسِيرِنَا حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ نَزَلْنَا فَقَضَى الْقَوْمُ حَوَائِجَهُمْ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ فَصَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ فَأَقَامَ فَصَلَّى الْغَدَاةَ فَقُلْنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَلَا نَقْضِيهَا لِوَقْتِهَا مِنَ الْغَدِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الرِّبَا وَيَقْبَلُهُ مِنْكُمْ۔

٢٨۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ أَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِي سَفَرٍ فَنَامَ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَمَرَ فَأُذِّنَ ثُمَّ انْتَظَرَ حَتَّى اسْتَقَلَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَ فَأَقَامَ فَصَلَّى الصُّبْحَ۔

٢٩۔ **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَيْسَرَةَ الْمِنْقَرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيَّ قَالَ ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ أَسْرٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَرَّسْنَا مَعَهُ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ إِلَّا بِحَرِّ الشَّمْسِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَهَبَتْ صَلَاتُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک لشکر میں چلے (غزوہ یا سریہ کا لفظ فرمایا) جب سحری کا آخری وقت ہوا تو ہم سو گئے پس ہم جاگ نہ سکے حتی کہ سورج کی گرمی نے ہمیں بیدار کیا تو ہم میں سے ہر شخص گھبرایا ہوا دہشت زدہ اٹھ کھڑا ہوا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو آپ نے ہمیں کوچ کرنے کا حکم فرمایا ہم وہاں سے چل پڑے حتی کہ سورج بلند ہوا تو قوم نے اپنی حاجت سے فراغت حاصل کی پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تو انھوں نے اذان کہی تو آپ نے صبح کی نماز پڑھائی۔ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! کیا ہم اسے کل اپنے وقت پر قضا نہ کریں۔ آپ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ تمہیں (اس وقت) سود سے بھی منع کرتا ہے پھر تم سے قبول بھی کرے گا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ایک سفر میں تھے تو صبح کی نماز سے آرام فرماتے رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا آپ کے حکم سے اذان دی گئی۔ آپ نے سورج کے روشن ہونے کی انتظار کی پھر حکم دیا تو اقامت کہی گئی اور آپ نے صبح کی نماز پڑھائی۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں رات کو لے کر چلے اور آپ نے رات کے آخر میں پڑاؤ کیا تو سورج کی گرمی تک ہم جاگ نہ سکے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہماری نماز رہ گئی۔ تو آپ نے فرمایا تمہاری نماز فوت نہیں ہوئی اس جگہ سے کوچ کرو چنانچہ آپ نے قریب کی ایک جگہ کی

ثُمَّ قَامَ مَا ذَهَبَ صَلَاتُكُمْ اِرْتَحِلُوْا مِنْ هٰذَا الْمَكَانِ فَارْتَحَلَ قَرِيْبًا ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى۔

۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ اَنَا عَوْفٌ عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

۳۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَسْرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ مِنْ غَزَوَاتِهِ وَنَحْنُ مَعَهُ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ لَوْ عَرَّسْتَ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ تَنَامُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ بِلَالٌ اَنَا اُوْقِظُكُمْ فَنَزَلَ الْقَوْمُ فَاضْطَجَعُوْا وَاَسْنَدَ بِلَالٌ ظَهْرَهُ اِلٰى رَاحِلَتِهِ وَاُلْقِيَ عَلَيْهِمُ النَّوْمُ فَاسْتَيْقَظَ الْقَوْمُ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَالَ اَيْنَ مَا قُلْتَ يَا بِلَالُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اُلْقِيَتْ عَلَيَّ نَوْمَةٌ مِثْلُهَا قَطُّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ اَرْوَاحَكُمْ حِيْنَ شَاءَ وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ حِيْنَ شَاءَ فَاٰذَنَ النَّاسَ بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ اَمَرَهُمْ فَتَوَضَّؤُوْا فَلَمَّا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمُ الْفَجْرَ۔

۳۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا حُصَيْنٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْفَصْلِ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ سُؤَالَهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَسَمِعَنِيْ عِمْرَانُ

کی طرف کوچ فرمایا پھر اترے اور نماز پڑھی۔

حضرت ابو رجاء، حضرت عمران سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ کے موقع پر رات کو چلے اور ہم بھی آپ کے ساتھ تھے بعض صحابہ نے عرض کیا کیا اچھا ہوتا اگر آپ یہاں اترتے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ڈر ہے کہ تم نماز سے (غافل ہو کر) سو جاؤ۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں آپ سب کو جگاؤں گا چنانچہ لوگ اترے اور لیٹ گئے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنے کجاوے سے ٹیک لگائی اور ان پر بھی نیند غالب آگئی۔ صحابہ کرام بیدار ہوئے تو سورج کا کنارہ طلوع ہو چکا تھا۔ آپ نے فرمایا بلال! تمہاری بات کہاں گئی؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس طرح کی نیند مجھے کبھی نہیں آئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب چاہا تمہاری ارواح کو قبض کر لیا اور جس وقت چاہا لوٹا دیا۔ لوگوں کے لیے نماز کا اعلان کرو چنانچہ انہوں نے اذان دی اور صحابہ کرام نے وضو کیا جب سورج بلند ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) پڑھیں پھر نماز فجر ادا فرمائی۔

حضرت ہشیم فرماتے ہیں مجھے حضرت حصین نے خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبد اللہ بن رباح، حضرت ابو قتادہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے اس حدیث کی مثل بیان کرتے ہیں جو انہوں نے حضرت عمران سے روایت کی اور جسے ہم نے اس فصل کے شروع میں ذکر کیا ہے البتہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کا ذکر نہیں کیا حضرت عبد اللہ بن رباح فرماتے ہیں: حضرت عمران

[illegible]

قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَبَاحٍ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ الْقَوْمُ اَعْلَمُ بِحَدِيْثِهِمْ اُنْظُرْ كَيْفَ تُحَدِّثُ فَاِنِّيْ اَحَدُ السَّبْعَةِ تِلْكَ اللَّيْلَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ مَا كُنْتُ اَحْسِبُ اَنَّ اَحَدًا يَحْفَظُ هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرِيْ قَالَ حَمَّادٌ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

٣٤۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَقَالَ مَنْ يَكْلَؤُنَا اللَّيْلَةَ لَا نَنَامُ حَتَّى الصُّبْحِ فَقَالَ بِلَالٌ اَنَا فَاسْتَقْبَلَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ فَضُرِبَ عَلٰى اٰذَانِهِمْ حَتّٰى اَيْقَظَهُمْ حَرُّ الشَّمْسِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ وَتَوَضَّئُوْا ثُمَّ قَعَدُوْا هُنَيْهَةً ثُمَّ صَلَّوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ صَلَّوُا الْفَجْرَ۔

٣٥۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَّسَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ هُوَ وَلَا اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِهِ حَتّٰى ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ فَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذَا مَنْزِلٌ بِهِ شَيْطَانٌ فَاقْتَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقْتَادَ اَصْحَابُهُ حَتَّى ارْتَفَعَ الضُّحٰى فَاَنَاخَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَاخَ اَصْحَابُهُ فَاَمَّهُمْ فَصَلَّى الصُّبْحَ۔

انہوں نے مجھے جامع مسجد میں یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا تو فرمایا نوجوان! دیکھو تم کس طرح بیان کر رہے ہو میں نے عرض کیا میں عبداللہ بن رباح انصاری ہوں انہوں نے فرمایا لوگ اپنی حدیث کو زیادہ جانتے ہیں دیکھو کیسے بیان کرتے ہو اور میں اس رات سات میں سے ایک تھا۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں جب میں فارغ ہوا تو انہوں نے فرمایا میرا خیال نہیں تھا کہ کوئی مجھ سے زیادہ اس حدیث کو یاد رکھنے والا ہے حضرت حماد فرماتے ہیں ہمیں حمید طویل نے بیان کیا وہ حضرت بکر سے وہ حضرت عبداللہ بن رباح سے وہ حضرت ...

حضرت نافع بن جبیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے تو آپ نے فرمایا رات کو کون ہماری حفاظت کرے گا اور وہ صبح تک نہ سوئے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "میں"۔ چنانچہ انہوں نے مقام طلوع آفتاب کی طرف رخ کیا اور ان (صحابہ کرام) کے کانوں نے سننا چھوڑ دیا حتیٰ کہ سورج کی گرمی نے انہیں جگایا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے وضو فرمایا اور صحابہ کرام نے بھی وضو کیا پھر تھوڑی دیر بیٹھے اس کے بعد صبح کی دو رکعتیں (سنتیں) پڑھیں پھر فجر کی نماز ادا کی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات مکہ مکرمہ کے راستے میں اترے تو آپ اور صحابہ کرام بیدار نہ ہو سکے حتیٰ کہ ان پر دھوپ آگئی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو فرمایا اس جگہ شیطان ہے پس آپ وہاں سے چل پڑے صحابہ کرام بھی آپ کے ساتھ چلے حتیٰ کہ چاشت کا وقت ہو گیا تو آپ نے اونٹ بٹھایا صحابہ کرام نے بھی اونٹ بٹھائے تو حضور علیہ السلام نے ان کی امامت کرتے ہوئے انہیں صبح کی نماز پڑھائی۔

فَلَمَّا رَأَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَ صَلَاةَ الصُّبْحِ لَمَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَهِيَ فَرِيضَةٌ فَلَمْ يُصَلِّهَا حِينَئِذٍ حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ قَالَ فِي غَيْرِ هَذَا الْحَدِيثِ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا دَلَّ ذَلِكَ أَنَّ نَهْيَهُ عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ قَدْ دَخَلَ فِيهِ الْفَرَائِضُ وَالنَّوَافِلُ وَأَنَّ الْوَقْتَ الَّذِي اسْتَيْقَظَ فِيهِ لَيْسَ بِوَقْتٍ لِلصَّلَاةِ الَّتِي نَامَ عَنْهَا. فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ لِمَ قُلْتَ بِبَعْضِ هَذَا الْحَدِيثِ وَتَرَكْتَ بَعْضَهُ فَقُلْتَ مَنْ صَلَّى مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً ثُمَّ غَرَبَتْ لَهُ الشَّمْسُ إِنَّهُ يُصَلِّي بَقِيَّتَهَا. قِيلَ لَهُ لَمْ نَقُلْ بِبَعْضِ هَذَا الْحَدِيثِ وَلَا بِشَيْءٍ مِنْهُ بَلْ جَعَلْنَاهُ مَنْسُوخًا كُلَّهُ بِمَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَهْيِهِ عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَرُبَّمَا قَدْ دَلَّ مَا ذَكَرْنَا مِنْ حَدِيثِ جُبَيْرٍ وَعِمْرَانَ وَأَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى أَنَّ الْفَرِيضَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي ذَلِكَ وَأَنَّهَا لَا تُصَلَّى حِينَئِذٍ كَمَا لَا تُصَلَّى النَّافِلَةُ وَأَمَّا الصَّلَاةُ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ لِعَصْرِ يَوْمِهِ فَإِنَّا قَدْ ذَكَرْنَا الْكَلَامَ فِي ذَلِكَ فِي بَابِ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ. فَهَذَا وَجْهُ هَذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ تَصْحِيحِ مَعَانِي الْآثَارِ وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا وَقْتَ طُلُوعِ الشَّمْسِ إِلَى أَنْ تَرْتَفِعَ وَقْتًا قَدْ نُهِيَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيهِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي حُكْمِ الْأَوْقَاتِ الَّتِي يُنْهَى فِيهَا عَنِ الْأَشْيَاءِ هَلْ يَكُونُ عَلَى التَّطَوُّعِ مِنْهَا دُونَ الْفَرَائِضِ أَوْ عَلَى ذَلِكَ كُلِّهِ فَرَأَيْنَا يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَدْ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

جب ہم دیکھتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج طلوع ہونے کے بعد نماز کو موخر کیا حالانکہ یہ فرض نماز تھی تو اس وقت ادا نہ کی حتیٰ کہ سورج بلند ہو گیا اور آپ نے دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو نماز پڑھنا بھول جائے یا سویا رہے تو جب یاد آئے پڑھ لے، تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھنے سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ممانعت میں فرائض و نوافل سب داخل ہیں اور جس وقت آپ بیدار ہوئے وہ اس نماز کا وقت نہیں جس سے سو گئے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تم نے اس حدیث کا بعض حصہ بیان کیا اور باقی چھوڑ دیا کیوں؟ تم نے کہا کہ جو شخص عصر کی ایک رکعت پڑھ لے پھر سورج غروب ہو جائے تو وہ باقی نماز کو بھی پڑھ لے۔

ہم کہتے ہیں کہ ہم اس حدیث کے بعض حصے بلکہ اس کے کسی بات کے بھی قائل نہیں ہیں ہم تو اس تمام حدیث کو اس حدیث سے منسوخ مانتے ہیں جس میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا نیز اس کے ساتھ جس پر حضرت جبیر، حضرت عمران، حضرت ابو قتادہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایت دلالت کرتی ہے جسے ہم نے ذکر کیا ہے کہ اس (ممانعت) میں فرض نماز بھی داخل ہے اور اس وقت نوافل کی طرح اسے بھی نہ پڑھا جائے جہاں تک غروب آفتاب کے وقت اسی دن کی نماز عصر کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں ہم نے اوقات نماز کے باب میں گفتگو کی ہے۔

معانی روایات کی تصحیح کے طور پر اس باب کا یہ بیان ہے اور غور و فکر کے طور پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں سورج طلوع ہونے کے وقت نماز سے منع کیا گیا ہے جب تک وہ بلند نہ ہو جائے تو ہم نے ان اوقات کو دیکھا جن میں ممانعت ہے کیا وہاں صرف نوافل سے منع کیا گیا ہے فرائض سے نہیں یا تمام سے منع کیا گیا۔ تو ہم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو دیکھتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا اور اسی پر آپ کی طرف سے دلیل بھی قائم ہو گئی تو تمام علماء کے نزدیک ان دونوں میں فرض اور نفل دونوں قسم

عليه وسلم عن صيامهما وقامت الحجة عنه بذلك فكان ذلك النهي عند جميع العلماء على أن لا يصام فيهما فريضة ولا تطوع فكان النظر على ذلك في وقت طلوع الشمس الذي قد نهي عن الصلوة فيه أن يكون كذلك لا تصلى فيه فريضة ولا تطوع وكذلك يجيء في النظر عند غروب الشمس وأما نهي النبي صلى الله عليه وسلم عن الصلوة بعد العصر حتى تغيب الشمس وبعد الصبح حتى تطلع الشمس فإن هذين الوقتين لم ينه عن الصلوة فيهما للوقت وإنما نهي عن الصلوة فيهما للصلوة وقد رأينا ذلك الوقت يجوز لمن لم يصل أن يصلي فيه الفريضة والصلوة الفائتة فلما كانت الصلوة هي الناهية كانت إنما تنهى عن غير شكلها من النوافل لا عن الفرائض وهذا قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى وقد قال بذلك الحكم وحماد۔

٣٦۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا أبو داؤد قال ثنا شعبة قال سألت الحكم وحمادا عن الرجل ينام عن الصلوة فيستيقظ وقد طلع من الشمس شيء؟ قالا لا يصلي حتى تنبسط الشمس۔

باب ٨٦ صلوة الصحيح خلف المريض۔

٣٧۔ حدثنا علي بن شيبة قال ثنا يحيى بن يحيى ح وحدثنا نصر قال ثنا محمد بن

کے روزوں کی ممانعت ہے لہٰذا قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ طلوع آفتاب کے وقت نماز کی ممانعت بھی اسی طرح کی ہو اس میں فرض اور نفل دونوں نہ پڑھے جائیں۔ غروب آفتاب کے وقت سے متعلق بھی قیاس اسی بات کا مقتضی ہے جہاں تک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عصر کے بعد غروب آفتاب تک اور صبح کے بعد طلوع آفتاب تک نماز سے منع کرنے کا تعلق ہے تو ان دونوں وقتوں میں نماز کی ممانعت وقت کی وجہ سے نہیں بلکہ نماز کی وجہ سے ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جس شخص نے نماز نہ پڑھی ہو وہ اس وقت فرض نماز اور فوت شدہ نماز پڑھ سکتا ہے تو جب نماز ہی مانع ہوئی حالانکہ وہ فرض ہے تو وہ اپنی دوسری شکل یعنی نوافل کے لیے مانع ہوگی فرض کے لیے نہیں۔

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ حضرت حکم اور حضرت حماد بھی یہی بات فرماتے ہیں۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نماز سے سو رہا پھر بیدار ہوا تو سورج کا کچھ حصہ طلوع ہو چکا تھا (تو وہ کیا کرے) ان دونوں نے فرمایا سورج کے بلند ہونے سے پہلے تک نماز نہ پڑھے

باب ۸۶: بیمار کے پیچھے تندرست کی نماز

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

سعيد قال ثنا حميد بن عبد الرحمن بن حميد الرؤاسي عن أبيه عن أبي الزبير عن جابر قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر وأبو بكر خلفه فإذا كبر رسول الله صلى الله عليه وسلم كبر أبو بكر يسمعنا فبصر بنا قياما فقال اجلسوا أومأ بذلك إليهم فلما قضى الصلوة قال كدتم أن تفعلوا فعل فارس والروم بعظمائهم ائتموا بأئمتكم فإن صلوا قياما فصلوا قياما وإن صلوا جلوسا فصلوا جلوسا۔

٣٨- حدثنا يونس قال أنا ابن وهب أن مالكا حدثه عن ابن شهاب عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ركب فرسا فصرع عنه فجحش شقه الأيمن فصلى صلوة من الصلوات وهو قاعد وصلينا وراءه قعودا فلما انصرف قال إنما جعل الإمام ليؤتم به فإذا صلى قائما فصلوا قياما وإذا صلى جالسا فصلوا جلوسا أجمعين۔

٣٩- حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال أخبرني الليث ويونس عن ابن شهاب فذكر بإسناده مثله۔

٤٠- حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا هشيم قال ثنا حميد قال ثنا أنس بن مالك رض عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر مثله۔

٤١- حدثنا يونس قال أنا ابن وهب أن مالكا حدثه عن هشام بن عروة عن أبيه أن عائشة رض قالت صلى رسول الله صلى الله

آپ کے پیچھے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی ہمیں سنانے کے لیے تکبیر کہی جب آپ نے ہمیں کھڑا دیکھا تو ارشاد کرتے ہوئے فرمایا بیٹھ جاؤ نماز ادا کر چکے تو فرمایا قریب ہے کہ تم اپنے ائمہ کے ساتھ ایرانیوں اور رومیوں جیسا طریقہ اختیار کرو پس اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھیں تو تم بھی قیام کی حالت میں نماز ادا کرو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز ادا کریں تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے تو اس سے زخمی ہو کر گر پڑے جس سے آپ کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا تو آپ نے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی۔ ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا امام اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو سب بھی بیٹھ کر ادا کرو۔

حضرت لیث اور یونس حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت حمید فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ہم سے اس کی مثل بیان کیا۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خانۂ اقدس میں نماز

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلَّى جَالِسًا فَصَلَّى خَلْفَهُ قَوْمٌ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

٤٢۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

٤٣۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَلْقَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللهَ وَمَنْ أَطَاعَ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَى الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا.

٤٤۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعِينَ.

٤٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

٤٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حُمْرَانَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ أَبِي

ادا فرمائی اور آپ بیمار تھے تو بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ آپ کے پیچھے کچھ لوگ کھڑے ہو کر پڑھنے لگے تو آپ نے انکی طرف اشارہ فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ اس کے بعد اس (پہلی حدیث) کی مثل

حضرت علی ابن مسہر حضرت ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میرا حکم مانا اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جس نے امیر کی فرمانبرداری کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری حکم عدولی کی جب وہ (امیر یعنی امام) کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی قیام کی صورت میں نماز پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو۔

حضرت ابو سلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عقبہ بن ابی الصہباء باہلی فرماتے ہیں ہم نے حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان

نصر بن مرزوق (؟) ابو علی قال سمعت سالمًا يقول حدثني عبد الله بن عمر انه كان يومًا من الايام عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في نفر من اصحابه فقال لهم الستم تعلمون اني رسول الله اليكم فقالوا بلى نشهد انك رسول الله قال افلستم تعلمون ان الله قد انزل في كتابه ان من اطاعني فقد اطاع الله قالوا بلى نشهد

انه من اطاعك فقد اطاع الله قال فان من طاعة الله ان تطيعوني وان من طاعتي ان تطيعوا ائمتكم فان صلوا قعودًا فصلوا قعودًا اجمعين۔

قال ابو جعفر فذهب قوم الى هذا فقالوا من صلى بقوم قاعدًا من علة صلوا خلفه قعودًا وان كانوا يطيقون القيام۔

وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا بل يصلون خلفه قيامًا ولا يسقط عنهم فرض القيام لسقوطه عن امامهم۔

۱۴۔ واحتجوا في ذلك بما حدثنا ابو بشر الرقي قال ثنا الفريابي ح وحدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد قالا ثنا اسرائيل عن ابي اسحق عن ارقم بن شرحبيل قال سافرت مع ابن عباس من المدينة الى الشام فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما مرض مرضه الذي مات فيه كان في بيت عائشة رض فقال ادعوا لي عليًا رض فقالت عائشة رض الا ندعو لك ابا بكر رض قال ادعوه فقالت حفصة رض الا

بیان کیا کہ وہ ایک دن نبی کریم صلی کے پاس تھے اور آپ کے پاس صحابہ کرام کی ایک جماعت تھی۔ آپ نے ان سے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں (رسول ہوں) انھوں نے عرض کیا ہاں! کیوں نہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ بات نازل فرمائی کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی۔ انھوں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ جس نے آپ کا حکم مانا اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔ آپ نے فرمایا تو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں سے ہے کہ تم میری بات مانو اور میری اطاعت سے یہ بات بھی ہے کہ تم اپنے ائمہ کی فرمانبرداری کرو اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھیں

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے۔ وہ کہتے ہیں جو شخص کسی بیماری کی وجہ سے لوگوں کو بیٹھ کر نماز پڑھائے تو وہ بھی اس کے پیچھے بیٹھ کر ادا کریں۔

لیکن دوسرے حضرات اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وہ (مقتدی) اس کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھیں امام سے قیام کی فرضیت ساقط ہونے کی وجہ سے ان سے ساقط نہیں ہوگی انھوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے —— حضرت ارقم بن شرحبیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مدینہ طیبہ سے شام تک سفر کیا تو انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مرض وصال میں مبتلا ہوئے تو آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرۂ مبارکہ میں تھے آپ نے فرمایا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو میری طرف بلاؤ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کیا ہم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آپ کے پاس نہ بلائیں، فرمایا ان کو بلاؤ۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کیا ہم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خدمت اقدس میں نہ بلائیں فرمایا ان کو بھی بلاؤ۔ حضرت ام الفضل

فَنَدْعُوْ لَكَ عُمَرَ رض قَالَ ادْعُوْهُ فَقَالَتْ أُمُّ الْفَضْلِ أَلَا نَدْعُوْ لَكَ الْعَبَّاسَ عَمَّكَ قَالَ ادْعُوْهُ فَلَمَّا حَضَرُوْا رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ لِيُصَلِّ بِالنَّاسِ أَبُوْ بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ أَبُوْ بَكْرٍ فَصَلَّى بِالنَّاسِ وَوَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ يُهَادِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَلَمَّا أَحَسَّهُ أَبُوْ بَكْرٍ سَبَّحُوْا بِهِ فَذَهَبَ أَبُوْ بَكْرٍ يَتَأَخَّرُ فَأَشَارَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانَكَ فَاسْتَتَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَيْثُ انْتَهَى أَبُوْ بَكْرٍ رض مِنَ الْقِرَاءَةِ وَأَبُوْ بَكْرٍ قَائِمٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَائْتَمَّ أَبُوْ بَكْرٍ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَائْتَمَّ النَّاسُ بِأَبِيْ بَكْرٍ رض فَمَا قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ حَتّٰى ثَقُلَ فَخَرَجَ يُهَادِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَإِنَّ رِجْلَيْهِ لَتَخُطَّانِ بِالْأَرْضِ فَمَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُوْصِ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رض ائْتَمَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ وَهٰذَا مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَوْلِهِ مَا قَالَ فِي الْأَحَادِيْثِ الَّتِيْ فِي الْبَابِ الْأَوَّلِ۔

۴۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ أَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رض فَقُلْتُ أَلَا تُحَدِّثِيْنِيْ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ بَلٰى كَانَ النَّاسُ عُكُوْفًا فِي الْمَسْجِدِ

رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کیا ہم آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو آپ کی خدمت میں نہ بلائیں۔ آپ نے فرمایا ان کو بھی بلاؤ۔ جب یہ تمام حضرات حاضر ہوئے تو آپ نے سر انور اٹھایا پھر فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور لوگوں کو نماز پڑھائی (اسی اثناء میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ میں کچھ افاقہ پایا تو دو آدمیوں کے درمیان چلتے ہوئے باہر تشریف لائے۔ جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس بات کو محسوس کیا تو انہوں نے (صحابہ کرام نے) تسبیح کہی، حضرت ابوبکر پیچھے ہٹنے لگے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ اپنی جگہ ٹھہرے رہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں سے (آگے) قراءت مکمل کی جہاں تک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پہنچے تھے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کھڑے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضور کے پیچھے اور صحابہ کرام نے حضرت ابوبکر کے پیچھے اپنی نماز مکمل کی۔ ابھی نماز سے فراغت نہیں ہوئی تھی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت مبارک بھاری ہو گئی چنانچہ آپ دو آدمیوں کے سہارے چل کر تشریف لائے۔ آپ کے پاؤں مبارک زمین پر گھسٹتے تھے پھر آپ کا وصال ہو گیا اور آپ نے کوئی وصیت نہیں فرمائی۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کی اور آپ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ کا یہ عمل اس ارشاد گرامی کے بعد کا ہے جس کو باب کے شروع میں روایت کردہ احادیث میں ذکر کیا گیا۔

حضرت عبیداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا کیا آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت کے بارے میں مجھے نہیں بتائیں گی؟ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں لوگ مسجد میں سر جھکائے نماز عشاء کے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منتظر تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ

يَنْتَظِرُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ أَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَكَانَ يُصَلِّيْ بِهِمْ تِلْكَ الْأَيَّامَ ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ وَأَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَآهُ أَبُوْ بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْمٰى إِلَيْهِ أَنْ لَّا يَتَأَخَّرَ وَقَالَ لَهُمَا أَجْلِسَانِيْ إِلٰى جَنْبِهِ فَأَجْلَسَاهُ إِلٰى جَنْبِ أَبِيْ بَكْرٍ فَجَعَلَ أَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ وَهُوَ قَائِمٌ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ أَبِيْ بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَدَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَعَرَضْتُ حَدِيْثَهَا عَلَيْهِ فَمَا أَنْكَرَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا.

لوگوں کو نماز پڑھائیں پس ان دنوں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کو نماز پڑھاتے پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ میں کچھ افاقہ محسوس کیا تو دو آدمیوں کے سہارے نماز ظہر کے لیے تشریف لائے (اس وقت) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ آپ نے اشارہ فرمایا کہ پیچھے نہ ہٹو اور ان دونوں سے فرمایا مجھے ان کے پہلو میں بٹھا دو۔ انھوں نے آپ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے ——— حضرت عبید اللہ فرماتے ہیں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا اور ام المؤمنین کی یہ روایت ان کے سامنے پیش کی تو انھوں نے اس میں سے کسی چیز کا بھی انکار نہ کیا۔

۴۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ ائْتُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ أَنْ يُّصَلِّيَ بِهِمْ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيْفٌ وَمَتٰى يَقُوْمُ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ قَالَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَأَمَرُوْا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِفَّةً فَقَامَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ

مله

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت مبارک بوجھل ہو گئی تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز کی اطلاع کرنے حاضر ہوئے آپ نے فرمایا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں (ام المؤمنین فرماتی ہیں) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر آپ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو فرمائیں کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں (تو اچھا ہے) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رقیق القلب ہیں جب وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو سنا نہیں سکیں گے۔ آپ نے فرمایا ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ انھوں (صحابہ کرام) نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بتایا تو آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب انھوں نے نماز شروع کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ افاقہ محسوس کیا اور آپ دو

فِي الْأَرْضِ فَلَمَّا سَمِعَ أَبُوْ بَكْرٍ حِسَّهُ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ أَنْ صَلِّ كَمَا أَنْتَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِيْ بَكْرٍ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ وَأَبُوْ بَكْرٍ يَقْتَدِيْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ وَالنَّاسُ يَقْتَدُوْنَ بِصَلٰوةِ أَبِيْ بَكْرٍ۔

فَقَالَ قَائِلُوْنَ لَا حُجَّةَ لَكُمْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ تِلْكَ الصَّلٰوةِ مَأْمُوْمًا۔

۵۰۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ شَبَابَةُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ خَلْفَ أَبِيْ بَكْرٍ قَاعِدًا۔

۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ هِشَامٍ الرُّعَيْنِيُّ أَبُوْ قُرَّةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى خَلْفَ أَبِيْ بَكْرٍ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ بُرْدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ فَكَانَتْ آخِرَ صَلٰوةٍ صَلَّاهَا۔

۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَزْدِيُّ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ ابْنِ أَبِيْ مُوْسٰى عَنْ أَبِيْهِ قَالَ مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رض إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيْقٌ فَقَالَ مُرُوْا

آدمیوں کے درمیان سہارے سے چلتے ہوئے آپ کے قدم مبارک زمین کو چھو رہے تھے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (آپ کی آمد کو) محسوس کیا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسی طرح نماز پڑھنے کا اشارہ کیا اور آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بائیں جانب تشریف فرما ہوگئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو نماز پڑھا رہے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہونے کی حالت میں آپ کی اقتدا کر رہے تھے جبکہ صحابہ کرام،

کچھ لوگوں نے کہا کہ اس حدیث میں تمہارے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز میں مقتدی تھے۔

اور وہ اس سلسلے میں یوں استدلال کرتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض وصال میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک کپڑے یعنی چادر میں نماز ادا فرمائی اس کے کنارے ایک دوسرے کے الٹ ڈال رکھے تھے۔ اور یہ آپ کی آخری نماز تھی جسے ادا فرمایا۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم علیل ہوئے تو فرمایا حضرت ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رقیق القلب شخص ہیں تو آپ نے (پھر) فرمایا ابوبکر کو کہو نماز پڑھائیں تم تو حضرت یوسف

ابا بكر فليصل بالناس فانكن صواحب يوسف قال فام ابو بكر في حيوة رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

وكان من الحجة عليهم في ذلك انما قد روي هذا الحديث الذي قد ذكروه ولكن افعال النبي صلى الله عليه وسلم في صلوته تلك تدل على انه كان اماما وذلك ان عائشة قالت في حديث الاسود عنها فقعد رسول الله صلى الله عليه وسلم عن يسار ابي بكر وذلك قعود الامام لانه لو كان ابو بكر اماما له لكان النبي صلى الله عليه وسلم يقعد عن يمينه فلما قعد عن يساره وكان ابو بكر عن يمينه دل ذلك على ان النبي صلى الله عليه وسلم كان هو الامام وان ابا بكر هو المأموم

وحجة اخرى ان عبد الله بن عباس قال في حديثه فاخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم في القراءة من حيث انتهى ابو بكر۔

ففي ذلك ما يدل ان ابا بكر قطع القراءة وقرأ النبي صلى الله عليه وسلم فذلك دليل انه كان الامام ولولا ذلك لم يقرأ لان تلك الصلوة كانت صلوة يجهر فيها بالقراءة ولولا ذلك لما علم رسول الله صلى الله عليه وسلم الموضع الذي انتهى اليه ابو بكر من القراءة ولا علمه من خلف ابي بكر فلما ثبت بما وصفنا ان تلك الصلوة كانت مما يجهر فيها بالقراءة وقرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم فيها

وكان الناس جميعا لا يختلفون ان المأموم لا يقرأ خلف الامام كما يقرأ الامام

علیہ السلام والی عورتوں کی طرح ہو حضرت ابوبکر فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی (ظاہری) زندگی میں (نماز پڑھانے کے لیے) کھڑے ہوئے۔

ان لوگوں کے خلاف دلیل یہ ہے کہ جو حدیث انہوں نے ذکر کی ہے وہ مروی ہے لیکن اس نماز میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال مبارکہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ آپ امام تھے اور یہ اس لیے کہ حضرت اسود کی روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بائیں جانب تشریف فرما ہوئے اور یہ امام کا بیٹھنا ہے (یعنی امام بائیں جانب بیٹھتا ہے) اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امام ہوتے تو حضور علیہ السلام ان کی دائیں جانب بیٹھتے۔ پس جب آپ ان کی بائیں جانب تشریف فرما ہوئے اور حضرت ابوبکر آپ کی دائیں جانب تھے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی امام تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مقتدی تھے۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی حدیث میں فرمایا "رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے وہاں سے قرأت شروع کی جہاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ختم کی تھی" ——— اس میں اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قرأت چھوڑ دی اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرأت فرمائی۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ہی امام تھے اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ قرأت نہ کرتے کیونکہ یہ وہ نماز تھی جس میں بلند آواز سے قرأت کی جاتی ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو حضور علیہ السلام کو معلوم نہ ہوتا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قرأت کہاں چھوڑی ہے اور پیچھے والوں کو بھی پتہ نہ چلتا۔ پس جب ہمارے اس بیان سے ثابت ہوا کہ یہ وہ نماز تھی جس میں بلند آواز سے قرأت کی جاتی ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں قرأت فرمائی اور اس بارے میں کسی کا بھی اختلاف نہیں کہ مقتدی

روایات کے طریقے سے بیان یہ ہے قیاس اور غور و فکر کے طور پر اس کا بیان یوں ہے کہ ہم ایک متفق علیہ قاعدہ دیکھتے

ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ تِلْكَ الصَّلٰوةِ إِمَامًا فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ۔ وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا الْأَصْلَ الْمُجْتَمَعَ عَلَيْهِ أَنَّ دُخُوْلَ الْمَأْمُوْمِ فِيْ صَلٰوةِ الْإِمَامِ قَدْ يُوْجِبُ فَرْضًا عَلَى الْمَأْمُوْمِ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ قَبْلَ دُخُوْلِهِ وَلَمْ نَرَهُ يُسْقِطُ عَنْهُ فَرْضًا قَدْ كَانَ عَلَيْهِ قَبْلَ دُخُوْلِهِ فَمِنْ ذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا الْمُسَافِرَ يَدْخُلُ فِيْ صَلٰوةِ الْمُقِيْمِ فَيَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يُصَلِّيَ صَلٰوةَ الْمُقِيْمِ أَرْبَعًا وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ وَاجِبًا عَلَيْهِ قَبْلَ دُخُوْلِهِ مَعَهُ وَإِنَّمَا أَوْجَبَهُ عَلَيْهِ دُخُوْلُهُ مَعَهُ وَرَأَيْنَا مُقِيْمًا لَوْ دَخَلَ فِيْ صَلٰوةِ مُسَافِرٍ صَلّٰى بِصَلَاتِهِ حَتّٰى إِذَا فَرَغَ أَتٰى بِتَمَامِ صَلٰوةِ الْمُقِيْمِ فَلَمْ يَسْقُطْ عَنِ الْمُقِيْمِ فَرْضٌ بِدُخُوْلِهِ مَعَ الْمُسَافِرِ وَكَانَ فَرْضُهُ عَلٰى حَالِهِ غَيْرَ سَاقِطٍ مِنْهُ شَيْءٌ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ الصَّحِيْحُ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ فَرْضُ الْقِيَامِ إِذَا دَخَلَ مَعَ الْمَرِيْضِ الَّذِيْ قَدْ سَقَطَ عَنْهُ فَرْضُ الْقِيَامِ فِيْ صَلَاتِهِ أَنْ لَا يَكُوْنَ ذٰلِكَ الدُّخُوْلُ مُسْقِطًا عَنْهُ فَرْضًا كَانَ عَلَيْهِ قَبْلَ دُخُوْلِهِ فِي الصَّلٰوةِ **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْعَبْدَ الَّذِيْ لَا جُمُعَةَ عَلَيْهِ يَدْخُلُ فِي الْجُمُعَةِ فَيُجْزِيْهِ مِنَ الظُّهْرِ وَيَسْقُطُ عَنْهُ فَرْضٌ قَدْ كَانَ عَلَيْهِ قَبْلَ دُخُوْلِهِ مَعَ الْإِمَامِ فِيْهَا۔ **قِيْلَ** لَهُ هٰذَا يُؤَكِّدُ مَا قُلْنَا وَذٰلِكَ أَنَّ الْعَبْدَ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ جُمُعَةٌ قَبْلَ دُخُوْلِهِ فِيْهَا فَلَمَّا دَخَلَ فِيْهَا مَعَ مَنْ هِيَ عَلَيْهِ كَانَ دُخُوْلُهُ إِيَّاهَا يُوْجِبُ عَلَيْهِ مَا هُوَ وَاجِبٌ عَلٰى إِمَامِهِ فَصَارَ بِذٰلِكَ إِذَا

یہ کہ مقتدی کے امام کے ساتھ نماز میں شامل ہو جانے سے اس پر وہ بات فرض ہو جاتی ہے جو پہلے اس پر فرض نہیں تھی لیکن ہم نہیں سمجھتے کہ جو چیز پہلے سے اس پر فرض تھی وہ اس سے ساقط ہو جائے
اسی سلسلے میں ہم دیکھتے ہیں کہ مسافر مقیم کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائے تو اس پر واجب ہے کہ مقیم کی نماز چار رکعتیں ادا کرے حالانکہ امام کے ساتھ شریک ہونے سے پہلے یہ اس پر واجب نہ تھیں اس شمولیت نے اس پر اسے واجب کیا اور ہم دیکھتے ہیں کہ مقیم مسافر کی نماز میں شریک ہو جائے تو اپنی نماز (چار رکعات) پڑھے گا۔ یہاں تک کہ امام فارغ ہو جائے تو یہ مقیم والی نماز پوری کرے گا اور مسافر امام کے ساتھ شمولیت سے مقیم سے کوئی فرض ساقط نہیں ہوگا بلکہ وہ اپنی حالت پر رہے گا تو گویا اس کا تقاضا یہی ہے کہ تندرست آدمی جس پر قیام فرض ہے جب مریض امام (جس سے قیام ساقط ہو گیا ہے) کے ساتھ شریک ہو تو اس شرکت کے باعث وہ فرض ساقط نہ ہوگا جو اس نماز میں داخل ہونے سے پہلے اس پر لازم تھا۔

اگر کوئی کہنے والا کہے کہ ہم اس شخص کو جس پر جمعہ فرض نہیں دیکھتے ہیں کہ جمعہ کی نماز میں شامل ہو جائے تو وہ اسے ظہر کی جگہ کفایت کرتا ہے اور اس سے وہ فرض ساقط ہو جاتا ہے جو امام کے ساتھ شمولیت سے پہلے اس پر لازم تھا ـــــ اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ یہ بات ہمارے قول کی تائید کرتی ہے وہ یوں کہ نماز میں شامل ہونے سے پہلے اس پر جمعہ فرض نہیں تھا جب ان لوگوں کے ساتھ جن پر یہ فرض ہے نماز میں داخل ہوا تو محض شرکت سے ہی وہ چیز واجب ہو گئی جو اس کے

وَجَبَ عَلَيْهِ مَا هُوَ وَاجِبٌ عَلَى إِمَامِهِ فِي حُكْمِ مُسَافِرٍ لَا جُمُعَةَ عَلَيْهِ دَخَلَ فِي الْجُمُعَةِ فَقَدْ صَارَتْ وَاجِبَةً عَلَيْهِ لِوُجُوبِهَا عَلَى إِمَامِهِ وَصَارَتْ مُجْزِئَةً عَنْهُ مِنَ الظُّهْرِ لِأَنَّهَا صَارَتْ بَدَلًا مِنْهَا فَكَذَٰلِكَ الْعَبْدُ لَمَّا وَجَبَتْ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ بِدُخُولِهِ فِيهَا أَجْزَأَتْهُ مِنَ الظُّهْرِ لِأَنَّهَا صَارَتْ بَدَلًا مِنْهَا۔ **فَقَدْ** ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ دُخُولَ الرَّجُلِ فِي صَلٰوةِ غَيْرِهِ قَدْ يُوجِبُ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ وَاجِبًا عَلَيْهِ قَبْلَ دُخُولِهِ فِيهَا وَلَا يُسْقِطُ عَنْهُ مَا كَانَ وَاجِبًا عَلَيْهِ قَبْلَ دُخُولِهِ۔ **فَثَبَتَ** بِذَٰلِكَ أَنَّ الصَّحِيحَ الَّذِي الْقِيَامُ فِي الصَّلٰوةِ وَاجِبٌ عَلَيْهِ إِذَا دَخَلَ مَعَ مَنْ قَدْ سَقَطَ عَنْهُ فَرْضُ الْقِيَامِ فِي صَلٰوتِهِ لَمْ يَكُنْ يَسْقُطُ عَنْهُ بِدُخُولِهِ مِنَ الْقِيَامِ مَا كَانَ وَاجِبًا عَلَيْهِ قَبْلَ ذَٰلِكَ وَهَٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ رح وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ يَقُولُ لَا يَجُوزُ لِصَحِيحٍ أَنْ يَأْتَمَّ بِمَرِيضٍ يُصَلِّي قَاعِدًا وَإِنْ كَانَ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ وَيَذْهَبُ إِلَى أَنَّ مَا كَانَ مِنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا فِي مَرَضِهِ بِالنَّاسِ وَهُمْ قِيَامٌ مَخْصُوصٌ لِأَنَّهُ قَدْ فَعَلَ فِيهَا مَا لَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ بَعْدَهُ أَنْ يَفْعَلَهُ مِنْ أَخْذِهِ فِي الْقِرَاءَةِ مِنْ حَيْثُ انْتَهَى أَبُو بَكْرٍ وَخُرُوجِ أَبِي بَكْرٍ مِنَ الْإِمَامَةِ إِلَى أَنْ صَارَ مَأْمُومًا فِي صَلٰوةٍ وَاحِدَةٍ وَهَٰذَا لَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ بِاتِّفَاقِ الْمُسْلِمِينَ جَمِيعًا فَدَلَّ ذَٰلِكَ عَلَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ خُصَّ فِي صَلَاتِهِ تِلْكَ بِمَا مُنِعَ مِنْهُ غَيْرُهُ۔

امام پر واجب تھی۔ تو جب اس پر وہ چیز واجب ہو گئی جو اس کے امام پر واجب تھی تو اس سے وہ اس مسافر کے حکم میں ہو گیا جس پر جمعہ فرض نہیں تھا لیکن جماعت میں شرکت سے امام پر واجب ہونے کی وجہ سے اس پر بھی واجب ہو گیا اور ظہر کی جگہ کفایت کر گیا کیونکہ وہ اس کا بدل بن گیا اسی طرح جب بندے پر شرکت نماز کی وجہ سے جمعہ فرض ہوتا ہے تو وہ اس کے لیے (نماز) ظہر کی جگہ کافی ہوتا ہے کیونکہ یہ اس کا بدل ہے۔ ——— تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ جو شخص کسی دوسرے کے ساتھ شریک نماز ہو جائے اس پر وہ چیز واجب ہو جاتی ہے جو اس سے پہلے اس پر واجب نہ تھی اور جو کچھ پہلے سے واجب ہے وہ ساقط نہیں ہوگا۔ ——— تو اس سے ثابت ہوا کہ جب تندرست آدمی جس پر قیام فرض ہے اس شخص کے ساتھ نماز میں شریک ہو جس سے قیام کی فرضیت ساقط ہو گئی ہے تو اس (داخل ہونے والے) سے محض شرکت کی وجہ سے واجب قیام ساقط نہ ہوگا۔ یہ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کا قول ہے۔ حضرت امام محمد بن حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں بیٹھ کر نماز پڑھنے والے امام کے پیچھے تندرست آدمی کی نماز صحیح نہیں اگرچہ وہ رکوع اور سجدہ بھی کرے وہ اس بات کی طرف گئے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیماری کی حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھانا جبکہ صحابہ کرام کھڑے تھے، آپ سے مخصوص ہے کیونکہ آپ نے اس میں وہ عمل کیا جو آپ کے بعد کسی کے لیے جائز نہیں مثلاً آپ نے وہاں سے قرات شروع کی جہاں تک حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پہنچے تھے اسی طرح ایک ہی نماز میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ امامت سے نکل کر مقتدی بن گئے اور اس بات پر مسلمانوں کا اتفاق کہ آپ کے بعد کسی کے لیے یہ عمل جائز نہیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس نماز میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ عمل مخصوص ہے جس سے دوسروں کو منع کیا گیا ہے۔

بَابُ (٨٧) الرَّجُلِ يُصَلِّي الْفَرِيضَةَ خَلْفَ مَنْ يُصَلِّي تَطَوُّعًا۔

٥٣۔ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ يُرْوَى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّيهَا بِقَوْمِهِ فِي بَنِي سَلِمَةَ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِإِسْنَادِهِ فِي بَابِ الْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ۔

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ يُصَلِّي النَّافِلَةَ وَيَأْتَمُّ بِهِ مَنْ يُصَلِّي الْفَرِيضَةَ وَاحْتَجُّوا بِهٰذَا الْأَثَرِ۔ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا يَجُوزُ لِرَجُلٍ أَنْ يُصَلِّيَ فَرِيضَةً خَلْفَ مَنْ يُصَلِّي نَافِلَةً وَقَالُوا لَيْسَ فِي حَدِيثِ مُعَاذٍ هٰذَا أَنَّ مَا كَانَ يُصَلِّيهِ بِقَوْمِهِ كَانَ نَافِلَةً لَهُ أَوْ فَرِيضَةً فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَافِلَةً ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمْ فَرِيضَةً فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَلَا حُجَّةَ لَكُمْ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرِيضَةً ثُمَّ يُصَلِّي بِقَوْمِهِ تَطَوُّعًا كَمَا ذَكَرْتُمْ فَلَمَّا كَانَ هٰذَا الْحَدِيثُ يَحْتَمِلُ الْمَعْنَيَيْنِ لَمْ يَكُنْ أَحَدُهُمَا أَوْلَى مِنَ الْآخَرِ وَلَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ أَنْ يَصْرِفَهُ إِلَى أَحَدِ الْمَعْنَيَيْنِ دُونَ الْمَعْنَى الْآخَرِ إِلَّا بِدَلَالَةٍ تَدُلُّهُ عَلَى ذٰلِكَ فَقَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا فِي بَعْضِ الْآثَارِ أَنَّ مَا كَانَ يُصَلِّيهِ بِقَوْمِهِ هُوَ تَطَوُّعٌ وَأَنَّ مَا كَانَ يُصَلِّيهِ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرِيضَةٌ۔

نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض نماز پڑھنے والا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز عشاء ادا کرتے پھر واپس لوٹ کر بنو سلمہ میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتے۔ ہم (امام طحاوی رحمہ اللہ) نے اس (حدیث) کو اس کی سند کے ساتھ نماز مغرب میں قرأت کے باب میں ذکر کیا ہے۔ ــــ ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ ایک شخص نفل نماز پڑھ رہا ہو تو فرض پڑھنے والا اس کی اقتدا کر سکتا ہے۔ انہوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے۔ ــــ لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ کسی شخص کے لیے نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنا جائز نہیں وہ کہتے ہیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں اس بات کا ذکر نہیں کہ جو کچھ وہ اپنی قوم کو پڑھاتے تھے وہ ان کے لیے نفل تھے یا فرض؟ ہو سکتا ہے وہ حضور علیہ السلام کے ساتھ نفل پڑھتے ہوں پھر قوم کے پاس آکر ان کو فرض پڑھاتے ہوں اگر یہ بات اسی طرح ہے تو تمہارے لیے اس حدیث میں کوئی دلیل نہیں اور ممکن ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فرض پڑھتے ہوں پھر اپنی قوم کے ساتھ نفل ادا کرتے ہوں جیسا کہ تم نے ذکر کیا ہے پس جب اس حدیث میں دونوں باتوں کا احتمال ہے اور ان میں سے ایک دوسری سے اولیٰ نہیں اور کسی شخص کو یہ اختیار نہیں کہ کسی دلالت کے بغیر ایک معنیٰ کو چھوڑ کر دوسرا معنیٰ مراد لے تو پہلے قول کے قائلین کہتے ہیں ہم بعض روایات میں پاتے ہیں کہ جو کچھ وہ قوم کے ساتھ پڑھتے وہ نفل نماز ہوتی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فرض نماز ادا کرتے تھے۔

———

۲۵۲- وذكروا في ذلك ما حدثنا إبراهيم بن مرزوق قال ثنا أبو عاصم عن ابن جريج عن عمرو قال أخبرني جابر أن معاذا كان يصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم العشاء ثم ينصرف إلى قومه فيصليها بهم هي له تطوع ولهم فريضة.

فكان من الحجة للآخرين عليهم أن ابن عيينة قد روى هذا الحديث عن عمرو بن دينار كما رواه ابن جريج وجاء به تاما وساقه أحسن من سياق ابن جريج غير أنه لم يقل فيه هذا الذي قاله ابن جريج هي له تطوع ولهم فريضة فيجوز أن يكون ذلك من قول ابن جريج ويجوز أن يكون من قول عمرو بن دينار ويجوز أن يكون من قول جابر فمن أي هؤلاء الثلاثة كان القول فليس فيه دليل على حقيقة فعل معاذ أنه كذلك أم لا لأنهم لم يحكوا ذلك عن معاذ إنما قالوا قولا على أنه عندهم كذلك وقد يجوز أن يكون في الحقيقة بخلاف ذلك ولو ثبت ذلك أيضا عن معاذ لم يكن في ذلك دليل أنه كان بأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لو أخبره به لأقره عليه أو غيره. وهذا عمر بن الخطاب لما أخبره رفاعة بن رافع أنهم كانوا يجامعون على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا يغتسلون حتى ينزلوا فقال لهم عمر أفأخبرتم النبي صلى الله عليه وسلم بذلك فرضيه لكم قال لا فلم يجعل ذلك عمر حجة فكذلك هذا

انھوں نے اس سلسلے میں یوں ذکر کیا ہے حضرت ابن جریج سے مروی ہے حضرت عمرو فرماتے ہیں مجھے حضرت جابر (رضی اللہ عنہما) نے بتایا کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء ادا کرتے پھر اپنی قوم کی طرف جاکر انھیں نماز پڑھاتے تو یہ ان کے لیے نفل اور قوم کے لیے فرض نماز ہوتی۔

ان کے خلاف دوسرے گروہ کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث کو ابن عیینہ نے حضرت عمرو بن دینار سے اسی طرح روایت کیا جس طرح حضرت جریج نے روایت کیا لیکن وہ اسے مکمل اور ابن جریج کی نسبت اچھے انداز میں لائے ہیں البتہ انھوں نے یہ بات نہیں کہی جو ابن جریج نے کہی ہے کہ یہ نماز ان کے لیے نفل اور قوم کے لیے فرض ہوتی لہٰذا ہو سکتا ہے یہ ابن جریج کا اپنا قول ہو اور ممکن ہے حضرت عمرو بن دینار کا قول ہو اور ہو سکتا ہے یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا قول ہو۔ تو ان تینوں میں سے جس کا بھی قول ہو اس میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے فعل کی حقیقت پر کوئی دلیل نہیں کہ وہ اسی طرح تھا یا نہیں کیونکہ انھوں نے یہ بات حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل نہیں کی انھوں نے تو یہ کہا ہے کہ ان کے نزدیک ایسا ہے ممکن ہے حقیقت میں اس کے خلاف بات ہو اور اگر یہ بات حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے بھی ثابت ہوتی تو پھر بھی اس میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ ان کا عمل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے تھا اور نہ اس بات پر کوئی دلیل ہے کہ اگر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر دیتے تو آپ انھیں اس پر قائم رکھتے یا کوئی دوسری بات ہوتی۔ —— اور یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں کہ جب حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ نے ان کو بتایا کہ وہ (صحابہ کرام) عہد رسالت میں جماع کرتے لیکن جب تک انزال نہ ہوتا غسل نہ کرتے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر دی اور آپ نے اسے تمہارے لیے پسند فرمایا؟ انھوں نے عرض کیا "نہیں" تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کو دلیل قرار نہ دیا اسی طرح یہ

الْفِعْلُ لَوْ ثَبَتَ أَنَّ مُعَاذًا فَعَلَهُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فِي ذٰلِكَ دَلِيلٌ أَنَّهُ بِأَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلَى خِلَافِ ذٰلِكَ.

۵۵- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَا ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْمَازِنِيُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرَقِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي سَلِمَةَ يُقَالُ لَهُ سُلَيْمٌ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّا نَظَلُّ فِي أَعْمَالِنَا فَنَأْتِي حِينَ نُمْسِي فَنُصَلِّي فَيَأْتِي مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَيُنَادِي بِالصَّلٰوةِ فَنَأْتِيهِ فَيُطَوِّلُ عَلَيْنَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ لَا تَكُنْ فَتَّانًا إِمَّا أَنْ تُصَلِّيَ مَعِي وَإِمَّا أَنْ تُخَفِّفَ عَنْ قَوْمِكَ.

فَقَوْلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا لِمُعَاذٍ يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ أَحَدَ الْأَمْرَيْنِ إِمَّا الصَّلٰوةَ مَعَهُ أَوْ بِقَوْمِهِ وَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَجْمَعُهُمَا لِأَنَّهُ قَالَ إِمَّا أَنْ تُصَلِّيَ مَعِي أَيْ وَلَا تُصَلِّيَ بِقَوْمِكَ وَإِمَّا أَنْ تُخَفِّفَ بِقَوْمِكَ أَيْ وَلَا تُصَلِّيَ مَعِي فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ وَكَانَ فِي هٰذَا الْأَثَرِ مَا ذَكَرْنَا ثَبَتَ بِهٰذَا الْأَثَرِ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ لِمُعَاذٍ شَيْءٌ مُتَقَدِّمٌ

فعل میں سے اگر ثابت ہو جائے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایسا کیا تو یہ اس بات کی دلیل نہیں کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ایسا کیا۔ اور ہم نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف پر دلالت کرنے والی احادیث روایات کی ہیں۔

حضرت عمرو بن یحییٰ مازنی حضرت معاذ بن رفاعہ زرقی سے روایت کرتے ہیں کہ بنو سلمہ میں سے ایک شخص جسے سلیم کہا جاتا تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا ہم دن بھر کام میں مصروف رہتے ہیں شام ہوتی ہے تو ہم نماز پڑھتے ہیں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ تشریف لاتے ہیں تو نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے اور ہم حاضر ہوتے ہیں۔ وہ ہمیں طویل نماز پڑھاتے ہیں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ! لوگوں کو فتنے میں ڈالنے والے نہ بنو یا تو ہمارے ساتھ نماز پڑھا کرو یا اپنی قوم کو ہلکی پھلکی نماز پڑھاؤ تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک وہ دو کاموں میں سے ایک کرتے تھے یا تو آپ کے ساتھ نماز پڑھتے یا اپنی قوم کے ساتھ، دونوں کو جمع نہیں کرتے تھے۔ کیونکہ آپ نے فرمایا یا تو میرے ساتھ پڑھو یعنی قوم کے ساتھ نہ پڑھو یا اپنی قوم کو ہلکی پھلکی نماز پڑھاؤ یعنی میرے ساتھ نہ پڑھو تو جب پہلی روایات میں وہ بات ہے جو ہم نے ذکر کی ہے تو اس روایت سے ثابت ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو اس سلسلے میں پہلے کچھ نہیں فرمایا تھا اور اس کی جس میں بعد میں بھی آپ سے کچھ بات ہمارے علم میں نہیں، تو اس بات کو دلیل بنانا ہم پر لازم ہے اگر اس سلسلے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات مروی ہے جس طرح پہلے قول کے قائلین کہتے ہیں تو اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات اس وقت سے ثابت ہوگی جب فرض نماز دوبارہ پڑھی جاتی تھی تو آغاز اسلام میں اس طرح کیا جاتا تھا یہاں تک

وَلَا عَلِمْنَا أَنَّهُ كَانَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا مِنْهُ نَهْيٌ مَنَاهُمْ فَيَجِبُ بِهِ الْحُجَّةُ عَلَيْنَا وَلَوْ كَانَ فِي ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرٌ كَمَا قَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى لَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَقْتٍ مَا كَانَتِ الْفَرِيْضَةُ تُصَلّٰى مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يُفْعَلُ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ حَتّٰى نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِأَسَانِيْدِهٖ فِي بَابِ صَلٰوةِ الْخَوْفِ. فَفِعْلُ مُعَاذٍ الَّذِي ذَكَرْنَا يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ قَبْلَ النَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ النَّهْيُ فَنَسَخَهُ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَجْعَلَهُ فِي أَحَدِ الْوَقْتَيْنِ إِلَّا كَانَ لِمُخَالِفِهٖ أَنْ يَجْعَلَهُ فِي الْوَقْتِ الْآخَرِ فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ.

وَأَمَّا حُكْمُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا صَلٰوةَ الْمَأْمُوْمِيْنَ مُضَمَّنَةً بِصَلٰوةِ إِمَامِهِمْ بِصِحَّتِهَا وَفَسَادِهَا يُوْجِبُ ذٰلِكَ النَّظَرُ الصَّحِيْحُ. مِنْ ذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا الْإِمَامَ إِذَا سَهَا وَجَبَ عَلٰى مَنْ خَلْفَهُ لِسَهْوِهٖ مَا وَجَبَ عَلَيْهِ وَلَوْ سَهَوْا هُمْ وَلَمْ يَسْهُ هُوَ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِمْ مَا يَجِبُ عَلَى الْإِمَامِ إِذَا سَهَا فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ الْمَأْمُوْمِيْنَ يَجِبُ عَلَيْهِمْ حُكْمُ السَّهْوِ لِسَهْوِ الْإِمَامِ وَيَنْتَفِيْ عَنْهُمْ حُكْمُ السَّهْوِ بِانْتِفَائِهٖ عَنِ الْإِمَامِ ثَبَتَ أَنَّ حُكْمَهُمْ فِي صَلَاتِهِمْ حُكْمُ الْإِمَامِ فِي صَلَاتِهٖ وَكَانَ صَلَاتُهُمْ مُضَمَّنَةً بِصَلَاتِهٖ وَلَمَّا كَانَتْ صَلَاتُهُمْ مُضَمَّنَةً بِصَلَاتِهٖ لَمْ يَجُزْ أَنْ يَكُوْنَ صَلَاتُهُمْ خِلَافَ صَلَاتِهٖ. فَثَبَتَ بِذٰلِكَ

کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرما دیا۔ ہم نے یہ بات نماز خوف کے بیان میں اسناد کے ساتھ ذکر کی ہے

تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا عمل جس کا ہم نے ذکر کیا ہے اس ممانعت سے پہلے کا ہو سکتا ہے پھر نہی کے آنے سے منسوخ ہو گیا اور ہو سکتا ہے ممانعت کے بعد کا ہو تو کوئی شخص اس کو کسی ایک وقت پر محمول نہیں کر سکتا کیونکہ دوسرا اسے دوسرے وقت پر محمول کر سکتا ہے۔ روایات کے طریقے پر اس باب کا حکم یہ ہے (جو ذکر کیا گیا)

اور غور و فکر کے طور پر اس کا حکم یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں مقتدی کی نماز صحت و فساد کے اعتبار سے امام کی نماز میں شامل ہوتی ہے صحیح غور و فکر سے یہی بات واجب ہوتی ہے۔

اسی بات سے ہے کہ ہم دیکھتے ہیں امام کے بھولنے سے مقتدیوں پر وہی بات واجب ہوتی ہے جو امام پر واجب ہے اور اگر وہ بھول جائیں اور امام نہ بھولے تو مقتدیوں پر وہ چیز واجب نہ ہوگی جو امام کے بھولنے سے اس پر واجب ہوتی ہے۔ پس جب ثابت ہوا کہ امام کے بھولنے سے مقتدیوں پر سہو کا حکم ثابت ہوتا ہے اور امام پر سہو کا حکم نہ لگے تو مقتدیوں سے بھی اس کی نفی ہوتی ہے تو ثابت ہوا کہ نماز میں ان کا حکم، امام کی نماز کا حکم ہی ہے اور امام کی نماز ان کی نماز کو شامل ہوتی ہے تو جب امام کی نماز ان کی نماز کو بھی شامل ہے تو ان کے لیے اس کی خلاف ورزی جائز نہیں۔

اس سے ثابت ہوا کہ مقتدی کی نماز کا امام کی نماز کے

أَنَّ الْمَأْمُومَ لَا يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ صَلَاتُهُ خِلَافَ صَلَاةِ إِمَامِهِ۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ لَمْ يَخْتَلِفُوا أَنَّ لِلرَّجُلِ أَنْ يُصَلِّيَ تَطَوُّعًا خَلْفَ مَنْ يُصَلِّي فَرِيضَةً فَلَمَّا كَانَ الْمُصَلِّي تَطَوُّعًا يَجُوزُ أَنْ يَأْتَمَّ بِمَنْ يُصَلِّي فَرِيضَةً كَانَ كَذٰلِكَ يَجُوزُ لِلْمُصَلِّي فَرِيضَةً أَنْ يُصَلِّيَهَا خَلْفَ مَنْ يُصَلِّي تَطَوُّعًا۔ قِيلَ لَهُ إِنَّ سَبَبَ التَّطَوُّعِ هُوَ بَعْضُ سَبَبِ الْفَرِيضَةِ وَذٰلِكَ أَنَّ الَّذِي يَدْخُلُ فِي الصَّلَاةِ وَلَا يُرِيدُ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ مِنْ نَافِلَةٍ وَلَا فَرِيضَةٍ يَكُونُ بِذٰلِكَ دَاخِلًا فِي نَافِلَةٍ وَإِذَا نَوَى الدُّخُولَ فِي الصَّلَاةِ وَنَوَى الْفَرِيضَةَ كَانَ بِذٰلِكَ دَاخِلًا فِي الْفَرِيضَةِ فَصَارَ يَكُونُ ذٰلِكَ دَاخِلًا فِي الْفَرِيضَةِ بِالسَّبَبِ الَّذِي دَخَلَ بِهِ فِي النَّافِلَةِ وَبِسَبَبٍ آخَرَ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ كَانَ الَّذِي يُصَلِّي تَطَوُّعًا وَهُوَ يَأْتَمُّ بِمُصَلٍّ فَرِيضَةً هُوَ فِي صَلَاةٍ لَهُ فِي كُلِّهَا إِمَامٌ وَالَّذِي يُصَلِّي فَرِيضَةً وَيَأْتَمُّ بِمَنْ يُصَلِّي تَطَوُّعًا هُوَ فِي صَلَاةٍ لَهُ فِي بَعْضِ سَبَبِهَا الَّذِي بِهِ دَخَلَ فِيهَا إِمَامٌ وَلَيْسَ لَهُ فِي بَقِيَّتِهِ إِمَامٌ فَلَمْ يَجُزْ ذٰلِكَ۔ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى بِالنَّاسِ جُنُبًا فَأَعَادَ وَلَمْ يُعِيدُوا فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ صَلَاتَهُمْ لَمْ تَكُنْ مُضَمَّنَةً بِصَلَاتِهِ۔ فَقَالَ مُخَالِفُهُمْ إِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ لَمْ يَتَيَقَّنْ بِأَنَّ الْجَنَابَةَ كَانَتْ مِنْهُ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَأَخَذَ بِنَفْسِهِ بِالْحَيْطَةِ فَأَعَادَ وَلَمْ يَأْمُرْ غَيْرَهُ بِالْإِعَادَةِ۔

۵۶- وَذَكَرُوا فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

خلاف ہونا جائز نہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ہم اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں دیکھتے کہ کوئی شخص فرض پڑھنے والے کے پیچھے نفل پڑھ سکتا ہے تو جس طرح نفل پڑھنے والا فرض پڑھنے والے امام کی اقتداء کر سکتا ہے اسی طرح فرض پڑھنے والے کا نفل پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا بھی جائز ہے۔

تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ نفل کا سبب فرض کے سبب کا بعض حصہ ہے۔ وہ یوں کہ جو شخص نماز میں داخل ہوتا ہے اور وہ اس کے علاوہ فرض یا نفل وغیرہ (میں سے کسی) کا ارادہ نہیں کرتا تو وہ نفل نماز میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور جب وہ نماز شروع کرتے ہوئے فرض نماز کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے فرض نماز میں داخل ہو جاتا ہے اور اس کا سبب وہی ہے جس سے وہ نفل نماز میں داخل ہوا اور اس کے علاوہ بھی۔ جب بات اس طرح ہے تو نفل پڑھنے والا جو فرض پڑھنے والے کی اقتداء کرتا ہے وہ اس کی تمام نماز میں امام ہے لیکن فرض پڑھنے والا جب نفل پڑھنے والے کا مقتدی بنتا ہے تو وہ اس بعض سبب سے اس کی نماز میں داخل ہوتا ہے جس سے امام نماز میں داخل ہوا اور باقی اسباب میں وہ اس کا امام نہیں ہوتا لہٰذا یہ (اقتداء) جائز نہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ہم دیکھتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حالت جنابت میں نماز پڑھائی پھر آپ نے لوٹائی لیکن صحابہ کرام نے نہ لوٹائی تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کی نماز مقتدیوں کی نماز کو شامل نہ تھی۔

ان کے مخالفین جواب دیتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ عمل اس لیے کیا کہ ان کو نماز سے پہلے جنابت یقینی نہ تھا اس لیے انہوں نے اپنے لیے احتیاط کا راستہ اختیار کیا اور نماز لوٹائی لیکن ان مقتدیوں کو لوٹانے کا حکم نہ دیا۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں ذکر کیا ہے۔ حضرت

خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ الْغُدَانِيُّ قَالَ أَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ قَالَ عُمَرُ أَرَانِي قَدِ احْتَلَمْتُ وَمَا شَعَرْتُ وَصَلَّيْتُ وَمَا اغْتَسَلْتُ ثُمَّ قَالَ أَغْسِلُ مَا رَأَيْتُ وَأَنْضِحُ مَا لَمْ أَرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى مُتَمَكِّنًا وَذٰلِكَ ارْتِفَاعَ الضُّحٰى۔

٥٧- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الصَّلْتِ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؓ فَنَظَرَ فَإِذَا هُوَ قَدِ احْتَلَمَ فَصَلَّى وَلَمْ يَغْتَسِلْ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا أَرَانِي إِلَّا قَدِ احْتَلَمْتُ وَمَا شَعَرْتُ وَصَلَّيْتُ وَمَا اغْتَسَلْتُ قَالَ فَاغْتَسَلَ وَغَسَلَ مَا رَأَى فِي ثَوْبِهِ وَنَضَحَ مَا لَمْ يَرَ وَأَذَّنَ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَ ارْتِفَاعِ الضُّحٰى مُتَمَكِّنًا۔

فَدَلَّ هٰذَا عَلٰى أَنَّ عُمَرَ ؓ لَمْ يَكُنْ تَيَقَّنَ بِأَنَّ الْجَنَابَةَ كَانَتْ مِنْهُ قَبْلَ الصَّلٰوةِ۔

٥٨- وَالدَّلِيلُ عَلٰى أَنَّ عُمَرَ ؓ قَدْ كَانَ يَرٰى أَنَّ صَلٰوةَ الْمَأْمُومِ تَفْسُدُ بِفَسَادِ صَلٰوةِ الْإِمَامِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ عُمَرَ ؓ نَسِيَ الْقِرَاءَةَ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَأَعَادَ بِهِمُ الصَّلٰوةَ۔

فَلَمَّا أَعَادَ بِهِمْ عُمَرُ ؓ الصَّلٰوةَ لِتَرْكِهِ الْقِرَاءَةَ وَفِي فَسَادِ الصَّلٰوةِ بِتَرْكِ الْقِرَاءَةِ اخْتِلَافٌ كَانَ إِذَا صَلّٰى بِهِمْ جُنُبًا أَحْرٰى أَنْ يُعِيدَ بِهِمُ الصَّلٰوةَ۔ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ

زبید بن صلت فرماتے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ مجھے احتلام ہوا لیکن مجھے پتہ نہ چل سکا چنانچہ میں نے غسل کیے بغیر نماز پڑھ لی۔ پھر فرمایا جو کچھ دیکھتا ہوں اسے دھوتا ہوں اور جو کچھ نظر نہیں آتا۔ اس پر چھینٹے مارتا ہوں (اچھی طرح نہیں دھوتا) پھر آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔ اس وقت چاشت ہو چکی تھی۔

حضرت زبید بن صلت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نکلا انہوں نے دیکھا کہ ان کو احتلام ہوا ہے وہ غسل کیے بغیر نماز پڑھ چکے تھے فرمایا اللہ کی قسم! میں دیکھتا ہوں کہ مجھے احتلام ہوا ہے لیکن مجھے پتہ نہ چل سکا اور میں نے غسل کیے بغیر نماز پڑھ لی۔ (راوی) فرماتے ہیں پھر انہوں نے غسل کیا اور جو کچھ کپڑے میں دیکھا اس کو دھویا اور جو کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا اس پر پانی چھڑکا اذان دی اور اقامت کہی پھر اچھی طرح چاشت ہو جانے پر نماز ادا فرمائی۔

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس بات کا یقین نہ تھا کہ نماز سے پہلے انہیں جنابت تھی اور اس بات کی دلیل کہ حضرت عمر فاروق رضی

حضرت ہمام بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مغرب کی نماز میں قرات بھول گئے تو ان (مقتدیوں) کو دوبارہ نماز پڑھائی۔

جب ترک قرات کی وجہ سے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ان کو دوبارہ نماز پڑھائی حالانکہ قرات کے چھوٹنے سے نماز کے فاسد ہونے میں اختلاف ہے تو آپ نے جو نماز حالت جنابت میں پڑھائی اسے ان کے ساتھ لوٹانا زیادہ لائق تھا۔ ___ اگر کوئی شخص کہ حضرت عمر فاروق رضی

رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رض خِلَافُ ذٰلِكَ۔

٥٩۔ فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرٰهِيمَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنِّي صَلَّيْتُ صَلٰوةً لَمْ أَقْرَأْ فِيهَا شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رض أَلَيْسَ قَدْ أَتْمَمْتَ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ قَالَ بَلٰى قَالَ تَمَّتْ صَلَاتُكَ قَالَ شُعْبَةُ فَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ قَالَ قُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ إِبْرٰهِيمَ مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُمَرَ۔

قِيلَ لَهُ قَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنْ عُمَرَ رض مِنْ حَيْثُ ذَكَرْتَ وَلٰكِنَّ الَّذِي رَوَيْنَا عَنْهُ فِيمَا بَدَأْنَا بِذِكْرِهِ مُتَّصِلُ الْإِسْنَادِ عَنْ عُمَرَ وَهَمَّامٌ حَاضِرٌ ذٰلِكَ مِنْهُ فَمَا اتَّصَلَ إِسْنَادُهُ عَنْهُ فَهُوَ أَوْلٰى أَنْ يُقْبَلَ عَنْهُ مِمَّا خَالَفَهُ۔ وَهٰذَا أَيْضًا مِمَّا يَدُلُّ عَلَيْهِ النَّظَرُ وَذٰلِكَ لِأَنَّهُمْ أَجْمَعُوا أَنَّ رَجُلًا لَوْ صَلّٰى خَلْفَ جُنُبٍ وَهُوَ يَعْلَمُ بِذٰلِكَ أَنَّ صَلَاتَهُ بَاطِلَةٌ وَجَعَلُوا صَلَاتَهُ مُضَمَّنَةً بِصَلٰوةِ الْإِمَامِ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ إِذَا كَانَ يَعْلَمُ بِفَسَادِ صَلٰوةِ إِمَامِهِ كَانَ كَذٰلِكَ فِي النَّظَرِ إِذَا كَانَ لَا يَعْلَمُ بِهَا أَلَا تَرٰى أَنَّ الْمَأْمُومَ لَوْ صَلّٰى وَهُوَ جُنُبٌ وَهُوَ يَعْلَمُ أَوْ لَا يَعْلَمُ كَانَتْ صَلَاتُهُ بَاطِلَةً فَكَانَ مَا يُفْسِدُ صَلَاتَهُ فِي حَالِ عِلْمِهِ بِهِ هُوَ الَّذِي يُفْسِدُ صَلَاتَهُ فِي حَالِ جَهْلِهِ بِهِ وَكَانَ جَهْلُهُ بِفَسَادِ صَلٰوةِ إِمَامِهِ تَفْسُدُ بِهِ صَلَاتُهُ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ

٦٠۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ طَاوٗسٍ وَمُجَاهِدٍ فِي إِمَامٍ صَلّٰى بِقَوْمٍ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ قَالَا يُعِيدُوْنَ الصَّلٰوةَ

رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف بھی مروی ہے اسے وہ یوں ذکر کرتے ہیں۔

حضرت محمد بن ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے نماز پڑھتے ہوئے قرأت نہیں کی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا تم نے رکوع اور سجدہ مکمل نہیں کیا۔ اس نے کہا جی ہاں مکمل کیا ہے فرمایا تمہاری نماز مکمل ہو گئی۔ حضرت شعبہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر عمری نے مجھ سے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے حضرت محمد بن ابراہیم سے پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی ہے انہوں نے فرمایا حضرت ابو سلمہ کے واسطے سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سنی ہے۔

اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اسی طرح بھی مروی ہے جس طرح تم نے ذکر کیا لیکن جو کچھ ہم نے شروع میں ان سے روایت کیا ہے اس کی سند حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک متصل ہے اور حضرت ہمام خود وہاں موجود تھے تو جس کی سند متصل ہے وہ اس کے خلاف کی نسبت قبولیت کے زیادہ لائق ہے اور اس پر بھی قیاس کی دلالت پائی جاتی ہے وہ یوں کہ اس بات پر اجماع ہے کہ اگر کوئی شخص کسی جنبی آدمی کے پیچھے نماز پڑھے اور اسے اس بات کا علم بھی ہو تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی اور اسے وہ امام کی نماز میں شامل سمجھتے ہیں تو جب امام کی نماز کے فاسد ہونے کا علم ہو اس صورت میں بھی یہی حکم ہے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ علم نہ ہونے کی صورت میں بھی یہی حکم ہو۔ کیا تم نہیں جانتے کہ اگر کوئی شخص حالت جنابت میں نماز پڑھے اسے جنابت کا علم ہو یا نہ، اس کی نماز باطل ہو جائے گی۔ تو جاننے کی صورت میں جس چیز نے اس کی نماز کو باطل کیا ہے عدم علم کی صورت میں بھی وہی چیز اس کی نماز کو باطل کر دیتی ہے تو امام کی نماز کے بطلان کا علم اس کی نماز کو باطل کر دیتا ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ امام کی نماز کے بطلان کو نہ جاننے کی صورت میں بھی اس کی نماز فاسد ہو جائے یہی قیاس ہے۔ اور حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف

حضرت جابر جعفی، حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد رضی اللہ عنہما سے اس امام کے بارے میں جو بغیر وضو کے لوگوں کو نماز پڑھائے روایت کرتے ہیں کہ وہ سب نماز کو دہرائیں۔

جَمِيْعًا. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ مَا يُوَافِقُ مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ فِي اخْتِلَافِ صَلٰوةِ الْإِمَامِ وَالْمَأْمُوْمِيْنَ.

امام اور مقتدیوں کی نماز میں اختلاف کے سلسلے میں متقدمین سے بھی ہمارے مذہب کے موافق مروی ہے۔

۶۱۔ فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّيْ بِقَوْمٍ هِيَ لَهُ الظُّهْرُ وَلَهُمُ الْعَصْرُ قَالَ يُعِيْدُوْنَ وَلَا يُعِيْدُ.

حضرت ابراہیم اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو کسی قوم کو نماز پڑھائے خود وہ ظہر کی نماز پڑھ رہا ہو اور مقتدی عصر کی نماز پڑھتے ہوں تو وہ (مقتدی) لوٹائیں امام نہ لوٹائے۔

۶۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ يُوْنُسَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُوْلُ جَاءَ حَمَّادٌ إِلَى الْمَسْجِدِ فِيْ يَوْمٍ مَطِيْرٍ فَوَجَدَهُمْ يُصَلُّوْنَ الْعَصْرَ فَصَلّٰى مَعَهُمْ وَهُوَ يَظُنُّ أَنَّهَا الظُّهْرُ وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الظُّهْرَ فَلَمَّا صَلَّوْا فَإِذَا هِيَ الْعَصْرُ فَأَتَى الْحَسَنَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَهُمَا جَمِيْعًا.

حضرت یونس بن عبید فرماتے ہیں حضرت حماد رضی اللہ عنہ بارش کے دن مسجد میں آئے تو لوگوں کو عصر کی نماز پڑھتے ہوئے پایا انھوں نے ظہر کی نماز خیال کرتے ہوئے ان کے ساتھ شرکت کی۔ انھوں نے نماز ظہر ادا نہیں کی تھی جب وہ نماز پڑھ چکے تو معلوم ہوا کہ عصر کی نماز تھی چنانچہ وہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور اس بارے میں پوچھا تو انھوں نے ان کو دونوں نمازیں (دوبارہ) پڑھنے کا

۶۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ وَابْنُ سِيْرِيْنَ يَقُوْلَانِ يُصَلِّيْهِمَا جَمِيْعًا.

حضرت سعید بن ابی عروبہ فرماتے ہیں حضرت حسن اور ابن سیرین رضی اللہ عنہما فرماتے تھے۔ دونوں نمازیں ادا کرے۔

قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْشَرٍ عَنِ النَّخَعِيِّ قَالَ يُصَلِّيْهِمَا جَمِيْعًا.

امام ابوجعفر (طحاوی) فرماتے ہیں۔ حضرت ابومعشر نے امام نخعی سے نقل کرتے ہوئے ہم سے بیان کیا کہ وہ دونوں نمازیں ادا کرے۔

۶۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ يُصَلِّي الظُّهْرَ ثُمَّ يُصَلِّي الْعَصْرَ.

حضرت نافع سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ ظہر کی نماز پڑھ کر عصر کی نماز ادا کرے۔

بَابُ (۸۸) التَّوْقِيْتِ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلٰوةِ.

باب ۸۸: نماز میں قرأت کا تعین

۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مُوْسَى ابْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحی اور عید الفطر کی نماز کی پہلی رکعت میں "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى"

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الضُّحٰى وَالْفِطْرِ فِي الْأُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ هَلْ أَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ۔

اور دوسری رکعت میں "هَلْ أَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ" پڑھتے تھے۔

٦٦۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَهَلْ أَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ وَإِذَا اجْتَمَعَ يَوْمُ عِيْدٍ وَيَوْمُ جُمُعَةٍ قَرَأَ بِهِمَا فِيْهِمَا جَمِيْعًا۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز میں "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى" اور "هَلْ أَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ" پڑھتے تھے اور جب عید اور جمعہ کا دن اکٹھے ہوتے تو دونوں نمازوں میں یہی سورتیں تلاوت فرماتے۔

٦٧۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ ابْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت جریر بن عبد الحمید، حضرت ابراہیم بن محمد بن منتشر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

٦٨۔ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النُّعْمَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٦٩۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعِيْدَيْنِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْجُمُعَةَ۔

حضرت سمرہ بن جندب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عیدین کے بارے میں اسی طرح روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے جمعہ کا ذکر نہیں کیا۔

٧٠۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت وہبی فرماتے ہیں ہم سے مسعودی نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے اس کی مثل ذکر کیا۔

٧١۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ

حضرت معبد بن خالد، حضرت زید بن عقبہ فزاری رضی

قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ الْفَزَارِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ هَاتَيْنِ السُّوْرَتَيْنِ هُمَا اللَّتَانِ يَنْبَغِيْ لِلْإِمَامِ أَنْ يَقْرَأَ بِهِمَا فِيْ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ مَعَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَلَا يُجَاوِزُ ذٰلِكَ إِلَى غَيْرِهِ وَاحْتَجُّوْا بِهٰذِهِ الْآثَارِ۔ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ تَوْقِيْتٌ بِعَيْنِهِ لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُجَاوِزَ إِلَى غَيْرِهِ وَلٰكِنَّ الْإِمَامَ أَنْ يَقْرَأَ بِهِمَا وَلَهُ أَنْ يَقْرَأَ بِغَيْرِهِمَا

۷۲۔ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ وَابْنَ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَانَا قَالَا ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ضَمْرَةَ ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْ وَاقِدٍ قَالَ سَأَلَنِيْ عُمَرُ بِمَا قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْعِيْدَيْنِ قُلْتُ قٓ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ۔

۷۳۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ ح قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ ضَمْرَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

فَهٰذَا أَبُوْ وَاقِدٍ قَدْ أَخْبَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْعِيْدَيْنِ بِغَيْرِ مَا أَخْبَرَ بِهِ مَنْ تَقَدَّمَ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْجُمُعَةِ بِغَيْرِ مَا ذُكِرَ عَنْهُ أَيْضًا فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ۔

۷۴۔ فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا

اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ امام کو عیدین اور جمعہ کی نمازوں میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ یہی دو سورتیں پڑھنی چاہئیں، کسی دوسری طرف تجاوز نہ کرے انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس میں کوئی معین سورت کو مقرر نہیں کیا جا سکتا کہ اس سے دوسری طرف متجاوز نہ ہو سکے بلکہ امام کو چاہیے کہ یہ سورتیں پڑھے البتہ ان کے علاوہ بھی پڑھ سکتا ہے۔ اس سلسلے میں ان کے دلائل سے اس طرح ہے۔ حضرت ابو واقد فرماتے ہیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز میں کیا پڑھتے تھے میں نے کہا "قٓ" اور "اقتربت الساعۃ وانشق القمر"

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ پھر انہوں نے اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

تو یہ حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بتاتے ہیں کہ آپ نے عیدین کی نماز میں پہلی روایات میں مذکورہ قرأت کے علاوہ سورتوں کی قرأت کی۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ میں ان سورتوں کے علاوہ بھی قرأت فرمائی جن کا پہلی روایات میں ذکر کیا گیا ہے اس سلسلے میں یوں مروی ہے حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ فرماتے ہیں حضرت ضحاک بن قیس

يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ سَأَلَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ مَاذَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى أَثَرِ سُورَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ كَانَ يَقْرَأُ بِهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ.

۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ ثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ سَأَلَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِ فِي الْجُمُعَةِ قَالَ الْجُمُعَةَ وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ.

۷۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ وَإِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ.

۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُخَوَّلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَلَمَّا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ الْآثَارِ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْعِيدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ غَيْرَ مَا جَاءَ عَنْهُ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ لَمْ يَجُزْ أَنْ يُحْمَلَ ذَلِكَ عَلَى التَّضَادِّ وَالتَّكَاذُبِ وَلَكِنَّا نَحْمِلُهُ عَلَى الِاتِّفَاقِ وَالتَّصَادُقِ فَنَجْعَلُ ذَلِكَ كُلَّهُ قَدْ كَانَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَذَا

نے حضرت نعمان بن بشیر (رضی اللہ عنہما) سے پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن سورۂ جمعہ کے بعد کیا پڑھتے تھے انھوں نے فرمایا کہ آپ "هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ" پڑھتے تھے۔

حضرت مالک بن انس سے بھی اسی سند کے ساتھ مروی ہے کہ حضرت ضحاک بن قیس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ (کی نماز) میں کیا پڑھتے تھے؟ انھوں نے فرمایا سورۂ جمعہ اور سورہ "هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ"۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جمعہ (کی نماز) میں سورۂ جمعہ اور "هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ" پڑھتے تھے۔

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب ان روایات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ نے عیدین اور جمعہ (کی نمازوں) میں اس کے علاوہ قرأت کی جس کا پہلی روایات میں ذکر ہے تو جائز نہیں کہ اسے تضاد اور ایک دوسرے کی تکذیب پر محمول کیا جائے بلکہ ہم اسے اتفاق اور باہمی تصدیق پر محمول کرتے ہیں۔ ہم ان میں سے ہر ایک کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قرار دیتے ہیں۔ کبھی آپ نے اسے پڑھا اور کبھی اس کی

مَرَّةً وَبِهٰذَا مَرَّةً فَعَلٰى هٰذَا لَا تَوْقِيتَ مِنَ الْفَرِيقَيْنِ مَا حَفِظُوهُ مِنْهُ فَفِي ذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلٰى أَنْ لَا تَوْقِيتَ لِلْقِرَاءَةِ فِي ذٰلِكَ وَأَنَّ لِلْإِمَامِ أَنْ يَقْرَأَ فِي ذٰلِكَ مَعَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ أَيَّ الْقُرْآنِ شَاءَ وَكَذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ بِهِ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

تلاوت فرمائی۔ ہر فریق نے اپنی حاضری (اور مشاہدے) کے مطابق آپ سے روایت کیا۔ اس میں اس بات پر دلیل ہے کہ نماز میں قرأت مقرر نہیں۔ اور امام کو حق حاصل ہے کہ سورۂ فاتحہ کے ساتھ قرآن میں سے جہاں سے چاہے پڑھے۔ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جمعہ کے دن کی نماز فجر کی قرأت بھی مروی ہے۔

۷۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ وَشَرِيكٌ عَنْ مِخْوَلٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ الٓمّٓ تَنْزِيلُ وَهَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن نماز فجر میں "الٓمّٓ تَنْزِیْلُ" اور "ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ" پڑھتے تھے۔

۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ أَسْلَمَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت عزرہ، حضرت سعید بن جبیر سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّهُ كَانَ لَا يَتَجَاوَزُ ذٰلِكَ إِلٰى غَيْرِهِ لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحْكَ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لَا يُقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَعَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ غَيْرُ هَاتَيْنِ السُّورَتَيْنِ حَتّٰى لَا يَجُوزَ خِلَافُ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ إِنَّمَا أَخْبَرَ مَنْ رَوَاهُمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ بِهِمَا فِيهِمَا كَمَا أَخْبَرَ النُّعْمَانُ وَابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ اس میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ آپ ان دو سورتوں سے تجاوز نہیں کرتے تھے کیونکہ آپ سے یہ قول منقول نہیں کہ جمعہ کے دن نماز فجر میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ ان دو سورتوں کے علاوہ کچھ نہ پڑھا جائے کہ اس کے خلاف جائز نہ ہو بلکہ جن حضرات نے یہ دو حدیثیں روایت کی ہیں انہوں نے بتایا ہے کہ آپ ان دو رکعتوں میں یہ دو سورتیں پڑھتے تھے۔ جس طرح حضرت نعمان اور ابن عباس (رضی اللہ عنہم) نے بتایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز میں وہ قرأت کرتے تھے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ پھر دوسرے حضرات سے مروی ہے کہ آپ نے اس کے خلاف بھی قرأت کی ہے کیونکہ

بِمَا ذَكَرْنَا ثُمَّ قَدْ جَاءَ عَنْ غَيْرِهِمَا أَنَّهُ قَرَأَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ قَرَأَ بِهٰذَا مَرَّةً وَبِهٰذَا مَرَّةً فَكَذٰلِكَ مَا حُكِيَ عَنْهُ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ قَرَأَ بِهِ مَرَّةً أَوْ قَرَأَ بِهِ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَأَ بِغَيْرِهِ فَحَكٰى كُلُّ مَنْ حَضَرَهُ مَا سَمِعَ مِنْ قِرَاءَتِهِ وَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلٰى حُكْمِ التَّوْقِيتِ وَجَمِيعُ مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ فِي هٰذَا الْبَابِ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

آپ نے ایک بار اسے پڑھا اور دوسری بار اس (دوسری سورت) کی قرات فرمائی اسی طرح جمعہ کے دن نماز فجر کی جو قرات آپ سے منقول ہے اس میں بھی احتمال ہے کہ آپ نے اسے ایک بار پڑھا یا کئی بار اس کی قرات کی پھر اس کے علاوہ کو پڑھا۔ پس حاضرین میں سے جس نے جو کچھ سنا اسے بیان کر دیا۔ اس میں قرات کے تعین پر کوئی دلیل نہیں۔ اس باب میں جو کچھ ہم نے اختیار کیا وہ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ (٨٩) صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ

باب ۸۹ مسافر کی نماز

٨٠۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ ثَنَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ رضـ قَالَتْ قَصَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ وَأَتَمَّ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں نماز میں قصر بھی کی اور پوری نماز بھی پڑھی۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْمُسَافِرَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ أَتَمَّ صَلٰوتَهُ وَإِنْ شَاءَ قَصَرَهَا وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ

٨١۔ وَبِمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلٰوةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ إِنِّي عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت کا مذہب ہے کہ مسافر کو اختیار ہے چاہے تو اپنی نماز پوری کرے اور اگر چاہے تو قصر کرے۔ انھوں نے اس سلسلے میں اس (مندرجہ بالا) حدیث اور حضرت یعلیٰ بن منیہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ حضرت یعلیٰ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "نماز میں قصر کرنے میں تم پر کوئی حرج نہیں اگر تمہیں ڈر ہو کہ کفار تمہیں فتنے میں ڈال دیں گے" اب لوگوں کو امن حاصل ہو گیا۔ انھوں نے فرمایا مجھے بھی اس بات پر تعجب ہوا جس پر تم متعجب ہو۔ میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو انھوں نے فرمایا یہ صدقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمایا ہے لہٰذا اس کا صدقہ قبول کرو۔

فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهُ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَزِيْدَ عَلَى اثْنَتَيْنِ فَاِنْ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ فَاِنْ كَانَ قَعَدَ فِي الثِّنْتَيْنِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْعِشَاءِ قَدْرَ التَّشَهُّدِ فَصَلَاتُهُ تَامَّةٌ وَاِنْ كَانَ لَمْ يَقْعُدْ فِيْهِمَا قَدْرَ التَّشَهُّدِ فَصَلَاتُهُ بَاطِلَةٌ۔

دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ دو دو رکعتوں سے زائد پڑھنا مناسب نہیں ہے۔ اگر اس نے نماز مکمل کی اور ظہر، عصر اور عشاء کی نمازوں میں دو رکعتوں کے بعد تشہد کی مقدار قعدہ کیا تو اس کی نماز مکمل ہو جائے گی اور اگر تشہد کی مقدار قعدہ نہ کیا تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی۔

۸۲- وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فِيْمَا احْتَجُّوْا بِهٖ عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَدِيْثَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ اَنَّ ابْنَ اَبِيْ دَاوٗدَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا مُرَجَّى بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا دَاوٗدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ اَوَّلُ مَا فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ صَلّٰى اِلٰى كُلِّ صَلٰوةٍ مِثْلَهَا غَيْرَ الْمَغْرِبِ فَاِنَّهَا وِتْرُ النَّهَارِ وَصَلٰوةِ الصُّبْحِ لِطُوْلِ قِرَاءَتِهَا وَكَانَ اِذَا سَافَرَ عَادَ اِلٰى صَلٰوتِهِ الْاُوْلٰى۔

پہلے قول کے قائلین جنہوں نے مذکورہ دو حدیثوں سے استدلال کیا ہے ان کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے۔

حضرت مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا شروع شروع میں دو دو رکعتیں نماز فرض تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے۔ تو آپ نے مغرب اور فجر کی نماز کے علاوہ ہر نماز کے ساتھ اس کی مثل ادا کی۔ مغرب دن کے وتر ہیں اور فجر کی نماز میں قرأت طویل ہے اور جب آپ قرأت فرماتے تو پہلی نماز کی طرف لوٹ آتے۔ (دو دو رکعتیں ادا کرتے)۔

فَهٰذِهٖ عَائِشَةُ رض تُخْبِرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَصَلّٰى اِلٰى كُلِّ صَلٰوةٍ مِثْلَهَا وَاَنَّهٗ كَانَ اِذَا سَافَرَ عَادَ اِلٰى صَلٰوتِهِ الْاُوْلٰى فَاَخْبَرَتْ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ سَفَرِهٖ كَمَا كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ اَنْ يُؤْمَرَ بِتَمَامِ الصَّلٰوةِ وَذٰلِكَ رَكْعَتَانِ فَذٰلِكَ خِلَافُ حَدِيْثِ فَهْدٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ

تو یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں جو بتاتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو ہر نماز کے ساتھ اس کی مثل کو ملا کر ادا کیا اور آپ جب سفر فرماتے تو پہلی نماز کی طرف لوٹتے تو ام المومنین نے بتایا کہ آپ سفر میں اسی طرح نماز ادا کرتے جیسے تکمیل نماز کے حکم سے پہلے ادا کرتے تھے۔ اور یہ دو دو رکعتیں تھیں تو یہ حضرت فہد کی اس روایت کے خلاف ہے جس کا ہم نے شروع میں ذکر کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں نماز پوری بھی پڑھتے اور قصر بھی کرتے تھے۔

فِي السَّفَرِ وَقَصَرَ۔ وَأَمَّا حَدِيثُ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ فَإِنَّ أَهْلَ الْمَقَالَةِ الْأُولَى احْتَجُّوا بِالْآيَةِ الْمَذْكُورَةِ فِيهِ وَهِيَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ الْآيَةَ قَالُوا فَذٰلِكَ الرُّخْصَةُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ فِي التَّقْصِيرِ لَا عَلَى الْحَتْمِ عَلَيْهِمْ بِذٰلِكَ وَهُوَ كَقَوْلِهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا فَذٰلِكَ عَلَى التَّوْسِعَةِ مِنْهُ لَهُمْ فِي الْمُرَاجَعَةِ لَا عَلَى إِيجَابِهِ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ۔ فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَيْهِمْ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُخْرَى أَنَّ هٰذَا اللَّفْظَ قَدْ يَكُونُ عَلَى مَا ذَكَرُوا وَ يَكُونُ عَلَى غَيْرِ ذٰلِكَ قَالَ اللهُ تَعَالَى فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَذٰلِكَ عَلَى الْحَتْمِ عِنْدَ جَمِيعِ الْعُلَمَاءِ لِأَنَّهُ لَيْسَ لِأَحَدٍ حَجَّ أَوِ اعْتَمَرَ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا۔ فَلَمَّا كَانَ نَفْيُ الْجُنَاحِ قَدْ يَكُونُ عَلَى التَّخْيِيرِ وَقَدْ يَكُونُ عَلَى الْإِيجَابِ لَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ أَنْ يَحْمِلَ ذٰلِكَ عَلَى أَحَدِ الْمَعْنَيَيْنِ دُونَ الْمَعْنَى الْآخَرِ إِلَّا بِدَلِيلٍ يَدُلُّ عَلَى ذٰلِكَ مِنْ كِتَابٍ أَوْ سُنَّةٍ أَوْ إِجْمَاعٍ۔ وَقَدْ جَاءَتِ الْآثَارُ مُتَوَاتِرَةً عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَقْصِيرِهِ فِي أَسْفَارِهِ كُلِّهَا۔

۸۲۔ فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ حَبِيبَ بْنَ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ السِّمْطِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ۔

اور حضرت یعلیٰ بن منیہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں مذکورہ آیت سے پہلے قول والوں نے استدلال کیا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے "اور جب تم زمین پر چلو ——— آخر تک" وہ کہتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف قصر نماز کی رخصت ہے ان پر لازم نہیں جیسے اللہ تعالیٰ کا قول ہے "ان دونوں پر رجوع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔" تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو رجوع میں آسانی اور وسعت دی گئی ہے ان پر اسے واجب نہیں کیا گیا۔

دوسرے قول والے ان کے خلاف یوں استدلال کرتے ہیں کہ ان الفاظ سے کبھی وہی بات مراد ہوتی ہے جو انھوں نے ذکر کی اور کبھی اس کے علاوہ بات مراد ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "جس نے بیت اللہ شریف کا حج یا عمرہ کیا تو اسے ان دونوں (صفا اور مروہ) پر چکر لگانے میں حرج نہیں۔" اور یہ تمام علماء کے نزدیک لازمی ہے کیونکہ کسی بھی حج یا عمرہ کرنے والے کے لیے ان دونوں کا چکر چھوڑنا جائز نہیں۔ ——— تو جب حرج کی نفی کبھی اختیار کے لیے اور کبھی ایجاب کے لیے ہوتی ہے تو کسی کو اس بات کا حق نہیں کہ کتاب، سنت یا اجماع سے ثابت دلیل کے بغیر اسے کسی ایک معنیٰ پر محمول کرے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام سفروں میں قصر کرنے پر متواتر روایات مروی ہیں۔

حضرت ابن سمط فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ذوالحلیفہ (مقام) پر دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

٨٤۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سُلَیْمٰنُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَیْرٍ اَوْ اِبْرٰهِیْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ صَلَّیْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًی رَكْعَتَیْنِ وَمَعَ اَبِیْ بَكْرٍ رض رَكْعَتَیْنِ وَمَعَ عُمَرَ رض رَكْعَتَیْنِ فَلَیْتَ حَظِّیْ مِنْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ۔

حضرت عبد الرحمن بن یزید، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو رکعتیں اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بھی دو رکعتیں ادا کی ہیں۔ کاش میری چار رکعتوں میں سے دو رکعتیں قبول ہو جائیں (یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو چار رکعات پڑھتا ہوں ان میں سے دو رکعات ہی قبول ہو جائیں)

٨٥۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ اَنَا حَفْصٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ لَمْ یَذْكُرْ قَوْلَ عَبْدِ اللّٰهِ فَلَیْتَ حَظِّیْ اِلٰی اٰخِرِ الْحَدِیْثِ۔

دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت عبد اللہ عنہ سے اسی کی مثل مروی ہے، البتہ اس میں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا قول "کاش میری چار رکعتوں میں سے دو رکعتیں قبول ہوں" نہیں ہے۔

٨٦۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَصُوْمُ فِی السَّفَرِ وَیُفْطِرُ وَیُصَلِّی الرَّكْعَتَیْنِ لَا یَدَعُهُمَا یَعْنِیْ لَا یَزِیْدُ عَلَیْهِمَا۔

حضرت علقمہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں (کبھی) روزہ رکھتے اور کبھی چھوڑ بھی دیتے تھے اور دو رکعتیں ادا کرتے انہیں نہ چھوڑتے یعنی ان پر اضافہ نہ کرتے۔

٨٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَامَ تِسْعَةَ عَشَرَ یَوْمًا یُصَلِّیْ رَكْعَتَیْنِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کیا اور انیس دن ٹھہرے تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ ؔلہ

٨٨۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ شُفَیٍّ قَالَ جَعَلَ النَّاسُ یَسْاَلُوْنَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنْ اَهْلِهٖ لَمْ

حضرت سعید بن شفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نماز کے بارے میں پوچھنے لگے تو انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے تشریف لے جاتے تو واپس لوٹنے تک صرف دو رکعتیں ہی پڑھتے۔

لہ اس سے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے وہاں انیس دن قیام کی نیت نہ کی تھی ورنہ آپ مکمل نماز پڑھتے کیونکہ پندرہ دن کی نیت سے آدمی مقیم شمار ہوتا ہے۔

يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ.

٨٩- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ حَيْثُ فَتَحَ مَكَّةَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ.

٩٠- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ رض رَكْعَتَيْنِ وَعُمَرُ رض رَكْعَتَيْنِ وَعُثْمَانُ رض رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ ثُمَّ إِنَّ عُثْمَانَ رض صَلَّاهَا بَعْدُ أَرْبَعًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رض إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ صَلَّى أَرْبَعًا وَإِذَا صَلَّى وَحْدَهُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

٩١- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رض رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رض رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُثْمَانَ رض رَكْعَتَيْنِ سِتَّ سِنِينَ أَوْ ثَمَانٍ ثُمَّ أَتَمَّهَا بَعْدَ ذٰلِكَ.

٩٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ أَنَّ فَتًى سَأَلَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَعَدَلَ إِلَى مَوْضِعِ الْعُرْكَةِ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا الْفَتَى سَأَلَنِي عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَاحْفَظُوهَا عَنِّي مَا

حضرت عبداللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں پندرہ دن ٹھہرے تو آپ نماز میں قصر کرتے تھے۔

حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما منی میں دو دو رکعتیں پڑھتے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی خلافت کے ابتدائی دور میں دو رکعتیں ادا کرتے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے چار رکعتیں پڑھیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب امام کے ساتھ ہوتے تو چار رکعات ادا کرتے اور جب تنہا پڑھتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے منی میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ دو رکعتیں، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ دو رکعتیں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ چھ یا آٹھ سال دو رکعتیں ادا کیں۔ اس کے بعد انہوں (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) نے مکمل نماز پڑھی۔

حضرت ابو نضرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک نوجوان نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سفر کے بارے میں پوچھا تو وہ مقام عوقہ کی طرف گئے اور فرمایا اس نوجوان نے مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفری نماز کے بارے میں سوال کیا ہے آپ لوگ مجھ سے یاد رکھو۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سفر میں واپسی تک دو دو رکعتیں پڑھتے آپ حج کر کے

سافر رسول الله صلى الله عليه وسلم سفرا الا صلى ركعتين حتى يرجع وانه اقام بمكة زمن الفتح ثمان عشرة يصلي ركعتين ثم يقول يا اهل مكة قوموا فصلوا ركعتين اخريين فانا قوم سفر ثم غزا حنينا والطائف يصلي ركعتين ركعتين ثم رجع الى الجعرانة فاعتمر منها في ذي القعدة ثم غزوت مع ابي بكر واعتمرت مع عمر رض فصلى ركعتين ومع عثمان رض صدرا من امارته فصلى ركعتين ركعتين ثم ان عثمان رض بعد ذلك صلى اربعا بمنى۔

موقع پر اٹھارہ دن مکہ مکرمہ میں رہے تو دو دو رکعتیں پڑھتے پھر فرماتے اے اہل مکہ! کھڑے ہو کر پچھلی دو رکعتیں پڑھو ہم مسافر لوگ ہیں۔ پھر آپ غزوہ حنین اور طائف کی طرف تشریف لے گئے تو دو دو رکعتیں پڑھتے رہے پھر جعرانہ مقام کی طرف لوٹے تو وہاں سے ہی ذوالقعدہ میں عمرہ کیا (حضرت عمران ابن حصین فرماتے ہیں) پھر میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جہاد کیا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ عمرہ کیا تو دو دو رکعتیں پڑھیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور خلافت میں ان کے ہمراہ عمرہ کیا تو دو دو رکعتیں ادا کیں اس کے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ منیٰ میں چار چار رکعات پڑھنے لگے۔

۹۳۔ حدثنا نصر بن مرزوق قال ثنا الخصيب بن ناصح قال ثنا وهيب عن ابن جريج ح وحدثنا احمد بن عبد الرحمن بن وهب قال حدثني عمي قال حدثني عمرو بن الحارث واسامة بن زيد وابن جريج ان محمد بن المنكدر حدثهم عن انس بن مالك رض قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر بالمدينة اربعا وصلى العصر بذي الحليفة ركعتين۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر مدینہ طیبہ میں چار چار رکعتیں اور ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں ادا کیں۔

۹۴۔ حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا حبان قال ثنا وهيب قال ثنا ايوب عن ابي قلابة عن انس رض عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

ایک دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مروی ہے۔

۹۵۔ حدثنا علي بن شيبة قال ثنا ابو نعيم قال ثنا سفيان عن ابراهيم بن ميسرة عن انس بن مالك رض عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت ابراہیم بن میسرہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۶۔ حدثنا مبشر بن الحسن قال ثنا ابو عامر قال ثنا شعبة عن يحيى بن ابي اسحق

حضرت یحییٰ بن ابی اسحق فرماتے ہیں ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا العوالی سے فرمایا کہ ہم سرکار

قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعَ قُلْتُ كَمْ أَقَمْتُمْ قَالَ عَشْرًا۔

دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو واپسی تک دو دو رکعتیں پڑھتے رہے (راوی کہتے ہیں) میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ وہاں کتنا عرصہ ٹھہرے انھوں نے فرمایا "دس دن"۔

۹۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ سُؤَالَهُ لِأَنَسٍ رض۔

حضرت سفیان، حضرت یحییٰ بن ابی اسحٰق سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ اس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کا ذکر نہیں۔

۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رض رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رض رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُثْمَانَ رض رَكْعَتَيْنِ شَطْرَ إِمَارَتِهِ ثُمَّ أَتَمَّهَا بَعْدَ ذٰلِكَ۔

حضرت محمد بن عبد اللہ (ابن ابی سلیم) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں نے منیٰ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دو رکعتیں پڑھیں، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے ساتھ دو رکعتیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور خلافت میں ان کے ساتھ بھی دو دو رکعتیں نماز ادا کی۔

۹۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْعَوْفِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا وَلَيْسَ بَعْدَهَا شَيْءٌ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلٰثًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ هِيَ وِتْرُ النَّهَارِ وَلَا تَنْقُصُ فِي سَفَرٍ وَلَا حَضَرٍ وَصَلَّى الْعِشَاءَ أَرْبَعًا وَصَلَّى بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ قَالَ وَصَلَّى فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّى بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّى الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَيْسَ بَعْدَهَا شَيْءٌ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلٰثًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چار رکعات نماز ادا کی اور اس کے بعد کچھ نہیں (یعنی نماز ظہر پڑھی) مغرب کی نماز تین رکعتیں اور اس کے بعد دو رکعتیں ادا کیں اور آپ نے فرمایا یہ دن کے وتر ہیں۔ یہ سفر و حضر میں کم نہیں ہوتے۔ عشاء کی نماز چار رکعات اور اس کے بعد دو رکعات پڑھیں۔ فرماتے ہیں سفر میں ظہر کی نماز دو رکعتیں اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ عصر کی نماز دو رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد کچھ نہیں۔ مغرب کی تین رکعتیں اور اس کے بعد دو رکعتیں، عشاء کی دو رکعتیں اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ

حضرت عمران بن ابی حمید فرماتے ہیں، میں نے

قال ثنا شعبة قال ثنا عون بن أبي جحيفة
قال سمعت أبي يحدث أن النبي صلى الله
عليه وسلم صلى بهم بالبطحاء وبين يديه
عنزة الظهر ركعتين والعصر ركعتين تمر
بين يديه المرأة والحمار.

اپنے والد کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مقام بطحاء میں نماز پڑھائی۔ آپ کے سامنے نیزہ تھا ظہر و عصر کی نماز دو دو رکعتیں پڑھائیں۔ آپ کے سامنے سے عورت اور گدھا گزرتا تھا۔

۱۰۱۔ حدثنا محمد بن علي بن داود قال
ثنا محمد بن عمران ابن أبي ليلى قال حدثني
أبي قال حدثني ابن أبي ليلى عن عون بن أبي
جحيفة عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم
خرج مسافرا فلم يزل يصلي ركعتين ركعتين
حتى رجع.

حضرت عمران بن ابی جحیفہ اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر تشریف لے گئے تو آپ واپسی تک دو دو رکعتیں پڑھتے رہے۔

۱۰۲۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب
ح وحدثنا حسين بن نصر قال ثنا عبد الرحمن
بن زياد قالا ثنا شعبة عن أبي إسحاق عن حارثة
بن وهب قال صلى بنا رسول الله صلى الله
عليه وسلم بمنى ركعتين ونحن أكثر ما
كنا وآمنه.

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منیٰ میں دو دو رکعتیں پڑھائیں حالانکہ ہم اس وقت زیادہ پُرامن تھے۔

قال أبو جعفر فهؤلاء أصحاب رسول
الله صلى الله عليه وسلم يخبرون عن رسول
الله صلى الله عليه وسلم أنه كان في سفره
يقصر الصلاة حتى يرجع إلى أهله. ثم قد
روي عن أصحابه من بعده أنهم كانوا في
أسفارهم يفعلون ذلك.

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ صحابہ کرام آپ سے خبر دیتے ہیں کہ آپ سفر میں گھر لوٹنے تک نماز میں قصر کرتے تھے۔ پھر آپ کے بعد صحابہ کرام سے بھی مروی ہے کہ وہ اپنے سفروں میں اسی طرح کرتے تھے اس ضمن میں ہم نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں اس فصل میں روایت کیا ہے۔

۱۰۳۔ فمن ذلك ما قد ذكرناه في هذا
الفصل عن أبي بكر وعمر رض ومنه أيضا ما
حدثنا أبو بكرة قال ثنا روح قال ثنا شعبة
قال ثنا سليمان عن إبراهيم عن همام بن
الحارث أن عمر صلى بمكة ركعتين ثم قال
يا أهل مكة أتموا صلاتكم فإنا قوم سفر.

اور اسی سلسلے میں یہ بھی مروی ہے حضرت ہمام بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں دو رکعتیں پڑھائیں پھر فرمایا اے اہل مکہ! تم اپنی نماز مکمل کرو، ہم مسافر لوگ ہیں۔

۱۰۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحٰقَ وَرَوْحٌ وَوَهْبٌ قَالُوْا ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرٰهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ رض مِثْلَهُ۔

حضرت ابراہیم حضرت اسود سے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۵۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَمَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَسْلَمَ مَوْلٰى عُمَرَ رض اَنَّ عُمَرَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت اسلم (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے غلام) فرماتے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو ______ اس کے بعد انھوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا ہے۔

۱۰۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَصَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ رض مِثْلَهُ۔

حضرت سالم اپنے والد سے اور وہ حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَلِيٍّ رض إِلٰى صِفِّيْنَ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْجِسْرِ وَالْقَنْطَرَةِ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے ہمراہ صفین کی طرف نکلے تو انھوں نے جسر اور قنطرہ کے درمیان دو رکعتیں پڑھائیں۔

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ قَالَ خَرَجَ سَلْمَانُ رض فِي ثَلٰثَةَ عَشَرَ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ وَكَانَ سَلْمَانُ رض اَسَنَّهُمْ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالُوْا تَقَدَّمْ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ مَا اَنَا بِالَّذِيْ اَتَقَدَّمُ اَنْتُمُ الْعَرَبُ وَمِنْكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَتَقَدَّمْ بَعْضُكُمْ فَتَقَدَّمَ بَعْضُ الْقَوْمِ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ سَلْمَانُ مَا لَنَا وَلِلْمُرَبَّعَةِ إِنَّمَا يَكْفِيْنَا نِصْفُ الْمُرَبَّعَةِ۔

حضرت ابو لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک غزوہ میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ تیرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ نکلے۔ حضرت سلمان ان میں سے عمر رسیدہ تھے۔ نماز کا وقت ہوا تو نماز کے لیے اقامت کہی گئی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا اے ابو عبداللہ! (حضرت سلمان رضی اللہ عنہ) آپ آگے بڑھیں انھوں نے فرمایا۔ میں آگے نہیں پڑھتا تم عربی ہو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تم میں سے ہیں لہٰذا تم میں سے کوئی ایک آگے بڑھے چنانچہ ایک صحابی آگے بڑھے اور انھوں نے چار رکعات پڑھائیں۔ جب وہ نماز پڑھ چکے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمیں چار رکعات (پڑھنے کی) کیا ضرورت ہے۔ ہمارے لیے دو رکعتیں کفایت کرتی ہیں۔

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ

حضرت عبدالرحمٰن بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم ملک شام کی ایک بستی میں

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمِسْوَرِ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فِي قَرْيَةٍ مِنْ قُرَى الشَّامِ فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَنُصَلِّي نَحْنُ أَرْبَعًا فَنَسْأَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَيَقُولُ سَعْدٌ نَحْنُ أَعْلَمُ۔

۱۱۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ ثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ يَغُوثَ كَانُوا جَمِيعًا فِي سَفَرٍ فَكَانَ سَعْدٌ يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ وَيُفْطِرُ وَكَانَا يُتِمَّانِ الصَّلٰوةَ وَيَصُومَانِ فَقِيلَ لِسَعْدٍ إِنَّكَ تَقْصُرُ الصَّلٰوةَ وَتُفْطِرُ وَيُتِمَّانِ فَقَالَ سَعْدٌ نَحْنُ أَعْلَمُ۔

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَعُودُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ صَفْوَانَ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتْمَمْنَا لِأَنْفُسِنَا أَرْبَعًا۔

۱۱۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي وَرَاءَ الْإِمَامِ بِمِنًى أَرْبَعًا وَإِذَا صَلّٰى لِنَفْسِهِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أُصَلِّي صَلٰوةَ سَفَرٍ مَا لَمْ أُجْمِعْ إِقَامَةً وَإِنْ مَكَثْتُ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً۔

۱۱۴۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے تو آپ دو رکعتیں پڑھتے اور ہم چار رکعات ادا کرتے ہم ان سے اس بارے میں پوچھتے تو وہ فرماتے ہم زیادہ جانتے ہیں۔

حضرت زہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے انہیں حضرت عبد الرحمن بن مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے خبر دی کہ حضرت سعد بن ابی وقاص، مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن عبد یغوث رضی اللہ عنہم تمام ایک سفر میں تھے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نماز میں قصر کرتے اور روزہ چھوڑ دیتے اور دوسرے دونوں حضرات مکمل نماز پڑھتے اور روزہ رکھتے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نماز میں قصر کرتے اور روزہ چھوڑتے ہیں اور وہ دونوں مکمل کرتے ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم خوب جانتے ہیں۔

حضرت صفوان بن عبد اللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر حضرت عبد اللہ بن صفوان (رضی اللہ عنہم) کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو انہوں نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں۔

حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما منیٰ میں امام کے پیچھے چار رکعات پڑھتے اور جب تنہا پڑھتے تو دو رکعتیں ادا کرتے۔

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں جب تک اقامت کی نیت نہ کر لوں، نماز سفر ادا کرتا ہوں اگرچہ بارہ راتیں رہوں۔

حضرت ابو نجیح فرماتے ہیں میں حضرت سالم کے

أَبِي نَجِيحٍ قَالَ أَتَيْتُ سَالِمًا أَسْأَلُهُ وَهُوَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ كَيْفَ كَانَ أَبُوكَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ إِذَا صَدَرَ الظُّهْرَ وَقَالَ نَحْنُ مَاكِثُونَ أَتَمَّ الصَّلَاةَ وَإِذَا قَالَ الْيَوْمَ وَغَدًا قَصَرَ وَإِنْ مَكَثَ عِشْرِينَ لَيْلَةً۔

١١٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْخَزَّازُ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَكَانَ يُصَلِّي الْفَرِيضَةَ رَكْعَتَيْنِ۔

١١٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ إِلَى بِثْقِ سِيرِينَ فَكُنَّا فِي السَّفِينَةِ عَلَى بِسَاطٍ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ۔

١١٧۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا الْأَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيَّ بِالْأَهْوَازِ صَلَّى الْعَصْرَ قُلْتُ كَمْ صَلَّى قَالَ رَكْعَتَيْنِ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَقْصُرُونَ فِي السَّفَرِ وَيُنْكِرُونَ عَلَى مَنْ أَتَمَّ أَلَا تَرَى أَنَّ سَعْدًا لَمَّا قِيلَ لَهُ إِنَّ الْمِسْوَرَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ يَغُوثَ يُتِمَّانِ قَالَ نَحْنُ أَعْلَمُ وَلَمْ يُعَنِّفْهُمَا فِي إِتْمَامِهِمَا وَأَنَّ الرَّجُلَ الَّذِي قَدَّمَهُ سَلْمَانُ وَمَعَهُ ثَلَاثَةَ عَشَرَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى أَرْبَعًا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ مَا لَنَا وَلِلْمُرَبَّعَةِ إِنَّمَا يَكْفِينَا نِصْفُ الْمُرَبَّعَةِ وَلَمْ

پاس پوچھنے آیا تو وہ مسجد کے دروازے کے پاس تھے۔ میں نے پوچھا آپ کے والد کیا طریقہ اختیار کرتے تھے۔ انھوں نے فرمایا جب ظہر شروع ہوتی اور وہ فرماتے ہم ٹھہرنے والے ہیں تو مکمل نماز پڑھتے اور جب فرماتے آج اور کل (ٹھہریں گے) تو قصر کرتے اگرچہ بیس راتیں رہتے۔

حضرت ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں میں مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ تک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ہم سفر رہا تو آپ فرض نماز دو دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ہمراہ (مقام) ابن سیرین کے ایک کنارے کی طرف نکلے تو انھوں نے کشتی میں کپڑا بچھاکر ہمیں نماز پڑھائی ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں پھر اس کے بعد عصر کی دو رکعتیں ادا کیں۔

حضرت شعبہ سے مروی ہے حضرت ازرق بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو برزہ اسلمی کو مقام اہواز میں عصر کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ (حضرت شعبہ فرماتے ہیں) میں نے پوچھا کتنی رکعتیں پڑھیں انھوں نے فرمایا "دو رکعتیں"۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جو سفر میں قصر کرتے اور پوری نماز پڑھنے والوں کی مخالفت کرتے تھے۔ کیا تم نہیں دیکھتے جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ حضرت مسور اور عبدالرحمن بن عبد یغوث رضی اللہ عنہما پوری نماز پڑھتے ہیں تو انھوں نے فرمایا ہم زیادہ جانتے ہیں اور نماز مکمل کرنے کے سلسلے میں ان کو سرزنش نہیں کہتے تھے اور وہ شخص جن کو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے آگے کیا اور آپ کے ساتھ تیرہ صحابہ کرام تھے اس نے چار رکعات پڑھائیں تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمیں چار رکعات پڑھنے کی کیا ضرورت ہے ہمیں دو رکعتیں کافی ہیں اور سوال موجود

يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مَنْ كَانَ بِحَضْرَتِهِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَذَاهِبَهُمْ لَمْ تَكُنْ إِبَاحَةَ الْإِتْمَامِ فِي السَّفَرِ

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ أَتَمَّ ذٰلِكَ الرَّجُلُ الَّذِي قَدَّمَهُ سَلْمَانُ رض وَالْمِسْوَرُ وَهُمَا صَحَابِيَّانِ فَقَدْ ضَادَّ ذٰلِكَ مَا رَوَاهُ سَلْمَانُ وَمَنْ تَابَعَهُ عَلَى تَرْكِ الْإِتْمَامِ فِي السَّفَرِ.

قِيلَ لَهُ مَا فِي هٰذَا دَلِيلٌ عَلَى مَا ذَكَرْتُمْ لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ الْمِسْوَرُ رض وَذٰلِكَ الرَّجُلُ الَّذِي أَتَمَّا لِأَنَّهُمَا لَمْ يَكُونَا يَرَيَانِ فِي ذٰلِكَ السَّفَرِ قَصْرًا لِأَنَّ مَذْهَبَهُمَا أَنْ لَا تُقْصَرَ الصَّلٰوةُ إِلَّا فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ أَوْ غَزَاةٍ فَإِنَّهُ قَدْ ذَهَبَ إِلَى ذٰلِكَ أَيْضًا غَيْرُهُمَا فَلَمَّا احْتَمَلَ مَا رُوِيَ عَنْهُمَا مَا ذَكَرْنَا وَقَدْ ثَبَتَ التَّقْصِيرُ عَنْ أَكْثَرِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُجْعَلْ ذٰلِكَ مُضَادًّا لِمَا قَدْ رُوِيَ عَنْهُمْ إِذْ كَانَ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ عَلَى خِلَافِ ذٰلِكَ وَهٰذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رض فَقَدْ صَلَّى بِمِنًى أَرْبَعًا فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ رض وَمَنْ أَنْكَرَ مَعَهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَانَ عُثْمَانُ إِنَّمَا فَعَلَهُ لِمَعْنًى رَأَى بِهِ إِتْمَامَ الصَّلٰوةِ مِمَّا سَنَصِفُهُ فِي مَوْضِعِهِ مِنْ هٰذَا الْبَابِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى فَلَمَّا كَانَ الَّذِي ثَبَتَ لَنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ أَصْحَابِهِ هُوَ تَقْصِيرُ الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ لَا إِتْمَامُهَا لَمْ يَجُزْ لَنَا أَنْ نُخَالِفَ ذٰلِكَ إِلَى غَيْرِهِ

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَهَلْ رُوِيتُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا

حضرات نے اس بات کی مخالفت دکی تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان سب کے مذہب میں سفر میں پوری نماز پڑھنا جائز نہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ جس شخص کو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے آگے کیا وہ اور حضرت مسور رضی اللہ عنہ دونوں صحابی تھے (اور یہ بات ان دونوں کا عمل) حضرت سلمان اور ان کے ساتھیوں کی اس روایت کے خلاف ہے کہ سفر میں نماز مکمل دکی جائے۔

اس شخص کو جواب کہا جائے گا اس میں تمہاری مذکورہ بات پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے حضرت مسور اور وہ دوسرے صحابی رضی اللہ عنہما نے نماز کو اس لیے مکمل کیا ہو کہ وہ اس سفر میں قصر کو جائز نہ سمجھتے ہوں کیونکہ ان کا مذہب یہ ہے کہ حج، عمرہ اور جہاد کے علاوہ قصر نہ کی جائے۔ کیونکہ ان کے علاوہ بھی کچھ حضرات کا یہ موقف ہے تو جب ان کے بارے میں مروی بات کا احتمال پایا گیا اور اکثر صحابہ کرام سے قصر ثابت ہے تو اسے صحابہ کرام سے مروی روایات کے متضاد قرار نہیں دیا جائے گا کیونکہ ہو سکتا ہے اس کی کوئی اور وجہ ہو۔ اور یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ انہوں نے منیٰ میں چار رکعات ادا کیں، حضرت عبد اللہ بن مسعود اور ان کے ساتھ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کی مخالفت کی۔ اگرچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسا اس بنیاد پر کیا کہ آپ اس مکمل نماز پڑھنے کے قائل تھے۔ ہم ان شاء اللہ اس بات کو اس باب میں بیان کریں گے۔ تو جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے ہمارے لیے نماز سفر میں قصر ثابت ہو گئی اور پورا پڑھنا ثابت نہ ہوا تو ہمارے لیے جائز نہیں کہ ہم اس کی مخالفت کر کے دوسری راہ اختیار کریں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ کیا تم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی بات روایت کی ہے جو اس بات پر دلالت کرے کہ سفر

يدلكم على أن فرائض الصلوة ركعتان في السفر فيكون ذلك قاطعا لما ذهب إليه مخالفكم قلنا نعم.

میں فرض نماز دو رکعتیں ہے تاکہ یہ تمہارے مخالفت کی بات کو قطع کر دے ہم کہتے ہیں "ہاں"

۱۱۸۔ حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا أسد قال ثنا عبد العزيز بن معاوية قال ثنا يحيى بن حماد ح وحدثنا ابن مرزوق قال ثنا أبو إسحق الضرير قالا ثنا أبو عوانة عن بكير بن الأخنس عن مجاهد عن عبد الله بن عباس رض أنه قال قد فرض الله الصلوة على لسان نبيكم في الحضر أربعا وفي السفر ركعتين.

حضرت مجاہد، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے حالت اقامت میں چار اور سفر میں دو رکعتیں نماز فرض کی ہے۔

۱۱۹۔ حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو عامر وروح قالا ثنا الثوري عن زبيد اليامي ح وحدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو المطرف بن أبي الوزير قال ثنا محمد بن طلحة بن مصرف عن زبيد اليامي عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن عمر رض قال صلوة الأضحى ركعتان والفطر ركعتان والجمعة ركعتان وصلوة السفر ركعتان تمام ليس بقصر على لسان نبيكم صلى الله عليه وسلم.

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا: عیدالاضحیٰ کی نماز دو رکعتیں ہیں، عیدالفطر کی نماز دو رکعتیں ہیں، نماز جمعہ دو رکعتیں ہیں اور سفر کی نماز دو رکعتیں ہیں اور یہ مکمل نماز ہے اس میں کمی نہیں۔ یہ تمہارے نبی کی زبان سے بیان ہوا۔

۱۲۰۔ وحدثنا يزيد بن سنان قال ثنا أبو عامر ومسلم بن إبراهيم قالا ثنا محمد بن طلحة عن زبيد عن عبد الرحمن ابن أبي ليلى قال خطبنا عمر رض فذكر مثله.

حضرت محمد بن طلحہ، حضرت زبید سے وہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۱۔ وحدثنا يزيد بن سنان وإبراهيم بن مرزوق قالا ثنا أبو عامر قال ثنا سفيان عن زبيد عن عبد الرحمن ابن أبي ليلى قال قال عمر رض فذكر مثله.

حضرت سفیان، حضرت زبید سے وہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ــــــ پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۲۔ وحدثنا ابن مرزوق قال ثنا أبو إسحق

حضرت ابو اسحٰق، حضرت محمد بن طلحہ سے اسی

الضَّرِيرُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

وہ حضرت زبید سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ ثَنَا زُبَيْدٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الثِّقَةِ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت یحییٰ، حضرت سفیان سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت زبید نے بیان کیا انھوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انھوں نے ایک ثقہ راوی سے اور انھوں نے حضرت عمر

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ زُبَيْدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ عَنِ الثِّقَةِ۔

حضرت شریک حضرت زبید سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا البتہ انھوں نے "عن الثقۃ" (ایک ثقہ راوی سے) کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

۱۲۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُوسَى ابْنِ سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض فَقُلْتُ إِنِّي أُقِيمُ بِمَكَّةَ فَكَمْ أُصَلِّي قَالَ رَكْعَتَيْنِ سُنَّةَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت قتادہ، حضرت موسیٰ بن سلمہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھتے ہوئے کہا کہ میں مکہ مکرمہ میں مقیم ہوں کتنی رکعات پڑھوں؟ انھوں نے فرمایا دو رکعتیں پڑھو۔ یہ حضرت ابوالقاسم (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کی سنت ہے۔

۱۲۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا الْقَاسِمُ ابْنُ جَمِيلٍ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ رض قَالَا سَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَهِيَ تَمَامٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں سفر میں دو رکعتیں پڑھنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے اور یہ پوری نماز ہے۔

۱۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَابِرٍ رض فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت شعبہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ أَنَّهُ سَأَلَ عُمَرَ رض عَنِ الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ أَخْشَى أَنْ تَكْذِبَ عَلَيَّ رَكْعَتَانِ مَنْ خَالَفَ السُّنَّةَ كَفَرَ۔

حضرت صفوان بن محرز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سفری نماز کے بارے میں پوچھا۔ انھوں نے فرمایا مجھے ڈر ہے کہ تم دو رکعتوں کے بارے میں مجھے جھٹلاؤ لیکن جس نے سنت کی مخالفت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی ناشکری کی۔

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ مُوَرِّقٍ قَالَ سَأَلَ صَفْوَانُ بْنُ مُحْرِزٍ عُمَرَ رض فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت مورق فرماتے ہیں حضرت صفوان بن محرز نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا ——— پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ طَاوُسًا عَنِ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ وَمَا يَمْنَعُكَ فَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَا أُحَدِّثُكَ أَنَا سَأَلْتُ طَاوُسًا عَنْ هٰذَا فَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ فُرِضَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ فَكَمَا يُتَطَوَّعُ هٰهُنَا قَبْلَهَا وَمِنْ بَعْدِهَا فَكَذٰلِكَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ قَبْلَهَا وَبَعْدَهَا۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت طاؤس سے سفر میں نفل نماز کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا تمہیں کس چیز نے روکا ہے؟ حضرت حسن بن مسلم نے فرمایا میں تم سے بیان کرتا ہوں۔ میں نے حضرت طاؤس سے اس بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر حالتِ اقامت میں چار اور حضر میں دو رکعتیں فرض کی گئی تھیں تو جس طرح یہاں (فرض نماز سے) پہلے اور بعد نفل پڑھے جاتے ہیں اسی طرح سفر میں بھی (فرض نماز سے) پہلے اور بعد نفل پڑھے جائیں۔

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ أَوَّلَ مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَيْنِ فَأُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَزِيدَ فِي صَلٰوةِ الْحَضَرِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں شروع شروع میں نماز دو دو رکعتیں فرض کی گئی پھر نماز سفر کو اسی طرح برقرار رکھا گیا اور حالتِ اقامت کی نماز میں اضافہ کیا گیا۔

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت قعنبی فرماتے ہیں ہم سے حضرت مالک نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ هَلُمَّ فَكُلْ فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ ادْنُ حَتّٰى أُخْبِرَكَ عَنِ الصَّوْمِ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ شَطْرَ الصَّلٰوةِ عَنِ الْمُسَافِرِ وَالصَّوْمَ عَنِ الْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ۔

حضرت ابو قلابہ، بنو عامر کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوا تو آپ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا آؤ تم بھی کھاؤ، اس نے عرض کیا میں روزہ دار ہوں، آپ نے فرمایا قریب ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں روزے کے بارے میں بتاؤں بے شک اللہ تعالیٰ نے مسافر سے نماز کا نصف اور حاملہ عورت نیز دودھ پلانے والی سے روزہ اٹھا لیا ہے۔ [1]

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابو العلاء، اپنی قوم کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوا ــــــ پھر انھوں نے اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

---

[1] مطلب یہ ہے کہ حاملہ اور دودھ پلانے والی نیز مسافر کو روزہ کی ادائیگی میں رخصت دے دی البتہ قضا واجب ہے لیکن مسافر کے لیے نماز میں قصر ہی ہوگی۔ بعد میں مزید دو رکعتیں نہیں پڑھے گا۔ (ہزاروی)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ فَإِذَا هُوَ يَتَغَدّٰى فَقَالَ هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ نِصْفَ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمَ۔

حضرت ابو قلابہ، ایک شخص سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں کسی کام سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صبح کا کھانا تناول فرما رہے تھے۔ فرمایا آؤ کھانا کھاؤ میں نے عرض کیا میں روزہ دار ہوں۔ آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے مسافر سے نصف نماز اور روزہ اُٹھا لیا ہے۔

۱۳۶۔ حَدَّثَنَا نَصْرٌ قَالَ ثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ شَيْخٍ مِنْ قُشَيْرٍ عَنْ عَمِّهِ ثُمَّ لَقِيْنَاهُ يَوْمًا فَقَالَ لَهُ أَبُوْ قِلَابَةَ حَدِّثْهُ يَعْنِي أَيُّوْبَ فَقَالَ الشَّيْخُ حَدَّثَنِي عَمِّي أَنَّهُ ذَهَبَ فِي إِبِلٍ لَهُ فَانْتَهٰى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ وَعَنِ الْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ۔

حضرت ایوب فرماتے ہیں مجھ سے ابو قلابہ نے بیان کیا انھوں نے بنو قشیر کے ایک بزرگ سے اور انھوں نے اپنے چچا سے روایت کیا پھر ایک دن ہم ان (بزرگ) سے ملے تو حضرت ابو قلابہ نے ان سے کہا ان (حضرت ایوب) سے بیان کیجئے تو شیخ نے فرمایا مجھ سے میرے چچا نے بیان کیا کہ وہ اپنے اونٹوں کے سلسلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ـــــ پھر انھوں نے اسی کی مثل ذکر کیا اور اس میں حاملہ اور دودھ پلانے والی کا اضافہ کیا۔

۱۳۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرٌ قَالَ ثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَغَارَتْ عَلَيْنَا خَيْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت انس بن مالک (یعنی ابو امامہ کعبی) رضی اللہ عنہ جو عبد اللہ بن کعب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر ہم پر حملہ آور ہوا ـــــ اس کے بعد انھوں نے اسی کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ هَانِئِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَلْحَرِيْشٍ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ فَأَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ هَلُمَّ فَاطْعَمْ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ هَلُمَّ أُحَدِّثْكَ عَنِ الصِّيَامِ إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ

حضرت ہانی بن عبد اللہ بن شخیر، بلحریش (بنو حریش) کے ایک شخص سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں ہم سفر میں تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کھانا تناول فرما رہے تھے آپ نے فرمایا آؤ کھانا کھاؤ۔ میں نے عرض کیا میں روزے سے ہوں آپ نے فرمایا آؤ میں تمہیں روزے کے بارے میں بتاؤں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مسافر سے روزہ اور نماز کا نصف

الصیام وشطر الصلوٰۃ۔

١٣٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا أَبُوْ قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ أُمَيَّةَ أَوْ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِيْ أُمَيَّةَ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَالَ أَلَا تَنْتَظِرُ الْغَدَاءَ يَا أَبَا أُمَيَّةَ فَقُلْتُ إِنِّيْ صَائِمٌ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

فَهٰذِهِ الْآثَارُ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدُلُّ عَلٰى أَنَّ فَرْضَ الْمُسَافِرِ رَكْعَتَانِ وَأَنَّهٗ فِيْ رَكْعَتَيْهِ كَالْمُقِيْمِ فِيْ أَرْبَعَتِهٖ فَكَمَا لَيْسَ لِلْمُقِيْمِ أَنْ يَزِيْدَ فِيْ صَلَاتِهٖ عَلٰى أَرْبَعَتِهٖ شَيْئًا فَكَذٰلِكَ لَيْسَ لِلْمُسَافِرِ أَنْ يَزِيْدَ فِيْ صَلَاتِهٖ عَلٰى رَكْعَتَيْهِ شَيْئًا وَكَانَ النَّظَرُ عِنْدَنَا فِيْ ذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا الْفُرُوْضَ الْمُجْتَمَعَ عَلَيْهَا لَا بُدَّ لِمَنْ هِيَ عَلَيْهِ مِنْ أَنْ يَأْتِيَ بِهَا وَلَا يَكُوْنُ لَهٗ خِيَارٌ فِيْ أَنْ لَا يَأْتِيَ بِمَا عَلَيْهِ مِنْهَا وَكَانَ مَا أُجْمِعَ عَلَيْهِ أَنَّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَأْتِيَ بِهٖ إِنْ شَاءَ وَإِنْ شَاءَ لَمْ يَأْتِ بِهٖ فَهُوَ التَّطَوُّعُ إِنْ شَاءَ فَعَلَهٗ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهٗ فَهٰذِهٖ هِيَ صِفَةُ التَّطَوُّعِ وَمَا لَا بُدَّ مِنَ الْإِتْيَانِ بِهٖ فَهُوَ الْفَرْضُ وَكَانَتِ الرَّكْعَتَانِ لَا بُدَّ مِنَ الْمَجِيْءِ بِهِمَا وَمَا بَعْدَهُمَا فَفِيْهِ اخْتِلَافٌ فَقَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يَأْتِيَ بِهٖ وَقَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ لِلْمُسَافِرِ أَنْ يَجِيْءَ بِهٖ إِنْ شَاءَ وَلَهٗ أَنْ لَا يَجِيْءَ بِهٖ فَالرَّكْعَتَانِ مَوْصُوْفَتَانِ بِصِفَةِ الْفَرْضِ فَهُمَا فَرِيْضَةٌ وَمَا بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ مَوْصُوْفٌ بِصِفَةِ التَّطَوُّعِ فَهُوَ تَطَوُّعٌ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْمُسَافِرَ فَرْضُهٗ

اُٹھایا ہے۔

حضرت ابوقلابہ فرماتے ہیں مجھ سے ابوامیہ نے یا (فرمایا) ایک شخص نے ابوامیہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا۔ انھوں نے فرمایا میں ایک سفر سے بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا اے ابوامیہ تم کھانے کے منتظر ہو میں نے عرض کیا میں روزے سے ہوں پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

تمام روایات جنہیں ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ مسافر کی فرض نماز دو رکعتیں ہیں اور وہ اپنی ان دو رکعتوں کے ساتھ مقیم کے چار رکعتوں کے ساتھ ہونے کی طرح ہے تو جس طرح مقیم کے لیے چار رکعات پر اضافہ جائز نہیں اسی طرح مسافر بھی دو رکعتوں پر اضافہ نہیں کر سکتا۔

اس سلسلے میں ہمارے نزدیک قیاس یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں فرض نماز کو مکمل طور پر پڑھنا متفق علیہ ہے اور اسے اس میں سے کچھ چھوڑنے کا اختیار حاصل نہیں اور یہ بات بھی متفق علیہ ہے کہ جس عمل کے کرنے یا نہ کرنے کا اختیار ہو وہ نفل ہے چاہے تو عمل کرے اور چاہے تو چھوڑ دے۔ یہ نفل عمل کی تعریف ہے۔ اور جس عمل کا کرنا لازمی ہو وہ فرض ہے۔ (اور یہاں) دو رکعتوں کا ادا کرنا ضروری ہے جبکہ بعد والی دو رکعتوں میں اختلاف ہے ایک گروہ کہتا ہے کہ انھیں ادا نہیں کرنا چاہیے اور دوسرا گروہ کہتا ہے کہ مسافر کو یہ دو رکعتیں بھی پڑھنی چاہییں اور اگر چاہے تو نہ پڑھے پس دو رکعتوں پر فرض کی تعریف صادق آتی ہے لہٰذا وہ فرض ہیں اور بعد والی رکعتیں نفل کے وصف سے موصوف ہیں۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ مسافر پر دو ہی رکعتیں فرض ہیں جبکہ مقیم پر چار رکعتیں فرض ہیں تو جس طرح مقیم سلام پھیرے بغیر چار رکعتوں کے بعد کچھ نہیں پڑھ سکتا اسی طرح مسافر بھی سلام سے پہلے دو رکعتوں کے بعد کچھ نہیں پڑھ سکتا۔ اس باب ہمارے نزدیک قیاس یہی ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ

رَكْعَتَانِ وَكَانَ الْفَرْضُ عَلَى الْمُقِيمِ أَرْبَعًا فِيمَا يَكُونُ فَرْضُهُ عَلَى الْمُسَافِرِ رَكْعَتَيْنِ فَكَمَا لَا يَنْبَغِي لِلْمُقِيمِ أَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَ الْأَرْبَعِ شَيْئًا مِنْ تَسْلِيمٍ فَكَذَلِكَ لَا يَنْبَغِي لِلْمُسَافِرِ أَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ شَيْئًا بِغَيْرِ تَسْلِيمٍ فَهَذَا هُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا فِي هَذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى۔ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُتِمُّونَ۔

امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

۱۴۰۔ وَذَكَرَ فِي ذَلِكَ مَا قَدْ فَعَلَهُ عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ وَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أُكْمِلَتْ أَرْبَعًا وَأُثْبِتَتْ لِلْمُسَافِرِ قَالَ صَالِحٌ فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ عُرْوَةُ حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا كَانَتْ تُصَلِّي فِي السَّفَرِ أَرْبَعًا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے پوری نماز (چار رکعات) پڑھنا بھی مروی ہے اور وہ اس سلسلے میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا منٰی میں عمل اور دیگر روایات کا ذکر کرے۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں شروع میں نماز دو دو رکعتیں فرض ہوئی پھر چار رکعات مکمل کی گئیں اور مسافر کے لیے ان دو دو کو ہی باقی رکھا گیا۔ حضرت صالح فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا حضرت عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے بیان کیا کہ وہ سفر میں چار رکعات پڑھتی تھیں۔

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ حُذَيْفَةَ مِنَ الْكُوفَةِ إِلَى الْمَدَائِنِ أَوْ مِنَ الْمَدَائِنِ إِلَى الْكُوفَةِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ آذَنُ لَكَ عَلَى أَنْ لَا تُفْطِرَ وَلَا تَقْصُرَ قَالَ قُلْتُ وَأَنَا أَكْفُلُ لَكَ أَنْ لَا أَقْصُرَ وَلَا أُفْطِرَ۔

حضرت ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رمضان المبارک میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کوفہ سے مدائن یا مدائن سے کوفہ کی طرف جانے کی اجازت مانگی تو انہوں نے فرمایا میں تمہیں اس شرط پر اجازت دیتا ہوں کہ روزہ چھوڑنا اور نہ ہی (نماز میں) قصر کرنا فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کہ میں آپ کو ضمانت دیتا ہوں کہ قصر کروں گا اور نہ ہی روزہ چھوڑوں گا۔

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَأَدْرَكْتُ

حضرت ابن عون فرماتے ہیں میں مدینہ طیبہ گیا تو عشاء کی ایک رکعت جماعت کے ساتھ پائی۔ میں نے اپنی رائے سے کہ

رَكْعَةً مِنَ الْعِشَاءِ فَصَنَعْتُ شَيْئًا فَأَتَيْتُ فَسَأَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ فَقَالَ أَكُنْتَ تَرَى أَنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُكَ لَوْ صَلَّيْتَ أَرْبَعًا كَانَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةُ رض تُصَلِّيْ أَرْبَعًا وَتَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ يُصَلُّوْنَ أَرْبَعًا۔

۱۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَيُّ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُتِمُّ الصَّلٰوةَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَائِشَةَ رض وَسَعْدَ بْنَ أَبِيْ وَقَّاصٍ۔

فَهٰذَا عَطَاءٌ قَدْ حَكٰى ذٰلِكَ عَنْ سَعْدٍ وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ خِلَافَ ذٰلِكَ فِيْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ وَحَبِيْبِ ابْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ۔

۱۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حِبَّانَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ إِنِّيْ مِنْ بَعْثِ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَكَيْفَ أُصَلِّيْ قَالَ إِنْ صَلَّيْتَ أَرْبَعًا فَأَنْتَ فِيْ مِصْرٍ وَإِنْ صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ فَأَنْتَ مُسَافِرٌ۔

فَهٰذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَحُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَعَائِشَةُ رض وَابْنُ عُمَرَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُمْ فِيْ إِتْمَامِ الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ مَا قَدْ ذَكَرْنَا وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِيْ مَذْهَبِهِ الَّذِيْ ذَهَبَ إِلَيْهِ مَعْنًى سَنُبَيِّنُهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَنَذْكُرُ مَعَ ذٰلِكَ مَا يَجِبُ بِهِ بِقَوْلِهِ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ وَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ أَيْضًا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ فَأَمَّا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رض فَالَّذِيْ ذَكَرْنَا عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ هُوَ إِتْمَامُهُ الصَّلٰوةَ بِمِنًى فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ أَنْكَرَ التَّقْصِيْرَ فِي السَّفَرِ وَكَيْفَ يُنْكِرُهُ وَذٰلِكَ

عمل کیا پھر میں نے حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا کیا تمہارا خیال ہے کہ چار رکعات پڑھنے پر اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب دے گا۔ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا چار رکعات ادا کرتیں اور فرماتی تھیں کہ مسلمان چار رکعات پڑھتے ہیں۔

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں میں نے حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے پوچھا کون کون سے صحابہ کرام سفر میں پوری نماز پڑھتے تھے انھوں نے فرمایا میں حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما کے علاوہ کسی کو نہیں جانتا۔

تو یہ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ ہیں جو حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حالانکہ ہم ان سے حضرت زہری اور حبیب بن ابی ثابت کی روایت میں اس کے خلاف روایت کر چکے ہیں۔

حضرت حبان بارقی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا میں اہل عراق کے لشکر سے ہوں میں کیسے نماز پڑھوں؟ انھوں نے فرمایا اگر چار رکعات پڑھو تو تم شہر میں ہو اور اگر دو رکعتیں پڑھو تو تم مسافر ہو۔

تو یہ حضرت عثمان بن عفان، حذیفہ بن یمان، عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم ہیں جن سے سفر میں پوری نماز پڑھنا مروی ہے جو ہم نے ذکر کیا اور ان میں سے ہر ایک کے لیے اپنے مذہب میں جس کی طرف وہ گئے ہیں ایک وجہ ہے جسے ہم عنقریب اسی باب میں بیان کریں گے اور اس کے ساتھ ساتھ ہم وہ بات بھی بیان کریں گے جو قیاس کے طریقے پر ان کے قول سے لازم آتی ہے اور جو کچھ ان پر واجب ہے۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ)۔

رہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مسئلہ تو جو کچھ ہم نے ان سے منیٰ میں مکمل نماز پڑھنے کا ذکر کیا ہے تو وہ اس لیے نہیں تھا کہ وہ سفر میں قصر کے مخالف تھے اور ان کے بارے میں یہ بات کیسے متصور ہو سکتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "جب تم زمین

عَلَيْهِ وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالَى وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ الْآيَةَ. فَأَبَاحَ اللهُ لَهُمُ التَّقْصِيرَ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ إِذَا خَافُوا أَنْ يَفْتِنَهُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثُمَّ أَخْبَرَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ذٰلِكَ وَاجِبٌ لَهُمْ وَإِنْ أَمِنُوا فِي حَدِيثِ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ الَّذِي رَوَيْنَاهُ عَنْهُ عَنْ عُمَرَ رض فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَهُمْ أَكْثَرُ مَا كَانُوا وَآمَنُهُ وَعُثْمَانُ مَعَهُ فَلَمْ يَكُنْ إِتْمَامُهُ الصَّلٰوةَ بِمِنًى لِأَنَّهُ أَنْكَرَ التَّقْصِيرَ فِي السَّفَرِ وَلٰكِنْ لِمَعْنًى قَدِ اخْتُلِفَ فِيهِ۔

۱۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ إِنَّمَا صَلَّى عُثْمَانُ بِمِنًى أَرْبَعًا لِأَنَّهُ أَزْمَعَ عَلَى الْمُقَامِ بَعْدَ الْحَجِّ۔

فَأَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ إِتْمَامَ عُثْمَانَ رض إِنَّمَا كَانَ لِأَنَّهُ نَوَى الْإِقَامَةَ فَصَارَ إِتْمَامُهُ ذٰلِكَ وَهُوَ مُقِيمٌ قَدْ خَرَجَ مِمَّا كَانَ فِيهِ مِنْ حُكْمِ السَّفَرِ وَدَخَلَ فِي حُكْمِ الْإِقَامَةِ فَلَيْسَ فِي فِعْلِهِ ذٰلِكَ دَلِيلٌ عِنْدَنَا عَلَى مَذْهَبِهِ كَيْفَ كَانَ فِي الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ هَلْ هُوَ الْإِتْمَامُ أَوِ التَّقْصِيرُ۔ وَقَدْ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَيْضًا غَيْرَ ذٰلِكَ۔

۱۴۶۔ فَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ أَنَا أَيُّوبُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ إِنَّمَا صَلَّى عُثْمَانُ رض بِمِنًى أَرْبَعًا لِأَنَّ الْأَعْرَابَ كَانُوا أَكْثَرَ فِي ذٰلِكَ الْعَامِ فَأَحَبَّ أَنْ يُخْبِرَهُمْ أَنَّ الصَّلٰوةَ أَرْبَعٌ۔

فَهٰذَا يُخْبِرُ أَنَّهُ فَعَلَ مَا فَعَلَ

پر چلو تو تم پر کوئی حرج نہیں کہ نماز میں قصر کرو" تو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے نماز میں قصر کرنا جائز قرار دیا جب انھیں اس بات کا اندیشہ ہو کہ کفار ان کو فتنہ میں ڈالیں گے۔ پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بتایا کہ یہ (قصر) ان پر واجب ہے، اگرچہ وہ پُرامن ہوں، یہ حضرت یعلیٰ بن منیہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے جسے ہم نے اس باب کے شروع میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں دو دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ حالانکہ اس وقت صحابہ کرام پہلے سے زیادہ پُرامن تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ہمراہ تھے تو آپ نے منیٰ میں نماز کو اس لیے مکمل نہیں کیا کہ آپ سفر میں قصر کا انکار فرماتے تھے بلکہ اس کے سبب میں اختلاف کیا گیا ہے۔

حضرت زہری فرماتے ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعات پڑھائیں کیونکہ آپ حج کے بعد وہاں ٹھہر گئے تھے۔

تو حضرت زہری نے ہمیں اس حدیث میں بتایا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا مکمل نماز پڑھنا اس لیے تھا کہ انھوں نے اقامت کی نیت کر لی تھی تو آپ نے مقیم ہونے کی وجہ سے مکمل نماز پڑھی اور آپ مسافر کے حکم سے نکل کر مقیم کے حکم میں داخل ہو گئے تو اس حدیث میں ان کے مذہب پر کوئی دلیل نہیں کہ وہ نماز سفر کے سلسلے میں کیا تھا۔ نماز کو مکمل کرنا یا قصر کرنا۔ حضرت زہری نے اس کے علاوہ بھی روایت کیا ہے۔

حضرت ایوب، حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعات اس لیے پڑھیں کہ اس سال دیہاتی کافی تعداد میں تھے تو آپ نے ان کو بتانا چاہا کہ نماز چار رکعات ہے۔

تو یہ روایت اس بات کی خبر دیتی ہے کہ آپ نے یہ عمل اس

لِيَعْلَمَ الْأَعْرَابُ بِهٖ أَنَّ الصَّلٰوةَ أَرْبَعٌ فَقَدْ
يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يُرِيَهُمْ ذٰلِكَ
نَوَى الْإِقَامَةَ فَصَارَ مُقِيْمًا فَرْضُهٗ أَرْبَعٌ فَصَلّٰى
بِهِمْ أَرْبَعًا وَهُوَ مُقِيْمٌ بِالسَّبَبِ الَّذِيْ حَكَاهُ
مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا
وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ فَعَلَ ذٰلِكَ وَهُوَ مُسَافِرٌ
لِتِلْكَ الْعِلَّةِ **وَالتَّأْوِيْلُ** الْأَوَّلُ أَشْبَهُ
عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ لِأَنَّ الْأَعْرَابَ كَانُوْا بِالصَّلٰوةِ
وَأَحْكَامِهَا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَجْهَلَ مِنْهُمْ بِهَا وَبِحُكْمِهَا فِيْ زَمَنِ
عُثْمَانَ رض وَهُمْ بِأَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ حِيْنَئِذٍ أَحْدَثُ
عَهْدًا فَهُمْ كَانُوْا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْعِلْمِ بِفَرَائِضِ الصَّلٰوةِ أَحْوَجَ
مِنْهُمْ إِلٰى ذٰلِكَ فِيْ زَمَنِ عُثْمَانَ رض فَلَمَّا كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُتِمَّ الصَّلٰوةَ
لِتِلْكَ الْعِلَّةِ وَلٰكِنْ قَصَرَهَا لِيُصَلُّوْا مَعَهٗ صَلٰوةَ
السَّفَرِ عَلٰى حُكْمِهَا وَيُعَلِّمَهُمْ صَلٰوةَ الْإِقَامَةِ

عَلٰى حُكْمِهَا فِي السَّفَرِ كَانَ عُثْمَانُ رض أَحْرٰى أَنْ لَّا
يُتِمَّ بِهِمُ الصَّلٰوةَ لِتِلْكَ الْعِلَّةِ وَلٰكِنَّهٗ يُصَلِّيْهَا
بِهِمْ عَلٰى حُكْمِهَا فِي السَّفَرِ وَيُعَلِّمُهُمْ كَيْفَ
حُكْمُهَا فِي الْحَضَرِ **فَقَدْ** عَادَ مَعْنٰى مَا صَحَّ
مِنْ تَأْوِيْلِ حَدِيْثِ أَيُّوْبَ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِلٰى مَعْنٰى
حَدِيْثِ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَدْ قَالَ آخَرُوْنَ
إِنَّمَا أَتَمَّ الصَّلٰوةَ لِأَنَّهٗ كَانَ يَذْهَبُ إِلٰى أَنَّهٗ
لَا يَقْصُرُهَا إِلَّا مَنْ حَلَّ وَارْتَحَلَ۔

١٣١٤- **وَاحْتَجُّوْا** فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ
بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ قَالَ قَالَ حَمَّادٌ وَأَخْبَرَنَا
قَتَادَةُ قَالَ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رض إِنَّمَا يَقْصُرُ

لیے کیا کہ اس کے ذریعے دیہاتیوں کو بتادیں کہ نماز چار رکعات ہے تو اس بات کا احتمال ہے کہ جب آپ نے ان کو یہ بات بتانے کا ارادہ کیا تو اقامت کی نیت بھی کرلی۔ پس آپ مقیم ہوگئے جس پر چار رکعات فرض ہیں تو آپ نے ان کو چار رکعات پڑھائیں اور اس کی وجہ وہی تھی جو اس سے پہلے حضرت معمر نے حضرت زہری سے نقل کی۔ (یعنی آپ وہاں مقیم ہوگئے تھے) اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ نے مسافر رہتے ہوئے اس علت کی بنا پر ایسا کیا ہو لیکن ہمارے نزدیک پہلا احتمال زیادہ مناسب ہے اور اللہ تعالیٰ اعلم۔

کیونکہ اعرابی، دورِ عثمانی کی نسبت سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نماز اور اس کے احکام سے زیادہ بے علم تھے اور اس وقت وہ دورِ جاہلیت کے قریب تھے لہٰذا وہ لوگ عثمانی دور کی نسبت اس زمانے میں نماز کے فرائض جاننے کے زیادہ محتاج تھے تو جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس علت کی وجہ سے مکمل نماز نہیں پڑھی بلکہ قصر کیا تاکہ وہ آپ کے ساتھ سفر کی نماز اس کے احکام کے ساتھ پڑھیں اور آپ ان کو سفر میں ہی اقامت کی نماز مع اس کے احکام کے بتادیں تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے زیادہ مناسب تھا کہ اس علت کی بنا پر ان کو مکمل نماز نہ پڑھائیں بلکہ ان کو سفر کے احکام کے ساتھ نماز پڑھائیں اور انہیں حالتِ اقامت میں اس کا حکم بتائیں۔

تو اب ایوب کی زہری سے روایت کا مفہوم حضرت معمر کی زہری سے روایت کی طرف لوٹ گیا۔ دوسرے حضرات کہتے ہیں کہ آپ نے اپنے اس مذہب کی بنیاد پر نماز مکمل کیا کہ ان کے نزدیک قصر وہی کرسکتا ہے جو سفر پر ہو۔

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نماز میں وہ شخص قصر کرے جو زادِ راہ اور توشہ دان لے کر وہاں جائے۔

الصَّلٰوةَ مَنْ حَمَلَ الزَّادَ وَالْمَزَادَ وَمَنْ لَا يَحْمِلُ۔

۱۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رض كَتَبَ إِلٰى عُمَّالِهِ أَنْ لَا يُصَلِّيَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ جَابٍ وَلَا نَائٍ وَلَا تَاجِرٌ إِنَّمَا يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ مَنْ كَانَ مَعَهُ الزَّادُ وَالْمَزَادُ۔

۱۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ وَأَبُوْ عُمَرَ قَالَا أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ أَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيَّ أَخْبَرَهُمْ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ الْجَرْمِيِّ عَنْ عَمِّهِ أَبِي الْمُهَلَّبِ قَالَ كَتَبَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رض إِنَّهُ بَلَغَنِيْ أَنَّ قَوْمًا يَخْرُجُوْنَ إِمَّا لِتِجَارَةٍ وَإِمَّا لِجِبَايَةٍ وَإِمَّا لِحَشْرٍ ثُمَّ يَقْصُرُوْنَ الصَّلٰوةَ وَإِنَّمَا يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ مَنْ كَانَ شَاخِصًا أَوْ بِحَضْرَةِ عَدُوٍّ قَالَ وَكَانَ مَذْهَبُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رض أَنْ لَا يَقْصُرَ الصَّلٰوةَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَحْتَاجُ إِلٰى حَمْلِ الزَّادِ وَالْمَزَادِ وَمَنْ كَانَ شَاخِصًا فَأَمَّا مَنْ كَانَ فِيْ مِصْرٍ مُسْتَغْنِيًا بِهِ عَنْ حَمْلِ الزَّادِ وَالْمَزَادِ فَإِنَّهُ يُتِمُّ الصَّلٰوةَ۔

قَالُوْا وَلِهٰذَا أَتَمَّ الصَّلٰوةَ بِمِنًى لِأَنَّ أَهْلَهَا فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ كَثُرُوْا حَتّٰى صَارَتْ مِصْرًا اسْتَغْنٰى مَنْ حَلَّ بِهِ عَنْ حَمْلِ الزَّادِ وَالْمَزَادِ وَهٰذَا الْمَذْهَبُ عِنْدَنَا فَاسِدٌ لِأَنَّ مِنًى لَمْ تَصِرْ فِيْ زَمَنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رض أَعْمَرَ مِنْ مَكَّةَ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ

اور حالتِ سفر میں ہو۔

حضرت عیاش بن عبداللہ فرماتے ہیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اپنے عمال کو لکھا کہ خراج جمع کرنے والا، گھر کو لوٹنے والا، اور تاجر دو رکعتیں نہ پڑھیں دو رکعتیں وہ پڑھے جس کے پاس زادِ راہ اور توشہ دان ہو۔

حضرت ابو المہلب فرماتے ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ مجھے خبر پہنچی کہ کچھ لوگ تجارت یا خراج جمع کرنے کے لیے گھر سے نکلتے ہیں پھر نماز میں قصر کرتے ہیں۔ قصر وہ شخص کرے جو واپس آنے والا ہو یا دشمن کے مقابلے میں ہو۔ وہ فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مذہب تھا کہ قصر وہی کرے جو زادِ راہ اور توشہ دان لے جانے کا محتاج ہو یا جو شخص واپس لوٹنے والا ہو اور جو شخص شہر میں زادِ راہ اور توشہ دان سے بے نیاز ہو وہ پوری نماز پڑھے۔

وہ کہتے ہیں اسی لیے آپ نے منیٰ میں مکمل نماز پڑھی کیونکہ اس وقت وہاں بسنے والے بہت ہو گئے حتیٰ کہ وہ شہر بن گیا اور وہاں جانے والا شخص توشہ اور توشہ دان لے جانے سے بے نیاز ہو گیا۔ ہمارے نزدیک یہ مذہب فاسد ہے کیونکہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں منیٰ اس قدر آباد نہیں تھا جس قدر مکہ مکرمہ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آباد تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وہاں اسی طرح نماز پڑھی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

صَلّٰی بِهَا اَبُوْ بَكْرٍ رض بَعْدَهٗ كَذٰلِكَ ثُمَّ صَلّٰی بِهَا عُمَرُ رض بَعْدَ اَبِیْ بَكْرٍ رض كَذٰلِكَ فَاِذَا كَانَتْ مَكَّةُ مَعَ عَدَمِ احْتِيَاجِ مَنْ حَلَّ بِهَا اِلٰی حَمْلِ الزَّادِ وَالْمَزَادِ يَقْصُرُ فِيْهَا الصَّلٰوةَ فَمَا دُوْنَهَا مِنَ الْمَوَاطِنِ اَحْرٰی اَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ **فَقَدْ** انْتَفَتْ هٰذِهِ الْمَذَاهِبُ كُلُّهَا بِفَسَادِهَا عَنْ عُثْمَانَ رض اَنْ يَكُوْنَ مِنْ اَجْلِ شَیْءٍ مِنْهَا قَصَرَ الصَّلٰوةَ غَيْرَ الْمَذْهَبِ الْاَوَّلِ الَّذِیْ حَكَاهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ فَاِنَّهٗ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ مِنْ اَجْلِهِ اَتَمَّهَا وَفِیْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ اَنَّ اَتَمَامَهٗ بِنِيَّتِهِ الْاِقَامَةَ عَلٰی مَا رَوَيْنَا فِيْهِ وَعَلٰی مَا كَشَفْنَا مِنْ مَعْنَاهُ **وَاَمَّا** مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ حُذَيْفَةَ فَلَيْسَ فِيْهِ دَلِيْلٌ اَيْضًا عَلَی الْاِتْمَامِ فِی السَّفَرِ كَانَ ذٰلِكَ سَفَرُ طَاعَةٍ اَوْ غَيْرُ طَاعَةٍ لِاَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ كَانَ مِنْ رَأْيِهٖ اَنْ لَا يَقْصُرَ الصَّلٰوةَ اِلَّا حَاجٌّ اَوْ مُعْتَمِرٌ اَوْ مُجَاهِدٌ كَمَا قَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض۔

۱۵۰۔ **كَمَا** حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَرَی التَّقْصِيْرَ اِلَّا لِحَاجٍّ اَوْ مُعْتَمِرٍ اَوْ مُجَاهِدٍ **فَقَدْ** يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ مَذْهَبُ حُذَيْفَةَ كَذٰلِكَ فَاَمَرَ النَّبِیُّ اِذْ كَانَ يُرِيْدُ سَفَرًا لَا لِحَجٍّ وَلَا لِجِهَادٍ اَنْ لَا يَقْصُرَ الصَّلٰوةَ فَانْتَفٰی اَنْ يَكُوْنَ فِیْ حَدِيْثِهٖ ذٰلِكَ حُجَّةٌ لِمَنْ يَرٰی لِلْمُسَافِرِ اِتْمَامَ الصَّلٰوةِ فِی السَّفَرِ **وَاَمَّا** مَا رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِیْ ذٰلِكَ فَاِنَّ حَدِيْثَ حَيَّانَ هُوَ عَلٰی اَنَّهٗ سَاَلَهٗ وَهُوَ فِیْ

کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسی طرح نماز ادا کی جب مکہ مکرمہ میں زاد راہ اور توشہ دان لے جانے کے بعد بھی قصر کی جاتی تھی تو اس کے علاوہ دوسرے مقامات میں ایسا عمل زیادہ مناسب ہے۔

تو جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ان گزشتہ مذاہب کی بنیاد پر قصر کی نفی ہو گئی تو ان تمام مذاہب کی نفی ہو گئی، البتہ پہلا مذہب جسے حضرت معمر نے زہری سے نقل کیا ہے اس میں احتمال ہے کہ اسی وجہ سے مکمل نماز پڑھی ہو اور اس حدیث میں ہے کہ انھوں نے اپنے مکمل نماز ادا کی کہ انھوں نے وہاں ٹھہرنے کی نیت کر لی جیسا کہ ہم نے روایت کیا اور جس طرح ہم نے اس کا مفہوم واضح کیا۔

اور جو کچھ ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اس میں بھی سفر میں نماز کی تکمیل پر کوئی دلیل نہیں وہ عبادت کے لیے سفر ہو یا غیر عبادت کے لیے، کیونکہ ممکن ہے ان کی رائے میں حاجی عمرہ کرنے والے یا مجاہد کے لیے ہی قصر جائز ہو جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حضرت عمارہ بن عمیر، حضرت اسود سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حاجی، عمرہ کرنے والے اور مجاہد کے علاوہ کسی کے لیے قصر کو جائز نہیں سمجھتے تھے، ہو سکتا ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا مذہب بھی یہی ہو۔

تو جب حضرت تیمی حج اور جہاد کے علاوہ سفر کرتے تو حضرت حذیفہ ان کو حکم دیتے کہ قصر نہ کریں پس سفر میں مکمل نماز کے قائلین کے لیے ان کی روایت میں دلیل کی نفی ہو گئی۔

اور جو کچھ ہم نے اس ضمن میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے تو حضرت حیان کی روایت یہ ہے کہ انھوں نے

مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ فَقَالَ لَهُ إِنِّي مِنْ بَعْثِ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَكَيْفَ أُصَلِّي فَأَجَابَهُ ابْنُ عُمَرَ رضـ فَقَالَ إِنْ صَلَّيْتَ أَرْبَعًا فَأَنْتَ فِي مِصْرٍ وَإِنْ صَلَّيْتَ اثْنَتَيْنِ فَأَنْتَ مُسَافِرٌ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَذْهَبَهُ فِي صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ فِي الْأَمْصَارِ هٰكَذَا. وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ صَفْوَانُ بْنُ مُحْرِزٍ حِيْنَ سَأَلَهُ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي سَفَرٍ فَكَانَ جَوَابُهُ لَهُ إِنْ قَالَ هِيَ رَكْعَتَانِ مَنْ خَالَفَ السُّنَّةَ كَفَرَ فَذٰلِكَ عَلَى الصَّلٰوةِ فِي غَيْرِ الْأَمْصَارِ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ ذٰلِكَ وَمَا رَوٰى حَيَّانُ فَيَكُوْنُ حَدِيْثُ حَيَّانَ عَلٰى صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ فِي الْأَمْصَارِ وَحَدِيْثُ صَفْوَانَ عَلٰى صَلٰوتِهِ فِي غَيْرِ الْأَمْصَارِ وَسَنُبَيِّنُ الْحُجَّةَ فِي هٰذَا الْبَابِ فِي آخِرِهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى. وَأَمَّا مَا رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ فِي ذٰلِكَ.

۱۵۱- فَإِنَّ أَبَا بَكْرَةَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ قُلْتُ لِعُرْوَةَ مَا كَانَ يَحْمِلُ عَائِشَةَ عَلٰى أَنْ تُصَلِّيَ فِي السَّفَرِ أَرْبَعًا فَقَالَ تَأَوَّلَتْ مَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ رضـ فِي إِتْمَامِ الصَّلٰوةِ بِمِنًى.

وَقَدْ ذَكَرْنَا مَا تَأَوَّلَ فِي إِتْمَامِ عُثْمَانَ رضـ الصَّلٰوةَ بِمِنًى فَكَانَ مَا صَحَّ مِنْ ذٰلِكَ هُوَ أَنَّهُ كَانَ مِنْ أَجْلِ نِيَّتِهِ لِلْإِقَامَةِ فَإِنْ كَانَ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تُتِمُّ الصَّلٰوةَ فَإِنَّمَا يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَتْ لَا تُقْصِرُهَا صَلٰوةً إِلَّا نَوَتْ إِقَامَةً فِي ذٰلِكَ الْمَكَانِ يَجِبُ عَلَيْهَا إِتْمَامُ الصَّلٰوةِ فَتُتِمُّ الصَّلٰوةَ لِذٰلِكَ فَيَكُوْنُ إِتْمَامُهَا وَهِيَ فِي حُكْمِ الْمُقِيْمِيْنَ لَا فِي حُكْمِ الْمُسَافِرِيْنَ وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ كَانَ ذٰلِكَ مِنْهَا لِمَعْنًى غَيْرِ هٰذَا وَهُوَ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ أَبُوْ عُمَرَ كَانَتْ

ایک شہر میں موجودگی کے وقت آپ سے سوال کیا کہ میں اہل عراق کے لشکر سے ہوں تو کیسے نماز پڑھوں؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ اگر تم چار رکعات پڑھو تو تم شہر میں ہو اور اگر تم دو رکعتیں پڑھو تو تم مسافر ہو تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ شہروں میں مسافر کی نماز کے بارے میں ان کا یہی مذہب تھا ـــــ حضرت صفوان بن محرز بھی ان سے روایت کرتے ہیں کہ جب انھوں نے سفر میں نماز کے بارے میں سوال کیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا جواب تھا کہ یہ دو رکعتیں ہیں جس نے سنت کی خلاف ورزی کی اس نے کفر کا ارتکاب کیا تو یہ شہر سے باہر نماز کے بارے میں ہے تاکہ یہ روایت حضرت حیان کی روایت کے خلاف نہ ہو۔ تو حضرت حیان کی روایت مسافر کی شہروں میں نماز اور حضرت صفوان کی حدیث شہروں کے علاوہ نماز کے بارے میں ہے ـــــ ہم باب کے آخر میں دلیل پیش کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ ـــــ اور وہ جو اس سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو سفر میں چار رکعات پڑھنے پر کس چیز نے مترجہ کیا تو انھوں نے فرمایا کہ ام المومنین نے وہی تاویل کی جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعات پڑھنے کے بارے میں کی ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعات کی جو توجیہ کی ہے وہ ہم اس سے پہلے بیان کر چکے ہیں۔ تو ان (توجیہات) میں سے جو صحیح توجیہ مروی ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے وہاں اقامت کی نیت کرنے کی وجہ سے ایسا کیا اگر اسی وجہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی نماز مکمل پڑھتی تھیں تو ممکن ہے کہ جب نماز کا وقت ہوتا تو آپ وہاں ٹھہرنے کی نیت کرتیں جس کے باعث ان پر نماز کو مکمل کرنا واجب ہوتا پس وہ نماز کو پورا کرتیں لہٰذا آپ کا مکمل نماز پڑھنا اس لیے تھا کہ آپ مقیم لوگوں کے حکم میں تھیں مسافروں کے حکم میں نہیں تھیں۔ ـــــ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ آپ کسی اور وجہ سے ایسا کرتی تھیں وہ یہ کہ میں نے حضرت ابوبکرہ کو فرماتے ہوئے

عائشة ام المؤمنين فكانت تقول كل موضع انزله فهو منزل بعض بني فتعد ذلك منزلا لها وتتم الصلوة من اجله وهذا عندي فاسد لان عائشة وان كانت هي ام المؤمنين فان رسول الله صلى الله عليه وسلم ابو المؤمنين وهو اولى بهم من عائشة بهم فقد كان ينزل في منازلهم فلا يخرج بذلك من حكم السفر الذي يقصر فيه الصلوة الى حكم الاقامة التي تكمل فيها الصلوة وقد قال قوم كان مذهب عائشة رض في قصر الصلوة انه يكون لمن حمل الزاد والمزاد على ما روينا عن عثمان رض وكانت تسافر بعد النبي صلى الله عليه وسلم في كفاية من ذلك فتركت لهذا المعنى قصر الصلوة فلما كانت هذه التاويلات في فعل عثمان وعائشة لزمنا ان ننظر حكم قصر الصلوة ما يوجبه فكان الاصل في ذلك انا راينا الرجل اذا كان مقيما في اهله وحكمه في الصلوة حكم الاقامة وسواء كان في اقامته في طاعة او معصية لا يتغير بشيء من ذلك حكمه فكان حكم تمام الصلوة يجب عليه بالاقامة خاصة لا بطاعة ولا بمعصية ثم اذا سافر خرج بذلك من حكم الاقامة فقد جرى في هذا من الاختلاف ما قد ذكرنا فقال قوم لا يجب له حكم التقصير الا ان يكون ذلك السفر سفر طاعة وقال آخرون يجب له حكم التقصير في الوجهين جميعا فلما كان حكم الاتمام

سنا کر حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مومنوں کی ماں تھیں پس آپ فرماتیں کہ میں جس جگہ اتروں وہ میری بعض اولاد کی منزل ہے تو وہ اسے اپنی منزل شمار کرتیں اور اسی وجہ سے مکمل نماز پڑھتیں ——— میرے نزدیک یہ بات صحیح نہیں کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اگرچہ مومنوں کی ماں ہیں لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو مومنوں کے باپ ہیں اور آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت لوگوں کے زیادہ قریب ہیں۔ پھر بھی آپ ان لوگوں کے گھروں میں تشریف لے جاتے لیکن اس کی وجہ سے اس سفر کے حکم سے جس میں قصر کیا جاتا ہے نکل کر اقامت کے حکم میں داخل نہ ہوتے جس میں مکمل نماز پڑھی جاتی ہے۔ ——— کچھ لوگ کہتے ہیں کہ قصر کے نماز کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مذہب یہ تھا کہ یہ اس کے لیے ہے جو زاد راہ اور توشہ دان اٹھائے رکھے جیسا کہ ہم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ام المومنین سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس (زادِ راہ وغیرہ) سے بے نیاز ہو کر سفر کرتی تھیں لہٰذا انہوں نے نماز میں قصر کرنا چھوڑ دیا۔ جب حضرت عثمان غنی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے عمل میں یہ تاویلات برابر ہوئیں تو ہم پر لازم ہے کہ ان اسباب کو دیکھیں جو قصر کو واجب کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں بنیادی بات یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک آدمی جب اپنے گھر میں مقیم ہوتا ہے تو نماز میں اس کا حکم حالت اقامت والا ہوتا ہے چاہے وہ عبادت کی حالت میں مقیم ہو یا گناہ کا مرتکب ہو ان میں سے کسی بات سے حکم تبدیل نہیں ہوتا بلکہ محض اقامت کی وجہ سے اس پر تکمیل نماز واجب ہے اطاعت و معصیت کا اعتبار نہیں پھر جب وہ سفر کرتا ہے تو اس کی وجہ سے وہ حکم اقامت سے نکل جاتا ہے اس ضمن میں اختلاف ہے جس کا ہم نے ذکر کیا۔ ایک گروہ کہتا ہے کہ جب تک اچھے کام کے لیے سفر نہ ہو قصر کا حکم واجب نہ ہوگا جبکہ دوسرے حضرات کہتے ہیں کہ دونوں صورتوں میں قصر واجب ہے تو جب اطاعت و معصیت کا اعتبار کیے بغیر محض اقامت کی وجہ سے مقیم پر تکمیل نماز واجب ہے تو قیاس کا یہی تقاضا ہے کہ سفر میں قصر واجب ہو اچھے کام کے لیے

يجب له الإقامة خاصة لا بطاعة ولا بغيرها فإن كان كذلك يجيء في النظر أن يكون حكم التقصير يجب له في السفر بالسفر خاصة لا بطاعة ولا بغيرها قياسا ونظرا على ما بينا وشرحنا وبما ثبت أن التقصير إنما يجب له بحكم السفر خاصة لا بغيره ثبت أنه يقصر ما كان مسافرا في الأمصار وفي غيرها وأن العلة التي بها تقصر هي السفر الذي لم يخرج منه بدخوله الأمصار وجميع ما بينا في هذا الباب وصححنا قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى۔

سفر ہو یا بُرے کاموں کے لیے، جیسا کہ ہم نے وضاحت سے بیان کیا تو جب ثابت ہوا کہ صرف سفر کی وجہ سے نماز میں قصر واجب ہوتی ہے کسی اور وجہ سے نہیں تو ثابت ہوا کہ جو شخص مسافر ہو وہ قصر کرے چاہے وہ کسی شہر میں ہو یا نہ، کیونکہ قصر کی علت محض سفر ہے کسی شہر میں داخل ہونے کی وجہ سے وہ سفر سے خارج نہیں ہوتا یہ جو کچھ ہم نے اس باب میں بیان کیا اور اسے صحیح قرار دیا۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

باب ۹: الوتر هل يصلى في السفر على الراحلة أم لا۔

باب ۹: کیا سفر میں وتر نماز سواری پر پڑھی جا سکتی ہے یا نہ

۱۵۲۔ حدثنا يونس قال انا عبد الله بن وهب قال أخبرني يونس عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن أبيه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي على الراحلة قبل أي وجه توجه ويوتر عليها غير أنه لا يصلي عليها المكتوبة۔

حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر نماز پڑھتے اُسی طرف رُخ کرتے جدھر وہ (سواری) متوجہ ہوتی اور اُس پر وتر بھی پڑھتے البتہ فرض نہ پڑھتے۔

۱۵۳۔ حدثنا يونس قال انا ابن وهب أن مالكا حدثه عن أبي بكر بن عبد الرحمن بن عبد الله بن عمر بن الخطاب عن سعيد بن يسار أنه قال كنت أسير مع عبد الله بن عمر بطريق مكة فلما خشيت الصبح نزلت فأوترت فقال عبد الله بن عمر أين كنت فقلت خشيت الفجر فنزلت فأوترت

حضرت عبد اللہ بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مکہ مکرمہ کے راستے میں جا رہا تھا جب مجھے صبح کا ڈر ہوا تو اتر گیا اور وتر پڑھے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا تم کہاں تھے میں نے عرض کیا مجھے فجر کا ڈر ہوا تو میں نے اتر کر وتر پڑھے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ کیا تمہارے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رض أَوَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسْوَةٌ فَقُلْتُ بَلَى وَاللّٰهِ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ۔

۱۵۴۔ **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ وَإِبْرَاهِيمُ ابْنُ أَبِي الْوَزِيرِ قَالَا ثَنَا مَالِكُ ابْنُ أَنَسٍ رض عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَبِي الْحُبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ۔

قَالَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ أَبِي الْوَزِيرِ وَحَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا فَقَالُوا لَا بَأْسَ بِأَنْ يُصَلِّيَ الْمُسَافِرُ الْوِتْرَ عَلَى رَاحِلَتِهِ كَمَا يُصَلِّي سَائِرَ التَّطَوُّعِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِفِعْلِ ابْنِ عُمَرَ رض مِنْ بَعْدِهِ **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ أَنْ يُصَلِّيَ الْوِتْرَ عَلَى الرَّاحِلَةِ وَلٰكِنَّهُ يُصَلِّيهِ عَلَى الْأَرْضِ كَمَا يُفْعَلُ فِي الْفَرَائِضِ

۱۵۵۔ **وَاحْتَجُّوا** فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ وَيُوتِرُ بِالْأَرْضِ وَيَزْعُمُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ كَذٰلِكَ۔

فَهٰذَا خِلَافُ مَا احْتَجَّ بِهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى لِقَوْلِهِمْ فِيمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

سیرت میں نمونہ نہیں۔ میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں انھوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر وتر ادا فرماتے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر وتر نماز ادا کرتے تھے

حضرت ابراہیم بن ابی الوزیر فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابو معشر نے بیان کیا۔ انھوں نے بواسطہ حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔ ——— حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ مسافر کو سواری پر وتر پڑھنے میں کوئی حرج نہیں جیسے تمام نوافل پڑھے جاتے ہیں۔ انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان روایات اور آپ کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے عمل سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ کسی شخص کے لیے سواری پر وتر پڑھنا جائز نہیں بلکہ وہ انھیں زمین پر پڑھے جیسے فرائض میں کیا جاتا ہے۔

انھوں نے اس سلسلے میں اس طرح استدلال کیا ہے حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ سواری پر (نفلی) نماز پڑھتے اور وتر زمین پر ادا کرتے۔ ان کا خیال تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔

پس یہ اس روایت کے خلاف ہے جس سے پہلے قول کے قائلین نے استدلال کیا اور ہم نے اسے بواسطہ ابن عمر رضی اللہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَيْضًا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ فِعْلِهِ مَا يُوَافِقُ هٰذَا۔

عنہما سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی ان کا فعل دوسرے طریقے پر مروی ہے جو اس (دوسرے قول) کے موافق ہے۔

۱۵۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَبَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رض كَانَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلٰى بَعِيْرِهٖ اَيْنَ مَا تَوَجَّهَ بِهٖ فَاِذَا كَانَ فِي السَّحَرِ نَزَلَ فَاَوْتَرَ۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سفر میں اپنے اونٹ پر نماز ادا کرتے وہ جدھر بھی متوجہ ہوتا جب سحری کا وقت ہوتا تو اتر کر وتر پڑھتے۔

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ ابْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ رض فِيْمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

حضرت مجاہد ہی سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی صحبت اختیار کی ــــــ پھر انھوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض نَحْوَهٗ۔

حضرت عبید اللہ بن ابی زیاد، حضرت مجاہد سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

قَالُوْا فَفِيْمَا رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْمَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ مِنْ فِعْلِهِ مَا يُخَالِفُ مَا رَوَاهُ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِاَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَنَّهُ لَا يُعَارِضُ الزُّهْرِيَّ حَنْظَلَةُ وَاَمَّا مَا رَوَوْا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض مِنْ وِتْرِهٖ عَلَى الْاَرْضِ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ فَعَلَ ذٰلِكَ وَلَهٗ اَنْ يُّوْتِرَ عَلَى الرَّاحِلَةِ كَمَا يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا عَلَى الْاَرْضِ وَلَهٗ اَنْ يُّصَلِّيَهٗ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَصَلَاتُهٗ اِيَّاهُ عَلَى الرَّاحِلَةِ تَدُلُّ عَلٰى اَنَّ لَهٗ اَنْ يُّصَلِّيَهٗ عَلَى الرَّاحِلَةِ وَصَلَاتُهٗ اِيَّاهُ عَلَى الْاَرْضِ لَا تَنْفِيْ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَنْ يُّصَلِّيَهٗ عَلَى الرَّاحِلَةِ۔

پس جو کچھ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا نیز ان کے عمل کے بارے میں جو کچھ روایت کیا وہ پہلے قول کے قائلین کے خلاف ہے۔ تو پہلے قول کے قائلین کی دلیل یہ ہے کہ حضرت حنظلہ کی روایت (نمبر ۱۵۵) حضرت زہری کی روایت (نمبر ۱۵۲) کے خلاف نہیں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جو زمین پر وتر پڑھنے کے بارے میں مروی ہے تو ممکن ہے انھوں نے ایسا کیا ہو اور آپ نے سواری پر وتر پڑھے ہوں جیسے نوافل زمین پر بھی پڑھے جاتے ہیں اور سواری پر بھی پڑھ سکتے ہیں تو آپ کا سواری پر پڑھنا اس بات کی دلیل ہے کہ سواری پر پڑھ سکتے ہیں اور زمین پر پڑھنا سواری پر پڑھنے کے منافی نہیں۔

۱۵۹۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رض يُوْتِرُ

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وتر نماز سواری پر پڑھتے تھے اور بعض اوقات اتر کر زمین پر پڑھتے تو آپ کا زمین پر وتر پڑھنا سواری پر پڑھنے کی نفی نہیں کرتا۔

عَلٰی رَاحِلَتِهٖ وَرُبَّمَا نَزَلَ فَاَوْتَرَ عَلَی الْاَرْضِ۔ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ مُجَاهِدٌ رَاٰهُ يُوْتِرُ عَلَی الْاَرْضِ وَلَمْ يَعْلَمْ كَيْفَ كَانَ مَذْهَبُهٗ فِی الْوِتْرِ عَلَی الرَّاحِلَةِ فَاَخْبَرَ بِمَا رَاٰی مِنْهُ مِنْ وِتْرِهٖ عَلَی الْاَرْضِ وَوِتْرُهٗ عَلَی الْاَرْضِ فِيْمَا لَا يَنْفِیْ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ كَانَ يُوْتِرُ عَلَی الرَّاحِلَةِ اَيْضًا ثُمَّ جَآءَ سَالِمٌ وَّنَافِعٌ وَّاَبُو الْحُبَابِ فَاَخْبَرُوْا عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يُوْتِرُ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ وَالْوَجْهُ عِنْدَنَا فِیْ ذٰلِكَ اَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ عَلَی الرَّاحِلَةِ قَبْلَ اَنْ يُّحْكَمَ الْوِتْرُ وَيُغَلَّظَ اَمْرُهٗ ثُمَّ اُحْكِمَ بَعْدُ وَلَمْ يُرَخَّصْ فِیْ تَرْكِهٖ۔

تو ممکن ہے حضرت مجاہد نے ان کو زمین پر وتر پڑھتے دیکھا ہو لیکن انہیں یہ معلوم نہ ہو کہ سواری پر وتر پڑھنے کے بارے میں ان کا مذہب کیا ہے تو انہوں نے ان کو زمین پر وتر پڑھتے ہوئے دیکھا اور وہی بیان کیا اور ان کا زمین پر وتر پڑھنا سواری پر پڑھنے کے منافی نہیں۔ پھر حضرت سالم، نافع اور ابوالحباب رضی اللہ عنہم نے بتایا کہ وہ (حضرت ابن عمر) وتر سواری پر پڑھتے تھے۔

ہمارے نزدیک اس کی توجیہ یہ ہے کہ ممکن ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کی تاکید کا حکم آنے سے پہلے انہیں سواری پر پڑھتے ہوں، پھر اس نماز کی پابندی کا حکم دیا گیا اور اسے چھوڑنے کی اجازت نہ دی گئی۔

۱۶۰۔ فَرُوِیَ عَنْهُ فِیْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُوْسَی بْنُ اَيُّوْبَ الْغَافِقِیُّ عَنْ عَمِّهٖ اِيَاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّیْ مِنَ اللَّيْلِ وَعَآئِشَةُ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوْتِرَ اَوْمَی اِلَيْهَا اَنْ تَنَحَّیْ وَقَالَ هٰذِهٖ صَلٰوةٌ زِدْتُمُوْهَا۔

آپ سے اس سلسلے میں مروی ہے حضرت ایاس بن عامر، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے سامنے لیٹی ہوتی تھیں۔ جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو انہیں ہٹ جانے کا اشارہ فرماتے اور فرماتے یہ زائد نماز تمہیں عطا کی گئی ہے۔

۱۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا مُوْسَی بْنُ اَيُّوْبَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو عبدالرحمٰن مقری فرماتے ہیں ہم سے حضرت موسیٰ بن ایوب نے بیان کیا۔ پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ وَاللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَاشِدٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ الْعَدَوِیِّ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَمَدَّكُمْ بِصَلٰوةٍ هِیَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ حُمْرِ النَّعَمِ

حضرت خارجہ بن حذافہ عدوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی نماز کے ساتھ تمہاری مدد کی ہے جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے وہ عشاء اور طلوع فجر کے درمیان ہے۔ وہ وتر ہیں وہ وتر ہیں۔

مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ إِلٰى طُلُوْعِ الْفَجْرِ الْوِتْرُ الْوِتْرُ.

١٦٣- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

١٦٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ أَنَّ أَبَا تَمِيْمٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَالِكٍ الْجَيْشَانِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ يَقُوْلُ أَخْبَرَنِيْ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ زَادَكُمْ صَلٰوةً فَصَلُّوْهَا مَا بَيْنَ الْعِشَاءِ إِلٰى صَلٰوةِ الصُّبْحِ الْوِتْرُ الْوِتْرُ أَلَا وَإِنَّهُ أَبُوْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيُّ قَالَ أَبُوْ تَمِيْمٍ فَكُنْتُ أَنَا وَأَبُوْ ذَرٍّ قَاعِدَيْنِ فَأَخَذَ أَبُوْ ذَرٍّ بِيَدِيْ فَانْطَلَقْنَا إِلٰى أَبِيْ بَصْرَةَ فَوَجَدْنَاهُ عِنْدَ الْبَابِ الَّذِيْ يَلِيْ دَارَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ أَبُوْ ذَرٍّ يَا أَبَا بَصْرَةَ أَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ زَادَكُمْ صَلٰوةً فَصَلُّوْهَا فِيْمَا بَيْنَ الْعِشَاءِ إِلٰى طُلُوْعِ الْفَجْرِ الْوِتْرُ الْوِتْرُ فَقَالَ أَبُوْ بَصْرَةَ نَعَمْ قَالَ أَنْتَ سَمِعْتَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَنْتَ تَقُوْلُ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ قَالَ نَعَمْ.

فَأَكَّدَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَمْرَ الْوِتْرِ وَلَا يُرَخِّصُ لِأَحَدٍ فِيْ تَرْكِهِ وَقَدْ كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ لَيْسَ فِي التَّأْكِيْدِ كَذٰلِكَ فَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَا رَوَى ابْنُ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وِتْرِهِ عَلَى الرَّاحِلَةِ كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُ قَبْلَ تَأْكِيْدِهِ إِيَّاهُ ثُمَّ أَكَّدَهُ مِنْ بَعْدُ فَنُسِخَ ذٰلِكَ. **وَقَدْ** رَأَيْنَا الْأَصْلَ الْمُجْتَمَعَ عَلَيْهِ أَنَّ

حضرت ابو الولید فرماتے ہیں ہم سے حضرت لیث نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابو تمیم عبد اللہ بن مالک جیشانی فرماتے ہیں۔ انھوں نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں مجھے ایک صحابی نے بتایا کہ انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں مزید ایک نماز عطا فرمائی ہے۔ اسے عشاء اور فجر کی نماز کے درمیان پڑھو یہ وتر نماز ہے، یہ وتر نماز ہے۔ وہ صحابی حضرت ابو بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضرت ابو تمیم فرماتے ہیں۔ میں اور حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہما بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم حضرت ابو بصرہ رضی اللہ عنہ کی طرف چلے ہم نے انھیں دروازے کے پاس پایا جو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے مکان سے متصل تھا حضرت ابو ذر نے فرمایا اے ابو بصرہ آپ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں مزید ایک نماز عطا فرمائی ہے اسے عشاء اور طلوع فجر کے درمیان پڑھو۔ وہ وتر ہیں وہ وتر ہیں۔ حضرت ابو بصرہ نے فرمایا ہاں۔ انھوں نے پوچھا آپ نے خود سنا ہے۔ فرمایا ہاں۔ حضرت ابو ذر نے فرمایا آپ فرماتے ہیں کہ آپ نے خود حضور علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے انھوں نے فرمایا ہاں۔

تو ان روایات میں وتروں کی تاکید کی گئی ہے اور انہیں چھوڑنے کی کسی کو اجازت نہیں دی گئی۔ اس سے پہلے ان کی اس قدر تاکید نہ تھی تو ہو سکتا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سواری پر وتر پڑھنے کے بارے میں جو کچھ روایت کیا وہ تاکید سے پہلے ہو۔ پھر اس (نماز) کی تاکید کی گئی تو یہ منسوخ ہو گیا۔

اور ہم ایک متفق علیہ قاعدہ دیکھتے ہیں کہ کوئی شخص قیام

الصلوة المفروضة ليس للرجل أن يصليها قاعدا وهو يطيق القيام وليس له أن يصليها في سفره على راحلته وهو يطيق القيام والنزول ورأيناه يصلي التطوع على الأرض قاعدا ويصليه في سفره على راحلته فكان الذي يصليه قاعدا وهو يطيق القيام هو الذي يصليه في السفر على راحلته والذي لا يصليه قاعدا وهو يطيق القيام هو الذي لا يصليه في السفر على راحلته. هكذا الأصول المتفق عليها ثم كان الوتر باتفاقهم لا يصليه الرجل على الأرض قاعدا وهو يطيق القيام فالنظر على ذلك أن لا يصليه في سفره على الراحلة وهو يطيق النزول فمن هذه الجهة عندي ثبت نسخ الوتر على الراحلة وليس في هذا دليل على أنه فريضة أو تطوع وهذا قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى۔

بَابُ (٩١) الرَّجُلِ يَشُكُّ فِي صَلٰوتِهِ فَلَا يَدْرِي أَثَلٰثًا صَلّٰى أَمْ أَرْبَعًا۔

١٦٥۔ حدثنا محمد بن علي بن محرز قال ثنا أبو أحمد الزبيري قال ثنا زمعة عن الزهري عن سعيد وأبي سلمة عن أبي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا جاء أحدكم الشيطان فخلط عليه صلاته فلا يدري كم صلى فليسجد سجدتين وهو جالس۔

١٦٦۔ حدثنا يونس قال أنا ابن وهب أن مالكا حدثه عن ابن شهاب عن أبي سلمة عن أبي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

١٦٧۔ حدثنا إبراهيم بن منقذ قال ثنا إدريس بن يحيى عن بكر بن مضر قال أخبرني

پر قادر ہونے کی صورت میں فرض نماز بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتا اور جب کہ اسے قیام اور اترنے کی طاقت ہو سفر میں سواری پر نہیں پڑھ سکتا اور ہم دیکھتے ہیں کہ نفل نماز زمین پر بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے اور سفر میں سواری پر بھی پڑھ سکتا ہے تو جس نماز کو قیام پر طاقت کے باوجود بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے اسی نماز کو سفر میں سواری پر بھی پڑھ سکتا ہے اور جس نماز کو قیام پر قدرت کی حالت میں بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتا اسے سفر میں سواری پر بھی نہیں پڑھ سکتا۔ یہ اصول متفق علیہ ہے پھر اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ جب کوئی شخص وتر نماز کھڑے ہو کر پڑھ سکتا ہو تو زمین پر بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتا۔ تو قیاس کا تقاضا ہے کہ جب کوئی شخص سفر میں (سواری سے) اترنے کی طاقت رکھتا ہو تو وہ وتر نماز سواری پر نہیں پڑھ سکتا تو اس اعتبار سے میرے نزدیک سواری پر وتر پڑھنے کا حکم منسوخ ہو گیا لیکن اس میں اس نماز کے فرض یا نفل ہونے پر کوئی دلیل نہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۹۱: جس شخص کو نماز میں شک ہو اور معلوم نہ ہو کہ تین رکعات پڑھی ہیں یا چار (اس کا حکم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کے پاس شیطان آکر اس کی نماز خلط ملط کر دے پس اسے معلوم نہ ہو کہ کتنی رکعات پڑھی ہیں تو وہ بیٹھنے کی حالت میں ہی دو سجدے کرے۔

حضرت ابن شہاب ابوسلمہ سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عمرو بن حارث، ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ أَثَلٰثًا صَلّٰى أَمْ أَرْبَعًا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک نماز پڑھے اور اسے معلوم نہ ہو سکے کہ تین رکعات پڑھی ہیں یا چار پھر اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت یحییٰ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوسلمہ نے بیان فرمایا ——— پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۰۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت فریابی، بواسطہ اوزاعی حضرت یحییٰ سے وہ حضرت ابوسلمہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَزَادَ ثُمَّ يُسَلِّمُ۔

حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا۔ انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا اور یہ اضافہ کیا کہ پھر سلام پھیرے۔

۱۷۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّيْطٰنَ إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ وَلّٰى وَلَهٗ ضُرَاطٌ فَإِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ يَلْتَمِسُ الْخِلَاطَ فَإِذَا أَتٰى أَحَدَكُمْ مَنَّاهُ وَذَكَّرَهٗ مِنْ حَاجَتِهٖ مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى لَا يَدْرِي كَمْ صَلّٰى فَإِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب نماز کا اعلان ہوتا ہے (یعنی اقامت ہوتی ہے) تو شیطان واپس پھر جاتا ہے اور اس کی ہوا خارج ہوتی ہے پھر جب نماز کھڑی ہوتی ہے تو وسوسے ڈالنے کی کوشش کرتا ہے جب تم میں سے کسی کو خواہشات پیدا ہوں اور کوئی کام یاد آئے جو پہلے یاد نہ تھا حتیٰ کہ اسے یہ بھی پتہ نہ چلے کہ کتنی رکعات پڑھی ہیں تو ایسی حالت پیدا ہونے کی صورت میں قعدے کی حالت میں دو سجدے کرلے۔

۱۷۳۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ وَإِبْرَاهِيمُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم

بن مرزوق قالا ثنا عمر بن يونس قال ثنا عكرمة بن عمار قال حدثني يحيى بن ابي كثير قال حدثني هلال بن عياض قال حدثني ابو سعيد الخدري رض قال قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم فلم يدر اثلثا صلى ام اربعا فليسجد سجدتين وهو جالس۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایک نماز پڑھے اور اسے پتہ نہ چلے کہ تین رکعات پڑھی ہیں یا چار تو بیٹھے ہوئے ہی دو سجدے کرے۔

قال ابو جعفر فذهب قوم الى هذا فقالوا هذا حكم من دخل عليه الشك في صلاته فلم يدر ازاد ام نقص سجد سجدتين وهو جالس ثم يسلم ليس عليه غير ذلك ۔ و **خالفهم** في ذلك اخرون فقالوا بل يبني على الاقل حتى يعلم انه قد اتى بما عليه يقينا وقالوا ليس في هذا الحديث دليل على انه ليس على المصلي غير هاتين السجدتين لانه قد روي عنه ما قد زاد على ذلك واوجب عليه قبل السجدتين البناء على اليقين حتى يعلم يقينا زوال ما قد كان علم وجوبه عليه باليقين۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے وہ کہتے ہیں یہ اس شخص کا حکم ہے جسے نماز میں شک ہو جائے اور معلوم نہ ہو سکے کہ اضافہ کر دیا ہے یا کم کیا ہے تو قعدہ کی حالت میں ہی دو سجدے کر لے پھر سلام پھیر دے اس پر اس کے علاوہ کچھ بھی لازم نہیں لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ کم رکعات پر بنیاد رکھے حتی کہ اسے یقینی طور پر معلوم ہو جائے کہ جو کچھ اس پر لازم تھا اس نے ادا کر دیا وہ کہتے ہیں اس حدیث میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ نمازی پر دو سجدوں کے علاوہ کچھ واجب نہیں کیونکہ آپ سے اس سے زائد بھی مروی ہے اور آپ نے دو سجدوں سے پہلے یقین پر بنیاد کرنا واجب قرار دیا ہے حتی کہ اسے اس بات کا یقینی علم حاصل ہو جائے کہ جو کچھ اس پر واجب تھا اس سے عہدہ برآ ہو گیا ہے۔

۱۷۴۔ **فمما** روي عنه في ذلك ما حدثنا علي بن شيبة قال ثنا يزيد بن هارون قال انا اسمعيل المكي عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس رض قال كنت اذاكر عمر بن الخطاب رض امر الصلوة فاتى عبد الرحمن بن عوف فقال الا احدثكم حديثا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم قلنا بلى قال اشهد اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا صلى احدكم فشك في النقصان فليصل حتى يشك في

اس سلسلے میں مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نماز کے سلسلے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مذاکرہ کر رہا تھا کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ تشریف لائے انہوں نے فرمایا کیا میں تم سے ایک حدیث بیان نہ کروں جسے میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ ہم نے کہا کیوں نہیں انہوں نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کو کمی کا شک ہو تو نماز پڑھتا رہے حتی کہ اس کو زیادہ ہونے کا شک ہو جائے۔

الزِّيَادَةِ

۱۷۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ هَلْ سَمِعْتَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ إِذَا نَسِيَ صَلَاتَهُ فَلَمْ يَدْرِ أَزَادَ أَمْ نَقَصَ مَا أُمِرَ فِيهِ قَالَ قُلْتُ مَا سَمِعْتَ أَنْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ شَيْئًا قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا سَمِعْتُ فِيهِ شَيْئًا وَلَا سَأَلْتُ عَنْهُ إِذْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ فِيمَا أَنْتُمَا فَأَخْبَرَهُ عُمَرُ رض فَقَالَ سَأَلْتُ هَذَا الْفَتَى عَنْ كَذَا فَلَمْ أَجِدْ عِنْدَهُ عِلْمًا فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لَكِنْ عِنْدِي لَقَدْ سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ رض أَنْتَ عِنْدَنَا الْعَدْلُ الرِّضَا فَمَاذَا سَمِعْتَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَشَكَّ فِي الْوَاحِدَةِ وَالثِّنْتَيْنِ فَلْيَجْعَلْهَا وَاحِدَةً وَإِذَا شَكَّ فِي الثَّلَاثِ أَوِ الْأَرْبَعِ فَلْيَجْعَلْهَا ثَلَاثًا حَتَّى يَكُونَ الْوَهْمُ فِي الزِّيَادَةِ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ

۱۷۶۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو زُرْعَةَ وَهْبُ اللَّهِ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ أَنَا حَيْوَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ حَدَّثَهُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ أَثَلَاثًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو انھوں نے فرمایا اے ابن عباس! کیا تم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں کچھ سنا جو نماز میں بھول جائے اور اسے معلوم نہ ہو سکے کہ جس قدر حکم دیا گیا ہے اس میں اضافہ کیا ہے یا کمی؟ (حضرت ابن عباس فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا اے امیرالمومنین! آپ نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سنا۔ انھوں نے فرمایا آگاہ رہو! اللہ کی قسم! میں نے اس سلسلے میں کچھ نہ سنا اور نہ ہی آپ سے سوال کیا۔ اتنے میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تشریف لائے انھوں نے فرمایا تم کس بارے میں گفتگو کر رہے ہو؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو بتاتے ہوئے فرمایا کہ میں نے اس نوجوان سے فلاں مسئلے کے بارے میں سوال کیا لیکن اس کے پاس (اس بات کا) علم نہ پایا۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے معلوم ہے۔ میں نے یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ آپ ہمارے نزدیک عادل و پسندیدہ ہیں (بتائیے) آپ نے کیا سنا انھوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک ہو تو اگر ایک اور دو میں شک ہو تو اُسے ایک قرار دے۔ اگر تین اور چار میں شک ہو تو اسے تین قرار دے حتیٰ کہ اسے زیادہ کا وہم ہو پھر سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کرلے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک نماز پڑھے اور اسے پتہ نہ چلے کہ تین پڑھی ہیں یا چار، تو یقین پر عمل کرے اور شک کو چھوڑ دے اگر نماز کم ہو تو مکمل کرے اور دو سجدے شیطان کی مخالفت میں ہوں گے اگر نماز مکمل کر لی ہے تو جو کچھ زائد ہے وہ سجدوں

فَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِينِ وَيَدَعُ الشَّكَّ فَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ نَقَصَتْ فَقَدْ أَتَمَّهَا وَكَانَتِ السَّجْدَتَانِ تَرْغِيمَانِ لِلشَّيْطٰنِ وَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ تَامَّةً كَانَ مَا زَادَ وَالسَّجْدَتَانِ لَهُ نَافِلَةً۔

سمیت نفل ہو جائیں گے۔

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ۔

حضرت ہشام ابن سعد حضرت زید بن اسلم سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے سلام سے پہلے" کے الفاظ نہیں کہے۔

۱۷۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا الْمَاجِشُونَ عَنْ زَيْدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ قَبْلَ التَّسْلِيمِ۔

حضرت ماجشون نے حضرت زید سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا لیکن سلام سے پہلے کے الفاظ نہیں کہے۔

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ أَبَا سَعِيدٍ رض۔

حضرت عثمان ابن عمر فرماتے ہیں۔ مجھے حضرت مالک نے بتایا انھوں نے حضرت زید سے روایت کیا۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ البتہ ان کی روایت میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهٰذِهِ الْآثَارُ تَزِيدُ عَلَى الْآثَارِ الْأُوَلِ لِأَنَّ هٰذِهِ تُوجِبُ الْبِنَاءَ عَلَى الْأَقَلِّ وَالسَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهِيَ أَوْلَى مِنْهَا لِأَنَّهَا قَدْ زَادَتْ عَلَيْهَا وَقَالَ آخَرُونَ الْحُكْمُ فِي ذٰلِكَ أَنْ يَنْظُرَ الْمُصَلِّي إِلَى أَكْبَرِ رَأْيِهِ فِي ذٰلِكَ فَيَعْمَلُ عَلَى ذٰلِكَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ وَإِنْ كَانَ لَا رَأْيَ لَهُ فِي ذٰلِكَ بَنَى عَلَى الْأَقَلِّ حَتَّى يَعْلَمَ يَقِينًا أَنَّهُ قَدْ صَلَّى مَا عَلَيْهِ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایات پہلی روایات سے زائد مضمون پر مشتمل ہیں کیونکہ یہ روایات کم از کم رکعات پر بنا اور اس کے بعد دو سجدوں کو واجب قرار دیتی ہیں۔ لہٰذا یہ ان سے زیادہ بہتر ہیں۔ کیونکہ ان میں ان کی نسبت اضافہ ہے۔ —— لیکن دوسرے حضرات کہتے ہیں کہ اس سلسلے میں حکم یہ ہے کہ نمازی اپنی بڑی رائے کو دیکھے اور اس پر عمل کرے پھر سلام کے بعد دو سجدے کرے اور اگر اس سلسلے میں اس کی کوئی رائے نہ ہو تو کم از کم پر بنا کرے حتیٰ کہ اُسے یقین ہو جائے کہ جو کچھ فرض تھا اسے ادا کر لیا ہے انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

۱۸۰۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ

حضرت منصور فرماتے ہیں میں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے نماز میں شک کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا، جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں اگر نفل پڑھ رہا ہوں تو نئے سرے سے

بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الشَّكِّ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَاِنْ كَانَتِ التَّطَوُّعُ اسْتَقْبَلْتُ وَاِنْ كَانَتْ فَرِيْضَةً سَلَّمْتُ وَسَجَدْتُ قَالَ فَذَكَرْتُهُ لِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُ بِقَوْلِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ حَدَّثَنِيْ عَلْقَمَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَهَا اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ۔

۱۸۱۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ اَثَلٰثًا صَلّٰى اَمْ اَرْبَعًا فَلْيَنْظُرْ اَحْرٰى ذٰلِكَ اِلَى الصَّوَابِ فَلْيُتِمَّهُ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَيَتَشَهَّدُ وَيُسَلِّمُ۔

۱۸۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَنْصُوْرٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ وَيَتَشَهَّدُ۔

۱۸۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْعَمَلُ بِالتَّحَرِّيْ وَتَصْحِيْحُ الْاٰثَارِ يُوْجِبُ مَا يَقُوْلُ اَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ لِاَنَّ هٰذَا الْمَعْنٰى اِنْ بَطَلَ وَوَجَبَ اَنْ لَا يَعْمَلَ بِالتَّحَرِّيْ انْتَفٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ وَاِنْ وَجَبَ الْعَمَلُ بِالتَّحَرِّيْ اِذَا كَانَ لَهٗ رَأْيٌ وَالْبِنَاءُ عَلَى الْاَقَلِّ اِذَا لَمْ يَكُنْ لَهٗ رَأْيٌ اسْتَوٰى حَدِيْثُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رض

وَحَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ رض وَ

پڑھتا ہوں اور اگر فرض نماز ہو تو سلام پھیر کر سجدہ کرتا ہوں (حضرت منصور) فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت ابراہیم سے ذکر کی تو انھوں نے فرمایا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے قول کو لے کر کیا کروگے مجھے حضرت علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک نماز میں بھول جائے تو غور و فکر کر کے دو سجدے کر لے۔

حضرت ابراہیم، حضرت علقمہ سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک نماز پڑھ رہا ہو پس اسے یاد نہ ہو کہ تین رکعات پڑھی ہیں یا چار؟ تو جو کچھ زیادہ بہتر ہو اس کا اعتبار کرکے نماز کو مکمل کرے۔ پھر سہو کے دو سجدے کرکے تشہد پڑھے اور سلام پھیرے۔

حضرت روح بن قاسم، حضرت منصور سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ اس میں یہ نہیں فرمایا کہ تشہد پڑھے۔

حضرت زائدہ بن قدامہ حضرت منصور سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

اس حدیث میں غور و فکر (سے ثابت ہونے والی بات) پر عمل کا ثبوت ہے۔ روایات کے معانی کی تصحیح سے پہلے قول والوں کی بات واجب قرار پاتی ہے۔ کیونکہ اگر یہ مفہوم باطل ہو اور غور و فکر پر عمل کرنا ضروری نہ ہو تو اس حدیث کی نفی ہو جائے گی۔ اور اگر اس کی اپنی رائے کی صورت میں غور و فکر پر عمل کرنا اور رائے نہ ہونے کی صورت میں کم از کم کا اعتبار کرنا ضروری ہو تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی روایت، حضرت ابوسعید اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایات مساوی ہوں گی اور تمام روایات

حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض فَصَارَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا قَدْ جَاءَ فِي مَعْنًى غَيْرِ الْمَعْنَى الَّذِي جَاءَ فِيْهِ الْآخَرُ وَهٰكَذَا يَنْبَغِي أَنْ يُخَرَّجَ عَلَيْهِ الْآثَارُ وَيُحْمَلُ عَلَى الْاِتِّفَاقِ مَا قُدِرَ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَا يُحْمَلُ عَلَى التَّضَادِّ إِلَّا أَنْ لَا يُوْجَدَ لَهَا وَجْهٌ غَيْرُهُ. **فَهٰذَا** حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

وَمِمَّا يُصَحِّحُ مَا ذَهَبُوْا إِلَيْهِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مَا ذَكَرْنَا ثُمَّ قَالَ هُوَ رَأْيُهُ إِنَّهُ يَتَحَرّٰى۔

۱۸۴۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا شَيْخٌ أَحْسِبُهُ أَبَا زَيْدٍ الْهَرَوِيَّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ إِدْرِيْسُ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيْهِ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رض فِي الْوَهْمِ يَتَحَرّٰى۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رض مِثْلُ ذٰلِكَ أَيْضًا۔

۱۸۵۔ **حَدَّثَنَا** أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ رض وَأَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ عَنْ رَجُلٍ سَهَا فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى ثَلٰثًا أَمْ أَرْبَعًا فَقَالَا يَتَحَرّٰى أَصْوَبَ ذٰلِكَ فَيُتِمُّهُ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

۱۸۶۔ **حَدَّثَنَا** أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ فِي الْوَهْمِ يَتَحَرّٰى قَالَ قُلْتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہے دوسرے قول والوں کے خلاف مفہوم ثابت ہوگا۔ جس قدر ممکن ہو روایات کا مفہوم اسی طرح کرنا اور انہیں متفق علیہ بات پر محمول کرنا چاہیے اور تضاد پر محمول نہیں کرنا چاہیے۔ ماسوائے اس کے کہ اس کے لیے کوئی دوسرا مفہوم نہ پایا جائے۔

معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے اس باب کا یہی حکم ہے امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

جن روایات سے ان کے مذہب کی صحت ثابت ہوتی ہے ان میں ایک سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد ہے جسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا اور ہم نے اس باب کے شروع میں اسے ذکر کیا پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی

حضرت شعبہ فرماتے ہیں حضرت ادریس نے اپنے والد سے سن کر مجھے بتایا وہ بیان کرتے تھے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا (نماز میں) وہم کی صورت میں غور و فکر کرے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو (نماز میں) بھول گیا اور اسے یاد نہیں کہ تین رکعات پڑھی ہیں یا چار۔ ان دونوں حضرات نے فرمایا ان میں سے بہتر کے بارے میں سوچے پھر اسے پورا کر کے بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔

حضرت سلیمان یشکری، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا کہ وہم کی صورت میں غور و فکر کرے (حضرت سلیمان) فرماتے ہیں میں نے پوچھا یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے انھوں نے فرمایا (ہاں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے

فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ مَا رَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هُوَ إِذَا كَانَ لَا يَدْرِي أَثَلَاثًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا وَلَمْ يَكُنْ أَحَدُهُمَا أَغْلَبَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْآخَرِ، أَمَّا إِذَا كَانَ أَحَدُهُمَا أَغْلَبَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْآخَرِ عَمِلَ عَلَى ذٰلِكَ **فَقَدْ** وَافَقَ مَا رُوِيَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رض لِيَتَّفِقَ جَمِيعُ مَا رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا أَجَابَ بِهِ الَّذِي سَأَلَهُ مِنْ بَعْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ أَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ الْأَخِيرَةِ لَا مَا قَالَ مَنْ خَالَفَهُمْ۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا وہ اس صورت سے متعلق ہے جب یہ معلوم نہ ہو کہ تین پڑھی ہیں یا چار اور کسی ایک کے بارے میں غالب گمان نہ ہو لیکن جب کسی ایک کے بارے میں غالب گمان ہو تو اس پر عمل کرے۔

جب حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات اور جو کچھ انھوں نے آپ کے بعد پوچھنے والوں کو جواب دیا، کو جمع کیا گیا تو یہ دوسرے گروہ کے قول کے موافق ہو گیا ان کے مخالفین کے قول کے (مطابق) نہیں۔

وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض فِي التَّحَرِّي مِثْلُهُ۔

غور و فکر کے بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

١٨٧- **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ قَالَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَأَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ رض عَنْ أَنَسٍ مِثْلَهُ۔

حضرت حماد بن سلمہ اور ابو عوانہ، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٨٨- **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رض كَانَ يَقُولُ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَوَخَّ الَّذِي يَظُنُّ أَنَّهُ نَسِيَ مِنْ صَلَاتِهِ فَلْيُصَلِّهِ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے جب تم میں سے کسی ایک کو نماز میں شک واقع ہو تو جو کچھ بھول چکا ہے۔ اس کے بارے میں سوچ و بچار کر کے اسے پڑھے اور بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے۔

١٨٩- **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت عمر بن محمد نے حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل ذکر کیا۔

١٩٠- **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رض كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنِ النِّسْيَانِ فِي صَلَاةٍ يَقُولُ لِيَتَوَخَّ أَحَدُكُمُ الَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ نَسِيَ مِنْ صَلَاتِهِ فَلْيُصَلِّهِ۔

حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نماز میں بھولنے کے بارے میں پوچھا جاتا تو آپ فرماتے کہ تم میں سے ایک اس کے بارے میں غور کرے جس کے بارے میں اسے خیال ہے کہ نماز سے اسے بھول گیا۔ پھر اسے پڑھے۔

۱۹۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض فِي التَّحَرِّي فِي الشَّكِّ فِي الصَّلٰوةِ بِمِثْلِ مَا فِي حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عُمَرَ نَفْسِهِ. وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْأَصْلَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ أَنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَبْلَ دُخُولِهِ فِي الصَّلٰوةِ قَدْ كَانَ عَلَيْهِ أَنْ يَأْتِيَ بِأَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فَلَمَّا شَكَّ فِي أَنْ يَكُونَ جَاءَ بِبَعْضِهَا وَجَبَ النَّظَرُ فِي ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ كَيْفَ كَانَ حُكْمُهُ فَرَأَيْنَاهُ لَوْ شَكَّ فِي أَنْ يَكُونَ جَاءَ بِبَعْضِهَا وَجَبَ النَّظَرُ فِي ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ كَيْفَ كَانَ حُكْمُهُ فَرَأَيْنَاهُ لَوْ شَكَّ فِي أَنْ يَكُونَ قَدْ صَلّٰى لَكَانَ عَلَيْهِ أَنْ يُصَلِّيَ حَتّٰى يَعْلَمَ يَقِينًا أَنَّهُ قَدْ صَلّٰى وَلَا يَعْمَلُ فِي ذٰلِكَ بِالتَّحَرِّي فَكَانَ النَّظَرُ عَلٰى هٰذَا أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ هُوَ فِي كُلِّ شَيْءٍ مِنْ صَلٰوتِهِ كَانَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَرْضٌ عَلَيْهِ أَنْ يَأْتِيَ بِهِ حَتّٰى يَعْلَمَ يَقِينًا أَنَّهُ قَدْ جَاءَ بِهِ. فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ أَنَّ الْفَرْضَ عَلَيْهِ غَيْرُ وَاجِبٍ حَتّٰى يَعْلَمَ يَقِينًا أَنَّهُ وَاجِبٌ عَلَيْهِ قِيلَ لَهُ لَيْسَ هٰكَذَا وَجَدْنَا الْعِبَادَاتِ كُلَّهَا لِأَنَّا قَدْ تَعَبَّدْنَا أَنَّهُ إِذَا أُغْمِيَ عَلَيْنَا فِي يَوْمِ ثَلٰثِينَ مِنْ شَعْبَانَ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ مِنْ رَمَضَانَ فَيَجِبُ عَلَيْنَا صَوْمُهُ وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ مِنْ شَعْبَانَ فَلَا يَكُونُ عَلَيْنَا صَوْمُهُ أَنَّهُ لَيْسَ عَلَيْنَا صَوْمُهُ حَتّٰى نَعْلَمَ يَقِينًا أَنَّهُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَنَصُومُهُ وَكَذٰلِكَ رَأَيْنَا آخِرَ شَهْرِ رَمَضَانَ إِذَا أُغْمِيَ عَلَيْنَا فِي يَوْمِ الثَّلٰثِينَ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَيَكُونُ عَلَيْنَا صَوْمُهُ وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ مِنْ شَوَّالٍ فَلَا يَكُونُ عَلَيْنَا صَوْمُهُ أُمِرْنَا

حضرت ایوب، حضرت نافع سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نماز میں شک پیدا ہونے کی صورت میں غور و فکر کے سلسلے میں حضرت ابن وہب کی روایت کی مثل روایت کرتے ہیں جو انھوں نے حضرت مالک کے واسطے سے اور بلا واسطہ بھی حضرت عمر بن محمد سے روایت کی ہے۔ ——— غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ اس سلسلے میں ہمارے سامنے ایک متفق علیہ ضابطہ ہے وہ یہ کہ نماز شروع کرنے سے پہلے اس شخص پر چار رکعات فرض تھیں جب اسے بعض کی ادائیگی میں شک ہوا تو اس کا حکم معلوم کرنے کے لیے غور و فکر ضروری ہو گیا پس ہم دیکھتے ہیں کہ اگر اسے (محض) پڑھنے میں شک ہو (کہ نماز پڑھی یا نہ؟) تو اس پر پڑھنا لازم ہے حتیٰ کہ وہ یقین کے ساتھ جان لے کہ اس نے نماز پڑھلی ہے۔ اس میں محض سوچ سے کام نہیں لیا جائے گا تو نماز کے تمام فرائض جن کی ادائیگی اس پر لازم ہے کے سلسلے میں قیاس کا یہی تقاضا ہے حتیٰ کہ اسے ادائیگی کا یقین ہو جائے اگر کوئی شخص کہے کہ جب تک اسے عمل کے واجب ہونے کا یقین نہ ہو جائے اس پر اس کی ادائیگی لازم نہیں۔ ——— (جواب میں) کہا جائے گا کہ ہم تمام عبادات کو اس طرح نہیں پاتے کیونکہ جب ہمیں شعبان (کی ۲۹ ویں رات) کو چاند نظر نہ آئے تو یہاں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ یہ رمضان المبارک کا دن ہو تو ہم پر اس کا روزہ واجب ہوگا اور اس کے شعبان سے ہونے کا بھی احتمال ہوتا ہے پس اس کا روزہ فرض نہ ہوگا تو جب تک ہمیں یقین نہ ہو کہ رمضان المبارک کا مہینہ ہے ہم پر روزہ فرض نہ ہوگا کہ ہم روزہ رکھیں اسی طرح ہم رمضان کے آخر کو دیکھتے ہیں کہ جب ہمیں رمضان (کی ۲۹ ویں رات) کو چاند نظر نہ آئے تو اس بات کا احتمال ہوگا کہ یہ رمضان المبارک کا دن ہو تو ہم پر اس کا روزہ فرض ہوگا اور اس کے شوال سے ہونے کا بھی احتمال ہوگا تو اس دن کا روزہ فرض نہ ہوگا لیکن ہمیں روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا، جب تک ہم یقین سے جان نہ لیں کہ اس دن کا روزہ ہم پر فرض نہیں پس جو شخص کسی کام کو یقین کے ساتھ شروع کرتا ہے۔

بأن أصوموه حتى تعلموا يقينا أنه ليس عليكم صومه. فكان من دخل في شيء بيقين لم يخرج منه إلا بيقين. فالنظر على ذلك أن يكون كذلك من دخل في صلاته بيقين أنها عليه لم يحل له الخروج منها إلا بيقين أنه قد حل له الخروج منها. وقد جاء ما استشهدنا به من حكم الإغماء في شعبان وشهر رمضان عن النبي صلى الله عليه وسلم متواترا كما ذكرناه.

"اور وہ یقین کے بغیر نہیں نکل سکتا۔

تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ جو شخص نماز میں اس یقین کے ساتھ داخل ہوتا ہے کہ وہ اس پر فرض ہے وہ اس وقت تک اس سے باہر نہیں آسکتا جب تک اسے یقین نہ ہو جائے کہ اس کے لیے نماز سے نکلنا جائز ہو گیا ہے شعبان المعظم اور رمضان المبارک میں چاند کے نظر آنے کے حکم سے جو ہم نے استدلال کیا ہے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایات آئی ہیں جیسا کہ ہم نے اسے ذکر کیا ہے۔

١٩٢- **فمما** روي عنه في ذلك ما حدثنا علي بن معبد قال ثنا روح بن عبادة قال ثنا زكريا عن عمرو بن دينار أن محمد بن جبير أخبره أنه سمع ابن عباس رضي الله عنهما يقول إني لأعجب من الذين يصومون قبل رمضان إنما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا رأيتم الهلال فصوموا وإذا رأيتموه فأفطروا فإن غم عليكم فعدوا ثلاثين.

حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں حضرت محمد بن جبیر رضی اللہ عنہ نے ان کو بتایا کہ انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا آپ نے فرمایا میں ان لوگوں کو پسند کرتا ہوں جو رمضان المبارک سے پہلے روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بتایا جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور اسے دیکھ کر ہی روزہ چھوڑو اور اگر وہ تم پر مخفی رہے تو تیس دن شمار کر لو۔

١٩٣- **حدثنا** أبو بكرة قال ثنا إبراهيم بن بشار قال ثنا سفيان قال ثنا عمرو عن محمد عن ابن عباس قال سمعته يقول فذكر مثله.

١٩٤- **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا روح قال ثنا حماد عن عمرو بن دينار عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

١٩٥- **حدثنا** إبراهيم بن مرزوق قال ثنا عبد الله بن بكر وروح قال ثنا حاتم بن أبي صغيرة عن سماك بن حرب قال دخلت على عكرمة فقال سمعت ابن عباس رضي الله عنهما يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فذكر مثله.

حضرت سفیان فرماتے ہیں ہم سے عمرو نے بیان کیا انھوں نے حضرت محمد سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے تھے — اس کے بعد اس کی مثل ذکر کیا — حضرت

حضرت عمرو بن دینار حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں — حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انھوں نے فرمایا میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا — پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

١٩٦- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ رَأَيْنَا هِلَالَ رَمَضَانَ فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ قَدْ مَدَّهُ لِرُؤْيَتِهِ فَإِذَا أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ.

حضرت ابوالبختری فرماتے ہیں ہم نے رمضان المبارک کا چاند دیکھا تو ایک شخص کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں بھیجا اس نے ان سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کو چاند دیکھنے تک بڑھایا ہے اگر تم چاند نہ دیکھ سکو تو گنتی پوری کرو۔

١٩٧- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ.

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور اسے دیکھ کر ہی روزہ رکھنا چھوڑو اگر وہ تم سے مخفی رہے تو اس کے لیے (دنوں کا) اندازہ لگا لو۔

١٩٨- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں ان کو حضرت مالک نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے خبر دی — پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

١٩٩- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَحَدَّثَنِي أُسَامَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت اسامہ حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٢٠٠- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت ایوب حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٢٠١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَبُو قُرَّةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت ابن شہاب حضرت سالم سے وہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے اور وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٢٠٢- حَدَّثَنَا ابْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ

حضرت ابوالزبیر فرماتے ہیں کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا — پھر اس کی مثل ذکر کیا ہے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَعُدُّوا ثَلٰثِيْنَ۔

انھوں نے فرمایا کہ تیس روزے پورے کرو۔

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حُمَيْدٍ الرُّؤَاسِيُّ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيْ إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَصُمْ ثَلٰثِيْنَ إِلَّا أَنْ تَرَى الْهِلَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا جب رمضان المبارک کا مہینہ آئے تو تیس دن روزے رکھو مگر یہ کہ اس سے پہلے چاند دیکھ لو۔

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَبُوْ قُرَّةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَأَفْطِرُوْا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوْا ثَلٰثِيْنَ۔

حضرت سعید ابن مسیب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب تم (رمضان کا) چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور (شوال کا) چاند دیکھ کر افطار کرو (روزہ رکھنا چھوڑ دو) اگر تمہیں چاند نظر نہ آئے تو تیس دن پورے کرو۔

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رض يَقُوْلُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت محمد بن زیاد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابو القاسم (رسول اکرم) صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا —— پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو سلمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ ابْنُ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَرَأَيْتَ الْيَوْمَ الَّذِيْ يُخْتَلَفُ فِيْهِ يَقُوْلُ فِرْقَةٌ مِنْ شَعْبَانَ وَيَقُوْلُ فِرْقَةٌ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت قیس بن طلق اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے ایک شخص کو سنا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس دن کے بارے میں بتائیے جس میں اختلاف کیا جاتا ہے۔ ایک گروہ کہتا ہے یہ شعبان سے ہے اور دوسری جماعت کہتی ہے یہ رمضان المبارک سے ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا —— پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

---

۲۰۸ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ رَجُلٍ أَوْ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَقَدَّمُوْا هٰذَا الشَّهْرَ حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ۔

حضرت ربعی بن حراش ایک شخص سے یا فرمایا صحابہ کرام میں سے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا اس مہینے کو آگے نہ کرو یہاں تک کہ تم چاند دیکھ لو یا گنتی مکمل کرو اور جب تک چاند نہ دیکھو یا گنتی پوری نہ کرو روزہ نہ چھوڑو۔

فَلَمَّا لَمْ يَأْمُرْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخُرُوْجِ مِنَ الصَّوْمِ الَّذِيْ قَدْ دَخَلُوْا فِيْهِ إِلَّا بِيَقِيْنٍ أَنَّهُمْ قَدْ خَرَجُوْا مِنْهُ ثُمَّ لَمْ يُخْرِجْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ أَيْضًا مِنَ الصَّوْمِ الَّذِيْ قَدْ دَخَلُوْا فِيْهِ إِلَّا بِيَقِيْنٍ أَنَّهُمْ قَدْ خَرَجُوْا مِنْهُ كَانَ كَذٰلِكَ أَيْضًا يَجِيْءُ فِي النَّظَرِ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ مَنْ دَخَلَ فِيْ صَلٰوةٍ وَهُوَ مُسْتَيْقِنٌ أَنَّهَا عَلَيْهِ لَا يَخْرُجُ مِنْهَا إِلَّا بِيَقِيْنٍ مِنْهُ أَنَّهُ قَدْ أَتَمَّهَا۔

توجب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس افطار سے جس کو انھوں نے یقین کے ساتھ شروع کیا تھا یقین کے بغیر چھوڑنے کا حکم نہیں دیا پھر ان کو اس روزے سے بھی جسے یقین کے ساتھ شروع کیا تھا یقین کے بغیر باہر آنے کی اجازت نہیں دی تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ جو شخص یقین کے ساتھ نماز میں داخل ہوتا ہے وہ بھی اس یقین کے ساتھ نماز سے باہر آئے کہ اس کے ذمہ کچھ بھی باقی نہیں۔

بَابُ (۹۲) سُجُوْدِ السَّهْوِ فِي الصَّلٰوةِ هَلْ هُوَ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ أَوْ بَعْدَهٗ؟

سجدہ سہو سلام سے پہلے ہے یا بعد؟

۲۰۹ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ هُوَ ابْنُ بُحَيْنَةَ أَنَّهُ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ وَنَسِيَ أَنْ يَقْعُدَ فَمَضٰى فِيْ قِيَامِهٖ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنْ صَلٰوتِهٖ۔

حضرت عبداللہ بن مالک (ابن بحینہ) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوگئے اور بیٹھنا بھول گئے تو آپ نے قیام جاری رکھا پھر نماز سے فارغ ہونے کے بعد دو سجدے کیے۔

۲۱۰ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت یحییٰ بن سعید بواسطہ عبدالرحمن اعرج حضرت عبداللہ بن بحینہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ وَلَمْ يُبَيِّنْ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ الْفَرَاغُ مَا هُوَ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الْفَرَاغُ هُوَ السَّلَامُ وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الْفَرَاغُ مِنَ التَّشَهُّدِ قَبْلَ السَّلَامِ.

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں بیان نہیں کیا کہ فراغت سے کیا مراد ہے ہوسکتا ہے فراغت سلام ہو اور ممکن ہے سلام سے پہلے تشہد سے فراغت ہو۔ پس ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو ——

۲۱۱۔ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَإِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُحَيْنَةَ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ كَبَّرَ فِيْ كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ وَسَجَدَ بِهِمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوْسِ.

حضرت ابن شہاب، حضرت عبدالرحمٰن اعرج سے روایت کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن بحینہ نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کیا البتہ انھوں نے مزید فرمایا کہ جب آپ نماز مکمل کر چکے تو سلام سے پہلے بیٹھے ہوئے ہی دو سجدے کیے۔ ہر سجدے کے لیے تکبیر کہی لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ دو سجدے کیے یہ اس قعدے کی جگہ تھے جسے آپ بھول گئے تھے۔

——

۲۱۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ وَعَمْرٌو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

حضرت مالک اور عمرو، حضرت ابن شہاب سے وہ عبدالرحمٰن اعرج سے وہ ابن بحینہ سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

——

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حضرت ابن ابی ذئب، حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

——

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ هُرْمُزَ الْأَعْرَجُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً نَظُنُّ أَنَّهَا الْعَصْرُ فَقَامَ فِي الثَّانِيَةِ وَلَمْ يَجْلِسْ فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ.

حضرت عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج، حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک نماز پڑھائی۔ ہمارا خیال ہے وہ عصر کی نماز تھی۔ دوسری رکعت کے بعد آپ کھڑے ہوئے اور قعدہ نہ کیا سلام پھیرنے سے پہلے آپ نے بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے۔

——

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا فِيْ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ أَنَّ الْفَرَاغَ الْمَذْكُوْرَ فِي الْأَحَادِيْثِ الَّتِيْ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ هُوَ قَبْلَ السَّلَامِ.

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ان احادیث میں جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ اس باب کے شروع میں مذکورہ احادیث میں جس فراغ کا ذکر ہے وہ سلام سے پہلے ہے۔

۲۱۵- حدثنا علي بن عبد الرحمن قال ثنا عبد الله بن صالح قال ثنا بكر بن مضر عن عمرو بن الحارث عن بكير أن محمد بن عجلان مولى فاطمة حدثه عن محمد بن يوسف مولى عثمان حدثنا عن أبيه أن معاوية بن أبي سفيان صلى بهم فقام وعليه جلوس فلم يجلس فلما كان في آخر صلاته سجد سجدتين قبل أن يسلم وقال هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع۔

حضرت محمد بن یوسف (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما نے ان کو نماز پڑھائی تو قعدہ کے بغیر کھڑے ہو گئے اور نہ بیٹھے جب نماز کا آخر ہوا تو سلام سے پہلے دو سجدے کیے اور فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۱۶- حدثنا محمد بن حميد قال ثنا ابن أبي مريم قال أنا يحيى بن أيوب وابن لهيعة قال ثنا محمد بن عجلان فذكر بإسناده مثله

قال أبو جعفر فذهب إلى هذه الآثار قوم فقالوا هكذا سجود السهو هو قبل السلام من الصلاة وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا ما كان من سجود سهو لنقصان كان في الصلاة فهو قبل التسليم كما في حديث ابن بحينة وكما في حديث معاوية وما كان من سجود سهو وجب لزيادة زيدت في الصلاة فهو بعد التسليم۔

واحتجوا في ذلك بحديث أبي هريرة في خبر ذي اليدين وبحديث الخرباق وابن عمر في سجود النبي صلى الله عليه وسلم يومئذ لسهوه بعد التسليم۔

حضرت یحییٰ بن ایوب اور ابن لہیعہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت محمد بن عجلان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان روایات کو اپناتے ہوئے کہا ہے کہ نماز کا سجدہ سہو سلام سے پہلے ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ نماز میں نقصان کی وجہ سے لازم ہونے والا سجدہ سہو سلام پھیرنے سے پہلے ہے جیسا کہ حضرت ابن بحینہ کی روایت میں ہے اور جس طرح حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں مروی ہے اور جو سجدہ نماز میں اضافے کے باعث ہے وہ سلام کے بعد ہے

انھوں نے اس سلسلے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے جو حضرت ذوالیدین کی خبر سے متعلق ہے اور حضرت خرباق اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدہ سہو کے بارے میں احادیث سے کہ آپ نے اس دن سلام کے بعد سجدہ سہو کیا، استدلال کیا ہے۔

۲۱۷- فمن ذلك ما حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا ابن وهب عن الليث عن يزيد ابن أبي حبيب عن عراك بن مالك عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه سجد يوم ذي اليدين يعني سجدتي السهو بعد السلام۔

وسنذكر حديث ذي اليدين وكيف هو

اسی سے ہے حضرت عراک بن مالک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ذوالیدین (والے واقعہ) کے دن سہو کے دو سجدے سلام کے بعد کیے اور ہم حضرت ذوالیدین کی حدیث اور یہ کہ وہ کیسے ہے، نماز میں کلام کے باب میں ذکر کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس ضمن میں کچھ دوسرے لوگوں نے اختلاف کرتے ہوئے

فِي بَابِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى. وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا كُلُّ سَهْوٍ وَجَبَ فِي الصَّلٰوةِ بِزِيَادَةٍ أَوْ نُقْصَانٍ فَهُوَ بَعْدَ السَّلَامِ.

فرمایا کہ نماز میں ہر قسم کا سجدہ سہو چاہے وہ نماز میں زیادتی سے واجب ہو یا کمی سے، سلام کے بعد ہے۔

٢١٨۔ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هٰرُوْنَ قَالَ أَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَهَا فَنَهَضَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَسَبَّحْنَا بِهِ فَمَضٰى فَلَمَّا أَتَمَّ الصَّلٰوةَ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ.

انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا ہے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی تو آپ بھول کر دو رکعتوں کے بعد اٹھ کھڑے ہوئے ہم نے (اطلاع کے لیے) تسبیح کہی۔ لیکن آپ نے نماز کو جاری رکھا جب نماز مکمل کر لی تو سہو کے دو سجدے کیے۔

٢١٩۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حضرت علی بن شیبہ فرماتے ہیں ہم سے یزید نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

٢٢٠۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ قَالَ ثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ أَنَا الْمُغِيْرَةُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

حضرت زیادہ بن علاقہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

٢٢١۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَالِكِ الرَّوَاسِيُّ مِنْ أَنْفُسِهِمْ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يُحَدِّثُ أَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ سَهَا فِي الثِّنْتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ فَسُبِّحَ بِهِ فَاسْتَتَمَّ قَائِمًا حَتّٰى صَلّٰى أَرْبَعًا ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَقَالَ هٰذَا فِعْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت علی بن مالک رواسی فرماتے ہیں ہم نے حضرت عامر کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ پہلی دو رکعتوں میں بھول گئے تو تسبیح کہی گئی لیکن آپ پوری طرح کھڑے ہو گئے تھے یہاں تک کہ آپ نے چار رکعات مکمل کر لیں پھر سہو کے دو سجدے کیے اور فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے۔

٢٢٢۔ حَدَّثَنَا مُبَشِّرٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ مِثْلَهُ.

حضرت جابر، حضرت قیس بن حازم سے اور وہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٢٢٣۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَسَبَّحَ النَّاسُ خَلْفَهُ

حضرت قیس بن حازم فرماتے ہیں ہمیں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی تو وہ دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے آپ کے پیچھے لوگوں نے تسبیح کہی تو آپ نے ان کو کھڑا رہنے کا اشارہ فرمایا جب نماز مکمل کر چکے تو سلام پھیرا

فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ قُومُوا فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ سَلَّمَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَتَمَّ أَحَدُكُمْ قَائِمًا فَلْيُصَلِّ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَإِنْ لَمْ يَسْتَتِمَّ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَلَا سَهْوَ عَلَيْهِ۔

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ صَلَّى بِنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ قَائِمًا فَقُلْنَا سُبْحَانَ اللّٰهِ فَأَوْمَى وَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَمَضَى فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَوَى قَائِمًا مِنْ جُلُوسِهِ فَمَضَى فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَقَامَ مِنَ الْجُلُوسِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَتِمَّ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَلَيْسَ عَلَيْهِ سَجْدَتَانِ فَإِنِ اسْتَوَى قَائِمًا فَلْيَمْضِ فِي صَلَاتِهِ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

فَهٰذَا الْمُغِيرَةُ يَحْكِي عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَجَدَ لِلسَّهْوِ لِمَا نَقَصَهُ مِنْ صَلَاتِهِ بَعْدَ السَّلَامِ وَهٰذِهِ الْأَحَادِيثُ قَدْ تَحْتَمِلُ وُجُوهًا فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَا ذَكَرْنَا فِي حَدِيثِ ابْنِ بُحَيْنَةَ وَمُعَاوِيَةَ مِنْ سُجُودِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلسَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ عَلَى كُلِّ سَهْوٍ وَجَبَ فِي الصَّلٰوةِ مِنْ نُقْصَانٍ أَوْ زِيَادَةٍ وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَا فِي حَدِيثِ الْمُغِيرَةِ مِنْ سُجُودِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ السَّلَامِ عَلَى كُلِّ سَهْوٍ أَيْضًا يَكُونُ فِي الصَّلٰوةِ يَجِبُ لَهُ سُجُودُ السَّهْوِ مِنْ نُقْصَانٍ أَوْ زِيَادَةٍ وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَا فِي حَدِيثِ عِمْرَانَ ؓ وَأَبِي هُرَيْرَةَ ؓ وَابْنِ عُمَرَ ؓ مِنْ سُجُودِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ

اور سہو کے دو سجدے کیے پھر فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی پوری طرح کھڑا ہو جائے تو نماز جاری رکھے اور سہو کے دو سجدے کرے اور اگر پوری طرح کھڑا نہیں ہوا تو بیٹھ جائے اس پر سہو کا سجدہ نہیں۔

حضرت مغیرہ بن شبیل، حضرت قیس بن ابی حازم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی تو آپ دو رکعتوں کے بعد سیدھے کھڑے ہو گئے۔ ہم نے کہا "سبحان اللہ" تو انہوں نے بھی اشارہ کرتے ہوئے "سبحان اللہ" کہا اور نماز جاری رکھی جب نماز مکمل کر چکے اور سلام پھیرا تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے پھر فرمایا ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو آپ قعدے کی بجائے سیدھے کھڑے ہو گئے آپ نے نماز کو جاری رکھا نماز مکمل کر چکے تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے پھر فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتے ہوئے قعدے کی بجائے کھڑا ہو جائے تو جب تک پوری طرح کھڑا نہ ہوا ہو بیٹھ جائے اور اس پر دو سجدے نہیں اور اگر

تو یہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ ہیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جب آپ کی نماز میں کمی واقع ہوئی تو آپ نے سلام کے بعد دو سجدے کیے اور ان احادیث میں کئی معانی کا احتمال ہے ممکن ہے جو کچھ ہم نے حضرت بحینہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدے کے بارے میں نقل کیا ہے کہ آپ نے سلام سے پہلے سجدہ کیا وہ ہر سہو کے بارے میں ہو جو نماز میں کمی یا زیادتی کی وجہ سے واجب ہوا۔ اور ہو سکتا ہے جو کچھ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے ہر قسم کے سہو میں سلام کے بعد سجدہ کیا وہ بھی اسی طرح ہر سہو کے متعلق ہو چاہے کمی کی وجہ سے واجب ہو یا زیادتی کی وجہ سے، اور ہو سکتا ہے جو کچھ حضرت عمران، ابوہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کی روایات میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام کے بعد سجدے کا

السلام بما زاده في الصلوة ساهيا يكون كذلك كل سجود وجب لسهو فهناك يسجده ولا يكون قصد بذلك إلى التفرقة بين السجود للزيادة وبين السجود للنقصان ويجوز أن يكون قد قصد بذلك التفرقة بينهما. **فنظرنا في** ذلك فوجدنا عمر بن الخطاب قد حضر سجود سهو النبي صلى الله عليه وسلم في يوم ذي اليدين للزيادة التي كان زادها في صلاته من تسليمه فيها وكان سجوده ذلك بعد السلام فوجدناه قد سجد بعد النبي صلى الله عليه وسلم لنقصان كان منه في الصلوة بعد السلام۔

ذکر ہے جو آپ نے بھول کر نماز میں اضافہ کی وجہ سے کیا وہ بھی اسی طرح ہو کہ ہر قسم کا سجدۂ سہو مراد ہو کہ جب بھی سجدہ واجب ہو اسی طرح (سلام کے بعد) کیا جائے آپ نے کمی یا زیادتی کی وجہ سے سجدہ سہو کے واجب ہونے میں تفریق کا قصد نہ فرمایا اور ممکن ہے آپ نے دونوں کے درمیان تفریق کا ارادہ فرمایا ہو ——— پس ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ذوالیدین والے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدۂ سہو میں حاضر تھے جو اضافے کے باعث تھا کہ آپ نے نماز میں ایک سلام کا اضافہ فرمایا اور آپ نے سلام کے بعد سجدۂ سہو کیا تو ہم دیکھتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کمی ہو جانے کی وجہ سے بھی سلام کے بعد سجدہ کیا۔

۲۲۵۔ **حدثنا** سليمن بن شعيب قال ثنا عبد الرحمن ابن زياد قال ثنا شعبة قال حدثني عكرمة بن عمار اليمامي عن ضمضم بن جوس الحنفي عن عبد الرحمن بن حنظلة بن الراهب أن عمر بن الخطاب صلى صلوة المغرب فلم يقرأ في الركعة الأولى شيئا فلما كانت الثانية قرأ فيها بفاتحة القرآن وسورة مرتين فلما سلم سجد سجدتي السهو۔

حضرت ابو عبد الرحمٰن ابن حنظلہ بن راہب فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نماز مغرب پڑھائی تو پہلی رکعت میں کچھ بھی قرأت نہ کی جب دوسری رکعت ہوئی تو اس میں سورۃ فاتحہ اور ایک سورت دو بار پڑھی اور سلام کے بعد سہو کے دو سجدے کیے۔

فصار سجود رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي قد علمه عمر بالزيادة التي كان زادها في صلوته وسجوده لها بعد السلام دليلا عنده على أن حكم كل سجود سهو في الصلوة مثله. **وقد فعل** سعد بن أبي وقاص أيضا مثل ذلك۔

تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سجدۂ سہو سے جو آپ نے زیادتی کی وجہ سے کیا تھا اور وہ سلام کے بعد تھا بطور دلیل جانا کہ نماز میں ہر قسم کے سجدہ کا یہی حکم ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کیا ہے۔

۲۲۶۔ **حدثنا** سليمن قال ثنا عبد الرحمن قال ثنا شعبة عن بيان أبي بشر الأحمسي قال سمعت قيس بن أبي حازم قال صلى بنا سعد بن مالك فقام في الركعتين الأوليين فقالوا سبحن

حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں ہمیں حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوئے تو انھوں (مقتدیوں) نے "سبحان اللہ" کہا انھوں نے بھی سبحان اللہ کہہ کر نماز جاری رکھی

اللهِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ فَمَضَى فَلَمَّا سَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَي السَّهْوِ۔

وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَأَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہم أَنَّهُمْ سَجَدُوا لِلسَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ۔

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ السَّهْوُ أَنْ يَقُوْمَ فِي قُعُوْدٍ أَوْ يَقْعُدَ فِي قِيَامٍ أَوْ يُسَلِّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَإِنَّهُ يُسَلِّمُ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَيَتَشَهَّدُ وَيُسَلِّمُ۔

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجْدَتَا السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ۔

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ زَيْدٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَسَبَّحَ الْقَوْمُ فَقَامَ فَأَتَمَّ الصَّلٰوةَ فَلَمَّا سَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ السَّلَامِ قَالَ عَطَاءٌ فَانْطَلَقْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرْتُ لَهُ مَا فَعَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ أَحْسَنَ وَأَصَابَ۔

۲۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ قَالَ صَلَّى بِنَا ابْنُ الزُّبَيْرِ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ فَسَبَّحْنَا بِهِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهِمْ فَقَضَى مَا عَلَيْهِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ۔

۲۳۱۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا

جب سلام پھیرا تو سہو کے دو سجدے کیے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن زبیر اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے کہ انھوں نے سلام کے بعد سجدۂ سہو کیا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں سہو یہ ہے کہ قعدے کی بجائے کھڑا ہو جائے یا قیام کی بجائے بیٹھ جائے یا دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دے تو وہ سلام پھیرنے کے بعد سہو کے دو سجدے کرے اور تشہد پڑھ کر سلام پھیرے۔

حضرت عمرو بن دینار، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا سہو کے دو سجدے سلام کے بعد ہیں۔

حضرت عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں کہ انھوں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی تو انھوں نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا لوگوں نے تسبیح کہی تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر نماز مکمل کی جب سلام پھیرا تو اس کے بعد دو سجدے کیے۔ حضرت عطاء فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کا عمل بتایا تو انھوں نے فرمایا

انہوں نے اچھا کیا اور درست کیا۔

حضرت یوسف بن مالک فرماتے ہیں حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے ہمیں نماز ظہر پڑھائی تو پہلی دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے ہم نے سبحان اللہ کہا تو انھوں نے بھی سبحان اللہ کہا اور ان (نمازیوں) کی طرف توجہ نہیں کی جو کچھ باقی تھا اسے مکمل کیا پھر سلام کے بعد دو سجدے کیے۔

حضرت ہشیم فرماتے ہیں حضرت ابو بشر سے انہیں

سعيد بن منصور قال ثنا هشيم قال أنا أبو بشر فذكر بإسناده مثله۔

خبر دی پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

٢٣٢- حدثنا أحمد بن داود قال ثنا أبو الوليد قال ثنا يزيد بن إبراهيم قال ثنا قتادة عن أنس أنه قال في الرجل يهم في صلاته لا يدري أزاد أم نقص قال يسجد سجدتين بعد ما يسلم۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جسے اپنی نماز میں وہم ہو جاتا ہے اور اسے پتا نہیں چلتا کہ اس نے (نماز میں) اضافہ کیا ہے یا کمی ؟ تو انھوں نے فرمایا سلام

٢٣٣- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا أبو عامر قال ثنا فليح عن ضمرة بن سعيد رض أنه صلى وراء أنس بن مالك رض فسها فسجد سجدتين بعد السلام۔

حضرت ضمرہ بن سعید فرماتے ہیں انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو ان کو وہم ہو گیا پس انھوں نے سلام کے بعد دو سجدے کیے۔

٢٣٤- حدثنا أحمد بن داود قال ثنا أبو معمر قال ثنا عبد الوارث قال ثنا عبد العزيز بن صهيب عن أنس رض أنه قام في الركعة الثانية فسبح به القوم فاستتم أربعا ثم سجد سجدتين بعد ما سلم ثم قال إذا وهمتم فافعلوا هكذا۔

حضرت عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ دوسری رکعت کے بعد کھڑے ہو گئے لوگوں نے تسبیح کہی تو آپ نے چار رکعات پوری کیں۔ پھر سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کیے اس کے بعد فرمایا جب تمہیں وہم ہو تو اسی طرح کرو۔

وهذا عمران بن حصين قد حضر سجود رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الخرباق للزيادة التي كان زادها في صلاته بعد السلام ثم قال هو من بعد النبي صلى الله عليه وسلم أن السجود للسهو بعد السلام ولم يفصل بين ما كان من ذلك لزيادة أو نقصان **فدل** ذلك أن السجود الذي حضره من رسول الله صلى الله عليه وسلم للسهو الذي كان سها حينئذ في صلاته كان ذلك عنده على أن كل سجود لكل سهو يكون في الصلاة كذلك أيضا۔

تو یہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ہیں جو یوم خرباق رضی اللہ عنہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سجدۂ سہو میں موجود تھے جو اضافے کے باعث تھا اور وہ سلام کے بعد تھا پھر انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد فرمایا کہ سجدۂ سلام کے بعد ہے اور انھوں نے اس کے زیادتی یا کمی کے باعث ہونے کا فرق نہیں کیا

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جس سجدہ سہو میں حاضر ہوئے اور وہ نماز میں بھولنے کی وجہ سے تھا، ان کے نزدیک وہ اس بات پر محمول ہے کہ نماز میں ہر قسم کے سہو کا سجدہ اسی طرح ہو گا۔

٢٣٥- حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو عمر قال أنا حماد بن سلمة أن خالدا الحذاء أخبرهم عن أبي قلابة عن عمران بن حصين قال في

حضرت ابو قلابہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے سجدۂ سہو کے بارے میں فرمایا کہ سلام پھیرے پھر سجدہ کرے اور اس کے بعد

سَجَدَ فِي السَّهْوِ يُسَلِّمُ ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يُسَلِّمُ.

وَقَدْ ذَكَرَ الزُّهْرِيُّ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ سُجُوْدَ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ فَلَمْ يَأْخُذْ بِهِ.

۲۳۶- **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ السُّجُوْدُ قَبْلَ السَّلَامِ فَلَمْ يَأْخُذْ بِهِ.

فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ. **وَأَمَّا** وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا الرَّجُلَ إِذَا سَهَا فِي صَلَاتِهِ لَمْ يُؤْمَرْ بِالسُّجُوْدِ لِلسَّهْوِ سَاعَةً كَانَ السَّهْوُ وَأُمِرَ بِتَأْخِيْرِهِ فَقَالَ قَائِلُوْنَ إِلَى مَا بَعْدَ السَّلَامِ وَقَالَ آخَرُوْنَ إِلَى آخِرِ صَلَاتِهِ قَبْلَ السَّلَامِ وَكَانَ مَنْ تَلَا سَجْدَةً فِي صَلَاتِهِ فَوَجَبَ عَلَيْهِ بِتِلَاوَتِهِ أَوْ ذَكَرَ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ أَنَّ عَلَيْهِ لِمَا تَقَدَّمَ مِنْهَا سَجْدَةً أَنَّهُ يُؤْمَرُ أَنْ يَأْتِيَ بِهَا حِيْنَئِذٍ وَلَا يُؤْمَرُ بِتَأْخِيْرِهَا إِلَى غَيْرِ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ مِنْ صَلَاتِهِ فَكَانَ مَا يَجِبُ مِنَ السُّجُوْدِ فِي الصَّلٰوةِ يُؤْتٰى بِهِ حَيْثُ وَجَبَ مِنْهَا وَلَا يُؤَخَّرُ إِلَى مَا بَعْدَ ذٰلِكَ وَكَانَ سُجُوْدُ السَّهْوِ قَدْ أُجْمِعَ عَلَى تَأْخِيْرِهِ عَنْ مَوْضِعِ السَّهْوِ حَتّٰى يَنْقَضِيَ كُلُّ الصَّلٰوةِ إِلَّا السَّلَامَ فَإِنَّهُ قَدِ اخْتُلِفَ فِي تَقْدِيْمِهِ قَبْلَ السُّجُوْدِ لِلسَّهْوِ وَفِي تَقْدِيْمِ السُّجُوْدِ لِلسَّهْوِ عَلَيْهِ. **فَكَانَ** النَّظَرُ عَلَى مَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُوْنَ حُكْمُ السَّلَامِ الْمُخْتَلَفِ فِيْهِ حُكْمَ مَا قَبْلَهُ مِنَ الصَّلٰوةِ الْمُجْتَمَعِ عَلَيْهِ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ مُقَدَّمًا عَلَى سُجُوْدِ السَّهْوِ كَانَ كَذٰلِكَ السَّلَامُ أَيْضًا مُقَدَّمًا عَلَى سُجُوْدِ السَّهْوِ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلَى مَا ذَكَرْنَا وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

پھر سلام پھیرے۔

حضرت امام زہری رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے سامنے سلام سے پہلے سجدۂ سہو کا ذکر کیا تو انھوں نے اسے قبول

حضرت سعید بن عبدالعزیز فرماتے ہیں مجھ سے حضرت زہری نے بیان کیا فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے سامنے سلام سے پہلے کا ذکر کیا تو انھوں نے اسے نہ اپنایا۔

معانی روایات کے اعتبار سے اس باب کا یہ بیان تھا۔

غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں جو شخص نماز میں بھول جائے اسے اسی وقت سجدۂ سہو کا حکم نہیں دیا جاتا بلکہ اسے تاخیر کا حکم دیا جاتا ہے (بعض حضرات نے کہا کہ سلام کے بعد تک اور کچھ حضرات نے فرمایا کہ نماز کے سلام سے پہلے نماز کے آخر تک مؤخر کیا جائے) اور جو شخص نماز میں آیت سجدہ تلاوت کرے یا اسے یاد آئے کہ اس پر پہلے سجدہ ہے تو اسے اسی وقت ادائیگی کا حکم ہے، نماز میں کسی دوسری جگہ تک مؤخر کرنے کا حکم نہیں تو نماز میں جو سجدۂ تلاوت واجب ہو وہ اسی وقت ادا کرنا ضروری ہے جب تک مؤخر نہیں کیا جائے گا اور سجدۂ سہو کے بھولنے کے وقت سے نماز کے آخر تک مؤخر کرنے پر اتفاق ہے۔ البتہ اختلاف اس بات میں ہے کہ سلام سجدے سے پہلے ہوگا یا سجدہ سلام سے پہلے؟ تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ سلام جس میں اختلاف ہے کا حکم نماز کے متفق علیہ حصے کی طرح ہو تو جب وہ (باقی نماز) سجدہ سہو سے پہلے ہے تو سلام بھی اس سے پہلے ہونا چاہیے قیاس اسی بات کا متقاضی ہے۔

یہ امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ٩٣ اَلْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ لِمَا يَحْدُثُ فِيهَا مِنَ السَّهْوِ۔

٢٣٧۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا شَيْخٌ أَحْسِبُهُ أَبَا زَيْدٍ الْهَرَوِيَّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قِلَابَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهِ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ سَلَّمَ وَانْصَرَفَ فَقَالَ لَهُ الْخِرْبَاقُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ صَلَّيْتَ ثَلٰثًا قَالَ فَجَاءَ فَصَلّٰى رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

٢٣٨۔ **حَدَّثَنَا** نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَقَامَ إِلَيْهِ الْخِرْبَاقُ وَزَعَمَ أَنَّهَا صَلٰوةُ الْعَصْرِ۔

٢٣٩۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلٰثِ رَكَعَاتٍ فَدَخَلَ الْحُجْرَةَ مُغْضَبًا فَقَامَ الْخِرْبَاقُ رَجُلٌ بَسِيطُ الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ أَمْ نَسِيتَ قَالَ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ فَسَأَلَ فَأُخْبِرَ فَصَلَّى الرَّكْعَةَ الَّتِي كَانَ تَرَكَ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

٢٤٠۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۹۳: نماز میں بھول واقع ہونے کی صورت میں کلام کرنا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ظہر کی تین رکعات پڑھائیں پھر سلام پھیرا اور واپس لوٹ گئے حضرت خرباق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے تین رکعات پڑھی ہیں فرماتے ہیں پھر آپ تشریف لائے اور ایک رکعت پڑھ کر سلام پھیرا اس کے بعد سہو کے دو سجدے کیے اور سلام پھیرا۔

حضرت وہیب (وہب) حضرت خالد حذاء سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے فرمایا کہ حضرت خرباق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ان کا خیال تھا کہ یہ نماز عصر ہے۔

حضرت ابو المہلب حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعات کے بعد سلام پھیرا پھر غصے کی حالت میں حجرۂ مبارکہ میں داخل ہوئے تو حضرت خرباق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ان کے ہاتھ کشادہ تھے، انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے؟ راوی فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چادر کھینچتے ہوئے باہر تشریف لائے اور آپ نے (اس سلسلے میں) پوچھا جب آپ کو بتایا گیا تو جو رکعت چھوڑی تھی اسے پڑھ کر سلام پھیرا پھر دو سجدے کر کے سلام پھیرا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو دو رکعتیں پڑھائیں اور آپ بھول گئے تو حضرت ذوالیدین نے عرض کیا پھر انھوں نے

صلى بالناس ركعتين فسها فسلم فقال له ذو اليدين
فذكر مثل حديث ابن عون وهشام وحديثهما
انه قال اقصرت الصلوة يا رسول الله قال لا
فصلى ركعتين اخراوين ثم سلم ثم سجد سجدتي
السهو ثم سلم۔

٢٤١۔ **حدثنا** ربيع المؤذن قال ثنا اسد قال
ثنا حماد بن زيد عن ايوب عن ابن سيرين عن
ابي هريرة رض قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه
وسلم احدى صلاتي العشي الظهر والعصر و
اكثر ظني انه ذكر الظهر فصلى ركعتين ثم
قام الى خشبة في مقدم المسجد فوضع يديه
عليها احداهما على الاخرى يعرف في وجهه
الغضب قال وخرج سرعان الناس فقالوا
اقصرت الصلوة وفي الناس ابو بكر و عمر
فهاباه ان يكلماه فقام رجل طويل اليدين
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم سماه ذا
اليدين فقال يا رسول الله انسيت ام قصرت
الصلوة فقال لم انس ولم تقصر الصلوة قال
بل نسيت يا رسول الله فاقبل على القوم فقال
اصدق ذو اليدين فقالوا نعم فجاء فصلى بنا
الركعتين الباقيتين ثم سلم ثم كبر ثم سجد
مثل سجوده او اطول ثم رفع راسه فكبر و
سجد مثل سجوده او اطول ثم رفع راسه و
كبر۔

٢٤٢۔ **حدثنا** نصر بن مرزوق قال ثنا الخصيب
قال ثنا وهيب عن ايوب وابن عون وسلمة
بن علقمة عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة رض
عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه۔

٢٤٣۔ **حدثنا** يونس قال انا ابن وهب ان مالكا

ابن عون اور ہشام کی حدیث کی مثل روایت کیا ان دونوں
کی روایت میں ہے کہ حضرت ذوالیدین (خرباق رضی اللہ عنہ)
نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہوگئی ہے آپ نے فرمایا نہیں
پھر آپ نے دوسری دو رکعات پڑھ کر سلام پھیرا پھر دو سجدے
کیے اور سلام پھیرا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے
ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شام کی دو نمازوں
یعنی ظہر و عصر میں سے ایک نماز پڑھائی (حضرت امام ابوجعفر
طحاوی فرماتے ہیں) میرا غالب گمان یہ ہے کہ انھوں نے
ظہر کا ذکر کیا، تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر کھڑے
ہوکر مسجد کے اگلے حصے میں ایک لکڑی کی طرف تشریف لے
گئے اس پر اپنے ہاتھ اس طرح رکھے کہ ایک ہاتھ دوسرے پر
تھا اور آپ کے چہرۂ انور سے غصہ ظاہر ہو رہا تھا۔ جلدی
جانے والے لوگ مسجد سے نکل گئے پھر لوگوں نے کہا کیا
نماز کم ہوگئی ہے؟ ان میں حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق
رضی اللہ عنہما بھی تھے انھوں نے آپ سے گفتگو کرنے سے خوف
محسوس کیا تو ایک صحابی جن کے ہاتھ لمبے تھے اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ
وسلم نے ان کا نام ذوالیدین رکھا تھا کھڑے ہوئے انھوں نے عرض کیا
یا رسول اللہ! کیا آپ بھول گئے یا نماز کم ہوگئی آپ نے فرمایا نہ میں بھولا اور نہ ہی
نماز کم ہوئی۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ سے بھول واقع ہوئی ہے
آپ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کیا ذوالیدین سچ کہتے ہیں؟ انھوں
نے عرض کیا جی ہاں! تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں باقی دو رکعتیں
پڑھائیں پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہہ کر عام سجدے کی طرح یا لمبا سجدہ کیا پھر سر
اٹھایا تکبیر کہی اور عام سجدے جیسا یا اس سے لمبا سجدہ کیا پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

ابن عون اور سلمہ بن علقمہ، حضرت ابن سیرین سے وہ حضرت
ابوہریرہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل
روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حَدَّثَهُ عَنْ أَيُّوبَ ابْنِ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنِ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ أَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ مَا بَعْدَ ذٰلِكَ فِي حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ نَحْوَ مَا ذَكَرَهُ حَمَّادٌ فِي حَدِيثِهِ مِنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رض صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَقُلْ أَبُو بَكْرَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ صَلَّى بِنَا۔

۲۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي لَبِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۲۴۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رض يَقُولُ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ۔

۲۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رض قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ۔

علیہ وسلم نے دو رکعتوں پر سلام پھیرا تو حضرت ذوالیدین نے عرض کیا کیا نماز کم ہو گئی۔ اس کے بعد اسی طرح ذکر کیا جیسے حضرت حماد بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت (نمبر ۲۴۱) میں ہے لیکن اس حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی، ذکر نہیں کیا جب کہ حضرت حماد کی روایت میں مذکور ہے۔

حضرت محمد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی، پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شام کی دو نمازوں میں سے ایک نماز پڑھائی۔ پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔ لیکن اس روایت میں حضرت ابوبکرہ راوی نے (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی) یہ بات نقل نہیں کی کہ سرکار دو عالم

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

ابن ابی احمد کے آزاد کردہ غلام حضرت ابوسفیان فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت یحیٰی بن ابی کثیر فرماتے ہیں ہم سے ابوسلمہ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ فَأُخْبِرَ بِمَا صَنَعَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ ابْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمًا فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَدْرَكَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنُقِصَتِ الصَّلٰوةُ أَمْ نَسِيتَ فَقَالَ لَمْ تُنْقَصْ وَلَمْ أَنْسَ فَقَالَ بَلٰى وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ۔

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ ثَنَا إِدْرِيسُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ۔

۲۵۲۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ فَذَكَرَ نَحْوَ ذٰلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ السَّلَامَ الَّذِي قَبْلَ السُّجُودِ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْكَلَامَ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الْمَأْمُومِينَ لِإِمَامِهِمْ لِمَا كَانَ مِنْهُ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَإِنَّ الْكَلَامَ مِنَ الْإِمَامِ وَمِنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرا تو عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہوگئی ہے فرمایا کیا بات ہے؟ پس آپ کو بتایا گیا جو عمل آپ نے کیا تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا اس کے بعد بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے۔

حضرت ابوسلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھائی تو دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا پھر لوٹ گئے۔ حضرت ذوالیدین کی آپ سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہوگئی یا آپ بھول گئے؟ آپ نے فرمایا نہ نماز کم ہوئی اور نہ ہی میں بھولا۔ عرض کیا ہاں کیوں نہیں اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ذوالیدین ٹھیک کہتے ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ! تو آپ نے لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں۔

حضرت ابن ہرمز حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے یہ اضافہ کیا کہ آپ نے سلام کے بعد سہو کے دو سجدے کیے۔

حضرت مقبری حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرا، اس کے بعد انھوں اس کی مثل ذکر کیا لیکن سجدے سے پہلے سلام کا ذکر نہیں کیا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ایک جماعت کا موقف ہے کہ نماز میں مقتدیوں کا امام سے ایسی گفتگو کرنا جو نماز سے متعلق ہو نماز کو نہیں توڑتی اور امام یا مقتدیوں کے نماز

الْمَأْمُومِيْنَ فِيْهَا عَلَى السَّهْوِ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ مَذْهَبِهِمْ فِيْ كَلَامِ الْمَأْمُوْمِ لِلْإِمَامِ بِمَا قَدْ تَرَكَهُ مِنَ الصَّلٰوةِ بِكَلَامِ ذِي الْيَدَيْنِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا وَفِيْ مَذْهَبِهِمْ فِي الْكَلَامِ عَلَى السَّهْوِ أَنْ لَا يَقْطَعَ الصَّلٰوةَ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذِي الْيَدَيْنِ لَمْ تُقْصَرْ وَلَمْ أَنْسَ وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ لَيْسَ فِي الصَّلٰوةِ قَالُوْا فَلَمَّا بَنٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا صَلّٰى وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ قَاطِعًا عَلَيْهِ وَلَا عَلٰى ذِي الْيَدَيْنِ الصَّلٰوةَ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْكَلَامَ لِإِصْلَاحِ الصَّلٰوةِ مُبَاحٌ فِي الصَّلٰوةِ وَأَنَّ الْكَلَامَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى السَّهْوِ غَيْرُ قَاطِعٍ لِلصَّلٰوةِ **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ وَقَالُوْا لَا يَجُوْزُ الْكَلَامُ فِي الصَّلٰوةِ إِلَّا بِالتَّكْبِيْرِ وَالتَّهْلِيْلِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَلَا يَجُوْزُ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِيْهَا بِشَيْءٍ حَدَثَ مِنَ الْإِمَامِ فِيْهَا۔

۲۵۳۔ **وَاحْتَجُّوْا** فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِيْ مَيْمُوْنَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةٍ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَحَدَّقَنِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاثُكْلَ أُمِّيَاهُ مَا لَكُمْ تَنْظُرُوْنَ إِلَيَّ قَالَ فَضَرَبَ الْقَوْمُ بِأَيْدِيْهِمْ عَلٰى أَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُسَكِّتُوْنِيْ لَكِنِّيْ سَكَتُّ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ دَعَانِيْ فَبِأَبِيْ وَأُمِّيْ مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيْمًا مِنْهُ وَاللّٰهِ مَا ضَرَبَنِيْ وَلَا كَهَرَنِيْ وَلَا سَبَّنِيْ وَلٰكِنْ قَالَ

میں بھول کر گفت گو کرنے سے بھی نماز نہیں ٹوٹتی۔ انھوں نے مقتدیوں کے امام سے گفتگو کے سلسلے میں حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو سے استدلال کیا ہے جیسا کہ ہم نے ان (مذکورہ بالا) روایات میں ذکر کیا ہے اور ان کے اس مذہب پر کہ بھول کر کلام کرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت ذوالیدین سے گفتگو کہ نہ تو نماز کم ہوئی اور نہ میں بھولا، دلیل ہے حالانکہ ان کا خیال تھا کہ وہ نماز میں ہیں۔ یہ حضرات کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھی گئی نماز پر بنا کی اور نہ آپ کی نماز ٹوٹی اور نہ ہی ذوالیدین رضی اللہ عنہ کی، تو اس سے ثابت ہوا کہ نماز میں اس کی اصلاح کے لیے گفت گو جائز ہے نیز نماز میں بھول کر گفت گو کرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ نماز میں تکبیر، تہلیل اور قرآن پاک کی قرأت کے سوا کوئی کلام جائز نہیں۔

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت عطاء بن یسار، حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں اس دوران کہ میں نماز میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ ایک شخص کو چھینک آئی۔ میں نے "یرحمك الله" (اللہ تجھ پر رحم فرمائے) کہا تو لوگ مجھے گھورنے لگے میں نے (دل میں کہا) اس کی ماں اسے گم پائے، تمہیں کیا ہوا کہ مجھے گھور رہے ہو۔ اس پر لوگوں نے اپنے ہاتھ رانوں پر مارے۔ جب میں نے دیکھا کہ لوگ مجھے خاموش کرا رہے ہیں "تاکہ میں خاموش ہو جاؤں" رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے سلام پھیرا تو مجھے بلایا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ میں نے آپ سے بہتر معلم نہ آپ سے پہلے دیکھا اور نہ بعد۔ قسم بخدا! آپ نے نہ تو مجھے مارا، نہ جھڑکا اور نہ گالی دی بلکہ مجھے فرمایا کہ دنیوی گفت گو ہماری اس نماز کے لائق نہیں یہ تو تکبیر، تسبیح اور "تلاوت قرآن" ہے۔

لِي إِنَّ صَلَاتَنَا هٰذِهٖ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هِيَ التَّكْبِيْرُ وَالتَّسْبِيْحُ وَتِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ.

۲۵۴- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَسُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَا ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

حضرت بشر بن بکر فرماتے ہیں مجھ سے حضرت اوزاعی نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۵۵- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ هِلَالِ ابْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهٗ وَزَادَ فَاِذَا كُنْتَ فِيْهَا فَلْيَكُنْ ذٰلِكَ شَانُكَ.

اَوَلَا تَرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عَلَّمَ مُعَاوِيَةَ بْنَ الْحَكَمِ اِذْ تَكَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ لَهٗ اِنَّ صَلَاتَنَا هٰذِهٖ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ وَلَمَّا لَمْ يَقُلْ لَهٗ اَوْ يَنُوْبُكَ فِيْهَا شَيْءٌ مِّمَّا تَرَكَهٗ اِمَامُكَ تَتَكَلَّمُ بِهٖ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ الْكَلَامَ فِي الصَّلٰوةِ بِغَيْرِ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ يَقْطَعُهَا. ثُمَّ قَدْ عَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا يَفْعَلُوْنَ لِمَا يَنُوْبُهُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ.

حضرت فلیح بن سلیمان حضرت ہلال بن علی سے وہ عطاء بن یسار سے اور وہ معاویہ بن حکم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ جب تم اس (نماز) میں ہو تو تمہارا یہی کام ہونا چاہیے۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ کو نماز میں کلام کرنے پر تعلیم دیتے ہوئے فرمایا کہ ہماری اس نماز میں دنیوی کلام غیر مناسب ہے یہ تو تسبیح، تکبیر اور قرأت قرآن ہے اور جب آپ نے ان سے یہ نہیں فرمایا وہ بات جو تمہیں پیش آئے کہ امام نے اسے چھوڑ دیا ہو تو اس کے ساتھ کلام کر سکتے ہو تو یہ اسی بات کی دلیل ہے کہ نماز میں تسبیح، تکبیر اور قرأت قرآن کے علاوہ کلام اسے توڑ دیتا ہے۔ پھر اس کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو سکھایا کہ اگر انھیں نماز میں کوئی بات پیش آئے تو وہ کیا کریں۔

۲۵۶- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ نَابَهٗ شَيْءٌ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّمَا التَّصْفِيْحُ لِلنِّسَاءِ وَالتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جس شخص کو نماز میں کوئی بات پیش آئے تو وہ سبحان اللہ کہے۔ عورتوں کے لیے ہاتھ پر ہاتھ مارنا اور مردوں کے لیے تسبیح کہنا ہے۔

۲۵۷- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ ثَنَا الْمُقْرِئُ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَجَاءَ حِيْنَ الصَّلٰوةِ وَلَيْسَ بِحَاضِرٍ فَتَقَدَّمَ

حضرت سہل بن ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے ایک قبیلہ کے درمیان صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے۔ نماز کا وقت آیا تو آپ موجود نہ تھے ہم میں سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آگے ہوئے وہ اسی حالت میں تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف

أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَفَّحَ الْقَوْمُ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَثْبُتَ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ حَتّٰى نَكَصَ فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ كَمَا أَمَرْتُكَ قَالَ لَمْ يَكُنْ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَمَامَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْقَوْمِ مَا لَكُمْ صَفَّحْتُمْ قَالُوا لِنُؤْذِنَ أَبَا بَكْرٍ قَالَ التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ وَالتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ۔

۲۵۸۔ حَدَّثَنَا نَصْرٌ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ ثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَابَهٗ فِي صَلَاتِهٖ شَيْءٌ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّ التَّسْبِيحَ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقَ لِلنِّسَاءِ۔

۲۶۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ۔

۲۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ قَالَ الْأَعْمَشُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ كَانَتْ أُمِّي تَفْعَلُهٗ۔

۲۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَوْفٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

لوگوں نے ہاتھ پر ہاتھ مارا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو (وہیں) ٹھہرنے کا اشارہ فرمایا لیکن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ الٹے پاؤں پیچھے آگئے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے آپ نے نماز پڑھائی جب آپ نماز پڑھ چکے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تمہیں وہاں ٹھہرنے سے کس چیز نے روکا جیسا کہ میں نے تمہیں حکم دیا تھا۔ انھوں نے عرض کیا قحافہ کے بیٹے کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اللہ کے رسول سے آگے بڑھے پھر آپ نے (صحابہ کرام سے) فرمایا تمہیں کیا ہوا کہ تم نے ہاتھوں پر ہاتھ مارا؟ انھوں نے عرض کیا تاکہ ہم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو (آپ کی آمد سے) آگاہ کریں۔ آپ نے فرمایا ہاتھ پر ہاتھ مارنا عورتوں کے لیے ہے اور مردوں کے لیے

حضرت خصیب فرماتے ہیں ہم سے حضرت وہیب نے بیان کیا وہ حضرت ابوحازم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو نماز میں کوئی بات پیش آئے تو وہ تسبیح کہے بےشک تسبیح مردوں کے لیے اور ہاتھ پر ہاتھ مارنا عورتوں کے لیے ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تسبیح مردوں کے لیے اور ہاتھ پر ہاتھ مارنا عورتوں کے لیے ہے۔

حضرت اعمش، حضرت ابوصالح سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تسبیح مردوں کے لیے اور ہاتھ پر ہاتھ مارنا عورتوں کے لیے ہے۔ حضرت اعمش فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت ابراہیم سے ذکر کی تو انھوں نے فرمایا میری ماں اسی طرح کرتی تھیں۔

حضرت محمد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۶۳۔ حدثنا فهد قال ثنا محمد بن سعيد قال ثنا يونس بن بكير عن محمد بن إسحاق عن يعقوب بن عتبة عن أبي غطفان عن أبي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله. قال أبو جعفر فعلمهم رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذه الآثار في كل نائبة تنوبهم في الصلوة التسبيح ولم يبح لهم غيره فدل ذلك على أن كلام ذي اليدين لرسول الله صلى الله عليه وسلم بما كلمه به في حديث عمران وابن عمر وأبي هريرة كان قبل تحريم الكلام في الصلوة۔

۲۶۴۔ ومما يدل على ذلك أيضا أن الربيع المؤذن حدثنا قال ثنا شعيب بن الليث قال ثنا الليث عن يزيد بن أبي حبيب أن سويد بن قيس أخبره عن معاوية بن حديج أن رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى يوما وانصرف وقد بقيت من الصلوة ركعة فأدركه رجل فقال بقيت من الصلوة ركعة فرجع إلى المسجد فأمر بلالا فأقام الصلوة فصلى بالناس ركعة فأخبرت بذلك الناس فقالوا لي أتعرف الرجل قلت لا إلا أن أراه فمر بي فقلت هو هذا فقالوا هذا طلحة بن عبيد الله۔

ففي هذا الحديث أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمر بلالا فأذن وأقام الصلوة ثم صلى ما كان ترك من صلاته ولم يكن أمره بلالا بالأذان والإقامة قاطعا لصلاته ولم يكن أيضا ما كان من بلال من أذانه وإقامته قاطعا لصلاته۔

وقد أجمعوا أن ناسيا لو فعل هذا الآن وهو في الصلوة كان به قاطعا للصلوة

حضرت ابو غطفان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان روایات میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز میں پیش آنے والے کام کے بارے میں سبحان اللہ کہنے کی تعلیم دی اور اس کے علاوہ ان کے لیے کوئی بات جائز قرار نہیں دی لہٰذا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کا کلام کرنا جیسا کہ حضرت عمران، حضرت ابن عمر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایات میں ہے۔ نماز میں کلام کے حرام ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ وہ روایات جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں ان میں سے یہ ہے۔ ———— حضرت معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھائی اور ابھی ایک رکعت باقی تھی کہ سلام پھیر دیا ایک شخص آپ کو ملا اور اس نے عرض کیا نماز میں سے ایک رکعت باقی ہے آپ مسجد کی طرف واپس ہوئے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انہوں نے تکبیر کہی تو آپ نے لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی (حضرت معاویہ بن حدیج) فرماتے ہیں میں نے لوگوں کو یہ بات بتائی تو انہوں نے پوچھا کیا تم اس شخص کو جانتے ہو میں نے کہا نہیں البتہ یہ کہ اس کو دیکھ لوں۔ پھر وہ میرے پاس سے گزرا تو میں نے کہا یہی وہ شخص ہے انہوں نے کہا یہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ ہیں۔

اس حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انہوں نے اذان و تکبیر کہی پھر آپ نے وہ نماز پڑھی جو رہ گئی تھی تو آپ کا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان و اقامت کا حکم دینا نماز کے لیے قاطع نہ ہوا اور نہ ہی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے اذان اور اقامت کہنے سے نماز ٹوٹی۔

(حالانکہ) اس پر سب متفق ہیں کہ اگر کوئی شخص اب اس طرح کرے اور وہ نماز میں ہو تو اس سے نماز ٹوٹ جائے گی تو یہ

فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ جَمِيْعَ مَا كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاتِهِ فِي حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ وَعِمْرَانَ وَاَبِي هُرَيْرَةَ رض كَانَ وَالْكَلَامُ مُبَاحٌ فِي الصَّلٰوةِ ثُمَّ نُسِخَ بِنَسْخِ الْكَلَامِ فِيْهَا فَعَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا ذَكَرَهُ عَنْهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ الْحَكَمِ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ رض وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ **وَمِمَّا** يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ ذِي الْيَدَيْنِ ثُمَّ قَدْ حَدَثَتْ بِهٖ تِلْكَ الْحَادِثَةُ فِي صَلَاتِهٖ مِنْ بَعْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ فِيْهَا بِخِلَافِ مَا كَانَ مِنْ عَمَلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ۔

۲۶۵ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ صَلّٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض بِاَصْحَابِهٖ فَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقِيْلَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنِّيْ جَهَّزْتُ عِيْرًا مِنَ الْعِرَاقِ بِاَحْمَالِهَا وَاَحْقَابِهَا حَتّٰى وَرَدَتِ الْمَدِيْنَةَ فَصَلّٰى بِهِمْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ۔ **فَدَلَّ** تَرْكُ عُمَرَ رض لِمَا قَدْ عَلِمَهٗ مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مِثْلِ هٰذَا وَعَمَلِهٖ بِخِلَافِهٖ عَلٰى نَسْخِ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ وَعَلٰى اَنَّ الْحُكْمَ كَانَ فِيْ تِلْكَ الْحَادِثَةِ فِيْ زَمَنِهٖ بِخِلَافِ مَا كَانَ فِيْ يَوْمِ ذِي الْيَدَيْنِ **وَقَدْ** كَانَ فِعْلُ عُمَرَ رض هٰذَا اَيْضًا بِحَضْرَةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْنَ قَدْ حَضَرَ بَعْضُهُمْ فِعْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلَمْ يُنْكِرُوْا ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَقُوْلُوْا لَهٗ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ خِلَافَ مَا فَعَلْتَ فَدَلَّ

اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز میں جو عمل ذکر کیا گیا نیز حضرت ابن عمر، حضرت عمران اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایات میں جو کچھ ہے یہ اس وقت کا عمل ہے جب نماز میں گفتگو جائز تھی پھر کلام کے منسوخ ہونے کے ساتھ یہ بھی منسوخ ہو گیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد لوگوں کو وہ تعلیم دی جس کا ہم نے حضرت معاویہ بن حکم، حضرت ابوہریرہ اور حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہم کی روایات میں ذکر کیا ہے۔ اور اس پر یہ روایت بھی دلالت کرتی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت ذوالیدین والے واقعہ کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انھیں نماز میں اسی قسم کا حادثہ پیش آیا لیکن انھوں نے اس عمل کے خلاف کیا جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس دن کیا تھا۔

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے ہوئے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرا پھر واپس لوٹ گئے۔ اس سلسلے میں آپ سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا میں عراق کے لیے ایک قافلہ تیار کرنے لگا اس میں اس کا پالان اور بوجھ بھی شامل تھا یہاں تک کہ میں شہر میں پہنچ گیا پھر آپ نے ان کو چار رکعات پڑھائیں۔

تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا اس عمل کو چھوڑ دینا جو آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا تھا اور اس کے خلاف عمل کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کے نزدیک وہ عمل منسوخ ہو چکا ہے اور آپ کے زمانے میں وہی عمل تھا جو آپ نے کیا بخلاف اس کے جو حضرت ذوالیدین والے واقعہ کے دن ہوا۔ پھر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے یہ عمل ان صحابہ کرام کی موجودگی میں کیا جن میں سے بعض حضرات ذوالیدین کے واقعہ والے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے وقت بھی موجود تھے لیکن انھوں نے (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے) اس عمل کی مخالفت نہیں کی اور نہ یہ کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالیدین کے دن آپ کے اس عمل کے خلاف کیا تھا۔ یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ ان کو بھی

ومما يدل أيضا على أن ذلك منسوخ وأن
العمل على خلافه أن الأمة قد أجمعت أن
رجلا لو ترك إمامه من صلاته شيئا أنه يسبح
به ليعلم إمامه ما قد ترك فيأتي به وذو
اليدين فلم يسبح برسول الله صلى الله عليه
وسلم يومئذ ولا أنكر رسول الله صلى الله عليه
وسلم كلامه إياه فدل ذلك أيضا أن ما
علم رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس من
التسبيح لنائبة تنوبهم في صلاتهم كان
متأخرا عن ذلك وفي حديث أبي هريرة أيضا
وعمران رض ما يدل على النسخ وذلك أن أبا
هريرة رض قال سلم رسول الله صلى الله عليه وسلم
في ركعتين ثم مضى إلى خشبة في المسجد و
قال عمران ثم مضى إلى حجرته فدل ذلك
على أنه قد كان صرف وجهه عن القبلة و
عمل عملا في الصلاة ليس منها من المشي
وغيره فيجوز هذا الأحد اليوم أن تصيبه
ذلك وقد بقيت عليه من صلاته بقية فلا
يخرجه ذلك من الصلاة. فإن قال قائل
نعم لا يخرجه ذلك من الصلاة لأنه فعله
ولا يرى أنه في الصلاة. لزمه أن يقول لو
طعم أيضا أو شرب وهذه حالته لم يخرجه
ذلك من الصلاة وكذلك إن باع أو اشترى
أو جامع أهله فكفى بقوله فسادا أن يلزم هذا
قائله فإن كان شيء مما ذكرنا يخرج الرجل
من صلاته إن فعله على أنه يرى أنه ليس
فيها فكذلك الكلام الذي ليس منها يخرجه من
صلاته وإن كان قد تكلم به وهو لا يرى
أنه فيها وقد زعم القائل بحديث ذي اليدين

حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح اس حکم کے منسوخ ہونے کا علم تھا۔

اس کے منسوخ ہونے اور اس کے خلاف پر عمل کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اس بات پر امت کا اجماع ہے کہ اگر کسی شخص کا امام نماز کے دوران نماز میں سے کچھ چھوڑ دے تو وہ تسبیح کہے تاکہ امام کو اس متروک کا علم ہو جائے اور وہ اسے بجا لائے جبکہ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے اس دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تسبیح نہیں کہی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گفتگو کرنے پر اعتراض کیا۔ —— تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز میں کوئی واقعہ پیش آنے پر سبحان اللہ کہنے کا جو حکم دیا ہے وہ اس واقعہ کے بعد کی بات ہے حضرت ابوہریرہ اور حضرت عمران رضی اللہ عنہما کی روایات میں بھی اس عمل کے نسخ پر دلالت پائی جاتی ہے وہ یوں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرا پھر مسجد کی ایک لکڑی کی طرف تشریف لے گئے اور حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ حجرہ مبارکہ کی طرف تشریف لے گئے۔ —— یہ اس بات پر دلالت ہے کہ آپ نے قبلہ شریف سے رخ پھیر لیا تھا اور چلنے کا عمل کیا جو نماز سے متعلق نہیں تو کیا آج یہ عمل کسی کے لیے جائز ہے جبکہ اس پر کچھ نماز باقی ہو وہ اس طرح کرے اور یہ عمل اسے نماز سے نہ نکالے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ہاں یہ عمل اسے نماز سے نہیں نکالتا کیونکہ وہ اس وقت یہ عمل کرتا ہے جب وہ اپنے خیال میں نماز کے اندر نہیں ہوتا۔ تو ایسے قائل پر لازم ہے کہ وہ کہے کہ اگر اس حالت میں کوئی کھائے یا پیئے تو بھی نماز سے باہر نہیں لائے گا اسی طرح اگر وہ بیچے یا خریدے یا بیوی سے جماع کرے (تو بھی نماز فاسد نہ ہوگی) تو اس شخص کے قول کے فاسد ہونے کے لیے یہی بات کافی ہے کہ اس پر یہ بات لازم آتی ہے۔ پس جن کاموں کا ہم نے ذکر کیا ہے ان میں سے کوئی چیز آدمی کو نماز سے خارج کر دیتی ہے اگرچہ وہ یہ کہتا ہو کہ وہ نماز میں نہیں تو وہ کلام بھی جس کا نماز سے تعلق نہیں اسے نماز سے خارج کر دیتا ہے۔ اگرچہ وہ یہ سمجھتے ہوئے کلام کرے کہ وہ نماز میں نہیں ہے۔

حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کی حدیث کے قائل نے خیال کیا ہے

أَنَّ خَبَرَ الْوَاحِدِ يَقُوْمُ بِهِ الْحُجَّةُ وَيَجِبُ بِهِ الْعَمَلُ فَقَدْ أَخْبَرَ ذُو الْيَدَيْنِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَخْبَرَهُ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ مَأْمُوْنٌ فَالْتَفَتَ بَعْدَ إِخْبَارِهِ إِيَّاهُ بِذٰلِكَ إِلٰى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ فَكَانَ مُتَكَلِّمًا بِذٰلِكَ بَعْدَ عِلْمِهِ بِأَنَّهُ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى مَذْهَبِ هٰذَا الْمُخَالِفِ لَنَا فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ مُخْرِجًا لَهُ مِنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ لَزِمَهُ بِهٰذَا عَلٰى أَصْلِهِ أَنَّ ذٰلِكَ الْكَلَامَ كَانَ قَبْلَ نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ.

کہ خبر واحد سے استدلال کیا جا سکتا ہے اور اس پر عمل واجب ہے اور حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر دی اور وہ صحابی ہونے کی وجہ سے مامون و محفوظ ہیں تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خبر دینے کے بعد صحابہ کرام کی طرف توجہ فرمائی اور پوچھا کیا نماز میں کمی ہوئی ہے تو اس مخالف کے مذہب کے مطابق آپ نے یہ جاننے کے بعد کہ آپ نماز میں ہیں، کلام فرمایا اور اس کی وجہ سے آپ نماز سے خارج نہ ہوئے تو اس ضابطے کے مطابق لازم آیا کہ یہ واقعہ نماز میں کلام کے منسوخ ہونے سے پہلے کا ہے۔

وَحُجَّةٌ أُخْرٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ قَالُوْا نَعَمْ وَقَدْ كَانَ يُمْكِنُهُمْ أَنْ يُوْمِئُوْا إِلَيْهِ بِذٰلِكَ فَيُعْلِمُوْهُ مِنْهُمْ فَقَدْ كَلَّمُوْهُ بِمَا كَلَّمُوْهُ بِهِ مَعَ عِلْمِهِمْ أَنَّهُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يَأْمُرْهُمْ بِالْإِعَادَةِ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَا ذَكَرْنَا مِمَّا كَانَ فِي حَدِيْثِ ذِي الْيَدَيْنِ كَانَ قَبْلَ نَسْخِ الْكَلَامِ. فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ وَكَيْفَ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ هٰذَا قَبْلَ نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ رض قَدْ كَانَ حَاضِرًا ذٰلِكَ وَإِسْلَامُ أَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّمَا كَانَ قَبْلَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثِ سِنِيْنَ.

ایک اور دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا کہ کیا حضرت ذوالیدین ٹھیک کہتے ہیں تو انھوں نے عرض کیا جی ہاں، تو یہ حضرات آپ کو اشارے سے بھی بتا سکتے تھے۔ حالانکہ انھوں نے یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ نماز میں ہیں کلام کیا لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ اس کا انکار فرمایا اور نہ ہی ان کو نماز لوٹانے کا حکم دیا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کی روایت میں جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے وہ کلام کے منسوخ ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ ——— اگر کوئی شخص کہے کہ اس کا نسخ کلام سے پہلے ہونا کیسے جائز ہوگا حالانکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے وہ کلام کے منسوخ ہونے سے پہلے کی بات ہے۔

---

۲۶۶ - وَذَكَرَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رض فَقُلْنَا حَدِّثْنَا فَقَالَ صَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ سِنِيْنَ.

اور وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کرے۔ حضرت قیس بن حازم فرماتے ہیں ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور ہم نے عرض کیا ہم سے حدیث بیان کیجئے۔ انھوں نے فرمایا میں تین سال سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا

قَالُوْا فَأَبُوْ هُرَيْرَةَ رض إِنَّمَا صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ سِنِيْنَ وَهُوَ حَضَرَ

تو یہ حضرات کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تین سال بارگاہ نبوی میں رہے اور وہ اس نماز میں بھی حاضر تھے جبکہ نماز میں

تِلْكَ الصَّلٰوةَ وَنَسْخُ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ كَانَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ **فَدَلَّ** ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ مَا كَانَ فِي حَدِيْثِ ذِي الْيَدَيْنِ مِنَ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ مِمَّا لَمْ يَنْسَخْ بِنَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ اِنْ كَانَ مُتَاخِّرًا عَنْ ذٰلِكَ. **قِيْلَ** لَهٗ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ وَقْتِ اِسْلَامِ اَبِي هُرَيْرَةَ رض فَهُوَ كَمَا ذَكَرْتَ وَاَمَّا قَوْلُكَ اِنَّ نَسْخَ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ كَانَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ فَمَنْ رَوٰى لَكَ هٰذَا وَاَنْتَ لَا تَحْتَجُّ اِلَّا بِمُسْنَدٍ وَلَا تُسَوِّغُ لِخَصْمِكَ الْحُجَّةَ عَلَيْكَ اِلَّا بِمِثْلِهٖ فَمَنْ اَسْنَدَ لَكَ هٰذَا وَعَمَّنْ رَوَيْتَهٗ **وَهٰذَا** زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ الْاَنْصَارِيُّ يَقُوْلُ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَزَلَتْ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ وَقَدْ رَوَيْنَا ذٰلِكَ عَنْهُ فِي غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا وَصُحْبَةُ زَيْدٍ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا كَانَتْ بِالْمَدِيْنَةِ **فَقَدْ** ثَبَتَ بِحَدِيْثِهٖ هٰذَا اَنَّ نَسْخَ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ بَعْدَ قُدُوْمِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ مَعَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ لَمْ يَحْضُرْ تِلْكَ الصَّلٰوةَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْلًا لِاَنَّ ذَا الْيَدَيْنِ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَحَدُ الشُّهَدَاءِ قَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ وَغَيْرُهٗ.

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رض مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ.

۲۶۷۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ ذُكِرَ لَهٗ حَدِيْثُ ذِي الْيَدَيْنِ فَقَالَ كَانَ اِسْلَامُ اَبِي هُرَيْرَةَ بَعْدَ مَا قُتِلَ ذُو الْيَدَيْنِ.

وَاِنَّمَا قَوْلُ اَبِي هُرَيْرَةَ عِنْدَنَا صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي بِالْمُسْلِمِيْنَ وَهٰذَا جَائِزٌ فِي اللُّغَةِ

کلام اس وقت منسوخ ہوا جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تھے ـــــ تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کی روایت میں نماز کے دوران جس کلام کا ذکر ہے یہ اس میں سے ہے جو نماز میں کلام کے منسوخ ہونے سے منسوخ نہیں ہوا اگر وہ اس سے متاخر ہے ـ اس شخص کو کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے اسلام کا ذکر کیا تو وہ اسی طرح ہے لیکن نماز میں کلام کا نسخ اس وقت ہوا جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تھے تو یہ بات تم سے کس نے بیان کی اور تم تو غیر مسند بات سے استدلال نہیں کرتے اور اپنے مخالف سے بھی اسی قسم کی دلیل قبول کرتے ہو پس آپ کے سامنے کس نے یہ بات بیان کی اور آپ نے کس سے روایت کیا ـــــ اور یہ حضرت زید بن ارقم انصاری رضی اللہ عنہ ہیں فرماتے ہیں ہم نماز میں کلام کیا کرتے تھے حتی کہ آیت نازل ہوئی ... وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ... اور اللہ تعالی کے سامنے باادب کھڑے ہو جاؤ تو ہمیں خاموشی کا حکم دیا گیا اور ہم نے ان سے یہ حدیث اس کتاب میں دوسرے مقام پر بھی روایت کی حضرت زید رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل تھی اور وہ مدینہ طیبہ میں تھے ـــــ تو ان کی اس روایت سے ثابت ہوا کہ نماز میں نسخ کلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ تشریف لانے کے بعد مدینہ طیبہ میں ہوا علاوہ ازیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس نماز میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بالکل شریک نہیں ہوئے کیونکہ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر کے دن رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (تھے اور) شہید ہوئے اور وہ شہداء (بدر) میں سے ایک تھے محمد بن اسحق وغیرہ نے اس بات کو ذکر کیا ہے

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے حضرت ذوالیدین کی روایت ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ذوالیدین کی شہادت کے بعد اسلام لائے

تو ہمارے نزدیک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس قول کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز

وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ هٰذَا عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ۔

٢٦٨۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ وَأَبُو زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَا ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَإِيَّاكُمْ كُنَّا نُدْعٰى بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ بَنُو عَبْدِ اللّٰهِ وَنَحْنُ بَنُو عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي لِقَوْمِ النَّزَّالِ۔

فَهٰذَا النَّزَّالُ يَقُولُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لَمْ يَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ بِذٰلِكَ قَالَ لِقَوْمِنَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رض فَلَمْ يَأْخُذْ مِنَ الْخَضْرَاوَاتِ شَيْئًا وَطَاوُسٌ لَمْ يُدْرِكْ ذٰلِكَ لِأَنَّ مُعَاذًا إِنَّمَا كَانَ قَدِمَ الْيَمَنَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُولَدْ طَاوُسٌ حِينَئِذٍ فَكَانَ مَعْنٰى قَوْلِهِ قَدِمَ عَلَيْنَا أَيْ قَدِمَ بَلَدَنَا وَرُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ قَالَ خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ يُرِيدُ خُطْبَتَهُ بِالْبَصْرَةِ وَالْحَسَنُ لَمْ يَكُنْ بِالْبَصْرَةِ حِينَئِذٍ لِأَنَّ قُدُومَهُ إِلَيْهَا إِنَّمَا كَانَ قَبْلَ صِفِّينَ

٢٦٩۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ مَتٰى قَدِمْتَ الْبَصْرَةَ فَقَالَ قَبْلَ صِفِّينَ بِعَامٍ۔

فَكَانَ مَعْنٰى قَوْلِ النَّزَّالِ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعْنٰى قَوْلِ طَاوُسٍ قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاذٌ وَمَعْنٰى قَوْلِ الْحَسَنِ خَطَبَنَا عُتْبَةُ إِنَّمَا يُرِيدُونَ بِذٰلِكَ قَوْمَهُمْ وَبَلَدَهُمْ لِأَنَّهُمْ مَا حَضَرُوا ذٰلِكَ وَلَا شَهِدُوهُ فَكَذٰلِكَ قَوْلُ أَبِي هُرَيْرَةَ رض فِي حَدِيثِ ذِي الْيَدَيْنِ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يُرِيدُ بِهِ صَلّٰى بِالْمُسْلِمِينَ لَا عَلٰى أَنَّهُ شَهِدَ ذٰلِكَ

حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

حضرت عبدالملک بن میسرہ، حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا میں اور تم بنو عبد مناف کہلاتے تھے آج تم بنو عبداللہ ہو اور ہم بھی بنو عبداللہ ہیں آپ نے یہ بات قوم نزال سے فرمائی۔

تو یہ نزال فرماتے ہیں ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حالانکہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نہیں تھا۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ ہماری قوم سے فرمایا ــــــ حضرت طاؤس سے مروی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے تو انھوں نے سبزیوں میں سے کچھ بھی نہ لیا حالانکہ حضرت طاؤس نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا کیونکہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں یمن میں تشریف لے گئے اور اس وقت حضرت طاؤس کی ولادت بھی نہ ہوئی تھی تو ان کے قول کے مطابق ہمارے پاس تشریف لائے کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے شہر میں تشریف لائے۔ حضرت حسن (بصری) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہمیں حضرت عقبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اس سے ان کا وہ خطبہ مراد لیا

حضرت ابو رجاء سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا آپ بصرہ کب تشریف لائے انھوں نے فرمایا جنگ صفین سے ایک سال پہلے۔

تو حضرت نزال رضی اللہ عنہ کے قول کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حضرت طاؤس کے قول کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے قول کہ ہمیں حضرت عتبہ نے خطبہ دیا، سے مراد ان کی قوم اور شہر ہے کیونکہ وہ اس وقت موجود نہ تھے اسی طرح حضرت ذوالیدین کی روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی اس سے مراد یہ ہے کہ مسلمانوں کو نماز پڑھائی یہ مطلب

ولا حضره فانتفى بما ذكرنا أن يكون في قوله صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في حديث ذي اليدين ما يدل على أن ما كان من ذلك بعد نسخ الكلام في الصلاة.

٢٧٠۔ ومما يدل على ما ذكرنا أن نسخ الكلام في الصلاة كان بالمدينة أيضا ما حدثنا علي بن عبد الرحمن قال ثنا عبد الله بن صالح قال حدثني الليث قال حدثني محمد بن عجلان عن زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال كنا نرد السلام في الصلاة حتى نهينا عن ذلك.

وأبو سعيد فمعه له في السن أيضا دون زيد بن أرقم بدهر طويل وهو كذلك فها هو ذا يخبر أنه قد كان أدرك إباحة الكلام في الصلاة.

٢٧١۔ وقد روي في ذلك أيضا عن ابن مسعود رضي الله عنه ما حدثنا أبو بكرة قال ثنا مؤمل بن إسماعيل قال ثنا حماد بن سلمة قال ثنا عاصم عن أبي وائل قال قال عبد الله كنا نتكلم في الصلاة ونأمر بالحاجة فقدمنا على النبي صلى الله عليه وسلم من الحبشة وهو يصلي فسلمت عليه فلم يرد علي فأخذني ما قدم وما حدث فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاته قلت يا رسول الله نزل في شيء قال لا ولكن الله يحدث من أمره ما شاء.

٢٧٢۔ حدثنا إسماعيل بن يحيى المزني قال ثنا محمد بن إدريس قال ثنا سفيان عن عاصم فذكر بإسناده مثله وزاد وإن مما أحدث قضى أن لا تكلموا في الصلاة.

فقد أخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم أن الله عز وجل قد نسخ الكلام في الصلاة ولم يستثن من ذلك شيئا فدل ذلك على كل الكلام

نہیں کہ آپ وہاں حاضر تھے ۔ ——— پس ہماری مذکورہ گفتگو سے حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کی روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی میں اس بات پر پائی جانے والی دلالت کی نفی ہوگئی کہ یہ واقعہ نسخ کلام کے بعد کا ہے ۔

ہم نے جو کچھ ذکر کیا کہ نماز میں کلام کا نسخ مدینہ طیبہ میں ہوا اس پر یہ روایت بھی دلالت کرتی ہے حضرت عطاء بن یسار حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نماز میں سلام کا جواب دیتے تھے حتیٰ کہ ہمیں اس سے روک دیا گیا ۔

اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ عمر میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کئی سال چھوٹے ہیں اور یہ بات اسی طرح ہے لیکن اس کے باوجود وہ خبر دیتے ہیں کہ انھوں نے نماز میں گفتگو کے جواز کو پایا ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے

حضرت ابو وائل فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نماز میں حاجات وغیرہ کے بارے میں گفتگو کیا کرتے تھے ۔ ہم حبشہ سے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نماز پڑھ رہے تھے میں نے سلام پیش کیا تو آپ نے جواب نہ دیا میں پہلے اور آج کی حالت کو دیکھ کر سوچ میں پڑ گیا ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میرے بارے میں کچھ نازل ہوا ہے فرمایا نہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے حکم سے جو چاہتا ہے ظاہر فرماتا ہے ۔

حضرت سفیان حضرت عاصم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ کیا کہ جو کچھ اس نے حکم دیا اس میں سے یہ فیصلہ ہے کہ تم نماز میں کلام نہ کرو ۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے نماز میں کلام کو منسوخ فرمایا اور اس سے کچھ استثناء نہیں کی تو (یہ ہر قسم کے کلام کے منسوخ ہونے) پر دلالت ہے

الذی کانوا یتکلمون فی الصلوٰۃ فهذا وجه هذا الباب من طریق تصحیح معانی الآثار. **فأما** وجهه ذلك من طریق النظر فإنا قد رأينا أشياء يدخل فيها العباد فيمنعهم من أشياء منها الصلوٰة تمنعهم من الكلام والأفعال التي لا تفعل فيها ومنها الصيام يمنعهم من الجماع والطعام والشراب ومنها الحج والعمرة يمنعانهم من الجماع والطيب واللباس ومنها الاعتكاف يمنعهم من الجماع والتصرف فكان من جامع في صيامه أو أكل أو شرب ناسيا مختلفا في حكمه فقوم يقولون لا يخرجه ذلك من صيامه تقليدا للآثار رووها وقوم يقولون قد أخرجه ذلك من صيامه وكل من جامع في حجته أو عمرته أو اعتكافه متعمدا أو ناسيا فقد خرج بذلك مما كان فيه من ذلك فكان ما يخرجك من هذه الأشياء إذا فعلته غير متعمد فهو يخرجه منها إذا فعله متعمدا وكان الكلام في الصلوٰة يقطع الصلوٰة إذا كان على التعمد كذلك **فالنظر** على ما ذكرنا من ذلك أن يكون أيضا يقطعها إذا كان على السهو ويكون حكم الكلام فيها على العمد والسهو سواء كما كان حكم الجماع في الاعتكاف والحج والعمرة على العمد والسهو سواء **فهذا** هو النظر أيضا في هذا الباب وقد وافق ما صححنا عليه معاني الآثار وهو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى **فإن** سأل سائل عن المعنى الذي له لم يأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم معاوية بن الحكم بإعادة الصلوٰة لما تكلم فيها **قيل** له ذلك لأن الحجة لم تكن قامت عنده قبل ذلك بتحريم الكلام في الصلوٰة فلم يأمره

جو وہ نماز میں کرتے تھے معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے اس باب کا بیان یہ ہے۔ ـــــ جبکہ غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان اس طرح ہے کہ ہم دیکھتے ہیں بعض ایسے امور ہیں کہ جب انسان ان کو شروع کرتا ہے تو وہ بعض دوسری باتوں سے روک دیتے ہیں۔ ان میں سے ایک نماز ہے جو گفتگو اور ایسے افعال سے روکتی ہے جس کا نماز سے تعلق نہیں انہی سے روزہ ہے جو جماع، کھانے اور پینے سے روکتا ہے ان میں سے حج اور عمرہ بھی ہے جو جماع، خوشبو اور (سلے ہوئے) لباس سے روکتا ہے ان امور میں سے ایک اعتکاف ہے جو جماع اور باقی تصرفات سے روکتا ہے تو جو شخص روزے کی حالت میں بھول کر جماع کرے یا کھائے، یا پیئے اس کے حکم میں اختلاف ہے ایک جماعت روایات کی روشنی میں کہتی ہے کہ یہ امور اسے روزے سے نہیں نکالتے جبکہ دوسرا گروہ کہتا ہے کہ اس سے وہ روزے سے باہر ہو گیا اور جو شخص حج، عمرے یا اعتکاف کی حالت میں جان بوجھ کر یا بھول کر جماع کرتا ہے تو وہ اس عمل سے باہر ہو جاتا ہے تو جن امور کے قصداً کرنے سے وہ اس عبادت سے خارج ہو جاتا ہے ارادے کے بغیر کرے تب بھی خارج ہوتا ہے اور نماز میں قصداً کلام کرنا نماز کو توڑ دیتا ہے۔

تو ہماری مذکورہ گفتگو پر قیاس کا تقاضا ہے کہ جب یہ بھول کر ہو تب بھی توڑ دے اور نماز میں جان بوجھ کر یا بھول کر کلام کرنے کا حکم برابر ہے جیسے اعتکاف، حج اور عمرے میں قصد و سہو کا حکم ایک جیسا ہے اس باب میں قیاس کا یہی تقاضا ہے اور ہم نے جن روایات کے معانی کی صحت بیان کی ہے یہ ان کے موافق بھی ہے، امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

اگر کوئی سائل پوچھے کہ کس مفہوم کی بنیاد پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ کو نماز کے لوٹانے کا حکم نہیں دیا جب انہوں نے اس میں کلام کیا۔ ـــــ اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ ان کے نزدیک اس سے پہلے نماز میں کلام کے حرام ہونے پر حجت قائم نہیں ہوئی تھی لہٰذا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز لوٹانے کا حکم نہ دیا لیکن

رسول الله صلى الله عليه وسلم باعادة الصلوة لذلك فاما من فعل مثل ذلك بعد قيام الحجة بنسخ الكلام في الصلاة فعليه ان يعيد الصلوة. وقد يجوز ايضا ان يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم قد امره باعادة الصلوة ولكن لم ينقل ذلك في حديثه وقد قال قوم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يسجد يوم ذي اليدين.

۲۷۳- حدثنا بذلك ربيع المؤذن قال ثنا خالد بن عبد الرحمن قال ثنا ابن ابي ذئب عن الزهري قال سألت اهل العلم بالمدينة فما اخبرني احد منهم انه صلاهما يعني سجدتي السهو يوم ذي اليدين.

فمعنى هذا عندنا والله اعلم انه انما يجب سجود السهو في الصلوة اذا فعل فيها ما لا ينبغي ان يفعل فيها مثل القيام من القعود او القعود في غير موضع القعود او ما اشبه ذلك مما لو فعل على العمد كان فاعله مسيئا فاما ما فعل فيها مما ليس بمكروه فيها فليس فيه سجود سهو وكان حكم الصلوة يوم ذي اليدين لا بأس بالكلام فيها والتصرف فيها فلما فعل ذلك فيها على السهو وكان فاعله على العمد غير مسيء كان فاعله على السهو غير واجب عليه سجود السهو فهذا مذهب الذين ذهبوا الى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يسجد يومئذ فيها. وهذا حجة لاهل المقالة التي بيناها في هذا الباب وكان مذهب الذين ذكروا انه سجد يومئذ ان الكلام والتصرف وان كانا قد كانا مباحين في الصلوة يومئذ فلم يكن من المباح يومئذ ان يسلم في الصلوة قبل اوان السلام فلما سلم النبي صلى الله

جو شخص نماز میں کلام کے منسوخ ہونے پر حجت قائم ہونے کے بعد ایسا کرے اس پر نماز کو لوٹانا واجب ہے ـــــ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز لوٹانے کا حکم دیا ہو لیکن یہ بات ان کی روایت میں منقول نہ ہوئی۔

ایک جماعت کہتی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالیدین والے (واقعہ کے) دن سجدہ (سجدہ سہو) نہیں فرمایا۔

حضرت زہری فرماتے ہیں میں نے مدینہ طیبہ کے اہل علم حضرات سے (اس بارے میں) پوچھا تو ان میں سے کسی ایک نے بھی نہیں بتایا کہ آپ نے وہ سجدے کیے یعنی ذوالیدین والے دن سہو کے دو سجدے (نہیں کیے)

تو ہمارے نزدیک اس کا مفہوم یہ ہے اور اللہ بہتر جانتا ہے، کہ نماز میں سجدہ اس وقت واجب ہوتا ہے جب نماز میں ایسا عمل کرے جس کا وہاں کرنا جائز نہیں مثلاً قعدے کی بجائے کھڑا ہو جانا جہاں قعدہ نہیں وہاں قعدہ کرنا اور اس کی مثل وہ افعال کہ ان کو جان بوجھ کر کرے تو کرنے والا گناہ گار ہوگا۔ ـــــ لیکن جو کام اس (نماز) میں مکروہ نہیں ان کے کرنے پر سجدہ سہو نہیں اور ذوالیدین والے دن نماز میں کلام کرنے اور کسی اور قسم کا تصرف کرنے میں کوئی حرج نہ تھا تو جب انہوں نے یہ عمل بھول کر کیا جبکہ جان بوجھ کر کرنے سے فاعل گنہگار نہیں ہوتا تو بھول کر کرنے والے پر سجدہ سہو نہ ہوگا۔ یہ ان لوگوں کا مذہب ہے جو کہتے ہیں کہ اس دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ سہو نہیں کیا۔

اور یہ ان لوگوں کی دلیل ہے جن کا قول ہم نے اس باب میں بیان کیا لیکن جو حضرات کہتے ہیں کہ اس دن آپ نے سجدہ کیا ان کا مذہب یہ ہے کہ اس دن اگرچہ نماز میں کلام اور تصرف جائز تھا لیکن سلام کے وقت سے پہلے سلام پھیرنا جائز نہ تھا تو جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سلام پھیرا تو آپ اسے مکمل سمجھتے ہوئے باہر نکلنے کا ارادہ فرما رہے تھے اور یہ ان باتوں میں سے ہے کہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا سَلَامًا أَرَادَ بِهِ الْخُرُوْجَ مِنْهَا عَلَى أَنَّهُ قَدْ كَانَ أَتَمَّهَا وَكَانَ ذٰلِكَ مِنْهُ لَوْ فَعَلَهُ فَاعِلٌ عَلَى الْعَمْدِ كَانَ مُسِيْئًا بِمَا فَعَلَهُ عَلَى السَّهْوِ وَجَبَ عَلَيْهِ سُجُوْدُ السَّهْوِ وَهٰذَا مَذْهَبُ أَهْلِ الْمَقَالَةِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

ایسا کرے تو گنہگار ہوتا ہے جبکہ بھول کر کرنے کی صورت میں سجدہ لازم ہوتا ہے۔ یہ ان لوگوں کا مذہب ہے جو اس حدیث پر گفتگو کرتے ہیں۔

بَابُ الْإِشَارَةِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں اشارہ کرنا

۲۷۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ أَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِيْ غَطَفَانَ بْنِ طَرِيْفٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ وَمَنْ أَشَارَ فِيْ صَلَاتِهِ إِشَارَةً تُفْهَمُ مِنْهُ فَلْيُعِدْهَا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تسبیح مردوں کے لیے ہے اور ہاتھ پر ہاتھ مارنا عورتوں کے لیے، اور جو شخص نماز میں اشارہ کرے جو سمجھا جا سکتا ہے وہ نماز کو لوٹائے۔

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْإِشَارَةَ الَّتِيْ تُفْهَمُ إِذَا كَانَتْ مِنَ الرَّجُلِ فِي الصَّلٰوةِ قَطَعَتْ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ وَحَكَمُوْا لَهَا بِحُكْمِ الْكَلَامِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ. وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا تَقْطَعُ الْإِشَارَةُ الصَّلٰوةَ.

تو ایک گروہ اس طرف گیا ہے کہ جب کوئی شخص نماز میں ایسا اشارہ کرے جو سمجھا جاتا ہو تو اس کی نماز ٹوٹ جائے گی انہوں نے اس پر کلام والا حکم لگایا ہے وہ اس (مذکورہ بالا) حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ ____ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ نماز میں اشارہ کرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ ____ انھوں نے یوں استدلال کیا ہے

۲۷۵۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتٰى قُبَاءَ فَسَمِعَتْ بِهِ الْأَنْصَارُ فَجَاءُوْهُ يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهٖ بَاسِطًا كَفَّهُ وَهُوَ يُصَلِّيْ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مقام قباء تشریف لے گئے انصار کو پتا چلا تو وہ حاضر خدمت ہو کر سلام عرض کرنے لگے اور آپ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے حالت نماز میں ہی ہتھیلی کو کشادہ کرتے ہوئے ان کی طرف اشارہ کیا۔

۲۷۶۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقُلْتُ لِبِلَالٍ أَوْ صُهَيْبٍ كَيْفَ رَأَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ قَالَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ.

حضرت ابن وہب ہشام سے وہ نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ اس میں یہ ہے کہ انھوں نے فرمایا میں نے حضرت بلال یا حضرت صہیب رضی اللہ عنہما سے پوچھا تم نے رسول اکرم صلی اللہ وسلم کو جواب دیتے

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُوْحٍ

حضرت عبدالرحمٰن بن غزوان، ہشام سے روایت کرتے ہیں

عبد الرحمن بن عمرو قال ثنا هشام بن سعد فذكر بإسناده مثله غير أنه قال فقلت لبلال كيف كان يرد عليهم.

۲۶۸- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا أبو الوليد ح وحدثنا ربيع المؤذن قال ثنا شعيب بن الليث قالا ثنا الليث بن سعد عن بكير عن نابل صاحب العباء عن ابن عمر عن صهيب قال مررت برسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يصلي فسلمت عليه فرد إلي إشارة قال ابن مرزوق في حديثه قال ليث أحسبه قال بإصبعه.

۲۶۹- حدثنا علي بن عبد الرحمن قال ثنا عبد الله بن صالح قال حدثني الليث قال حدثني ابن عجلان عن زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار عن أبي سعيد الخدري أن رجلا سلم على النبي صلى الله عليه وسلم فرد عليه إشارة وقال كنا نرد السلام في الصلاة فنهينا عن ذلك.

قال أبو جعفر ففي هذه الآثار ما قد دل أن الإشارة لا تقطع الصلاة وقد جاءت مجيئا متواترا غير مجيء الحديث الذي خالفها فهي أولى منه وليست الإشارة في النظر من الكلام في شيء لأن الإشارة إنما هي حركة عضو وقد رأينا حركة سائر الأعضاء غير اليد في الصلاة لا تقطع الصلاة فكذلك حركة اليد. فإن قال قائل فإذا كانت الإشارة في الصلاة عندكم قد ثبت أنها بخلاف الكلام وأنها لا تقطع الصلاة كما يقطعها الكلام واحتججتم في ذلك بهذه الآثار التي رويتموها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم كرهتم رد السلام من المصلي بالإشارة وقد فعل ذلك رسول الله صلى الله عليه

انہوں نے اپنی سند سے اسی کی مثل ذکر کیا، البتہ اس میں یہ بھی ذکر ہے کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ ان کو کس طرح جواب دیتے تھے۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے سلام پیش کیا تو آپ نے مجھے اشارے کے ساتھ جواب دیا۔ حضرت ابن مرزوق اپنی روایت میں فرماتے ہیں حضرت لیث نے فرمایا کہ میرا خیال ہے انہوں نے (حضرت صہیب نے) فرمایا کہ آپ نے انگلی کے ساتھ (اشارہ کیا)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا تو آپ نے اشارے سے جواب دیا اور فرماتے ہیں ہم نماز میں سلام کا جواب دیتے تھے پھر ہمیں اس سے روک دیا گیا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ اشارہ نماز کو نہیں توڑتا اور جس قدر تواتر کے ساتھ یہ احادیث آئی ہیں اس کے خلاف اس قدر متواتر نہیں ہیں پس یہ ان سے اولیٰ ہیں اور قیاس کے مطابق اشارہ کلام میں سے نہیں کیونکہ اشارہ ایک حرکت عضو ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ نماز میں ہاتھ کے علاوہ اعضاء کی حرکت نماز کو نہیں توڑتی تو ہاتھ کی حرکت بھی اسی طرح ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ اگر تمہارے نزدیک یہ بات ثابت ہے کہ نماز میں اشارہ کلام (کی جنس) سے نہیں اور وہ نماز کو نہیں توڑتا جیسا کہ کلام سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات سے استدلال کیا تو تم نمازی کے لیے ہاتھ کے اشارے سے کلام کا جواب کیوں مکروہ جانتے ہو جیسا کہ تمہاری نقل کردہ روایات کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل کیا ہے

فيما رويتموه في هذه الآثار ولكن كان ذلك حجة لكم في أن الإشارة لا تقطع الصلاة فإنه حجة عليكم في أن الإشارة لا بأس بها في الصلاة۔

قيل له أما ما احتججنا بهذه الآثار من أجله وهو أن الإشارة لا تقطع الصلاة فقد ثبت ذلك بهذه الآثار على ما احتججنا به منها وأما ما ذكرت من إباحة الإشارة في الصلاة في رد السلام فليس فيها دليل على ذلك وذلك أن الذي فيها هو أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أشار إليهم فلو قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم أن تلك الإشارة أردت بها رد السلام على من سلم علي ثبت بذلك أن كذلك حكم المصلي إذا سلم عليه في الصلاة ولكنه لم يقل من ذلك شيئا فاحتمل أن يكون تلك الإشارة كانت ردا منه بالسلام كما ذكرتم واحتمل أن يكون كانت منه نهيا لهم عن السلام عليه وهو يصلي فلما لم يكن في هذه الآثار من هذا شيء واحتملت من التأويل ما ذهب إليه كل واحد من الفريقين لم يكن ما تأول أحد الفريقين أولى منها مما تأول الآخر إلا بحجة يقيمها على مخالفه إما من كتاب وإما من سنة وإما من إجماع فإن قال قائل فما دليلكم على كراهة ذلك۔

۲۸۰۔ قيل له حدثنا أبو بكرة قال ثنا مؤمل قال ثنا حماد بن سلمة قال ثنا عاصم عن أبي وائل

تو اگر یہ تمہارے لیے اس بات کی دلیل ہے کہ اشارے سے نماز نہیں ٹوٹتی تو یہ تمہارے خلاف اس بات پر بھی دلیل ہے کہ نماز میں اشارہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

جواباً اس شخص کو کہا جائے گا کہ ہم نے ان روایات سے جس بات کے لیے استدلال کیا ہے وہ یہ ہے کہ اشارہ نماز کو نہیں توڑتا اور یہ بات ان روایات سے ثابت ہے جیسا کہ ہم نے استدلال کیا ہے اور جو کچھ تم نے ذکر کیا کہ نماز میں سلام کا جواب دینے کے لیے اشارہ کرنا جائز ہے تو اس میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں وہ یوں کہ اس حدیث میں جو کچھ ہے وہ یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف اشارہ فرمایا پس اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں فرماتے کہ میں نے اس اشارے سے اس آدمی کو سلام کا جواب دینے کا ارادہ کیا جس نے مجھے سلام کیا تو اس سے ثابت ہوتا کہ نمازی کو جب نماز میں سلام دیا جائے تو اس کا حکم یہ ہے لیکن آپ نے تو اس سلسلے میں کچھ نہیں فرمایا۔ پس اس بات کا بھی احتمال ہے کہ یہ اشارہ آپ کی طرف سے سلام کا جواب ہو جیسا کہ تم نے ذکر کیا اور یہ بھی احتمال ہے کہ نماز پڑھتے وقت سلام دینے سے ممانعت ہو پس جب ان روایات میں ان میں سے کوئی بات بھی نہیں اور ہر فریق کے موقف کے مطابق تاویل کا احتمال ہے تو کسی فریق کی تاویل کو دوسرے کے مقابلے میں بہتر قرار نہیں دیا جائے گا جب تک اس کے مخالف کے خلاف قرآن پاک، سنت یا اجماع سے کوئی دلیل قائم نہ ہو جائے۔ ___ اگر کوئی شخص کہے کہ اس کی کراہت پر تمہارے پاس کیا دلیل ہے تو اسے کہا جائے گا۔

حضرت ابو وائل سے مروی فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نماز میں گفتگو کرتے اور اپنی حاجت (کا حل)

قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلٰوةِ وَنَأْمُرُ بِالْحَاجَةِ وَنَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ وَعَلٰى جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَكُلِّ عَبْدٍ صَالِحٍ يُعْلَمُ اسْمُهٗ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَبْشَةِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَاَخَذَنِيْ مَا قَدُمَ وَمَا حَدُثَ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُنْزِلَ فِيَّ شَيْءٌ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ مِنْ اَمْرِهٖ مَا يَشَاءُ۔

۲۸۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَرَجْتُ فِيْ حَاجَةٍ وَنَحْنُ يُسَلِّمُ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الصَّلٰوةِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَسَلَّمْتُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغْلًا۔

۲۸۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَدِمْتُ مِنَ الْحَبْشَةِ وَعَهْدِيْ بِهِمْ وَهُمْ يَتَكَلَّمُوْنَ فِي الصَّلٰوةِ وَيَقْضُوْنَ الْحَاجَةَ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ لِنَبِيِّهٖ مِنْ اَمْرِهٖ مَا يَشَاءُ وَقَدْ اَحْدَثَ لَكُمْ اَنْ لَّا تَتَكَلَّمُوْا فِي الصَّلٰوةِ وَاَمَّا اَنْتَ اَيُّهَا الْمُسْلِمُ فَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

۲۸۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِي الْجَهْمِ عَنْ اَبِي الرَّضْرَاضِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ اُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيَّ فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَجَدْتُ فِيْ نَفْسِيْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ مِنْ اَمْرِهٖ مَا يَشَاءُ

طلب کرتے تھے ہم کہتے اللہ پر سلام، حضرت جبرائیل و میکائیل اور ہر اس نیک بندے پر سلام جس کا نام آسمان اور زمین میں جانا جاتا ہے۔ میں حبشہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے میں نے سلام عرض کیا تو آپ نے جواب نہ دیا تو گذشتہ اور آج کی حالت (میں فرق) دیکھ کر مجھے فکر لاحق ہوئی آپ نے نماز مکمل فرمائی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میرے بارے میں کوئی حکم نازل ہو گیا ہے فرمایا نہیں لیکن اللہ تعالیٰ جو چاہے حکم کرتا ہے۔

حضرت ابو الاحوص، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں ایک کام کے لیے گیا اور (ان دنوں) ہم نماز میں ایک دوسرے کو سلام کہا کرتے تھے پھر میں واپس آیا اور سلام عرض کیا تو (حضور علیہ السلام نے) جواب نہ دیا اور (بعد میں) فرمایا بے شک نماز میں مشغولیت ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حبشہ سے آیا اس وقت لوگ نماز میں ایک دوسرے کو سلام کرتے اور ضرورتیں پوری کرتے تھے میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا آپ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے جواب نہ دیا جب نماز مکمل کر چکے تو فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے کاموں میں سے جو چاہے اپنے نبی کے لیے ظاہر کر دیتا ہے اور تمہارے لیے حکم دیا کہ نماز میں کلام نہ کرو اور اے مسلمان! تم پر اللہ کی رحمت ہو۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نماز میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کرتا تو آپ اس کا جواب دیتے۔ ایک دن ایسا ہوا کہ میں نے سلام عرض کیا لیکن آپ نے جواب نہ دیا میرے دل میں کچھ خیال پیدا ہوا۔ میں نے یہ بات آپ کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جو بات چاہتا ہے اس کا حکم دیتا ہے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَفِي حَدِيثِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ وَأَبِي دَاوُدَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ عَلَى الَّذِي سَلَّمَ عَلَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنْهَا فَهٰذَا دَلِيلٌ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ مِنْهُ فِي الصَّلٰوةِ رَدٌّ لِلسَّلَامِ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُ لَأَغْنَاهُ عَنِ الرَّدِّ عَلَيْهِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلٰوةِ كَمَا يَقُولُ الَّذِي يَرَى الرَّدَّ فِي الصَّلٰوةِ بِالْإِشَارَةِ وَأَنَّ الْمُصَلِّيَ إِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ بِمَنْ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ فِي صَلَاتِهِ فَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ الرَّدُّ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنْ صَلٰوتِهِ. وَفِي حَدِيثِ أَبِي بَكْرَةَ أَيْضًا عَنْ مُؤَمَّلٍ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَأَخَذَنِي مَا قَدُمَ وَمَا حَدُثَ فَفِي ذٰلِكَ دَلِيلٌ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ مِنْهُ رَدٌّ أَصْلًا بِالْإِشَارَةِ وَلَا غَيْرِهَا لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ رَدَّ عَلَيْهِ بِإِشَارَتِهِ لَمْ يَقُلْ لَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَلَقَالَ رَدَّ عَلَيَّ إِشَارَةً وَلَمَا أَصَابَهُ مِنْ ذٰلِكَ مَا أَخْبَرَ أَنَّهُ أَصَابَهُ مِمَّا قَدُمَ وَمِمَّا حَدُثَ وَفِي حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغْلًا فَذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْمُصَلِّيَ مَعْذُورٌ بِذٰلِكَ الشُّغْلِ عَنْ رَدِّ السَّلَامِ عَلَى الْمُسَلِّمِ عَلَيْهِ وَنَهْيٌ لِغَيْرِهِ عَنِ السَّلَامِ عَلَيْهِ.

۲۸۴۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِنْ قَوْلِهِ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَى الْقَوْمِ وَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ.

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ نَظِيرُ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۸۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بواسطہ حضرت ابوبکرہ و حضرت ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو نماز سے فراغت پر جواب دیا جس نے آپ کو حالت نماز میں سلام کیا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نماز کے دوران آپ کی طرف سے سلام کا جواب نہیں تھا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد جواب دینے کی ضرورت نہ پڑتی جیسا کہ وہ شخص جو نماز میں اشارے کے ساتھ جواب دینا جائز سمجھتا ہے کہتا ہے کہ نمازی جب نماز میں سلام کرنے والے کو جواب دیدے تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس پر جواب دینا واجب نہیں۔ ——— حضرت مومل سے حضرت ابوبکرہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا تو پہلی اور آج کی حالت (میں فرق) دیکھ کر مجھے کچھ پریشانی ہوئی تو اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے سلام کا جواب دیا ہی نہیں نہ اشارے کے ساتھ اور نہ اس کے بغیر، کیونکہ آپ اشارے کے ساتھ بھی جواب دیتے تو وہ نہ فرماتے کہ آپ نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا بلکہ یوں کہتے کہ اشارے کے ساتھ جواب دیا اور آپ کو وہ اذیت نہ پہنچتی جس کے بارے میں فرمایا کہ پہلی اور موجودہ حالت (میں فرق) دیکھ کر مجھے کچھ پریشانی ہوئی۔ حضرت علی بن شیبہ کی روایت میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں مشغولیت ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نمازی مسلمان کو سلام کا جواب دینے سے معذور ہے اور اس بات سے بھی ممانعت ہے کہ کوئی اسے (اس حالت میں) سلام کرے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا اپنا قول بھی مروی ہے۔ حضرت ابراہیم، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ لوگوں کو نماز کی حالت میں سلام کہنا ناپسند کرتے تھے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے جو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے آپ سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت

قَالَ ثنا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثنا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ قَالَ ثنا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَبَعَثَنِي فِي حَاجَةٍ فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهَا ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَرَأَيْتُهُ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ فَلَمَّا سَلَّمَ رَدَّ عَلَيَّ۔

٢٨٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثنا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثنا هِشَامٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي۔

فَهٰذَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَيْضًا قَدْ أَخْبَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ وَأَنَّهُ لَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ رَدَّ عَلَيْهِ فَالْكَلَامُ فِي هٰذَا مِثْلُ الْكَلَامِ فِيمَا رَوَيْنَاهُ قَبْلَهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَفِي حَدِيثِ جَابِرٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي فَأَخْبَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ رَدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَذٰلِكَ يَنْفِي أَنْ يَكُونَ رَدَّ عَلَيْهِ بِإِشَارَةٍ أَوْ غَيْرِهَا۔

٢٨٧۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثنا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثنا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثنا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ فَجَاءَ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَسَكَتَ ثُمَّ أَوْمَأَ بِيَدِهِ ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِ فَسَكَتَ ثَلَاثًا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي۔

فَهٰذَا جَابِرٌ رض قَدْ أَخْبَرَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْمَأَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ حِينَ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے آپ نے مجھے ایک کام کے لیے بھیجا میں اس کی طرف چلا گیا پھر واپس آیا تو آپ سواری پر تھے میں نے سلام عرض کیا تو آپ نے جواب نہ دیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ رکوع اور سجدہ کر رہے ہیں۔ سلام پھیرنے کے بعد آپ نے (میرے) سلام کا جواب دیا۔

حضرت ابوداؤد کہتے ہیں ہم سے حضرت ہشام نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے یہ نہیں فرمایا کہ مجھے سلام کا جواب نہ دیا مگر فرمایا کہ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا مجھے سلام کا جواب دینے سے صرف اس بات نے روکا کہ میں حالتِ نماز میں تھا۔ —— تو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی بتاتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے سلام کا جواب نہ دیا اور جب فارغ ہوئے تو جواب دیا تو اس حدیث میں بھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس روایت جیسی گفتگو ہے جو ہم پہلے روایت کر چکے ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا مجھے صرف اس بات نے سلام کا جواب دینے سے روکا کہ میں نماز میں تھا تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ آپ نے (حالتِ نماز میں) جواب بالکل نہیں دیا تو اس سے اشارے کے ساتھ یا اس کے بغیر ہر طرح سے جواب دینے کی نفی ہو گئی۔

حضرت ابوالزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں کسی کام کے لیے بھیجا وہ واپس آئے تو آپ سواری پر نماز پڑھ رہے تھے انھوں نے سلام کیا تو آپ خاموش رہے پھر ہاتھ سے اشارہ کیا پھر سلام کیا تو خاموش رہے تین بار ایسا ہوا جب فارغ ہوئے تو فرمایا مجھے جواب دینے سے صرف یہ بات مانع تھی کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔

تو اس حدیث میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا جب انھوں نے سلام عرض کیا۔ پھر نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا کہ مجھے سلام

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ اَمَا اِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي اَنْ اَرُدَّ عَلَيْكَ اِلَّا اَنِّي كُنْتُ اُصَلِّي فَاَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ رَدَّ عَلَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ ـ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ تِلْكَ الْاِشَارَةَ الَّتِي كَانَتْ مِنْهُ فِي الصَّلٰوةِ لَمْ تَكُنْ رَدًّا وَاِنَّمَا كَانَتْ نَهْيًا وَهٰذَا جَابِرٌ. فَقَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَدْ ذَكَرْنَا.

۲۴۸ـ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا اَبِي قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ مَا اُحِبُّ اَنْ اُسَلِّمَ عَلَى الرَّجُلِ وَهُوَ يُصَلِّي وَلَوْ سَلَّمَ عَلَيَّ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ.

۲۴۹ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِشْكَابَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ.

فَهٰذَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَدْ كَرِهَ اَنْ يُسَلِّمَ عَلَى الْمُصَلِّي وَقَدْ كَانَ سَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَاَشَارَ اِلَيْهِ فَلَوْ كَانَتِ الْاِشَارَةُ الَّتِي كَانَتْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدًّا لِلسَّلَامِ عَلَيْهِ اِذًا لَمَا كَرِهَ ذٰلِكَ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَهُ عَنْهُ وَلٰكِنَّهُ اِنَّمَا كَرِهَ ذٰلِكَ لِاَنَّ اِشَارَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ كَانَتْ عِنْدَهُ نَهْيًا مِنْهُ لَهُ عَنِ السَّلَامِ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي. فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ قَالَ جَابِرٌ فِي حَدِيْثِكُمْ هٰذَا وَلَوْ سَلَّمَ عَلَيَّ لَرَدَدْتُ. قِيْلَ لَهُ اَفَقَالَ جَابِرٌ لَرَدَدْتُ فِي الصَّلٰوةِ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ اَرَادَ بِقَوْلِهٖ لَرَدَدْتُ اَيْ بَعْدَ فَرَاغِيْ مِنَ الصَّلٰوةِ.

۲۵۰ـ وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ مِنْ مَذْهَبِهٖ مَا حَدَّثَنَا

کا جواب دینے سے صرف یہ بات رکاوٹ تھی کہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا کہ آپ نے ان کے سلام کا جواب نہ دیا۔

پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے نماز میں جو اشارہ فرمایا وہ سلام کا جواب نہ تھا بلکہ ممانعت تھی اور یہ جائز ہے اور یہ بات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔

حضرت ابوسفیان فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے میں کسی نماز پڑھتے ہوئے آدمی کو سلام کہنا پسند نہیں کرتا اور اگر وہ مجھے سلام کر دے تو میں جواب دیتا ہوں۔

حضرت ابو معاویہ، حضرت اعمش سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کسی نمازی کو سلام کہنا ناپسند فرمایا جبکہ انھوں نے خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا جب کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ نے ان کی طرف اشارہ کیا تو اگر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ اشارہ سلام کا جواب ہوتا تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ اس (سلام کہنے) کو ناپسند نہ کرتے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہ فرمایا لیکن انھوں نے اسے ناپسند کیا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ اشارہ نماز کی حالت میں آپ کو سلام کہنے سے ممانعت کے لیے تھا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ اس حدیث میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کوئی سلام کرے تو میں جواب دیتا ہوں، (نماز میں) کہا جائے گا کہ کیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نماز کے اندر ہی اس کا جواب دوں گا ممکن ہے آپ کے اس قول کہ جواب دوں گا سے نماز سے فراغت کے بعد کا وقت مراد ہو اور اس بات

حضرت سلیمان بن موسیٰ نے حضرت عطاء سے پوچھا کیا

يحيى بن يزيد قال ثنا موسى بن داود قال ثنا همام قال سأل سليمان بن موسى عطاء سألت جابرا عن الرجل يسلم عليك وأنت تصلي فقال لا ترد عليه حتى تقضي صلاتك فقال نعم۔

قال أبو جعفر فدل ذلك أن الرد الذي أراد جابر رض في الحديث الأول هو الرد بعد الفراغ من الصلوة فقد وافق ذلك ما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ودل من معناه على ما ذكرناه. وقد روي عن ابن عباس في هذا نحو من ذلك۔

٢٩١- حدثنا عبد الله بن محمد بن خشيش قال ثنا عارم قال ثنا جرير بن حازم عن قيس عن عطاء أن ابن عباس سلم عليه رجل وهو يصلي فلم يرد عليه شيئا وغمزه بيده۔

فهذا ابن عباس رض أيضا لم يرد في صلاته على الذي سلم عليه وهو فيها ولكنه غمزه بيده على الكراهة منه لما فعل فلما كان عبد الله بن مسعود رض وجابر بن عبد الله رض وقد كانا سلما على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يصلي فكرها من بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم السلام على المصلي فثبت بذلك أن ما كان من إشارة النبي صلى الله عليه وسلم التي قد علماها منه لم يكن ردا إذ إنما كانت نهيا لأن الصلوة ليست بموضع سلام لأن السلام كلام فجوابه أيضا كذلك فلما كانت الصلوة ليست بموضع كلام يكون رد السلام لم يكن أيضا بموضع سلام وقد أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بتسكين الأطراف في الصلوة۔

٢٩٢- حدثنا بذلك فهد قال ثنا محمد بن

نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اس حالت میں تمہیں سلام کرے کہ تم نماز پڑھ رہے ہو اور انھوں نے فرمایا کہ جب تک نماز مکمل نہ کر لو جواب نہ دو۔ فرمایا ہاں۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پہلی حدیث میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جو جواب مراد لیا ہے وہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد جواب دینا ہے یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات کے موافق ہے اور اس کا مفہوم ہماری مذکورہ بات پر دلالت کرتا ہے۔ ——— اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

حضرت عطاء سے مروی ہے ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو سلام کیا اور وہ نماز پڑھ رہے تھے تو انھوں نے جواب نہ دیا اور اسے ہاتھ سے کونچا مارا۔

تو یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔ انھوں نے حالت نماز میں سلام دینے والے کو جواب نہ دیا بلکہ اس کے فعل کو ناپسند کرتے ہوئے ہاتھ سے کونچا مارا۔ پس جب حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم تو جن حضرات نے خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت نماز میں سلام کیا آپ کے بعد نمازی کے لیے اسے ناپسند فرمایا تو اس سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ جسے ان دونوں حضرات نے معلوم کیا وہ (سلام کے) جواب کے لیے نہ تھا بلکہ مخالفت کے لیے تھا کیونکہ نماز سلام کا محل نہیں سلام تو کلام ہے اور اس کا جواب بھی اسی طرح (کلام) ہے۔ تو جب نماز کلام کا محل نہیں تو جواب سلام کا محل بھی نہیں۔ اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز میں اعضاء کو سکون کے ساتھ رکھنے کا حکم دیا ہے۔

حضرت مسیب بن رافع / حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ

سعید قال انا شریک عن الاعمش عن المسیب بن رافع عن جابر بن سمرة قال دخل رسول الله صلی الله علیه وسلم المسجد فرای قوما یصلون وقد رفعوا ایدیهم فقال مالی اراکم ترفعون ایدیکم کانها اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوة۔

فلما امر رسول الله صلی الله علیه وسلم بالسکون فی الصلوة وکان رد السلام بالاشارة فیه خروج من ذلک لان فیه رفع الید وتحریک الاصابع ثبت بذلک انه قد دخل فیما امر به رسول الله صلی الله علیه وسلم من تسکین الاطراف فی الصلوة وهذا قول الذی بینا فی هذا الباب قول ابی حنیفة وابی یوسف ومحمد رحمهم الله تعالی۔

سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو آپ نے کچھ لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا انھوں نے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے کیا ہے کہ میں تمہیں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھتا ہوں گویا وہ ابلق[لہ] گھوڑوں کی دُم ہیں۔ نماز میں سکون اختیار کرو۔

ترجیب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں سکون اختیار کرنے کا حکم دیا اور اشارے سے سلام کا جواب دینے کی صورت میں اس حکم سے خروج لازم آتا ہے کیونکہ اس میں ہاتھ کو اٹھانا اور انگلیوں کو حرکت دینا ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم میں حالت نماز میں اعضاء کو ساکن رکھنا بھی شامل ہے۔ یہ قول جو ہم نے اس باب میں بیان کیا ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

باب (۹۵) المرور بین یدی المصلی هل یقطع علیه ذلک صلاته ام لا۔

باب ۹۵: نمازی کے آگے سے گزرنا نماز کو توڑتا ہے یا نہیں۔

۲۹۳۔ حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعید بن منصور قال ثنا هشیم عن یونس و منصور عن حمید بن هلال عن عبد الله بن الصامت عن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یقطع الصلوة شیء اذا کان بین یدیه کآخرة الرحل وقال یقطع الصلوة لا یقطع الصلوة المرأة والحمار والکلب الاسود قال قلت یا اباذر ما بال الکلب الاسود من الاحمر والابیض فقال یا ابن اخی سألتنی عما سألت عنه رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ان الکلب الاسود شیطان۔

۲۹۴۔ حدثنا یونس قال ثنا سفیان عن صفوان بن سلیم عن نافع بن جبیر عن سهل بن ابی حثمة

حضرت عبد اللہ بن صامت حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی جب اس کے سامنے کجاوے کے پچھلے حصے جتنی چیز ہو اور فرمایا عورت، گدھا اور سیاہ کتا نماز کو توڑ دیتے ہیں۔ (حضرت عبد اللہ بن صامت) فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے ابوذر! سرخ و سفید کو چھوڑ کر سیاہ کتے کی تخصیص کیوں ہے؟ فرمایا اے بھتیجے! تم نے مجھ سے ایسی بات کا سوال کیا جس کا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا سیاہ کتا شیطان ہے۔

حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سُترہ کے

لہ۔ ابلق وہ گھوڑا ہے جس میں سفید و سیاہ رنگ ملا ہوا ہو

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ۔

کے سامنے نماز پڑھے تو اس کے قریب ہونا چاہیے شیطان اس پر اس کی نماز کو نہیں توڑتا۔

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض رَفَعَهُ شُعْبَةُ قَالَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْمَرْأَةُ الْحَائِضُ وَالْكَلْبُ۔

حضرت شعبہ، حضرت قتادہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن زید سے سنا وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں، حضرت شعبہ نے اسے مرفوعاً بیان کیا ہے۔ حضرت ابن عباس راوی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں حیض والی عورت یا کتا نماز کو توڑ دیتے ہیں۔

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ أَحْسِبُهُ قَدْ أَسْنَدَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْمَرْأَةُ الْحَائِضُ وَالْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْيَهُودِيُّ وَالنَّصْرَانِيُّ وَالْخِنْزِيرُ وَيَكْفِيكَ إِذَا كَانُوا مِنْكَ قَدْرَ رَمْيَةٍ لَمْ يَقْطَعُوا عَلَيْكَ صَلٰوتَكَ۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں حائضہ عورت، کتا، گدھا، یہودی، عیسائی اور خنزیر نماز کو توڑ دیتے ہیں اور جب یہ ہوں تو تمہیں ایک تیر کا اندازہ کافی ہے تمہاری نماز کو نہیں توڑیں گے۔ حضرت عکرمہ فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتا، گدھا اور عورت نماز کو توڑ دیتے ہیں۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ وَالْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ إِذَا مَرُّوا بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ مِنْ هٰذَا۔

۲۹۸۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ جِئْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ وَنَحْنُ عَلَى

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان روایات کو اپناتے ہوئے فرمایا کہ نمازی کے سامنے سے سیاہ کتے، عورت اور گدھے کے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ان میں سے کوئی چیز بھی نماز کو نہیں توڑتی۔ انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔ —— حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہم آئے ہم ایک دراز گوش پر سوار تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میدان عرفات

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِعَرَفَةَ فَمَرَرْنَا عَلٰى بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْنَا عَنْهَا وَتَرَكْنَاهَا تَرْتَعُ فَلَمْ يَقُلْ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا.

۲۹۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ وَيُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ إِلَّا أَنَّهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِمِنًى.

۳۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ وَرَوْحٌ وَوَهْبٌ قَالُوْا ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ الْجَزَّارِ عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَأَنَا عَلٰى حِمَارٍ وَمَعِيَ غُلَامٌ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ فَلَمْ يَنْصَرِفْ.

فَفِيْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُمَا مَرَّا عَلَى الصَّفِّ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَا مَرَّا عَلَى الْمَأْمُوْمِيْنَ دُوْنَ الْإِمَامِ فَكَانَ ذٰلِكَ غَيْرَ قَاطِعٍ عَلَى الْمَأْمُوْمِيْنَ وَلَمْ يَكُنْ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى حُكْمِ مُرُوْرِ الْحِمَارِ بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ وَلٰكِنْ فِيْ حَدِيْثِ صُهَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهٗ مَرَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَنْصَرِفْ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ مُرُوْرَ الْحِمَارِ بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ لَا يَقْطَعُ عَلَيْهِ وَلَا عَلٰى مَنْ خَلْفَهٗ

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْحَدِيْثِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ أَبِيْ دَاؤُدَ أَنَّ الْحِمَارَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ فِيْ أَشْيَاءَ ذَكَرَهَا مَعَهٗ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ قَالَ وَأَحْسِبُهٗ قَدْ أَسْنَدَهٗ فَهٰذَا الْحَدِيْثُ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَصُهَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مُخَالِفٌ لِذٰلِكَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْلَمَ أَيُّهُمَا نَسَخَ الْآخَرَ.

۳۰۱۔ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَإِذَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ ثَنَا سِمَاكٌ عَنْ عِكْرِمَةَ

میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے ہم صف کے بعض حصے کے آگے سے گزر گئے اترے اور اس (گدھی) کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم سے کچھ بھی مواخذہ نہ فرمایا۔

حضرت مالک اور یونس، حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرا اور آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں دراز گوش پر سوار تھا اور میرے ساتھ بنو ہاشم کا ایک لڑکا بھی تھا تو آپ نے نماز سے رجوع نہ کیا۔

تو حضرت ابن عباس سے حضرت عبیداللہ کی روایت میں ہے کہ وہ دونوں صف کے آگے سے گزرے تو ہو سکتا ہے وہ دونوں مقتدیوں کے آگے سے گزرے ہوں امام کے آگے سے نہیں تو اس سے مقتدیوں کی نماز نہیں ٹوٹی۔ اس میں امام کے آگے سے گدھے کے گذرنے کے حکم پر کوئی دلیل نہیں۔ لیکن حضرت صہیب نے جو حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے (نمبر ۳۰۰) کہ آپ سرکار دو عالم کے سامنے سے گذرے لیکن آپ نے نماز سے نہ پھیرے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ امام کے آگے سے بھی گدھے کا گذرنا نماز کو نہیں توڑتا۔

جبکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث جسے حضرت ابن داؤد نے روایت کیا اور ہم نے اس باب کے شروع میں اسے ذکر کیا ہے اس میں دیگر چیزوں کے ساتھ گدھے کا بھی ذکر ہے کہ اس کے گذرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ میرے خیال میں یہ مرفوع حدیث ہے۔ اور یہ حدیث جس کو ہم نے بواسطہ حضرت عبیداللہ اور صہیب حضرت ہم نے اس سلسلے میں دیکھا تو حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہا کے سامنے ان چیزوں

قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رض مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ قَالُوا الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَمَا يَقْطَعُ هٰذَا وَلٰكِنَّهُ يُكْرَهُ۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رض قَدْ قَالَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْحِمَارَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ مَا رُوِيَ عَنْهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَصُهَيْبٌ كَانَ مُتَأَخِّرًا عَمَّا رَوَاهُ عَنْهُ عِكْرِمَةُ مِنْ ذٰلِكَ۔ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ الْحِمَارَ أَيْضًا لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ۔

۳۰۲۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ زَارَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَادِيَةٍ لَنَا وَلَنَا كُلَيْبَةٌ وَحِمَارٌ تَرْعَيَانِ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمْ يُزْجَرَا وَلَمْ يُؤَخَّرَا۔

۳۰۳۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ۔

۳۰۴۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوْبَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ وَقَالَ ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ زَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبَّاسًا۔

فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ حَدِيْثَ صُهَيْبٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذَيْنِ قَدْ مَنَا ذِكْرَهُمَا

کا ذکر کیا گیا (یعنی کتے گدھے) سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ حضرت ابن عباس نے کہا کہ وہ کتا اور گدھا ہے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف پاکیزہ کلمات جاتے ہیں اور اس سے نماز نہیں ٹوٹتی البتہ

تو یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد فرما رہے ہیں کہ گدھے (کے گذرنے) سے نماز نہیں ٹوٹتی تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جو کچھ حضرت عبید اللہ اور صہیب رضی اللہ عنہما نے ان سے روایت کیا ہے وہ اس سے متاخر ہے جو حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے ان سے روایت کیا ہے۔ بواسطہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی حدیث مروی ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ گدھے (کے گذرنے) سے نماز نہیں

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگل میں ہمارے ہاں تشریف لائے ہمارے پاس ایک چھوٹا سا کتا اور گدھا تھا جو چر رہے تھے آپ نے عصر کی نماز پڑھی اور وہ دونوں آپ کے سامنے تھے تو ان کو جھڑکا گیا اور نہ ہی پیچھے کیا گیا۔

حضرت یحییٰ بن ایوب نے حضرت محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبد اللہ بن صالح اور حضرت ابن ابی مریم حضرت یحییٰ بن ایوب سے روایت کرتے ہیں وہ اپنی سند سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ حضرت عبد اللہ بن صالح کی روایت میں محمد بن عمرو اور حضرت ابن ابی مریم کی روایت میں محمد بن عمر ہے اس میں یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لیے تشریف لائے۔

تو یہ حدیث، حضرت صہیب اور حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہما کی روایات کے موافق ہے جن کا ہم نے اس سے پہلے ذکر

فِي الْفَضْلِ الَّذِي قَبْلَ هٰذَا ثُمَّ رَجَعْنَا إِلٰى حُكْمِ مُرُوْرِ الْكَلْبِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي كَيْفَ هُوَ وَ هَلْ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ أَمْ لَا فَكَانَ أَحَدُ مَنْ رَوٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رَوَيْنَا ذٰلِكَ عَنْهُ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ثُمَّ قَدْ رَوَيْنَا فِي حَدِيْثِ الْفَضْلِ الَّذِي قَدْ ذَكَرْنَا مَا قَدْ خَالَفَهُ ثُمَّ رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بَعْدُ مِنْ قَوْلِهِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيْثِ عِكْرِمَةَ عَنْهُ أَنَّ الْكَلْبَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى ثُبُوْتِ نَسْخِ ذٰلِكَ عِنْدَهُ وَعَلٰى أَنَّ مَا رَوَاهُ الْفَضْلُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ كَانَ مُتَأَخِّرًا لِمَا رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَصَلَ بَيْنَ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ مِنْ غَيْرِهِ مِنَ الْكِلَابِ فَجَعَلَ الْأَسْوَدَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَجَعَلَ مَا سِوَاهُ بِخِلَافِ ذٰلِكَ وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ الْمَعْنَى الَّذِي وَجَبَ بِهِ قَطْعُهُ إِنَّمَا هُوَ لِأَنَّهُ شَيْطَانٌ. فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلْ عَارَضَ ذٰلِكَ شَيْءٌ؟

۳۰۵۔ فَإِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلْيَدْرَأْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ أَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ۔

۳۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ

کیا ہے۔ پھر ہم نمازی کے آگے سے کتے کے گزرنے کے حکم کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ وہ کیا ہے اور کیا وہ نماز کو توڑتا ہے یا نہیں تو جن حضرات نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ یہ نماز کو توڑ دیتا ہے ان میں سے ایک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں ہم نے ان سے یہ بات باب کے شروع میں روایت کی ہے پھر ہم نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں اس کے خلاف ذکر کیا پھر ہم نے ان کا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کے وصال) کے بعد کا قول نقل کیا جو حضرت عکرمہ کی حدیث میں (مذکور) ہے کہ کتا نماز کو نہیں توڑتا۔

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک یہ منسوخ ہے اور جو کچھ حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا وہ حضرت ابن عباس کی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات سے متاخر ہے۔ البتہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ انھوں نے سیاہ کتے اور دوسرے رنگ کے کتوں میں فرق کیا۔ ان کے نزدیک سیاہ کتے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے دوسروں کا حکم الگ ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا سیاہ کتا شیطان ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نماز ٹوٹنے کا باعث اس کا شیطان ہونا ہے۔

پس ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں کیا کوئی بات اس کے مقابل بھی ہے (تو ہم نے دیکھا)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو وہ کسی شخص کو ہرگز سامنے سے نہ گزرنے دے اور جس قدر ممکن اسے دور کرے اگر وہ انکار کرے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

حضرت ابوصالح، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت

عن أبي صالح عن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

۳۰۷۔ **حدثنا** أحمد بن داود قال ثنا يعقوب بن حميد قال ثنا عبد العزيز بن محمد عن صفوان بن سليم عن عطاء بن يسار وعن زيد بن أسلم عن عبد الرحمن بن أبي سعيد جميعا عن أبي سعيد رض عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

ففي هذا الحديث أن كل مار بين يدي المصلي شيطان وقد سوى في هذا بين بني آدم وبين الكلب الأسود إذا مروا بين يدي المصلي۔

وقد روي مثل ذلك أيضا عن ابن عمر رض عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

۳۰۸۔ **حدثنا** أحمد بن داود قال ثنا يعقوب بن حميد قال ثنا ابن أبي فديك عن الضحاك بن عثمان عن صدقة عن ابن عمر رض أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا كان أحدكم يصلي فلا يدع أحدا يمر بين يديه فإن أبى فليقاتله فإن معه القرين شيطان۔

قال أبو جعفر فمعنى هذا معنى حديث أبي سعيد سواء وأن ابن آدم في مروره بين يدي أخيه المصلي مرور لقرينه أيضا بين يديه وهو شيطان **ثم** قد أجمع على أن مرور بني آدم بعضهم ببعض في صلاتهم لا يقطعها **قد** روي ذلك عن النبي صلى الله عليه وسلم من غير وجه۔

۳۰۹۔ **حدثنا** يونس قال ثنا سفيان عن كثير بن كثير عن بعض أهله أنه سمع المطلب يقول رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يصلي مما يلي باب بني سهم والناس يمرون بين

کرتے ہیں۔

حضرت عطاء بن یسار اور زید بن اسلم دونوں حضرت عبدالرحمٰن بن ابو سعید سے وہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو اس حدیث میں ہے کہ ہر جو بھی نمازی کے آگے سے گزرتا ہے وہ شیطان ہے تو اس حدیث میں نمازی کے آگے سے گزرنے والا انسان اور سیاہ کتا برابر قرار دیے گئے ہیں۔

انھوں نے (محدثین نے) بواسطہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔

حضرت صدقہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک نماز پڑھ رہا ہو تو کسی کو بھی سامنے سے نہ گزرنے دے اگر وہ انکار کرے تو اس سے لڑے کیونکہ اس کے ساتھ اس کا شیطان ساتھی ہے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ اس حدیث اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت کا مفہوم ایک ہے اور انسان کا اپنے نمازی بھائی کے سامنے سے گزرنا اس کے شیطان ساتھی کا گزرنا ہے۔ جو اس کے سامنے ہوتا ہے۔

پھر اس بات پر اجماع ہے کہ نمازی کے آگے سے آدمی کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ اور یہ بات سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

حضرت کثیر بن کثیر اپنے بعض اہل خانہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت مطلب کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو باب بنو سہم سے متصل نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور لوگ آگے سے گزرتے تھے آپ کے

يَدَيْهِ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ۔

۳۱۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّوَافِ سُتْرَةٌ قَالَ سُفْيَانُ فَحَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ كَثِيرٍ بَعْدَ مَا سَمِعْتُهُ مِنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي بَعْضُ أَهْلِي وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ أَبِي۔

۳۱۱۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا هِشَامٌ أُرَاهُ عَنِ ابْنِ عَمِّ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۳۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ قَالَ تَذَاكَرُوا عِنْدَ عَائِشَةَ رض مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالُوا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رض لَقَدْ عَدَلْتُمُونَا بِالْكِلَابِ وَالْحَمِيرِ قَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى وَسَطِ السَّرِيرِ وَأَنَا عَلَيْهِ مُضْطَجِعَةٌ وَالسَّرِيرُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَتَبْدُو لِيَ الْحَاجَةُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَجْلِسَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأُوذِيَهُ فَأَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ انْسِلَالًا۔

۳۱۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَإِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَقُومَ كَرِهْتُ أَنْ أَقُومَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَنْسَلُّ انْسِلَالًا۔

۳۱۴۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا

اور قبلہ کے درمیان کوئی چیز نہیں تھی۔

حضرت کثیر بن کثیر اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا حضرت مطلب بن ابی وداعہ سے روایت کرتے ہیں انھوں کی اس کی مثل روایت کیا مگر انھوں نے فرمایا کہ آپ کے اور طواف کرنے والوں کے درمیان سترہ نہیں تھا۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں میں نے یہ بات ابن جریج سے سنی اس کے بعد حضرت کثیر بن کثیر نے ہم سے بیان کیا انھوں نے فرمایا مجھ سے میرے بعض اہل خانہ نے بیان کیا اور میں نے اپنے باپ سے نہیں سنا۔

حضرت یزید بن ہارون فرماتے ہیں ہمیں حضرت ہشام نے بتایا اور میرا خیال ہے انھوں نے مطلب بن ابی وداعہ کے چچازاد بھائی سے انھوں نے کثیر بن کثیر بن مطلب بن ابی وداعہ سے انھوں نے اپنے باپ سے اور انھوں نے ان کے دادا سے انھوں

حضرت مسلم بن صبیح، حضرت مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس نماز کو توڑنے والی چیز کے بارے میں مذاکرہ کرتے ہوئے کہا کتا، گدھا اور عورت نماز کو توڑ دیتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم نے ہمیں کتوں اور گدھوں سے ملا دیا حالانکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چارپائی کے درمیان کی طرف نماز پڑھتے اور میں اس پر لیٹی ہوتی تھی۔ چارپائی آپ کے اور قبلہ کے درمیان تھی۔ مجھے کوئی حاجت ہوتی تو میں آپ کے سامنے بیٹھ کر آپ کو اذیت دینا پسند نہ کرتی اور اپنے پاؤں کی جانب سے آرام کے ساتھ نکل جاتی۔

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اس حال میں کہ میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان ہوتی اور جب میں اٹھنا چاہتی تو آپ کے سامنے سے اٹھنا ناپسند کرتی اور آرام سے اٹھ جاتی۔

حضرت ابو سلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلِمَةَ مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ وَ
حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ وَأَشْهَبُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ
أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كُنْتُ أَمُدُّ
رِجْلِي قِبْلَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَإِذَا
سَجَدَ غَمَزَنِي فَرَفَعْتُهُمَا فَإِذَا قَامَ مَدَدْتُهُمَا۔

۳۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ
اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا زَائِدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ رض أَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهِيَ مُعْتَرِضَةٌ
أَمَامَهُ فِي الْقِبْلَةِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ غَمَزَهَا بِرِجْلِهِ
فَقَالَ تَنَحِّي۔

۳۱۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ
الْبَصْرِيُّ قَالَ ثَنَا الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ أَيُّوبَ
عَنْ عَمِّهِ إِيَاسِ بْنِ عَامِرٍ الْغَافِقِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ
مِنَ اللَّيْلِ وَعَائِشَةُ رض مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ۔

۳۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُونُسَ قَالَ
ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ
بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى الْفِرَاشِ الَّذِي يَرْقُدُ عَلَيْهِ
هُوَ وَأَهْلُهُ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ۔

۳۱۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُرْوَةَ
عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يُصَلِّي وَهِيَ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ۔

۳۱۹۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ
ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَيْنَبَ
بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رض قَالَتْ كَانَ يُفْرَشُ

کرتے ہیں انھوں نے فرمایا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قبلہ کی طرف پاؤں پھیلاتی اور آپ نماز پڑھ رہے ہوتے جب سجدہ کرتے تو مجھے کچوکا مارتے۔ میں پاؤں اٹھالیتی جب آپ کھڑے ہوتے تو پھر پھیلا دیتی۔

حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور وہ آپ کے سامنے قبلہ کی جانب آرام فرما ہوتیں۔ جب آپ وتر پڑھنا چاہتے تو ان کو پاؤں کے ساتھ کچوکا مارتے اور فرماتے ہٹ جا!

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی ہوتیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان اس بچھونے پر لیٹی ہوتی جس پر آپ اور آپ کے اہل خانہ آرام کرتے جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو مجھے بھی جگا دیتے اور میں وتر پڑھتی۔

حضرت عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور وہ آپ کے سامنے لیٹی ہوتیں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میرے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلے کے سامنے بچھونا بچھایا جاتا آپ نماز پڑھتے اور میں آپ کے سامنے ہوتی۔

فی حیال مصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی وانا حیالہ۔

۳۲۰۔ حدثنا صالح قال ثنا سعید قال ثنا ہشیم قال انا الشیبانی عن عبد اللہ ابن شداد قال حدثتنی خالتی میمونۃ بنت الحارث قالت کان فراشی حیال مصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فربما وقع ثوبہ علی وہو یصلی۔

قال ابو جعفر فقد تواترت ہذہ الآثار عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بما یدل علی ان بنی آدم لا یقطعون الصلوۃ وقد جعل کل مار بین یدی المصلی فی حدیث ابن عمر وابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم شیطانا واخبر ابو ذر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الکلب الاسود انما یقطع الصلوۃ لانہ شیطان فکانت العلۃ التی لہا جعل یقطع الصلوۃ قد جعلت فی بنی آدم ایضا وقد ثبت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہم لا یقطعون الصلوۃ فدل ذلک ان کل مار بین یدی المصلی مما ہو سوی بنی آدم کذلک ایضا لا یقطع الصلوۃ۔ والدلیل علی صحۃ ما ذکرنا ایضا ان ابن عمر مع روایتہ ما ذکرنا عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد روی عنہ من قولہ من بعدہ۔

۳۲۱۔ حدثنا یونس قال ثنا سفیان عن الزہری عن سالم قال قیل لابن عمر ان عبد اللہ بن عیاش بن ابی ربیعۃ یقول یقطع الصلوۃ الکلب والحمار فقال ابن عمر رضـ لا یقطع صلوۃ المسلم شیء۔

۳۲۲۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عبد الصمد عن شعبۃ عن عبید اللہ بن عمر عن نافع وسالم

حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے میری خالہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ میرا بچھونا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلے کے سامنے ہوتا بعض اوقات آپ کا کپڑا مجھ پر لگتا اور آپ نماز پڑھ رہے ہوتے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں پس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان متواتر روایات میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ انسان (کے گزرنے) سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابن عمر اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم کی روایات میں نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو شیطان قرار دیا گیا حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ سیاہ کتا نماز کو توڑ دیتا ہے کیونکہ وہ شیطان ہے تو اس میں پائی جانے والی جس بات کو نماز توڑنے کی علت قرار دیا ہے انسان میں وہی بات علت قرار دی ہے۔ —— اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے کہ ان (انسانوں) سے نماز نہیں ٹوٹتی تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ انسان کے علاوہ بھی جو چیز نمازی کے آگے سے گزرے اس سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

ہماری مذکورہ گفتگو کی صحت پر یہ بھی دلیل ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس روایت کے باوجود جو ہم نے ان کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ کے

حضرت سالم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا گیا کہ حضرت عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ فرماتے ہیں کتے اور گدھے (کے گزرنے) سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا مسلمان کی نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی۔

حضرت نافع اور حضرت سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کوئی (گزرنے والی) چیز

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال لا يقطع الصلوة شيء وادرءوا ما استطعتم.

۳۲۳۔ حدثنا صالح قال ثنا سعيد قال ثنا هشيم عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہ مثله.

فهذا ابن عمر رضی اللہ عنہ قد قال هذا بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد سمع ذلك من النبي صلى الله عليه وسلم فقد دل هذا على ثبوت نسخ ما كان سمعه من رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى صار ما قال به من هذا اولى عنده من ذلك. واما القتال المذكور في حديث ابن عمر رضی اللہ عنہ وابي سعيد من المصلي لمن اراد المرور بين يديه فقد يحتمل ان يكون ذلك ابيح في وقت كانت الافعال فيه مباحة في الصلوة ثم نسخ ذلك بنسخ الافعال في الصلوة فهذا وجه هذا الباب من طريق تصحيح معاني الآثار. واما وجهه من طريق النظر فانا رأيناهم لا يختلفون في الكلب غير الاسود ان مروره بين يدي المصلي لا يقطع الصلوة فاردنا ان ننظر في حكم الاسود هل هو كذلك ام لا فرأينا الكلاب كلها حرام اكل لحومها ما كان منها اسود وما كان منها غير اسود فلم يكن حرمة لحومها لالوانها ولكن لعللها في انفسها وكذلك كل ما نهي عن اكله من كل ذي ناب من السباع وكل ذي مخلب من الطير ومن الحمر الاهلية لا يفترق في ذلك حكم شيء منها لاختلاف الوانها وكذلك آسارها كلها فالنظر على ذلك ان يكون حكم الكلاب كلها في مرورها بين يدي المصلي سواء فكما كان غير الاسود منها لا يقطع الصلوة فكذلك الاسود لما ثبت

نماز کو نہیں توڑتی اور جس قدر ممکن ہو اسے دور کرو۔

حضرت عبید اللہ، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جنہوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ بات فرمائی حالانکہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سن چکے تھے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انہوں نے جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا وہ منسوخ ہو گیا حتیٰ کہ ان کے نزدیک یہ بات اس سے زیادہ بہتر قرار پائی۔ حضرت ابن عمر اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما کی روایات میں نمازی کے آگے سے گزرنے والے سے جس لڑائی کا ذکر کیا گیا ہے اس میں یہ احتمال ہے کہ یہ اس وقت کی بات ہے جب نماز میں کوئی کام کرنا جائز تھا پھر نماز میں افعال کے منسوخ ہونے کے ساتھ ہی یہ بھی منسوخ ہو گیا۔ —— معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے یہ اس باب کا بیان ہے اور غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یوں ہے کہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ نمازی کے آگے سے غیر سیاہ کتے کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی تو ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں کیا سیاہ کتے کا حکم بھی یہی ہے یا نہیں؟ تو ہم دیکھتے ہیں کہ تمام کتوں کا گوشت کھانا حرام ہے وہ سیاہ ہوں یا غیر سیاہ، تو ان کے گوشت کی حرمت رنگ کی وجہ سے نہیں بلکہ ان علتوں کی وجہ سے ہے جو ان کے اندر پائی جاتی ہیں اسی طرح ہر پنجے والا درندے اور کچلیوں والے پرندے کے کھانے سے منع کیا گیا ہے نیز گھریلو گدھوں کا کھانا ممنوع ہے تو اس ضمن میں ان کے رنگوں کی وجہ سے فرق نہیں۔ یہی حال ان کے جھوٹوں کا ہے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ نمازی کے سامنے سے گزرنے کے بارے میں تمام کتوں کا حکم ایک جیسا ہو جس طرح غیر سیاہ کتے کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی سیاہ کتے کا حکم بھی یہی ہے جب کتے کے بارے میں وہ بات ثابت ہو گئی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تو گدھے کا حکم اسی طرح ہونا اولیٰ ہے کیونکہ گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے میں اختلاف ہے۔ بعض لوگوں نے اس کی

فِي الْكِلَابِ بِالنَّظَرِ مَا ذَكَرْنَا كَانَ الْحِمَارُ أَوْلَى أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ لِأَنَّهُ قَدِ اخْتُلِفَ فِي أَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَأَجَازَهُ قَوْمٌ وَكَرِهَهُ آخَرُوْنَ فَإِذَا كَانَ مَا لَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ بِاتِّفَاقِ الْمُسْلِمِيْنَ لَا يَقْطَعُ مُرُوْرُهُ الصَّلٰوةَ كَانَ مَا اخْتُلِفَ فِي أَكْلِ لَحْمِهِ أَحْرٰى أَنْ لَا يَقْطَعَ مُرُوْرُهُ الصَّلٰوةَ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى

اجازت دی ہے اور بعض نے اسے مکروہ قرار دیا ہے تو جس جانور کا گوشت نہ کھانے پر مسلمان کا اتفاق ہے اس کا گزرنا نماز کو نہیں توڑتا تو جس کا گوشت کھانے میں اختلاف ہے وہ اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ اس کے گزرنے سے نماز نہ ٹوٹے۔ اس باب میں قیاس یہی ہے امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی قول ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرْنَا بَعْضَ مَا رُوِيَ عَنْهُمْ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ۔

بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی یہی بات مروی ہے ان کی بعض روایات ہم نے اس سے پہلے اس باب میں ذکر کی ہیں۔

۳۲۴۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُمْ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ وَسَعِيْدُ بْنُ أَبِي عَرُوْبَةَ وَهِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عَلِيًّا وَعُثْمَانَ رض قَالَا لَا يَقْطَعُ صَلٰوةَ الْمُسْلِمِ شَيْءٌ وَادْرَءُوْا عَنْهَا مَا اسْتَطَعْتُمْ۔

اور ان سے مزید یوں مروی ہے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما نے فرمایا مسلمان کی نماز کو کوئی (گزرنے والی) چیز نہیں توڑتی اور جس قدر ممکن ہو اسے دور کرو۔

۳۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ لَا يَقْطَعُ صَلٰوةَ الْمُسْلِمِ الْكَلْبُ وَلَا الْحِمَارُ وَلَا الْمَرْأَةُ وَلَا مَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الدَّوَابِّ وَادْرَءُوْا مَا اسْتَطَعْتُمْ۔

حضرت حارث، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کتے، گدھے اور عورت (کے گزرنے) سے مسلمان کی نماز نہیں ٹوٹتی اور نہ ہی کسی دوسرے جانور سے ٹوٹتی ہے اور جس قدر ممکن ہو اسے دور کرو۔

۳۲۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فَمَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ رَجُلٌ قَالَ فَمَنَعْتُهُ فَغَلَبَنِي إِلَّا أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيَّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رض وَكَانَ خَالَ ابْنِهِ فَقَالَ لَا يَضُرُّكَ۔

حضرت سعد بن ابراہیم (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے تو ان کے سامنے سے ایک شخص گزرا فرماتے ہیں میں نے اسے روکا تو وہ زبردستی میرے سامنے سے گزرنے لگا۔ میں نے یہ بات حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اور وہ ان کے برادر نسبتی تھے۔ انھوں نے فرمایا یہ بات تمہیں ضرر نہیں دیتی۔

۳۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ

حضرت بکیر فرماتے ہیں کہ حضرت بسر بن سعد اور سلیمان بن یسار نے ان سے بیان کیا کہ حضرت ابراہیم بن عبد الرحمٰن

عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيْدٍ وَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ حَدَّثَاهُ أَنَّ إِبْرَاهِيْمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَهُمَا أَنَّهُ كَانَ فِيْ صَلٰوةٍ فَمَرَّ بِهٖ سَلِيْطُ بْنُ أَبِيْ سَلِيْطٍ فَجَذَبَهُ إِبْرَاهِيْمُ فَخَرَّ فَشُجَّ فَذَهَبَ إِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رض فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ لِيْ مَا هٰذَا فَقُلْتُ مَرَّ بَيْنَ يَدَيَّ فَرَدَدْتُهُ لِئَلَّا يَقْطَعَ صَلَاتِيْ قَالَ وَيَقْطَعُ صَلَاتَكَ قُلْتُ أَنْتَ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّهُ لَا يَقْطَعُ صَلَاتَكَ۔

۳۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ قَالَ ثَنَا الزِّبْرِقَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُوْلُ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ۔

بن عوف رضی اللہ عنہم) نے ان سے بیان کیا کہ وہ نماز میں تھے تو سلیط بن ابی سلیط ان کے سامنے سے گزر رہے۔ حضرت ابراہیم نے انہیں کھینچا تو وہ گر پڑے اور ان کا سر زخمی ہو گیا وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ (حضرت ابراہیم فرماتے ہیں) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا اور فرمایا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ میرے سامنے سے گزر رہے اور میں نے ان کو روکنے کا کہا تاکہ میری نماز نہ ٹوٹے انھوں نے فرمایا کیا تمہاری ٹوٹ جاتی؟ میں نے کہا آپ زیادہ جانتے

[illegible]

حضرت کعب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے فرمایا کہ نماز کو کوئی (گزرنے والی) چیز نہیں توڑتی۔

بَابُ (۹۶) الرَّجُلِ يَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ أَوْ يَنْسَاهَا كَيْفَ يَقْضِيْهَا۔

باب ۹۶: جو شخص نماز کے وقت سو یا رہے یا اسے بھول جائے تو وہ اسے کیسے قضا کرے

۳۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ الدَّارِمِيُّ قَالَ ثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ عَنْ ذِيْ مِخْبَرِ بْنِ أَخِي النَّجَاشِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَنِمْنَا فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ إِلَّا بِحَرِّ الشَّمْسِ فَتَنَحَّيْنَا مِنْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ قَالَ فَصَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ حِيْنَ بَزَغَ الشَّمْسُ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ فَصَلّٰى بِنَا الصَّلٰوةَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ هٰذِهٖ صَلَاتُنَا بِالْأَمْسِ۔

نجاشی کے بھتیجے ذو مخبر فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو ہم سو گئے سورج کی حرارت تک جاگ نہ سکے۔ پھر ہم اس مقام سے دور ہو گئے فرماتے ہیں پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی دوسرے دن جب سورج چمکا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا انھوں نے اقامت کہی تو آپ نے ہمیں نماز پڑھائی نماز پڑھ چکے تو فرمایا یہ ہماری کل کی نماز ہے۔

۳۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِيْ مِجْلَزٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلّٰى

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص نماز کو بھول جائے تو اسے دوسرے دن اسی وقت پڑھے۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا مِنَ الْغَدِ لِلْوَقْتِ۔

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ بِشْرِ بْنِ الْحَارِثِ سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت بشر بن حارث فرماتے ہیں میں نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا —— پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا هٰكَذَا يَفْعَلُ مَنْ نَامَ عَنْ صَلٰوةٍ أَوْ نَسِيَهَا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ۔ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يُصَلِّيْهَا مَعَ الَّتِيْ تَلِيْهَا مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُ ذٰلِكَ

۳۳۲۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ سَعْدٍ التَّمِيْمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلٰى بَنِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُهُمْ إِذَا شُغِلَ أَحَدُهُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ أَوْ نَسِيَهَا حَتّٰى يَذْهَبَ حِيْنُهَا الَّذِيْ تُصَلّٰى فِيْهِ أَنْ يُصَلِّيَهَا مَعَ الَّتِيْ تَلِيْهَا مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں جو شخص نماز کے وقت سویا رہے یا اسے یاد نہ رہے تو وہ اسی طرح کرے اس سلسلے میں انھوں نے ان (مذکورہ بالا) دو حدیثوں سے استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے انکی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں وہ شخص آنے والی

حضرت حبیب بن سلیمان اپنے والد سے اور وہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنے بیٹوں کو لکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کو جو نماز کے وقت مشغول ہو یا اسے بھول جائے حتی کہ اس کا وقت نکل جائے، حکم فرماتے تھے کہ آنے والی فرض نماز کے ساتھ پڑھے۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يُصَلِّيْهَا إِذَا ذَكَرَهَا وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ دُخُوْلِ وَقْتِ الَّتِيْ تَلِيْهَا وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ غَيْرُ ذٰلِكَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِحَدِيْثِ أَبِيْ قَتَادَةَ وَعِمْرَانَ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ نَامَ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّاهَا بَعْدَمَا ابْيَضَّتْ وَلَمْ يَنْتَظِرْ دُخُوْلَ وَقْتِ الظُّهْرِ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِأَسَانِيْدِهِ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جب بھی یاد آئے پڑھ لے اگرچہ آنے والی نماز کا وقت داخل ہونے سے پہلے ہو اس پر مزید کچھ لازم نہیں۔ —— انھوں نے اس سلسلے میں حضرت ابو قتادہ، عمران اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز فجر کے وقت آرام فرما رہے تھے حتی کہ سورج طلوع ہو گیا تو آپ نے اس کے اچھی طرح روشن ہونے کے بعد نماز پڑھی اور ظہر کا وقت داخل ہونے کا انتظار نہیں فرمایا اور یہ حدیث ہم اس کتاب میں دوسری جگہ

مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ۔

۳۳۳۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ عَنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ فَصَلّٰى بِهِمُ الْمَكْتُوْبَةَ۔

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ أَنَا زُفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَلَمَّا كُنَّا بِدَهَاسٍ مِنَ الْأَرْضِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَكْلَؤُنَا اللَّيْلَةَ قَالَ بِلَالٌ أَنَا قَالَ إِذًا تَنَامُ فَنَامَ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاسْتَيْقَظَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَقَالُوْا تَكَلَّمُوْا حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ فَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ افْعَلُوْا مَا كُنْتُمْ تَفْعَلُوْنَ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُ مَنْ نَامَ أَوْ نَسِيَ۔

۳۳۵۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا قَالَ هَمَّامٌ ثُمَّ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ بِهِ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَقَالَ أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ۔

۳۳۶۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا۔

۳۳۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ

اسناد کے ساتھ ذکر کر چکے ہیں۔

حضرت بریدہ بن ابی مریم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نماز فجر کے وقت آرام فرما رہے تھے۔ حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ انھوں نے اذان کہی آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر حکم فرمایا تو انھوں نے اقامت کہی تو آپ نے ان کو فرض نماز پڑھائی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوۂ تبوک میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جب ہم نرم زمین پر پہنچے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون آج رات ہماری حفاظت کرے گا؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "میں یا رسول اللہ!" فرمایا ہم آرام کرتے ہیں پھر وہ بھی سو گئے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا پھر فلاں فلاں بیدار ہوئے انھوں نے کہا گفتگو کرو تاکہ حضور بیدار ہو جائیں پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو آپ نے فرمایا اسی طرح کرو جس طرح سونے یا بھولنے والا آدمی کرتا ہے۔

اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح بھی مروی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز (پڑھنا) بھول جائے تو جب اسے یاد آئے پڑھ لے حضرت ہمام فرماتے ہیں پھر میں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ اس کے بعد اسے بیان کرتے ہوئے (روایت) پڑھتے "أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ" جب میری یاد آئے نماز قائم کرو۔

حضرت قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص نماز (پڑھنا) بھول جائے تو جب یاد

حضرت عبداللہ بن رباح، حضرت ابو قتادہ سے اور

عَبْدِ الْخَبِيرِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنْ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ غَيْرُ قَضَائِهَا لِأَنَّهُ ذَكَرَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً ثُمَّ أَخْبَرَ بِمَا عَلَيْهِ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا فِي ذَلِكَ فِي غَيْرِ هَذَا الْحَدِيثِ مَا قَدْ زَادَ عَلَى هَذَا اللَّفْظِ.

٣٣٨- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ قَالَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ وَيَزِيدُ فِيهِ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي.

٣٣٩- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ أَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَإِنَّ كَفَّارَتَهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا.

فَلَمَّا قَالَ لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ اسْتَحَالَ أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ مَعَ ذَلِكَ غَيْرُهُ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ مَعَ ذَلِكَ غَيْرُهُ إِذًا لَمَا كَانَ ذَلِكَ كَفَّارَةً لَهَا. وَقَدْ رَوَى الْحَسَنُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فِي حَدِيثِ النَّوْمِ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهَا بِهِمْ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا نَقْضِيهَا لِوَقْتِهَا مِنَ الْغَدِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَنْهَاكُمُ اللهُ عَنِ الرِّبَا وَيَقْبَلُهُ مِنْكُمْ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذَلِكَ بِإِسْنَادِهِ فِي غَيْرِ هَذَا الْمَوْضِعِ مِنْ هَذَا الْكِتَابِ فَلَمَّا سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَجَابَهُمْ بِمَا ذَكَرْنَا اسْتَحَالَ أَنْ يَكُونُوا أُمِرُوا أَنْ يَقْضُوهَا مِنَ

وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس شخص پر قضاء کے علاوہ کچھ نہیں کیونکہ آپ نے بھولی ہوئی نماز کو یاد کیا اور پھر جو کچھ لازم ہوا اس کا ذکر فرمایا۔ —— آپ سے اس کے علاوہ بھی روایت مروی ہے جس میں کچھ زائد الفاظ ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز (پڑھنا) بھول جائے اسے جب بھی یاد آئے پڑھے اس کا کفارہ صرف یہی ہے (حضرت ہمام فرماتے ہیں) پھر میں نے ان (حضرت قتادہ) سے سنا وہ بیان کرتے ہوئے "أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ"

حضرت قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز (پڑھنا) بھول جائے یا سویا رہے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب یاد آئے پڑھ لے۔

جب آپ نے فرمایا کہ یہی کفارہ ہے تو محال ہے کہ اس کے علاوہ بھی کچھ اس کے ذمہ ہو کیونکہ اس کے علاوہ بھی کچھ لازم ہوتا تو (صرف) یہ اس کا کفارہ نہ ہوتا۔

حضرت حسن نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے طلوع آفتاب تک سونے سے متعلق حدیث میں روایت کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز پڑھائی۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم اسے کل اس کے وقت پر نہ پڑھیں تو آپ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ تمہیں (اس وقت) نفل نماز سے منع بھی کرتا ہے پھر قبول بھی کرے گا۔ ہم نے کتاب میں دوسری جگہ اسے سند کے ساتھ ذکر کیا ہے پس جب انھوں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا تو آپ نے وہ جواب دیا جو ہم نے ذکر کیا ہے پس محال ہے کہ انھوں نے آئندہ روز

الغد إلا بمعاينتهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل ذلك فيما تقدم أو أمرهم به أمرا دل ذلك على نسخ ما روى ذو مخمر وسمرة وأن هذا كان متأخرا عنه فهو أولى منه لأنه ناسخ له. **فهذا** وجه هذا الباب من طريق الآثار وأما من طريق النظر فإنا رأينا الله عز وجل أوجب الصلوات لمواقيتها وأوجب الصيام لميقاته في شهر رمضان ثم جعل على من لم يصم شهر رمضان عدة من أيام أخر فجعل قضاءه في خلاف ذلك من الشهور ولم يجعل مع قضائه بعدد أيامه قضاء مثلها فيما بعد ذلك. **فالنظر** على ما ذكرنا أن يكون كذلك الصلاة إذا نسيت أو فاتت أن يكون قضاؤها يجب فيما بعدها وإن لم يكن دخل وقت مثلها ولا يجب مع قضائها مرة قضاؤها ثانية قياسا ونظرا على ما ذكرنا من الصيام الذي وصفنا هذا قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى **وقد** روي ذلك عن جماعة من المتقدمين.

٣٤٠ - **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا أبو عامر قال ثنا مالك بن أنس عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنه قال من نسي صلاة فذكرها مع الإمام فليصل معه ثم ليصل التي نسي ثم ليصل الأخرى بعد ذلك.

٣٤١ - **حدثنا** ابن أبي عمران قال ثنا أبو إبراهيم الترجماني قال ثنا سعيد بن عبد الرحمن الجمحي عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

٣٤٢ - **حدثنا** محمد بن حميد قال ثنا عبد الله بن صالح قال ثنا الليث عن سعيد بن عبد الرحمن فذكر بإسناده مثله ولم يرفعه وقوله

قضاء کرنے کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی پہلے عمل یا حکم کے بغیر معلوم کیا ہو تو یہ حضرت ذو مخمر اور سمرہ رضی اللہ عنہما کی روایت کے نسخ پر دلیل ہے اور یہ اس (روایت) سے مؤخر ہے پس یہ اولیٰ ہے کیونکہ اس کے لیے ناسخ ہے۔ روایات کے اعتبار سے اس باب کا یہ بیان ہے اور غور و فکر کے طریقہ پر یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں ان کے اوقات پر فرض کی ہیں۔ روزے، رمضان المبارک میں اپنے وقت پر فرض کیے، پھر وہ شخص جو رمضان المبارک میں روزے نہ رکھ سکے اسے دوسرے دنوں میں قضاء کا حکم دیا تو دوسرے مہینوں میں قضاء مقرر کی لیکن ان دنوں میں قضاء کے ساتھ بعد میں اس کی مثل روزے رکھنے کا حکم نہیں دیا ——— تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جب نماز (پڑھنا) بھول جائے یا رہ جائے تو بعد میں قضاء واجب ہے اگرچہ اس کی مثل وقت داخل نہ ہو لیکن ایک بار قضاء کے ساتھ دوسری دفعہ قضاء واجب نہ ہوگی جو کچھ روزے کے بارے میں ہم نے بیان کیا ہے اس پر قیاس کا تقاضا یہی ہے اور یہ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ ——— متقدمین کی ایک جماعت سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جو شخص نماز (پڑھنا) بھول جائے پھر امام کے ساتھ اسے یاد آئے تو اس کے ساتھ نماز پڑھ کر بھولی ہوئی نماز پڑھے پھر اس کے بعد دوسری نماز پڑھے۔

حضرت عبید اللہ بن عمر، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت لیث حضرت سعید بن عبد الرحمن سے روایت ہے انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا لیکن مرفوعاً بیان نہیں کیا اور ان کے قول کہ امام کے ساتھ پڑھے میں

فليصل معه وذلك يحتمل عندنا ان يفعل ذلك على انها له تطوع۔

ہمارے نزدیک اس بات کا احتمال ہے کہ اسے نفل کے طور پر پڑھے

۳۴۳۔ حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا هشيم قال انا مغيرة عن ابراهيم في رجل نسي الظهر فذكرها وهو في العصر قال ينصرف فليصل ثم يصلي العصر۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو ظہر کی نماز پڑھنا بھول گیا پھر عصر کی نماز میں اسے یاد آیا تو وہ سلام پھیر کر ظہر کی نماز پڑھے پھر عصر کی نماز ادا کرے۔

۳۴۴۔ حدثنا صالح قال ثنا سعيد قال ثنا هشيم قال انا منصور ويونس عن الحسن انه كان يقول يتم العصر التي دخل فيها ثم يصلي الظهر بعد ذلك۔

حضرت منصور اور حضرت یونس، حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے تھے کہ عصر کی نماز کو جسے شروع کیا ہے پورا کرے پھر اس کے بعد نماز ظہر پڑھے۔

باب (۹۷) دباغ الميتة هل يطهرها ام لا۔

باب ۹۷: مردار کا چمڑا دباغت سے پاک ہو جاتا ہے یا نہ؟

۳۴۵۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو عامر ووهب بن جرير قال ثنا شعبة عن الحكم عن ابن ابي ليلى عن عبد الله بن عكيم قال قرئ علينا كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن بارض جهينة وانا غلام شاب ان لا تنتفعوا من الميتة باهاب ولا عصب۔

حضرت عبداللہ بن حکیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمارے سامنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گرامی پڑھا گیا ہم سرزمین جہینہ میں تھے اور میں نوجوان لڑکا تھا کہ مردار کے چمڑے اور پٹھوں سے نفع حاصل نہ کرو۔

۳۴۶۔ حدثنا ابو بشر الرقي قال ثنا شجاع عن عبد الملك بن ابي عتبة عن الحكم فذكر باسناده مثله غير انه قال جاءنا كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

عبدالملک بن ابی عتبہ نے حکم سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ یہ فرمایا کہ ہمارے پاس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گرامی آیا۔

۳۴۷۔ حدثنا محمد بن عمرو بن يونس قال حدثني اسباط بن محمد عن الشيباني عن الحكم فذكر باسناده مثله غير انه قال كتب الينا رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

حضرت شیبانی، حضرت حکم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خط لکھا۔

۳۴۸۔ حدثنا عبد الرحمن بن عمرو الدمشقي

حضرت عبداللہ بن حکیم فرماتے ہیں مجھ سے حضرت

قَالَ ثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَشْيَاخُ جُهَيْنَةَ قَالُوا أَتَانَا كِتَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قُرِئَ عَلَيْنَا كِتَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِشَيْءٍ۔

جہینہ کے شیوخ نے بیان کیا کہ ہمارے پاس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گرامی آیا یا ہم پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گرامی پڑھا گیا کہ مردار کی کسی چیز سے نفع حاصل نہ کرو۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ جُلُودَ الْمَيْتَةِ لَا تَطْهُرُ وَإِنْ دُبِغَتْ وَلَا تَجُوزُ الصَّلٰوةُ عَلَيْهَا وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ۔ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا إِذَا دُبِغَ جِلْدُ الْمَيْتَةِ أَوْ عَصَبُهَا فَقَدْ طَهُرَ وَلَا بَأْسَ بِبَيْعِهِ وَالْاِنْتِفَاعِ بِهِ وَالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى فِيمَا احْتَجُّوا بِهِ عَلَيْهِمْ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى الَّذِي ذَكَرْنَا أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ بِذٰلِكَ مَا دَامَ مَيْتَةً غَيْرَ مَدْبُوغٍ لِأَنَّهُ قَدْ كَانَ يُسْأَلُ عَنِ الْاِنْتِفَاعِ بِشُحُومِ الْمَيْتَةِ فَأَجَابَ الَّذِي سَأَلَهُ بِمِثْلِ هٰذَا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ مردار کا چمڑا پاک نہیں اگرچہ اسے دباغت دی جائے اور نہ اس پر نماز جائز ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔ —— لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جب مردار کے چمڑے یا اس کے پٹھوں کو دباغت دی جائے تو وہ پاک ہو جاتے ہیں۔ ان کو بیچنے، ان سے نفع حاصل کرنے اور ان پر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ پہلے قول کے قائلین کے خلاف ان کی دلیل حضرت ابن ابی لیلیٰ والی روایت (نمبر ۳۴۵) ہے جو ہم نے ذکر کر دی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردار کے چمڑے اور پٹھوں سے نفع حاصل نہ کرو تو اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جب تک وہ مردار ہے اور اس کو دباغت نہ دی گئی ہو، کیونکہ مردار کی چربی کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے سائل کو اسی طرح کا جواب دیا۔

۳۴۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ نَاسٌ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ سَفِينَةً لَنَا انْكَسَرَتْ وَإِنَّا وَجَدْنَا نَاقَةً سَمِينَةً مَيْتَةً فَأَرَدْنَا أَنْ نَدْهَنَ بِهَا سَفِينَتَنَا وَإِنَّمَا هِيَ عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتَفِعُوا بِشَيْءٍ مِنَ الْمَيْتَةِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس دوران کہ ہم بارگاہ نبوی میں حاضر تھے۔ کچھ لوگ آئے اور انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہماری کشتی ٹوٹ گئی ہے ہمارے پاس ایک موٹی تازی مردار اونٹنی ہے ہم چاہتے ہیں کہ اس سے اپنی کشتی کو تیل لگائیں وہ ایک لکڑی ہے اور پانی پر ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردار کی کسی چیز سے نفع حاصل نہ کرو۔

۳۵۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ قَالَ

حضرت ابو عاصم فرماتے ہیں ہم سے حضرت زمعہ نے

حدثنا أبو عاصم قال ثنا زمعة فذكر بإسناده مثله۔

بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فأخبر جابر بن عبد الله رض بالسؤال الذي كان قول النبي صلى الله عليه وسلم لا تنتفعوا بالميتة جوابا له وأن ذلك على النهي عن الانتفاع بشحومها۔ فأما ما كان يدبغ منها حتى يخرج من حال الميتة ويعود إلى غير معنى الإهاب كما أنه يطهر بذلك وقد جاءت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم آثار متواترة صحيحة المجيء مفسرة المعنى تخبر عن طهارة ذلك بالدباغ۔

تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اس سوال کی خبر دی جس کے جواب میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردار سے نفع حاصل نہ کرو اور یہ چربی سے نفع حاصل کرنے کی ممانعت پر محمول ہے لیکن جسے دباغت دی جائے حتی کہ وہ مردار والی حالت سے نکل کر اہاب کی بجائے کوئی اور معنی اختیار کرلے تو وہ پاک ہوجائے گا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر صحیح اور مفہوم کی وضاحت پر مبنی روایات آئی ہیں جو دباغت کے ساتھ طہارت کی خبر دیتی ہیں۔

۳۵۱۔ فمما روي في ذلك ما حدثنا أبو بكرة قال ثنا إبراهيم بن بشار قال ثنا سفيان قال ثنا عمرو عن عطاء عن ابن عباس رض قال مر النبي صلى الله عليه وسلم بشاة ميتة لميمونة رض فقال لو أخذوا إهابها فدبغوه فانتفعوا به۔

اس سلسلے میں یوں مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی ایک مردار بکری کے پاس سے گزرے تو فرمایا کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس کا چمڑا اتار کر اسے دباغت دیتے پھر اس سے نفع اٹھاتے۔

۳۵۲۔ حدثنا يونس قال أنا ابن وهب قال أنا أسامة عن عطاء بن أبي رباح عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لأهل شاة ماتت ألا نزعتم جلدها فدبغتموه فاستمتعتم به۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مردار بکری والوں سے فرمایا تم نے اس کا چمڑا کیوں نہیں اتار کر اس کو دباغت دے کر اس سے نفع اٹھاتے۔

۳۵۳۔ حدثنا أبو بشر الرقي قال ثنا حجاج بن محمد عن ابن جريج قال أخبرني عمرو بن دينار قال أخبرني عطاء منذ حين عن ابن عباس رض قال أخبرتني ميمونة عن شاة ماتت فقال النبي صلى الله عليه وسلم ألا دبغتم إهابها فاستمتعتم به۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے ایک مردار بکری کے بارے میں بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اس کے چمڑے کو دباغت کیوں نہیں دی کہ اس سے فائدہ اٹھاتے۔

۳۵۴۔ حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا شعيب بن الليث وأسد بن موسى قال ثنا الليث بن

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک بکری مرگئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مالکوں سے

سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ مَاتَتْ شَاةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِهَا أَلَا نَزَعْتُمْ جِلْدَهَا فَدَبَغْتُمُوهُ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ۔

سے فرمایا تم نے اس کا چمڑا کیوں نہیں اتارا کہ اسے دباغت دے کر اس سے نفع اٹھاتے۔

٣٥٥۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ ابْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْقُوبَ ابْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَتْ شَاةٌ لِمَيْمُونَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِإِهَابِهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ إِنَّ دِبَاغَ الْأَدِيمِ طَهُورُهُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی بکری مرگئی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس کے چمڑے سے نفع نہیں اٹھاتے؟ انھوں نے عرض کیا یہ تو مردار ہے آپ نے فرمایا چمڑوں کی دباغت ان کو پاک کر دیتی ہے۔

٣٥٦۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس چمڑے کو دباغت دی جائے وہ پاک ہو جاتا ہے۔

٣٥٧۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ ابْنِ وَعْلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُبِغَ الْأَدِيمُ فَقَدْ طَهُرَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب چمڑے کو دباغت دی جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔

٣٥٨۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ وَعْلَةَ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رض إِنَّا نَغْزُو أَرْضَ الْمَغْرِبِ وَإِنَّمَا أَسْقِيَتُنَا جُلُودُ الْمَيْتَةِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّمَا مَسْكٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن وعلہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ ہم سرزمین مغرب میں جہاد کرتے ہیں اور ہمارے مشکیزے مردار کے چمڑوں سے ہوتے ہیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جس چمڑے کو دباغت دی جائے وہ پاک ہو جاتا ہے۔

٣٥٩۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْخَيْرِ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ وَعْلَةَ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنَّا نَغْزُو هٰذَا الْمَغْرِبَ وَهُمْ

حضرت ابوالخیر، ابن وعلہ سے خبر دیتے ہیں انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ ہم اس مغرب میں جہاد کرتے ہیں ان لوگوں کے پاس مشکیزے ہیں جن میں پانی ہوتا ہے اور وہ بت پرست ہیں۔ حضرت ابن عباس

ركوة يكون فيها الماء وهو أهل دين فقال ابن عباس الدباغ طهوره فقال له ابن وعلة عن رأيك أم شيء سمعته عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بل سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

رضی اللہ عنہما نے فرمایا دباغت پاک کر دیتی ہے۔ ابن وعلہ نے پوچھا اپنی رائے سے فرما رہے ہیں یا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے انھوں نے فرمایا نہیں بلکہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔

۳۶۰۔ حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا أسد بن موسى قال ثنا عبدة بن سليمان ح وحدثنا إسمعيل بن إسحق بن سهل الكوفي قال ثنا عبيد الله بن موسى العبسي قالا جميعا عن إسمعيل بن أبي خالد عن عامر عن عكرمة عن ابن عباس عن سودة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت ماتت لنا شاة فدبغنا مسكها فما زلنا ننتبذ فيه حتى صار شنا۔

حضرت ابن عباس، ام المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ ہماری ایک بکری مر گئی، ہم نے اس کے چمڑے کو دباغت دی پھر ہم ہمیشہ اس میں نبیذ بناتے رہے حتیٰ کہ وہ مشکیزہ پرانا ہو گیا۔

۳۶۱۔ حدثنا محمد بن علي بن داود وفهد قالا ثنا أبو غسان قال ثنا إسرائيل عن الأعمش عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم دباغ الميتة طهورها هذا لفظ محمد وأما فهد فقال دباغ الميتة ذكاتها۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردار (کے چمڑے) کو دباغت دینا اس کی طہارت ہے، محمد بن علی (راوی) کے الفاظ یہ ہیں اور حضرت فہد (راوی) فرماتے ہیں مردار کی دباغت (گویا) اس کو ذبح کرنا ہے۔ (یعنی پاک کرنا ہے)

۳۶۲۔ حدثنا محمد بن علي قال ثنا الحسين بن محمد المروزي قال ثنا شريك عن الأعمش عن عمارة بن عمير عن الأسود عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت قال النبي صلى الله عليه وسلم دباغ الميتة طهورها۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردار (کے چمڑے) کی دباغت اس کی طہارت (کا باعث) ہے۔

۳۶۳۔ حدثنا فهد قال ثنا عمر بن حفص بن غياث قال ثنا أبي عن الأعمش قال ثنا أصحابنا عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت اعمش فرماتے ہیں ہمارے اصحاب نے حضرت عائشہ سے انھوں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ہم سے اس کی مثل بیان کیا۔

۳۶۴۔ حدثنا فهد قال ثنا علي بن معبد عن جرير بن عبد الحميد عن منصور عن إبراهيم

حضرت اسود فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مردار کے چمڑوں کے بارے میں پوچھا تو

عن الاسود قال سألت عائشة رضی اللہ عنہا عن جلود الميتة فقالت لعل دباغها يكون طهورها.

انھوں نے فرمایا شاید اس کی دباغت اسے پاک کر دیتی ہے۔

۳۶۵۔ حدثنا فهد قال ثنا عبد الله بن صالح قال حدثني الليث عن كثير بن فرقد ان عبد الله ابن مالك بن حذافة حدثه عن امه العالية بنت سبيع ان ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم حدثتها انه مر على رسول الله صلى الله عليه وسلم رجال من قريش يجرون شاة لهم مثل الحمار فقال لهم النبي صلى الله عليه وسلم لو اخذتم اهابها قالوا انها ميتة قال يطهرها الماء والقرظ.

حضرت عالیہ بنت سبیع حضرت ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے کچھ لوگ ایک مردہ بکری کو گدھے کی طرح کھینچے ہوئے گزرے تو آپ نے ان سے فرمایا اچھا ہوتا اگر تم اس سے چمڑا اتار لیتے انھوں نے عرض کیا یہ تو مردار ہے فرمایا پانی اور درخت سلم کے پتے اس کو پاک کر دیتے ہیں۔ (دباغت سے پاک ہو جاتا ہے)۔

۳۶۶۔ حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال اخبرني عمرو بن الحارث والليث عن كثير بن فرقد فذكر باسناده مثله.

حضرت عمرو بن حارث اور لیث نے حضرت کثیر بن فرقد سے روایت کیا۔ انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

۳۶۷۔ حدثنا ابن ابي داود قال ثنا ابو عمرو الحوضي قال ثنا هشام بن ابي عبد الله عن قتادة عن الحسن عن الحارث بن قتادة عن سلمة بن المحبق ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دعا بقربة من عند امرأة فيها ماء فقالت انها ميتة فقال النبي صلى الله عليه وسلم أدبغتها فقالت نعم فقال دباغها ذكاتها.

حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کے پاس سے مشکیزہ منگوایا جس میں پانی تھا اس نے کہا یہ مردار (کے چمڑے سے) ہے آپ نے پوچھا تم نے اس کو دباغت دی ہے؟ اس نے عرض کی "جی ہاں" فرمایا اس کی دباغت ہی اس کا ذبح ہے۔

فقد جاءت هذه الآثار متواترة في طهور جلد الميتة بالدباغ وهي ظاهرة المعنى فهي اولى من حديث عبد الله بن عكيم الذي لو بلغنا على خلاف ما جاءت به هذه الآثار. فان قال قائل ان ما كان من اباحة دباغ جلود الميتة وطهارتها وبذلك الدباغ انما كان قبل تحريم الميتة فان الحجة

یہ متواتر روایات، دباغت سے چمڑے کی طہارت کے بارے میں آئی ہیں اور ان کا مفہوم واضح ہے۔ پس یہ حضرت عبداللہ بن عکیم کی اس روایت سے اولیٰ ہے جس میں ان روایات کے مضمون کے خلاف پر ہمارے لیے کوئی راہنمائی نہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ مردار کے چمڑے کی دباغت کا جواز اور اس کے ساتھ حصول طہارت مردار کی حرمت سے پہلے کی بات ہے تو اس سلسلے میں اس کے خلاف دلیل اور اس بات پر استدلال

عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ بَعْدَ تَحْرِيْمِ الْمَيْتَةِ وَأَنَّ هٰذَا كَانَ غَيْرَ دَاخِلٍ فِيْمَا حَرَّمَ رَبُّنَا.

۳۷۴ - مِنْهَا أَنَّ ابْنَ أَبِي دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ قَالَ سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ ح وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ ابْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَتْ شَاةٌ لِسَوْدَةَ رض بِنْتِ زَمْعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَتْ فُلَانَةُ تَعْنِي الشَّاةَ قَالَ فَلَوْلَا أَخَذْتُمْ مَسْكَهَا فَقَالَتْ نَأْخُذُ مَسْكَ شَاةٍ قَدْ مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ تعـ قُلْ لَا أَجِدُ فِيْمَا أُوْحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ الْآيَةَ فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِأَنْ تَدْبَغُوْهُ فَتَنْتَفِعُوْا بِهٖ قَالَتْ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهَا فَسَلَخْتُ مَسْكَهَا فَدَبَغْتُهُ فَاتَّخَذْتُ مِنْهُ قِرْبَةً حَتّٰى تَخَرَّقَتْ.

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سَأَلَتْهُ عَنْ ذٰلِكَ قَرَأَ عَلَيْهَا الْآيَةَ الَّتِيْ نَزَلَ فِيْهَا تَحْرِيْمُ الْمَيْتَةِ فَأَعْلَمَهَا بِذٰلِكَ أَنَّ مَا حُرِّمَ عَلَيْهِمْ بِتِلْكَ الْآيَةِ مِنَ الشَّاةِ حِيْنَ مَاتَتْ إِنَّمَا هُوَ الَّذِيْ يَطْعَمُوْنَهَا إِذَا ذُكِّيَتْ لَا غَيْرُ وَأَنَّ الْاِنْتِفَاعَ بِجُلُوْدِهَا إِذَا دُبِغَتْ غَيْرُ دَاخِلٍ فِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ حُرِّمَ مِنْهَا. وَقَدْ رَوٰى عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَيْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض نَحْوًا مِنْ ذٰلِكَ.

۳۷۵ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ شَاةً مَيْتَةً أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُوْنَةَ رض مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا قَالُوْا

کہ یہ بات مردار کو حرام قرار دینے کے بعد ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ میں داخل نہیں (یہ روایات ہیں)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کی بکری مر گئی انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ فلاں یعنی بکری مر گئی ہے۔ آپ نے فرمایا تم نے اس کا چمڑا کیوں نہیں اتارا انھوں نے عرض کیا کیا ہم اس بکری کا چمڑا اتاریں جو مُردار ہو گئی نبی کریم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے قُلْ لَا أَجِدُ فِيْمَا أُوْحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ (آخر تک) فرما دیجئے میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام مگر یہ کہ مردار ہو یا رگوں کا بہتا خون یا خنزیر کا گوشت وہ نجاست ہے یا وہ بے حکمی کا جانور جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا۔ ۶-۱۴۵)۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ تم اس کو دباغت دے کر اس سے نفع اٹھاؤ فرماتی ہیں میں نے وہ بکری منگوائی اور ... اس کی کھال اتار کر اس کو دباغت دی تو میں نے اس سے مشکیزہ بنایا حتیٰ کہ وہ پرانا ہو کر پھٹ گیا۔

تو اس حدیث میں (اس بات پر دلالت) ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے جب انھوں (حضرت سودہ) نے اس بارے میں پوچھا تو آپ نے ان کو وہ آیت سنائی جو مردار کی حرمت کے بارے میں ہے تو اس کے ذریعے آپ نے ان کو بتایا کہ اس آیت کے ذریعے مردار بکری کا کھانا حرام قرار دیا گیا اگرچہ اسے ذبح (بھی) کر دیا جائے اس کے علاوہ نہیں اور دباغت کے بعد اس کے چمڑے سے نفع حاصل کرنا اس حرمت میں داخل نہیں۔ حضرت عبید اللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس

حضرت عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مردار بکری کو پایا جو حضرت میمونہ کی لونڈی کو صدقے میں دی گئی تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کی کھال سے نفع کیوں حاصل نہیں کرتے انھوں نے عرض کیا یہ مردار ہے آپ نے فرمایا اس کا صرف کھانا حرام

أنها ميتة؟ قال: إنما حرم أكلها.

فدل ذلك على أن الذي حرم من الشاة بموتها هو الذي يراد منها للأكل، لا غير ذلك من جلودها وعصبها، فهذا وجه هذا الباب من طريق الآثار.

وأما وجهه من طريق النظر، فإنا قد رأينا الأصل المجتمع عليه أن العصير لا بأس بشربه والانتفاع به ما لم يحدث فيه صفات الخمر، فإذا حدثت فيه صفات الخمر حرم بذلك، ثم لا يزال حراما كذلك حتى تحدث فيه صفات الخل، فإذا حدثت فيه حل، فكان يحل بحدوث الصفة ويحرم بحدوث صفة غيرها، وإن كان بدنا واحدا. فالنظر على ذلك أن يكون كذلك جلد الميتة يحرم بحدوث صفة الموت فيه، ويحل بحدوث صفة الأمتعة فيه من الثياب وغيرها فيه، وإذا دبغ فصار كالجلود والأمتعة فقد حدثت فيه صفة الحلال، فالنظر على ما ذكرنا أن يحل أيضا بحدوث تلك الصفة فيه.

وحجة أخرى: إنا قد رأينا أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم لما أسلموا لم يأمرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم بطرح نعالهم وخفافهم وأنطاعهم التي كانوا اتخذوها في حال جاهليتهم، وإنما كان ذلك من ميتة أو من ذبيحة، فذبيحتهم حينئذ إنما كانت ذبيحة أهل الأوثان، فهي في حرمتها على أهل الإسلام كحرمة الميتة، فلما لم يأمرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم بطرح ذلك وترك الانتفاع به ثبت أن ذلك كان قد خرج من حكم الميتة ونجاستها بالدباغ

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ بکری کے مردار ہونے سے اس کی وہی چیز حرام ہوتی ہے جسے کھانے کا ارادہ کیا جاتا ہے، کھال اور پٹھے وغیرہ نہیں۔ روایات کے طریقے پر اس باب کا بیان یہ ہے۔

اور غور و فکر کے طور پر اس کا بیان اس طرح ہے کہ ہم ایک متفق علیہ قاعدہ دیکھتے ہیں کہ (انگور وغیرہ کے) رس میں جب تک شراب کی صفات نہ پائی جائیں اسے پینا اور اس سے نفع حاصل کرنا جائز ہے۔ جب اس میں شراب کی صفات پیدا ہو جائیں تو وہ اس وجہ سے حرام ہو جاتا ہے پھر وہ مسلسل حرام رہتا ہے حتیٰ کہ اس میں سرکے کی صفات پیدا ہو جائیں پھر سرکے کی صفات پیدا ہونے سے حلال ہوتا ہے۔ اگرچہ اس کا وجود ایک ہے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ مردار کا چمڑا بھی اسی طرح ہو، موت کی صفت پیدا ہونے سے حرام ہو جائے اور سامان یعنی کپڑے وغیرہ کی صفت پیدا ہونے سے حلال ہو جائے۔ لہٰذا جب اسے دباغت دی جائے تو وہ چمڑا اور سامان کی طرح ہو جاتا ہے پس اس میں صفت حلت پیدا ہو جاتی ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس پر قیاس کرتے ہوئے ان صفات کے پیدا ہونے سے یہ بھی حلال ہوگا۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں صحابہ کرام نے جب اسلام قبول کیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو وہ جوتے، موزے اور چمڑے کے بچھونے پھینکنے کا حکم نہیں دیا جو انہوں نے دورِ جاہلیت میں بنائے تھے وہ یا تو مردار سے تھے یا ذبح کیے ہوئے جانور سے، اور اس وقت ان کا ذبیحہ بت پرستوں کا ذبیحہ تھا اور وہ مسلمان پر حرام ہونے کے اعتبار سے مردار کی حرمت جیسا تھا۔ تو جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ چیزیں پھینکنے اور ان سے نفع حاصل کرنے کا حکم نہیں دیا تو ثابت ہوا کہ وہ دباغت کے باعث مردار اور اس کی نجاست کے حکم سے خارج ہو کر دیگر اشیاء اور ان کی طہارت کے حکم میں آگئے اسی طرح وہ (صحابہ کرام) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جب مشرکین کے شہروں کو فتح کرتے تو

إلى حكم سائر الأمتعة وطهارتها وكذلك كانوا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا افتتحوا بلدان المشركين لا يأمرهم بأن يتحاموا جلودهم فتحاموها ولكانوا لا ياخذون ما كانت كسوته من جلود مما ذبحوه ولا يأخذونه مما من ذلك شيئا بل كان لا يمنعهم شيئا من ذلك فدل ذلك وذلك أيضا على طهارة الجلود بالدباغ. ولقد روي في هذا عن جابر بن عبد الله.

آپ ان کو ان (مشرکین) کے موزوں، جوتوں اور چمڑے کے بچھونوں اور تمام چمڑوں سے بچنے کا حکم نہ دیتے کہ وہ ان میں سے کچھ نہ لیں بلکہ آپ ان کو ان میں سے کسی چیز سے منع نہ فرماتے پس یہ دباغت کے ذریعے چمڑوں کے پاک ہونے کی دلیل ہے۔ اس سلسلے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

۲۷۰۔ ما قد حدثنا فهد قال ثنا أبو غسان قال ثنا محمد بن راشد عن سليمان ابن موسى عن عطاء بن أبي رباح عن جابر بن عبد الله قال كنا نصيب مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في مغانمنا من المشركين الأسقية فنقتسمها وكلها ميتة فننتفع بذلك.

حضرت عطاء بن ابی رباح، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ ہم دور رسالت میں مشرکین سے مال غنیمت میں مشکیزے بھی حاصل کرتے ہم انھیں باہم تقسیم کرتے اور وہ تمام مردار (جانوروں کے) تھے ہم ان سے نفع حاصل کرتے۔

فدل ذلك على ما ذكرنا وهذا جابر يقول هذا وقد حدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنتفعوا من الميتة بشيء فلم يكن ذلك عنده بمضاد لهذا فثبت أن معنى حديثه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنتفعوا من الميتة بشيء غير معنى حديثه الآخر وأن الشيء المحرم من الميتة في ذلك الحديث هو غير المباح في هذا الحديث فكذلك أيضا ما روى عبد الله بن عكيم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مما نهى عن الانتفاع به من الميتة هو غير ما أباح في هذه الآثار من أهبها المدبوغة حتى تتفق هذه الآثار ولا يضاد بعضها بعضا وهذا الذي ذهبنا إليه في هذا الباب من طهارة جلود الميتة بالدباغ قول أبي حنيفة وأبي

یہ بھی ہماری مذکورہ بات پر دلالت ہے اور یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہیں جو یہ بات فرماتے ہیں حالانکہ انھوں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ مردار کی کسی چیز سے نفع حاصل نہ کرو تو یہ اس کے خلاف نہیں۔ پس ثابت ہوا کہ ان کی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث کہ مردار کی کسی چیز سے نفع حاصل نہ کرو کا مطلب کچھ اور ہے اور اس حدیث میں مردار کی جس چیز کو حرام قرار دیا ہے وہ اس حدیث میں بھی حلال نہیں۔ اسی طرح جو کچھ بواسطہ حضرت عکیم بن عبداللہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جس میں مردار سے نفع حاصل کرنے سے منع کیا گیا ہے وہ اس کے علاوہ ہے جو ان روایات میں دباغت دیئے ہوئے چمڑے کی حلت کے بارے میں ہے تاکہ یہ روایات باہم متفق ہوں اور ایک دوسرے کے متضاد نہ ہوں اس باب میں جو کچھ ہم نے اختیار کیا کہ مردار کے چمڑے دباغت سے پاک ہو جاتے ہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى۔

بَابُ (۹۸) الْفَخِذِ هَلْ هُوَ مِنَ الْعَوْرَةِ أَمْ لَا۔

۳۶۱- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا أبو عاصم عن ابن جريج قال أخبرني أبو خالد عن عبد الله بن سعيد المدني قال حدثتني حفصة بنت عمر رض قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم قد وضع ثوبه بين فخذيه فجاء أبو بكر رض فاستأذن فأذن له النبي صلى الله عليه وسلم على هيئته ثم جاء عمر رض بمثل هذه الصفة ثم جاء أناس من أصحابه والنبي صلى الله عليه وسلم على هيئته ثم جاء عثمان رض فاستأذن عليه فأذن له ثم أخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم ثوبه فتجلله فتحدثوا ثم خرجوا فقلت يا رسول الله ۲ جاء أبو بكر رض وعمر رض وعلي رض وناس من أصحابك وأنت على هيئتك فلما جاء عثمان رض تجللت ثوبك فقال أولا أستحي ممن تستحي منه الملائكة قالت وسمعت أبي وغيره يحدثون نحوا من هذا۔

قال أبو جعفر فذهب قوم إلى أن الفخذ ليست من العورة واحتجوا في ذلك بهذا الحديث۔ وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا الفخذ عورة وقالوا قد روى هذا الحديث جماعة من أهل البيت على غير ما رواه الذين احتججتم بروايتهم۔

۳۶۲- فمن ذلك ما روي في ذلك ما حدثنا

باب ۹۸: ران ستر ہے یا نہیں

حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ۔ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کپڑا دونوں رانوں کے درمیان رکھا ہوا تھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور انھوں نے اجازت مانگی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی حالت میں اجازت دے دی پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو آپ اسی حالت میں تھے پھر کچھ دوسرے صحابہ کرام حاضر ہوئے تو آپ اسی حالت پر رہے ۔ اس کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے انھوں نے اجازت مانگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا لیا اور اس کے اوپر ڈال دیا ۔ باہم گفتگو ہوئی پھر وہ حضرات چلے گئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ! حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق، علی المرتضیٰ اور دیگر کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آئے لیکن آپ اپنی اسی حالت میں رہے ۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو آپ نے کپڑا لے لیا ۔ آپ نے فرمایا کیا میں اس شخص سے حیاء نہ کروں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں ۔ حضرت ام المومنین فرماتی ہیں میں نے اپنے والد اور دوسرے حضرات کو بھی اسی طرح بیان کرتے ہوئے سنا ہے ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں ران ستر نہیں انھوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے ۔ ___ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ران ستر ہے ۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث اہل بیت کی ایک جماعت نے اس کے خلاف روایت کی ہے ۔ جس سے تم استدلال کرتے ہو ۔

اسی سے ہے ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ قَالَ أَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ أَبَا بَكْرٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَابِسٌ مِرْطَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَأَذِنَ لَهُ فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ خَرَجَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ عُمَرُ رض وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ خَرَجَ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ عُثْمَانُ رض فَاسْتَوَى جَالِسًا وَقَالَ لِعَائِشَةَ اجْمَعِي عَلَيْكِ ثِيَابَكِ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ رض مَا لَكَ لَمْ تَفْزَعْ لِأَبِي بَكْرٍ رض وَعُمَرَ رض كَمَا فَزِعْتَ لِعُثْمَانَ رض فَقَالَ إِنَّ عُثْمَانَ رض رَجُلٌ كَثِيرُ الْحَيَاءِ وَلَوْ أَذِنْتُ لَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ خَشِيتُ أَنْ لَا يَبْلُغَ فِي حَاجَتِهِ۔

۳۷۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۳۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيزٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ ثَنَا سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ قَالَ ثَنَا عُقَيْلٌ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رض اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۳۷۵۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ رض زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُثْمَانَ رض حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رض اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی، آپ ام المؤمنین کی چادر لپیٹے ہوئے تھے اجازت دے دی ان کی حاجت پوری کی اور پھر وہ تشریف لے گئے پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی اور آپ اسی حالت میں ان کی حاجت کو پورا فرمایا پھر وہ بھی تشریف لے گئے، پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو سیدھے ہو کر تشریف فرما ہوئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اپنے اوپر کپڑے درست کر لو جب وہ تشریف لے گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کیا بات ہے آپ نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی آمد پر اس قدر اہتمام نہ فرمایا جس قدر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی تشریف آوری پر تیاری فرمائی آپ نے فرمایا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بہت حیا والے ہیں اگر اسی حالت میں ان کو اجازت دیتا تو وہ اپنی ضرورت تک نہ پہنچ سکتے۔

ایک دوسری سند سے بھی بواسطہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مروی ہے۔

حضرت یحییٰ بن سعید بن عاص فرماتے ہیں حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے ان کو بتایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی ——— پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سعید بن عاص بتاتے ہیں کہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم نے ان کو بتایا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت مانگی ——— پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

قال ابو جعفر فهذا اصل هذا الحديث ليس فيه ذكر كشف الفخذين اصلا. وقد جاءت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم آثار متواترة صحاح فيها ان الفخذ من العورة۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث کی اصل یہ ہے اور اس میں رانوں کے کھلنے کا قطعاً ذکر نہیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر صحیح روایات مروی ہیں کہ ران ستر ہے۔

٣٧٦- فمما روي عنه في ذلك ما حدثنا ابن ابي عمران قال ثنا القواريري قال ثنا يحيى بن سعيد عن ابن جريج عن حبيب بن ابي ثابت عن عاصم بن ضمرة عن علي رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الفخذ عورة۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ران ستر ہے۔

٣٧٧- حدثنا علي بن معبد قال ثنا اسحاق بن منصور قال ثنا اسرائيل عن ابي يحيى عن مجاهد عن ابن عباس رض قال خرج النبي صلى الله عليه وسلم فرأى فخذ رجل فقال فخذ الرجل من عورته۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے، تو ایک شخص کی ران کو (ننگا) دیکھا فرمایا آدمی کی ران ستر سے ہے۔

٣٧٨- وحدثنا بحر بن نصر قال ثنا ابن وهب قال حدثني حفص بن ميسرة عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابي كثير عن محمد بن جحش ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر على معمر بفناء المسجد كاشفا عن طرف فخذه فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم خمر فخذك يا معمر ان الفخذين عورة۔

حضرت محمد بن جحش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے صحن میں حضرت معمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے ان کی ران کا کچھ حصہ کھلا تھا آپ نے ان سے فرمایا اے معمر! اپنی ران کو ڈھانپو رانیں ستر ہیں۔

٣٧٩- حدثنا روح بن الفرج قال ثنا ابو مصعب قال ثنا ابن ابي حازم عن العلاء عن ابي كثير مولى محمد بن جحش عن محمد بن جحش عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت ابن ابی حازم، ابن کثیر سے وہ محمد بن جحش سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

٣٨٠- حدثنا فهد قال ثنا الحماني قال ثنا سليمان بن بلال وعبد العزيز قالا ثنا ابن ابي حازم عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابي كثير مولى محمد بن عبد الله عن محمد بن عبد الله بن جحش قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم امشي في السوق فمر بمعمر جالسا

حضرت محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بازار میں جا رہا تھا آپ حضرت معمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے وہ اپنے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کی ران برہنہ تھی۔ آپ نے فرمایا اپنی ران کو ڈھانپو کیا تم نہیں جانتے

عَلَى بَابِهِ مَكْشُوفَةٌ فَخِذُهُ فَقَالَ خَمِّرْ فَخِذَكَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهَا مِنَ الْعَوْرَةِ۔

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ جَرْهَدٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخِذُ الرَّجُلِ مِنْ عَوْرَتِهِ أَوْ قَالَ مِنَ الْعَوْرَةِ۔

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا حَسَنٌ هُوَ ابْنُ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَرْهَدٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۳۸۳۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَرْهَدٍ عَنْ أَبِيْهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ أَنَّهُ قَالَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِيْ وَفَخِذِيْ مُنْكَشِفَةٌ فَقَالَ خَمِّرْ عَلَيْكَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ۔

۳۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ ثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَمِّهِ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَرْهَدٍ عَنْ جَدِّهِ جَرْهَدٍ قَالَ مَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ بُرْدَةٌ قَدْ كُشِفَتْ عَنْ فَخِذِيْ فَقَالَ غَطِّ فَخِذَكَ الْفَخِذُ عَوْرَةٌ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذِهِ الْآثَارُ الْمَرْوِيَّةُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُخْبِرُ أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ وَلَمْ يُضَادَّهَا أَثَرٌ صَحِيْحٌ فَقَدْ ثَبَتَ بِهَا أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ تَبْطُلُ الصَّلَاةُ بِكَشْفِهَا كَمَا تَبْطُلُ بِكَشْفِ مَا سِوَاهَا مِنَ الْعَوْرَاتِ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ۔ وَأَمَّا وَجْهُهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا الرَّجُلَ يَنْظُرُ مِنَ الْمَرْأَةِ الَّتِيْ لَا مَحْرَمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلٰى وَجْهِهَا وَكَفَّيْهَا وَلَا يَنْظُرُ إِلٰى مَا فَوْقَ ذٰلِكَ مِنْ

کہ یہ ستر ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسلم بن جرہد رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کی ران اس کے ستر سے ہے یا (فرمایا) ستر سے ہے۔

حضرت عبداللہ بن جرہد اسلمی اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت زرعہ بن عبدالرحمٰن بن جرہد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور وہ اصحاب صفہ میں سے تھے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف فرما ہوئے اور میری ران کھلی تھی۔ آپ نے فرمایا اپنی ران ڈھانپو کیا تم نہیں جانتے کہ ران ستر ہے۔

حضرت جرہد فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے میرے اوپر چادر تھی اور میری ران ننگی تھی۔ آپ نے فرمایا اپنے آپ کو ڈھانپو کیا تم نہیں جانتے کہ ران ستر ہے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ران ستر ہے اور کوئی صحیح روایت ان کے خلاف نہیں ان روایات سے ثابت ہوا کہ ران ستر ہے اس کے ننگا ہونے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے جس طرح باقی قابل ستر اعضاء کے ننگا ہونے سے ٹوٹتی ہے۔ معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے اس باب کا بیان یہ ہے اور غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یوں ہے کہ ہم دیکھتے ہیں غیر محرم شخص (بوقت ضرورت) عورت کے چہرے اور ہتھیلیوں کو دیکھ سکتا ہے اس سے اوپر سر کو یا اس سے نیچے پیٹ، پیٹھ، رانوں اور پنڈلیوں کو دیکھنا جائز نہیں

مِنْ رَأْسِهَا وَلَا إِلَى أَسْفَلَ مِنْهُ مِنْ بَطْنِهَا وَظَهْرِهَا
وَفَخِذَيْهَا وَسَاقَيْهَا وَرَأَيْنَاهُ فِي ذَاتِ الْمَحْرَمِ
مِنْهُ لَا بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ مِنْهَا إِلَى صَدْرِهَا وَشَعْرِهَا
وَوَجْهِهَا وَرَأْسِهَا وَسَاقَيْهَا وَلَا يَنْظُرُ إِلَى مَا بَيْنَ
ذٰلِكَ مِنْ بَدَنِهَا وَكَذٰلِكَ رَأَيْنَاهُ يَنْظُرُ مِنَ الْأَمَةِ
الَّتِي لَا يَمْلِكُ لَهُ عَلَيْهَا وَلَا مَحْرَمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا
فَكَانَ مَمْنُوعًا مِنَ النَّظَرِ مِنْ ذَاتِ الْمَحْرَمِ مِنْهُ وَ
مِنَ الْأَمَةِ الَّتِي لَيْسَتْ بِمَحْرَمٍ لَهُ وَلَا مِلْكَ
لَهُ عَلَيْهَا إِلَى فَخِذِهَا كَمَا كَانَ مَمْنُوعًا مِنَ النَّظَرِ إِلَى
فَرْجِهَا فَصَارَ حُكْمُ الْفَخِذِ مِنَ النِّسَاءِ كَحُكْمِ
الْفَرْجِ لَا كَحُكْمِ السَّاقِ فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ
مِنَ الرِّجَالِ أَيْضًا كَذٰلِكَ وَأَنْ يَكُونَ حُكْمُ
فَخِذِ الرَّجُلِ فِي النَّظَرِ إِلَيْهِ كَحُكْمِ فَرْجِهِ فِي النَّظَرِ
إِلَيْهِ لَا كَحُكْمِ سَاقِهِ فَلَمَّا كَانَ النَّظَرُ إِلَى فَرْجِهِ
مُحَرَّمًا كَانَ كَذٰلِكَ النَّظَرُ إِلَى فَخِذِهِ مُحَرَّمًا وَ
كَذٰلِكَ كُلُّ مَا كَانَ حَرَامًا إِلَى الرَّجُلِ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ
مِنْهُ إِلَى ذَاتِ الْمَحْرَمِ مِنْهُ فَحَرَامٌ عَلَى الرِّجَالِ
أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَكُلُّ مَا كَانَ حَلَالًا
أَنْ يَنْظُرَ ذُو الْمَحْرَمِ مِنَ الْمَرْأَةِ ذَاتِ الْمَحْرَمِ
مِنْهُ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَهُ الرِّجَالُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ
فَهٰذَا هُوَ أَصْلُ النَّظَرِ فِي هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ
وَافَقَ ذٰلِكَ مَا جَاءَتْ بِهِ الرِّوَايَاتُ الَّتِي رَوَيْنَاهَا
عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَأَخَذَ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ
اللهُ تَعَالَى۔

لیکن محرم کے لیے اس کے سینے، بالوں، چہرے، سر اور پنڈلیوں کو (حسب ضرورت) دیکھنے میں کوئی حرج نہیں لیکن وہ اس کے درمیان بدن کو نہیں دیکھ سکتا۔ اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ وہ کسی دوسرے کی لونڈی جو اس کی محرم بھی نہیں کے جسم سے ان اعضاء کو دیکھ سکتا ہے تو گویا کہ محرم اور غیر محرم اور لونڈی غیر ملک کی ران کو دیکھنا ممنوع ہے جیسے اس کی شرمگاہ کو دیکھنا منع ہے تو گویا عورتوں کی ران کا حکم شرمگاہ کے حکم جیسا ہے پنڈلیوں کی طرح نہیں۔ پس قیاس کا تقاضا ہے کہ مردوں کی ران کا حکم بھی اسی طرح ہو اور اس کی ران اور شرمگاہ کا حکم ایک جیسا ہو تو جب شرمگاہ کی طرف دیکھنا حرام ہے تو ران کی طرف دیکھنا بھی حرام ہو گا۔ تو محرم کے لیے عورت کے جس عضو کو دیکھنا حرام ہے مردوں کے لیے ایک دوسرے کے ان اعضاء کو دیکھنا حرام ہو گا اور محرم کے لیے عورت کے جس عضو کو دیکھنا جائز ہے مرد ایک دوسرے کا وہ عضو دیکھ سکتے ہیں۔

اس باب میں قیاس کا تقاضا یہی ہے اور یہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ان روایات کے موافق ہے جن کو ہم نے ذکر کیا۔ ہمارا یہی موقف ہے اور امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ ۹۹ الْأَفْضَلِ فِي الصَّلَوَاتِ التَّطَوُّعِ هَلْ هُوَ طُولُ الْقِيَامِ أَوْ كَثْرَةُ

باب ۹۹: نفل نماز میں لمبا قیام افضل ہے یا رکوع وسجود کی کثرت

الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ۔

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ وَحَفْصٌ يَعْنِي عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْمُخَارِقِ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا فَمَرَرْنَا بِالرَّبَذَةِ فَوَجَدْنَا أَبَا ذَرٍّ قَائِمًا يُصَلِّي فَرَأَيْتُهُ لَا يُطِيلُ الْقِيَامَ وَيُكْثِرُ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَقُلْتُ لَهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ مَا أَلَوْتُ أَنْ أُحْسِنَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَكَعَ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَةً رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ كَثْرَةَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ أَفْضَلُ فِي الصَّلَوَاتِ التَّطَوُّعِ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ وَالْقِرَاءَةِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا طُولُ الْقِيَامِ فِي ذٰلِكَ أَفْضَلُ **وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ أَيُّ الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقُنُوتِ وَفِي بَعْضِ مَا رَوَيْنَاهُ فِي ذٰلِكَ طُولُ الْقِيَامِ فَفَضَّلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ إِطَالَةَ الْقِيَامِ عَلَى كَثْرَةِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي ذَرٍّ الَّذِي ذَكَرْنَا خِلَافٌ لِهٰذَا عِنْدَنَا لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ قَوْلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَكَعَ لِلّٰهِ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَةً عَلَى مَا قَدْ أُطِيلَ قَبْلَهُ مِنَ الْقِيَامِ وَيَجُوزُ أَيْضًا مَنْ رَكَعَ لِلّٰهِ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَةً رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً وَإِنْ زَادَ مَعَ ذٰلِكَ طُولَ الْقِيَامِ كَانَ أَفْضَلَ وَكَانَ مَا يُعْطِيهِ اللّٰهُ عَلَى

حضرت مخارق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حج کے لیے جاتے ہوئے مقام ربذہ سے گزرے تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو کھڑے نماز پڑھتے ہوئے پایا میں نے دیکھا کہ آپ طویل قیام نہیں کرتے تھے اور رکوع و سجود کثرت سے کرتے تھے میں نے ان سے اس سلسلے میں بات کی تو فرمایا میں نے نیکی کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص ایک رکوع اور ایک سجدہ کرے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند کرتا اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ نفلی نمازوں میں رکوع و سجود کی کثرت قیام و قرأت کی طوالت سے افضل ہے انھوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ —— لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ لمبا قیام افضل ہے۔ اس سلسلے میں ان کی دلیل وہ روایت ہے جو اس سے پہلے ہم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کر چکے ہیں کہ آپ سے پوچھا گیا کونسی نماز افضل ہے آپ نے فرمایا جس میں قیام لمبا ہو اور بعض روایات میں "طول قنوت" کی بجائے "طول قیام" کے الفاظ ہیں۔ تو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس (ارشاد گرامی) کے ذریعے طول قیام کو رکوع و سجود کی کثرت پر فضیلت دی اور ہمارے نزدیک حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جو ہم نے روایت کی ہے اس کے خلاف کچھ نہیں کیونکہ ممکن ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے رکوع اور سجدہ کیا۔ (آخر تک) اس بات پر محمول ہو کہ اس سے پہلے طویل قیام کرے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے رکوع و سجود کرے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کا درجہ بلند کرتا اور اس کا گناہ مٹا دیتا ہے اور اگر اس کے ساتھ طوالت قیام کا اضافہ بھی

ذٰلِكَ مِنَ الثَّوَابِ اَكْثَرَ۔ **فَهٰذَا** اَوْلٰى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ لِئَلَّا يُضَادَّ الْاَحَادِيْثَ الْاُخَرَ الَّتِيْ ذَكَرْنَا وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ الْاٰخَرِ فِيْ اِطَالَةِ الْقِيَامِ وَاَنَّهُ اَفْضَلُ مِنْ كَثْرَةِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنِيْ بِذٰلِكَ ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

۳۸۶۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض رَاٰى فَتًى وَهُوَ يُصَلِّيْ قَدْ اَطَالَ صَلٰوتَهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ مِنْهَا قَالَ مَنْ يَعْرِفُ هٰذَا قَالَ رَجُلٌ اَنَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كُنْتُ اَعْرِفُهُ لَاَمَرْتُهُ اَنْ يُطِيْلَ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا قَامَ الْعَبْدُ يُصَلِّيْ اُتِيَ بِذُنُوْبِهِ فَجُعِلَتْ عَلٰى رَاْسِهِ وَعَاتِقَيْهِ فَكُلَّمَا رَكَعَ اَوْ سَجَدَ تَسَاقَطَتْ عَنْهُ۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَفْضِيْلُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ عَلَى الْقِيَامِ. **فَقِيْلَ** لَهٗ مَا فِيْهِ مَا ذَكَرْتَ وَاِنَّمَا فِيْهِ مَا يُعْطَاهُ الْمُصَلِّيْ عَلَى الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ مِنْ حَطِّ الذُّنُوْبِ عَنْهُ وَلَعَلَّهٗ يُعْطٰى بِطُوْلِ الْقِيَامِ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔ **وَاَمَّا** مَا فِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض فَاِنَّ الَّذِيْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَفْضِيْلِهِ طُوْلَ الْقِيَامِ اَوْلٰى مِنْهُ

تَمَّ كِتَابُ الصَّلٰوةِ۔

✕ ✕ ✕

کرنے تو افضل ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ جو اسے ثواب عطا فرمائے گا وہ زیادہ ہوگا اس حدیث کو اس مفہوم پر محمول کرنا زیادہ اچھا ہے تاکہ دوسری مذکورہ احادیث سے متضاد نہ ہو۔ رکوع و سجود پر طوالت قیام کی فضیلت کے قائلین میں حضرت امام محمد بن حسن رحمہ اللہ بھی ہیں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

حضرت جبیر بن نفیر فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک نوجوان کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اس نے لمبی نماز پڑھی جب اس نے سلام پھیرا تو انھوں نے فرمایا اس شخص کو کون جانتا ہے؟ ایک آدمی نے عرض کیا میں (جانتا ہوں) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اگر میں اسے جانتا تو اسے رکوع و سجود لمبا کرنے کا حکم دیتا۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب بندہ نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے گناہ لاکر اس کے سر اور کاندھوں پر رکھے جاتے ہیں جب وہ رکوع اور سجدہ کرتا ہے تو اس سے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ اس حدیث میں قیام پر رکوع اور سجدے کی فضیلت (کا ذکر) ہے تو اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ اس میں اس بات کا ذکر نہیں جو تم کہتے ہو بلکہ اس میں اس چیز کا ذکر ہے جو نمازی کو رکوع و سجود کے صلے میں دی جاتی ہے کہ اس سے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں اور ممکن ہے کہ طویل قیام کی وجہ سے اسے اس سے افضل (ثواب) عطا کیا جائے۔

اس سلسلے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے طول قیام کی فضیلت کے بارے میں مروی حدیث اس روایت سے اولیٰ و افضل ہے۔

نماز کی کتاب مکمل ہوگئی۔

كِتَابُ الْجَنَائِزِ!

جنازوں کی کتاب

بَابُ (۱۰۱) الْمَشْيِ فِي الْجَنَازَةِ كَيْفَ هُوَ۔

جنازے کے ساتھ چلنے کا طریقہ

۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ أَوْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رض فَكَانُوا يَمْشُونَ بِهَا مَشْيًا لَيِّنًا قَالَ فَكَانَ أَبَا بَكْرَةَ انْتَهَرَهُمْ وَرَفَعَ عَلَيْهِمْ صَوْتَهُ وَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا نَرْمُلُ بِهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عیینہ بن عبدالرحمٰن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ یا (فرمایا) حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں (شریک) تھے لوگ اس کے ساتھ آہستہ آہستہ جا رہے تھے تو گویا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو جھاڑ پلائی اور بلند آواز سے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں ہم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ تیز تیز چلا کرتے تھے۔

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بِالْبَقِيعِ فَطَلَعَ عَلَيْنَا بِجَنَازَةٍ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا ابْنُ جَعْفَرٍ يَتَعَجَّبُ مِنْ مَشْيِهِمْ بِهَا فَقَالَ عَجَبًا لِمَا تَغَيَّرَ مِنْ حَالِ النَّاسِ وَاللّٰهِ إِنْ كَانَ إِلَّا الْجَمْزُ وَإِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيُلَاحِي الرَّجُلَ فَيَقُولُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ لَكَأَنَّكَ قَدْ جُمِزَ بِكَ۔

حضرت ابن ابی الزناد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ میں حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابیطالب کے ہمراہ جنت البقیع میں بیٹھا ہوا تھا کہ ہمارے سامنے ایک جنازہ نمودار ہوا حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ ہماری طرف متوجہ ہوئے وہ ان لوگوں کی رفتار پر تعجب کر رہے تھے انھوں نے فرمایا لوگوں کی حالت بدلنے پر تعجب ہے۔ اللہ کی قسم! ہم اس قدر تیز چلتے تھے کہ لوگ ایک دوسرے سے کہتے خدا کا خوف کرو تمہیں بھی تیز لے جایا جائے گا۔

۳۸۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثَنَا أَبُو أُمَامَةَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَرَّبْتُمُوهَا إِلَى الْخَيْرِ وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذٰلِكَ كَانَ شَرًّا تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جنازہ جلدی جلدی لے جاؤ اگر وہ نیک تھا تو تم اسے بھلائی کے قریب کر دو اور اگر اس کے علاوہ تھا تو وہ بُرا ہے اسے اپنی گردنوں سے اتار دو۔

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۳۹۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مِهْرَانَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ أَسْرِعُوا بِي فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وُضِعَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ عَلَى سَرِيرِهِ قَالَ قَدِّمُونِي قَدِّمُونِي وَإِذَا وُضِعَ الرَّجُلُ السُّوءُ عَلَى سَرِيرِهِ قَالَ يَا وَيْلَتِي أَيْنَ تَذْهَبُونَ بِي۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ السُّرْعَةَ فِي السَّيْرِ بِالْجَنَازَةِ أَفْضَلُ مِنْ غَيْرِ ذٰلِكَ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ۔ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ وَقَالُوا بَلْ يَمْشِي بِهَا مَشْيًا لَيِّنًا فَهُوَ أَفْضَلُ مِنْ غَيْرِ ذٰلِكَ۔

۳۹۳۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ ابْنُ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ لَيْثِ ابْنِ أَبِي سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ وَهُمْ يُسْرِعُونَ بِهَا فَقَالَ لِيَكُنْ عَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ۔

فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَنَا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ حُجَّةٌ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ فِي مَشْيِهِمْ ذٰلِكَ عَنَفٌ يُجَاوِزُ مَا أُمِرُوا بِهِ فِي الْأَحَادِيثِ الْأُوَلِ مِنَ السُّرْعَةِ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ

حضرت سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت زہری حضرت سعید بن مسیب سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عبدالرحمٰن بن مہران فرماتے ہیں جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آگیا تو انہوں نے فرمایا مجھے جلدی لے جانا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی نیک بندہ چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے مجھے آگے کرو مجھے آگے کرو اور جب بُرے آدمی کو چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے ہائے افسوس! تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو؟۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں کہ جنازہ کے ساتھ تیز چلنا اس کے غیر سے افضل ہے انہوں نے ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ آہستہ آہستہ چلنا ہی افضل ہے انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

حضرت لیث بن ابوسلیم فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا وہ اسے تیزی سے لے جا رہے تھے آپ نے فرمایا تم پر اطمینان اختیار کرنا لازم ہے۔

تو ہمارے نزدیک اس حدیث میں پہلے قول کے قائلین کے خلاف دلیل نہیں کیونکہ ممکن ہے ان کی رفتار میں اس قدر تیزی ہو جو اس تیزی سے تجاوز کر جائے جس کا پہلی احادیث میں حکم دیا گیا ہے تو ہم نے اس سلسلے میں دیکھا کہ کیا ہم کوئی ایسی بات پاتے ہیں جو

هل نجد فيه شيئا يدلنا على شيء من ذلك.

اس پر دلالت کرے۔

۳۹۴- فإذا عبد الله بن محمد بن خشيش البصري قد حدثنا قال ثنا أبو الوليد قال ثنا زائدة عن ليث بن أبي بردة عن أبيه قال مر على رسول الله صلى الله عليه وسلم بجنازة يسرعون بها المشي وهو يتمخض تمخض الزق فقال عليكم بالقصد بجنائزكم.

حضرت لیث بن ابوبردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا جسے وہ تیزی سے لے جا رہے تھے اور اس سے وہ میت اس طرح حرکت کرتی تھی جس طرح چھاچھ بلوتے ہوئے مشکیزہ ہلتا ہے آپ نے فرمایا تم پر جنازوں کو درمیانی چال سے لے جانا لازم ہے۔

ففي هذا الحديث أن الميت كان يتمخض بتلك السرعة كتمخض الزق فيحتمل أن يكون أمرهم بالقصد لأن تلك السرعة سرعة يخاف منها أن يكون من الميت شيء فنهاهم عن ذلك فكان ما أمرهم به من السرعة في الآثار الأول هي أقصد من هذه السرعة. فنظرنا في ذلك أيضا هل نروي فيه شيئا يدلنا على شيء من هذا المعنى.

اس حدیث میں یہ ہے کہ اس تیزی کی وجہ سے میت اس طرح حرکت کرتی تھی جس طرح مشکیزہ حرکت کرتا ہے تو اس بات کا احتمال ہے کہ آپ نے ان کو میانہ روی کی تعلیم دی ہو کیونکہ یہ تیزی ایسی ہے جس سے میت کے ساتھ کچھ واقعہ پیش آ سکتا ہے تو آپ نے ان کو اس سے منع فرمایا پس آپ نے پہلی روایات میں جس تیزی کا حکم دیا وہ اس کے مقابلے میں معتدل ہے۔ تو ہم نے دیکھا کہ کیا اس مفہوم پر دلالت کرنے والی روایت بھی مروی ہے۔

۳۹۵- فإذا أبو أمية قد حدثنا قال ثنا عبد الله بن موسى قال أنا الحسن بن صالح عن يحيى الجابر عن أبي ماجد عن ابن مسعود قال سألنا نبينا صلى الله عليه وسلم عن السير بالجنازة فقال ما دون الخبب فإن يك مؤمنا فما عجل فخير وإن يك كافرا فبعدا لأهل النار.

تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنازے کے ساتھ چلنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا دوڑنے سے کم رفتار ہو اگر وہ مومن ہے تو جو جلدی کی گئی ہے وہ بہتر ہے اور اگر کافر ہے تو جہنمیوں سے دوری اچھی ہے۔

فأخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا الحديث أن السير بالجنازة هو ما دون الخبب فذلك عندنا دون ما كانوا يفعلون في حديث أبي موسى حتى أمرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم بما أمرهم به من ذلك ومثل ما أمرهم به من السرعة في حديث أبي هريرة رضي الله عنه فبهذا نأخذ وهو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى.

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں بتایا کہ جنازے کو اس طرح لے جائیں کہ دوڑنے سے کم رفتار ہو پس ہمارے نزدیک یہ اس سے کم ہے جس کا حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ذکر ہے حتیٰ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو وہ حکم دیا اور یہ وہ رفتار ہے جس کا حکم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں مذکور ہے ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ (١٠١) الْمَشْيِ مَعَ الْجَنَازَةِ أَيْنَ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ مِنْهَا۔

باب ۱۰۱: جنازے کے ساتھ چلتے ہوئے کہاں ہونا چاہیے

٣٩٦۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رض يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ۔

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو جنازے کے آگے آگے چلتے ہوئے دیکھا۔

٣٩٧۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض كَانَ يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَأَبُو بَكْرٍ رض وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رض۔

حضرت سالم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جنازے کے آگے چلتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم اسی طرح کرتے تھے۔

٣٩٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيزٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ ثَنَا سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن شہاب نے بتایا کہ حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

٣٩٩۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت لیث بن سعد فرماتے ہیں ہم سے حضرت عقیل بن خالد نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

٤٠٠۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ ثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيِ الْجَنَازَةِ وَأَبُو بَكْرٍ رض وَعُمَرُ رض وَعُثْمَانُ رض وَكَذٰلِكَ السُّنَّةُ فِي اتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ۔

حضرت سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جنازے کے آگے چلتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، فاروق اعظم اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم بھی جنازے کے آگے چلتے تھے۔ جنازے کے ساتھ جاتے ہوئے سنت طریقہ یہی ہے۔

٤٠١۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ وَابْنُ عُمَرَ رض وَالْخُلَفَاءُ

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کے آگے چلتے تھے، حضرت ابن عمر اور خلفائے راشدین اسی طرح کرتے تھے اور آج تک یہی طریقہ جاری ہے۔

عَلَيْهِمْ جَرًّا إِلَى يَوْمِنَا هٰذَا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْمَشْيَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ خَلْفَهَا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ۔ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا الْمَشْيُ خَلْفَهَا أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ أَمَامَهَا وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلَى أَنَّ حَدِيْثَ ابْنِ عُيَيْنَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ قَدْ رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رض يَمْشُوْنَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ فَصَارَ فِيْ ذٰلِكَ خَبَرًا مِنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَمَّا رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ رض وَعُمَرَ رض وَعُثْمَانَ رض يَفْعَلُوْنَهُ فِيْ ذٰلِكَ۔ وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَّكُوْنُوْا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ شَيْئًا وَغَيْرُهُ عِنْدَهُمْ أَفْضَلُ مِنْهُ لِلتَّوْسِعَةِ كَمَا قَدْ تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً وَالْوُضُوْءُ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ أَفْضَلُ مِنْهُ وَالْوُضُوْءُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ وَلٰكِنَّهُ فَعَلَ مَا فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ لِلتَّوْسِعَةِ۔ ثُمَّ قَدْ خَالَفَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِيْ إِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيْثِ كُلَّ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَهُ فَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ أَمَامَ الْجَنَازَةِ فَقَطَعَهُ ثُمَّ رَوَاهُ عُقَيْلٌ وَيُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ رض وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رض يَمْشُوْنَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ هٰذَا مَعْنَاهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَفْظُهُ كَذٰلِكَ لِأَنَّ أَصْلَ حَدِيْثِهِ إِنَّمَا هُوَ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رض يَمْشِيْ أَمَامَ الْجَنَازَةِ هٰذَا مَعْنَاهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَفْظُهُ كَذٰلِكَ لِأَنَّ أَصْلَ حَدِيْثِهِ إِنَّمَا هُوَ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رض يَمْشِيْ أَمَامَ الْجَنَازَةِ وَكَذٰلِكَ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ جنازے کے آگے چلنا پیچھے چلنے سے افضل ہے انھوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔ —— لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ آگے چلنے کی بجائے پیچھے چلنا افضل ہے۔ پہلے گروہ کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابن عیینہ کی روایت جسے ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کیا ہے انھوں نے اسے زہری سے انھوں نے بواسطہ حضرت سالم ان کے والد سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا ہے تو پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم، حضرت صدیق اکبر، فاروق اعظم اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم کو جو کچھ کرتے ہوئے دیکھا اس کی خبر دی ہے۔ —— تو ہو سکتا ہے انھوں نے یہ عمل بیان جواز کے لیے کیا ہو جبکہ ان کے نزدیک اس کا غیر افضل ہو جیسے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو میں اعضاء کو ایک ایک بار دھویا جبکہ دو دو بار دھونا اس سے افضل ہے اور تین تین بار وضو کرنا ان سب سے افضل ہے لیکن آپ نے یہ عمل محض وسعت پیدا کرنے کے لیے کیا پھر اس حدیث کی سند میں ابن عیینہ نے حضرت زہری کے دیگر تمام شاگردوں کی مخالفت کی ہے حضرت مالک حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جنازے کے آگے چلتے تھے تو انھوں نے حدیث منقطع بیان کی، پھر اسے عقیل اور یونس نے ابن شہاب سے انھوں نے حضرت سالم سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق، فاروق اعظم اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم جنازے کے آگے آگے چلتے تھے یہ اس کا معنیٰ ہے اگرچہ اس کے الفاظ اس طرح نہیں ہیں کیونکہ اصل حدیث تو حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جنازے کے آگے چلتے تھے اسی طرح نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم بھی۔

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو بكر رض وعمر رض وعثمان رض فصار هذا الكلام كله في هذا الحديث انما هو من سالم لا من ابن عمر رض فصار حديثا منقطعا وفي حديث يحيى بن ايوب عن عقيل وكذلك السنة في اتباع الجنازة زيادة على ما في حديث الليث وسلامة عن عقيل فكذلك ايضا لا حجة فيه لانه انما هو من كلام سالم او من كلام الزهري. وقد روي عن ابن عمر رض خلافه مما سنرويه في موضعه من هذا الباب ان شاء الله تعالى۔

کرتے تھے تو اس حدیث میں یہ تمام کلام حضرت سالم سے ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نہیں تو یہ حدیث منقطع ہوئی یا بواسطہ حضرت یحییٰ بن ایوب ، حضرت عقیل کی روایت میں جنازے کے ساتھ جانے کو سنت طریقہ یہی ہے کے الفاظ حضرت عقیل کی اس روایت پر اضافہ ہے جو لیث اور سلامہ نے ان سے روایت کی —— اس حدیث میں اس لیے بھی حجت نہیں کہ یا تو یہ حضرت سالم کا کلام ہے یا حضرت زہری کا —— اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے خلاف مروی ہے جسے ہم اس باب میں اس کے مقام پر نقل کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

وقال اصحاب المقالة الاولى وقد روي عن جماعة من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم انهم كانوا يمشون امام الجنازة.

پہلے قول کے قائلین نے فرمایا کہ صحابہ کرام کی ایک جماعت سے مروی ہے کہ وہ جنازے کے آگے چلتے تھے۔

۴۰۲۔ وذكروا ما حدثنا يونس قال حدثنا سفيان عن ابن المنكدر سمع ربيعة بن عبد الله بن هدير يقول رايت عمر ابن الخطاب رض يقدم الناس امام جنازة زينب رض۔

حضرت ابن منکدر فرماتے ہیں انھوں نے حضرت ربیعہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے جنازے میں لوگوں کو آگے کر رہے تھے۔

۴۰۳۔ حدثنا يونس قال انا ابن وهب قال اخبرني مالك عن ابن المنكدر فذكر باسناده مثله۔

حضرت مالک ، حضرت ابن منکدر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اسی کی مثل ذکر کیا۔

۴۰۴۔ حدثنا علي بن شيبة قال ثنا ابو نعيم قال ثنا اسرائيل عن عبد الاعلى قال سالت سعيد بن جبير عن المشي امام الجنازة فقال نعم رايت ابن عباس رض يمشي امام الجنازة۔

حضرت عبدالاعلیٰ فرماتے ہیں میں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے جنازے کے آگے چلنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا ہاں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو جنازے کے آگے ہوتے دیکھا ہے۔

۴۰۵۔ حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال اخبرني ابن لهيعة عن عبيد الله بن المغيرة ان ابا راشد مولى معيقيب بن ابي فاطمة اخبره انه راى عثمان ابن عفان وطلحة بن عبيد الله والزبير بن العوام يفعلونه۔

حضرت عبیداللہ بن مغیرہ فرماتے ہیں ان کو معیقیب بن ابی فاطمہ کے آزاد کردہ غلام ابو راشد نے بتایا کہ انھوں نے حضرت عثمان بن عفان ، طلحہ بن عبیداللہ اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہم کو اس طرح کرتے دیکھا ہے۔

۴۰۶۔ حدثنا يونس قال انا ابن وهب قال اخبرني

حضرت توام کے آزاد کردہ غلام حضرت صالح فرماتے

ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ أَنَّهُ رَأَى أَبَا هُرَيْرَةَ رض وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَأَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ وَأَبَا قَتَادَةَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ۔

قَالُوا فَقَدْ دَلَّ هٰذَا عَلَى أَنَّ الْمَشْيَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ خَلْفَهَا۔ **قِيلَ لَهُمْ** مَا دَلَّ ذٰلِكَ عَلَى شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْتُمْ وَلٰكِنَّهُ أَبَاحَ الْمَشْيَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ وَهٰذَا مِمَّا لَا يُنْكِرُهُ مُخَالِفُكُمْ أَنَّ الْمَشْيَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ مُبَاحٌ وَإِنَّمَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَإِيَّاهُ فِي الْأَفْضَلِ مِنْ ذٰلِكَ وَمِنَ الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ فَإِنْ كَانَ عِنْدَكُمْ أَثَرٌ صَحِيحٌ فِيهِ أَنَّ الْمَشْيَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ خَلْفَهَا ثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا قُلْتُمْ وَإِلَّا فَقَوْلُهُ إِلَى الْآنَ مُكَافِئٌ لِقَوْلِكُمْ۔

٤٠٧۔ **فَإِنِ احْتَجُّوا** فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ لَيْسَ مِنَ السُّنَّةِ الْمَشْيُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَالْمَشْيُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ مِنْ خَطَاءِ السُّنَّةِ۔

قِيلَ لَهُمْ هٰذَا كَلَامُ ابْنِ شِهَابٍ فَقَوْلُهُ فِي ذٰلِكَ كَقَوْلِكُمْ إِذَا كَانَ لِمُخَالِفِهِ وَمُخَالِفِكُمْ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِ وَعَلَيْكُمْ مَا سَنَذْكُرُهُ فِي هٰذَا الْبَابِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى **ثُمَّ** رَجَعْنَا إِلَى مَا رُوِيَ فِي هٰذَا الْبَابِ مِنَ الْآثَارِ هَلْ فِيهِ شَيْءٌ يُبِيحُ الْمَشْيَ خَلْفَ الْجَنَازَةِ۔

٤٠٨۔ **فَإِذَا** رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَانَا قَالَا ثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ أَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ رض وَعُمَرَ رض كَانُوا يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ وَخَلْفَهَا۔

٤٠٩۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

ہیں کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ، عبداللہ ابن عمر، ابواُسید ساعدی اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہم کو جنازے کے آگے آگے چلتے ہوئے دیکھا ہے۔

وہ فرماتے ہیں یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جنازے کے آگے چلنا پیچھے چلنے سے افضل ہے۔ ان سے کہا جائے گا کہ یہ ان باتوں میں سے کسی پر دلالت نہیں کرتی جن کا تم نے ذکر کیا ہے بلکہ اس سے جنازے کے آگے چلنا کا جواز ثابت ہوتا ہے اس بات سے تمہارا مخالف بھی انکار نہیں کرتا کہ جنازے کے آگے چلنا جائز ہے تمہارا اور ان کا اختلاف آگے اور پیچھے چلنے میں سے افضل کے بارے میں ہے۔ پس اگر تمہارے پاس کوئی ایسی روایت ہے جس میں جنازے کے آگے چلنے کو پیچھے چلنے سے افضل قرار دیا گیا ہو تو اس سے تمہارا قول ثابت ہو جائے گا ورنہ ابھی تک اس (مخالف) کا قول تمہارے قول کے مساوی ہے۔

اور اگر وہ اس سلسلے میں یوں استدلال کریں۔ ——— حضرت مالک حضرت ابن شہاب (زہری) رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ جنازے کے پیچھے چلنا سنت نہیں ہے اور ابن شہاب (زہری) فرماتے ہیں کہ جنازے کے پیچھے چلنا خلاف سنت ہے۔

تو ان کو (جواباً) کہا جائے گا کہ یہ ابن شہاب کا قول ہے اور اس سلسلے میں ان کا قول تمہارے قول کی طرح ہے اور ان کے خلاف تمہارے مخالف کی دلیل وہ ہے جسے ہم عنقریب ذکر کریں گے ان شاء اللہ۔ ——— پھر ہم نے اس باب میں مروی روایات کی طرف رجوع کیا کہ کیا ان میں کوئی ایسی بات ہے جو جنازے کے پیچھے چلنے کو جائز قرار دیتی ہو۔ (تو وہ یوں ہے)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہم جنازے کے آگے بھی چلتے تھے اور پیچھے بھی۔

———

حضرت محمد بن بحر برسانی، حضرت یونس بن یزید سے

قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ نَحْوَهُ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْشِي خَلْفَ الْجَنَازَةِ كَمَا كَانَ يَمْشِي أَمَامَهَا فَإِنْ كَانَ مَشْيُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ حُجَّةً لَكُمْ أَنَّ ذٰلِكَ أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ خَلْفَهَا فَكَذٰلِكَ مَشْيُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ خَلْفَهَا حُجَّةٌ لِمُخَالِفِكُمْ عَلَيْكُمْ أَنَّ ذٰلِكَ أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ أَمَامَهَا فَقَدِ اسْتَوٰى خَصْمُكُمْ وَأَنْتُمْ فِي هٰذَا الْبَابِ فَلَا حُجَّةَ لَكُمْ فِيهِ عَلَيْهِ.

۱۰ام۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا.

فَأَبَاحَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَيْضًا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَشْيَ خَلْفَ الْجَنَازَةِ كَمَا أَبَاحَ الْمَشْيَ أَمَامَهَا وَلَيْسَ فِي شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْنَا مَا يَدُلُّ عَلَى الْأَفْضَلِ مِنْ ذٰلِكَ مَا هُوَ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَا مَعْنَاهُ قَرِيبٌ مِنْ مَعْنَى حَدِيثِ الْمُغِيرَةِ وَلَمْ يَذْكُرْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۱ام۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي الرَّجُلِ يَتْبَعُ الْجَنَازَةَ قَالَ إِنَّمَا أَنْتُمْ مُشَيِّعُونَ لَهَا فَامْشُوا بَيْنَ يَدَيْهَا وَخَلْفَهَا وَعَنْ يَمِينِهَا وَعَنْ شِمَالِهَا.

۱۲ام۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ

روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

تو اس حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح جنازے کے آگے چلتے تھے اسی طرح پیچھے بھی چلتے تھے تو اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کا جنازے کے آگے چلنا تمہارے لیے حجت ہے کہ پیچھے چلنے سے افضل ہے تو اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا جنازے کے پیچھے چلنا تمہارے مخالف کے لیے تمہارے خلاف حجت ہے کہ آگے چلنے سے افضل ہے۔ اس باب میں تم اور تمہارا مخالف برابر ہو گئے پس اس میں ان کے خلاف تمہارے لیے کوئی دلیل نہیں۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوار جنازے کے پیچھے رہے اور پیدل چلنے والا جہاں چاہے چلے۔

تو اس حدیث میں بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازے کے پیچھے چلنا جائز قرار دیا جیسا کہ اس کے آگے چلنا جائز فرمایا اور جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس میں کسی بات کی افضلیت پر دلالت نہیں، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے انھوں نے (اسے) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نہیں کیا۔

حضرت حمید الطویل، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو جنازے کے ساتھ جاتا ہے آپ نے فرمایا تم اسے الوداع کہنے جا رہے ہو لہٰذا اس کے آگے، پیچھے، دائیں اور بائیں چلو۔

حضرت یحییٰ بن ایوب حضرت حمید سے اور وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

مَا رَأَيْتُ مُسْنَدَةً.

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۱۳ - فِي ذٰلِكَ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ رِفَاعَةَ اللَّخْمِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ.

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ أَمَرَهُمْ بِاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَالْمُتَّبِعُ لِلشَّيْءِ هُوَ الْمُتَأَخِّرُ عَنْهُ لَا الْمُتَقَدِّمُ أَمَامَهُ فَفِيمَا ذَكَرْنَا مَا قَدْ دَلَّ عَلَى فَسَادِ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ الْمَشْيَ خَلْفَ الْجَنَازَةِ مِنْ خَطَإِ السُّنَّةِ.

۴۱۴ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رض مَا تَقُولُ فِي الْمَشْيِ أَمَامَ الْجَنَازَةِ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رض الْمَشْيُ خَلْفَهَا أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ أَمَامَهَا كَفَضْلِ الْمَكْتُوبَةِ عَلَى التَّطَوُّعِ قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ رض وَعُمَرَ رض يَمْشِيَانِ أَمَامَهَا فَقَالَ إِنَّهُمَا يَكْرَهَانِ أَنْ يُحْرِجَا النَّاسَ.

۴۱۵ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ زَائِدَةَ بْنِ خِرَاشٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي فِي جَنَازَةٍ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ رض وَعُمَرُ رض وَعَلِيٌّ رض فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رض وَعُمَرُ يَمْشِيَانِ أَمَامَهَا وَعَلِيٌّ رض يَمْشِي خَلْفَهَا يَدِي فِي يَدِهِ فَقَالَ عَلِيٌّ رض أَمَا إِنَّ فَضْلَ الرَّجُلِ يَمْشِي خَلْفَ الْجَنَازَةِ عَلَى الَّذِي يَمْشِي أَمَامَهَا كَفَضْلِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ عَلَى صَلٰوةِ الْفَذِّ وَإِنَّهُمَا لَيَعْلَمَانِ مِنْ ذٰلِكَ مِثْلَ الَّذِي أَعْلَمُ

اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری روایات بھی مروی ہیں۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جنازے کی اتباع کا حکم فرمایا۔

تو اس حدیث میں ہے کہ آپ نے ان کو جنازے کی اتباع کا حکم دیا اور کسی چیز کی اتباع کرنے والا اس سے پیچھے ہوتا ہے، آگے نہیں چلتا تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس میں حضرت زہری کے اس قول کہ جنازے کے پیچھے جانا خلاف سنت ہے' کے فساد پر

حضرت عمرو بن حریث فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے عرض کیا کہ آپ جنازے کے آگے چلنے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں تو انھوں نے فرمایا پیچھے چلنا، آگے چلنے سے افضل ہے جیسے فرض نماز کو نفلی نماز پر فضیلت حاصل ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کہ میں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو اس (جنازے) کے آگے چلتے ہوئے دیکھا ہے تو انھوں نے فرمایا کہ وہ دونوں حضرات لوگوں کو حرج میں ڈالنا پسند نہیں کرتے تھے

حضرت ابن ابزیٰ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا میں ایک جنازے کے ساتھ جا رہا تھا حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما اس کے آگے چلتے تھے جبکہ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پیچھے پیچھے جاتے تھے۔ میرا ہاتھ ان کے ہاتھ میں تھا۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جنازے کے پیچھے چلنا، آگے چلنے سے اسی طرح افضل ہے جیسے باجماعت نماز کو تنہا آدمی کی نماز پر فضیلت حاصل ہے۔ یہ دونوں حضرات (حضرت

ولكنهما يسهلان على الناس۔

فقي هذا الحديث تفضيل علي رضي الله عنه المشي خلف الجنازة على المشي أمامها وقوله إن أبا بكر وعمر قد يعلمان مثل ما أعلم وإنهما إنما يكون ذلك للتسهيل على الناس وأن ذلك أفضل من غيره وهذا مما لا يقال بالرأي إنما يقال ويعلم بما قد وقفهم عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلمهم إياه من ذلك فقد ثبت بتصحيح ما روينا أن المشي خلف الجنازة أفضل من المشي أمامها۔

۲۱۶۔ وقد حدثنا ابن أبي داود قال ثنا أبو اليمان الحكم بن نافع البهراني قال ثنا أبو بكر بن أبي مريم عن راشد بن سعد عن نافع قال خرج عبد الله بن عمر وأنا معه على جنازة فرأى معها نساء فوقف ثم قال ردوهن فإنهن فتنة الحي والميت ثم مضى فمشى خلفها فقلت يا أبا عبد الرحمن كيف المشي في الجنازة أمامها أم خلفها فقال أما تراني أمشي خلفها۔

فهذا عبد الله بن عمر لما سئل عن المشي في الجنازة أجاب سائله أنه خلفها وهو الذي روينا عنه في الباب الأول أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يمشي أمامها۔ فدل ذلك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يفعل ذلك على جهة التخفيف على الناس ليعلمهم أن المشي خلف الجنازة وإن كان أفضل من المشي أمامها ليس هو مما لا بد منه ولا مما يحرج تاركه ولكنه مما له أن يفعله ويفعل غيره۔ وكذلك ما روي عن ابن عمر من ذلك فروى عنه سالم أنه كان يمشي أمام الجنازة فدل ذلك على إباحة

صدیق اکبر و فاروق اعظم) بھی میری طرح اس بات کو جانتے ہیں۔ لیکن وہ آسانی چاہنے والے ہیں لوگوں پر آسانی چاہتے ہیں۔

تو اس حدیث کے مطابق حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جنازے کے پیچھے چلنے کو آگے چلنے پر فضیلت دی ہے اور ان کا یہ قول کہ حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما بھی میری طرح اس بات کو جانتے ہیں اور وہ لوگوں کی آسانی کے لیے اسے چھوڑتے ہیں۔ اس لیے نہیں کہ اس کے علاوہ کو فضیلت حاصل ہے اور یہ ان باتوں میں سے ہے جنہیں رائے کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا بلکہ اس کا کہنا اور اسے جاننا اس بنیاد پر ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آگاہی بخشی اور سکھایا تو ہماری روایت کردہ روایت کی تصحیح

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک جنازے کے ساتھ تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ہمراہ تھا آپ نے اس کے ساتھ عورتیں دیکھیں تو ٹھہر گئے پھر فرمایا انہیں واپس کر دو یہ زندہ اور مردہ کے لیے فتنہ ہیں پھر اس (جنازے) کے پیچھے چلے میں نے عرض کیا اے ابو عبدالرحمٰن! جنازے کے ساتھ کیسے چلنا چاہیے آگے یا پیچھے فرمایا کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں پیچھے چل رہا ہوں۔

تو یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جب ان سے جنازے کے ساتھ چلنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے سائل کو جواب دیا کہ پیچھے چلنا ہے اور یہ وہی ہیں جن سے ہم نے باب کے شروع میں روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس (جنازے) کے آگے آگے چلتے تھے۔ تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ عمل لوگوں پر آسانی کے لیے کرتے تھے تاکہ ان کو سکھائیں کہ جنازے کے پیچھے چلنا اگرچہ اس کے آگے چلنے سے افضل ہے لیکن وہ ضروری نہیں اور نہ ہی اس کے چھوڑنے والے پر کوئی حرج ہے بلکہ یہ ایسا عمل ہے کہ اسے بھی کر سکتا ہے اور اس کے علاوہ پر بھی عمل پیرا ہو سکتا ہے اور اسی طرح اس سلسلے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جو کچھ مروی ہے کہ وہ جنازے کے آگے چلتے تھے تو یہ جنازے کے آگے چلنے کے جواز پر

الْمَشْيِ أَمَامَهَا لَا عَلَى أَنَّ ذٰلِكَ أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ خَلْفَهَا ثُمَّ رَوَى عَنْهُ نَافِعٌ أَنَّهُ مَشَى خَلْفَهَا فَدَلَّ ذٰلِكَ أَيْضًا عَلَى إِبَاحَتِهِ الْمَشْيَ خَلْفَهَا لَا عَلَى أَنَّ ذٰلِكَ أَفْضَلُ مِنْ غَيْرِهِ فَلَمَّا سَأَلَهُ الْخِيَرَةَ بِالْمَشْيِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَفْعَلَ فِي الْجَنَازَةِ أَنَّهُ خَلْفَهَا عَلَى أَنَّهُ هُوَ الَّذِي هُوَ أَفْضَلُ مِنْ غَيْرِهِ۔ **وَقَدْ** رَوَيْنَا فِي حَدِيثِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ بِاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَالْأَغْلَبُ مِنْ مَعْنَى ذٰلِكَ هُوَ الْمَشْيُ خَلْفَهَا أَيْضًا فَصَارَ بِذٰلِكَ مِنْ حَقِّ الْجَنَازَةِ اتِّبَاعُهَا وَالصَّلَاةُ عَلَيْهَا فَكَانَ الْمُصَلِّي عَلَيْهَا يَكُونُ فِي صَلَاتِهِ عَلَيْهَا مُتَأَخِّرًا عَنْهَا۔ **فَالنَّظَرُ** عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ الْمُتَّبِعُ لَهَا فِي اتِّبَاعِهِ لَهَا مُتَأَخِّرًا عَنْهَا فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ مَعَ مَا قَدْ وَافَقَهُ مِنَ الْآثَارِ۔

۲۱۳۱۔ **وَقَدْ** حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَرِيكٍ الْعَامِرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لَهُ نَصْرَانِيَّةٍ مَاتَتْ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ يَأْمُرُ بِأَمْرِكَ وَأَنْتَ بَعِيدٌ مِنْهَا ثُمَّ تَسِيرُ أَمَامَهَا فَإِنَّ الَّذِي يَسِيرُ أَمَامَ الْجَنَازَةِ لَيْسَ مَعَهَا۔

فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ يُخْبِرُ أَنَّ الَّذِي يَسِيرُ أَمَامَ الْجَنَازَةِ لَيْسَ مَعَهَا فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ عِنْدَهُ كَذٰلِكَ وَقَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ۔ **فَثَبَتَ** بِذٰلِكَ أَنَّ أَصْلَ حَدِيثِ سَالِمٍ الَّذِي رَوَيْنَاهُ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ إِنَّمَا هُوَ كَمَا رَوَاهُ مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ مَوْقُوفًا أَوْ كَمَا رَوَاهُ عُقَيْلٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ مَوْقُوفًا لَا كَمَا رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ مَرْفُوعًا۔

دلالت ہے پیچھے چلنے سے اس کے افضل ہونے پر نہیں۔ پھر حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے ان سے روایت کیا کہ وہ اس (جنازے) کے پیچھے چلے تھے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پیچھے چلنا جائز ہے افضلیت پر دلالت نہیں لیکن جب ان سے سوال کیا گیا تو انھوں نے بتایا کہ جنازے کے ساتھ چلنے میں مناسب طریقہ اس کے پیچھے چلنا ہے کیونکہ وہ اس کے غیر سے افضل ہے۔ —— اور ہم نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت میں نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جنازے کی اتباع کا حکم دیا اور اس کا زیادہ غالب مفہوم بھی پیچھے چلنا ہی ہے تو اس طرح جنازے کا حق اس کے پیچھے چلنا اور اس پر نماز پڑھنا ہے اور نماز پڑھنے والا بھی اس کے پیچھے ہی ہوتا ہے۔

پس قیاس کا تقاضا ہے کہ اس کے ساتھ جانے والا بھی پیچھے چلے یہی قیاس ہے اور یہ روایات کے موافق بھی ہے۔

حضرت حارث بن ربیعہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اپنی ایک عیسائی ام ولد کے بارے میں پوچھا جو مر گئی تھی تو انھوں نے فرمایا اپنی ذمہ داری پوری کرو اور اس سے دور رہو پھر اس کے آگے آگے چلو کیونکہ جو جنازے کے آگے چلتا ہے وہ اس کے ساتھ شمار نہیں ہوتا۔

تو یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جو بتاتے ہیں کہ جو شخص جنازے کے آگے چلتا ہے وہ اس کے ساتھ نہیں ہوتا تو محال ہے کہ ان کے نزدیک اس طرح ہو (آگے چلنا افضل ہو) حالانکہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنازے کے پیچھے چلتے ہوئے دیکھا ہے۔

تو اس سے ثابت ہوا کہ حضرت سالم کی اصل روایت جو ہم نے باب کے شروع میں نقل کی ہے وہ اس طرح ہے جس طرح حضرت مالک نے حضرت زہری سے موقوفاً روایت کی ہے یا جیسے عقیل اور یونس نے زہری سے انھوں نے حضرت سالم سے موقوفاً روایت کی ہے ایسے نہیں جیسے حضرت ابن عیینہ نے حضرت زہری سے اور انھوں نے اپنے والد (حضرت ابن عمر

۲۱۸- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ ثَنَا أَبُو يَحْيٰى عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رض جَالِسًا فَمَرَّتْ جَنَازَةٌ فَقَامَ ابْنُ عُمَرَ رض ثُمَّ قَالَ ثُمَّ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ لِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ مَرَّتْ عَلَيْهِ فَقِيلَ هَلْ لَكَ أَنْ نَتَّبِعَهَا قَالَ إِنَّ فِي اتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ أَجْرًا فَانْطَلَقْنَا نَمْشِي مَعَهَا فَنَظَرَ فَرَأَى نَاسًا فَقَالَ مَا أُولٰئِكَ الَّذِينَ بَيْنَ يَدَيِ الْجَنَازَةِ قُلْتُ هُمْ أَهْلُ الْجَنَازَةِ فَقَالَ مَا هُمْ مَعَ الْجَنَازَةِ وَلٰكِنْ تَكْتَنِفُهَا أَوْ وَرَاءَهَا فَبَيْنَمَا هُوَ يَمْشِي إِذْ سَمِعَ رَانَّةً فَاسْتَدَارَنِي وَهُوَ قَابِضٌ عَلٰى يَدَيَّ فَاسْتَقْبَلَهَا فَقَالَ لَهَا شَرًّا حَرَمْتِنَا هٰذِهِ الْجَنَازَةَ اذْهَبْ يَا مُجَاهِدُ فَإِنَّكَ تُرِيدُ الْأَجْرَ وَهٰذِهِ تُرِيدُ الْوِزْرَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَتَّبِعَ الْجَنَازَةَ مَعَهَا رَانَّةٌ۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ وَكَيْفَ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ الْمَشْيُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ أَفْضَلَ مِنَ الْمَشْيِ أَمَامَهَا وَقَدْ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ زَيْنَبَ يُقَدِّمُ النَّاسَ أَمَامَهَا فَذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى الْمَشْيَ خَلْفَهَا أَصْلًا وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَأَبَاحَهُ لِمَنْ مَشٰى خَلْفَهَا۔ فَقِيلَ لَهُ وَكَيْفَ يَجُوزُ مَا ذَكَرْتَ وَقَدْ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رض أَنَّهُمَا يُرِيدُ أَبَا بَكْرٍ رض وَعُمَرَ رض يَعْلَمَانِ أَنَّ الْمَشْيَ خَلْفَهَا أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ أَمَامَهَا فَلَمْ يَفْعَلْ هٰذَا الْمَعْنَى الَّذِي ذَكَرْتَ وَلٰكِنَّهُ فَعَلَ ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ لِعَارِضٍ لِمَا لِلنِّسَاءِ كُنَّ خَلْفَهَا فَكَرِهَ لِلرِّجَالِ مُخَالَطَتَهُنَّ فَأَمَرَهُمْ بِالتَّقَدُّمِ

حضرت مجاہد سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ بیٹھا ہوا تھا کہ ایک جنازہ گزرا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کھڑے ہو گئے پھر فرمایا تم بھی کھڑے ہو جاؤ میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے پاس سے ایک یہودی کا جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے پوچھا گیا کہ کیا آپ جنازے کے ساتھ بھی جائیں گے کیونکہ اس کے ساتھ جانا باعث اجر ہے چنانچہ ہم اس کے ساتھ چلنے لگے پھر آپ نے کچھ لوگوں کو دیکھا تو فرمایا جنازے کے آگے آگے یہ کون لوگ ہیں میں نے عرض کیا وہ اہل جنازہ ہیں فرمایا وہ جنازے کے ساتھ نہیں جنازے کے ساتھ وہ لوگ ہوتے ہیں جو اس کے دائیں بائیں یا پیچھے ہوں پھر اس دوران کہ آپ چل رہے تھے ایک بین کرنے والی کو سنا تو مجھے واپس پھیر لیا آپ نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اس کے سامنے تشریف لے گئے اور فرمایا یہ بری بات ہے تم نے ہمیں اس جنازے (کے ساتھ جانے) سے محروم کر دیا اے مجاہد! چلے جاؤ تم ثواب چاہتے ہو اور یہ گناہ کا ارادہ کرتی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس جنازے کے ساتھ جانے سے منع فرمایا جس کے ساتھ بین کرنے والی ہو۔

اگر کوئی شخص کہے کہ جنازے کے پیچھے چلنا آگے چلنے سے افضل کیسے ہوا حالانکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ صحابہ کرام کی موجودگی میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے جنازے میں لوگوں کو آگے کرتے تھے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ پیچھے چلنے کو بالکل جائز نہیں سمجھتے تھے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ اسے پیچھے چلنے والوں کے لیے جائز سمجھتے

تو اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ تمہاری بات کس طرح جائز ہو سکتی ہے جب کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ دونوں یعنی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما جانتے تھے کہ جنازے کے پیچھے چلنا آگے چلنے سے افضل ہے پھر وہ اس وجہ سے ایسا کرتے ہوں جو تم نے بیان کی بلکہ ہمارے خیال میں انہوں نے کسی عارضہ کی وجہ سے ایسا کیا یا تو پیچھے عورتیں تھیں تو مردوں کے ان سے اختلاط کو مناسب نہ سمجھا تو ان کو جنازے

الْجَنَازَةِ بِذٰلِكَ الْعَارِضِ لَا لِأَنَّهُ أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ خَلْفَهَا. وَقَدْ سَمِعْتُ يُونُسَ يَذْكُرُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ مَنْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ وَهُوَ أَوْلٰى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ مَعْنٰى ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ مَا ذَكَرْنَاهُ عَلِيٍّ رض عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ رض وَعُمَرَ رض۔

سے آگے ہونے کا حکم دیا اس لیے نہیں کہ وہ پیچھے چلنے سے افضل ہے میں (امام طحاوی) نے حضرت یونس سے سنا وہ حضرت ابن وہب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بعض اہل علم کو کہتے ہوئے سنا کہ اس حدیث کو اس معنیٰ پر محمول کرنا زیادہ اچھا ہے تاکہ یہ اس بات کے خلاف نہ ہو جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

۴۱۹۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ أَنَا شَرِيْكٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ الْأَسْوَدُ إِذَا كَانَ مَعَهَا نِسَاءٌ أَخَذَ بِيَدِيْ فَتَقَدَّمْنَا نَمْشِيْ أَمَامَهَا فَإِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهَا نِسَاءٌ مَشَيْنَا خَلْفَهَا۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت اسود رضی اللہ عنہ کے ساتھ جب عورتیں ہوتیں تو وہ میرا ہاتھ پکڑتے اور ہم جنازے کے آگے آگے چلتے اور اگر عورتیں نہ ہوتیں تو پیچھے چلتے۔

فَهٰذَا الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيْدَ عَلٰى طُوْلِ صُحْبَتِهِ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض وَعَلٰى صُحْبَتِهِ لِعُمَرَ قَدْ كَانَ قَصْدُهُ فِي الْمَشْيِ مَعَ الْجَنَازَةِ إِلَى الْمَشْيِ خَلْفَهَا إِلَّا أَنْ يَعْرِضَ لَهُ عَارِضٌ فَيَمْشِيْ أَمَامَهَا لِذٰلِكَ الْعَارِضِ لَا لِأَنَّ ذٰلِكَ أَفْضَلُ عِنْدَهُ مِنْ غَيْرِهِ وَكَذٰلِكَ عُمَرُ مَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ فِيْمَا فَعَلَهُ فِيْ جَنَازَةِ زَيْنَبَ هُوَ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

تو یہ حضرت اسود بن یزید ہیں جو حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے ساتھ طویل صحبت کے باوجود جنازے کے پیچھے چلنے کا قصد کرتے۔ سوائے اس کے کہ کوئی عارضہ پیش آتا تو اس کے باعث آگے چلتے اس لیے نہیں کہ ان کے نزدیک ایسا کرنا دوسری صورت سے افضل ہے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے جنازے کے موقع پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا جو عمل ہم نے روایت کیا ہے اس کا بھی یہی مطلب ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

۴۲۰۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ قَالَ ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ ثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ السَّيْرَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ لوگ جنازے کے آگے چلنا پسند نہیں کرتے تھے۔

فَهٰذَا إِبْرَاهِيْمُ يَقُوْلُ هٰذَا وَإِذَا قَالَ كَانُوْا فَإِنَّمَا يَعْنِيْ بِذٰلِكَ أَصْحَابَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَدْ كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ هٰذَا ثُمَّ يَفْعَلُوْنَ لِلْعُذْرِ وَلِأَنَّ ذٰلِكَ هُوَ أَفْضَلُ مِنْ مُخَالَطَةِ النِّسَاءِ إِذَا قَرُبْنَ مِنَ الْجَنَازَةِ فَأَمَّا إِذَا بَعُدْنَ مِنْهَا أَوْ لَمْ يَكُنْ مَعَهَا نِسَاءٌ فَإِنَّ الْمَشْيَ خَلْفَهَا أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ أَمَامَهَا وَعَنْ

تو یہ حضرت ابراہیم ہیں جو یہ بات فرما رہے ہیں اور جب وہ کہتے ہیں کہ "وہ لوگ ایسا کرتے تھے" تو اس سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے شاگرد مراد ہوتے ہیں وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے پھر عذر کی وجہ سے ایسا کرتے کیونکہ عورتوں کے جنازے کے قریب ہونے کی صورت میں ان سے اختلاط کی بجائے یہ افضل ہے لیکن جب وہ اس سے دور ہوتیں یا جنازے کے ساتھ عورتیں بالکل

يمينها وعن شمالها فهذا قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد بن الحسن رحمهم الله تعالى۔

بَابُ (١٠٢) الْجَنَازَةِ تَمُرُّ بِالْقَوْمِ أَيَقُومُونَ لَهَا أَمْ لَا۔

٤٢١۔ حَدَّثَنَا علي بن معبد قال ثنا معلى بن منصور قال ثنا إسمٰعيل بن عياش عن إسمٰعيل بن أمية عن موسى بن عمران بن مناح أن أبان بن عثمان مرت به جنازة فقام لها وقال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم مرت به جنازة فقام لها۔

٤٢٢۔ حَدَّثَنَا يزيد قال ثنا دحيم قال ثنا سعيد بن مسلمة بن هشام بن عبد الملك عن إسمٰعيل بن أمية فذكر بإسناده مثله إلا أنه قال رأيت عثمان يفعل ذلك وأخبرني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعل ذلك۔

٤٢٣۔ حَدَّثَنَا ربيع المؤذن قال ثنا أسد قال ثنا سفيان عن الزهري عن سالم عن أبيه عن عامر بن ربيعة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا رأيتم الجنازة فقوموا لها حتى توضع أو تخلفكم۔

٤٢٤۔ حَدَّثَنَا أبو بكرة قال ثنا إبراهيم بن أبي الوزير قال ثنا سفيان فذكر بإسناده مثله۔

٤٢٥۔ حَدَّثَنَا يزيد بن سنان قال ثنا أزهر بن سعد السمان عن ابن عون عن نافع عن ابن عمر عن عامر بن ربيعة قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا رأيت جنازة فقم۔

٤٢٦۔ حَدَّثَنَا أبو بكرة قال ثنا حسين بن مهدي

درمیں تو اس صورت میں جنازے کے آگے دائیں اور بائیں چلنے کی نسبت پیچھے چلنا افضل ہے حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ١٠٢: جنازہ گزرے تو لوگ اس کے لیے اٹھ کھڑے ہوں یا نہ؟

حضرت موسیٰ بن عمران ابن مناح فرماتے ہیں کہ حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے جنازہ گزرا تو آپ اس کے لیے کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے جنازہ گزرا تو آپ اس کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے جنازہ گزرا تو آپ اس کے لیے کھڑے ہوئے۔

حضرت سعید بن مسلم بن ہشام ابن عبد الملک حضرت اسماعیل بن امیہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا مگر یہ کہ انھوں نے فرمایا میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ایسا کرتے دیکھا ہے اور انھوں نے مجھے بتایا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو اس کے لیے کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ اسے رکھ دیا جائے یا تم سے الگ ہو جائے۔

حضرت ابراہیم بن ابو الوزیر فرماتے ہیں ہم سے حضرت سفیان نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ جب جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔

حضرت سالم حضرت ابن عمر سے وہ حضرت عامر بن ربیعہ

قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا لَهَا حَتّٰى تُوْضَعَ اَوْ تُخَلِّفَكُمْ۔

(رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو اس کے لیے کھڑے ہو جاؤ حتیٰ کہ اسے رکھ دیا جائے یا تم سے دور ہو جائے۔

۴۲۷۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت لیث، حضرت نافع سے وہ بواسطہ حضرت ابن عمر، حضرت عامر بن ربیعہ (رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَمُبَشِّرُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَا ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيْعَةُ بْنُ سَيْفٍ الْمَعَافِرِيُّ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهُ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَمُرُّ بِنَا جَنَازَةُ الْكَافِرِ اَفَنَقُوْمُ لَهَا قَالَ نَعَمْ اِنَّكُمْ لَسْتُمْ تَقُوْمُوْنَ لَهَا اِنَّمَا تَقُوْمُوْنَ اِعْظَامًا لِلَّذِيْ يَقْبِضُ النُّفُوْسَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے پاس سے کافر کا جنازہ گزرتا ہے ہم اس کے لیے کھڑے ہوں فرمایا ہاں تم اس کے احترام میں کھڑے نہیں ہوتے بلکہ تم تو ارواح کو قبض کرنے والے کے احترام میں کھڑے ہوتے ہو۔

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى قَالَ كَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرَّ عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا فَقِيْلَ لَهُمَا اِنَّهُ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اَيْ مَجُوْسِيٌّ فَقَالَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ فَقِيْلَ لَهُ اِنَّهُ يَهُوْدِيٌّ فَقَالَ اَلَيْسَ مَيِّتًا اَوْ لَيْسَ نَفْسًا۔

حضرت ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں حضرت سہل بن حنیف اور قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما قادسیہ میں تھے ان کے پاس سے جنازہ گزرا تو کھڑے ہو گئے عرض کیا گیا یہ تو اس زمین کا آدمی ہے یعنی مجوسی ہے۔ ان دونوں نے فرمایا کہ رسول اکرم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہوئے۔ عرض کیا گیا کہ یہ یہودی ہے فرمایا کیا یہ میت نہیں یا فرمایا کیا یہ جان نہیں۔

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَعَهُ لِجَنَازَةٍ حَتّٰى تَوَارَتْ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ہمراہی ایک جنازے کے لیے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ وہ اوجھل ہو گیا۔

۴۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا اَبَانٌ
ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا اَبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ مَرَّتْ عَلَيْهِ جَنَازَةٌ فَقُمْنَا لِنَحْمِلَهَا فَاِذَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ اَوْ يَهُوْدِيَّةٍ فَقُلْنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ اَوْ يَهُوْدِيَّةٍ فَقَالَ اِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَاِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس دوران کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، آپ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا ہم اسے اٹھانے کے لیے کھڑے ہوئے تو پتہ چلا کہ یہودی مرد یا یہودی عورت ہے ہم نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! یہ یہودی مرد یا عورت کا جنازہ ہے آپ نے فرمایا موت باعث غم ہے جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔

۴۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنَةَ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت اوزاعی، حضرت یحییٰ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رض قَالَ مَرَّ عَلٰى مَرْوَانَ بِجَنَازَةٍ فَلَمْ يَقُمْ فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ فَقَامَ مَرْوَانُ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ مروان ابن حکم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو وہ کھڑا نہ ہوا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے تو مروان بھی کھڑا ہو گیا۔

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو اس کے ساتھ جائے وہ اس کے رکھنے تک نہ بیٹھے۔

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ ثَنَا اَبَانُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر، حضرت ابو سلمہ سے وہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى ح وَحَدَّثَنَا

حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں، حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے

أبو بكرة قال ثنا أبو داود قال ثنا هشام عن يحيى عن أبي سلمة قال ثنا أبو سعيد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

٤٣٧۔ **حدثنا** ابن أبي داود قال ثنا الوهبي قال ثنا ابن إسحاق عن محمد بن إبراهيم عن سعيد بن مرجانة عن أبي هريرة رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا صلى أحدكم على جنازة ولم يمش معها فليقم حتى تغيب عنه وإن مشى معها فلا يقعد حتى توضع۔

قال أبو جعفر فذهب قوم إلى هذه الآثار فاتبعوها وجعلوها أصلا وقلدوها وأمروا من مرت به جنازة أن يقوم لها حتى تتوارى عنه ومن مشى معها أن لا يقعد حتى توضع وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا ليس على من مرت به جنازة أن يقوم لها ولمن تبعها أن يجلس وإن لم توضع وقالوا أما قيام النبي صلى الله عليه وسلم لجنازة اليهودي في الحديث الذي رواه قيس بن سعد وسهل بن حنيف فإن ذلك لم يكن من النبي صلى الله عليه وسلم لأن من حكم الجنازة

٤٣٨۔ **وذكروا** في ذلك ما حدثنا ابن مرزوق قال ثنا أبو عاصم عن ابن جريج قال سمعت محمد بن علي ابن عمر يحدث عن الحسن وابن عباس أو عن أحدهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مرت به جنازة يهودي فقام لها وقال آذاني ريحها۔

فدل هذا الحديث على أن قيامه كان لها أذاة ريحها ليتباعد عنه لا لغير ذلك۔ **وأما** ما روي من قيامه لجنازة ليصلي عليها۔

٤٣٩۔ **حدثنا** محمد بن عمرو قال ثنا عبد الله ابن نمير عن سعيد عن قتادة عن الحسن أن العباس بن عبد المطلب والحسن بن علي رضي الله عنهم مرت بهما

ہم سے اس کی مثل بیان کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے ایک میت پر نماز جنازہ پڑھے اور اس (جنازے) کے ساتھ نہ چلے تو کھڑا رہے حتی کہ وہ اوجھل ہو جائے اور اگر اس کے ساتھ جائے تو جب تک اسے رکھا نہ جائے نہ بیٹھے۔

حضرت امام ابوطحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت ان روایات کی طرف گئی ہے انھوں نے ان کی اتباع کی اور انھیں دلیل قرار دیا ان کو اپنایا اور حکم دیا کہ جس کے پاس سے جنازہ گزرے وہ کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ وہ اس سے اوجھل ہو جائے اور جو اس کے ساتھ جائے وہ اس کے رکھنے تک نہ بیٹھے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جس کے پاس سے جنازہ گزرے اس پر اس کے لیے کھڑا ہونا لازم نہیں اور ساتھ جانے والا بیٹھ سکتا ہے اگرچہ اسے رکھا نہ گیا ہو وہ فرماتے ہیں قیس بن سعد اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہما کی روایت میں مذکور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کھڑا ہونا انھوں نے اس سلسلے میں ذکر کیا ہے۔

حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت محمد بن علی بن عمر سے سنا وہ حضرت حسن اور ابن عباس رضی اللہ عنہم (دونوں) سے یا ان میں سے ایک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سے ایک یہودی کا جنازہ گزرا آپ اس کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا مجھے اس کی بدبو نے اذیت دی ہے۔

پس یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آپ کا کھڑا ہونا اس کی بدبو سے پہنچنے والی اذیت کی وجہ سے تھا تاکہ اس سے دور ہو جائیں کسی اور مقصد کے لیے نہیں۔

حضرت حسن فرماتے ہیں حضرت عباس بن عبدالمطلب اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا، حضرت عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے لیکن حضرت

جَنَازَةٌ فَقَامَ الْعَبَّاسُ وَلَمْ يَقُمِ الْحَسَنُ رض فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلْحَسَنِ رض أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ عَلَيْهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ فَقَالَ نَعَمْ وَقَالَ الْحَسَنُ رض لِلْعَبَّاسِ رض أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ عَلَيْهَا قَالَ نَعَمْ.

فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَنَّ قِيَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ إِنَّمَا كَانَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا لَا لِأَنَّ مِنْ سُنَّتِهَا أَنْ يُقَامَ لَهَا. **وَأَمَّا** مَا ذُكِرَ مِنْ أَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ وَمِنْ تَرْكِ الْقُعُوْدِ إِذَا اتُّبِعَتْ حَتّٰى تُوْضَعَ فَإِنَّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ ثُمَّ نُسِخَ.

۴۴۰ - **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رض قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْجَنَازَةِ حَتّٰى تُوْضَعَ وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ ثُمَّ قَعَدَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَمَرَهُمْ بِالْقُعُوْدِ.

۴۴۱ - **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ وَبَحْرٌ قَالَا ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ حَدَّثَهُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ الزُّرَقِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۴۲ - **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِيَامِ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَمَرَنَا بِالْجُلُوْسِ.

حسن رضی اللہ عنہ کھڑے نہ ہوئے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا آپ نہیں جانتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہوئے انھوں نے فرمایا ہاں حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا آپ نہیں جانتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نماز پڑھتے تھے۔ انھوں نے فرمایا ہاں۔

تو یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کھڑا ہونا اس لیے تھا کہ اس پر نماز جنازہ پڑھیں اس لیے نہیں کہ اس کے لیے کھڑا ہونا اس کے طریقے سے ہے اور وہ جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنازے کے لیے کھڑا ہونے اور ساتھ جانے والے کو اس کے رکھے جانے سے پہلے نہ بیٹھنے کا حکم مذکور ہے وہ پہلے تھا اب منسوخ ہو گیا۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کے ساتھ کھڑے رہے حتیٰ کہ اسے رکھا گیا اور لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے رہے اس کے بعد آپ بیٹھے اور ان کو بھی بیٹھنے کا حکم دیا۔

حضرت مسعود بن حکم زرقی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت مسعود بن حکم فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک جنازے کے لیے کھڑے ہونے کا حکم دیا اس کے بعد آپ تشریف فرما ہوئے اور ہمیں بھی بیٹھنے کا حکم فرمایا۔

۴۴۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ ابْنِ الْحَكَمِ بْنِ مَسْعُودٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ شَهِدْتُ جَنَازَةً بِالْعِرَاقِ فَرَأَيْتُ رِجَالًا قِيَامًا يَنْتَظِرُونَ أَنْ تُوضَعَ وَرَأَيْتُ عَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ رض يُشِيرُ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَنَا بِالْجُلُوسِ بَعْدَ الْقِيَامِ۔

حضرت اسماعیل بن مسعود بن حکم زرقی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں عراق میں ایک جنازے کے ساتھ گیا میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا وہ کھڑے اس کے رکھے جانے کا انتظار کر رہے تھے اور حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ انہیں بیٹھنے کا اشارہ کر رہے تھے (اور فرما رہے تھے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کھڑے ہونے کے بعد بیٹھنے کا حکم دیا۔

۴۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رض قَالَ رَأَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقُمْنَا وَرَأَيْنَاهُ قَعَدَ فَقَعَدْنَا۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوتے دیکھا تو ہم کھڑے ہوئے اور آپ کو بیٹھتے دیکھا تو ہم بیٹھ گئے۔

فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ الْقِيَامَ لِلْجَنَازَةِ قَدْ كَانَ ثُمَّ نُسِخَ فَقَالَ قَوْمٌ إِنَّمَا نُسِخَ ذٰلِكَ لِخِلَافِ أَهْلِ الْكِتَابِ۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ پہلے جنازے کے لیے کھڑا ہونے کا حکم تھا پھر منسوخ ہو گیا۔ ایک جماعت کہتی ہے کہ یہ اہل کتاب کی مخالفت میں منسوخ ہوا۔

۴۴۵۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اتَّبَعَ جَنَازَةً لَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى تُوضَعَ فِي اللَّحْدِ قَالَ فَعَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبْرٌ مِنْ أَحْبَارِ الْيَهُودِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هٰكَذَا نَفْعَلُ قَالَ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَالِفُوهُمْ۔

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ انھوں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی جنازے کے ساتھ تشریف لے جاتے تو جب تک اُسے قبر میں نہ اُتارا جاتا آپ نہ بیٹھتے (حضرت عبادہ) فرماتے ہیں یہودیوں کے ایک عالم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی تو اس نے کہا اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم ہم اسی طرح کرتے تھے۔ فرماتے ہیں اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور فرمایا ان کی مخالفت کرو۔

وَلَيْسَ هٰذَا الْحَدِيثُ عِنْدَنَا يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَهَبُوا إِلَيْهِ۔

ہمارے نزدیک یہ حدیث ان کے مؤقف کی دلیل نہیں کیونکہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۴۴۶۔ لِأَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بالوں کو لٹکاتے تھے جبکہ مشرکین اپنے سروں میں مانگ نکالتے تھے۔ اہل کتاب بھی اپنے بالوں کو لٹکاتے تھے اور نبی اکرم صلی

عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ شَعْرَهُ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ رُءُوسَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ۔

اللہ علیہ وسلم ان امور میں جہاں آپ کو کوئی خاص حکم نہ دیا جاتا اہل کتاب کی موافقت پسند فرماتے تھے۔ اس کے بعد آپ سر میں مانگ نکالنے لگے۔

٢٤٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيزٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ ثَنَا سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھے حضرت عبید اللہ نے خبر دی پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَأَخْبَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَّبِعُ أَهْلَ الْكِتَابِ حَتَّى يُؤْمَرَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُونَ مَا أُمِرَ بِهِ مِنَ الْقُعُودِ فِي حَدِيثِ عُبَادَةَ هُوَ خِلَافَ أَهْلِ الْكِتَابِ قَبْلَ أَنْ يُؤْمَرَ بِخِلَافِهِمْ فِي ذٰلِكَ لِأَنَّ حُكْمَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكُونَ عَلَى شَرِيعَةِ النَّبِيِّ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ حَتَّى يُحْدِثَ لَهُ شَرِيعَةً تَنْسَخُ مَا تَقَدَّمَهَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ وَلٰكِنَّهُ تَرَكَ ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ حِينَ أَحْدَثَ اللّٰهُ لَهُ شَرِيعَةً فِي ذٰلِكَ وَهُوَ الْقُعُودُ يَنْسَخُ مَا قَبْلَهَا وَهُوَ الْقِيَامُ۔ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْمَذْهَبُ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ۔

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کے طریقے کو اپناتے یہاں تک کہ اس کے خلاف کا حکم دیا جاتا تو محال ہے کہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں جو بیٹھنے کا حکم دیا گیا وہ اہل کتاب کے خلاف ہو اور اس وقت تک ان کی مخالفت کا حکم نہ دیا گیا ہو کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے نبی کی شریعت کے مطابق حکم دیتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کے لیے ایسا شرعی حکم آجاتا جو پہلے حکم کو منسوخ کر دیتا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "یہ وہ لوگ ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے راہ دکھائی پس آپ ان کی راہ کو اپنائیے۔"

لیکن ہمارے نزدیک جب اللہ تعالیٰ نے نیا حکم یعنی بیٹھنے کا حکم دیا تو پہلے حکم یعنی بیٹھنے کو منسوخ کر دیا۔ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے یہ مذہب مروی ہے۔

٢٤٨۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ سَخْبَرَةَ قَالَ كُنَّا قُعُودًا مَعَ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ نَنْتَظِرُ جَنَازَةً فَمَرَّتْ بِنَا أُخْرَى فَقُمْنَا فَقَالَ مَا هٰذَا الْقِيَامُ فَقُلْتُ مَا تَأْتُونَا بِهِ يَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو مُوسَى قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّتْ بِكُمْ جَنَازَةُ مُسْلِمٍ أَوْ يَهُودِيٍّ أَوْ نَصْرَانِيٍّ

حضرت ابن سخبرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک جنازے کی انتظار کر رہے تھے کہ ایک دوسرا جنازہ گزرا ہم اٹھ کھڑے ہوئے۔ انھوں نے فرمایا یہ کھڑا ہونا کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا اے اصحاب رسول (صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہم) آپ ہمیں اس سلسلے میں کیا بتاتے ہیں تو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم مسلمان، یہودی یا عیسائی کا جنازہ

تقوموا لها لستم لها تقومون إنما تقومون لمن معها من الملائكة فقال علي رضي الله عنه ما صنع ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا مرة واحدة كان يتشبه بأهل الكتاب في الشيء فإذا نهي عنه تركه.

فأخبر علي رضي الله عنه في هذا الحديث أن رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما كان قام مرة في بدء أمره من التشبه منه بأهل الكتاب وعلى الاقتداء بمن كان قبله من الأنبياء حتى أحدث الله تعالى له خلاف ذلك وهو القعود. **فثبت** بذلك ما صرفنا إليه وجه حديث عبادة.

۴۴۹- **وقد** حدثنا فهد قال ثنا محمد بن سعيد الأصبهاني قال ثنا شريك عن عثمان بن أبي زرعة عن زيد بن وهب قال تذاكرنا القيام إلى الجنازة عند علي رضي الله عنه فقال أبو مسعود قد كنا نقوم فقال علي رضي الله عنه ذلك وأنتم يهود.

فمعنى هذا أنهم كانوا يقومون على شريعتهم ثم نسخ ذلك بشريعة الإسلام فيه.

وقد ثبت بما وصفنا في هذا الباب أيضا نسخ ما رويناه في أوله من الآثار عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في القيام للجنازة بالآثار التي رويناها بعد ذلك.

۴۵۰- **وقد** حدثنا يونس قال أنا ابن وهب قال حدثني أنس بن عياض عن أنيس بن أبي يحيى قال سمعت أبي يقول كان ابن عمر رضي الله عنهما وأصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يجلسون قبل أن توضع الجنازة.

فهذا ابن عمر رضي الله عنهما قد كان يفعل هذا وقد روى عن عامر بن ربيعة عن النبي صلى الله عليه

دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ تم اس کے لیے کھڑے نہیں ہوتے بلکہ اس کے ساتھ موجود فرشتوں کے لیے کھڑے ہوتے ہو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ایک مرتبہ کیا آپ کسی چیز میں اہل کتاب کی مشابہت اختیار کرتے۔ جب اس سے روکا جاتا تو چھوڑ دیتے۔

تو اس حدیث میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شروع شروع میں اہل کتاب سے مشابہت اور پہلے انبیاء کرام کی اقتداء میں کھڑے ہوئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف یعنی بیٹھنے کا حکم ظاہر فرمایا

تو اس سے وہی بات ثابت ہوئی جس پر ہم نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو محمول کیا ہے۔

حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس جنازے کے لیے اٹھنے (کے مسئلہ) پر مذاکرہ کر رہے تھے تو حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم کھڑے ہوا کرتے تھے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کام کرو گے کیا تم یہودی ہو؟

تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی شریعت کے مطابق کھڑے ہوتے تھے پھر اسلامی شریعت سے یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

اس باب میں ہم نے جو کچھ بیان کیا اس کے مطابق بعد والی روایات سے جنازے کے لیے کھڑے ہونے کا وہ حکم منسوخ ہو گیا جو پہلے مروی روایات میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

حضرت انیس بن ابی یحییٰ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے کہ حضرت ابن عمر اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھ جاتے تھے

تو یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جو یہ عمل کرتے تھے حالانکہ انہوں نے بواسطہ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ ،

وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ۔ فَدَلَّ تَرْكُهُ لِذٰلِكَ اِلٰی مَا كَانَ يَفْعَلُ عَلٰی ثُبُوْتِ نَسْخِ مَا حَدَّثَهُ عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ۔

۴۵۱۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ اَيْضًا قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ اَنَّ الْقَاسِمَ كَانَ يَجْلِسُ قَبْلَ اَنْ تُوْضَعَ الْجَنَازَةُ وَلَا يَقُوْمُ لَهَا وَيُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْمُوْنَ لَهَا اِذَا رَاَوْهَا يَقُوْلُوْنَ فِيْ اَهْلِكِ مَا اَنْتِ فِيْ اَهْلِكِ مَا اَنْتِ۔

فَهٰذِهٖ عَائِشَةُ رض تُنْكِرُ الْقِيَامَ لَهَا اَصْلًا وَتُخْبِرُ اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مِنْ اَفْعَالِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رح يَذْهَبُوْنَ فِيْ كُلِّ مَا ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ اِلٰی مَا قَدْ بَيَّنَّا نَسْخَهُ لِمَا قَدْ خَالَفَهُ وَبِهٖ نَأْخُذُ۔

بَابُ ۱۰۳ الرَّجُلِ يُصَلِّيْ عَلَى الْمَيِّتِ اَيْنَ يَنْبَغِيْ اَنْ يَقُوْمَ مِنْهُ۔

۴۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰی قَالَ اَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اُمِّ كَعْبٍ مَاتَتْ وَهِيَ نُفَسَاءُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلٰوةِ عَلَيْهَا وَسَطَهَا۔

۴۵۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا هُوَ الْمَقَامُ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لِلْمُصَلِّيْ عَلَى الْجَنَازَةِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف روایت کیا ہے تو ان کا اپنے عمل کی بنیاد پر اس (روایت) کو ترک کر دینا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ

حضرت عمرو بن حارث فرماتے ہیں حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم نے ان سے بیان کیا کہ حضرت قاسم رضی اللہ عنہ جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھ جاتے تھے اور اس کے لیے کھڑے بھی نہیں ہوتے تھے۔ اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خبر دیتے ہیں انھوں نے فرمایا لوگ دور جاہلیت میں جنازے کو دیکھ کر اس کے لیے کھڑے ہوتے تھے اور کہتے تھے تم اپنے اہل سے جدا ہو گئے تم اپنے اہل سے جدا ہو گئے

تو یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں جو (جنازے کے لیے) کھڑے ہونے کا بالکل انکار فرماتی ہیں اور بتاتی ہیں کہ یہ دور جاہلیت کے کاموں میں سے تھا۔ اس باب میں جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے کہ پہلا حکم منسوخ ہوا اور بعد والی روایات اس کے لیے ناسخ ہیں امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے اور ہم بھی اسی کو اختیار کرتے ہیں۔

باب ۱۰۳: نماز جنازہ پڑھنے والا کہاں کھڑا ہو؟

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے حضرت ام کعب کی نماز جنازہ پڑھی اور وہ حالت نفاس میں تھیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی نماز جنازہ پڑھنے کے لیے ان کے وسط میں کھڑے ہوئے

حضرت ہمام فرماتے ہیں ہم سے حضرت حسین معلم نے بیان فرمایا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے یہی موقف اختیار کیا وہ فرماتے ہیں نماز جنازہ پڑھنے والے

أن يقوم منه من المرأة ومن الرجل **وخالفهم** في ذلك آخرون وقالوا أما المرأة فهكذا يقوم للصلوة عليها وأما الرجل فعند رأسه۔

۴۵۴۔ **واحتجوا** في ذلك بما حدثنا ابن مرزوق قال ثنا يعقوب بن إسحٰق الحضرمي قال ثنا همام قال ثنا أبو غالب قال رأيت أنس بن مالك صلى على جنازة رجل فقام عند رأسه ثم جيء بجنازة امرأة فقام عند وسطها فقال له العلاء بن زياد يا أبا حمزة هكذا كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعل قال نعم فالتفت إلينا العلاء بن زياد فقال احفظوا۔

۴۵۵۔ **حدثنا** علي بن شيبة قال ثنا يزيد بن هرون قال أخبرنا همام فذكر بإسناده مثله وزاد فقال العلاء بن زياد يا أبا حمزة هكذا كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقوم من المرأة حيث قمت ومن الرجل حيث قمت قال نعم۔

۴۵۶۔ **حدثنا** فهد قال ثنا الحماني قال ثنا عبد الوارث بن سعيد عن أبي غالب عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقوم عند رأس الرجل وعجيزة المرأة۔

قال أبو جعفر فبين أنس في هذا الحديث أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقوم من الرجل عند رأسه ومن المرأة وسطها على ما في حديث سمرة فوافق حديث سمرة في حكم القيام من المرأة في الصلوة عليها ثبت هو وزاد عليه حكم الرجل في القيام منه للصلوة عليه فهو أولى من حديث سمرة۔

وقد قال بهذا القول أبو يوسف وفيما حدثني به ابن أبي عمران قال حدثني محمد بن

کو اس مقام پر ہونا چاہیے (میت) مرد ہو یا عورت، لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ عورت ہو تو اسی جگہ کھڑا ہونا چاہیے لیکن مرد (میت) کے سر کے سامنے کھڑا ہو۔

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا، حضرت ابو غالب فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ ایک مرد کی نماز جنازہ پڑھتے ہوئے اس کے سر کے سامنے کھڑے ہوئے ایک عورت کا جنازہ آیا تو آپ اس کے درمیان کھڑا ہوئے حضرت علاء بن زیاد رضی اللہ عنہ نے ان سے عرض کیا: اے ابو حمزہ! کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے؟ انھوں نے فرمایا "ہاں"۔ پھر حضرت علاء بن زیاد رضی اللہ عنہ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اسے یاد رکھو۔

حضرت یزید بن ہارون فرماتے ہیں ہمیں حضرت ہمام نے خبر دی پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور اس میں یہ اضافہ فرمایا کہ حضرت علاء بن زیاد نے فرمایا اے ابو حمزہ! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عورت کے جنازے میں اسی مقام پر کھڑے ہوتے تھے جہاں آپ کھڑے ہوئے اور مرد کے لیے وہاں جہاں آپ کھڑے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مرد کے سر کے سامنے اور عورت کے وسط میں کھڑے ہوتے تھے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مرد کے سر کے سامنے اور عورت کے وسط میں کھڑے ہوتے تھے جیسا کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں آیا ہے پس یہ حدیث عورت کے جنازے کے سامنے کھڑے ہونے کے بارے میں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق ہے اور ایسا کیوں نہ ہو کہ اس میں مرد کی نماز جنازہ میں کھڑے ہونے کا حکم بھی بیان ہوا پس یہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے اولیٰ ہے۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے بھی اسی قول کو اختیار کیا جیسا کہ مجھ (امام طحاوی) سے ابن ابی عمران نے بیان کیا انھوں نے محمد بن شجاع

مُحَمَّدٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِي يُوسُفَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَأَمَّا قَوْلُهُمُ الْمَشْهُورُ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ فَمِثْلُ قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ يَقُومُ مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ بِحِذَاءِ الصَّدْرِ وَلَمْ يَحْكِ مُحَمَّدٌ بَيْنَ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ فِي ذٰلِكَ خِلَافًا۔ وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ۔

انھوں نے حسن ابن ابی مالک سے اور انھوں نے حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا۔ لیکن ان کا مشہور قول حضرت امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہم اللہ کے قول کی مثل ہے۔ حضرت امام محمد بن حسن حضرت امام ابو یوسف اور امام ابو حنیفہ (رحمہم اللہ) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا مرد و عورت دونوں کی نماز جنازہ میں امام) کے سینے کے سامنے کھڑا ہو حضرت امام محمد رحمہ اللہ نے حضرت امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کے درمیان اختلاف کا ذکر نہیں کیا۔

٤٥٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يَقُومُ الرَّجُلُ الَّذِي يُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ عِنْدَ صَدْرِهَا۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا نماز جنازہ پڑھنے والا سینے کے سامنے کھڑا ہو۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَحَبُّ إِلَيْنَا لِمَا قَدْ شَدَّهُ مِنَ الْآثَارِ الَّتِي رَوَيْنَاهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک پہلا قول زیادہ پسندیدہ ہے کیونکہ اسے ان روایات کی وجہ سے مضبوطی حاصل ہے جو ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں۔

بَابُ ۴۲ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ هَلْ يَنْبَغِي أَنْ تَكُونَ فِي الْمَسَاجِدِ أَوْ لَا

باب ۴۲ مساجد میں نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے یا نہیں۔

٤٥٨۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حِينَ تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَتْ أَدْخِلُوا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتّٰى أُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَأَنْكَرَ النَّاسُ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ لَقَدْ صَلّٰى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سُهَيْلِ بْنِ الْبَيْضَاءِ فِي الْمَسْجِدِ۔

حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا انہیں مسجد میں لے چلو تاکہ میں بھی ان کی نماز جنازہ پڑھوں تو صحابہ کرام نے اس بات کو تسلیم نہ کیا حضرت ام المومنین نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہیل بن بیضاء کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی۔

٤٥٩۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت مالک حضرت ابو النضر سے اور وہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٤٦٠۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ

حضرت عباد بن عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے

قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَمَرَتْ بِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنْ يُمَرَّ بِهِ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِهِ عَنْ يَعْقُوبَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ (کی میت) کے بارے میں حکم فرمایا کہ اسے مسجد میں سے لایا جائے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالُوا لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَائِزِ فِي الْمَسَاجِدِ۔

۴۶۱- وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ صُلِّيَ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی حدیث کی طرف گئی ہے وہ لوگ کہتے ہیں کہ مساجد میں نماز جنازہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ ——— انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے بھی استدلال کیا۔ حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی گئی۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَكَرِهُوا الصَّلٰوةَ عَلَى الْجَنَائِزِ فِي الْمَسَاجِدِ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے مساجد میں نماز جنازہ پڑھنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

۴۶۲- وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسٰى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فِي مَسْجِدٍ فَلَا شَيْءَ لَهُ۔

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد میں نماز جنازہ پڑھے اس کے لیے کچھ (ثواب) نہیں۔

فَلَمَّا اخْتَلَفَتِ الرِّوَايَاتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ فَكَانَ فِيمَا رَوَيْنَا فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ إِبَاحَةُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَائِزِ فِي الْمَسَاجِدِ وَفِيمَا رَوَيْنَا فِي الْفَصْلِ الثَّانِي كَرَاهَةُ ذٰلِكَ احْتَجْنَا إِلٰى كَشْفِ ذٰلِكَ لِنَعْلَمَ الْمُتَأَخِّرَ مِنْهُ فَنَجْعَلَهُ نَاسِخًا لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ ذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَ حَدِيثُ عَائِشَةَ فِيهِ دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّهُمْ قَدْ كَانُوا تَرَكُوا الصَّلٰوةَ عَلَى الْجَنَائِزِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ أَنْ كَانَتْ تُفْعَلُ فِيهِ حَتّٰى ارْتَفَعَ ذٰلِكَ مِنْ فِعْلِهِمْ وَذَهَبَتْ مَعْرِفَةُ ذٰلِكَ مِنْ عَامَّتِهِمْ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَهَا لِكَرَاهَةٍ حَدَثَتْ وَلٰكِنْ كَانَ

پس جب اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات باہم مختلف ہیں۔ پہلی روایات میں مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کا جواز اور دوسری میں کراہت کا ذکر ہے۔ تو ہم نے اس کی وضاحت کی ضرورت محسوس کی تاکہ بعد والی روایات معلوم کر سکیں اور انھیں پہلی روایات کے لیے ناسخ قرار دیں۔ پس جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں اس بات کی دلیل ہے کہ انھوں (صحابہ کرام) نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا چھوڑ دیا تھا جبکہ اس سے پہلے اس میں یہ عمل ہوتا تھا حتیٰ کہ انھوں نے یہ عمل چھوڑ دیا اور عام لوگوں میں اس کی پہچان بھی نہ رہی۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک یہ کسی نو پیدا اعتراض کی وجہ سے نہ تھا بلکہ ان کے نزدیک یہ اس لیے تھا کہ صحابہ کرام کے لیے مساجد میں نماز جنازہ

ذٰلِكَ عِنْدَهَا، لِأَنَّ لَهُمْ أَنْ يُصَلُّوا فِي الْمَسْجِدِ عَلَى جَنَائِزِهِمْ وَلَهُمْ أَنْ يُصَلُّوا عَلَيْهَا فِي غَيْرِهِ وَلَا يَكُونُ صَلَاتُهُمْ فِي غَيْرِهِ دَلِيلًا عَلَى كَرَاهَةِ الصَّلَاةِ فِيهِ كَمَا لَمْ يَكُنْ صَلَاتُهُمْ فِيهِ دَلِيلًا عَلَى كَرَاهَةِ الصَّلَاةِ فِي غَيْرِهِ فَكَانَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ سَعْدٌ مَا قَالَتْ لَهُمْ وَأَنْكَرَ عَلَيْهَا ذٰلِكَ النَّاسُ وَهُمْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ وَكَانَ أَبُوهُرَيْرَةَ رض قَدْ عَلِمَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْخَ الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ فِي الْمَسْجِدِ بِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي سَمِعَهُ مِنْهُ فِي ذٰلِكَ وَأَنَّ ذٰلِكَ التَّرْكَ الَّذِي كَانَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ أَنْ كَانَ يَفْعَلُهَا فِيهِ تَرْكُ نَسْخٍ فَذٰلِكَ أَوْلَى مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ لِأَنَّ حَدِيثَ عَائِشَةَ رض إِخْبَارٌ عَنْ فِعْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَالِ الْإِبَاحَةِ الَّتِي لَمْ يَتَقَدَّمْهَا نَهْيٌ وَفِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رض إِخْبَارٌ عَنْ نَهْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي قَدْ تَقَدَّمَتْهُ الْإِبَاحَةُ فَصَارَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَوْلَى مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رض لِأَنَّهُ نَاسِخٌ لَهُ وَفِي إِنْكَارِ مَنْ أَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَى عَائِشَةَ رض وَهُمْ يَوْمَئِذٍ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُمْ قَدْ كَانُوا عَلِمُوا فِي ذٰلِكَ خِلَافَ مَا عَلِمَتْ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا أَنْكَرُوا ذٰلِكَ عَلَيْهَا وَهٰذَا الَّذِي ذَكَرْنَا مِنَ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ وَكَرَاهَتِهَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدٍ رح وَهُوَ قَوْلُ أَبِي يُوسُفَ أَيْضًا غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ الْإِمْلَاءِ رَوَوْا عَنْ أَبِي يُوسُفَ فِي ذٰلِكَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا كَانَ مَسْجِدٌ قَدْ أُفْرِدَ لِلصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فَلَا بَأْسَ بِأَنْ يُصَلَّى عَلَى الْجَنَائِزِ فِيهِ۔

پڑھنا بھی جائز تھا اور وہ دوسری جگہ بھی پڑھ سکتے تھے اور دوسری جگہ پڑھنا مسجد میں پڑھنے کی کراہت پر دلیل نہیں جیسے مسجد میں پڑھنا، دوسری جگہ پڑھنے کی کراہت پر دلیل نہیں تھی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے وصال کے دن ام المومنین نے وہ بات فرمائی جبکہ صحابہ کرام اور ان کے متبعین نے اس سے انکار کیا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے تو مسجد میں نماز پڑھنے کا حکم منسوخ ہونے کے بارے خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا تو آپ کا پہلے مساجد میں نماز جنازہ پڑھنا پھر اسے چھوڑنا نسخ کی دلیل ہے پس یہ روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے اولیٰ ہے کیونکہ ام المومنین نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل کی خبر دی ہے جو جواز کی حالت میں تھا اور ابھی تک ممانعت نہیں آئی تھی جبکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ممانعت کی خبر دی گئی ہے جس سے پہلے جواز تھا لہٰذا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت، حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا سے اولیٰ ہوگی کیونکہ یہ اس کے لیے ناسخ ہے، اور صحابہ کرام کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بات سے انکار اس بات کی دلیل ہے کہ ان کو ام المومنین کے خلاف معلومات حاصل تھیں اگر یہ بات نہ ہوتی تو ان کی مخالفت نہ کرتے یہ جو ہم نے مسجد میں نماز جنازہ کی ممانعت اور کراہت کا ذکر کیا ہے حضرت امام ابوحنیفہ، اور حضرت امام محمد رحمہما اللہ کا قول ہے حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ البتہ ان (مسائل کو) نقل کرنے والوں نے امام ابویوسف رحمہ اللہ سے اس سلسلے میں یوں نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا جب مسجد خاص نماز جنازہ کے لیے بنائی گئی ہو تو اس میں نماز جنازہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

بَابُ (۱۰۵) التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَائِزِ كَمْ هُوَ

۴۶۳ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ يُصَلِّي عَلَى جَنَائِزِنَا فَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا فَكَبَّرَ يَوْمًا خَمْسًا فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ كَبَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا وَقَالَ ابْنُ مَرْزُوقٍ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا أَوْ كَبَّرَهَا۔

۴۶۴ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَنَا إِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا فَسَأَلَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أَبِي لَيْلَى فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَقَالَ أَنَسِيتَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّي صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ خَلِيلِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ خَمْسًا فَلَا أَتْرُكُهُ أَبَدًا۔

۴۶۵ـ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ التَّيْمِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ عِيسَى مَوْلَى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا خَمْسًا ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا وَهِمْتُ وَلَا نَسِيتُ وَلٰكِنِّي كَبَّرْتُ كَمَا كَبَّرَ مَوْلَايَ وَوَلِيُّ نِعْمَتِي يَعْنِي حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا خَمْسًا ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا وَهِمْتُ وَلَا نَسِيتُ وَلٰكِنِّي كَبَّرْتُ كَمَا كَبَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ التَّكْبِيرَ عَلَى الْجَنَائِزِ خَمْسًا وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ۔ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا بَلْ هِيَ أَرْبَعٌ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُزَادَ عَلَى ذٰلِكَ وَلَا يُنْقَصَ مِنْهُ۔

باب ۱۰۵: نماز جنازہ میں کتنی تکبیریں ہیں

حضرت ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہمارے جنازے پڑھاتے تو چار تکبیریں کہتے ایک دن آپ نے پانچ تکبیریں کہیں۔ آپ سے اس بارے میں پوچھا گیا۔ حضرت ابوبکرہ کی روایت میں ہے انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ تکبیریں کہی ہیں اور حضرت ابن مرزوق کی روایت میں ہے انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ تکبیریں کہتے تھے یا آپ نے کہیں۔

حضرت اسرائیل بن یونس فرماتے ہیں حضرت عبدالاعلیٰ نے ہم سے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو انھوں نے پانچ تکبیریں کہیں حضرت عبدالرحمن ابن ابی لیلیٰ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا کیا آپ بھول گئے تھے؟ انھوں نے فرمایا نہیں، بلکہ میں نے اپنے خلیل ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے پانچ تکبیریں کہیں۔ پس میں اسے کبھی نہیں چھوڑوں گا۔

حضرت یحییٰ بن عبداللہ تیمی فرماتے ہیں میں نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عیسیٰ کے پیچھے ایک میت کی نماز جنازہ پڑھی تو انھوں نے پانچ تکبیریں کہیں پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا مجھے وہم ہوا نہ میں بھولا، بلکہ میں نے اسی طرح تکبیریں کہی ہیں جیسے میرے مولا اور ولی نعمت یعنی حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے ایک جنازہ پڑھا تو اس پر پانچ تکبیریں پڑھیں پھر حضرت حذیفہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ جنازے پر پانچ تکبیریں ہیں انھوں نے اس سلسلے میں ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ چار ہی تکبیریں ہیں ان پر کمی زیادتی مناسب نہیں۔

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ
۴۶۶ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هُدْبَةُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا
يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ
أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى مَيِّتٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا۔

۴۶۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ
عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مِيْنَاءَ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَبَّرَ عَلَى النَّجَاشِيِّ أَرْبَعًا۔

۴۶۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ
قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ ح وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ
الْأَنْصَارِيِّ عَنْ خَارِجَةَ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ
ثَابِتٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى
عَلٰى قَبْرِ فُلَانَةَ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا۔

قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ... قَالَ ثَنَا يَحْيَى

۴۶۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ قَالَ
ثَنَا سُوَيْدٌ أَبُوْ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ عَنْ عَطَاءٍ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَبَّرَ أَرْبَعًا۔

۴۷۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا
شَرِيْكٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْمُؤَذِّنِ
قَالَ تُوُفِّيَ أَبُوْ سَرِيْحَةَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ
فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا فَقُلْنَا مَا هٰذَا فَقَالَ هٰكَذَا
رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

۴۷۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَيَّاشٌ
الرَّقَّامُ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى الْحِمْيَرِيُّ قَالَ
ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ
ابْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعُوْدُ فُقَرَاءَ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَ

انھوں نے اس سلسلے میں استدلال کرتے ہوئے کہا حضرت عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک میت کی نماز جنازہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو آپ نے چار تکبیریں کہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت نجاشی (کے جنازے)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فلانہ رضی اللہ عنہا کی قبر پر نماز جنازہ پڑھی تو چار تکبیریں کہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار تکبیریں کہیں۔

حضرت ابوسلمان مؤذن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابوشریحہ کا انتقال ہوا تو حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے چار تکبیریں کہیں۔ ہم نے پوچھا یہ کیا ہے۔ فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ کے فقراء کی عیادت کیا کرتے تھے۔ آپ کو ایک عورت کے فوت ہونے کی اطلاع دی گئی۔ انھوں نے اسے رات کو ہی دفن کر دیا۔ صبح ہوئی تو انھوں نے آپ کو اطلاع دی آپ اس کی

إِنَّهُ أُخْبِرَ بِامْرَأَةٍ مَاتَتْ فَدَفَنُوهَا لَيْلًا فَلَمَّا أَصْبَحَ آذَنُوهُ فَمَشَى إِلَى قَبْرِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ أَرْبَعًا۔

قبر کی طرف تشریف لے گئے نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبیریں کہیں۔

۴۴۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت ابو امامہ بعض صحابہ کرام کے واسطے سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۴۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْهَجَرِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا ابْنُ أَبِي أَوْفَى عَلَى ابْنَةٍ لَهُ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا ثُمَّ وَقَفَ فَانْتَظَرْنَا بَعْدَ الرَّابِعَةِ تَسْلِيمَهُ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُكَبِّرُ الْخَامِسَةَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ ظَنَنْتُمْ أَنِّي سَأُكَبِّرُ الْخَمْسَةَ وَلَمْ أَكُنْ لِأَفْعَلَ ذٰلِكَ وَهٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

حضرت ابراہیم ہجری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے ہمیں اپنی صاحبزادی کی نماز جنازہ پڑھائی تو چار تکبیریں کہیں پھر کھڑے ہو گئے۔ ہم چوتھی تکبیر کے بعد سلام کا انتظار کر رہے تھے حتیٰ کہ ہمیں گمان ہوا کہ آپ پانچویں تکبیر کہیں گے پھر آپ نے سلام پھیرا اس کے بعد فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ تمہارے خیال میں میں پانچویں تکبیر کہنے والا تھا لیکن میں نے ایسا نہیں کرنا تھا کیونکہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ (یعنی چار تکبیریں)

۴۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْهَجَرِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت خالد بن عبداللہ، حضرت ہجری سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْهَجَرِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت شعبہ، حضرت ہجری سے روایت کرتے ہیں۔ پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت نجاشی کے انتقال کی خبر لوگوں کو اسی دن دیدی جس دن وہ فوت ہوئے پھر آپ عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے لوگوں کی صف بندی کی اور چار تکبیروں کے ساتھ نماز جنازہ پڑھائی۔

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ

حضرت عقیل، ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت سعید بن مسیب نے بواسطہ حضرت

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے مجھے اس کی مثل کی خبر دی۔

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت زہری، حضرت سعید بن مسیب سے وہ کسی صحابی سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ عَلَى الْمَيِّتِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میت پر چار تکبیریں کہا کرتے تھے۔

وَقَالُوا فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ الَّذِي بَدَأْنَا بِذِكْرِهِ فِي هٰذَا الْبَابِ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ عَلَى الْجَنَائِزِ أَرْبَعًا قَبْلَ الْمَرَّةِ الَّتِي كَبَّرَ فِيهَا خَمْسًا فَلَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَقَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ خِلَافَهُ إِلَّا لِمَعْنًى قَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ وَهُوَ مَا رَوَاهُ عَنْهُ سَلْمَانُ الْمُؤَذِّنُ فِي صَلَاتِهِ عَلَى أَبِي شُرَيْحَةَ فِي تَكْبِيرِهِ عَلَيْهِ أَرْبَعًا وَيَحْتَمِلُ تَكْبِيرُهُ عَلَى تِلْكَ الْجَنَازَةِ خَمْسًا أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ لِأَنَّ حُكْمَ ذٰلِكَ الْمَيِّتِ أَنْ يُكَبَّرَ عَلَيْهِ خَمْسًا لِأَنَّهُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَإِنَّهُمْ كَانُوا يُفَضَّلُونَ فِي التَّكْبِيرِ فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ عَلَى مَا يُكَبَّرُ عَلَى غَيْرِهِمْ۔

انھوں نے (دوسرے گروہ نے) فرمایا کہ حضرت زید بن ارقم کی روایت سے جو ہم نے باب کے شروع میں ذکر کی معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلے چار تکبیریں ہی کہتے تھے اب پانچ تکبیریں کہیں تو یہ نہیں ہو سکتا کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو عمل کرتے دیکھا اس کے خلاف بلاوجہ کیا ہو انھوں نے دیکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوشریحہ کے جنازے پر چار تکبیریں پڑھیں جس طرح ابو سلمان مؤذن کی روایت میں ہے تو ان (حضرت زید بن ارقم) کا پانچ تکبیریں کہنا اس وجہ سے ہو سکتا ہے کہ اس میت پر پانچ تکبیروں کا ہی حکم ہوگا کیونکہ وہ اہل بدر سے تھے اور انھیں نماز جنازہ کی تکبیرات میں دوسروں پر فضیلت دی جاتی تھی۔

۴۸۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ خَمْسٌ وَأَرْبَعٌ فَأَمَرَ عُمَرُ النَّاسَ بِأَرْبَعٍ يَعْنِي فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دونوں طرح تکبیریں تھیں، چار بھی اور پانچ بھی، پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو چار تکبیریں کہنے کا حکم دیا، یہ نماز جنازہ کی بات ہے۔

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مُخْتَلِفُونَ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَائِزِ لَا تَشَاءُ أَنْ تَسْمَعَ رَجُلًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ سَبْعًا وَآخَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ خَمْسًا وَآخَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا إِلَّا سَمِعْتَهُ فَاخْتَلَفُوا فِي ذٰلِكَ فَكَانُوا عَلَى ذٰلِكَ حَتَّى قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ ؓ فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ ؓ وَرَأَى اخْتِلَافَ النَّاسِ فِي ذٰلِكَ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ جِدًّا فَأَرْسَلَ إِلَى رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكُمْ مَعَاشِرَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى تَخْتَلِفُونَ عَلَى النَّاسِ يَخْتَلِفُونَ مِنْ بَعْدِكُمْ وَمَتَى تَجْتَمِعُونَ عَلَى أَمْرٍ يَجْتَمِعُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَانْظُرُوا أَمْرًا تَجْتَمِعُونَ عَلَيْهِ فَكَأَنَّمَا أَيْقَظَهُمْ فَقَالُوا نِعْمَ مَا رَأَيْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَأَشِرْ عَلَيْنَا فَقَالَ عُمَرُ ؓ بَلْ أَشِيرُوا أَنْتُمْ عَلَيَّ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ فَتَرَاجَعُوا الْأَمْرَ بَيْنَهُمْ فَأَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ عَلَى أَنْ يَجْعَلُوا التَّكْبِيرَ عَلَى الْجَنَائِزِ مِثْلَ التَّكْبِيرِ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ فَأَجْمَعَ أَمْرَهُمْ عَلَى ذٰلِكَ۔

فَهٰذَا عُمَرُ ؓ قَدْ رَدَّ الْأَمْرَ فِي ذٰلِكَ إِلَى أَرْبَعِ تَكْبِيرَاتٍ بِمَشُورَةِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ عَلَيْهِ وَهُمْ حَضَرُوا مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَوَاهُ حُذَيْفَةُ وَزَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ فَكَانَ مَا فَعَلُوا مِنْ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ أَوْلَى مِمَّا قَدْ كَانُوا عَلِمُوا فَذٰلِكَ نَسْخٌ لِمَا قَدْ كَانُوا عَلِمُوا لِأَنَّهُمْ مَأْمُونُونَ عَلَى مَا قَدْ

صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد لوگوں میں تکبیرات جنازہ میں اختلاف تھا اگر تم سننا چاہتے تو ضرور سنتے کہ کوئی کہتا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سات تکبیریں کہتے ہوئے سنا ہے دوسرا کہتا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچ تکبیریں کہتے ہوئے سنا ہے۔ ایک اور کہتا میں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو چار تکبیریں کہتے ہوئے سنا ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے وصال تک وہ اسی طرح رہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو اس سلسلے میں لوگوں کے درمیان اختلاف دیکھا جو آپ پر نہایت گراں گزرا۔ انھوں نے صحابہ کرام کو بلا بھیجا اور فرمایا تم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی جماعت ہو، جب آپ میں اختلاف ہوگا تو بعد والے بھی آپس میں اختلاف کریں گے اور جب آپ لوگ کسی بات پر اتفاق کریں گے تو بعد والے بھی باہم متفق ہوں گے۔ پس ایک متفق علیہ بات پر غور کرو گویا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو بیدار کر دیا تو انھوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ جنازے کی تکبیرات عیدین کی تکبیرات کی طرح چار ہوں تو آپ نے ان کو ایک بات جمع کر دیا۔

تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کے مشورے سے ان کو چار تکبیروں کی طرف لوٹا دیا اور وہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے عمل کے وقت موجود تھے جیسے حضرت حذیفہ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے روایت کیا تو انھوں نے جو عمل کیا وہ ان کے علم سے اولیٰ ہے پس یہ اس بات کے لیے ناسخ ہوگا جو انھوں نے جانا۔ کیونکہ جس طرح وہ روایت کرنے میں با اعتماد تھے اسی طرح وہ عمل میں بھی دیانت دار تھے۔ اور یہ اس طرح ہے جس طرح انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد شراب کی حد مقرر کی اور

فدلوا أنهم كانوا مأمونين على ما قد رووا وهذا كما أجمعوا عليه بعد النبي صلى الله عليه وسلم في التوقيت على حد الخمر وترك بيع أمهات الأولاد فكان إجماعهم على ما قد أجمعوا عليه من ذلك حجة وإن كانوا قد فعلوا في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم خلافه فكذلك ما أجمعوا عليه من عدد التكبير بعد النبي صلى الله عليه وسلم في الصلوة على الجنازة فهو حجة وإن كانوا قد علموا من النبي صلى الله عليه وسلم خلافه وما فعلوا من ذلك وأجمعوا عليه بعد النبي صلى الله عليه وسلم فهو ناسخ لما قد كان فعله النبي صلى الله عليه وسلم. فإن قال قائل وكيف يكون ذلك ناسخا وقد كبر علي بن أبي طالب بعد ذلك أكثر من أربع۔

امہات الاولاد کی بیع چھوڑنے پر اتفاق کیا تو ان کا اجماع حجت ہے۔ اگرچہ وہ دورِ رسالت میں اس کے خلاف کرتے تھے اسی طرح نماز جنازہ کی تکبیرات پر ان کا اتفاق بھی حجت ہے اگرچہ انھیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف معلوم ہو۔ تو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد انھوں نے جس پر عمل اور اتفاق کیا وہ آپ کے عمل کے لیے ناسخ ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ یہ کس طرح ناسخ ہو سکتا ہے جب کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے اس کے بعد بھی چار سے زیادہ تکبیرات کہی ہیں اور وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کرے۔

۴۸۲۔ وذكروا في ذلك ما حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا يحيى بن سعيد القطان قال ثنا إسمعيل بن أبي خالد قال ثنا عامر عن عبد الله بن معقل أن عليا رض صلى على سهل بن حنيف فكبر عليه ستا۔

حضرت عبد اللہ بن معقل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے چھ تکبیریں کہیں۔

۴۸۳۔ حدثنا يزيد قال ثنا يحيى قال ثنا إسمعيل قال ثنا موسى ابن عبد الله أن عليا صلى على أبي قتادة فكبر عليه سبعا۔

حضرت موسیٰ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے سات تکبیریں کہیں۔

قيل له إن عليا إنما فعل ذلك لأهل بدر كان كذلك حكمهم في الصلوة عليهم يزادون فيها من التكبير على ما يكبر على غيرهم من سائر الناس۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ایسا اس لیے کیا کہ نماز جنازہ کے سلسلے میں اہلِ بدر پر دوسروں کی نسبت زیادہ تکبیریں کہنے کا حکم تھا۔

۴۸۴۔ والدليل على ذلك أن إبراهيم بن يحيى الصيرفي حدثنا قال ثنا عبد الله بن رجاء قال ثنا زائدة قال ثنا يزيد بن أبي زياد عن عبد الله بن معقل قال صليت مع علي رض على

اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عبد اللہ بن معقل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو انھوں نے پانچ تکبیریں کہیں پھر متوجہ ہو کر فرمایا کہ یہ اہلِ بدر سے ہیں ــــ پھر میں نے ان کے پیچھے کئی جنازوں پر

جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا خَمْسًا ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيٍّ رض عَلٰى جَنَائِزَ كُلَّ ذٰلِكَ كَانَ يُكَبِّرُ عَلَيْهَا أَرْبَعًا۔

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ قَالَ صَلّٰى عَلِيٌّ رض عَلٰى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ سِتًّا ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ۔

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ أَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رض يُكَبِّرُ عَلٰى أَهْلِ بَدْرٍ سِتًّا وَعَلٰى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا وَعَلٰى سَائِرِ النَّاسِ أَرْبَعًا فَهٰكَذَا كَانَ حُكْمُ الصَّلٰوةِ عَلٰى أَهْلِ بَدْرٍ۔

۴۸۷۔ وَقَدْ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ قَالَ ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بَشِيْرٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ الْأَسْوَدِ ابْنِ يَزِيْدَ وَهَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ وَإِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ فَكَانُوْا يُكَبِّرُوْنَ عَلَى الْجَنَائِزِ أَرْبَعًا قَالَ هَمَّامٌ وَجَمَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض النَّاسَ عَلٰى أَرْبَعٍ إِلَّا عَلٰى أَهْلِ بَدْرٍ فَإِنَّهُمْ كَانُوْا يُكَبِّرُوْنَ عَلَيْهِمْ خَمْسًا وَسَبْعًا وَتِسْعًا۔

فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ مَا كَانُوْا اجْتَمَعُوْا عَلَيْهِ مِنْ عَدَدِ التَّكْبِيْرِ الْأَرْبَعِ فِيْ عَهْدِ عُمَرَ رض إِنَّمَا كَانَ عَلٰى غَيْرِ أَهْلِ بَدْرٍ وَتَرَكُوْا حُكْمَ أَهْلِ بَدْرٍ عَلٰى مَا فَوْقَ الْأَرْبَعِ فَمَا رُوِيَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ مِمَّا ذَكَرْنَا إِنَّمَا هُوَ لِأَنَّهُ كَانَ ذَهَبَ إِلٰى هٰذَا الْمَذْهَبِ فِيْمَا نُرٰى وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

۴۸۸۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ

نماز جنازہ پڑھی لیکن وہ چار تکبیریں ہی کہتے تھے۔

حضرت ابن معقل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سہل بن حنیف رضی کی نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے ان پر سات تکبیریں کہیں، پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ یہ اہل بدر سے ہیں۔

حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ اہل بدر پر چھ تکبیریں، دیگر صحابہ کرام پر پانچ اور عام لوگوں پر چار تکبیریں کہتے تھے تو اہل بدر پر نماز جنازہ کا حکم اسی طرح تھا۔

حضرت سلیمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت اسود بن یزید، ہمام بن حارث اور ابراہیم بن نخعی کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی ہے وہ چار تکبیریں کہتے تھے۔

حضرت ہمام فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو چار تکبیروں پر جمع فرما دیا البتہ اہل بدر پر وہ پانچ، سات اور نو تکبیریں کہتے تھے۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں صحابہ کرام نے چار تکبیرات پر جو اجماع کیا وہ اہل بدر کے علاوہ لوگوں کے لیے تھا۔ اہل بدر کا حکم اسی طرح چار سے زیادہ پر ہی رہنے دیا، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت جو ہم نے ذکر کی ہے تو ہمارے خیال میں ان کا مذہب بھی یہی تھا اور اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے۔

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہمارے پاس شام کے کچھ لوگ آئے ان کا ایک آدمی مر گیا تو

ثنا داؤد بن أبي هند عن الشعبي عن علقمة بن قيس قال قدم ناس من أهل الشام فمات لهم ميت فكبروا عليه خمسا فأردت أن أزجرهم فأخبرت ابن مسعود فقال ليس فيه شيء معلوم.

انھوں نے اس پر پانچ تکبیریں کہیں میں نے چاہا کہ ان کو منع کروں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو بتایا تو انھوں نے فرمایا اس سلسلے میں کوئی معروف بات نہیں ہے۔

فهذا يحتمل ما ذكرنا في اختلاف حكم الصلوة على البدريين وعلى غيرهم فكان عبد الله أراد بقوله ليس فيه شيء معلوم أي ليس فيه شيء يكبر في الصلوة على الناس جميعا لا يجاوز إلى غيره. وقد روي هذا الحديث بغير هذا اللفظ.

اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو ہم نے اہل بدر اور دوسرے لوگوں کی نماز میں فرق کے سلسلے میں کی تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کہ "اس میں کوئی اور بات معلوم نہیں"، چار تکبیروں سے زائد کے بارے میں کوئی بات معلوم نہیں۔

یہ حدیث دوسرے الفاظ میں بھی مروی ہے۔

٤٨٩۔ حدثنا أحمد بن داؤد قال ثنا موسى بن إسمعيل قال ثنا عبد الواحد بن زياد قال ثنا الشيباني قال ثنا عامر عن علقمة أنه ذكر ذلك لعبد الله فقال عبد الله إذا تقدم الإمام فكبروا بما كبر فإنه لا وقت ولا عدد.

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے یہ بات حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ذکر کی تو انھوں نے فرمایا جب امام آگے ہو تو جتنی تکبیریں وہ کہے تم بھی کہو اس میں وقت اور تعداد کی کوئی قید نہیں۔

وهذا عندنا معناه ما ذكرنا أيضا لأن الإمام قد كان يصلي حينئذ على البدريين وعلى غيرهم فإن صلى على البدريين وذلك ما فوق الأربع فكبروا ما كبر وإن صلى على غير البدريين فكبر أربعا كما يكبر على غيرهم فكبروا كما كبر لا وقت ولا عدد في التكبير في الصلوة على جميع الناس من البدريين وغيرهم لا يجاوز ذلك إلى ما هو أكثر منه.

ہمارے نزدیک اس کا وہی معنیٰ ہے جو ذکر کیا گیا۔ کیونکہ امام کبھی اہل بدر کی نماز جنازہ پڑھاتا ہے اور کبھی دوسروں کی، اگر وہ بدریوں کی نماز جنازہ پڑھائے اور ان پر اس طرح تکبیر کہے جیسے اہل بدر پر کہی جاتی ہے اور یہ چار سے زائد ہیں تو تم بھی اتنی ہی تکبیریں کہو اور اگر وہ غیر بدریوں کی نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے چار تکبیریں کہے جیسے ان پر کہی جاتی ہیں تو تم بھی اتنی ہی تکبیریں کہو اہل بدر اور دوسرے لوگوں میں سے کسی کی نماز جنازہ میں کوئی تعداد مقرر نہیں کہ اس پر اضافہ نہ کیا جائے۔

وقد روي هذا الحديث أيضا عن عبد الله بغير هذا اللفظ.

یہی حدیث حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دوسرے الفاظ میں بھی مروی ہے۔

٤٩٠۔ حدثنا فهد قال ثنا أبو غسان قال ثنا زهير قال ثنا أبو إسحق عن علقمة عن عبد الله قال التكبير على الجنازة لا وقت ولا عدد إن شئت أربعا فإن شئت خمسا وإن شئت ستا.

حضرت علقمہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا نماز جنازہ کی تکبیرات میں کوئی تعداد مقرر نہیں۔ چاہو تو چار تکبیریں کہو چاہو پانچ کہو اور اگر چاہو تو چھ تکبیریں کہو۔

فَهٰذَا مَعْنَاهُ غَيْرُ مَعْنٰى مَا حَكٰى عَامِرٌ عَنْ عَلْقَمَةَ وَمَا حَكٰى عَامِرٌ عَنْ عَلْقَمَةَ مِنْ هٰذَا فَهُوَ أَثْبَتُ لِأَنَّ عَامِرًا قَدْ لَقِيَ عَلْقَمَةَ وَأَخَذَ عَنْهُ وَأَبُو إِسْحٰقَ فَلَمْ يَلْقَهُ وَلَمْ يَأْخُذْ عَنْهُ وَلِأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِي التَّكْبِيرِ أَنَّهُ أَرْبَعٌ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۴۹۱ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُوْلُ التَّكْبِيرُ عَلَى الْجَنَائِزِ أَرْبَعٌ كَالتَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ۔

۴۹۲ ۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو مُؤَمَّلٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ التَّكْبِيرُ فِي الْعِيدَيْنِ أَرْبَعٌ كَالصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ

۴۹۳ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ لَمَّا سُئِلَ عَنِ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ أَخْبَرَ أَنَّهُ أَرْبَعٌ وَأَمَرَهُمْ فِي حَدِيثِ عَلْقَمَةَ أَنْ يُكَبِّرُوا مَا كَبَّرَ إِمَامُهُمْ فَلَوِ انْقَطَعَ الْكَلَامُ عَلٰى ذٰلِكَ لَكَانَ وَجْهُ حَدِيثِهٖ عِنْدَنَا عَلٰى أَنَّ أَصْلَ التَّكْبِيرِ عِنْدَهٗ أَرْبَعٌ وَعَلٰى أَنَّ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ مَنْ يُكَبِّرُ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعٍ كَبَّرَ كَمَا كَبَّرَ إِمَامُهٗ لِأَنَّهٗ قَدْ فَعَلَ مَا قَدْ قَالَهٗ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ۔ وَقَدْ كَانَ أَبُو يُوسُفَ يَذْهَبُ إِلٰى هٰذَا الْقَوْلِ وَلٰكِنَّ الْكَلَامَ لَمْ يَنْقَطِعْ عَلٰى ذٰلِكَ وَقَالَ لَا وَقْتَ وَلَا عَدَدَ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ مَعْنَاهُ فِي ذٰلِكَ لَا وَقْتَ يَعْنِي بِالتَّكْبِيرِ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَائِزِ وَلَا عَدَدَ عَلَى الْمَعْنَى الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي أَهْلِ بَدْرٍ وَغَيْرِهِمْ أَيْ لَا وَقْتَ وَلَا عَدَدَ فِي التَّكْبِيرِ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى النَّاسِ جَمِيعًا وَلٰكِنْ جُمْلَتُهُ

تو یہ مفہوم بواسطہ عامر حضرت علقمہ کی روایت کے خلاف ہے اور وہ روایت (حضرت عامر کی روایت) اس سے زیادہ ثابت ہے کیونکہ حضرت عامر نے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان سے حدیث لی حضرت ابو اسحٰق نے نہ تو ان سے ملاقات کی اور نہ ان سے حدیث حاصل کی اور اس لیے بھی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دوسرے طریقے پر چار تکبیریں مروی ہیں۔

حضرت ابوعطیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، فرماتے تھے۔ عیدین کی تکبیرات کی طرح نماز جنازہ کی تکبیرات بھی چار ہیں۔

حضرت ابوعطیہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا میت پر نماز کی طرح عیدین کی تکبیرات بھی چار ہیں۔

حضرت شعبہ، حضرت علی بن اقمر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جب نماز جنازہ کی تکبیرات کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے بتایا کہ چار ہیں اور حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں انھوں نے حکم دیا کہ امام جتنی تکبیریں کہے اتنی ہی تکبیریں وہ بھی کہیں اگر اس پر بحث ختم ہو سکتی تو ہمارے نزدیک ان کی روایت کا مطلب یہ ہے کہ ان کے نزدیک تکبیریں چار ہی ہیں لیکن زائد تکبیریں کہنے والے امام کی اقتداء کرنے والا، امام کی طرح تکبیریں کہے کیونکہ بعض علماء نے اس قول پر عمل کیا ہے۔ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے بھی یہی قول اپنایا ہے لیکن اس پر بحث ختم نہیں ہوتی انھوں نے فرمایا اس میں کوئی تعداد مقرر نہیں تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان کے نزدیک اس کا مفہوم یہ ہے کہ میرے نزدیک نماز جنازہ میں اس معنی کے اعتبار سے کوئی وقت یا تعداد مقرر نہیں جو ہم نے اہل بدر اور ان کے غیر کے بارے میں ذکر کیا یعنی

لا وقت لها ولا عدد وإن كان أهل بدر هكذا حكم الصلاة عليهم والصلاة على غيرهم على ما روى عنه أبو عطية حتى لا يتضاد ذلك ثم قد روي عن أكثر أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم في صلاتهم على جنائزهم أنهم كبروا فيها أربعا۔

اہل بدر ہوں دوسرے لوگ جو بھی ہوں سب کی نماز جنازہ میں تعداد مقرر نہیں لیکن ان کا جملہ کوئی وقت اور تعداد مقرر نہیں تو اہل بدر کی نماز جنازہ کا یہی حکم ہوگا لیکن دوسرے لوگوں کی نماز جنازہ میں وہ حکم ہوگا جو حضرت ابو عطیہ رضی اللہ عنہ نے ان سے روایت کیا تاکہ اس میں تضاد نہ ہو ـــــ پھر اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ انھوں نے نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی ہیں۔

۴۹۴۔ **فمما** روي عنهم في ذلك ما حدثنا أبو بكرة قال ثنا مؤمل قال ثنا سفيان عن عامر بن شقيق عن أبي وائل أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه جمع أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألهم عن التكبير على الجنازة فأخبر كل واحد منهم بما رأى وربما سمع فجمعهم عمر رضي الله عنه على أربع تكبيرات كأطول الصلوات صلاة الظهر۔

اسی سلسلے میں حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کو جمع کر کے ان سے تکبیرات جنازہ کے بارے میں سوال کیا تو ان میں سے ہر ایک نے جو کچھ دیکھا اور سنا بیان کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو چار تکبیروں پر جمع فرمایا جیسے سب سے طویل نماز ظہر کی چار رکعات ہیں۔

۴۹۵۔ **حدثنا** يزيد بن سنان قال ثنا يحيى بن سعيد القطان قال ثنا إسمعيل عن عامر قال أخبرني عبد الرحمن بن أبزى قال صليت مع عمر بن الخطاب رضي الله عنه على زينب بالمدينة فكبر عليها أربعا۔

حضرت عبد الرحمن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے مدینہ طیبہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پیچھے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ پڑھی تو انھوں نے ان پر چار تکبیریں کہیں۔

۴۹۶۔ **حدثنا** يزيد قال ثنا يحيى قال ثنا إسمعيل بن أبي خالد قال ثنا عمير بن سعيد قال صليت مع علي رضي الله عنه على يزيد بن المكفف فكبر عليه أربعا۔

حضرت عمیر بن سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پیچھے یزید بن مکفف کی نماز جنازہ پڑھی تو انھوں نے ان پر چار تکبیریں کہیں۔

۴۹۷۔ **حدثنا** أبو بكرة قال ثنا أبو أحمد قال ثنا مسعر عن عمير مثله۔

حضرت ابو احمد فرماتے ہیں ہم سے حضرت مسعر نے بیان کیا انھوں نے حضرت عمیر سے اس کی مثل روایت کیا۔

۴۹۸۔ **حدثنا** علي بن شيبة قال ثنا يزيد بن هارون قال أنا إسمعيل بن أبي خالد قال سمعت عمير بن سعيد فذكر مثله۔

حضرت اسماعیل بن خالد فرماتے ہیں میں نے حضرت عمیر بن سعید سے سنا انھوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کیا۔

۴۹۹۔ **حدثنا** علي قال ثنا قبيصة قال ثنا سفيان عن الأعمش عن عمير بن سعيد عن علي مثله۔

حضرت اعمش، حضرت عمیر بن سعید سے وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۰۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِىْ حَصِيْنٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ شَهِدْتُّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ صَلّٰى عَلٰى جَنَائِزِ رِجَالٍ وَّنِسَاءٍ فَجَعَلَ الرِّجَالَ مِمَّا يَلِيْهِ وَ النِّسَاءَ مِمَّا يَلِى الْقِبْلَةَ ثُمَّ كَبَّرَ عَلَيْهِمْ اَرْبَعًا۔

۵۰۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا اَرْبَعًا۔

۵۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ ثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ اُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ وَكَانَ مِنْ كُبَرَاءِ الْاَنْصَارِ وَ عُلَمَائِهِمْ وَاَبْنَاءِ الَّذِيْنَ شَهِدُوْا بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ السُّنَّةَ فِى الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اَنْ يُّكَبِّرَ الْاِمَامُ ثُمَّ يَقْرَءُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ سِرًّا فِىْ نَفْسِهٖ ثُمَّ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ فِى التَّكْبِيْرَاتِ الثَّلٰثِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَذَكَرْتُ الَّذِىْ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ اُمَامَةَ مِنْ ذٰلِكَ لِمُحَمَّدِ بْنِ سُوَيْدٍ الْفِهْرِيِّ فَقَالَ وَاَنَا سَمِعْتُ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ يُحَدِّثُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ فِى الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ مِثْلَ الَّذِىْ حَدَّثَكَ اَبُوْ اُمَامَةَ۔

۵۰۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ كَبَّرَ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍؓ اَرْبَعًا

وَهٰذَا خِلَافُ مَا كَانَ عُمَرُ رضؓ وَعَلِيٌّؓ رح يَرَيَانِهٖ فِىْ اَهْلِ بَدْرٍ اَنْ يُّكَبِّرَ فِى الصَّلٰوةِ عَلَيْهِمْ مَا جَاوَزَ الْاَرْبَعَ۔

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا انھوں نے مردوں اور عورتوں کے کچھ جنازوں پر نماز پڑھائی مردوں کو اپنے آگے اور عورتوں کو قبلے کی جانب رکھا پھر ان پر چار تکبیریں کہیں۔

حضرت زید بن طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے ایک جنازہ پر نماز پڑھائی تو انھوں نے اس پر چار تکبیریں کہیں۔

حضرت زہری فرماتے ہیں مجھے حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے خبر دی اور وہ اکابر انصار اور ان کے علماء میں سے تھے اور ان لوگوں کی اولاد تھے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے، فرماتے ہیں ایک صحابی نے ان کو بتایا کہ نماز جنازہ میں سنت یہ ہے کہ امام تکبیر کہے پھر دل میں سورۂ فاتحہ پڑھے پھر تین تکبیروں میں نماز ختم کرے۔ حضرت زہری فرماتے ہیں میں نے جو کچھ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے سُنا محمد بن سوید فہری سے عرض کیا تو انھوں نے فرمایا میں نے حضرت ضحاک بن قیس سے سُنا وہ حضرت حبیب بن مسلمہ سے نماز جنازہ کے بارے میں اسی طرح بیان کرتے تھے جیسے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے تم سے بیان کیا۔

حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔

یہ روایت حضرت عمر فاروق اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کی اس روایت کے خلاف ہے کہ اہل بدر کی نماز جنازہ میں چار سے زائد تکبیریں کہی جائیں۔

حضرت ثابت بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے

زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا وَصَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا.

٥٠٥ وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ صَلَّى بِنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ رض عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ.

٥٠٦ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مُهَاجِرٍ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَلَى جَنَازَةٍ فَقَالَ اجْتَمَعْتُمْ فَقُلْنَا نَعَمْ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

٥٠٧ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَلَى جَنَائِزَ مِنْ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ فَسَوَّى بَيْنَهُمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَذْكُورُونَ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ قَدْ كَانُوا يُكَبِّرُونَ فِي صَلَاتِهِمْ عَلَى جَنَائِزِهِمْ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ غَيْرُهُمْ. فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ حُكْمُ التَّكْبِيرِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ وَأَنَّ مَا زَادَ عَلَى التَّكْبِيرَاتِ الْأَرْبَعِ فَإِنَّمَا كَانَ لِمَعْنًى خَاصٍّ خُصَّ بِهِ بَعْضُ الْمَوْتَى مِمَّنْ ذَكَرْنَا مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ عَلَى سَائِرِ النَّاسِ. فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ التَّكْبِيرَ عَلَى الْجَنَازَةِ أَرْبَعًا عَلَى النَّاسِ جَمِيعًا مِنْ بَعْدِ أَهْلِ بَدْرٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَكَانَ مَذْهَبُ أَبِي حَنِيفَةَ رح وَسُفْيَانَ رح وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَائِزِ أَيْضًا مَا ذَكَرْنَا.

وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ.

پیچھے ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھی تو انھوں نے چار تکبیریں کہیں اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی تو انھوں نے بھی اس پر چار تکبیریں کہیں۔

حضرت شرحبیل ابن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ہمیں نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے چار تکبیریں کہیں۔

حضرت مہاجر بن حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی انھوں نے فرمایا تم جمع ہوگئے ہم نے عرض کیا جی ہاں، پھر انھوں نے چار تکبیریں کہیں۔

حضرت عثمان بن عبد اللہ بن موہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے مردوں اور عورتوں کے کئی جنازوں پر نماز پڑھی تو انھوں نے ان کو برابر کرکے چار تکبیریں کہیں۔

تو یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جن کا ان روایات میں ذکر ہے وہ نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے چار تکبیریں کہتے تھے۔ پھر کسی نے بھی ان کی مخالفت نہیں کی۔ تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نماز جنازہ میں تکبیر کا یہی حکم ہے اور وہ جو تکبیرات میں اضافہ ہوا وہ کسی خصوصیت کی بناء پر تھا جس سے بعض فوت ہونے والوں کو عام لوگوں سے خاص کیا گیا جس طرح ہم نے اہل بدر کا ذکر کیا تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ اہل بدر کے بعد تمام لوگوں کے جنازوں میں قیامت تک چار تکبیریں ہی ہیں۔ تکبیرات جنازہ کے سلسلے میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے جو ہم نے ذکر کیا۔

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہی بات مروی ہے۔

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا أَبُو حَمْزَةَ عِمْرَانُ بْنُ أَبِي عَطَاءٍ قَالَ شَهِدْتُ وَفَاةَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِالطَّائِفِ فَوَلِيَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا۔

حضرت ابوحمزہ عمران ابن ابی عطاء فرماتے ہیں میں طائف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی وفات پر حاضر ہوا حضرت محمد بن حنفیہ نے بطور ولی ان کی نماز پڑھائی اور چار تکبیریں کہیں۔

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي عَطَاءٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا۔

حضرت سفیان، حضرت عمران بن ابی عطاء سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی نماز جنازہ

بَابُ[۱۰۶] الصَّلٰوةِ عَلَى الشُّهَدَآءِ

باب[۱۰۶]: شہداء کی نماز جنازہ

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِدَفْنِ قَتْلَى أُحُدٍ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا۔

حضرت عبد الرحمن بن کعب بن مالک فرماتے ہیں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد کو ان کے خونوں سمیت دفن کرنے کا حکم دیا اور ان پر نماز جنازہ نہیں پڑھی، اور نہ ہی ان کو غسل دیا گیا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالُوا لَا يُصَلّٰى عَلَى مَنْ قُتِلَ مِنَ الشُّهَدَاءِ فِي الْمَعْرَكَةِ وَلَا عَلَى مَنْ جُرِحَ مِنْهُمْ فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُحْمَلَ مِنْ مَكَانِهِ كَمَا لَا يُغَسَّلُ وَمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِكَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ۔ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يُصَلّٰى عَلَى الشَّهِيْدِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ عَلَى مُخَالِفِهِمْ أَنَّ الَّذِيْ فِيْ حَدِيْثِ جَابِرٍ إِنَّمَا هُوَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ تَرَكَهُ ذٰلِكَ لِأَنَّ سُنَّتَهُمْ أَنْ لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِمْ كَمَا كَانَ مِنْ سُنَّتِهِمْ أَنْ لَا يُغَسَّلُوْا وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَصَلّٰى عَلَيْهِمْ غَيْرُهُ لِمَا كَانَ بِهِ حِيْنَئِذٍ مِنْ أَلَمِ الْجِرَاحِ وَكَسْرِ الرَّبَاعِيَةِ وَمَا أَصَابَهُ يَوْمَئِذٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی حدیث کی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں معرکہ میں شہید ہونے والوں اور ان لوگوں کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے جو زخمی ہونے کے بعد وہاں سے اٹھائے جانے سے پہلے فوت ہو گئے جیسا کہ ان کو غسل بھی نہیں دیا جاتا۔ اہل مدینہ کا بھی یہی قول ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ شہید کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ اس سلسلے میں مخالفین کے خلاف ان کی دلیل وہی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی تو ہو سکتا ہے آپ کا چھوڑنا اس لیے ہو کہ اس وقت ان پر نماز جنازہ پڑھی نہ جاتی ہو جیسا کہ ان کو غسل نہیں دیا جاتا تھا اور ممکن ہے کہ آپ نے ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی ہو لیکن دوسرے حضرات نے پڑھی ہو کیونکہ اس وقت آپ کو زخموں اور دانتوں کے شہید ہونے کے باعث تکلیف تھی اور مشرکین کی طرف سے بھی اذیت پہنچی تھی۔ (اس کے باعث آپ نے

۵۱۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَعِيدٌ فِي حَدِيثِهٖ سَمِعْتُ سَهْلَ ابْنَ سَعْدٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ بِأَيِّ شَيْءٍ دُووِيَ قَالَ سَهْلٌ كُسِرَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَأْسِهٖ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَجُرِحَ وَجْهُهُ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ رض تَغْسِلُهُ وَكَانَ عَلِيٌّ رض يَسْكُبُ الْمَاءَ بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ رض أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةَ حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا عَلٰى جُرْحِهٖ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ يَخْتَلِفُ لَفْظُ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ وَسَعِيدٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَالْمَعْنٰى وَاحِدٌ۔

حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ان سے پوچھا گیا کہ احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر کونسی دوائی لگائی گئی تھی؟ انھوں نے فرمایا آپ کے سر انور پر خود ٹوٹ گئی تھی۔ سامنے کے دانت شہید ہوئے تھے اور چہرۂ انور پر زخم آئے تھے۔ حضرت خاتون جنت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا دھوتی تھیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ ڈال کے ساتھ پانی ڈالتے تھے۔ حضرت خاتون جنت نے دیکھا کہ دھونے سے خون میں اضافہ ہو رہا ہے تو انھوں نے بوریئے کا ایک ٹکڑا لیا اس کو جلایا اور زخم میں اس کی راکھ بھر دی تو خون ٹھہر گیا اس حدیث میں حضرت ابن ابی حازم اور حضرت سعید کے الفاظ ملتے ہیں مفہوم ایک ہی ہے۔

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُصِيبَ يَوْمَ أُحُدٍ فِي وَجْهِهٖ فَجُرِحَ وَإِنَّ فَاطِمَةَ رض ابْنَتَهُ أَحْرَقَتْ قِطْعَةً مِنْ حَصِيرٍ فَجَعَلَتْهُ رَمَادًا وَأَلْصَقَتْهُ عَلٰى وَجْهِهٖ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى قَوْمٍ دَمَّوْا وَجْهَ رَسُولِ اللّٰهِ۔

حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو احد کے دن چہرۂ انور میں زخم پہنچا تو آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے بوریئے کا ایک ٹکڑا جلا کر راکھ بنائی اور اسے آپ کے چہرۂ انور کے زخم میں بھر دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس قوم پر اللہ تعالیٰ کا سخت عذاب ہوگا جس نے اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرے کو زخمی کر دیا۔

۵۱۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ هُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَأْسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَجُرِحَ وَجْهُهُ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں غزوۂ احد کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر انور میں خود ٹوٹ گئی آپ کے دانت مبارک شہید ہوئے اور چہرۂ انور زخمی ہو گیا۔

۵۱۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس قوم پر اللہ تعالیٰ

عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال اشتد غضب الله تعالى على قوم دموا وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانوا دموا وجهه يومئذ وهشموا عليه البيضة وكسروا رباعيته.

کا سخت غضب ہو جنہوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کو خون آلود کیا اور اس دن انہوں نے آپ کے چہرۂ انور کو خون آلود کیا تھا۔ آپ کا خود توڑا اور دانت مبارک شہید کیے تھے۔

۵۱۵- **حدثنا** عبد الله بن محمد بن خشيش قال ثنا القعنبي قال ثنا حماد عن ثابت البناني عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كسرت رباعيته يوم أحد وشج وجهه فجعل يسلت الدم عن وجهه ويقول كيف يفلح قوم شجوا وجه نبيهم وكسروا رباعيته وهو يدعوهم إلى الله عز وجل فأنزل الله عز وجل ليس لك من الأمر شيء.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ احد کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت مبارک شہید ہو گئے اور آپ کا چہرہ انور زخمی ہوا آپ اپنے رخ انور سے خون کو پونچھتے ہوئے فرماتے تھے وہ قوم ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتی جس نے اپنے نبی کے چہرے کو زخمی کیا، اس کے دانت شہید کیے حالانکہ وہ ان کو اللہ کی طرف بلاتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی۔ "آپ کو اس بات کا اختیار نہیں"۔

فيجوز أن يكون صلى الله عليه وسلم تخلف عن الصلاة عليهم لهذا لما نزل به وصلى عليهم غيره.

تو ممکن ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی تکلیف کی وجہ سے ان پر نماز جنازہ نہ پڑھی ہو اور دوسرے حضرات نے پڑھی ہو۔

۵۱۶- **وقد** حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال ثنا أسامة بن زيد الليثي أن ابن شهاب حدثه أن أنس بن مالك حدثه أن شهداء أحد لم يغسلوا ودفنوا بدمائهم ولم يصل عليهم.

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ شہداء احد کو غسل نہیں دیا گیا انہیں ان کے خون کے ساتھ ہی دفن کیا گیا ان پر نماز بھی نہیں پڑھی گئی۔

ففي هذا الحديث ما ينفي الصلاة عليهم من رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن غيره.

تو اس حدیث کے مطابق نہ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اور نہ دوسرے حضرات نے۔

فنظرنا في هذا الحديث كيف هو وهل يزيد على ابن وهب فيه شيء.

تو ہم نے دیکھا کہ اس حدیث کی کیا کیفیت ہے کیا ابن وہب کی روایت (نمبر ۵۱۶) پر کچھ اضافہ ہے۔

۵۱۷- **فإذا** إبراهيم بن مرزوق قد حدثنا قال ثنا عثمان بن عمر بن فارس قال أنا أسامة عن الزهري عن أنس بن مالك رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مر يوم أحد بحمزة وقد جدع ومثل به فقال لولا أن تجزع صفية لتركته

حضرت زہری حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم احد کے دن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ (کی میت) کے پاس سے گزرے ان کے اعضاء کاٹے گئے تھے اور ان کو مثلہ بنایا گیا تھا۔ آپ نے فرمایا اگر مجھے حضرت صفیہ (حضور علیہ السلام کی پھوپھی)۔

حتّٰی یحشرہ اللّٰہ من بطون الطیر والسباع فکفّنہ فی نمرۃ إذا خمّروا رأسہ بدت رجلاہ وإذا خمّروا رجلیہ بدا رأسہ فخمّروا رأسہ ولم یصلّ علٰی أحد من الشہداء غیرہ وقال أنا الشہید علیکم یوم القیٰمۃ۔

ففی ھذا الحدیث أنّ النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم لم یصلّ یومئذٍ علٰی أحد من الشہداء غیر حمزۃ فإنّہ صلّی علیہ وھو أفضل شہداء أحد فلو کان من سنّۃ الشہداء أن لا یصلّی علیہم لما صلّی علٰی حمزۃ کما لم یغسلہ إذ کان من سنّۃ الشہداء أن لا یغسلوا وصار ما فی ھذا الحدیث أنّ النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم صلّی علٰی حمزۃ ولم یصلّ علٰی غیرہ **فھذا** یحتمل أن یکون لم یصلّ علٰی غیرہ لشدّۃ ما بہ ممّا ذکرنا وصلّی علیہم غیرہ من الناس۔ **وقد** جاء فی غیر ھذا الحدیث أنّ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم صلّی یومئذٍ علٰی حمزۃ وعلٰی سائر الشہداء۔

۵۱۱۔ **حدّثنا** إبراھیم بن أبی داؤد قال ثنا محمّد بن عبد اللّٰہ بن نمیر قال ثنا أبو بکر بن عیّاش عن یزید بن أبی زیاد عن مقسم عن ابن عبّاس أنّ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کان یوضع بین یدیہ یوم أحد عشرۃ فیصلّی علیہم وعلٰی حمزۃ ثمّ یرفع العشرۃ وحمزۃ موضوع ثمّ یوضع عشرۃ فیصلّی علیہم وعلٰی حمزۃ معہم۔

۵۱۲۔ **حدّثنا** فھد قال ثنا أحمد بن عبد اللّٰہ بن یونس قال ثنا أبو بکر بن عیّاش عن یزید بن أبی زیاد عن مقسم عن ابن عبّاس قال أمر رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم یوم أحد بالقتلٰی فجعل یصلّی علیہم فیوضع تسعۃ وحمزۃ فیکبّر علیہم

رضی اللہ عنہا کے دوسرے بیٹے کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کو یونہی چھوڑ دیتا حتیٰ کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کو پرندوں اور درندوں کے پیٹوں سے اٹھاتا۔ ان کو ایک چادر میں کفن پہنایا گیا جب ان کا سر ڈھانپا جاتا تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور جب پاؤں ڈھانپ جاتے تو سر ننگا ہو جاتا تو آپ نے ان کا سر ڈھانپ دیا اور ان کے علاوہ شہداء احد میں سے کسی ایک کی بھی نماز نہ پڑھی اور فرمایا میں قیامت کے دن تم پر گواہ ہوں گا۔ —— تو اس حدیث میں ہے کہ اس دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ شہداء احد میں سے کسی کی نماز جنازہ نہیں پڑھی ان کی نماز جنازہ پڑھی اور وہ شہداء احد میں سے افضل تھے تو اگر شہداء پر نماز جنازہ پڑھنے کا طریقہ جاری نہ ہوتا تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر بھی نہ پڑھتے جیسا کہ ان کو غسل نہیں دیا کیونکہ شہداء کو غسل نہیں دیا جاتا تو اس حدیث کا مطلب یہ ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی دوسروں کی نہیں پڑھی۔ —— تو اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ آپ نے شدت تکلیف کے باعث ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھی صحابہ کرام نے ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ —— دوسری حدیث میں آتا ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس دن حضرت حمزہ اور دیگر شہداء رضی اللہ عنہم کی نماز جنازہ پڑھی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے احد کے دن رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے دس شہداء اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاشیں رکھی گئیں آپ نے ان پر نماز جنازہ پڑھی پھر دس کو اٹھا لیا گیا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی میت موجود رہی پھر دس کو رکھا گیا تو حضرت حمزہ اور ان دس پر نماز جنازہ پڑھی اسی طرح دس دس کر کے رکھی جاتیں، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی میت ہر بار موجود رہتی)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اُحد کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء کی لاشیں لانے کا حکم دیا آپ ان پر نماز پڑھنے لگے تو شہداء اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہم کو رکھا جاتا آپ ان پر سات تکبیریں کہتے پھر وہ اٹھا لیے جاتے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا جاتا پھر نو کو لایا جاتا اور

سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَرْفَعُونَ وَيُتْرَكُ حَمْزَةُ ثُمَّ يُجَاءُ بِتِسْعَةٍ فَيُكَبِّرُ عَلَيْهِمْ سَبْعًا حَتّٰى فَرَغَ عَنْهُمْ۔

آپ ان پر سات تکبیریں کہتے یہاں تک کہ آپ ان سے فارغ ہو گئے۔

۵۲۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ يَعْنِي عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ يَوْمَ أُحُدٍ بِحَمْزَةَ فَسُجِّيَ بِبُرْدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهِ فَكَبَّرَ تِسْعَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ أُتِيَ بِالْقَتْلٰى يُصَفُّونَ وَيُصَلِّي عَلَيْهِمْ وَعَلَيْهِ مَعَهُمْ۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں حکم دیا تو ان کو ایک چادر سے ڈھانپا گیا پھر آپ نے ان پر نماز جنازہ پڑھی تو نو تکبیریں کہیں پھر دوسرے شہداء کو لایا گیا ان کو ترتیب سے رکھا گیا تو آپ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اور ان کے ساتھ ہی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر بھی نماز پڑھی۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ قَدْ خَالَفَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِيمَا رَوَيْنَا عَنْهُ قَبْلَ هٰذَا وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ هٰذَا أَيْضًا عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْغِفَارِيِّ۔

تو حضرت ابن عباس اور ابن زبیر (رضی اللہ عنہم) پہلے مروی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف بیان کرتے ہیں اور حضرت ابو مالک غفاری سے اسی کی مثل مروی ہے۔

۵۲۱۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَالِكٍ الْغِفَارِيَّ قَالَ كَانَ قَتْلٰى أُحُدٍ يُؤْتٰى بِتِسْعَةٍ وَعَاشِرُهُمْ حَمْزَةُ فَيُصَلِّي عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُحْمَلُونَ ثُمَّ يُؤْتٰى بِتِسْعَةٍ فَيُصَلِّي عَلَيْهِمْ وَحَمْزَةُ مَكَانَهُ حَتّٰى صَلّٰى عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت حصین بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو مالک غفاری رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں احد کے شہداء کو لایا جاتا وہ نو ہوتے اور دسویں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان پر نماز جنازہ پڑھتے اور حضرت حمزہ کی میت بدستور رہی ہوتی حتیٰ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کی نماز جنازہ پڑھی۔

وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى قَتْلٰى أُحُدٍ بَعْدَ مَقْتَلِهِمْ بِثَمَانِ سِنِينَ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد پر ان کی شہادت کے آٹھ سال بعد نماز جنازہ پڑھی۔

۵۲۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ إِنَّ آخِرَ مَا خَطَبَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلّٰى عَلٰى شُهَدَاءِ أُحُدٍ ثُمَّ رَقِيَ

حضرت ابو الخیر فرماتے ہیں انہوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ہمیں آخری خطبہ دیا وہ یہ تھا کہ آپ نے شہداء احد کی نماز جنازہ پڑھی پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا میں تم سے آگے جانے والا ہوں[1] اور میں تم پر

---

[1] فرط آگے جانے والے کو کہتے ہیں یعنی آپ نے فرمایا کہ میں آگے جا کر جنت میں تمہاری مہمان نوازی کا انتظام کروں گا۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اکرم کا یہ وفات نہیں منایا ہوتا کیونکہ آپ کا تشریف لے جانا ہم مسلمانوں کے لیے بہتر ہے۔ دوسری بات یہ کہ آپ نے فرمایا میں تم پر گواہ ہوں اس سے اندازہ ہوتا کہ

عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَكُمْ فَرَطٌ وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ.

گواہ ہوں۔

٥٢٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ.

حضرت عقبہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن باہر تشریف لائے تو شہداء احد پر عام میت جیسی نماز پڑھی۔

فَفِيْ حَدِيْثِ عُقْبَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى قَتْلٰى أُحُدٍ بَعْدَ مَقْتَلِهِمْ بِثَمَانِيْ سِنِيْنَ فَلَا يَخْلُوْا صَلٰوتُهُ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ مِنْ أَحَدِ ثَلٰثَةِ مَعَانٍ إِمَّا أَنْ يَكُوْنَ سُنَّتُهُمْ كَانَتْ أَنْ لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِمْ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ الْحُكْمُ بَعْدُ بِأَنْ يُصَلّٰى عَلَيْهِمْ أَوْ أَنْ يَكُوْنَ تِلْكَ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ صَلَّاهَا عَلَيْهِمْ تَطَوُّعًا وَلَيْسَ لِلصَّلٰوةِ عَلَيْهِمْ أَصْلٌ فِي السُّنَّةِ وَالْإِيْجَابِ أَوْ يَكُوْنَ مِنْ سُنَّتِهِمْ أَنْ لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِمْ بِحَضْرَةِ الدَّفْنِ وَيُصَلّٰى عَلَيْهِمْ بَعْدَ طُوْلِ هٰذِهِ الْمُدَّةِ لَا يَخْلُوْا فِعْلُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذِهِ الْمَعَانِي الثَّلٰثَةِ.

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد پر ان کی شہادت کے آٹھ سال بعد نماز جنازہ پڑھی تو اس وقت آپ کا ان کی نماز جنازہ پڑھنا تین میں سے کسی ایک وجہ سے ہوگا۔ یا تو اس لیے کہ پہلے شہداء پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جاتی تھی پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا کہ اب ان پر نماز پڑھی جائے یا یہ کہ آپ نے ان پر بطور نفل نماز پڑھی۔ ان پر نماز پڑھنے کا طریقہ لازمی نہ تھا اور سنت ہی یہ واجب تھی یا یہ کہ دفن کرتے وقت ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے بلکہ ایک مدت دراز گزرنے کے بعد پڑھی جائے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ان تین وجوہ سے خالی نہیں۔

فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا أَمْرَ الصَّلٰوةِ عَلٰى سَائِرِ الْمَوْتٰى هُوَ أَنْ يُصَلّٰى عَلَيْهِمْ قَبْلَ دَفْنِهِمْ ثُمَّ تَكَلَّمَ النَّاسُ فِي التَّطَوُّعِ عَلَيْهِمْ قَبْلَ أَنْ يُدْفَنُوْا أَوْ بَعْدَ مَا يُدْفَنُوْنَ فَجَوَّزَ ذٰلِكَ قَوْمٌ وَكَرِهَهُ آخَرُوْنَ فَأَمْرُ السُّنَّةِ فِيْهِ أَوْكَدُ مِنَ التَّطَوُّعِ لِإِجْتِمَاعِهِمْ عَلَى السُّنَّةِ وَاخْتِلَافِهِمْ فِي التَّطَوُّعِ فَإِنْ كَانَ قَتْلٰى أُحُدٍ مِمَّنْ تُطُوِّعَ بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِمْ كَانَ فِيْ ثُبُوْتِ ذٰلِكَ السُّنَّةُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَيْهِمْ قَبْلَ أَوَانِ وَقْتِ التَّطَوُّعِ بِهَا عَلَيْهِمْ وَكُلُّ تَطَوُّعٍ فَلَهُ أَصْلٌ فِي الْفَرْضِ فَإِنْ ثَبَتَ أَنَّ تِلْكَ الصَّلٰوةَ كَانَتْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطَوُّعًا تَطَوَّعَ بِهِ فَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ إِلَّا وَالصَّلٰوةُ عَلَيْهِمْ سُنَّةٌ كَالصَّلٰوةِ

جب ہم نے اس پر غور کیا تو تمام فوت ہونے والوں کا حکم یوں پایا کہ ان کو دفن کرنے سے پہلے نماز جنازہ پڑھی جائے پھر نفلی نماز جنازہ میں بھی فقہاء نے گفتگو کی ہے چاہے وہ دفن کرنے سے پہلے ہو یا بعد۔ ایک جماعت نے اسے جائز قرار دیا جبکہ دوسرے گروہ کے نزدیک یہ مکروہ ہے۔ تو نفل کے مقابلے میں سنت والی بات زیادہ مؤکد ہے کیونکہ سنت ہونے پر اجماع ہے اور نفل میں اختلاف ہے تو اگر شہداء احد ان لوگوں میں سے تھے جن پر نفلی نماز پڑھی گئی تو اس میں اس بات کا ثبوت ہے کہ نفل نماز کے وقت سے پہلے ان پر نماز کا طریقہ تھا اور ہر نفلی نماز کی فرض نماز میں اصل ہے۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز بطور نفل پڑھی ہے تو یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب دوسروں کی طرح ان پر نماز پڑھنے کا طریقہ بھی جاری ہو اگر ان پر نماز اس لیے پڑھی کہ دفن کے وقت ان کی نماز جنازہ نہ پڑھنے کا حکم منسوخ ہو گیا تو آپ کی ادائیگی اسی نماز سے لازم آتا ہے کہ ان پر نماز پڑھنے کا طریقہ رائج تھا اور دفن

على غيرهم فإن كانت صلاته عليهم لعلة نسخ بفعله الأول وتركه الصلاة عليهم فإن صلاته هذه عليهم توجب أن من سنتهم الصلاة عليهم وأن تركه الصلاة عليهم عند دفنهم منسوخ وإن كانت صلاته عليهم إنما كانت لأن هكذا سنتهم أن لا يصلى عليهم إلا بعد هذه المدة وأنهم خصوا بذلك فقد يحتمل أن يكون كذلك حكم سائر الشهداء أن لا يصلى عليهم إلا بعد مضي مثل هذه المدة ويجوز أن يكون سائر الشهداء يعجل الصلاة عليهم غير شهداء أحد فإن سنتهم كانت تأخير الصلاة عليهم إلا أنه قد ثبت بكل هذه المعاني أن من سنتهم ثبوت الصلاة عليهم إما بعد حين وإما قبل الدفن ثم كان الكلام بين المختلفين في وقتنا هذا إنما هو في إثبات الصلاة عليهم قبل الدفن أو في تركها البتة

کے وقت ان کی نماز جنازہ نہ پڑھنے کا حکم منسوخ ہو گیا اور اگر اس لیے ان پر نماز جنازہ پڑھی گئی کہ اتنی مدت کے بعد ان پر نماز جنازہ پڑھی جائے اور یہ ان کے ساتھ مخصوص ہے تو اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ تمام شہداء کے لیے یہی حکم ہو کہ اتنا عرصہ گزرنے کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھی جائے اور یہ ہو سکتا ہے کہ شہداء اُحد کے علاوہ دوسروں پر جلدی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہو اور ان کے لیے تاخیر کا طریقہ جاری ہو۔ بہر حال ان تینوں وجوہ سے ثابت ہوا کہ شہداء پر نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے چاہے ایک عرصہ بعد ہو یا دفن سے پہلے پھر اختلاف تو اس بات کا تھا کہ دفن سے پہلے ان کی نماز جنازہ پڑھی جائے یا نہ، تو جب اس حدیث سے دفن کے بعد ان کی نماز جنازہ ثابت ہو گئی تو دفن سے پہلے تو زیادہ مناسب ہے۔

فلما ثبت في هذا الحديث الصلاة عليهم بعد الدفن كانت الصلاة عليهم قبل الدفن أحرى وأولى ثم قد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم في غير شهداء أحد أنه صلى عليهم.

٥٢٣- فمن ذلك ما حدثنا ابن أبي داود قال ثنا نعيم بن حماد قال أنا عبد الله بن المبارك قال أنا ابن جريج قال أخبرني عكرمة بن خالد أن ابن أبي عمار أخبره عن شداد بن الهاد أن رجلا من الأعراب جاء النبي صلى الله عليه وسلم فآمن به واتبعه وقال أهاجر معك فأوصى به النبي صلى الله عليه وسلم بعض أصحابه

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شہداء احد کے علاوہ پر نماز جنازہ پڑھنا ثابت ہے۔

حضرت شداد بن ہاد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک دیہاتی بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا آپ پر ایمان لایا آپ کی پیروی کی اور عرض کیا کہ میں آپ کے ساتھ ہجرت کروں گا۔ پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں بعض صحابہ کرام کو (کچھ) تاکیدی حکم دیا۔ اس کے بعد جب غزوہ ہوا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اشیاء بطور غنیمت حاصل کیں۔ آپ نے ان کو تقسیم فرمایا تو اس کا حصہ بھی مقرر کیا۔ جو کچھ اس کے لیے مقرر فرمایا وہ صحابہ کرام کو دے دیا۔ وہ ان کے اونٹ چرایا

فلما كانت غزوة غنم رسول الله صلى الله عليه وسلم فيها أشياء فقسم وقسم له فأعطى أصحابه ما قسم له وكان يرعى ظهرهم فلما جاء دفعوه إليه فقال ما هذا؟ قالوا قسم قسمه لك رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخذه فجاء به النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا محمد ما هذا؟ قال قسمته لك قال ما على هذا اتبعتك ولكني اتبعتك على أن أرمى ههنا وأشار إلى حلقه بسهم فأموت وأدخل الجنة فقال إن تصدق الله يصدقك فلبثوا قليلا ثم نهضوا إلى العدو فأتي به النبي صلى الله عليه وسلم يحمل قد أصابه سهم حيث أشار فقال النبي صلى الله عليه وسلم أهو هو؟ قالوا نعم قال صدق الله فصدقه وكفنه النبي صلى الله عليه وسلم في جبة النبي صلى الله عليه وسلم ثم قدمه فصلى عليه فكان مما ظهر من صلاته عليه اللهم إن هذا عبدك خرج مهاجرا في سبيلك فقتل شهيدا أنا شهيد عليه.

ففي هذا الحديث إثبات الصلاة على الشهداء الذين لا يغسلون لأن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الحديث لم يغسل الرجل وصلى عليه **فثبت** بهذا الحديث أن كذلك حكم الشهيد المقتول في سبيل الله في المعركة يصلى عليه ولا يغسل فهذا الحكم هذا الباب من طريق تصحيح معاني الآثار۔ **وأما** النظر في ذلك فإنا رأينا الميت حتف أنفه يغسل ويصلى عليه ورأينا إذا صلي عليه ولم يغسل كان في حكم من لم يصل عليه فكانت الصلاة عليه مضمنة بالغسل الذي يتقدمها إن كان الغسل ممن كان جازت الصلاة عليه وإن لم يكن غسل لم تجز الصلاة

کر آگا تو جب وہ آیا تو انھوں نے اس کا حصہ اسے دے دیا اس نے پوچھا یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام نے فرمایا یہ تمہارا حصہ ہے جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے لیے مقرر کیا ہے وہ اسے لے کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا عرض کیا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا میں نے یہ تیرا حصہ رکھا ہے اس نے کہا میں نے اس بات پر آپ کی بیعت نہیں کی بلکہ اس لیے آپ کی بیعت کی ہے کہ اس جگہ تیر لگے اس نے حلق کی طرف اشارہ کیا پھر مر کر جنت میں داخل ہو جاؤں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اللہ تعالیٰ کی تصدیق کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری بات کو سچ کر دے گا تھوڑی دیر ٹھہرنے کے بعد صحابہ کرام دشمن کی طرف اٹھے پھر وہ بارگاہ رسالت میں اس طرح لایا گیا کہ جس جگہ کی طرف اس نے اشارہ کیا تھا وہاں تیر لگا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا یہ وہی شخص ہے انھوں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا اس نے اللہ کی تصدیق کی اور اللہ تعالیٰ نے اس کی بات سچ کر دی آپ نے اسے اپنے جبہ مبارک میں کفن دیا اور اسے آگے کر کے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ آپ کی نماز سے جو کچھ ظاہر ہوا اس میں یہ الفاظ بھی تھے۔ یا اللہ! بے شک یہ تیرا بندہ ہے تیرے راستے میں ہجرت کرتے ہوئے نکلا پھر اس نے شہادت کی موت پائی میں اس پر گواہ ہوں —— اس حدیث میں ان شہداء پر نماز جنازہ پڑھنے کا ثبوت ہے جنھیں غسل نہیں دیا جاتا کیونکہ اس حدیث کے مطابق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو غسل نہیں دیا اور نماز پڑھی۔

تو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ معرکہ جنگ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے والے کا یہی حکم ہے کہ اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے لیکن اسے غسل نہ دیا جائے۔ —— اس باب کا تصحیح معانی روایات کے طور پر یہ بیان ہے جبکہ غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یوں ہے کہ ہم دیکھتے ہیں طبعی موت مرنے والے میت کو غسل دیا جاتا ہے اور اس کی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جب غسل دیے بغیر اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے تو وہ اس شخص کے حکم میں ہے جس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی گئی تو گویا

عليه ثم رأينا الشهيد قد سقط أن يغسل فالنظر على ذلك أن يسقط ما هو مضمن بحكم الغسل.

ففي هذا ما يوجب ترك الصلوة عليه إلا أن في ذلك معنى وهو أنا رأينا غير الشهيد يغسل ليطهر وهو قبل أن يغسل في حكم غير الطاهر لا ينبغي الصلوة عليه ودفنه على حالة تلك حتى ينقل عنها بالغسل ثم رأينا الشهيد لا بأس بدفنه على حالة تلك قبل أن يغسل وهو في حكم سائر الموتى الذين قد غسلوا فالنظر على ذلك أن يكون في الصلوة عليهم في حكم سائر الموتى الذين قد غسلوا هذا هو النظر في هذا الباب مع ما قد شهد له من الآثار وهو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى.

۵۲۵۔ وقد حدثنا ابن أبي داود قال ثنا الخطاب بن عثمان الفوزي قال ثنا إسمعيل بن عياش عن سعيد بن عبد الله قال سمعت مكحولا يسأل عبادة بن أوفى النميري عن الشهداء أيصلى عليهم فقال عبادة نعم.

فهذا عبادة بن أوفى يقول هذا ومغازي أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما كان جلها هناك نحو الشام فلم يكن يخفى على أهله ما كانوا يصنعون بشهدائهم من الغسل والصلوة وغير ذلك.

اس کی نماز پہلے کیے جانے والے غسل کو شامل ہوتی ہے اگر غسل پایا گیا تو نماز جنازہ جائز ہے اگر نہیں دیا گیا تو نماز جائز نہیں پھر ہم شہید کو دیکھتے ہیں کہ اس سے غسل ساقط ہو گیا۔ تو قیاس کا تقاضا ہے کہ جو چیز غسل کے ساتھ مشروط وہ بھی ساقط ہو تو قیاس کے مطابق شہید پر نماز جنازہ کا ترک لازم آتا ہے لیکن یہاں ایک اور بات ہے وہ یہ کہ ہم دیکھتے ہیں کہ غیر شہید کو پاک کرنے کے لیے غسل دیا جاتا ہے وہ غسل سے پہلے غیر طاہر کے حکم میں ہوتا ہے لہٰذا اس پر نماز پڑھنا مناسب نہیں اور نہ اسے اس حالت میں دفن کرنا اچھا ہے حتیٰ کہ غسل کے ذریعے یہ حالت بدل دی جائے۔ پھر ہم شہید کو دیکھتے ہیں کہ اسے غسل سے پہلے دفن کرنے میں کوئی حرج نہیں اور وہ ان میتوں کے حکم میں ہے جن کو غسل دیا گیا تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ ان (شہداء) کی نماز جنازہ کا حکم وہی ہو جو ان فوت شدہ کا ہے جن کو غسل دیا گیا۔ اس باب میں قیاس یہی ہے اور اسے روایات کی تائید بھی حاصل ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

حضرت سعید بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حضرت عبادہ بن اوفیٰ نمیری رضی اللہ عنہ سے شہداء کی نماز جنازہ پڑھنے کے بارے میں پوچھ رہے تھے تو انھوں نے فرمایا ہاں (پڑھی جائے)۔

تو یہ حضرت عبادہ بن اوفیٰ رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بڑی بڑی لڑائیاں ملک شام کی طرف ہوئیں تو وہاں کے رہنے والوں پر یہ بات مخفی نہ تھی کہ شہداء کے غسل اور نماز جنازہ کے بارے میں وہ کیا عمل کرتے تھے۔

باب الطفل يموت أيصلى عليه أم لا

باب ۱۰: بچے کی میت پر نماز جنازہ پڑھی جائے یا نہ؟

۵۲۶۔ حدثنا ابن أبي عمران قال ثنا أبو خيثمة قال ثنا يعقوب بن إبراهيم بن سعد قال ثنا أبي عن

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ

إسحاق عن عبد الله بن أبي بكر عن عمرة عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دفن إبنه إبراهيم ولم يصل عليه.

٥٢٧. حدثنا ابن أبي داود قال ثنا محمد بن يحيى النيسابوري قال ثنا يعقوب فذكر بإسناده مثله.

قال أبو جعفر فذهب قوم إلى أنه لا يصلى على الطفل واحتجوا في ذلك بهذا الحديث ورووا في ذلك أيضا عن سمرة بن جندب.

٥٢٨. حدثنا أحمد بن داود قال ثنا أبو معمر قال ثنا عبد الوارث قال ثنا عقبة بن يسار قال حدثني عثمان بن جحاش وكان ابن أخي سمرة بن جندب قال مات ابن لسمرة وكان سقي فسمع بكاء فقال ما هذا؟ فقالوا على فلان مات فنهى عن ذلك ثم دعا بطست أو نقير فغسل بين يديه وكفن بين يديه ثم قال لمولاه فلان انطلق به إلى حفرته فإذا وضعته في لحده فقل بسم الله وعلى سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم أطلق عقد رأسه وعقد رجليه وقل اللهم لا تحرمنا أجره ولا تفتنا بعده قال ولم يصل عليه.

٥٢٩. حدثنا إبراهيم بن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة يعني عن خلاس عن ابن جحاش عن سمرة بن جندب أن صبيا له مات فقال ادفنوه ولا تصلوا عليه فإنه ليس عليه إثم ثم ادعوا الله لأبويه أن يجعله لهما فرطا وأجرا.

وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا بل يصلى على الطفل.

٥٣٠. واحتجوا في ذلك بما حدثنا يونس قال أنا سفيان عن طلحة بن يحيى بن طلحة عن عمته عائشة بنت طلحة عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت جاءت الأنصار بصبي لهم إلى النبي صلى الله عليه وسلم يصلي عليه فقلت أو قيل له هنيئا له يا رسول الله لم يعمل

کو دفن کیا لیکن ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی۔

حضرت محمد بن یحییٰ نیشاپوری فرماتے ہیں ہمیں حضرت یعقوب نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اسی کی مثل (روایت کیا)۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ بچے کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے انھوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا۔

حضرت عثمان بن جحاش جو حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں، فرماتے ہیں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کا ایک صاحبزادہ فوت ہو گیا جسے دودھ پلایا گیا تھا انھوں نے رونے کی آواز سنی تو فرمایا یہ کیا ہے؟ عرض کیا گیا فلاں مرنے والے پر (رو رہے) ہیں تو انھوں نے منع فرما دیا پھر ایک تھال یا نقیر (کھجور کے تنے کو اندر سے کھرچ کر برتن بنایا جاتا ہے) منگوایا اور اپنے سامنے غسل دلایا اور کفن پہنایا پھر اپنے ایک غلام سے فرمایا اسے اس کی قبر پر لے جاؤ اور جب قبر میں رکھو تو کہو بسم اللہ وعلی سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نام سے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر رکھ رہا ہوں،

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ان کا ایک بچہ فوت ہو گیا انھوں نے فرمایا اسے دفن کرو اور اس پر نماز جنازہ نہ پڑھو۔ کیونکہ یہ بے گناہ ہے پھر اس کے ماں باپ کے لیے دعا مانگو کہ اللہ تعالیٰ اسے ان کے لیے وسیلۂ نجات بنائے۔

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ بچے کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ انھوں نے یوں استدلال کیا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں انصار اپنے ایک بچے کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں میں نے عرض کیا یا کسی نے کہا یا رسول اللہ! اسے مبارک ہو اس نے بالکل گناہ نہیں کیا اور نہ اس کا وقت پایا یہ جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہے آپ نے فرمایا کیا کوئی اور بات بھی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا فرمایا تو اس کے اہل بھی پیدا کیے اور وہ اپنے

سُوءًا قَطُّ وَلَمْ يُدْرِكْهُ، عُصْفُورٌ مِنْ عَصَافِيرِ الْجَنَّةِ فَقَالَ أَوَغَيْرُ ذٰلِكَ، إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا خَلَقَ الْجَنَّةَ خَلَقَ لَهَا أَهْلًا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ النَّارَ وَخَلَقَ لَهَا أَهْلًا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ۔

آباء کی پشتوں میں ہیں اور جہنم کو پیدا کیا تو وہاں جانے والے بھی پیدا کیے اور وہ اپنے آباء کی پشتوں میں ہیں

۵۳۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عُمَيْرِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حِينَ تُوُفِّيَ فَأَتَاهُمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ وَرَاءَهُ وَأُمُّ سُلَيْمٍ وَرَاءَ أَبِي طَلْحَةَ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ غَيْرُهُمْ وَإِنَّمَا كَانَ تَزَوُّجُ أَبِي طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ بَعْدَ قُدُومِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ بِمُدَّةٍ وَعُمَيْرٌ وَلَدُهُ مِنْهَا فِي ذٰلِكَ النِّكَاحِ تُوُفِّيَ وَهُوَ طِفْلٌ۔

حضرت عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمیر بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ کی وفات پر حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو بلا بھیجا آپ تشریف لائے اور نماز جنازہ پڑھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے تھے حضرت ابو طلحہ آپ کے پیچھے اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا ان کے پیچھے تھیں ان کے علاوہ کوئی نہ تھا حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مدینہ طیبہ تشریف لانے کے ایک عرصہ بعد حضرت ام سلیم سے نکاح کیا تھا۔ اسی نکاح سے حضرت عمیر پیدا ہوئے جو فوت ہو گئے تھے اور ابھی بچے تھے۔

فَهٰذَا أَخُوهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ يَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَيْهِ۔

تو ان کے بھائی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھی۔

۵۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ سَعِيدٍ الْجُبَيْرِيُّ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ فِيمَا يَحْسَبُ عَبْدُ الْعَزِيزِ يَشُكُّ فِي أَبِيهِ خَاصَّةً عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطِّفْلُ يُصَلَّى عَلَيْهِ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مرنے والے) بچے کی نماز پڑھی جائے۔

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ مَنْ صَلَّيْتُمْ عَلَيْهِ أَطْفَالُكُمْ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن پر تم نماز جنازہ پڑھتے ہو تو ان میں بچے زیادہ حقدار ہیں۔

وقد قال عامر الشعبي إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد كان صلى على ابنه إبراهيم ولم يكن يقول ذلك إلا وقد كان ثبت عنده.

۵۳۴- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا أبو عامر عن سفيان عن جابر عن الشعبي قال مات إبراهيم بن رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو ابن ستة عشر شهرا فصلى عليه النبي صلى الله عليه وسلم.

۵۳۵- حدثنا الحسن بن عبد الله بن منصور قال ثنا الهيثم بن جميل قال حدثني شريك عن جابر فذكر مثله بإسناده غير أنه قال وهو ابن ستة عشر شهرا أو ثمانية عشر شهرا.

ففي هذه الآثار إثبات الصلاة على الأطفال فلما تضادت الآثار في ذلك وجب أن ننظر إلى ما عليه عمل المسلمين الذي قد جرت عليه عادتهم فيعمل على ذلك ويكون ناسخا لما خالفه فكانت عادة المسلمين الصلاة على أطفالهم فثبت ما وافق ذلك من الآثار وانتفى ما خالفه فهذا وجه هذا الباب من طريق الآثار. وأما وجهه من طريق النظر فإنا رأينا الأطفال يغسلون باتفاق المسلمين على ذلك وقد رأينا البالغين كل من غسل منهم صلي عليه ومن لم يغسل من الشهداء ففيه اختلاف فمن الناس من يصلي عليه ومنهم من لا يصلي عليه فكان الغسل لا يكون إلا وبعده صلاة وقد تكون الصلاة ولا غسل قبلها فلما كان الأطفال يغسلون كما يغسل البالغون ثبت أن يصلى عليهم كما يصلى على البالغين فهذا هو النظر في هذا الباب وقد وافق ما جرت عليه

حضرت عامر شعبی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی اور یہ بات ثبوت کے بغیر نہیں کہہ سکتے۔

حضرت جابر حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا سولہ ماہ کی عمر میں وصال ہوا تو آپ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی۔

حضرت شریک حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اسی کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے فرمایا کہ سولہ مہینے یا اٹھارہ ماہ کے تھے۔

ان روایات میں بچوں کی نماز جنازہ کا ثبوت ہے تو جب روایات میں بظاہر تضاد ہے تو ہم پر واجب ہے کہ ہم دیکھیں مسلمانوں کا معمول کیا ہے تاکہ اس پر عمل کیا جائے اور وہ دوسرے حکم کے لئے ناسخ قرار پائے تو مسلمانوں کی عادت بچوں کی نماز جنازہ پڑھنا ہے پس اس کے مطابق روایات ثابت ہو گئیں اور مخالف روایات کی نفی ہو گئی۔ روایات کے طریقے پر اس باب کا بیان یہ ہے اور غور و فکر کے طور پر اس کا بیان یوں ہے کہ ہم دیکھتے ہیں میت بچوں کو بالاتفاق غسل دیا جاتا ہے اور جن بالغوں کو غسل دیا جاتا ہے ان کی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے اور جن شہداء کو غسل نہیں دیا جاتا ان کی نماز جنازہ میں اختلاف ہے تو بعض لوگوں کی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے اور بعض کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جاتی تو جہاں غسل ہوگا اس کے بعد نماز ہوگی اور بعض اوقات نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے لیکن اس سے پہلے غسل نہیں ہوتا تو جب بڑوں کی طرح بچوں کو بھی غسل دیا جاتا ہے تو ثابت ہوا کہ بالغوں کی طرح ان کی نماز جنازہ بھی پڑھی جائے۔ اس باب میں قیاس کا تقاضا یہی ہے اور یہ مسلمانوں کے معمول کے بھی موافق ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ یہ بات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے بھی مروی ہے۔

عَادَةُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَى الْاَطْفَالِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَاَبِیْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ وَقَدْ رُوِیَ ذٰلِكَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰى فِی الدَّارِ عَلٰى مَوْلُوْدٍ لَهُ ثُمَّ اَمَرَ بِهِ فَحُمِلَ فَدُفِنَ۔

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِیُّ وُرِثَ وَصُلِّیَ عَلَيْهِ۔

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ اَبِیْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّهُ اُسْتُفْتِیَ فِیْ صَبِیٍّ مَوْلُوْدٍ مَاتَ اَيُصَلّٰى عَلَيْهِ قَالَ نَعَمْ۔

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رض صَلّٰى عَلٰى مَنْفُوْسٍ لَمْ يَعْمَلْ خَطِيْئَةً قَطُّ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

بَابُ الْمَشْیِ بَيْنَ الْقُبُوْرِ بِالنِّعَالِ

۵۴۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِیُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ سُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ بَشِيْرُ بْنُ نَهِيْكٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَمْشِیْ بَيْنَ الْقُبُوْرِ فِیْ نَعْلَيْنِ فَقَالَ وَيْحَكَ يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ اَلْقِ سِبْتِيَّتَيْكَ۔

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں اپنے ایک (فوت شدہ) بچے کی نماز جنازہ پڑھی پھر اسے اٹھانے کا حکم دیا تو اسے دفن کر دیا گیا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب بچہ (پیدا ہونے کے بعد) آواز نکالے تو اس کی وراثت بھی تقسیم کی جائے اور اس کی نماز جنازہ بھی پڑھی جائے۔

حضرت منصور بن ابو منصور رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ان سے اس بچے کی نماز جنازہ پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا جو پیدا ہوتے ہی مر گیا تو انھوں نے فرمایا "ہاں" (نماز جنازہ پڑھی جائے)۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو ایک نومولود پر جس نے ابھی کوئی گناہ نہیں کیا تھا، نماز پڑھتے ہوئے دیکھا میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا یا اللہ! اسے عذاب قبر سے بچا۔

باب ۱۰۸: قبرستان میں جوتوں کے ساتھ چلنا۔

حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو قبرستان میں جوتوں سمیت چل رہا تھا۔ فرمایا اے چمڑوں (جوتوں) والے تجھ پر افسوس ہے، جوتے اتار دے۔

۵۴۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَسْوَدِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا فَكَرِهُوا الْمَشْيَ بِالنِّعَالِ بَيْنَ الْقُبُورِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ بِخَلْعِ النَّعْلَيْنِ لَا لِأَنَّهُ كَرِهَ الْمَشْيَ بَيْنَ الْقُبُورِ بِالنِّعَالِ لٰكِنْ لِمَعْنًى آخَرَ مِنْ قَذَرٍ رَآهُ فِيهِمَا يُقَذِّرُ الْقُبُورَ وَقَدْ رَأَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى وَعَلَيْهِ نَعْلَاهُ ثُمَّ أُمِرَ بِخَلْعِهِمَا فَخَلَعَهُمَا وَهُوَ يُصَلِّي فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عَلٰى كَرَاهَةِ الصَّلٰوةِ فِي النَّعْلَيْنِ وَلٰكِنَّهُ لِلْقَذَرِ الَّذِي كَانَ فِيهِمَا. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى إِبَاحَةِ الْمَشْيِ بَيْنَ الْقُبُورِ بِالنِّعَالِ.

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا فِي الْمُؤْمِنِ إِذَا دُفِنَ فِي قَبْرِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ حِينَ يُوَلُّونَ عَنْهُ مُدْبِرِينَ.

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض رَفَعَهُ مِثْلَهُ.

فَهٰذَا يُعَارِضُ الْحَدِيثَ الْأَوَّلَ إِذَا كَانَ مَعْنَاهُ عَلٰى مَا حَمَلَهُ عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى

حضرت وکیع، حضرت اسود سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، ایک جماعت نے اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے قبرستان میں جوتوں سمیت چلنا ناپسند کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ممکن ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کو منع فرمانا اس لیے نہ ہو کہ آپ قبرستان میں جوتوں کے ساتھ چلنے کو ناپسند کرتے تھے بلکہ اس کی کوئی اور وجہ ہو مثلاً جوتوں میں کوئی نجاست وغیرہ دیکھی ہو جس کی وجہ سے قبروں کو نجاست لگ سکتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نعلین مبارک میں نماز پڑھی پھر اتارنے کا حکم دیا گیا تو آپ نے حالت نماز میں اتار دیں۔ تو یہ حکم اس لیے نہ تھا کہ جوتوں کے ساتھ نماز پڑھنا مکروہ ہے بلکہ اس گندگی کی وجہ سے تھا جو ان (نعلین) میں لگا ہوا تھا ___ حالانکہ خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات مروی ہیں جن سے قبرستان میں جوتوں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کے بارے میں ایک طویل حدیث ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ جب اسے قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، وہ ان (لوگوں) کے جوتوں کی آواز سنتا ہے جب وہ واپس لوٹتے ہیں۔

حضرت عبدالوہاب بن عطا فرماتے ہیں مجھے محمد بن عمرو نے خبر دی انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سدی اپنے باپ سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مرفوع حدیث روایت کرتے ہیں۔

یہ روایت پہلی حدیث کے خلاف ہے لیکن اس صورت میں جب اسے اس معنیٰ پر محمول کیا جائے جو پہلے قول والوں نے مراد

وَلٰكِنَّا لَا نَحْمِلُهُ عَلَى الْمُعَارَضَةِ وَنَجْعَلُ الْحَدِيْثَيْنِ صَحِيْحَيْنِ فَنَجْعَلُ النَّهْيَ الَّذِيْ كَانَ فِيْ حَدِيْثِ بَشِيْرٍ لِلنَّجَاسَةِ الَّتِيْ كَانَتْ فِي النَّعْلَيْنِ لِئَلَّا تُنَجِّسَ الْقُبُوْرَ كَمَا قَدْ نُهِيَ اَنْ يُتَغَوَّطَ عَلَيْهَا اَوْ يُبَالَ وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَدُلُّ عَلٰى اِبَاحَةِ الْمَشْيِ بِالنِّعَالِ الَّتِيْ لَا قَذَرَ فِيْهَا بَيْنَ الْقُبُوْرِ. فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ وَقَدْ جَاءَتِ الْاٰثَارُ مُتَوَاتِرَةً عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَدْ ذَكَرْنَا عَنْهُ مِنْ صَلَاتِهِ فِيْ نَعْلَيْهِ وَمِنْ خَلْعِهِ اِيَّاهُمَا فِيْ وَقْتِ مَا خَلَعَهُمَا لِلنَّجَاسَةِ الَّتِيْ كَانَتْ فِيْهِمَا وَمِنْ اِبَاحَةِ النَّاسِ الصَّلٰوةَ فِي النِّعَالِ.

۵۴۵۔ فَمِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَخَلَعَ مَنْ خَلْفَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى خَلْعِ نِعَالِكُمْ قَالُوْا رَاَيْنَاكَ خَلَعْتَ فَخَلَعْنَا فَقَالَ اِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ فِيْ اَحَدِهِمَا قَذَرًا فَخَلَعْتُهُمَا لِذٰلِكَ فَلَا تَخْلَعُوْا نِعَالَكُمْ.

۵۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُقَيْلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ مَسْلَمَةَ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ الْاَزْدِيِّ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي النَّعْلَيْنِ فَقَالَ نَعَمْ.

۵۴۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ وَلَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ اَتٰى اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالَ

یا لیکن ہم اسے مخالفت پر محمول نہیں کرتے بلکہ ہم دونوں حدیثوں کو صحیح قرار دیتے ہیں۔ حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جس ممانعت کا ذکر ہے ہم اسے جوتوں میں نجاست ہونے کی صورت پر محمول کرتے ہیں تاکہ قبریں نجاست آلود نہ ہوں جیسا کہ ان پر قضائے حاجت یا پیشاب کرنے کی ممانعت ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ایسے جوتوں کے ساتھ قبرستان میں چلنے کے جواز کو ثابت کرتی ہے جن میں نجاست نہ ہو۔ —— معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے اس باب کا یہ بیان ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایات میں آیا ہے کہ آپ نعلین مبارک میں نماز پڑھتے تھے اور آپ نے ان کو کچھ گندا وغیرہ لگنے کی وجہ سے اتارا اور (اب بھی) لوگوں کے لیے جوتوں میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے دوران نماز نعلین مبارک اتار دیئے آپ کے پیچھے نماز پڑھنے والوں نے بھی اتار دیے آپ نے فرمایا تم نے جوتے کیوں اتارے انھوں نے عرض کیا ہم نے آپ کو نعلین مبارک اتارتے دیکھ کر اپنے جوتے اتار دیے ہیں آپ نے فرمایا حضرت جبریل علیہ السلام نے مجھے بتایا کہ ان میں سے ایک کے ساتھ گندا وغیرہ لگا ہوا ہے تو میں نے اس لیے اتارے پس تم اپنے جوتے نہ اتارو۔

حضرت ابوسلمہ سعد بن یزید ازدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نعلین مبارک میں نماز پڑھتے تھے؟ انھوں نے فرمایا ہاں۔

———

حضرت ابواسحٰق، حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور انھیں ان سے سماعت حاصل نہیں فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے۔

أبو موسى: تقدم يا أبا عبد الرحمن فإنك أقدم سنا وأعلم، فقال: تقدم أنت فإنما أتيناك في منزلك ومسجدك فأنت أحق، فتقدم أبو موسى فخلع نعليه، فلما سلم قال: ما أردت إلى خلعهما؟ أبالوادي المقدس بطوى أنت؟ لقد رأينا رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي في الخفين والنعلين۔

۵۴۸۔ حدثنا ابن أبي داود قال ثنا أبو الوليد قال ثنا حماد بن سلمة عن أبي نعامة عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أتى أحدكم المسجد فلينظر في نعليه فإن كان فيهما أذى أو قذر فليمسحهما ثم ليصل فيهما۔

۵۴۹۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا أبو الوليد قال ثنا أبو عوانة عن عبد الملك بن عمير عن رجل من بني الحارث بن كعب قال كنت جالسا مع أبي هريرة فقال رجل يا أبا هريرة أنت نهيت الناس أن يصلوا في نعالهم فقال ما فعلت غير أني ورب هذه الحرمة رأيت النبي صلى الله عليه وسلم صلى إلى هذا المقام وإن نعليه عليه۔

۵۵۰۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا أبو حذيفة قال ثنا سفيان عن عبد الملك قال أخبرني من سمع أبا هريرة رضی یقول إن رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى في نعليه۔

۵۵۱۔ حدثنا فهد قال ثنا محمد بن سعيد قال أنا شريك عن زياد الحارثي قال سمعت أبا هريرة رضی فذكر مثله۔

۵۵۲۔ حدثنا ربيع الجيزي وصالح بن عبد الرحمن قالا ثنا عبد الله بن مسلمة قال ثنا

نماز کا وقت ہوا تو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابو عبد الرحمٰن آگے بڑھیں آپ ہم سے عمر اور علم کے اعتبار سے بڑے ہیں انھوں نے فرمایا آپ آگے ہوں ہم آپ کے گھر اور آپ کی مسجد میں آئے ہیں آپ کا حق زیادہ ہے۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ آگے ہوئے اور انھوں نے اپنے جوتے اتار دیئے جب سلام پھیرا تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ نے جوتے اتارنے کا قصد کیوں کیا، کیا آپ وادیٔ مقدس میں ہیں؟ [illegible]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک مسجد میں آئے تو اپنے جوتوں کو دیکھے اگر ان میں کوئی نجاست لگی ہو تو اسے صاف کر کے ان میں نماز پڑھے۔

بنو حارث بن کعب میں سے ایک شخص نے فرمایا کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی نے عرض کیا اے ابو ہریرہ! آپ لوگوں کو جوتوں میں نماز پڑھنے سے روکتے ہیں فرمایا میں نے تو نہیں روکا، مجھے اس جگہ کی حرمت کی قسم! میں نے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقام پر نعلین پہنے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

حضرت عبد الملک فرماتے ہیں مجھے اس شخص نے بتایا جس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نعلین مبارک میں نماز پڑھی ہے۔

حضرت زیاد حارثی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت محمد بن اسماعیل فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن ابی حبیبہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ تمہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

مُجَمِّعُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمٰعِيلَ قَالَ قِيلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ مَا تَذْكُرُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي نَعْلَيْهِ۔

۵۵۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى حَافِيًا وَمُنْتَعِلًا۔

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ ابْنَ حُرَيْثٍ يَقُولُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْنِ مَخْصُوفَتَيْنِ۔

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ وَأَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ فِي حَدِيثِ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ وَفِي حَدِيثِ أَبِي الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا جَدُّهُ أَوْسُ بْنُ أَبِي أَوْسٍ قَالَ كَانَ جَدِّي يُصَلِّي فَيَأْمُرُنِي أَنْ أُنَاوِلَهُ نَعْلَيْهِ فَيَنْتَعِلُ وَيَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ۔

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ فَذَكَرَ مِثْلَ مَا ذَكَرَ أَبُو بَكْرَةَ عَنْ وَهْبٍ۔

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ الطَّائِفِيَّ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ أَوْ أَوْسِ بْنِ أَبِي أَوْسٍ قَالَ أَقَمْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِصْفَ شَهْرٍ فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي وَعَلَيْهِ نَعْلَانِ مُقَابَلَتَانِ۔

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو رَبِيعَةَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ

کے بارے میں کیا یاد ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ آپ نے نعلین مبارک میں نماز پڑھی ہے۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ننگے پاؤں اور جوتے پہن کر (دونوں طرح) نماز پڑھتے تھے۔

حضرت سدی سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھے اس شخص نے خبر دی جس نے ابن حریث سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلے ہوئے یا (پیوند لگے ہوئے) جوتوں میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

حضرت عمرو بن اوس سے (اور دوسری روایت کے مطابق) حضرت اوس بن اوس کے پوتے سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں میرے جدامجد نماز پڑھتے وقت مجھے حکم دیتے کہ میں ان کو ان کا جوتا پکڑا دوں وہ اسے پہنتے اور فرماتے میں نے رسول اکرم کو دیکھا آپ نعلین پہنے ہوئے نماز پڑھتے تھے۔

حضرت ابن مرزوق فرماتے ہیں ہم سے حضرت وہب نے بیان کیا پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا جو حضرت ابوبکرہ نے حضرت وہب سے روایت کیا ہے۔

حضرت اوس بن اوس یا حضرت اوس بن ادلیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں آدھا مہینہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کھڑا ہوتا رہا میں نے دیکھا کہ آپ تسمول والے جوتوں کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔

حضرت سعید بن فیروز اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ثقیف کا ایک وفد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ

بن أرطاة عن عبد الملك عن سعيد بن نمران عن أبيه أن وفد ثقيف لما قدموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا فرأيناه يصلي وعليه نعلان متقابلتان فلما كان دخول المساجد بالنعال غير مكروه وكانت الصلاة بها أيضا غير مكروهة كان المشي بها بين القبور أحرى أن لا يكون مكروها وهذا قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى۔

بَابُ الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ!

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا محمد بن خزيمة قال ثنا مسلم بن إبراهيم قال ثنا مبارك بن فضالة قال ثنا نصر بن راشد عن جابر بن عبد الله أن رجلا من بني عذرة دفن ليلا ولم يصل عليه النبي صلى الله عليه وسلم فنهى عن الدفن ليلا۔

۵۶۰۔ حَدَّثَنَا فهد قال ثنا محمد بن عمران قال حدثني أبي قال حدثني ابن أبي ليلى عن نافع عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تدفنوا موتاكم بالليل۔

قَالَ أبو جعفر فكره قوم دفن الموتى في الليل واحتجوا في ذلك بهذا الحديث۔ وَخَالَفَهُمْ في ذلك آخرون فلم يروا بالدفن في الليل بأسا۔

۵۶۱۔ وَاحْتَجُّوا في ذلك بما حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو أحمد قال ثنا محمد بن مسلم عن عمرو بن دينار عن جابر قال رأى في المقبرة ليلا نارا فإذا النبي صلى الله عليه وسلم في قبر وهو يقول ناولوني صاحبكم۔

۵۶۲۔ حَدَّثَنَا فهد قال ثنا أبو نعيم قال ثنا

میں حاضر ہوا وہ کہتے ہیں ہم نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا آپ نے جوتے پہنے ہوئے تھے۔ پس جب جوتوں کے ساتھ مساجد میں داخل ہونا مکروہ نہیں اسی طرح ان میں نماز پڑھنا بھی مکروہ نہیں تو قبرستان میں ان کے ساتھ چلنا اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ مکروہ نہ ہو۔ یہ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

باب ۱۰۹: رات کے وقت دفن کرنا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنو عذرہ کے ایک شخص کو رات کے وقت دفن کیا گیا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی تھی آپ نے رات کو دفن کرنے سے منع فرما دیا۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مردوں کو رات کے وقت دفن نہ کرو۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت کے نزدیک رات کے وقت مردوں کو دفن کرنا مکروہ ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ ــــ لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہیں وہ رات کے وقت دفن

انھوں نے یوں استدلال کیا ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک رات قبرستان میں آگ (روشنی) دکھائی دی اچانک (دیکھا تو) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر میں (کھڑے) فرما رہے تھے اپنے ساتھی کو میرے حوالے کرو۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَوْ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ مِثْلَهُ وَزَادَ وَهُوَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ۔

فرماتے ہیں مجھے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا یا فرمایا میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل سنا اور یہ اضافہ فرمایا کہ یہ شخص قرآن پاک بلند آواز سے پڑھا کرتا تھا۔

فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ إِبَاحَةُ الدَّفْنِ فِي اللَّيْلِ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ النَّهْيُ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي الْبَابِ الْأَوَّلِ لَيْسَ مِنْ طَرِيقِ كَرَاهَةِ الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ وَلَكِنْ لِإِرَادَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى جَمِيعِ مَوْتَى الْمُسْلِمِينَ لِمَا يَكُونُ لَهُمْ فِي ذَلِكَ مِنَ الْفَضْلِ وَالْخَيْرِ بِصَلَاتِهِ عَلَيْهِمْ۔

تو اس حدیث میں رات کو دفن کرنے کا جواز ہے اور باب کے شروع میں ہم نے جس نہی کا ذکر کیا ہے ہو سکتا ہے وہ اس وجہ سے نہ ہو کہ رات کو دفن کرنا مکروہ ہے بلکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارادے کی وجہ ہو کہ آپ فوت ہونے والے تمام مسلمانوں کی نماز جنازہ پڑھیں کیونکہ آپ کا ان کی نماز جنازہ پڑھنا ان کے لیے فضیلت اور بہتری کا باعث ہے۔

۵۶۳۔ فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَعْرِفَنَّ أَحَدًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ مَاتَ إِلَّا آذَنْتُمُونِي لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ فَإِنَّ صَلَاتِي عَلَيْهِمْ رَحْمَةٌ۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ہر فوت ہونے والے مسلمان کا پتہ نہیں چلتا لہٰذا تم مجھے اطلاع دیا کرو، کیونکہ ان پر میری نماز رحمت ہے۔

۵۶۴۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَقْبَرَةَ فَصَلَّى عَلَى رَجُلٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ وَقَالَ مُلِئَتْ هَذِهِ الْمَقْبَرَةُ نُورًا بَعْدَ أَنْ كَانَتْ مُظْلِمَةً عَلَيْهِمْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہیں کہ آپ قبرستان میں داخل ہوئے اور ایک شخص پر اس کے دفن ہونے کے بعد نماز جنازہ پڑھی اور فرمایا یہ قبرستان نور سے بھر گیا جبکہ پہلے یہ ان پر تاریک تھا۔

فَيَكُونُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِنَهْيِهِ عَنْ دَفْنِ الْمَوْتَى فِي اللَّيْلِ لِيَكُونَ هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْهِمْ فَيُصِيبُونَ بِصَلَاتِهِ مَا وَصَفْنَا مِنَ الْفَضْلِ وَقَدْ قِيلَ إِنَّهُ إِنَّمَا نَهَى عَنْ ذَلِكَ لِمَعْنًى غَيْرِ هَذَا۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت دفن کرنے سے اس لیے منع فرمایا کہ آپ ان کی نماز جنازہ پڑھیں اور آپ کی نماز سے ان کو وہ فضیلت حاصل ہو جس کا ہم نے ذکر کیا ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ نے کسی اور وجہ سے منع فرمایا۔

۵۶۵ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حُمْرَانَ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ قَوْمًا كَانُوا

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک گروہ اپنے مُردوں کو اچھی طرح کفن نہیں دیتا تھا لہٰذا وہ رات کو دفن کر

يَسْأَلُوْنَ الْغُفَّارَ مَوْتَاهُمْ قَبْلَ فَتْوٰهُمْ لَيْلًا فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَفْنِ اللَّيْلِ۔ فَاَخْبَرَ الْحَسَنُ اَنَّ النَّهْيَ عَنِ الدَّفْنِ لَيْلًا اِنَّمَا كَانَ بِهٰذِهِ الْعِلَّةِ لَا لِاَنَّ اللَّيْلَ يُكْرَهُ الدَّفْنُ فِيْهِ۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوٌ مِنْ ذٰلِكَ۔

دیتے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت دفن کرنے سے منع فرمایا۔

تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رات کو دفن کرنے کی کراہت اس وجہ سے تھی اس لیے نہیں کہ رات کو دفن کرنا مکروہ ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

۵۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِهِ قُبِضَ فَكُفِّنَ غَيْرَ طَائِلٍ وَدُفِنَ لَيْلًا فَزَجَرَ اَنْ يُقْبَرَ رَجُلٌ لَيْلًا لِكَيْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ يُضْطَرَّ اِلٰى ذٰلِكَ وَقَالَ اِذَا وَلِيَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ نَجْمَعُ فِيْ هٰذَا يَعْنِي الْحَدِيْثَ الْعِلَّتَيْنِ اللَّتَيْنِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ ارشاد فرمایا آپ نے ایک صحابی کا ذکر فرمایا جس کا انتقال ہوا تو اسے کوئی اچھا کفن نہ دیا گیا اور رات کو دفن کر دیا گیا پس آپ نے رات کو دفن کرنے پر ڈانٹ پلائی۔ تاکہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں البتہ اس بات (رات کو دفن کرنے) پر مجبور ہوں (تو کراہت نہیں) اور آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا ولی ہو تو اسے اچھا کفن دے۔

۵۶۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ بُهْلُوْلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ مَا عَلِمْنَا بِدَفْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَمِعْنَا صَوْتَ الْمَسَاحِيْ فِيْ اٰخِرِ اللَّيْلِ لَيْلَةَ الْاَرْبِعَاءِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین کا اس وقت پتہ چلا جب ہم نے بدھ کی شب رات کے آخری حصے میں کدال کی آواز سنی۔

وَهٰذَا بِحَضْرَةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُنْكِرُهُ اَحَدٌ مِنْهُمْ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ مَا كَانَ مِنْ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّفْنِ لَيْلًا اِنَّمَا كَانَ لِعَارِضٍ لَا لِاَنَّ اللَّيْلَ يُكْرَهُ الدَّفْنُ فِيْهِ اِذَا لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لِعَارِضٍ وَقَدْ قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا اَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ وَاَنْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى يَمِيْلَ وَحِيْنَ

اور یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں ہوا اور کسی نے اس سے انکار نہیں کیا۔ پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کے وقت دفن کرنے سے منع کرنا کسی اور وجہ سے تھا اس لیے نہیں کہ کسی عارضے کے بغیر بھی رات کو دفن کرنا مکروہ ہے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تین اوقات ایسے ہیں جن میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھنے اور میت کو دفن کرنے سے روکتے تھے طلوع آفتاب کے وقت یہاں تک کہ بلند ہو جائے، دوپہر کے وقت یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے اور سورج غروب ہوتے وقت حتی کہ غروب ہو جائے۔

المدفون بالليل۔

تضيف الشمس للغروب حتى تغرب. وقد ذكرنا باسناده فيما تقدم من كتابنا هذا فدل ذلك أن ما سوى هذه الأوقات بخلافها في الصلاة على الموتى ودفنهم في الكراهة.

ہم یہ حدیث اس کی سند کے ساتھ اس سے پہلے اپنی اس کتاب میں ذکر کر چکے ہیں تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان اوقات کے علاوہ اوقات میں میت پر نماز پڑھنے اور ان کو دفن کرنے کے سلسلے میں کراہت کے خلاف حکم رکھتا ہے۔

۵۶۸۔ وقد حدثنا روح ابن الفرج قال ثنا يحيى بن عبد الله بن بكير قال حدثني الليث عن عقيل ح وحدثنا أحمد بن داود قال ثنا إسحق بن الطبيع قال ثنا عبد الرزاق عن معمر قالا جميعا عن الزهري عن عروة عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت دفن علي بن أبي طالب فاطمة رضي الله تعالى عنهما ليلا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا کو رات کے وقت دفن کیا۔

۵۶۹۔ حدثنا نصر بن مرزوق وابن أبي داود قالا ثنا أبو صالح قال حدثني الليث عن عقيل عن الزهري فذكر باسناده مثله۔

حضرت عقیل، حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فهذا علي رضي الله عنه لم ير بالدفن في الليل بأسا ولم ينكر ذلك أبو بكر رضي الله عنه وعمر رضي الله عنه ولا أحد من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

تو یہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں جو رات کے وقت تدفین میں کچھ حرج نہیں سمجھتے اور حضرت ابوبکر صدیق، حضرت فاروق اعظم اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اس بات پر اعتراض نہیں کرتے۔

۵۷۰۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج بن منهال قال حدثنا حماد بن سلمة عن حجاج بن المنهال قال حدثنا حماد بن سلمة عن هشام ابن عروة عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها قالت دفن أبو بكر ليلا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رات کے وقت دفن کیا گیا۔

۵۷۱۔ حدثنا بكر بن إدريس قال ثنا أبو عبد الرحمن المقرئ قال ثنا أبو عبد الرحمن المقرئ قال ثنا موسى بن علي قال سمعت أبي عن عقبة أن رجلا سأله أيقبر بالليل فقال نعم قبر أبو بكر رضي الله عنه بالليل فلا نرى بالدفن ليلا بأسا وهو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى۔

حضرت موسیٰ بن علی فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا وہ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ان سے پوچھا کیا رات کو تدفین ہو سکتی ہے انھوں نے فرمایا ہاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رات کے وقت دفن کیا گیا پس ہم رات کے وقت دفن کرنے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ١١ الْجُلُوْسِ عَلَى الْقُبُوْرِ

٥٧٢۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْ إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنْ أَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُصَلُّوْا إِلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تَجْلِسُوْا عَلَيْهَا۔

باب ١١: قبروں پر بیٹھنا

حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قبروں کی طرف (منہ کر کے) نماز نہ پڑھو اور نہ ہی ان پر بیٹھو۔

٥٧٣۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيَّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبدالرحمٰن ابن یزید بن جابر نے حضرت بسر بن عبیداللہ حضرمی سے سنا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

٥٧٤۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ بُسْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ وَاثِلَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت بسر سے مروی ہے انھوں نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

٥٧٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الْمُبَارَكِ يَقُوْلُ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ۔

حضرت واثلہ بن اسقع فرماتے ہیں میں نے حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا۔

٥٧٦۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ السَّلَمِيِّ ثُمَّ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ رَاٰنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر پر دیکھا تو فرمایا قبر سے اتر جاؤ۔ صاحب قبر کو اذیت نہ دو اور نہ وہ تمہیں اذیت دے (یعنی اس کی وجہ سے تمہیں تکلیف نہ پہنچے)۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرٍ فَقَالَ انْزِلْ عَنِ الْقَبْرِ لَا تُؤْذِ صَاحِبَ الْقَبْرِ فَلَا يُؤْذِيكَ۔

۵۷۷۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَجْصِيصِ الْقُبُوْرِ وَالْكِتَابَةِ عَلَيْهَا وَالْجُلُوْسِ عَلَيْهَا وَالْبِنَاءِ عَلَيْهَا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو بطور تکلف (از زینت) چونا کرنے ان پر لکھنے ان پر بیٹھنے اور عمارت تعمیر کرنے سے منع فرمایا۔ ؎

۵۷۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَفْصٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت حفص، حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل بیان کیا۔

۵۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ ثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ نَضْرِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ تُجْلَسَ عَلَى الْقُبُوْرِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

۵۸۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ حَتّٰى تُحْرِقَ ثِيَابَهُ وَتَخْلُصَ إِلٰى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کا انگارے پر بیٹھنا کہ وہ اس کے کپڑے جلا کر جسم تک پہنچ جائے، قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَلَّدُوْهَا وَكَرِهُوْا مِنْ أَجْلِهَا الْجُلُوْسَ عَلَى الْقُبُوْرِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَمْ يَنْهَ عَنْ ذٰلِكَ لِكَرَاهَةِ الْجُلُوْسِ عَلَى الْقَبْرِ وَلٰكِنَّهُ أَرَادَ بِهِ الْجُلُوْسَ لِلْغَائِطِ أَوِ الْبَوْلِ وَذٰلِكَ جَائِزٌ فِي اللُّغَةِ يُقَالُ جَلَسَ فُلَانٌ لِلْغَائِطِ وَجَلَسَ فُلَانٌ لِلْبَوْلِ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان روایات کو اپناتے ہوئے قبروں پر بیٹھنے کو ناپسند کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے قبروں پر بیٹھنے کو ناپسند کرتے ہوئے اس سے منع نہیں فرمایا بلکہ قضائے حاجت اور پیشاب کے لیے بیٹھنا مراد ہے اور لغت میں یہ استعمال جائز ہے کہا جاتا فلاں قضائے حاجت کے لیے بیٹھا فلاں پیشاب کے لیے بیٹھا۔ انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

۵۸۱۔ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

حضرت ابو امامہ فرماتے

؎ قبر پر یوں عمارت بنانا کہ قبر اس کے اندر آجائے حسب ضرورت جائز ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں مثلاً اولیاء کرام کے مزارات پر اس نیت سے عمارت بنائی جا سکتی ہے کہ زائرین کے لیے آسانی ہو اور زینت کی نیت سے نہ ہو اور نہ ہی عام لوگوں کی قبروں پر عمارت بنائی جائے۔ ۱۲ ہزاروی

بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ هَلُمَّ يَا ابْنَ أَخِي أُخْبِرْكَ إِنَّمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجُلُوسِ عَلَى الْقُبُورِ لِحَدَثِ غَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ فَبَيَّنَ زَيْدٌ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ الْجُلُوسَ الْمَنْهِيَّ عَنْهُ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ مَا هُوَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض نَحْوٌ مِنْ ذٰلِكَ۔

پس حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے (ابو امامہ سے) فرمایا اے بھتیجے! آؤ میں تمہیں بتاؤں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر قضائے حاجت یا پیشاب کے لیے بیٹھنے سے منع فرمایا — تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں اس ممانعت کی وضاحت کر دی جس کا پہلی روایات میں ذکر ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

۵۸۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ أَخْبَرَهُمْ قَالَ إِنَّمَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ عَلَى قَبْرٍ يَبُولُ عَلَيْهِ أَوْ يَتَغَوَّطُ فَكَأَنَّمَا جَلَسَ عَلَى جَمْرَةِ نَارٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قبر پر پیشاب یا قضائے حاجت کے لیے بیٹھے گویا وہ آگ کے انگارے پر بیٹھا۔

۵۸۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَعَدَ عَلَى قَبْرٍ يَتَغَوَّطُ عَلَيْهِ أَوْ بَالَ فَكَأَنَّمَا قَعَدَ عَلَى جَمْرَةٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قبر پر بیٹھ کر قضائے حاجت یا پیشاب کرے گویا وہ انگارے پر بیٹھا

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْجُلُوسَ الْمَنْهِيَّ عَنْهُ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ هُوَ هٰذَا الْجُلُوسُ فَأَمَّا الْجُلُوسُ لِغَيْرِ ذٰلِكَ فَلَمْ يَدْخُلْ فِي ذٰلِكَ النَّهْيِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالَى۔ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا۔

تو اس سے ثابت ہوا کہ پہلی روایات میں جس بیٹھنے سے ممانعت کا ذکر ہے وہ یہی ہے کسی دوسرے مقصد کے لیے بیٹھنا اس ممانعت میں داخل نہیں حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی یہ بات مروی ہے۔

۵۸۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ أَبِي

حضرت یحییٰ بن ابی محمد بیان کرتے ہیں کہ آل علی رضی اللہ عنہم کے ایک غلام نے ان سے بیان کیا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ قبروں پر بیٹھتے تھے وہ غلام فرماتے

مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ مَوْلًى لِآلِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كَانَ يَجْلِسُ عَلَى الْقُبُورِ وَقَالَ الْمَوْلَى كُنْتُ أَبْسُطُ لَهُ فِي الْمَقْبَرَةِ فَيَتَوَسَّدُ قَبْرًا ثُمَّ يَضْطَجِعُ۔

ہیں میں آپ کے لیے (کپڑا) وغیرہ بچھاتا آپ قبر سے ٹیک لگا کر لیٹ جاتے۔

۵۸۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَ يَجْلِسُ عَلَى الْقُبُورِ۔

حضرت بکیر فرماتے ہیں حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قبروں پر بیٹھ جایا کرتے تھے (قبر کے ساتھ بیٹھنا مراد ہے)۔

۴۔ كِتَابُ الزَّكٰوةِ

بَابُ ١١١ الصَّدَقَةِ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ

باب ۱۱۱: بنو ہاشم کو صدقہ دینا

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَتْ عِيرٌ الْمَدِينَةَ فَاشْتَرٰى مِنْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَاعًا فَبَاعَهُ بِرِبْحِ أَوَاقِ فِضَّةٍ فَتَصَدَّقَ بِهَا عَلٰى أَرَامِلِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ثُمَّ قَالَ لَا أَعُوْدُ أَنْ أَشْتَرِيَ بَعْدَهَا شَيْئًا أَبَدًا وَلَيْسَ ثَمَنُهُ عِنْدِي۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک قافلہ مدینہ طیبہ آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کچھ سامان خریدا پھر اسے چند اوقیہ چاندی کے نفع پر بیچ کر بنو عبدالمطلب کے محتاج لوگوں (اور بیواؤں) پر صدقہ کر دیا اور فرمایا میں اس کے بعد اس وقت تک کوئی چیز نہیں خریدوں گا جب تک میرے پاس اس کی قیمت نہ ہو۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَأَبَاحُوا الصَّدَقَةَ عَلٰى بَنِي هَاشِمٍ۔ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَجُوْزُ الصَّدَقَةُ مِنَ الزَّكٰوةِ وَالتَّطَوُّعِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ عَلٰى بَنِي هَاشِمٍ وَهُمْ كَالْأَغْنِيَاءِ فَمَا حَرُمَ عَلَى الْأَغْنِيَاءِ مِنَ الصَّدَقَةِ فَهُوَ عَلٰى بَنِي هَاشِمٍ حَرَامٌ فُقَرَاءَ كَانُوْا أَوْ أَغْنِيَاءَ وَكُلُّ مَا يَحِلُّ لِلْأَغْنِيَاءِ مِنْ غَيْرِ بَنِي هَاشِمٍ فَهُوَ حَلَالٌ لِبَنِي

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے بنو ہاشم کو زکوٰۃ دینا جائز قرار دیا ہے ____ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ بنو ہاشم کو زکوٰۃ اور نفلی صدقہ وغیرہ دینا جائز نہیں وہ مالدار لوگوں کی طرح ہیں پس جو صدقہ اغنیاء کو دینا حرام ہے وہ بنو ہاشم پر بھی حرام ہے وہ محتاج ہوں یا مالدار، اور جو کچھ بنو ہاشم کے علاوہ مالداروں کے لیے جائز ہے وہ بنو ہاشم کے فقراء اور امراء سب کے لیے جائز ہے۔ ہمارے نزدیک پہلی

هَاشِمٍ فُقَرَاؤُهُمْ وَأَغْنِيَاؤُهُمْ وَلَيْسَ عَلَى أَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ عِنْدَنَا حُجَّةٌ فِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ لِأَنَّهُ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَا تَصَدَّقَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ عَلَى أَرَامِلِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَمْ يَجْعَلْهُ مِنْ جِهَةِ الصَّدَقَةِ الَّتِي تَحْرُمُ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ فِي قَوْلِ مَنْ يُحَرِّمُهَا عَلَيْهِمْ وَلٰكِنْ جَعَلَهَا مِنْ جِهَةِ الصَّدَقَةِ الَّتِي تَحِلُّ لَهُمْ وَقَدْ رَأَيْنَا الْأَغْنِيَاءَ مِنْ غَيْرِ بَنِي هَاشِمٍ قَدْ يَتَصَدَّقُ الرَّجُلُ عَلَى أَحَدِهِمْ بِدَارِهِ أَوْ بِعَبْدِهِ فَيَكُونُ ذٰلِكَ جَائِزًا حَلَالًا وَلَا يُحَرِّمُهُ عَلَيْهِ مَالُهُ فَكَانَ مَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ بِمَالِهِ مِنَ الصَّدَقَاتِ هُوَ الزَّكٰوةُ وَالْكَفَّارَاتُ وَالصَّدَقَاتُ الَّتِي يُتَقَرَّبُ بِهَا إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَأَمَّا الصَّدَقَاتُ الَّتِي يُرَادُ بِهَا طَرِيقُ الْهِبَاتِ وَإِنْ سُمِّيَتْ صَدَقَاتٍ فَلَا فَكَذٰلِكَ بَنُو هَاشِمٍ حَرُمَ عَلَيْهِمْ لِقَرَابَتِهِمْ مِنَ الصَّدَقَاتِ مِثْلُ مَا حَرُمَ عَلَى الْأَغْنِيَاءِ بِأَمْوَالِهِمْ فَأَمَّا مَا كَانَ لَا يَحْرُمُ عَلَى الْأَغْنِيَاءِ بِأَمْوَالِهِمْ فَإِنَّهُ لَا يَحْرُمُ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ بِقَرَابَتِهِمْ **فَلِهٰذَا** جَعَلْنَا مَا كَانَ تَصَدَّقَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَرَامِلِهِمْ مِنْ جِهَةِ الْهِبَاتِ وَإِنْ سُمِّيَ ذٰلِكَ صَدَقَةً وَهٰذَا الَّذِي يَنْبَغِي أَنْ يُحْمَلَ تَأْوِيلُ ذٰلِكَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ عَلَيْهِ۔

حدیث میں اس قول والوں کے خلاف کوئی دلیل نہیں، کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبدالمطلب کے فقراء کو جو صدقہ دیا ہے ممکن ہے وہ اس صدقہ سے نہ ہو جو حرام قرار دینے والوں کے نزدیک بنو ہاشم پر حرام ہے بلکہ اس صدقہ سے ہو جو ان کے لیے حلال ہے ہم دیکھتے ہیں کہ بعض اوقات کوئی شخص غیر بنو ہاشم امراء کو اپنا مکان یا غلام وغیرہ دیتا ہے تو وہ اس کے لیے حلال اور جائز ہوتا ہے اور اس کا مال اسے اس پر حرام نہیں کرتا۔ اس کے مال کی وجہ سے اس پر جو صدقات حرام ہیں وہ زکوٰۃ کفارے اور وہ صدقات ہیں جن سے تقرب خداوندی مقصود ہوتا ہے لیکن جن صدقات سے ہبہ وغیرہ مقصود ہوتا ہے اگرچہ ان کا نام صدقہ رکھا گیا لیکن وہ حرام نہیں۔ اسی طرح بنو ہاشم پر ان کی (سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے) قرابت کی وجہ سے حرام ہے لیکن جو چیز امراء پر ان کے اموال کی وجہ سے حرام نہیں وہ بنو ہاشم پر ان کی قرابت کی وجہ سے حرام نہیں۔ اسی لیے ہم نے اس صدقہ کو جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان فقراء کو دیا ہبہ کی جہت سے قرار دیا اگرچہ اس کو صدقہ کہا جاتا ہے اُس حدیث کو اسی معنی پر محمول کرنا مناسب ہے، کیونکہ ——

۵۸۷ - **لِأَنَّهُ** قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَدْ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ وَحَمَّادٌ ابْنَا زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَهْضَمٍ مُوسَى بْنِ سَالِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رض فَقَالَ مَا اخْتَصَّنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ دُونَ النَّاسِ إِلَّا بِثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَأَنْ لَا نُنْزِيَ الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تین باتوں کے ساتھ مخصوص کیا وضو کو مکمل کرنا، صدقہ نہ کھانا اور گھوڑیوں پر گدھا نہ چھوڑنا۔

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَهْضَمٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت حماد بن زید، حضرت ابوجہضم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا مُرَجَّى بْنُ رَجَاءٍ عَنْ أَبِي جَهْضَمٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت مرجا بن رجاء، حضرت ابوجہضم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَصَّهُمْ أَنْ لَا يَأْكُلُوا الصَّدَقَةَ فَلَيْسَ يَخْلُو الْحَدِيثُ الْأَوَّلُ مِنْ أَنْ يَكُونَ عَلَى مَا ذَكَرْنَا فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ فَيَكُونَ مَا أَبَاحَ لَهُمْ فِيهِ غَيْرَ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ الثَّانِي وَيَكُونَ مَعْنَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى مَا ذَكَرْنَا أَوْ يَكُونَ الْحَدِيثُ الْأَوَّلُ يُبِيحُ مَا مُنِعَ مِنْهُ هٰذَا الْحَدِيثُ الثَّانِي فَيَكُونُ هٰذَا الْحَدِيثُ الثَّانِي نَاسِخًا لَهُ لِأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ فِيهِ بَعْدَ مَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ مَخْصُوصُونَ بِهِ دُونَ النَّاسِ فَلَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ إِلَّا وَهُوَ قَائِمٌ فِي وَقْتِهِ ذٰلِكَ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جو اس حدیث میں بتاتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو صدقہ نہ کھانے کے ساتھ مختص کیا تو پہلی حدیث اس بات سے خالی نہیں جس کا ہم نے ذکر کیا لہٰذا آپ نے جو کچھ ان کے لیے جائز قرار دیا وہ اس کا غیر ہے جو دوسری حدیث میں ان پر حرام قرار دیا مفہوم دونوں کا وہی ہے جو ہم نے ذکر کیا یا پہلی حدیث میں وہ چیز حلال قرار دی گئی جس سے اس حدیث میں روکا گیا پس یہ اس کے لیے ناسخ ہوگی کیونکہ اس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بتاتے ہیں کہ یہ بات ہم سے خاص ہے دوسرے لوگوں کے لیے نہیں تو ایسا نہیں ہو سکتا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ حکم نہ ہو بلکہ آپ کی موجودگی میں ایسا ہی تھا۔

۵۱۰۔ فَإِنِ احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِي إِبَاحَةِ الصَّدَقَةِ عَلَيْهِمْ بِصَدَقَاتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَاطِمَةُ حِينَئِذٍ تَطْلُبُ صَدَقَةَ

اگر مستدل، صدقہ کے جواز پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقات سے استدلال کرتے ہوئے کہے۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو بتایا کہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیجا کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو عطا فرمایا اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مال وراثت دیا جائے اس وقت حضرت خاتون جنت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ طیبہ اور باغ فدک کے صدقات اور خیبر کے خمس میں سے باقی کا مطالبہ کر رہی تھیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہماری وراثت

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِيْ هٰذَا الْمَالِ وَإِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيْ ذٰلِكَ بِمَا عَمِلَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

نہیں ہوتی ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس مال سے کھاتے ہیں اور اللہ کی قسم! میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ کو اس حال سے نہیں بدلوں گا جس پر وہ آپ کے عہد مبارک میں تھا اور اس میں وہی عمل کروں گا جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔

٥٩١۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَا ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت عقیل، حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

٥٩٢۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنُ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِيُّ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنَّهٗ قَدْ حَضَرَ الْمَدِيْنَةَ أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ وَقَدْ أَمَرْنَا لَهُمْ بِرَضْخٍ فَاقْسِمْهُ فِيْهِمْ فَبَيْنَا أَنَا كَذٰلِكَ إِذْ جَاءَهٗ يَرْفَأُ فَقَالَ هٰذَا عُثْمَانُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَسَعْدٌ وَالزُّبَيْرُ وَلَا أَدْرِيْ أَذَكَرَ طَلْحَةَ أَمْ لَا يَسْتَأْذِنُوْنَ عَلَيْكَ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُمْ قَالَ ثُمَّ مَكَثْنَا سَاعَةً فَقَالَ هٰذَا الْعَبَّاسُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَسْتَأْذِنَانِ عَلَيْكَ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُمَا فَلَمَّا دَخَلَ الْعَبَّاسُ قَالَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ هٰذَا الرَّجُلِ وَهُمَا حِيْنَئِذٍ فِيْمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيْرِ فَقَالَ الْقَوْمُ اقْضِ بَيْنَهُمَا يَا أَمِيْرَ

حضرت مالک بن اوس بن حدثان نصری فرماتے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا پھر فرمایا تمہاری قوم کے کچھ خاندان مدینہ طیبہ میں آئے ہیں ہم نے ان کو کچھ عطیات دینے کا حکم دیا ہے اور میں انھیں تقسیم کرتا ہوں اسی دوران حضرت یرفاء آگئے اور انھوں نے بتایا کہ حضرت عثمان، عبد الرحمٰن، سعد اور زبیر رضی اللہ عنہم تشریف لائے ہیں اور اجازت مانگتے ہیں (راوی کہتے ہیں) مجھے معلوم نہیں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا بھی ذکر کیا یا نہیں، آپ نے فرمایا ان کو اجازت دو فرماتے ہیں پھر ہم کچھ دیر ٹھہرے تو انھوں نے خبر دی کہ حضرت عباس اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما آپ کے پاس آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں فرمایا ان کو اجازت دو جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو فرمایا اے امیر المؤمنین! میرے اور اس شخص کے درمیان فیصلہ فرمائیں اور وہ دونوں اس وقت اس مال فئ ل میں جھگڑ رہے تھے جو اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو

ل۔ کفار سے جنگ کی صورت میں جو مال حاصل ہو اس کو غنیمت کہتے ہیں اور جو جنگ کے بغیر صلح کے ذریعے حاصل ہو اسے مال فئ کہا جاتا ہے۔

المؤمنين وآخر خرج واحد منهما من صاحبه فقال عمر رضي الله عنه أنشدكم الله الذي بإذنه تقوم السماوات والأرض أتعلمون أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا نورث ما تركنا صدقة قالوا نعم قال ذلك ثم قال لهما مثل ذلك فقالا نعم قال فإني سأخبركم عن هذا الفيء إن الله عز وجل خص نبيه صلى الله عليه وسلم بشيء لم يعطه غيره فقال ما أفاء الله على رسوله منهم فما أوجفتم عليه من خيل ولا ركاب فكانت هذه لرسول الله صلى الله عليه وسلم خاصة ثم والله ما احتازها دونكم ولا استأثر بها عليكم ولقد قسمها رسول الله صلى الله عليه وسلم بينكم وبثها فيكم حتى بقي منها هذا المال فكان ينفق منه على أهله رزق سنة ثم يجمع ما بقي منه فجمع مال الله عز وجل فلما قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أبو بكر أنا ولي رسول الله صلى الله عليه وسلم بعده أعمل فيها بما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعمل ثم ذكر الحديث۔

۵۹۳۔ حدثنا أبو بكرة قال ثنا إبراهيم بن بشار قال ثنا سفيان قال ثنا عمرو بن دينار عن ابن شهاب فذكر مثله بإسناده وأثبت أن طلحة كان في القوم ولم يقل وبثها فيكم۔

۵۹۴۔ حدثنا يزيد بن سنان وأبو أمية قالا ثنا مالك بن أنس عن ابن شهاب فذكر بإسناده مثله وقال فكان ينفق منها على أهله۔

۵۹۵۔ حدثنا فهد قال ثنا أحمد بن يونس قال ثنا أبو شهاب عن سفيان وورقاء عن أبي الزناد عن عبد الرحمن الأعرج عن أبي هريرة رضي

بنو نضیر کے اموال سے عطا فرمایا اہل مجلس نے بھی عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین ان کے درمیان فیصلہ فرما دیں اور ان میں سے ہر ایک کو دوسرے سے نجات پہنچائیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں کیا تم جانتے ہو کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہماری وراثت نہیں ہوتی ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے انھوں نے عرض کیا ہاں آپ نے یہ بات فرمائی ہے پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سے بھی یہی بات فرمائی تو انھوں نے بھی فرمایا ہاں (ایسا فرمایا ہے) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا عنقریب میں تمہیں اس مال فے کے بارے میں بتاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص کیا کسی دوسرے کو عطا نہیں فرمایا۔ ارشاد خداوندی ہے۔ "اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (بغیر جنگ) دلایا اور تم نے اس پر گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے (۵۹-۶) تو یہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص تھا آپ نے اسے تم سے روک کر جمع نہیں کیا اور نہ اس کے ذریعے تم پر کسی کو ترجیح دی بلکہ اسے تمہارے درمیان تقسیم کیا اور تم پر خرچ کیا حتیٰ کہ اس سے یہ مال باقی رہ گیا آپ اس میں اپنے گھر والوں کا ایک سال کا خرچ نکالتے تھے پھر جو بچ جاتا اسے اللہ تعالیٰ کے مال کے طور پر جمع کرتے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں رسول اکرم

حضرت عمرو بن دینار، حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور ثابت کیا کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بھی ان میں تھے "اور جو تم پر خرچ کیا" کے الفاظ نقل نہیں کیے۔

حضرت مالک بن انس حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور فرمایا کہ آپ اپنے اہل بیت پر خرچ کرتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری وراثت بطور دینار اور روپیہ پیسہ تقسیم نہ ہوگی میرے اہل خانہ کے نفقہ اور عاملوں کے

أن قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقتسم ورثتي دينارا ما تركت بعد نفقة أهلي ومؤنة عاملي فهو صدقة.

قالوا ففي حديث أبي هريرة هذا ما يدل على أنها كانت صدقات في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم بقوله بعد مؤنة عاملي وعاملوه لا يكونون إلا وهو حي. **قالوا** ففي هذه الآثار ما قد دل على أن الصدقة لبني هاشم حلال لأن رسول الله صلى الله عليه وسلم وأهله وفيهم فاطمة بنته قد كانوا يأكلون من هذه الصدقة في حياة رسول الله صلى الله عليه وسلم فدل ذلك على إباحة سائر الصدقات لهم فكان الحجة عليهم في ذلك أن تلك الصدقة كصدقات الأوقاف وقد رأينا ذلك يحل للأغنياء.

ألا ترى أن رجلا لو وقف داره على رجل غني أن ذلك جائز ولا يمنعه ذلك غناه وحكم ذلك خلاف حكم سائر الصدقات من الزكوة والكفارات وما يتقرب به إلى الله عز وجل فكذلك من كان من بني هاشم ذلك لهم حلال وحكمه خلاف حكم سائر الصدقات التي قد ذكرنا. **ثم** قد جاءت بعد هذه الآثار عن رسول الله صلى الله عليه وسلم متواترة بتحريم الصدقة على بني هاشم.

۵۹۶- **فمما** جاء في ذلك ما حدثنا إبراهيم بن مرزوق قال ثنا وهب بن جرير قال ثنا شعبة عن يزيد بن أبي مريم عن أبي الحوراء السعدي قال قلت للحسن بن علي ما تحفظ من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أذكر أني أخذت تمرة من تمر الصدقة فجعلتها

وظائف کے بعد جو کچھ ہے وہ صدقہ ہے۔

محدثین فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں صدقات تھے کیونکہ آپ نے فرمایا "میرے عاملین کے وظائف کے بعد" اور آپ کے عاملین آپ کی ظاہری حیات طیبہ میں تھے۔ وہ فرماتے ہیں ان روایت میں اس بات پر دلالت ہے کہ بنوہاشم کے لیے صدقہ حلال ہے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں خود اور آپ کے اہل بیت جن میں آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں اسی صدقہ سے کھاتے تھے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے لیے تمام قسم کے صدقات حلال ہیں ــــــ پس ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ یہ تمام صدقات وقف مال کی طرح ہیں اور ہم دیکھتے تھے کہ وہ امراء کے لیے بھی حلال ہیں۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص اپنا مکان کسی مالدار آدمی کے لیے وقف کر دے تو یہ جائز ہے اور اس کا مالدار ہونا اسے اس سے نہیں روکتا اور اس کا حکم دیگر تمام صدقات یعنی زکوٰۃ، کفاروں اور جن صدقات کے ذریعے تقرب خداوندی مقصود ہوتا ہے کے خلاف ہے اسی طرح یہ بنوہاشم کے لیے بھی حلال ہے اور اس کا حکم ان تمام صدقات کے حکم کے خلاف ہے جن کا ہم نے ذکر کیا۔

پھر ان روایات کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایات آئی ہیں جن میں بنوہاشم پر صدقہ کی حرمت کا ذکر ہے۔

حضرت ابوالحوراء سعدی فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا تمہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا یاد ہے؟ انھوں نے فرمایا مجھے یاد ہے کہ میں نے صدقہ کی ایک کھجور لے کر منہ میں ڈالی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لعاب سمیت باہر نکال کر کھجوروں میں ڈال دیا ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! اس بچے کے لیے اس کھجور میں آپ پر کوئی حرج نہیں تھا۔ آپ

لِيْ فِيْ فَاَخْرَجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلُعَابِهَا فَاَلْقَاهَا فِي التَّمْرِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَانَ عَلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ التَّمْرَةِ لِهٰذَا الصَّبِيِّ قَالَ اِنَّا آلُ مُحَمَّدٍ لَا يَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ۔

۵۹۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ رض فَذَكَرَ نَحْوَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ فِيْ اٰخِرِهِ وَلَا لِاَحَدٍ مِنْ اَهْلِهِ۔

۵۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ اُسْتُعْمِلَ اَرْقَمُ بْنُ اَرْقَمَ الزُّهْرِيُّ عَلَى الصَّدَقَاتِ فَاسْتَتْبَعَ اَبَا رَافِعٍ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ يَا اَبَا رَافِعٍ اِنَّ الصَّدَقَةَ حَرَامٌ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَاِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ۔

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ قَالَ ثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ قَالَ اجْتَمَعَ رَبِيْعَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَالْعَبَّاسُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَا لَوْ بَعَثْنَا هٰذَيْنِ الْغُلَامَيْنِ لِيْ وَلِلْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَاَدَّيَا مَا يُؤَدِّي النَّاسُ وَاَصَابَا مَا يُصِيْبُ النَّاسُ قَالَ فَبَيْنَمَا هُمَا فِيْ ذٰلِكَ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رض فَوَقَفَ عَلَيْهِمَا فَذَكَرَا لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلِيٌّ لَا تَفْعَلَا فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ بِفَاعِلٍ فَقَالَ رَبِيْعَةُ بْنُ الْحَارِثِ مَا يَمْنَعُكَ مِنْ هٰذَا اِلَّا نَفَاسَةٌ عَلَيْنَا فَوَاللّٰهِ لَقَدْ نِلْتَ صِهْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

فرمایا ہم آل محمد کے لیے صدقہ جائز نہیں۔

حضرت ثابت بن عمارہ حضرت ربیعہ بن شیبان سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے پوچھا، پھر اس کی مثل ذکر کیا البتہ اس کے لیے آخر میں یہ بھی فرمایا "اور نہ ہی آپ کی اہل بیت سے کسی کے لیے جائز ہے"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ حضرت ارقم بن ابو ارقم رضی اللہ عنہ کو صدقات کا نگران مقرر کیا گیا انھوں نے حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے جانا چاہا چنانچہ وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو رافع! حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر صدقہ حرام ہے اور کسی قوم کا غلام انھی سے ہوتا ہے۔

حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث نے بیان فرمایا کہ حضرت ربیعہ بن حارث اور حضرت عباس بن عبدالمطلب (رضی اللہ عنہما) اکٹھے ہوئے تو انھوں نے میرے اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں فرمایا کہ اگر ہم ان دو بچوں کو صدقات کے لیے بھیجیں تو دوسروں کی طرح یہ بھی اپنی ذمہ داری کو پورا کریں گے اور جو کچھ ان کو ملتا ہے یہ بھی پائیں گے۔ وہ یہی گفتگو کر رہے تھے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ان دونوں کے پاس کھڑے ہو گئے انھوں نے ان سے بھی یہی بات کہی حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ایسا نہ کرنا اللہ کی قسم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہرگز نہیں کریں گے حضرت ربیعہ بن حارث نے فرمایا آپ ہمیں حسد کی وجہ سے روک رہے ہیں اللہ کی قسم! آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد بنے تو ہم نے آپ پر حسد نہ کیا، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ابو الحسن ہوں (یعنی حسد کرنا میرے شایان شان

وسلم فيما نفسناه عليك فقال علي أنا أبو حسن أرسلاهما فانطلقا واضطجع فلما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر سبقناه إلى الحجرة فقمنا عند بابها حتى جاء فأخذ بآذاننا وقال أخرجا ما تصرران ثم دخل ودخلنا عليه وهو يومئذ عند زينب بنت جحش فتواكلنا الكلام ثم تكلم أحدنا فقال يا رسول الله أنت أبر الناس وأوصل الناس وقد بلغنا النكاح وقد جئناك لتؤمرنا على بعض الصدقات فنؤدي إليك كما يؤدون ونصيب كما يصيبون فسكت حتى أردنا أن نكلمه وجعلت زينب تلمع إلينا من وراء الحجاب أن لا تكلماه فقال إن الصدقة لا تنبغي لآل محمد إنما هي أوساخ الناس ادعوا إلي محمية وكان على الخمس ونوفل ابن الحارث بن عبد المطلب فجاءاه فقال لمحمية أنكح هذا الغلام ابنتك للفضل بن العباس فأنكحه وقال لنوفل بن الحارث أنكح هذا الغلام ابنتك فأنكحني وقال لمحمية أصدق عنهما من الخمس كذا وكذا۔

فإن قال قائل فقد أصدق عنهما من الخمس وحكمه حكم الصدقات **قيل له** قد يجوز أن يكون ذلك من سهم ذوي القربى الذي في الخمس وذلك خارج من الصدقات المحرمة عليهم لأنه إنما حرم عليهم أوساخ الناس والخمس ليس كذلك۔

٣٠٠٠۔ **حدثنا** فهد قال ثنا محمد بن سعيد قال أنا شريك عن عبيد المكتب عن أبي الطفيل عن سلمان رضي الله عنه قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم بصدقة فردها وأتيته بهدية فقبلها۔

نہیں آتا ان کو بھیجو وہ دونوں چلے گئے اور آپ لیٹ گئے (حضرت عبد المطلب بن ربیعہ اور فضل بن عباس فرماتے ہیں) جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر سے فارغ ہوئے تو حجرہ مبارکہ کی طرف آپ سے آگے بڑھے اور دروازے کے پاس کھڑے ہو گئے آپ تشریف لائے تو ہمارے کانوں کو پکڑ کر فرمایا جو کچھ تمہارے دل میں ہے بیان کرو۔ آپ اندر تشریف لے گئے اور ہم بھی اندر گئے اس دن آپ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں تھے ہم نے آپس میں گفتگو کی پھر ہم میں سے ایک نے کلام کیا عرض کیا یا رسول اللہ! آپ تمام لوگوں سے زیادہ حسن سلوک اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں ہم بالغ ہو چکے ہیں ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ ہمیں بھی صدقات پر عامل بنائیں دوسروں کی طرح ہم بھی اپنی ذمہ داری نبھائیں اور ان کی طرح ہم بھی اپنا حصہ حاصل کریں۔ آپ خاموش رہے حتی کہ ہم نے گفتگو کرنا چاہی تو حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا پردے کے پیچھے سے اشارہ کرنے لگیں کہ آپ سے گفتگو نہ کرنا۔ پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیلئے صدقہ حلال نہیں یہ لوگوں کی میل کچیل ہے حضرت محمیہ کو میری طرف بلاؤ اور وہ خمس پر مقرر تھے اور نوفل بن حارث بن عبد المطلب کو بھی بلاؤ حضرت محمیہ سے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا کہ اس لڑکے کے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کر دو چنانچہ انہوں نے نکاح کر دیا اور حضرت نوفل بن حارث سے فرمایا تم اپنی صاحبزادی اس لڑکے (عبد المطلب بن ربیعہ) کے نکاح میں دے دو اور حضرت محمیہ سے فرمایا کہ خمس میں سے ان دونوں کا مہر اتنا اتنا ادا کر دو۔

اگر کوئی شخص کہے کہ آپ نے خمس میں سے مہر ادا کر دیا اور اس کا حکم وہی ہے جو صدقات کا ہے تو اس شخص کو جواب کہا جائے گا ہو سکتا ہے یہ اہل قرابت کے اس حصے سے ہو جو خمس میں مقرر ہے اور یہ ان صدقات سے خارج ہے جو ان پر حرام ہیں کیونکہ ان پر لوگوں کی میل حرام ہے اور خمس ایسا نہیں ہے۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بارگاہ نبوی میں صدقہ لے کر حاضر ہوا تو آپ نے واپس کر دیا اور ہدیہ لے کر حاضر ہوا تو قبول فرمایا۔

---

۶۰۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ وَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا ذَكَرَ فِيهِ أَنَّهُ كَانَ عَبْدًا قَالَ فَلَمَّا أَمْسَيْتُ جَمَعْتُ مَا كَانَ عِنْدِي ثُمَّ خَرَجْتُ حَتّٰى جِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِقُبَاءَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقُلْتُ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّهُ لَيْسَ بِيَدِكَ شَيْءٌ وَإِنَّ مَعَكَ أَصْحَابًا لَكَ وَأَنْتُمْ أَهْلُ حَاجَةٍ وَغُرْبَةٍ وَقَدْ كَانَ عِنْدِي شَيْءٌ وَضَعْتُهُ لِلصَّدَقَةِ فَلَمَّا ذُكِرَ لِي مَكَانُكُمْ رَأَيْتُكُمْ أَحَقَّ بِهِ ثُمَّ وَضَعْتُهُ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا وَأَمْسَكَهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بَعْدَ أَنْ تَحَوَّلَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَدْ جَمَعْتُ شَيْئًا فَقُلْتُ رَأَيْتُكَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ وَقَدْ كَانَ عِنْدِي شَيْءٌ أَحْبَبْتُ أَنْ أُكْرِمَكَ بِهِ كَرَامَةً لَيْسَ بِصَدَقَةٍ فَأَكَلَ وَأَكَلَ أَصْحَابُهُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھ سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا انھوں نے ایک طویل حدیث ذکر کی اس میں ہے کہ میں ایک غلام تھا شام کے وقت میں نے اپنے پاس جو کچھ تھا جمع کیا پھر باہر آیا حتی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ قبا میں تھے اور کچھ صحابہ کرام بھی حاضر خدمت تھے میں نے عرض کیا مجھے معلوم ہوا کہ اس وقت آپ کے پاس کچھ نہیں۔ آپ کے ساتھ صحابہ کرام بھی ہیں جو ضرورت مند ہیں میرے پاس جو کچھ موجود تھا میں نے صدقہ کرنے کے لیے رکھا تھا جب میرے سامنے آپ کی اس حالت کا ذکر کیا گیا تو میں نے آپ لوگوں کو اس کا زیادہ مستحق سمجھا اور آپ کی خدمت میں رکھ دیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم خود اسے کھاؤ یا رکھ چھوڑو پھر جب آپ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو میں حاضر خدمت ہوا میں نے کچھ جمع کر رکھا تھا۔ میں نے عرض کیا مجھے معلوم ہے کہ آپ صدقہ نہیں کھاتے میرے پاس صدقہ کے علاوہ کچھ اور مال ہے جو آپ کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کرنا چاہتا ہوں، تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی تناول فرمایا اور صحابہ کرام نے بھی کھایا۔

---

۶۰۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا وَهْبٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِأَبِي رَافِعٍ اصْحَبْنِي كَيْمَا تُصِيبَ مِنْهَا فَقَالَ حَتّٰى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّ آلَ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَهُمُ الصَّدَقَةُ وَإِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ۔

حضرت ابن ابی رافع، اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو مخزوم کا ایک شخص صدقہ پر مقرر فرما کر بھیجا اس شخص نے حضرت ابو رافع سے کہا کہ آپ بھی میرے ساتھ چلیں تاکہ آپ کو بھی کچھ حاصل ہو انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے لوں۔ انھوں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کے لیے صدقہ جائز نہیں اور کسی قوم کا غلام ان ہی میں سے ہوتا ہے (ابو رافع، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے)

---

۶۰۳ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ

حضرت عطاء بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں

قال ثنا ورقاء بن عمر عن عطاء بن السائب قال دخلت على أم كلثوم بنت علي رض فقالت إن مولى لنا يقال له هرمز او كيسان اخبرني انه مر على رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فدعاني فجئت فقال يا ابا فلان إنا أهل بيت قد نهينا أن نأكل الصدقة وان مولى القوم من انفسهم فلا تأكل الصدقة۔

حضرت ام کلثوم بنت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ ہمارے ایک آزاد کردہ غلام نے جس کا نام ہرمز یا (فرمایا) کیسان تھا مجھے بتایا کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا تو (وہ کہتا ہے) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا میں حاضر خدمت ہوا تو آپ نے فرمایا اے ابوفلاں! ہم اہل بیت کو صدقہ کھانے سے روکا گیا اور کسی قوم کا غلام انہی میں سے ہوتا ہے پس تم صدقہ نہ کھانا۔

۶۰۴۔ حدثنا حسين بن نصر قال ثنا شبابة بن سوار ح وحدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا علي بن الجعد ح وحدثنا سليمان ابن شعيب قال ثنا عبد الرحمن بن زياد قالوا ثنا شعبة عن محمد بن زياد عن ابي هريرة رض قال اخذ الحسن بن علي رض تمرة من تمر الصدقة فادخلها في فيه فقال له النبي صلى الله عليه وسلم كخ كخ القها القها اما علمت انا لا نأكل الصدقة۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے صدقے کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لی اور اسے اپنے منہ میں داخل کر دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہوں، ہوں" اسے پھینک دو، کیا تمہیں معلوم نہیں ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

۶۰۵۔ حدثنا ابو بكرة وابن مرزوق قالا ثنا مكي بن ابراهيم قال ثنا بهز بن حكيم عن ابيه عن جده قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اتي بالشيء سال اهدية هو ام صدقة فان قالوا هدية بسط يديه وان قالوا صدقة قال لاصحابه كلوا۔

حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی چیز لائی جاتی تو پوچھتے ہدیہ ہے یا صدقہ؟ اگر وہ کہتے کہ ہدیہ ہے تو ہاتھ بڑھا دیتے اور اگر کہتے کہ صدقہ ہے تو صحابہ کرام سے فرماتے تم اسے کھاؤ۔

۶۰۶۔ حدثنا ابو بكرة وابن مرزوق قالا ثنا عبد الله بن بكر عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في ابل سائمة في كل اربعين بنت لبون من اعطاها مؤتجرا فله اجرها ومن منعها فانا اخذوها منه وشطر ابله عزمة من عزمات ربنا لا يحل لاحد منا منها شيء۔

حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا چرنے والے چالیس اونٹوں میں ایک بنت لبون (دو اونٹنی جو تیسرے سال میں داخل ہو جائے) ہے جو ثواب حاصل کرنے کے لیے دے اس کے لیے اس کا ثواب ہے اور جو نہ دے میں اس سے یہ اور نصف اونٹ لے لوں گا یہ اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سے ہے اور ہم (اہل بیت) ...

۶۰۷۔ حدثنا ابن مرزوق وابن ابي داؤد قال

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ

ثنا ابو الولید قال ثنا حماد بن سلمة عن قتادة عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یمر فی الطریق بالتمرۃ فما یمنعه من اخذها الا مخافة ان تکون صدقة۔

علیہ وسلم راستے میں کھجوروں کے پاس سے گزرتے تو آپ اس خوف سے نہ لیتے کہ کہیں صدقے کی نہ ہو۔

۶۰۸۔ حدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا مسدد قال ثنا یحیی عن سفیان قال ثنا منصور عن طلحة عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای تمرۃ فقال لولا انی اخاف ان تکون صدقة لاکلتها۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور دیکھی تو فرمایا اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ یہ صدقے کی ہے تو میں اسے کھا لیتا۔

۶۰۹۔ حدثنا علی بن معبد قال ثنا الحکم بن مروان الضریر ح وحدثنا ابن ابی داود قال ثنا احمد بن یونس قال ثنا معرف بن واصل السعدی قال حدثتنا حفصة فی سنة تسعین قال ابن ابی داود فی حدیثه ابنة طلق تقول ثنا رشید بن مالک ابو عمیر قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتی بطبق علیه تمر فقال اصدقة ام هدیة قال بل صدقة فوضعه بین یدی القوم والحسن یتعفر بین یدیه فاخذ الصبی تمرۃ فجعلها فی فیه فادخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصبعه وجعل یترفق به فاخرجها فقذفها ثم قال انا آل محمد لا ناکل الصدقة۔

حضرت رشید بن مالک ابو عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم بارگاہِ نبوی میں حاضر تھے کہ کھجوروں کا ایک تھال لایا گیا آپ نے فرمایا صدقہ ہے یا ہدیہ؟ عرض کیا گیا بلکہ صدقہ ہے تو آپ نے اہل مجلس کے سامنے رکھ دیا۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سامنے ایک مٹی میں کھیل رہے تھے ابھی بچے تھے انھوں نے ایک کھجور لے کر منہ میں ڈال لی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک ڈال کر اسے آہستہ آہستہ نکال کر پھینک دیا پھر فرمایا ہم آل محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہم صدقہ نہیں کھاتے۔

۶۱۰۔ حدثنا علی بن عبد الرحمن قال ثنا علی بن حکیم الاودی قال انا شریک عن عبد اللہ بن عیسی عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن ابیه قال دخلت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت الصدقة فتناول الحسن تمرۃ فاخرجها من فیه وقال انا اهل بیت لا تحل لنا الصدقة او لا ناکل الصدقة۔

حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلی فرماتے ہیں میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بیت الصدقہ میں داخل ہوا تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ایک کھجور لے کر منہ میں ڈال دی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نکال دیا اور فرمایا: ہم اہل بیت کے لیے صدقہ حلال نہیں یا فرمایا ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

۶۱۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ أَنَا شَرِيْكٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّا أَهْلَ بَيْتٍ لَا يَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ وَلَمْ يَشُكَّ۔

حضرت محمد بن سعید فرماتے ہیں ہمیں حضرت شریک رضی اللہ عنہ نے خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے بغیر شک کے یہ الفاظ کہے کہ آپ نے فرمایا ہم اہل بیت کے لیے صدقہ حلال نہیں۔

۶۱۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِي فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي فِي بَيْتِي فَأَرْفَعُهَا لِآكُلَهَا ثُمَّ أَخْشَى أَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَأُلْقِيْهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں گھر والوں کی طرف لوٹتا ہوں گھر میں فرش پر گری ہوئی کھجور پاتا ہوں پھر اسے کھانے کے لیے اٹھاتا ہوں لیکن اسے ڈر سے پھینک دیتا ہوں کہ کہیں صدقہ سے نہ ہو۔

۶۱۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْخُرَاسَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ رض قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ جَاءَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بِمَائِدَةٍ عَلَيْهَا رُطَبٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا يَا سَلْمَانُ قَالَ صَدَقَةٌ عَلَيْكَ وَعَلَى أَصْحَابِكَ قَالَ ارْفَعْهَا فَإِنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ فَرَفَعَهَا فَجَاءَهُ مِنَ الْغَدِ بِمِثْلِهِ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا سَلْمَانُ قَالَ هَدِيَّةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ انْبَسِطُوْا۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد ماجد سے سنا فرماتے تھے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں ایک خوان پیش کیا جس میں کھجوریں تھیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے سلمان! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا آپ پر اور صحابہ کرام پر صدقہ ہے آپ نے فرمایا اسے اٹھاؤ ہم صدقہ نہیں کھاتے انہوں نے اٹھایا پھر دوسرے دن اسی قسم کا خوان لائے اور آپ کے سامنے رکھ دیا آپ نے پوچھا سلمان یہ کیا ہے؟ عرض کیا یہ تحفہ ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا تو خوش ہو جاؤ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذِهِ الْآثَارُ كُلُّهَا قَدْ جَاءَتْ بِتَحْرِيْمِ الصَّدَقَةِ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَلَا نَعْلَمُ شَيْئًا نَسَخَهَا وَلَا عَارَضَهَا إِلَّا مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي هٰذَا الْبَابِ مِمَّا لَيْسَ فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلَى مُخَالَفَتِهَا۔ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ تِلْكَ الصَّدَقَةُ إِنَّمَا هِيَ الزَّكٰوةُ خَاصَّةً فَأَمَّا مَا سِوَى ذٰلِكَ مِنْ سَائِرِ الصَّدَقَاتِ فَلَا بَأْسَ بِهِ۔ قِيْلَ لَهُ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ تمام روایات بنوہاشم پر صدقہ کے حرام ہونے سے متعلق ہیں ہمیں ان کے منسوخ ہونے یا ان کے مقابل روایات کا علم نہیں سوائے ان کے جو ہم نے اس باب میں ذکر کیں، لیکن ان میں ہمارے مخالف کے لیے کوئی دلیل نہیں ـــــ اگر کوئی شخص کہے کہ اس صدقہ سے خاص طور پر زکوٰۃ مراد ہے۔ دوسرے صدقات میں کوئی حرج نہیں ـــــ اسے کہا جائے گا۔ ان روایات میں تمہارے موقف کا

في غيره من الآثار ما قد ذكرناه في هذا الباب وذلك أن في حديث بهز بن حكيم أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا أتي بالشيء سأل أهدية أم صدقة فإن قالوا صدقة قال لأصحابه كلوا واكتفى بقول المسؤول أنه صدقة عن أن يسأله صدقة من زكاة أم غير ذلك **فدل** ذلك على أن حكم سائر الصدقات في ذلك سواء **وفي** حديث سلمان فقال فحملت فقال أهدية أم صدقة فقلت بل صدقة لأنه بلغني إنكم قوم فقراء فامتنع من أكلها لذلك وإنما كان سلمان يومئذ عبدا ممن لا تجب عليه زكاة. **فدل** ذلك على أن كل الصدقات من التطوع وغيره قد كان محرما على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى سائر بني هاشم **والنظر** أيضا يدل على استواء حكم الفرائض والتطوع في ذلك وذلك إنا رأينا غير بني هاشم من الأغنياء والفقراء في الصدقات المفروضات والتطوع سواء من حرم عليه أخذ صدقة مفروضة حرم عليه أخذ صدقة غير مفروضة فلما حرم على بني هاشم أخذ الصدقات المفروضات حرم عليهم أخذ الصدقات غير المفروضات فهذا هو النظر في هذا الباب وهو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى وقد اختلف عن أبي حنيفة في ذلك فروي عنه أنه قال لا بأس بالصدقات كلها على بني هاشم وذهب في ذلك عندنا إلى أن الصدقات إنما كانت حرمت عليهم من أجل ما جعل لهم في الخمس من سهم ذوي القربى فلما انقطع ذلك عنهم ورجع إلى غيرهم بموت رسول الله صلى الله عليه وسلم حل

سو پایا جاتا ہے وہ یوں کہ حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی چیز لائی جاتی تو آپ پوچھتے ہدیہ ہے یا صدقہ؟ اگر وہ جواب دیتے کہ صدقہ ہے تو آپ صحابہ کرام سے فرماتے تم کھاؤ اور جواب دینے والے کی بات پر اکتفار فرماتے یہ نہ پوچھتے کہ یہ صدقہ، زکوٰۃ سے ہے یا اس کے علاوہ ہے۔ تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ اس سلسلے میں تمام صدقات کا حکم برابر ہے۔

اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے فرماتے ہیں میں آیا تو آپ نے پوچھا ہدیہ ہے یا صدقہ؟ میں نے عرض کیا صدقہ ہے کیونکہ مجھے معلوم ہوا تھا کہ آپ لوگ فقراء ہیں تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے کھانے سے اجتناب فرمایا۔ ان دنوں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ غلام تھے ان پر زکوٰۃ واجب نہ تھی۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ فرض اور نفل ہر قسم کی صدقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام بنو ہاشم پر حرام ہیں

قیاس بھی اس حکم میں تمام صدقات کے برابری پر دلالت کرتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں بنو ہاشم کے علاوہ لوگ مالدار اور فقراء فرض و نفل صدقے میں برابر ہیں یعنی جس پر فرض صدقہ حرام ہے اس پر غیر فرض بھی حرام ہے پس جب بنو ہاشم پر فرض صدقات حرام ہیں تو نفلی صدقات بھی حرام ہونگے۔ اس باب میں قیاس کا تقاضا یہی ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ اس سلسلے میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے اختلاف بھی منقول ہے آپ سے مروی ہے کہ بنو ہاشم کے لیے کسی قسم کے صدقہ میں کوئی حرج نہیں ہمارا خیال ہے کہ انھوں نے یہ موقف اس لیے اختیار فرمایا کہ ان پر صدقات اس لیے حرام تھے کہ خمس میں سے اہل قرابت کا حصہ مقرر تھا جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے یہ حصہ ان کی بجائے دوسروں کی طرف منتقل ہو گیا تو جو کچھ ان پر اس وجہ سے حرام تھا حلال ہو گیا۔

بِهِمْ بِذٰلِكَ مَا قَدْ كَانَ مُحَرَّمًا عَلَيْهِمْ مِنْ أَجْلِ مَا قَدْ كَانَ أُحِلَّ لَهُمْ۔ وَقَدْ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ مِثْلَ قَوْلِ أَبِيْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَبِهٰذَا نَأْخُذُ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ أَفَتَكْرَهُهَا عَلٰى مَوَالِيْهِمْ قُلْتُ نَعَمْ بِحَدِيْثِ أَبِيْ رَافِعٍ الَّذِيْ قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ قَالَ ذٰلِكَ أَبُوْ يُوْسُفَ فِيْ كِتَابِ الْإِمْلَاءِ وَمَا عَلِمْتُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِنَا خَالَفَهُ فِيْ ذٰلِكَ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ أَفَتَكْرَهُ لِلْهَاشِمِيِّ أَنْ يَعْمَلَ عَلَى الصَّدَقَةِ قُلْتُ لَا فَإِنْ قَالَ وَفِيْ حَدِيْثِ رَبِيْعَةَ ابْنِ الْحَارِثِ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ الَّذِيْ ذَكَرْتَ مَنْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُمَا مِنْ ذٰلِكَ قُلْتُ مَا فِيْهِ مَنْعٌ مِنْ ذٰلِكَ لِأَنَّهُمْ سَأَلُوْهُ أَنْ يَسْتَعْمِلَهُمْ عَلَى الصَّدَقَةِ لِيَسُدُّوْا بِذٰلِكَ فَقْرَهُمْ فَسَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقْرَهُمْ بِغَيْرِ ذٰلِكَ۔ وَقَدْ يَجُوْزُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِمَنْعِهِ إِيَّاهُمْ أَنْ يُوَكِّلَهُمْ عَلَى الْعَمَلِ عَلٰى أَوْسَاخِ النَّاسِ لَا لِأَنَّ ذٰلِكَ يَحْرُمُ عَلَيْهِمْ لَا لِاجْتِعَالِهِمْ مِنْهُ عُمَالَتَهُمْ عَلَيْهِ وَقَدْ وَجَدْنَا مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا۔

٦١٢- حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوْسَى بْنِ أَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَزِيْنٍ عَنْ أَبِيْ رَزِيْنٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِلْعَبَّاسِ سَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعْمِلْكَ عَلَى الصَّدَقَاتِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأَسْتَعْمِلَكَ عَلٰى غُسَالَةِ ذُنُوْبِ النَّاسِ۔

أَفَلَا تَرٰى أَنَّهُ إِنَّمَا كَرِهَ لَهُ الْاِسْتِعْمَالَ عَلٰى غُسَالَةِ ذُنُوْبِ النَّاسِ لَا لِأَنَّهُ يَحْرُمُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ لِحُرْمَةِ الْاِجْتِعَالِ مِنْهُ عَلَيْهِ۔

حضرت امام محمد بواسطہ امام ابو یوسف، حضرت امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ سے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول کی مثل نقل کرتے ہیں ہم بھی اسی کو اپناتے ہیں ۔۔۔۔ اگر کوئی شخص کہے کہ کیا تم اسے ان کے غلاموں کے لیے بھی ناپسند کرتے ہو۔ میں کہتا ہوں ہاں اسی حدیث کی وجہ سے جو ہم نے اسی باب میں حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ اس سلسلے میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کتاب الاملاء میں فرماتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ ہمارے اصحاب میں سے کسی نے اس کی مخالفت کی ہو۔ ۔۔۔۔ اگر کوئی شخص کہے کہ کیا تم ہاشمی کا عامل بننا بھی ناپسند کرتے ہو۔ ۔۔۔۔ میں کہتا ہوں "نہیں"، میں کہتا ہوں اس حدیث میں اس بات سے ممانعت کا ذکر نہیں ۔۔۔۔ اگر وہ کہے کہ کیوں؟ حالانکہ حضرت ابن ربیعہ بن حارث اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہم کی مذکورہ روایت میں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو اس سے منع فرمایا ۔۔۔۔ میں کہتا ہوں اس میں ممانعت کا ذکر نہیں کیونکہ انھوں نے محتاجی کو دور کرنے کے لیے عامل بنائے جانے کا مطالبہ کیا تھا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بغیر ہی ان کے فقر کا ازالہ فرما دیا اور ممکن ہے آپ نے ان کو لوگوں کی میل پر عامل بنانے سے روکنا چاہا۔ ہو اس لیے نہیں کہ چونکہ اس سے ان کو تنخواہ دی جاتی ہے لہٰذا حرام ہے ۔۔۔۔ اور ہم اس پر دلالت کرنے والی روایات پاتے ہیں۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کریں کہ وہ آپ کو صدقات پر عامل مقرر فرمائیں انھوں نے سوال کیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا میں آپ کو لوگوں کے گناہوں کی میل پر عامل مقرر نہیں کرتا۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عامل بنایا صرف اس لیے ناپسند کیا کہ یہ لوگوں کے گناہوں کی میل ہے اس لیے حرام نہیں کہ اس سے عامل کو وظیفہ دیا جاتا ہے۔

وَقَدْ كَانَ أَبُو يُوسُفَ رَحِمَهُ اللهُ يَكْرَهُ لِبَنِيْ هَاشِمٍ أَنْ يَعْمَلُوا عَلَى الصَّدَقَةِ إِذَا كَانَتْ جُعَالَتُهُمْ مِنْهَا قَالَ لِأَنَّ الصَّدَقَةَ تَخْرُجُ مِنْ مَالِ الْمُتَصَدِّقِ إِلَى الْأَصْنَافِ الَّتِي سَمَّاهَا اللهُ تَعَالَى فَيَمْلِكُ الْمُتَصَدَّقُ بَعْضَهَا وَهِيَ لَا تَحِلُّ لَهُ۔ وَاحْتَجَّ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا بِحَدِيْثِ أَبِيْ رَافِعٍ حِيْنَ سَأَلَهُ الْمَخْزُوْمِيُّ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهُ لِيُصِيْبَ مِنْهَا وَمُحَالٌ أَنْ يُصِيْبَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا بِعُمَالَتِهِ عَلَيْهَا وَأَجْعَالًا مِنْهَا۔ وَخَالَفَ أَبَا يُوسُفَ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوا لَا بَأْسَ أَنْ يَجْتَعِلَ مِنْهَا الْهَاشِمِيُّ لِأَنَّهُ إِنَّمَا يَجْتَعِلُ عَلَى عَمَلِهِ وَذٰلِكَ قَدْ يَحِلُّ لِلْأَغْنِيَاءِ فَلَمَّا كَانَ هٰذَا لَا يَحْرُمُ عَلَى الْأَغْنِيَاءِ الَّذِيْنَ يَحْرُمُ عَلَيْهِمْ غِنَاهُمُ الصَّدَقَةَ كَانَ كَذٰلِكَ أَيْضًا فِي النَّظَرِ لَا يَحْرُمُ ذٰلِكَ عَلَى بَنِيْ هَاشِمٍ الَّذِيْنَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمْ نَسَبُهُمْ أَخْذَ الصَّدَقَةِ۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيْرَةَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهُ وَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔

۶۱۵- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ أَنَا شَرِيْكٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجْلُ شَاةٍ مُعَلَّقَةٌ فَقَالَ مَا هٰذِهِ فَقُلْتُ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيْرَةَ فَأَهْدَتْهُ لَنَا فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَشُوِيَتْ۔

۶۱۶- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَفُوْرُ بِلَحْمٍ وَأُدْمٍ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بنو ہاشم کا صدقہ پر عامل بننا ناپسند کرتے تھے جبکہ اسی سے تنخواہ دی جائے۔ وہ فرماتے ہیں صدقہ صدقہ دینے والے کے مال سے نکل کر ان لوگوں کی طرف جاتا ہے جن کا اللہ تعالیٰ نے (قرآن پاک میں) ذکر کیا ہے پھر جب صدقہ دیا گیا وہ اس کا مالک ہو گیا حالانکہ یہ ان (بنو ہاشم) کے لیے حلال نہیں۔ —— وہ اس ضمن میں حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی استدلال کرتے ہیں جب ایک مخزومی نے ان سے کہا کہ وہ بھی اس کے ساتھ جائیں تاکہ ان کو بھی حصہ ملے اور وہ حصہ ان کے عمل اور تنخواہ کے حساب سے ہی ان کو ملتا۔

دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں اس سے ہاشمی کو تنخواہ دینے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اسے تو کام کی تنخواہ دی جاتی ہے اور وہ مالدار حضرات کے لیے بھی حلال ہے تو جب یہ عمل مالدار لوگوں پر اسے حرام نہیں کرتا حالانکہ ان کے مال کی وجہ سے ان پر صدقہ حرام ہے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ ان بنو ہاشم پر بھی یہ حرام نہ ہو جن پر ان کے نسب کے باعث صدقہ حرام ہے۔ اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا (آپ کی باندی) کو صدقہ دیا گیا تو حضور علیہ السلام نے تناول فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ وہ اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے تحفہ ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس گھر میں تشریف لائے گھر میں بکری کا ایک بازو لٹکا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا حضرت بریرہ رضی اللہ عنہ کو صدقہ دیا گیا ہے تو انھوں نے ہمیں بطور تحفہ دیا آپ نے فرمایا وہ ان کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے پھر آپ کے حکم سے اسے بھونا گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ہنڈیا میں گوشت کا شوربہ ابل رہا تھا آپ نے فرمایا کیا میں ہنڈیا میں گوشت نہیں دیکھتا۔ انھوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! لیکن یہ وہ گوشت ہے جو حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ کے طور پر دیا گیا اور آپ تو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أَرَ بُرْمَةً فِيهَا لَحْمٌ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلٰكِنْ ذَاكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ.

٦١٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ نَحْوَهُ بِإِسْنَادِهِ وَمِثْلَهُ.

٦١٨ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ بِصَدَقَةٍ فَأَهْدَتْ مِنْهَا لِعَائِشَةَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ وَلَهَا صَدَقَةٌ.

٦١٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ تُصُدِّقَ عَلَى مَوْلَاةٍ لِي بِعُضْوٍ مِنْ لَحْمٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ عَشَاءٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَوْلَاتِي فُلَانَةُ تُصُدِّقَ عَلَيْهَا بِعُضْوٍ مِنْ لَحْمٍ فَأَهْدَتْهُ لِي وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ فَقَالَ قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا فَهَاتِيهِ فَأَكَلَ مِنْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٦٢٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ السَّبَّاقِ عَنْ جُوَيْرِيَةَ مِثْلَهُ.

٦٢١ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى

صدقہ نہیں کھاتے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ان (حضرت بریرہ) کے لیے صدقہ ہے ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

حضرت سلیمان بن بلال حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ دیا گیا تو انھوں نے اس میں سے کچھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بطور تحفہ بھیجا انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا وہ ان کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے

حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میری ایک لونڈی کو گوشت کا ایک ٹکڑا صدقہ میں دیا گیا۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری فلاں لونڈی کو گوشت کا ایک ٹکڑا صدقہ دیا گیا تو اس نے مجھے تحفہ میں دیا اور آپ صدقے کا مال نہیں کھاتے۔ آپ نے فرمایا وہ اپنے مقام پر پہنچ گیا ہے لاؤ پھر آپ نے اس سے تناول فرمایا۔

حضرت زہری فرماتے ہیں مجھے حضرت عبید بن سباق رضی اللہ عنہ نے بتایا انھوں نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو پوچھا تمہارے پاس کچھ (کھانے کے لیے) ہے عرض کیا نہیں، البتہ وہ جو حضرت نسیبہ (ام عطیہ)

عَائِشَةَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟ قَالَتْ لَا إِلَّا شَيْءٌ بَعَثَتْ بِهِ إِلَيْنَا نُسَيْبَةُ مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بُعِثَتْ إِلَيْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا۔

۶۲۲۔ **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي مَعْنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ غَنَمًا مِنَ الصَّدَقَةِ فَأَرْسَلَ إِلَى زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ بِشَاةٍ مِنْهَا فَأَهْدَتْ زَيْنَبُ مِنْ لَحْمِهَا لَنَا فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ تُطْعِمُونَا قُلْنَا لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ أَلَمْ أَرَ لَحْمًا إِنَّمَا أُدْخِلَ عَلَيْكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ ذَاكَ مِنَ الشَّاةِ الَّتِي أَرْسَلْتَ بِهَا إِلَى زَيْنَبَ مِنَ الصَّدَقَةِ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ فَلَمْ نُحِبَّ أَنْ نُطْعِمَكَ مَا لَا تَأْكُلُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَدْرَكْتُهُ لَأَكَلْتُ مِنْهُ۔

فَلَمَّا كَانَ مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ جَائِزًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْلُهُ لِأَنَّهُ إِنَّمَا مَلَكَهُ بِالْهَدِيَّةِ جَازَ أَيْضًا لِلْهَاشِمِيِّ أَنْ يَجْتَعِلَ مِنَ الصَّدَقَةِ لِأَنَّهُ إِنَّمَا يَمْلِكُهُ بِعَمَلِهِ لَا بِالصَّدَقَةِ فَهَذَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ أَصَحُّ مِمَّا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو يُوسُفَ رح فِي ذَلِكَ۔

بَابُ ۱۱۲ ذِي الْمِرَّةِ السَّوِيِّ الْفَقِيرِ هَلْ يَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ أَمْ لَا۔

۶۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ

رضی اللہ عنہا نے اس بکری (کے گوشت) سے بھیجا ہے جو ان کو بطور صدقہ ملی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اپنے مقام پر پہنچ گیا۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے مروی ہے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کی بکریاں تقسیم فرمائیں تو ایک بکری حضرت زینب ثقفیہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیجی۔ انھوں نے اس کا کچھ گوشت بطور تحفہ ہمارے ہاں بھیجا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا کیا تمہارے پاس ہمیں کھلانے کے لیے کچھ ہے؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! ہمارے پاس کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا ابھی میں نے تمہارے پاس گوشت آتا ہوا نہیں دیکھا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ اس بکری کا گوشت ہے جو آپ نے صدقہ کے مال سے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجی تھی۔ اور آپ تو صدقہ نہیں کھاتے اور جو کچھ آپ نہیں کھاتے ہم اسے رکھنا پسند نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا اگر میں اسے پاتا تو ضرور کھاتا۔

تو جب وہ چیز جو حضرت بریرہ رضی اللہ عنہ کو صدقہ میں حاصل ہوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس کا کھانا جائز تھا کیونکہ آپ ہدیہ کے طور پر اس کے مالک بنے تھے۔ تو ہاشمی کے لیے بھی جائز ہے کہ صدقہ سے حاصل کرے کیونکہ وہ عمل کی وجہ سے اس کا مالک بنتا ہے۔ صدقہ کی وجہ سے نہیں، حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے موقف سے یہ زیادہ صحیح ہے۔

باب ۱۱۲: تندرست فقیر کے لیے صدقہ حلال ہے یا نہیں

حضرت ریحان بن یزید ایک نہایت سچے اعرابی تھے

الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ رَيْحَانَ بْنَ يَزِيدَ وَكَانَ أَعْرَابِيًّا صَدُوقًا قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ۔

فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا مالدار اور تندرست و توانا کے لیے صدقہ حلال نہیں۔

۶۲۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُولُ ذٰلِكَ۔

حضرت سعد، بنو عامر کے ایک شخص سے اور وہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے یہ (مندرجہ بالا) بات فرمائی۔

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَيْحَانَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ریحان بن یزید حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ الْيَمَامِيُّ عَنْ سِمَاكٍ أَبِي زُمَيْلٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوزمیل سماک رضی اللہ عنہ بنو ہلال کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۶۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت سالم بن ابوالجعد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

۶۲۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت فہد فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابوغسان نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابوبکر بن عیاش نے بیان

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِذِي الْمِرَّةِ السَّوِيِّ وَجَعَلُوهُ فِيهَا كَالْغَنِيِّ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِي

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت کو یہی موقف ہے کہ تندرست و توانا شخص کے لیے صدقہ جائز نہیں انھوں نے اسے مالدار کی طرح قرار دیا اور ان (مذکورہ بالا) روایات

ذلك آخرون فقالوا كل فقير من قوي وزمن فالصدقة له حلال وذهبوا في تأويل هذه الآثار المتقدمة إلى أن قول النبي صلى الله عليه وسلم لا تحل الصدقة لذي مرة سوي أي أنها لا تحل له كما تحل للفقير الزمن الذي لا يقدر على غيرها فيأخذها على الضرورة وعلى الحاجة من جميع الجهات منه إليها فليس مثله ذو المرة السوي القادر على اكتساب غيرها في حلها له لأن الزمن الفقير يحل له من قبل الزمانة ومن قبل عدم قدرته على غيرها وذو المرة السوي إنما تحل له من جهة الفقر خاصة وإن كانا جميعا قد يحل لهما أخذها فإن الأفضل لذي المرة السوي تركها والأكل من الاكتساب بعمله وقد يغلظ الشيء من هذا فيقال لا يحل أو لا يكون كذا على أنه غير متكامل الأسباب التي بها يحل ذلك المعنى وإن كان ذلك المعنى قد يحل بما دون تكامل تلك الأسباب من ذلك ما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال ليس المسكين بالطواف ولا بالذي ترده التمرة والتمرتان واللقمة واللقمتان ولكن المسكين الذي لا يسأل ولا يفطن له فيتصدق عليه فلم يكن المسكين الذي يسأل خارجا من أسباب المسكنة وأحكامها حتى لا يحل له أخذ الصدقة وحتى لا يجزي من أعطاه منها شيئا مما أعطاه من ذلك ولكن ذلك على أنه ليس بمسكين متكامل أسباب المسكنة فكذلك قوله لا تحل الصدقة لذي مرة سوي أي أنها لا تحل له من جميع الأسباب التي تحل الصدقة وإن كان قد تحل له ببعض تلك الأسباب۔

سے استدلال کیا۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ فقیر صحیح الاعضاء قوی ہو یا شل اس کے لیے صدقہ حلال ہے وہ ان (مندرجہ بالا) روایات کی تاویل یوں کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "تندرست وتوانا شخص کے لیے صدقہ حلال نہیں" کا مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کے لیے اس طرح صدقہ حلال نہیں جس طرح ایک شل آدمی کے لیے جائز ہے جو اس کے علاوہ مال پر قادر نہیں وہ ضرورت کی وجہ سے لیتا ہے اور وہ ہر اعتبار سے محتاج ہے۔ پس تندرست وتوانا جو کمائی پر قادر ہے صدقہ کے حلال ہونے میں شل فقیر کی طرح نہیں جس کے لیے اس کے شل ہونے اور کمائی نہ کرنے کے باعث صدقہ حلال ہے جبکہ تندرست فقیر کے لیے محض محتاجی کے باعث حلال ہے اگرچہ دونوں کے لیے جائز و حلال ہے تندرست شخص کے لیے صدقہ نہ لینا اور اپنے عمل سے کمانا افضل ہے کبھی اس وجہ سے کسی حکم میں سختی برتی جاتی ہے پس کہا جاتا ہے کہ حلال نہیں' یا اس وجہ سے کہ حلت کے اسباب کامل نہیں اگرچہ اسباب کامل نہ ہونے کی صورت میں بھی صدقہ لینا حلال ہے۔ اسی سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ مسکین وہ نہیں جو پھیری لگاتا ہے یا وہ جو ایک دو کھجوریں یا ایک دو لقمے لے کر واپس ہو جاتا ہے بلکہ مسکین وہ ہے جو نہ مانگتا ہے اور نہ اس کا پتا چلتا ہے کہ اسے صدقہ دیا جائے تو یہ بات نہیں کہ مانگنے والے میں محتاجی کے اسباب نہیں پائے جاتے اور نہ وہ اس حکم کے تحت آتا ہے کہ اس کے لیے صدقہ لینا حلال نہ ہو اور دینے والا اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ نہ ہو بلکہ مطلب یہ ہے کہ یہ ایسا مسکین نہیں جس میں محتاجی کے تمام اسباب پائے جائیں اسی طرح آپ کے ارشاد گرامی کہ "تندرست وتوانا کے لیے صدقہ حلال نہیں" کا مطلب یہ ہے کہ اس میں وہ تمام اسباب نہیں پائے جاتے جن کی وجہ سے صدقہ لینا حلال ہوتا ہے اگرچہ بعض اسباب کی وجہ سے جائز ہے

واحتج أهل المقالة الأولى لمذهبهم

٦٣٠- بما حدثنا أبو أمية قال ثنا جعفر بن عون قال أنا هشام بن عروة عن أبيه عن عبيد الله بن عدي بن الخيار قال حدثني رجلان من قومي أنهما أتيا النبي صلى الله عليه وسلم وهو يقسم الصدقة فسألاه منها فرفع البصر وخفضه فقال إن شئتما فعلت ولا حق فيها لغني ولا لقوي مكتسب.

٦٣١- **حدثنا** يونس قال ثنا ابن وهب قال أخبرني عمرو بن الحارث والليث بن سعد عن هشام بن عروة فذكر بإسناده مثله.

٦٣٢- **حدثنا** أبو بكرة قال ثنا الحجاج بن المنهال قال ثنا حماد بن سلمة وهمام عن هشام فذكر بإسناده مثله.

قالوا فقد قال لهما لا حق فيها لقوي مكتسب فدل ذلك على أن القوي المكتسب لا حظ له في الصدقة ولا تجزئ من أعطاه منها شيئا. **فالحجة** للآخرين عليهم في ذلك أن قوله إن شئتما فعلت ولا حق فيها لغني أي أن غناكما يخفى علي فإن كنتما غنيين فلا حق لكما فيها وإن شئتما فعلت لأني لم أعلم بغناكما فمباح لي إعطاؤكما وحرام عليكما أخذ ما أعطيتكما إن كنتما تعلمان من حقيقة أموركما في الغنى خلاف ما أرى من ظاهركما الذي استدللت به على فقركما. **فهذا** معنى قوله إن شئتما فعلت ولا حق فيها لغني وأما قوله ولا لقوي مكتسب فذلك على أنه لا حق فيها للقوي المكتسب من جميع الجهات التي يجب الحق فيها فعاد معنى ذلك إلى معنى ما ذكرنا

پہلے قول والے اپنے مذہب پر مزید دلائل پیش کرتے ہیں۔

حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے میری قوم کے دو آدمیوں نے بیان کیا کہ وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ صدقے کا مال تقسیم فرما رہے تھے انھوں نے بھی سوال کیا آپ نے نگاہ اٹھائی پھر جھکا دی ان دونوں کو موٹے تازے دیکھ کر فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں دیتا ہوں لیکن اس میں کسی مالدار اور طاقت ور کا حق نہیں

حضرت عمرو بن حارث اور لیث بن سعد حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت حماد بن سلمہ اور حضرت ہمام حضرت ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

وہ (پہلے قول والے) فرماتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس میں طاقت ور کمانے والے کا کوئی حق نہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ طاقت ور کمانے والے کا صدقہ میں کوئی حصہ نہیں اور جو آدمی اسے دے اس کی طرف سے ادائیگی نہ ہوگی۔ دوسرے حضرات کی ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ اگر تم چاہو تو میں تمہیں دے دوں لیکن اس میں مالدار کا کوئی حق نہیں یعنی تمہاری مالداری مجھ پر پوشیدہ ہے اگر تم واقعی مالدار ہو تو اس میں تمہارا کوئی حق نہیں اور اگر تم چاہو تو میں دے دوں کیونکہ مجھے تمہارے مالدار ہونے کا علم نہیں پس میرے لیے تمہیں دینا جائز ہے لیکن اگر تم مالداری کے سلسلے میں اپنی حقیقت سے آگاہ ہو تو تمہارے لیے لینا جائز نہیں۔ میں تو تمہارے ظاہری فقر سے استدلال کروں گا۔ تو آپ کے ارشاد گرامی کہ اگر تم چاہو تو میں ایسا کروں لیکن اس میں مالدار کا کوئی حق نہیں، کا یہ مطلب ہے اور آپ کے ارشاد گرامی کہ نہ ہی طاقت ور کمانے والے کا حق ہے کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص ہر اعتبار سے طاقت ور کاسب

مِنْ قَوْلِهِ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ وَقَدْ يُقَالُ فُلَانٌ عَالِمٌ حَقًّا إِذَا تَكَامَلَتْ فِيهِ الْأَسْبَابُ الَّتِي بِهَا يَكُونُ الرَّجُلُ عَالِمًا وَلَا يُقَالُ هُوَ عَالِمٌ حَقًّا إِذَا كَانَ دُونَ ذٰلِكَ وَإِنْ كَانَ عَالِمًا فَكَذٰلِكَ لَا يُقَالُ فَقِيرٌ حَقًّا إِلَّا لِمَنْ تَكَامَلَتْ فِيهِ الْأَسْبَابُ الَّتِي يَكُونُ بِهَا الْفَقِيرُ فَقِيرًا وَإِنْ كَانَ فَقِيرًا وَبِهٰذَا أَيْ لَا لَهُمَا وَلَا حَقَّ فِيهَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ أَيْ وَلَا حَقَّ لَهُ فِيهَا حَتَّى يَكُونَ بِهِ مِنْ أَهْلِهَا حَقًّا وَهُوَ قَوِيٌّ مُكْتَسِبٌ وَلَوْلَا أَنَّهُ يَجُوزُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِعْطَاؤُهُ لِلْقَوِيِّ الْمُكْتَسِبِ إِذَا كَانَ فَقِيرًا لَمَا قَالَ لَهُمَا إِنْ شِئْتُمَا فَعَلْتُ **وَهٰذَا** أَوْلَى مَا حُمِلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآثَارُ لِأَنَّهَا إِنْ حُمِلَتْ عَلَى مَا حَمَلَهَا عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلَى ضَادَّتْ سِوَاهَا مِمَّا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۳۳۔ **فَمِنْ** ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ نَزَلْتُ دَارَ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ بِالْمَدِيْنَةِ فَضَمَّنِي وَإِيَّاهُ الْمَجْلِسُ فَقَالَ أَصْبَحُوْا ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدْ عَصَبُوْا عَلَى بَطْنِهِ حَجَرًا مِنَ الْجُوْعِ فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ أَوْ أُمُّهُ لَوْ أَتَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتَهُ فَقَدْ أَتَاهُ فُلَانٌ فَسَأَلَهُ فَأَعْطَاهُ وَأَتَاهُ فُلَانٌ فَسَأَلَهُ فَأَعْطَاهُ وَأَتَاهُ فُلَانٌ فَسَأَلَهُ فَأَعْطَاهُ فَقُلْتُ لَا وَاللّٰهِ حَتَّى أَطْلُبَ فَطَلَبْتُ فَلَمْ أَجِدْ شَيْئًا فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ مَنِ اسْتَغْنٰى أَغْنَاهُ اللّٰهُ وَمَنِ اسْتَعَفَّ أَعَفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ سَأَلَنَا إِمَّا أَنْ نَبْذُلَ لَهُ وَإِمَّا أَنْ نُوَاسِيَهُ وَمَنِ اسْتَعَفَّ عَنَّا أَوِ اسْتَغْنٰى أَحَبُّ إِلَيْنَا مِمَّنْ سَأَلَنَا قَالَ فَرَجَعْتُ فَمَا سَأَلْتُ أَحَدًا بَعْدُ فَمَا زَالَ اللّٰهُ

ہے اس کا کوئی حق نہیں تو اس کا وہی مطلب ہوا جو ہم نے طاقت ور سالم الاعضاء کے بارے میں ذکر کیا، جب کسی شخص میں وہ تمام اسباب جمع ہوں جن کی وجہ سے وہ عالم بنتا ہے تو کہا جاتا ہے فلاں پکا سچا عالم ہے اگر ایسا نہ ہو تو اس کو پکا سچا عالم نہیں کہا جاتا۔ اسی طرح اس شخص کو فقیر حق نہیں کہا جائے گا جس میں فقر کے تمام اسباب کامل طور پر نہ پائے جائیں اگرچہ وہ فقیر ہوتا ہے اسی لیے آپ نے ان دو آدمیوں سے فرمایا اس میں طاقت ور کمانے والے کا کوئی حق نہیں یعنی جب تک وہ کامل طور پر اس کا اہل نہ ہو جائے اس کا حق نہیں اور یہ تو طاقت ور کمانے والا ہے اگر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے طاقت ور کمانے والے کو دینا جائز نہ ہوتا تو آپ ان سے یہ نہ فرماتے کہ اگر تم چاہو تو میں ایسا کر دوں ـــــ ان روایات کا یہ مفہوم لینا زیادہ بہتر ہے کیونکہ اگر ان کو اس معنیٰ پر محمول کیا جائے جو پہلے قول والوں نے لیا تو دوسری روایات اور ان میں تضاد ہوگا۔

حضرت ہلال بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مدینہ طیبہ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے گھر اترا جب ہم اکٹھے بیٹھے تو انھوں نے بتایا کہ ایک دن انھوں نے بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے تھے۔ ان کی بیوی یا والدہ نے کہا کہ اگر تم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر کچھ مانگو (تو کیا حرج ہے) فلاں شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے سوال کیا تو آپ نے عطا فرمایا فلاں آیا اس نے مانگا تو آپ نے عطا فرمایا (حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے کہا اللہ کی قسم جب تک میں خود تلاش نہ کر لوں، ایسا نہیں کروں گا۔ میں نے (رزق کی) تلاش کی لیکن کچھ بھی نہ پایا میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے آپ نے فرمایا جو شخص بے نیازی دکھائے اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کر دیتا ہے جو شخص (سوال کرنے سے) بچے اللہ تعالیٰ اسے محفوظ فرماتا ہے اور جو شخص ہم سے مانگے گا تو ہم اسے عطا کریں گے یا اس سے اچھا سلوک کریں گے اور جو آدمی ہم سے نہ مانگے اور بچتا ہے وہ ہمیں مانگنے والوں سے زیادہ

حَتّٰى مَا أَعْلَمُ بَيْتًا فِي الْمَدِينَةِ أَكْثَرَ سُوًالًا مِنَّا.

۶۳۴- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَعْوَزْنَا مَرَّةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَفَّ أَعَفَّهُ اللّٰهُ وَمَنِ اسْتَغْنَى أَغْنَاهُ اللّٰهُ وَمَنْ سَأَلَنَا أَعْطَيْنَاهُ قَالَ قُلْتُ فَلَا أَسْتَعِفُّ فَيُعِفَّنِي اللّٰهُ وَلَا أَسْتَغْنِي فَيُغْنِيَنِي اللّٰهُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا كَانَ إِلَّا أَيَّامٌ حَتّٰى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ زَبِيبًا فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا مِنْهُ ثُمَّ قَسَمَ شَعِيرًا فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا مِنْهُ ثُمَّ سَالَتْ عَلَيْنَا الدُّنْيَا فَغَرَّقَتْنَا إِلَّا مَنْ عَصَمَ اللّٰهُ.

۶۳۵- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ حُصَيْنٍ أَخِي بَنِي مُرَّةَ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ هٰذَا هُوَ الصَّحِيحُ.

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَأَلَنَا أَعْطَيْنَاهُ وَيُخَاطِبُ بِذٰلِكَ أَصْحَابَهُ فَأَكْثَرُهُمْ صَحِيحٌ لَا زَمَانَةَ بِهِ إِلَّا أَنَّهُ فَقِيرٌ فَلَمْ يَمْنَعْهُمْ مِنْهَا لِيَتَحَرَّجُوا فَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَفَضَّلَ مَنِ اسْتَعَفَّ وَلَمْ يَسْأَلْ عَلٰى مَنْ سَأَلَ فَلَمْ يَسْأَلْهُ أَبُو سَعِيدٍ لِذٰلِكَ وَلَوْ سَأَلَهُ لَأَعْطَاهُ إِذْ قَدْ كَانَ بَذَلَ ذٰلِكَ لَهُ وَلِأَمْثَالِهِ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا.

پسند ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں واپس لوٹ آیا اور اس کے بعد ہم میں سے کسی نے سوال نہ کیا اور اللہ تعالیٰ ہمیں مسلسل

حضرت ہلال بن مرہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک دفعہ ہم تنگدست ہو گئے میں نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا تو آپ نے فرمایا جو شخص (مانگنے سے) بچتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بچاتا ہے اور جو شخص بے نیازی اختیار کرے اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کر دیتا ہے اور جو شخص ہم سے مانگے گا ہم اسے دیا کریں گے فرماتے ہیں میں نے (دل میں) کہا میں نہیں مانگوں گا تاکہ اللہ تعالیٰ مجھے بچائے اور میں بے نیازی اختیار کروں گا کہ اللہ تعالیٰ مجھے مالدار کر دے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم ابھی چند دن گزرے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کشمش تقسیم فرمائی تو اس میں سے ہمارے لیے بھی بھیجی پھر جو تقسیم فرمائے تو اس میں سے ہمارے پاس بھیجے پھر (ایسے دن آئے کہ) ہم

حضرت ہلال بن حصین، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ ابن ابی داؤد فرماتے ہیں یہی صحیح ہے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کو مخاطب کر کے اشارہ فرماتے ہیں کہ جو آدمی ہم سے مانگے گا ہم اس کو دیں گے اور اکثر صحابہ کرام تندرست و توانا تھے معذور نہ تھے البتہ تنگ دست تھے تو ان کی صحت کی وجہ سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع نہیں فرمایا تو یہ ہماری مذکورہ بالا تقریر پر اور اس بات پر دلالت ہے کہ جو شخص مانگنے سے بچے وہ افضل ہے اسی لیے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بھی سوال نہیں کیا اور وہ مانگتے تو آپ ان کو ضرور عنایت فرماتے کیونکہ آپ نے ان پر اور ان جیسے دیگر صحابہ کرام پر سوال کے بغیر بھی خرچ کیا۔ دوسرے طرق سے بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات مروی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں۔

٩٣٦- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعَمَ
عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ
الْحَارِثِ الصُّدَائِيَّ يَقُولُ أَمَّرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعْطِنِي
مِنْ صَدَقَاتِهِمْ فَفَعَلَ وَكَتَبَ لِي بِذٰلِكَ كِتَابًا فَأَتَاهُ
رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعْطِنِي مِنَ الصَّدَقَةِ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ
عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَلَا غَيْرِهِ فِي الصَّدَقَاتِ
حَتّٰى حَكَمَ فِيهَا هُوَ مِنَ السَّمَاءِ فَجَزَّأَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْزَاءٍ
فَإِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْأَجْزَاءِ أَعْطَيْتُكَ مِنْهَا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهٰذَا الصُّدَائِيُّ قَدْ أَمَّرَهُ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمِهِ وَمُحَالٌ
أَنْ يَكُونَ أَمَّرَهُ وَبِهِ زَمَانَةٌ ثُمَّ قَدْ سَأَلَهُ مِنْ
صَدَقَةِ قَوْمِهِ وَهِيَ زَكَاتُهُمْ فَأَعْطَاهُ مِنْهَا وَلَمْ
يَمْنَعْهُ مِنْهُ لِصِحَّةِ بَدَنِهِ ثُمَّ سَأَلَهُ الرَّجُلُ
الْآخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتَ مِنْ أَجْزَاءِ الَّذِينَ جَزَّأَ اللّٰهُ عَزَّ
وَجَلَّ الصَّدَقَةَ فِيهِمْ أَعْطَيْتُكَ مِنْهَا فَرَدَّ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ حُكْمَ الصَّدَقَاتِ
إِلٰى مَنْ رَدَّهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ بِقَوْلِهِ إِنَّمَا
الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ الْآيَةَ فَكُلُّ مَنْ
وَقَعَ عَلَيْهِ اسْمُ صِنْفٍ مِنْ تِلْكَ الْأَصْنَافِ فَهُوَ
مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَاتِ الَّذِينَ جَعَلَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَ
جَلَّ لَهُمْ فِي كِتَابِهِ وَرَسُولُهُ فِي سُنَّتِهِ زَمِنًا كَانَ
أَوْ صَحِيحًا۔ وَكَانَ أَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا فِي الْآثَارِ
الَّتِي رَوَيْنَاهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ مِنْ قَوْلِهِ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ
وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ مَا حَمَلْنَاهَا عَلَيْهِ لِئَلَّا يَخْرُجَ مَعْنَاهَا

حضرت زیاد بن نعیم فرماتے ہیں کہ انھوں نے حضرت زیاد بن
حارث صدائی رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھے میری قوم کا سردار مقرر فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!
مجھے ان کے صدقات سے کچھ دیجئے چنانچہ آپ نے مجھے اس کے متعلق
تحریر دے دی پھر ایک شخص نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا
یا رسول اللہ! مجھے مال صدقہ میں سے کچھ دیجئے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ صدقات کے سلسلے میں نبی یا کسی اور شخص کے
(ذاتی) فیصلے کو پسند نہیں کرتا حتیٰ کہ اس نے آسمان سے فیصلہ نازل
فرمایا۔ اس نے ان صدقات کو آٹھ قسم کے لوگوں پر تقسیم فرمایا اگر
تم بھی ان میں سے ہو تو آؤ میں تمہیں اس میں سے دیتا ہوں۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت صدائی رضی
اللہ عنہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی قوم کا سردار مقرر فرمایا اور
یہ بات محال ہے کہ ان کو سردار مقرر فرمائیں اور وہ معذور (شل) ہوں
پھر انھوں نے اپنی قوم کے صدقہ میں سے سوال کیا اور وہ ان کی زکوٰۃ تھی تو
آپ نے ان کو اس سے عنایت فرمایا اور صحت بدن کی وجہ سے منع نہ فرمایا
پھر اس کے بعد ایک دوسرے شخص نے سوال کیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے اس سے فرمایا کہ اگر تم ان لوگوں میں سے ہو جن پر اللہ تعالیٰ نے تقسیم
صدقہ کا حکم دیا ہے تو میں تمہیں اس میں سے دیتا ہوں تو اس طرح نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقات کے حکم کو ان لوگوں کی طرف پھیر دیا جن کی طرف
اللہ تعالیٰ نے اپنے قول میں لوٹایا ہے "بے شک صدقات فقراء اور مساکین کے
لیے ہیں ـــــ آخر تک۔ پس جو شخص بھی ان میں سے کسی نام کے تحت آئے گا وہ
صدقہ کا اہل ہوگا یعنی جن لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں
اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت میں بیان فرمایا ہے وہ لوگ معذور
ہوں یا صحیح و تندرست۔

پہلی روایات میں ہم نے جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کیا ہے کہ تندرست و توانا شخص کے لیے صدقہ حلال نہیں اس کی تاویل
میں وہی بات سب سے بہتر ہے جسے ہم نے ذکر کیا تاکہ اس کا معنیٰ مذکورہ
بالا حکم آیت اور ان پچھلی روایات سے باہر نہ جائے۔ تمام روایات کا مفہوم

من الآثار المحكمة التي ذكرناها ولا من هذه الأحاديث الأخر التي رويناها ويكون معنى ذلك كله معنى واحدا يصدق بعضه بعضا. ثم قد روي عن قبيصة بن المخارق عن النبي صلى الله عليه وسلم ما قد دل على ذلك أيضا۔

٦٣٧۔ **حدثنا** يونس قال ثنا سفيان عن هرون بن المخارق أنه تحمل بحمالة فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فسأله فيها فقال نخرجها عنك من إبل الصدقة أو نعم الصدقة يا قبيصة إن المسألة حرمت إلا في ثلاث رجل تحمل بحمالة فحلت له المسألة حتى يؤديها ثم يمسك ورجل أصابته جائحة فاجتاحت ماله فحلت له المسألة حتى يصيب قواما من عيش أو سدادا من عيش ثم يمسك ورجل أصابته حاجة حتى يتكلم ثلاثة من ذوي الحجى من قومه أن قد حلت له المسألة حتى يصيب قواما من عيش أو سدادا من عيش ثم يمسك وما سوى ذلك من المسألة فهو سحت۔

٦٣٨۔ **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا سليمان بن حرب قال ثنا حماد عن هرون بن رئاب عن كنانة بن نعيم العدوي عن قبيصة بن المخارق عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه۔

٦٣٩۔ **حدثنا** أبو بكرة قال ثنا الحجاج بن المنهال قال ثنا حماد بن سلمة عن هارون بن رئاب فذكر بإسناده مثله وزاد رجل تحمل بحمالة عن قومه أراد بها الإصلاح۔

فأباح رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا الحديث لذي الحاجة أن يسأل لحاجته حتى يصيب قواما من عيش أو سدادا من عيش

ایک ہو اور وہ ایک دوسرے کی تصدیق کریں۔

پھر حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پہ دلالت کرنے والی روایات نقل کی ہیں۔

حضرت کنانہ بن نعیم رضی اللہ عنہ، حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کسی کے ضامن بنے پھر وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے اور سوال کیا آپ نے فرمایا صدقہ کے اونٹوں یا (فرمایا) صدقہ کے جانوروں کے ذریعے اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو جاؤ اے قبیصہ! تین آدمیوں کے علاوہ کے لیے سوال کرنا حرام ہے ایک وہ شخص جو کسی کی ضمانت دے اس کے لیے مانگنا حلال ہے یہاں تک کہ اسے ادا کرے پھر (مانگنے سے) رک جائے اور وہ شخص جس پر کوئی آفت آئے اور اس کا مال تباہ کر دے۔ اس کے لیے مانگنا جائز ہے حتیٰ کہ اس کی معیشت قائم ہو جائے یا فرمایا مضبوط ہو جائے پھر وہ سوال کرنے سے باز رہے اور وہ شخص جس کو کوئی حاجت درپیش ہو یہاں تک کہ اس کی قوم سے تین سمجھ دار آدمی بتائیں کہ اس کے لیے مانگنا جائز ہو گیا ہے پھر جب معاشی حالات بہتر ہو جائیں تو رک جائے ان تین صورتوں کے علاوہ مانگنا

ایک دوسری سند سے حضرت قبیصہ بن مخارق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت حماد بن سلمہ، حضرت ہارون بن رئاب سے روایت کرنے میں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں حاجتمند کے لیے اپنی حاجت کو پورا کرنے کی خاطر مانگنا جائز قرار دیا حتیٰ کہ اس کی معاشی حالت بہتر ہو جائے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ صحت کی وجہ سے صدقہ

فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ الصَّدَقَةَ لَا
تَحْرُمُ بِالصِّحَّةِ اِذَا اَرَادَ بِهَا الَّذِيْ تُصُدِّقَ بِهَا
عَلَيْهِ سَدَّ فَقْرِهٖ وَاِنَّمَا تَحْرُمُ عَلَيْهِ اِذَا كَانَ يُرِيْدُ
بِهَا غَيْرَ ذٰلِكَ مِنَ التَّكَثُّرِ وَنَحْوِهٖ وَمَنْ يُرِيْدُ بِهَا الْمَلِكَ
فَهُوَ مِمَّنْ يَطْلُبُهَا سِوَى الْمَعَانِي الثَّلٰثَةِ الَّتِيْ ذَكَرَهَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ قَبِيْصَةَ
بْنِ مُخَارِقٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَا فَهُوَ عَلَيْهِ سُحْتٌ وَقَدْ
رَوٰى سَمُرَةُ اَيْضًا مِثْلَ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۴۰۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ
قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ
عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَسَائِلُ كُدُوْحٌ يَكْدَحُ
بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهٗ فَمَنْ شَاءَ اَبْقٰى عَلٰى وَجْهِهٖ وَمَنْ
شَاءَ تَرَكَ اِلَّا اَنْ يَسْاَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ اَوْ يَسْاَلَ
فِيْ اَمْرٍ لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا۔

۶۴۱۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ
ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۶۴۲۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ
مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ
عُمَيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَدْ اَبَاحَ هٰذَا الْحَدِيْثُ
الْمَسْاَلَةَ فِيْ كُلِّ اَمْرٍ لَا بُدَّ مِنَ الْمَسْاَلَةِ فِيْهِ فَدَخَلَ
فِيْ ذٰلِكَ مَا اُبِيْحَتْ فِيْهِ الْمَسْاَلَةُ فِيْ حَدِيْثِ قَبِيْصَةَ
وَزَادَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَلَيْهِ مَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاُمُوْرِ
الَّتِيْ لَا بُدَّ مِنْهَا وَفِيْ ذٰلِكَ اِبَاحَةُ الْمَسْاَلَةِ بِالْحَاجَةِ
خَاصَّةً لَا بِالزَّمَانَةِ۔

۶۴۳۔ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حرام نہیں ہو جاتا جب صدقہ لینے والا اپنے فقر کا ازالہ کرنا چاہتا ہو جو اس صورت میں ہوگا جب وہ کچھ اور ارادہ کرے مثلاً زیادہ مال جمع کرنا چاہتا ہے وغیرہ وغیرہ، جس شخص کا یہ ارادہ ہو وہ ان لوگوں میں سے ہے جو ان تین صورتوں کے علاوہ مانگتے ہیں جو حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ کی روایت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکور ہیں اور یہ گناہ ہے۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا مانگنا ایک زخم ہے اس سے انسان اپنے چہرے کو نوچ کر زخمی کرتا ہے پس جس کا جی چاہے وہ اسے چہرے پر باقی رکھے اور جو چاہے اسے چھوڑ دے مگر یہ کہ انسان حکمران سے طلب کرے یا ضرورت کے لیے مانگے۔

حضرت وہب فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت زید بن عقبہ، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں ہر اس کام کے سلسلے میں مانگنا جائز قرار دیا ہے جہاں مانگنا ضروری ہو۔ تو اس میں وہ بات بھی داخل ہے جس کے لیے حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں مانگنا جائز قرار دیا گیا ہے اس حدیث میں ان ضروری امور کے علاوہ باتوں کا اضافہ بھی ہے اس میں صرف ضرورت کے تحت مانگنے کی اجازت دی گئی معذور ہونے کی وجہ سے نہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی سرکار دو عا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْمَعْنٰى مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْاَخْضَرُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ اَبِي بَكْرٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ اِنَّ الْمَسْاَلَةَ لَا تَصْلُحُ اِلَّا لِثَلَاثٍ لِغُرْمٍ مُوْجِعٍ اَوْ دَمٍ مُفْظِعٍ اَوْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ۔

انصاری بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور انھوں نے سوال کیا آپ نے فرمایا صرف تین آدمیوں کے لیے سوال کرنا جائز ہے اذیت ناک قرض بھاری خون (دیت وغیرہ کی ادائیگی) اور سخت محتاجی۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَكُلُّ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ مِمَّا لَا بُدَّ مِنْهُ فَقَدْ دَخَلَ ذٰلِكَ اَيْضًا فِي مَعْنٰى حَدِيْثِ سَمُرَةَ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں یہ تمام ضروری امور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مفہوم میں داخل ہیں اسی ضمن میں حضرت [illegible]

۶۴۴- **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ اَيْضًا مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدُ هُوَ ابْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ ثَنَا اَبُو اِسْحٰقَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عِمْرَانَ الْبَارِقِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ابْنَ السَّبِيْلِ اَوْ يَكُوْنَ لَهُ جَارٌ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ فَيُهْدِيَ لَهُ اَوْ يَدْعُوَهُ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مالدار کے لیے مانگنا جائز نہیں البتہ یہ کہ وہ خدا کی راہ میں ہو یا مسافر ہو یا اس کے پڑوسی کو صدقہ دیا جائے اور وہ تحفہ بھیجے یا اس کی دعوت کرے۔

۶۴۵- **حَدَّثَنَا** عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا ابْنُ اَبِي لَيْلٰى عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عطیہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَاَبَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّدَقَةَ لِلرَّجُلِ اِذَا كَانَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ابْنَ السَّبِيْلِ فَقَدْ جَمَعَ ذٰلِكَ الصَّحِيْحَ وَغَيْرَ الصَّحِيْحِ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَيْضًا عَلٰى اَنَّ الصَّدَقَةَ اِنَّمَا تَحِلُّ بِالْفَقْرِ كَانَتْ مَعَهُ الزَّمَانَةُ اَوْ لَمْ تَكُنْ۔

تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے لیے جو خدا کی راہ میں ہو یا مسافر ہو صدقہ لینا جائز قرار دیا۔ اس میں تندرست اور غیر تندرست کو جمع فرمایا تو یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ صدقہ محتاجی کی وجہ سے حلال ہوتا ہے آدمی معذور ہو یا نہ۔

۶۴۶- **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ وَهْبِ بْنِ خَنْبَشٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِي مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَهْبٍ

حضرت شعبی، حضرت وہب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ میدان عرفات میں کھڑے تھے اس نے آپ کی چادر مانگی آپ نے عطا فرمادی وہ لے کر چلا گیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ فَسَأَلَهُ رِدَاءَهُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَذَهَبَ بِهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا مِنْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ أَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهِ مَالَهُ فَإِنَّهُ خُمُوشٌ فِي وَجْهِهِ وَرَضْفٌ يَأْكُلُهُ مِنْ جَهَنَّمَ إِنْ قَلِيلًا فَقَلِيلٌ وَإِنْ كَثِيرًا فَكَثِيرٌ۔

نے فرمایا سخت محتاجی یا بھاری قرضے کی وجہ سے مانگنا جائز ہے جو شخص مال جمع کرنے کے لیے لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کرے تو یہ اس کے چہرے پر زخم ہوگا اور جہنم کی روٹی کھائے گا اگر تھوڑا مانگا تو تھوڑا اور زیادہ مانگا تو زیادہ ہوگا۔

فَأَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الْمَسْأَلَةَ تَحِلُّ بِالْفَقْرِ وَالْغُرْمِ فَدَلَّ ذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهَا تَحِلُّ بِهٰذَيْنِ الْمَعْنَيَيْنِ خَاصَّةً وَلَا يَخْتَلِفُ فِي ذٰلِكَ حَالُ الزَّمِنِ وَلَا غَيْرِهِ۔

تو اس حدیث میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ محتاجی اور قرض کی وجہ سے مانگنا جائز ہو جاتا ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مطلقاً ان دو وجہوں سے مانگنا جائز ہو جاتا ہے اس میں معذوری وغیرہ کا فرق نہیں۔

۲۴۷۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مِخْوَلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَأَلَ مِنْ غَيْرِ فَقْرٍ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الْجَمْرَ۔

حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جو شخص محتاجی کے بغیر سوال کرے وہ (آگ کا) انگارہ کھاتا ہے۔

۲۴۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو غسان فرماتے ہیں ہم سے حضرت اسرائیل نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَهٰذَا حُبْشِيٌّ قَدْ حَكَى هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَافَقَ مَا حَكَى مِنْ ذٰلِكَ مَا حَكَاهُ الْآخَرُونَ مِنْ أَنَّ الْمَسْأَلَةَ إِنَّمَا تَحِلُّ بِالْفَقْرِ وَقَدْ جَاءَتِ الْآثَارُ أَيْضًا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ مُتَوَاتِرَةً۔

تو یہ حضرت حبشی رضی اللہ عنہ ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات روایت کرتے ہیں تو انھوں نے جو کچھ نقل کیا وہ دوسروں سے منقول روایات کے موافق ہے کہ سوال کا باعث محتاجی ہی ہے (کوئی معذور ہونا نہیں) اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی متواتر روایات مروی ہیں۔

۲۴۹۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَا جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْأَلُ عَبْدٌ مَسْأَلَةً وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ إِلَّا جَاءَتْ شَيْئًا أَوْ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غنا حاصل ہونے کے باوجود سوال کرتا ہے وہ اس کے لیے قیامت کے دن چہرے کا عیب یا خراش ہوگی (راوی کو شک ہے)۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! غنا کیا ہے؟ فرمایا پچاس درہم یا اس کے برابر سونا ہو۔

كُدُوحًا أَوْ خُدُوشًا فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا غِنَاهُ قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ حِسَابُهَا مِنَ الذَّهَبِ۔

۶۵۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كُدُوحًا فِي وَجْهِهِ وَلَمْ يَشُكَّ وَزَادَ فَقِيلَ لِسُفْيَانَ لَوْ كَانَتْ عَنْ غَيْرِ حَكِيمٍ فَقَالَ حَدَّثَنَاهُ زُبَيْدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ مِثْلَهُ۔

حضرت یحییٰ بن آدم حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے شک کے بغیر فرمایا کہ اس کے چہرے پر خراش ہوگی اور یہ اضافہ بھی کیا کہ حضرت سفیان سے کہا گیا اگر یہ حدیث غیر حکیم سے مروی ہوتی ہے تو انھوں نے فرمایا ہم سے حضرت زبید (یا زید) نے حضرت عبد الرحمٰن بن یزید سے

۶۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنْ جَمْرِ جَهَنَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا ظَهْرُ غِنًى قَالَ أَنْ يَعْلَمَ أَنَّ عِنْدَ أَهْلِهِ مَا يُغَدِّيهِمْ وَمَا يُعَشِّيهِمْ۔

حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص مالداری کے باوجود لوگوں سے مانگتا ہے وہ جہنم کے بہت زیادہ انگارے اکٹھے کرتا ہے (فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مالداری کیا ہے فرمایا اسے معلوم ہو کہ اس کے گھر والوں کے پاس صبح و شام کا کھانا ہے۔

۶۵۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ جَاءَتْ شَيْنًا فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سوال کرے حالانکہ اس کے پاس اتنا مال ہے جو اسے غنی کر دے تو وہ قیامت اس طرح آئے گا کہ اس چہرے میں خرابی ہوگی۔

۶۵۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي الرِّجَالِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ وَلَهُ قِيمَةُ أُوقِيَّةٍ فَقَدْ أَلْحَفَ۔

حضرت عبد الرحمٰن اپنے والد حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس حالت میں مانگے کہ اس کے پاس ایک اوقیہ (چالیس درہم چاندی) کی قیمت ہو تو اس نے زیادتی کی۔ (یعنی بلا ضرورت مانگا۔

۶۵۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم

بن صالح الازدی قال ثنا محمد بن الفضیل عن عمارة بن القعقاع عن ابی زرعة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من سال الناس اموالهم تكثرا فانما هو جمر فليستقل منه او ليستكثر۔

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مال بڑھانے کے لیے لوگوں سے مانگے تو وہ انگارہ ہے چاہے اسے کم کرے یا بڑھا دے۔

٦٥٥۔ حدثنا یونس قال انا ابن وهب ان مالکا حدثه عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن رجل من بنی اسد قال نزلت انا واهلی ببقیع الغرقد فقال لی اهلی اذهب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاساله لنا شیئا ناکله وجعلوا یذکرون حاجتهم فذهبت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فوجدت عنده رجلا یساله ورسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا اجد ما اعطیك فولی الرجل وهو مغضب وهو یقول لعمری انك لتفضل من شئت فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انه لیغضب علی ان لا اجد ما اعطیه من سال منکم وعنده اوقیة او عدلها فقد سال الحافا قال الاسدی فقلت للقحة لنا خیر من اوقیة قال والاوقیة اربعون درهما قال فرجعت ولم اساله فقدم علی رسول الله صلی الله علیه وسلم بعد ذلك بشعیر وزبیب فقسم لنا منه حتی اغنانا الله۔

حضرت عطاء بن یسار، بنو اسد کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں اور میرے گھر والے بقیع الغرقد (قبرستان) میں رہنے لگے میری بیوی نے کہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ اور ہمارے کھانے کے لیے کچھ مانگ لاؤ۔ وہ اہل خانہ اپنی ضرورت کا ذکر کرنے لگے میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا تو آپ کے پاس ایک شخص کو سوال کرتے ہوئے پایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے میرے پاس تجھے دینے کو کچھ نہیں۔ وہ شخص ناراضگی کی حالت میں واپس لوٹا وہ کہہ رہا تھا میری عمر کی قسم آپ جس کو چاہتے ہیں فضیلت دیتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص اس بات پر ناراض ہو رہا ہے کہ میرے پاس اسے دینے کو کچھ نہ تھا جس شخص کے پاس ایک اوقیہ چاندی یا اس کے برابر (سونا وغیرہ) ہو پھر وہ مانگے تو یہ اس کی زیادتی ہے وہ اسدی فرماتے ہیں میں نے کہا ہماری اونٹنی تو ایک اوقیہ سے بہتر ہے اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے فرماتے ہیں میں بغیر مانگے لوٹ آیا۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو کشمش اور مکھن آیا تو آپ نے ہمارے درمیان تقسیم فرمایا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بے نیاز کر دیا۔

٦٥٦۔ حدثنا ابو بکرة قال ثنا مؤمل قال ثنا سفیان عن ابراهیم الهجری عن ابی الاحوص عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الایدی ثلث فید الله العلیا وید المعطی التی تلیها وید السائل السفلی الی یوم القیمة فاستعفف ما استطعت ولا تعجز عن نفسك ولا تلام علی کفاف واذا اتاك الله خیرا فلیر علیك۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھ تین قسم کے ہیں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بلند ہے دینے والے کا ہاتھ اس سے ملا ہوا (نیچے ہے) اور مانگنے والے کا ہاتھ قیامت تک نیچے رہے گا تو جس قدر ممکن ہو بچتے رہو اپنے نفس سے عاجز نہ ہو جاؤ اور حسب ضرورت پر ملامت نہ کیے جاؤ گے[1] اور جب اللہ تعالیٰ تمہیں مال دے تو وہ تم پر دکھائی دینا چاہیے

---

[1] یعنی جب تمہارے پاس ضرورت کے مطابق ہو گا پھر مانگو گے تو لوگ تمہیں ملامت کریں گے۔ ۱۲ ہزاروی۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَكَانَتِ الْمَسْأَلَةُ الَّتِيْ أَبَاحَهَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ كُلِّهَا
هِيَ لِلْفَقْرِ لَا غَيْرُ وَكَانَ تَصْحِيْحُ مَعَانِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ
يُوْجِبُ أَنَّ مَنْ قَصَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ
هُوَ غَيْرُ مَنِ اسْتَثْنَاهُ مِنْ ذٰلِكَ فِيْ حَدِيْثِ وَهْبِ ابْنِ
حُبْشِيٍّ بِقَوْلِهِ إِلَّا مِنْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ أَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ وَ
إِنَّهُ الَّذِيْ يُرِيْدُ بِمَسْأَلَتِهِ أَنْ يُكَثِّرَ مَالَهُ وَيَسْتَغْنِيَ
مِنْ مَالِ الصَّدَقَةِ حَتّٰى تَصِحَّ هٰذِهِ الْآثَارُ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

٦٥٤- فَإِنْ سَأَلَ سَائِلٌ عَنْ مَعْنٰى حَدِيْثِ عُمَرَ
الْفَارُوْقِ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ نَحْوٍ مِنْ هٰذَا وَهُوَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ
ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ ثَنَا
السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ أَنَّ حُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِ الْعُزّٰى أَخْبَرَهُ
أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ السَّعْدِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ فِيْ خِلَافَتِهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَلَمْ أُحَدَّثْ
أَنَّكَ تَلِيْ مِنْ أَعْمَالِ النَّاسِ أَعْمَالًا فَإِذَا أُعْطِيْتَ
الْعُمَالَةَ كَرِهْتَهَا فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ عُمَرُ فَمَا تُرِيْدُ إِلٰى
ذٰلِكَ قُلْتُ إِنَّ لِيْ أَفْرَاسًا وَأَعْبُدًا وَأَنَا أَتَّجِرُ وَأُرِيْدُ
أَنْ يَكُوْنَ عُمَالَتِيْ صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ
فَلَا تَفْعَلْ فَإِنِّيْ قَدْ كُنْتُ أَرَدْتُ الَّذِيْ أَرَدْتَ وَقَدْ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ
فَأَقُوْلُ أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّيْ حَتّٰى أَعْطَانِيْ
مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا
الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا
لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ۔

قَالَ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَحْرِيْمُ الْمَسْأَلَةِ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ان روایات کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محض فقر کی وجہ سے مانگنا جائز قرار دیا کسی اور وجہ سے نہیں تو ان روایات کے معانی کی تصحیح ہمارے نزدیک یوں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا کہ کسی تندرست و توانا کے لیے صدقہ حلال نہیں تو وہ ان لوگوں کے علاوہ ہے جن کو حضرت وہب بن حبشی رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس قول کے ذریعے مستثنیٰ قرار دیا آپ نے فرمایا مگر شدید محتاجی اور بھاری قرض کی وجہ سے مانگ سکتا ہے تو یہ وہ شخص ہے جو کثرت مال حاصل کرنا اور صدقے کے مال سے غنی بننا چاہتا ہے (یہ مفہوم اختیار کرنا ضروری ہے) تاکہ یہ روایات صحیح قرار پائیں اور ان کے معانی باہم متفق ہوں تضاد ثابت نہ ہو ان روایات سے

اگر کوئی پوچھنے والا اس حدیث کے بارے میں پوچھے جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس ضمن میں روایت کی۔ حضرت عبداللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ نے ان کو بتایا کہ وہ حضرت عمر فاروق کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کیا مجھ سے بیان نہیں کیا گیا کہ تم لوگوں کے کاموں پر مامور ہوتے ہو لیکن جب تمہیں اجرت دی جاتی ہے تو نہیں لیتے۔ انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو میں نے عرض کیا میرے پاس گھوڑے اور غلام ہیں اور میں تجارت کرتا ہوں اور میری اجرت مسلمانوں کو صدقے میں دی جائے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسا نہ کرو۔ میں نے بھی یہی چاہا تھا جو کچھ تم نے چاہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے عطیہ دیتے تھے میں کہتا آپ مجھ سے زیادہ محتاج کو دیجئے حتیٰ کہ ایک دفعہ آپ نے مجھے مال عنایت فرمایا تو میں نے وہی بات کہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے لو اور اپنی ملکیت بناؤ طمع اور سوال کے بغیر جو مال تمہارے پاس آئے لے لو اور جو نہ آئے اس کے پیچھے نہ پڑو۔

(معترض کہتا ہے کہ اس حدیث میں بھی مانگنے سے ممانعت

أيضًا. وقيل له ليس هذا على أموال الصدقات إنما هذا على الأموال التي يقسمها الإمام على الناس يقسمها على أغنيائهم وفقرائهم كما فرض عمر في الأموال يعطاها الناس لا من جهة الفقر ولكن بحقوقهم فيها فكره رسول الله صلى الله عليه وسلم لعمر حين أعطاه منها قوله له أعطه من هو أفقر إليه مني أي إني لم أعطك ذلك لأنك فقير إنما أعطيتك ذلك لمعنى آخر غير الفقر ثم قال له خذه فتموله فدل ذلك أيضًا أنه ليس من أموال الصدقات لأن الفقير لا ينبغي له أن يأخذ من الصدقات ما يتخذه مالا كان ذلك عن مسألة منه أو عن غير مسألة ثم قال فما جاءك من هذا المال الذي هذا حكمه وأنت غير مشرف أي تأخذه بغير إشراف والإشراف أن تريد به ما قد نهيت عنه. وقد يحتمل قوله ولا مشرف أي ولا تأخذ من أموال المسلمين أكثر مما يجب لك فيها فيكون ذلك تشرفا فيها ولا سائل أي ولا سائل منها ما لا يجب لك فهذا وجه هذا الباب عندنا والله أعلم فأما ما جاء في أموال الصدقات فقد أتينا بمعاني ذلك فيما تقدم ذكره من هذا الباب.

فرضها رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى ذكر الله [illegible]

ہے ...... اس شخص کو کہا جائے گا کہ یہ صدقے کے اموال سے متعلق نہیں بلکہ یہ اس مال کے بارے میں ہے جسے حکمران لوگوں میں تقسیم کرتا ہے وہ اسے مالدار اور غریب تمام پر تقسیم کرتا ہے جس طرح عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے رجسٹر مرتب کرتے ہوئے صحابہ کرام کے لیے تقسیم فرمایا۔ ان میں مالدار بھی تھے اور فقراء بھی۔ تو آپ ان کو یہ مال محتاجی کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کے حقوق کے اعتبار سے عطا فرماتے تھے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو عطیہ دیا تو انہوں نے عرض کیا مجھ سے زیادہ فقیر کو عنایت فرمائیں تو آپ نے ان کا یہ قول پسند نہ کیا گویا آپ نے بتایا کہ میں تمہیں یہ مال اس لیے نہیں دیتا کہ تم محتاج ہو بلکہ اس عطیے کی وجہ کچھ اور ہے پھر آپ نے ان سے فرمایا اسے لے کر اپنی ملک میں داخل کر دو تو یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اموال صدقہ سے نہیں تھا کیونکہ فقیر کے لیے مال جمع کرنے کی خاطر صدقہ لینا جائز نہیں مانگ کر لے یا ویسے ملے، پھر آپ نے فرمایا کہ جب تمہیں اس قسم کا مال طمع کے بغیر حاصل ہو تو لے لو، اور طمع یہ ہے کہ تم اس مال کا ارادہ کرو جس سے منع کیا گیا ہے" اور "طمع نہ کرو" کے الفاظ میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ مسلمانوں کا مال صرف اتنا ہی لو جو اس میں تمہارے لیے واجب ہو ورنہ وہ طمع اور لالچ قرار پائے گی" اور "نہ مانگو" کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ تمہارے لیے واجب نہیں اس کا سوال نہ کرو ہمارے نزدیک اس باب کا بیان یہ ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور اموال صدقہ کا حکم وہی ہے جو ہم نے اس سے پہلے اس باب میں ذکر کیا ہے۔

باب ۱۱۳ المرأة هل يجوز لها أن تعطي زوجها من زكوة مالها أم لا.

باب ۱۱۳: کیا عورت اپنے مال سے شوہر کو زکوٰۃ دے سکتی ہے۔

۶۵۸۔ حدثنا فهد قال ثنا عمر بن حفص بن غياث قال ثنا أبي عن الأعمش قال حدثني شقيق عن عمرو بن الحارث عن زينب امرأة عبد الله قال فذكرته لإبراهيم فحدثني إبراهيم عن أبي عبيدة عن عمرو بن الحارث عن زينب امرأة

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں مسجد میں تھی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مسجد میں دیکھ کر فرمایا صدقہ دیا کرو اگرچہ تمہارے زیورات سے ہو، حضرت زینب رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور ان یتیموں پر خرچ کرتی تھیں جو ان کی پرورش

عبد الله وحدثه سواء قالت كنت في المسجد فرأيت النبي صلى الله عليه وسلم في المسجد فقال تصدقن ولو من حليكن وكانت زينب تنفق على عبد الله وأيتام في حجرها فقالت لعبد الله سل رسول الله صلى الله عليه وسلم أيجزئ عني أن أنفقت عليك وعلى أيتام في حجري من الصدقة قال سلي أنت رسول الله صلى الله عليه وسلم فانطلقت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فوجدت امرأة من الأنصار على الباب حاجتها مثل حاجتي فمر علينا بلال فقلت سل لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم هل يجزئ عني أن أتصدق على زوجي وأيتام في حجري من الصدقة وقلنا لا تخبر بنا فدخل فسأله فقال من هما قال زينب قال أي الزيانب هي قال امرأة عبد الله فقال نعم يكون لها أجر القرابة وأجر الصدقة۔

قال أبو جعفر فذهب قوم إلى أن المرأة جائز لها أن تعطي زوجها من زكوة مالها واحتجوا في ذلك بهذا الحديث وممن ذهب إلى ذلك أبو يوسف ومحمد **وخالفهم** في ذلك آخرون منهم أبو حنيفة فقالوا لا يجوز للمرأة أن تعطي زوجها من زكوة مالها كما لا يجوز له أن يعطيها من زكوة ماله **وكان** من الحجة لهم على أهل المقالة الأولى في حديث زينب الذي احتجوا به عليهم أن تلك الصدقة التي حض عليها رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك الحديث إنما كانت من غير الزكوة۔

۶۵۹۔ **وقد** بين ذلك ما قد حدثنا يونس قال ثنا عبد الله بن يوسف قال ثنا الليث عن هشام بن عروة عن أبيه عن عبيد الله بن عبد الله عن رائطة

تھے انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھیں کہ کیا میں صدقے سے آپ پر اور ان یتیموں پر خرچ کر سکتی ہوں جو میری پرورش میں ہیں انھوں نے فرمایا تم جا کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو (فرماتی ہیں) میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئی تو میں نے دروازے پر ایک انصاری عورت کو پایا اس کی حاجت وہی تھی جو میری تھی۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرے تو ہم نے کہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھیں کیا میں (اپنے صدقہ کے مال) سے اپنے شوہر اور زیر پرورش یتیموں کو دے سکتی ہوں اور ہم نے کہا کہ ہمارے بارے میں نہ بتانا فرماتی ہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ اندر آگئے اور انھوں نے پوچھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دونوں کون ہیں؟۔ انھوں نے عرض کیا حضرت زینب رضی اللہ عنہا ہیں آپ نے فرمایا کونسی زینب؟ عرض کیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ فرمایا ہاں (خرچ کر سکتی ہیں) ان کے لیے قرابت کا ثواب بھی ہوگا

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ عورت کے لیے اپنے مالِ زکوٰۃ سے خاوند کو دینا جائز ہے۔ انھوں نے اسی سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمہما اللہ بھی ان لوگوں میں سے ہیں۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی ان ہی میں سے ہیں وہ فرماتے ہیں جس طرح خاوند اپنے مال کی زکوٰۃ اپنی بیوی کو نہیں دے سکتا اسی طرح عورت بھی اپنے مال سے خاوند کو زکوٰۃ نہیں دے سکتی۔ پہلے قول والوں کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی روایت میں جس صدقے کی ترغیب دی گئی ہے وہ زکوٰۃ کے علاوہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ رائطہ بنت عبداللہ سے مروی ہے وہ ایک ہنرمند خاتون تھیں اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس مال نہ تھا وہ ان پر اور ان کے صاحبزادے

بِنْتِ عَبْدِ اللّٰهِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَكَانَتِ امْرَأَةً صَنْعَاءَ وَلَيْسَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ مَالٌ فَكَانَتْ تُنْفِقُ عَلَيْهِ وَعَلٰى وَلَدِهِ مِنْهَا فَقَالَتْ لَقَدْ شَغَلْتَنِيْ وَاللّٰهِ أَنْتَ وَوَلَدُكَ عَنِ الصَّدَقَةِ فَمَا أَسْتَطِيْعُ أَنْ أَتَصَدَّقَ مَعَكُمْ بِشَيْءٍ فَقَالَ مَا أُحِبُّ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكِ فِيْ ذٰلِكَ أَجْرٌ أَنْ تَفْعَلِيْ فَسَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ وَهُوَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ ذَاتُ صَنْعَةٍ أَبِيْعُ مِنْهَا وَلَيْسَ لِوَلَدِيْ وَلَا لِزَوْجِيْ شَيْءٌ فَشَغَلُوْنِيْ فَلَا أَتَصَدَّقُ فَهَلْ لِيْ فِيْهِمْ أَجْرٌ فَقَالَ لَكِ فِيْ ذٰلِكَ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ.

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ مِمَّا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ زَكَاةٌ وَرَائِطَةُ هٰذِهِ هِيَ زَيْنَبُ امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ لَا نَعْلَمُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَتْ لَهٗ امْرَأَةٌ غَيْرُهَا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ كَانَتْ تَطَوُّعًا كَمَا ذَكَرْنَا قَوْلُهَا كُنْتُ امْرَأَةً صَنْعَاءَ أَصْنَعُ بِيَدِيْ فَأَبِيْعُ مِنْ ذٰلِكَ فَأُنْفِقُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَكَانَ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَفِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ جَوَابًا لِسُؤَالِهَا هٰذَا وَفِيْ حَدِيْثِ رَائِطَةَ هٰذَا كُنْتُ أُنْفِقُ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ وَعَلٰى وَلَدِهٖ مِنِّيْ. وَقَدْ أَجْمَعُوْا عَلٰى أَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تُنْفِقَ عَلٰى وَلَدِهَا مِنْ زَكَاتِهَا فَلَمَّا كَانَ مَا أَنْفَقَتْ عَلٰى وَلَدِهَا لَيْسَ بِالزَّكٰوةِ فَكَذٰلِكَ مَا أَنْفَقَتْ عَلٰى زَوْجِهَا لَيْسَ هُوَ أَيْضًا مِنْ زَكٰوةٍ. وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ أَنَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ الَّتِيْ أَبَاحَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْفَاقَهَا عَلٰى زَوْجِهَا كَانَتْ مِنْ غَيْرِ الزَّكٰوةِ۔

۲۶۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا

پرورش ان خاتون ہی کے بطن سے تھے خرچ کرتی تھیں انھوں نے کہا اللہ کی قسم! آپ اور آپ کے بیٹے نے مجھے صدقہ سے روکے رکھا ہے مجھ میں صدقہ دینے کی طاقت نہیں انھوں نے فرمایا اگر اس میں تمہیں ثواب نہ ہو تو میں نہیں چاہتا کہ تم مجھ پر خرچ کرو چنانچہ ان دونوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا انھوں نے عرض کیا کہ میں ایک کاریگر عورت ہوں۔ اس (مصنوع) کو بیچتی ہوں جبکہ میرے بیٹے اور خاوند کے پاس کچھ بھی نہیں پس مجھے انھوں نے مشغول کر رکھی ہے۔ میں صدقہ نہیں کر سکتی کیا ان کو دینے میں مجھے اجر ملے گا آپ نے فرمایا جو کچھ تم ان پر خرچ کرتی ہو اس کا تمہیں ثواب ملے گا پس ان پر خرچ کرو۔

تو اس حدیث میں ہے کہ یہ صدقہ اس مال سے تھا جس میں زکوٰۃ فرض نہ تھی اور یہ حضرت رائطہ، حضرت زینب ہی ہیں جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی دوسری عورت کا ہمیں علم نہیں۔ اس بات کی دلیل کہ یہ نفلی صدقہ تھا، جیسا کہ ہم نے ذکر کیا یہ ہے کہ انھوں نے فرمایا میں ایک کاریگر عورت ہوں ہاتھ سے (چیزیں) بنا کر فروخت کرتی ہوں۔ اس سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ پر خرچ کرتی ہوں اس حدیث میں اور پہلی حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی اس سوال کا جواب تھا اور حضرت رائطہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث میں ہے کہ میں اس میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور اپنے بیٹے پر خرچ کرتی ہوں اور اس بات پر اتفاق ہے کہ عورت کے لیے اپنی زکوٰۃ سے اپنی اولاد پر خرچ جائز نہیں پس جب بیٹے پر خرچ کیا ہوا مال زکوٰۃ سے نہ تھا تو جو انھوں نے اپنے خاوند پر خرچ کیا وہ بھی زکوٰۃ سے نہ تھا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسی حدیث مروی ہے جو اس بات پر دلالت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے جو صدقہ خاوند پر خرچ کرنا جائز قرار دیا تھا وہ زکوٰۃ سے نہیں تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم

إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُنَيَّةِ الْكَعْبِيِّ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ الصُّبْحِ يَوْمًا فَأَتَى عَلَى النِّسَاءِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عُقُولٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ بِعُقُولِ ذَوِي الْأَلْبَابِ مِنْكُنَّ وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَتَقَرَّبْنَ إِلَى اللهِ بِمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَكَانَ فِي النِّسَاءِ امْرَأَةُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رض فَانْقَلَبَتْ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رض

فَأَخْبَرَتْهُ بِمَا سَمِعَتْ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَتْ حُلِيًّا لَهَا فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رض أَيْنَ تَذْهَبِينَ بِهٰذَا الْحُلِيِّ فَقَالَتْ أَتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ لَعَلَّ اللهَ أَنْ لَا يَجْعَلَنِي مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ هَلُمِّي وَيْلَكِ تَصَدَّقِي بِهِ عَلَيَّ وَعَلَى وَلَدِي فَقَالَتْ لَا وَاللهِ حَتَّى أَذْهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَتْ تَسْتَأْذِنُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ هٰذِهِ زَيْنَبُ تَسْتَأْذِنُ فَقَالَ أَيُّ الزَّيَانِبِ هِيَ قَالُوا امْرَأَةُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَدَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي سَمِعْتُ مِنْكَ مَقَالَةً فَرَجَعْتُ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ فَحَدَّثْتُهُ فَأَخَذْتُ حُلِيِّي أَتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَيْكَ رَجَاءَ أَنْ لَا يَجْعَلَنِي اللهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رض تَصَدَّقِي بِهِ عَلَيَّ وَعَلَى بَنِيَّ فَإِنَّا لَهُ مَوْضِعٌ فَقُلْتُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقِي بِهِ عَلَيْهِ وَعَلَى بَنِيهِ فَإِنَّهُمْ لَهُ مَوْضِعٌ۔

صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن (نماز) فجر سے فارغ ہوئے تو مسجد میں (موجود) عورتوں کی طرف تشریف لے گئے فرمایا اے عورتوں کے گروہ! میں دین و عقل کے اعتبار سے ناقص اور عقل مند لوگوں کی عقل کو زیادہ لے جانے والا تم سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھتا میں نے دیکھا کہ قیامت کے دن تم بکثرت جہنم میں ہوگی لہٰذا جس قدر ممکن ہو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو عورتوں میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ بھی تھیں وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور جو کچھ سنا تھا ان کو بتا دیا اور اپنا زیور اٹھایا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ زیور کہاں لے جا رہی ہو انھوں نے عرض کیا اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب حاصل کر رہی ہوں شاید اللہ مجھے اہل جہنم سے نہ کرے انھوں نے فرمایا ادھر لاؤ تمہارے لیے ہلاکت ہو (بد دعا کے طور پر یہ بات نہیں فرمائی) اسے مجھ پر اور میرے بیٹے پر صدقہ کر دو۔ انھوں نے عرض کیا اللہ کی قسم جب تک میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ جاؤں ایسا نہیں کروں گی وہ چلی گئیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت زینب رضی اللہ عنہا اجازت مانگتی ہیں آپ نے فرمایا یہ کونسی زینب ہیں؟ انھوں نے عرض کیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ مطہرہ ہیں چنانچہ وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا میں نے آپ کے ارشادات مبارکہ سنے پھر میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف واپس گئی اور ان سے بیان کیا اپنا زیور اٹھایا کہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اور آپ کا قرب حاصل کروں اس امید پر کہ اللہ تعالیٰ مجھے اہل جہنم سے نہ کرے تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ مجھے اور میرے بیٹے کو بطور صدقہ دو کیونکہ ہم اس کے مستحق ہیں میں نے ان سے کہا کہ جب تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لوں ایسا نہیں کروں گی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے خاوند اور بیٹے پر صدقہ کرو کیونکہ یہ اس کے مستحق ہیں۔

٦٦١ - حدثنا الحسين بن الحكم الجيزي قال ثنا عاصم بن علي قال ثنا إسمعيل بن جعفر قال أخبرني ابن أبي عمرو عن أبي سعيد المقبري عن أبي هريرة رض عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله.

قال أبو جعفر فبين أبو هريرة رض في هذا الحديث أن رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما أراد بقوله تصدقي الصدقة التطوع التي تكفر الذنوب وفي حديثه قال فجاءت بحلي لها إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم تصدقي به على عبد الله وعلى بنيه فإنهم له موضع فكان ذلك على الصدقة بكل الحلي وذلك من تطوع لا من الزكوة لأن الزكوة لا توجب الصدقة بكل المال وإنما توجب الصدقة بجزء منه. فهذا أيضا دليل على فساد تأويل أبي يوسف رح ومن ذهب إلى قوله للحديث الأول فقد بطل بما ذكرنا أن يكون في حديث زينب ما يدل أن المرأة تعطي زوجها من زكوة مالها إذا كان فقيرا وإنما نلتمس حكم ذلك بعد من طريق النظر وقواعد الأصول فاعتبرنا ذلك فوجدنا المرأة باتفاقهم لا يعطيها زوجها من زكوة ماله وإن كانت فقيرة ولم تكن في ذلك كغيرها إذ رأينا الأخت يعطيها أخوها من زكوته إذا كانت فقيرة وإن كان على أخيها أن ينفق عليها ولم تخرج بذلك من حكم من يعطى من الزكوة فثبت بذلك أن الذي يمنع الزوج من إعطاء زوجته من زكوة ماله ليس هو وجوب النفقة لها عليه ولكنه السبب الذي بينه وبينها فصار ذلك كالنسب الذي بينه وبين والديه

حضرت ابوسعید مقبری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "صدقہ کرو" سے نفلی صدقہ مراد ہے جو گناہوں کو مٹا دیتا ہے ان کی روایات میں یہ بھی ہے کہ وہ اپنا زیور لے کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئیں۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسے لیجئے میں اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا قرب حاصل کرنا چاہتی ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے پر صدقہ کر دو وہ اس کے مستحق ہیں یہ پورے زیور کا صدقہ تھا اور ایسا نفل صدقے سے ہوتا ہے زکوٰۃ سے نہیں کیونکہ زکوٰۃ میں پورا مال نہیں دیا جاتا اس کا کچھ صدقہ دیا جاتا ہے یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ اور ان لوگوں کا قول فاسد ہے جنھوں نے پہلی حدیث سے استدلال کیا تو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے یہ بات باطل ہو گئی کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی حدیث میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ عورت اپنے فقیر خاوند کو اپنے مال کی زکوٰۃ دے سکتی ہے اس کے بعد ہم اس بات کا حکم قیاس اور غور و فکر کے طور پر تلاش کرتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ بالاتفاق خاوند اپنے مال کی زکوٰۃ بیوی کو نہیں دے سکتا چاہے وہ حاجت مند ہی ہو اور اس سلسلے میں وہ دوسری عورتوں کی طرح نہیں کیونکہ بھائی، بہن کو زکوٰۃ سے دے سکتا ہے جبکہ وہ محتاج ہو اگرچہ اس کے بھائی کی ذمہ داری ہے کہ اس پر خرچ کرے لیکن اس کے باوجود وہ ان لوگوں کے حکم سے باہر نہیں ہوتی جن کو زکوٰۃ دی جاتی ہے اس سے ثابت ہوا کہ بیوی کو زکوٰۃ دینے سے خاوند کے لیے یہ بات رکاوٹ نہیں کہ اس پر اس کا نفقہ واجب ہے بلکہ ان کے درمیان جو رشتہ ہے وہ مانع ہے پس یہ اس کے نسبی رشتہ کی طرح ہے جو آدمی اور اس کے والدین کے درمیان ہوتا ہے اور اس کے باعث وہ اسے اپنی زکوٰۃ نہیں دے

يمنعه ذلك إياه من إعطائهما من الزكوة. فلما ثبت بما ذكرنا أن سبب المرأة والرجل يمنع زوجها أن يعطيها من زكوة ماله وإن كانت فقيرة هو كالنسب الذي بينه وبين والديه الذي يمنعه من إعطائهما من زكوته وإن كانا فقيرين ورأينا الوالدين لا يعطيهما ابنهما من زكوتهما إذا كان فقيرا فكان الذي بينه وبين والديه من النسب يمنعه من إعطائهما من الزكوة ويمنعهما من إعطائه من الزكوة وقد رأينا هذا السبب بين الزوج والمرأة يمنع من قبول شهادة كل واحد منهما لصاحبه يجعلا في ذلك كذي الرحم المحرم الذي لا يجوز شهادة كل واحد منهما لصاحبه ورأينا أيضا كل واحد منهما لا يرجع فيما وهب لصاحبه في قول من يجيز الرجوع في الهبة فيما بين الغريبين فلما كان الزوجان فيما ذكرنا قد جعلا كذي الرحم المحرم فيما منع فيه من قبول الشهادة ومن الرجوع في الهبة كانا في النظر أيضا في إعطاء كل واحد منهما صاحبه من الزكوة كذلك فهذا هو النظر في هذا الباب وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

پس ہماری مذکورہ گفتگو سے ثابت ہو گیا کہ خاوند اپنی بیوی کو اس کے محتاج ہونے کے باوجود جس سبب سے زکوٰۃ نہیں دے سکتا یہ اس سبب کی طرح ہے جو ماں باپ اور اولاد کے درمیان ہے جو اولاد کے لیے ماں باپ کو زکوٰۃ دینے سے مانع ہے اگرچہ وہ محتاج ہوں اور ہم دیکھتے ہیں کہ اولاد کے فقیر ہونے کے باوجود ماں باپ انہیں اپنی زکوٰۃ نہیں دے سکتے تو اس کی وجہ نسبی رشتہ ہے جس کی بنا پر وہ اپنی اولاد کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں اور نہ اولاد ان کو دے سکتی ہے۔ اسی طرح مرد اور عورت کے درمیان جو رشتہ خاوند کے لیے بیوی کو زکوٰۃ دینے سے مانع ہے وہ بیوی کو اس بات سے روکتا ہے کہ خاوند کو زکوٰۃ دے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ اسی سبب سے ان کی گواہی ایک دوسرے کے حق میں غیر مقبول ہے۔ اور وہ ان قریبی رشتہ داروں کی طرح ہیں جو ایک دوسرے کے حق میں گواہی نہیں دے سکتے۔ اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ جو لوگ قریبی رشتہ داروں کے درمیان ہبہ کی واپسی کے قائل ہیں ان کے نزدیک میاں بیوی ایک دوسرے سے ہبہ کی ہوئی چیز واپس نہیں لے سکتے۔ جب اس مذکورہ گفتگو کے مطابق بیوی اور خاوند قبول شہادت اور ہبہ کی واپسی کے سلسلے میں ذوی الارحام کی طرح ہیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ ایک دوسرے کو زکوٰۃ (کا مال) دینے کے سلسلے میں بھی وہ اسی طرح ہوں۔ اس باب میں قیاس کا تقاضا یہی ہے اور حضرت امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول بھی یہی ہے۔

باب (۱۱۴) الخيل السائمة هل فيها صدقة أم لا.

باب ۱۱۴: چرنے والے گھوڑوں میں زکوٰۃ ہے یا نہیں

۶۶۲ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا معلى بن أسد قال ثنا عبد العزيز بن المختار عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا یہ تین قسم کے ہیں (۱) آدمی کے لیے باعث اجر و ثواب ہیں (۲) اس کے لیے باعث

هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر الخيل فقال هي لثلاثة لرجل أجر ولرجل ستر وعلى رجل وزر فأما التي هي له ستر فالرجل يتخذها تكرمًا وتجملًا ولا ينسى حق ظهورها وبطونها في عسرها ويسرها.

پردہ ہیں (۳) آدمی پر بوجھ ہیں۔ جو گھوڑے اس کے لیے پردہ ہیں یہ وہ ہیں جن کو انسان عزت و آبرو کے لیے رکھتا ہے اور تنگ دستی کی حالت ہو یا فراوانی کی ان کی پیٹھ اور پیٹ کا حق نہیں بھولتا۔

٦٦٣- حدثنا يونس قال أنا ابن وهب أن مالكا حدثه عن زيد بن أسلم عن أبي صالح السمان عن أبي هريرة رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله غير أنه قال ولم ينس حق الله في رقابها ولا في ظهورها فقط.

حضرت ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ انھوں نے فرمایا ان کی گردنوں اور پیٹھوں میں اللہ تعالیٰ کا حق نہیں بھولتا۔

٦٦٤- حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال حدثني هشام بن سعد عن زيد بن أسلم فذكر بإسناده مثله.

حضرت ہشام بن سعد، حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قال أبو جعفر فذهب قوم إلى وجوب الصدقة في الخيل إذا كانت ذكورًا وإناثًا وكان صاحبها يلتمس نسلها واحتجوا في إيجابهم الزكاة فيها بقول رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم ينس حق الله فيها. قالوا ففي هذا دليل أن لله فيها حقًا وهو كحقه في سائر الأموال التي تجب فيها الزكاة. واحتجوا في ذلك بما روي عن عمر بن الخطاب.

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ جب گھوڑے نر اور مادہ ملے جلے ہوں اور ان کا مالک افزائش نسل کا ارادہ کرتا ہو تو ان میں زکوٰۃ واجب ہوگی انھوں نے وجوب زکوٰۃ کے سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کیا ہے کہ وہ اس میں اللہ تعالیٰ کا حق نہ بھولے وہ کہتے ہیں اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ ان (گھوڑوں) میں اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور وہ ان تمام دوسرے مالوں کی طرح ہے جن میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے انھوں نے اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی

٦٦٥- حدثنا ابن أبي داود قال ثنا عبد الله بن محمد بن أسماء قال ثنا جويرية عن مالك عن الزهري عن السائب بن يزيد أخبره قال رأيت أبي يقوم الخيل ويدفع صدقتها إلى عمر بن الخطاب رض.

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد کو دیکھا وہ گھوڑوں کی قیمت مقرر کر کے ان کی زکوٰۃ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیتے تھے۔

٦٦٦- حدثنا سليمان بن شعيب قال ثنا الخصيب بن ناصح قال ثنا حماد بن سلمة عن قتادة عن أنس بن مالك أن عمر رض كان يأخذ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک عربی گھوڑے کی زکوٰۃ دس درہم اور فارسی یا ترکی گھوڑے کی زکوٰۃ پانچ درہم لیتے تھے۔

٦٦٠ - حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْعُمَرَ وَالْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ -

حضرت ابو بکر اور حجاج بن منہال فرماتے ہیں کہ حضرت حماد بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اسی کی مثل ذکر کیا۔

وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى هٰذَا الْقَوْلِ اَيْضًا اَبُوْحَنِيْفَةَ وَزُفَرُ - وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ مِنْهُمْ اَبُوْيُوْسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فَقَالُوْا لَا صَدَقَةَ فِي الْخَيْلِ السَّائِمَةِ اَلْبَتَّةَ - وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فِيْمَا احْتَجُّوْا بِهٖ لِقَوْلِهِمْ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْهَا اَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ الْحَقُّ حَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ -

جن لوگوں کا یہ موقف ہے ان میں حضرت امام ابو حنیفہ اور حضرت امام زفر رحمہما اللہ بھی شامل ہیں لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ بھی انہی میں سے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ چرنے والے گھوڑوں میں زکوٰۃ بالکل نہیں۔ وہ پہلے قول کے قائلین کی دلیل کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں اللہ تعالیٰ کے حق کو نہ بھولا کا جواب یوں دیتے ہیں کہ ممکن ہے اس سے زکوٰۃ کے علاوہ حق مراد ہو۔

فَاِنَّهٗ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْمَالِ حَقٌّ سِوَى الزَّكٰوةِ وَتَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ -

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ نے فرمایا مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہے اور آپ نے یہ آیت کریمہ پڑھی۔ (ترجمہ) نیکی (یہی) نہیں کہ (نماز میں) تم اپنا منہ مشرق کی طرف اور مغرب کی طرف پھیرو بلکہ نیکی کا کمال تو یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ، روز قیامت، فرشتوں، کتاب اور سب نبیوں پر ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ کی محبت سے اپنا مال رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو دے ___ آخر تک۔

فَلَمَّا رَاَيْنَا الْمَالَ قَدْ جُعِلَ فِيْهِ حَقٌّ سِوَى الزَّكٰوةِ احْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ الَّذِيْ ذَكَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَيْلِ هُوَ ذٰلِكَ الْحَقُّ اَيْضًا وَحُجَّةٌ اُخْرٰى اَنَّ الزَّكٰوةَ فِي الْحَدِيْثِ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِنَّمَا هُوَ فِي الْخَيْلِ الْمُرْتَبَطَةِ لَا فِي الْخَيْلِ السَّائِمَةِ -

تو جب ہم نے دیکھا کہ مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق رکھا گیا ہے تو ہو سکتا ہے گھوڑوں کے بارے میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس حق کا ذکر کیا ہے یہ بھی وہی ہو اور دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی جو روایت ہم نے نقل کی ہے وہ باندھے ہوئے گھوڑوں کے بارے میں ہے چرنے والوں کے بارے میں نہیں ہے

وَحُجَّةٌ أُخْرىٰ إِنَّا قَدْ رَأَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْإِبِلَ السَّائِمَةَ أَيْضًا فَقَالَ فِيهَا حَقٌّ فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ الْحَقِّ مَا هُوَ فَقَالَ إِطْرَاقُ فَحْلِهَا وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا وَمَنِيحَةُ سَمِينِهَا۔

ایک اور دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے چرنے والے اونٹوں کا ذکر بھی کیا ہے آپ نے فرمایا اس میں حق ہے (پھر) اس کی وضاحت پوچھی گئی تو فرمایا اس کے نر کا جفت کرنا، اس کا ڈول ادھار دینا اور اس کی دودھ والی موٹی اونٹنی بطور منیحہ دینا (یعنی وہ دودھ حاصل کرے پھر مالک کو واپس کر دے۔)

۶۶۹۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ حدیث حضرت ابو الزبیر نے بواسطہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

فَلَمَّا كَانَتِ الْإِبِلُ أَيْضًا فِيهَا حَقٌّ غَيْرُ الزَّكٰوةِ احْتُمِلَ أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ الْخَيْلُ۔

تو جب اونٹوں میں بھی زکوٰۃ کے علاوہ حق ہے تو ہو سکتا ہے گھوڑوں کا حکم بھی اسی طرح ہو۔

وَأَمَّا مَا احْتَجُّوا بِهِ مِمَّا رَوَيْنَاهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَا حُجَّةَ لَهُمْ فِيهِ أَيْضًا عِنْدَنَا لِأَنَّ عُمَرَ لَمْ يَأْخُذْ ذٰلِكَ مِنْهُمْ عَلٰى أَنَّهُ وَاجِبٌ عَلَيْهِمْ

اور وہ جو انھوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا تو ہمارے نزدیک اس میں ان کے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم نے ان سے بطور واجب نہیں لیا۔

وَقَدْ بَيَّنَ السَّبَبَ الَّذِي مِنْ أَجْلِهِ أَخَذَ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَارِثَةُ بْنُ مُضَرِّبٍ۔

حضرت حارثہ بن مضرب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے لینے کا سبب بیان فرمایا ہے۔

۶۷۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْمَعْرُوفُ بِسُحَيْمٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَتَاهُ أَشْرَافٌ مِنْ أَشْرَافِ أَهْلِ

حضرت حارثہ بن مضرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حج کیا تو ان کے پاس شام کے کچھ معززین آئے انھوں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! ہمارے پاس مال اور جانور ہیں ہم سے صدقہ لے کر ہمیں پاک کیجئے وہ ہمارے لیے زکوٰۃ ہوگا آپ نے فرمایا یہ وہ کام ہے جو میرے پیش رو دونوں حضرات (رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) نے نہیں کیا، لیکن تم انتظار کرو تاکہ میں مسلمانوں سے پوچھ لوں۔ انھوں نے صحابہ کرام سے پوچھا

الْقَوْمَ فَقَالُوا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
إِنَّا قَدْ أَصَبْنَا دَوَابَّ وَأَمْوَالًا
نَقْدُرُ مِنْ أَمْوَالِنَا صَدَقَةً تُطَهِّرُنَا
بِهَا وَتَكُونُ لَنَا زَكٰوةً فَقَالَ
هٰذَا شَيْءٌ لَمْ يَفْعَلْهُ اللَّذَانِ
كَانَا قَبْلِي وَلٰكِنِ انْتَظِرُوا
حَتّٰى أَسْأَلَ الْمُسْلِمِينَ فَسَأَلَ
أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ عَلِيُّ بْنُ
أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا حَسَنٌ وَ
عَلِيٌّ سَاكِتٌ لَمْ يَتَكَلَّمْ
مَعَهُمْ فَقَالَ مَا لَكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ
لَا تَتَكَلَّمُ قَالَ قَدْ أَشَارُوا عَلَيْكَ
وَلَا بَأْسَ بِمَا قَالُوا إِنْ لَمْ يَكُنْ أَمْرًا وَاجِبًا وَلَا جِزْيَةً
رَاتِبَةً يُؤْخَذُونَ بِهَا قَالَ فَأَخَذَ مِنْ كُلِّ عَبْدٍ عَشَرَةً
وَمِنْ كُلِّ فَرَسٍ عَشَرَةً وَمِنْ كُلِّ هَجِينٍ ثَمَانِيَةً وَمِنْ
كُلِّ بِرْذَوْنٍ أَوْ بَغْلٍ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ فِي السَّنَةِ وَرَزَقَهُمْ
كُلَّ شَهْرٍ لِلْفَرَسِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَالْهَجِينِ ثَمَانِيَةً
وَالْبَغْلِ خَمْسَةً خَمْسَةً وَالْمَمْلُوكِ جَرِيبَيْنِ كُلَّ شَهْرٍ
فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِيثُ عَلٰى أَنَّ مَا أَخَذَ مِنْهُمْ
عُمَرُ مِنْ أَجْلِهِ مَا كَانَ أَخَذَ مِنْهُمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّهُ لَمْ
يَكُنْ زَكٰوةً وَلٰكِنَّهَا صَدَقَةٌ غَيْرُ زَكٰوةٍ وَقَدْ قَالَ لَهُمْ
عُمَرُ أَنَّ هٰذَا لَمْ يَفْعَلْهُ اللَّذَانِ كَانَا قَبْلِي يَعْنِي رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ رض فَدَلَّ ذٰلِكَ
عَلٰى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ رض
لَمْ يَأْخُذَا مِمَّا كَانَ بِحَضْرَتِهِمَا مِنَ الْخَيْلِ صَدَقَةً وَ
لَمْ يُنْكِرْ عَلٰى عُمَرَ مَا قَالَ مِنْ ذٰلِكَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَلَّ قَوْلُ عَلِيٍّ رض لِعُمَرَ
قَدْ أَشَارُوا عَلَيْكَ إِنْ لَمْ يَكُنْ جِزْيَةً رَاتِبَةً وَخَرَاجًا

ان میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی تھے انہوں نے کہا ٹھیک ہے لیکن حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ خاموش رہے انہوں نے کوئی بات نہ کی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابوالحسن آپ کیوں گفتگو نہیں کر رہے انہوں نے فرمایا صحابہ کرام نے آپ کو رائے دی ہے جو کہ انہوں نے کہا ہے اس میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ یہ فرض نہ ہو اور مستقل طور پر جزیہ لیا جائے۔ راوی کہتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہر غلام کی طرف سے دس درہم اور ہر گھوڑے سے بھی دس درہم لیے، ہر ہجین (ایسا گھوڑا جس کا باپ آزاد اور ماں لونڈی ہو) سے آٹھ درہم اور ایک ترکی گھوڑے کے لیے دس درہم لونڈی کے بیٹے ہجین کے لیے آٹھ خچر کے لیے پانچ اور غلام کے لیے دو جریب الہ وظیفہ مقرر فرمایا (جریب ایک پیمانہ ہے جو چار قفیز کے برابر ہوتا ہے ایک قفیز تقریباً سوا دو سیر یا دو کلو ہوتا ہے)

تو یہ حدیث اس بات کی دلالت کرتی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جو کچھ ان سے لیا وہ زکاۃ کے طور پر نہیں بلکہ زکوٰۃ کے علاوہ صدقہ تھا کیونکہ آپ نے ان سے فرمایا کہ مجھ سے پہلے دو حضرات یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایسا نہیں کیا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور میں گھوڑوں کی زکوٰۃ نہیں لی اور جو کچھ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کسی صحابی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی کہ ان صحابہ کرام نے آپ کو مشورہ دیا کہ گھوڑے بطور واجب جزیہ اور خراج [illegible] حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا اس بات کو قبول کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کی اس فرمائش پر کہ آپ ان سے کچھ

وَاجِبًا وَتَقُولُ لَهُمْ اِرْفَعُوا مِنْهُ أَنَّ عُمَرَ لَمَّا كَانَ أَخَذَ مِنْهُمْ سَوَاءً أَيَّاهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُمْ لِيَضَعَهُ فِي الصَّدَقَاتِ وَإِنْ لَّمْ يَمْنَعْ ذٰلِكَ مِنْهُ مَتٰى أَحَبُّوا ثُمَّ سَنَّ عُمَرُ فِي الْعَبِيدِ أَيْضًا فِي ذٰلِكَ مَسْلَكَ الْخَيْلِ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ بِدَلِيلٍ عَلٰى أَنَّ الْعَبِيدَ الَّذِيْنَ لِغَيْرِ التِّجَارَةِ يَجِبُ فِيْهِمْ صَدَقَةٌ وَإِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ عَلَى التَّبَرُّعِ مِنْ مَوَالِيْهِمْ بِإِعْطَاءِ ذٰلِكَ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ عَفَوْتُ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ۔

۶۷۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا أَبِيْ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ ثَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۷۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ وَشَرِيْكٌ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

۶۷۳۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحٰقَ بْنِ أَبِيْ عَبَّادٍ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

فَذٰلِكَ أَيْضًا يَنْفِيْ أَنْ يَكُوْنَ فِي الْخَيْلِ صَدَقَةٌ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ قَرَنَ مَعَ ذٰلِكَ الرَّقِيْقَ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ لَا يَنْفِيْ أَنْ تَكُوْنَ الصَّدَقَةُ وَاجِبَةً فِي الرَّقِيْقِ إِذَا كَانُوْا لِلتِّجَارَةِ فَكَذٰلِكَ لَا يَنْفِيْ ذٰلِكَ أَنْ تَكُوْنَ الزَّكٰوةُ وَاجِبَةً فِي الْخَيْلِ إِذَا كَانَتْ سَائِمَةً وَلَمَّا كَانَ قَوْلُهٗ قَدْ عَفَوْتُ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الرَّقِيْقِ لِلْخِدْمَةِ خَاصَّةً فَكَذٰلِكَ قَوْلُهٗ قَدْ عَفَوْتُ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ إِنَّمَا هُوَ عَلٰى خَيْلِ الرُّكُوْبِ

صدقات کی مد میں خرچ کریں اور یہ کہ وہ جب چاہیں اسے روک سکتے ہیں ان سے یہ مال لیا۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے گھوڑوں کی طرح غلاموں میں بھی وہی طریقہ جاری کیا اور یہ اس بات پر دلالت نہیں کرغیر تجارتی غلاموں میں صدقہ واجب ہے آپ نے ان کے اموال سے جو کچھ لیا وہ نفلی صدقہ اور عطیے کے طور پر تھا۔

بواسطہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نبی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مروی ہے آپ نے فرمایا میں نے تم سے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کی۔

حضرت عاصم بن ضمرہ رضی اللہ عنہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت حارث رضی اللہ عنہ، حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے اور وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابراہیم بن طہمان حضرت ابواسحاق سے وہ حضرت حارث سے وہ حضرت علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو یہ روایت بھی گھوڑے میں زکوٰۃ کی نفی کرتی ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ان کو غلاموں کے ساتھ ملا کر ذکر کیا گیا ہے تو جب تجارت کے غلاموں میں وجوب زکوٰۃ کی نفی نہیں ہوتی تو اس بات کی نفی بھی نہ ہوگی کہ جب گھوڑے چرنے والے ہوں تو ان میں زکوٰۃ واجب ہے لہٰذا جس طرح غلاموں سے متعلق آپ کا ارشاد گرامی کہ میں نے تم سے معاف کیا۔ خدمت کے غلاموں سے مخصوص ہے اسی طرح آپ کا ارشاد گرامی کہ میں نے تم سے گھوڑوں کی زکوٰۃ معاف کی۔ سواریوں کے گھوڑوں سے خاص ہوگا۔

صَدَقَةٌ. قِيْلَ لَهُ هٰذَا يَحْتَمِلُ مَا ذَكَرْتَ وَاِنَّمَا
يَفْعَلُ اَنْ يَنْتَفِيَ الزَّكٰوةُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اِنْ تَفَكَّرْتَ بِمَا
اَخْبَرْنَا قَبْلَهُ مِمَّا فِيْ حَدِيْثِ حَارِثَةَ لِاَنَّ فِيْهِ اَنْ
الَّذِيْ قَالَ لِعُمَرَ مَا قَدْ ذَكَرْنَا فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ مَعْنٰى
عَلِيٍّ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا كَانَ عِنْدَ
عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى نَفْيِ الزَّكٰوةِ مِنْهَا وَاِنْ كَانَتْ
عَائِشَةُ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَعْنَاهُ قَرِيْبٌ مِنْ مَعْنٰى حَدِيْثِ
عَاصِمٍ وَالْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رض.

۶۷۴۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ
بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ
سَمِعْتُ سُلَيْمٰنَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ
مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ عَبْدِهٖ وَلَا فِيْ فَرَسِهٖ
صَدَقَةٌ۔

۶۷۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ وَ
سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
دِيْنَارٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۶۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ
قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ
مِثْلَهُ۔

۶۷۷۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا
الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ فَذَكَرَ
بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

۶۷۸۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى بْنِ فُلَيْحٍ قَالَ ثَنَا
اَبُو الْاَسْوَدِ النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ
اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ هُوَ ابْنُ بِلَالٍ ابْنِ فُلَيْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ دِيْنَارٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

اس شخص کو کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے کہا اس میں اس بات کا احتمال ہے اور جب اس حدیث سے زکوٰۃ کی نفی کا احتمال ہو گیا تو جو کچھ ہم نے حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے ضمن میں پہلے ذکر کیا ہے اس سے اس کی نفی ہو جائے گی کیونکہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اگر تم کو اہل شام سے یہ صدقہ طلب کرنے یا جبراً لیا جائے اور کوئی حرج نہیں تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے نزدیک رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے گھوڑوں کی زکوٰۃ کی نفی مراد ہے چاہے وہ چرنے والے ہوں ــــــ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے جس کا مفہوم اس روایت کے قریب ہے جو بواسطہ حضرت عاصم اور

[illegible]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں۔

ایک دوسری سند سے بھی بواسطہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

حضرت سفیان حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت مالک، حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت سلمان، احمد بن علی (بلال بن فلیح کے صاحبزادے) سے وہ حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۷۹- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عِرَاكٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حضرت مکحول، حضرت عراک سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۸۰- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكٍ عَنْ أَبِيهِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حضرت حماد بن زید، حضرت خثیم بن عراک سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ دَلِيلٌ عَلَى وُجُوبِ الزَّكٰوةِ فِي الْخَيْلِ السَّائِمَةِ وَكَانَ فِيهَا مَا يَنْفِي الزَّكٰوةَ مِنْهَا ثَبَتَ بِتَصْحِيحِ هٰذِهِ الْآثَارِ قَوْلُ الَّذِينَ لَمْ يَرَوْا فِيهَا زَكٰوةً فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ. وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا الَّذِينَ يُوجِبُونَ فِيهَا الزَّكٰوةَ لَا يُوجِبُونَهَا حَتّٰى تَكُونَ ذُكُورًا وَإِنَاثًا يَلْتَمِسُ مِنْهَا صَاحِبُهَا نَسْلَهَا وَلَا يَجِبُ الزَّكٰوةُ فِي ذُكُورِهَا خَاصَّةً وَلَا فِي إِنَاثِهَا خَاصَّةً وَكَانَتِ الزَّكَوَاتُ الْمُتَّفَقُ عَلَيْهَا فِي الْمَوَاشِي السَّائِمَةِ تَجِبُ فِي الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ ذُكُورًا كَانَتْ كُلُّهَا أَوْ إِنَاثًا فَلَمَّا اسْتَوٰى حُكْمُ الذُّكُورِ خَاصَّةً فِي ذٰلِكَ وَحُكْمُ الْإِنَاثِ خَاصَّةً وَحُكْمُ الذُّكُورِ وَالْإِنَاثِ وَكَانَتِ الذُّكُورُ مِنَ الْخَيْلِ خَاصَّةً وَالْإِنَاثُ مِنْهَا خَاصَّةً لَا يَجِبُ فِيهَا زَكٰوةٌ كَانَ كَذٰلِكَ فِي النَّظَرِ الْإِنَاثُ مِنْهَا وَالذُّكُورُ إِذَا اجْتَمَعَتْ لَا يَجِبُ فِيهَا زَكٰوةٌ.

تو جب ان مذکورہ روایات میں چرنے والے گھوڑوں کی زکوٰۃ کے بارے میں کوئی بات نہیں بلکہ ان میں زکوٰۃ کی نفی پر دلالت پائی جاتی ہے تو سابق روایات کی تصحیح کے اعتبار سے ان لوگوں کا قول ثابت ہوگیا جو ان میں زکوٰۃ کو واجب نہیں سمجھتے۔ روایات کے طریقے پر اس باب کا بیان اس طرح ہے۔ اور بطور قیاس اس باب کا بیان یوں ہے کہ جو لوگ ان میں زکوٰۃ کو واجب مانتے ہیں وہ اس صورت میں واجب قرار دیتے ہیں جب نر اور مادہ ملے جلے ہوں اور ان کا مالک نسل بڑھانا چاہتا ہو صرف نر یا صرف مادہ میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ حالانکہ جن جانوروں کی زکوٰۃ پر اتفاق ہے مثلاً اونٹ، گائے اور بکری تو ان کے نر اور مادہ دونوں میں واجب ہے تو جب ان جانوروں میں زکوٰۃ کا حکم ایک جیسا ہے چاہے صرف نر ہو یا محض مادہ یا ملے جلے ہوں اور صرف نر گھوڑوں یا صرف مادہ گھوڑوں میں زکوٰۃ واجب نہیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ جب نر اور مادہ گھوڑے مخلوط ہوں تب بھی زکوٰۃ واجب نہ ہو۔

وَوَجْهٌ أُخْرٰى إِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لَا زَكٰوةَ فِيهَا وَإِنْ كَانَتْ سَائِمَةً وَالْإِبِلُ وَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ فِيهَا الزَّكٰوةُ إِذَا كَانَتْ سَائِمَةً وَرَأَيْنَا الْاِخْتِلَافَ فِي الْخَيْلِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ أَيَّ الصِّنْفَيْنِ هِيَ بِهِ أَشْبَهُ فَنَعْطِفَ حُكْمَهُ عَلٰى حُكْمِهِ فَرَأَيْنَا الْخَيْلَ ذَوَاتِ حَوَافِرَ وَكَذٰلِكَ الْحَمِيرُ وَالْبِغَالُ هِيَ ذَوَاتُ حَوَافِرَ أَيْضًا وَكَانَتِ الْمَوَاشِي مِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْإِبِلِ ذَوَاتِ أَخْفَافٍ

دوسری دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں خچروں اور گدھوں میں زکوٰۃ نہیں اگرچہ چرنے والے ہوں جبکہ اونٹ، گائے اور بکری چرنے والے ہوں تو ان میں زکوٰۃ ہے۔ اختلاف گھوڑوں میں ہے تو ہم نے چاہا کہ دیکھیں گھوڑے ان دو قسموں میں سے کس کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتے ہیں تاکہ ان کا حکم اس کے حکم کے مطابق رکھیں تو ہم نے دیکھا کہ گھوڑا سُم والا جانور ہے اسی طرح گدھے اور خچر بھی سُم والے جانور ہیں جبکہ گائے بکری اور اونٹ کھُر والے جانور ہیں تو سم والا جانور کھُر والے کی نسبت سُم والے سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے تو اس سے

فهذا الحافر بذي الحافر أشبه منه بذي الخف فثبت بذلك أن لا زكوة في الخيل كما لا زكوة في الحمير والبغال وهذا قول أبي يوسف ومحمد رحمهما الله وهو أحب القولين إلينا وقد روي ذلك عن سعيد بن المسيب.

ثابت ہوا کہ خچر اور گدھے کی طرح گھوڑے میں بھی زکوٰۃ نہیں امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے اور ہمارے (امام طحاوی علیہ الرحمۃ) کے نزدیک سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۶۸۱۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن عبد الله بن دينار قال قلت لسعيد بن المسيب على البراذين صدقة فقال أو على الخيل صدقة.

حضرت عبد اللہ بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ براذین میں صدقہ ہے تو انہوں نے فرمایا کیا گھوڑوں میں بھی زکوٰۃ فرض ہوتی ہے۔

باب ۱۱۵ الزكوة هل يأخذها الإمام أم لا.

باب ۱۱۵: کیا حکمران زکوٰۃ وصول کر سکتا ہے۔

۶۸۲۔ حدثنا أحمد بن داود قال ثنا أبو الوليد قال ثنا حماد بن سلمة عن حميد عن الحسن عن عثمان بن أبي العاص أن وفد ثقيف قدموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لهم لا تحشروا ولا تعشروا.

حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ثقیف کا ایک وفد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ان سے فرمایا زکوٰۃ دینے کے لیے گھروں سے باہر نہ جانا اور نہ عشر (ٹیکس) دینا۔

۶۸۳۔ حدثنا أحمد بن داود قال ثنا عبد الرحمن بن صالح قال ثنا ابن أبي زائدة عن إسرائيل بن يونس عن إبراهيم بن مهاجر البجلي عن عمرو بن حريث عن سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا معشر العرب احمدوا الله إذ رفع عنكم العشور.

حضرت عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عرب کے گروہ! اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرو کہ اس نے تم سے ٹیکس اٹھا لیے۔

۶۸۴۔ حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو أحمد قال ثنا إسرائيل عن إبراهيم بن المهاجر عن رجل حدثه عن عمرو بن حريث عن سعيد بن زيد قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی مثل فرماتے ہوئے سنا۔

يَقُوْلُ لَمْ أَرَ مِثْلَهُ۔

۶۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَالْعَبَّاسُ قَالَا ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي أُمِّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ عُشُوْرٌ إِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ۔

حضرت حرب بن عبید اللہ اپنے دادا ام امیہ سے اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں پر عشر (ٹیکس) نہیں، ٹیکس ذمی لوگوں پر ہے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْإِمَامَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مَنْ يَتَوَلَّى عَلَى أَخْذِ صَدَقَاتِهِمْ وَلٰكِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءُوْا أَدَّوْهَا إِلَى الْإِمَامِ فَيَتَوَلَّى وَضْعَهَا فِي مَوَاضِعِهَا الَّتِي أَمَرَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا وَإِنْ شَاءُوْا فَرَّقُوْهَا فِي تِلْكَ الْمَوَاضِعِ وَلَيْسَ لِلْإِمَامِ أَنْ يَأْخُذَهَا مِنْهُمْ بِغَيْرِ طِيْبِ أَنْفُسِهِمْ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ الَّتِي رَوَيْنَاهَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک گروہ کا یہ نظریہ ہے کہ امام (حکمران) کو اس بات کا حق نہیں کہ کسی شخص کو مسلمانوں سے زکوٰۃ لینے پر مامور کرے بلکہ مسلمانوں کو اختیار ہے اگر چاہیں تمام امام کو دیں پھر وہ ان مصارف پر خرچ کرے جہاں اللہ تعالیٰ نے خرچ کرنے کا حکم دیا اور اگر چاہیں تو ان مصارف پر خود خرچ کریں امام کو ان کی مرضی کے بغیر لینے کا کوئی حق نہیں۔ انھوں نے ان روایات سے استدلال کیا جو ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں اور جو کچھ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۶۸۶۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ أَكَانَ عُمَرُ يَعْشُرُ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ لَا۔

حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ عشر لیتے تھے؟ انھوں نے فرمایا نہیں۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لِلْإِمَامِ أَنْ يُوَلِّيَ أَصْحَابَ الْأَمْوَالِ صَدَقَاتِ أَمْوَالِهِمْ حَتّٰى يَضَعُوْهَا مَوَاضِعَهَا وَلِلْإِمَامِ أَيْضًا أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْهَا مُصَدِّقِيْنَ حَتّٰى يَعْشُرُوْهَا وَيَأْخُذُوا الزَّكٰوةَ مِنْهَا۔

دوسرے حضرات نے انکی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ امام کو اختیار ہے کہ مال دار لوگوں کو خود اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرنے اور اس کے مصارف پر خرچ کرنے کی اجازت دے اور اس بات کا بھی اختیار ہے کہ عاملینِ زکوٰۃ کو بھیجے جو ان سے زکوٰۃ وصول کریں۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى لَهُمْ أَنَّ الْعُشْرَ الَّذِي كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَهُ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ هُوَ الْعُشْرُ الَّذِي كَانَ يُؤْخَذُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ خِلَافُ الزَّكٰوةِ وَكَانُوْا يُسَمُّوْنَهُ الْمَكْسَ۔

پہلے قول کے قائلین کے خلاف انکی دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں سے جو عشر معاف فرمایا وہ ٹیکس تھا جو دورِ جاہلیت میں لیا جاتا تھا یہ زکوٰۃ نہیں تھی وہ اسے ٹیکس کہتے تھے۔

۶۸۷۔ وَهُوَ الَّذِي رَوٰى عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ عَنْ مُحَمَّدٍ

یہی وہ ٹیکس ہے جس کے بارے میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا ٹیکس لینے والا یعنی عاشر جنت میں داخل نہ ہوگا

ثنا ابن لهيعة عن يزيد بن ابي حبيب عن عبد الرحمن بن شماسة عن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدخل الجنة صاحب مكس يعني العاشر.

فهذا هو العشر المرفوع عن المسلمين واما الزكوة فلا.

یہی ٹیکس مسلمانوں سے اٹھایا گیا زکوٰۃ نہیں اٹھائی گئی۔

۶۸۸- وقد بين ذلك ايضا ما حدثنا سليمان بن شعيب قال ثنا الخصيب قال ثنا حماد عن عطاء بن السائب عن حرب ابن عبيد الله عن رجل من اخواله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم استعمله على قومه وعلمه الاسلام واخبره بما يأخذ فقال يا رسول الله كل الاسلام قد علمته الا الصدقة أفأعشر المسلمين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما يعشر اليهود والنصارى.

حضرت حرب بن عبید اللہ اپنے ایک ماموں سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عامل زکوٰۃ مقرر فرمایا اور انہیں اسلام کی تعلیم دی نیز بتایا کہ انہوں نے کیا وصول کرنا ہے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے صدقے کے علاوہ اسلام کی تمام باتیں معلوم ہو گئی ہیں تو کیا میں مسلمانوں سے عشر (ٹیکس) وصول کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹیکس تو یہودیوں اور عیسائیوں سے لیا جاتا ہے۔

ففي هذا الحديث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثه على الصدقة وامره ان لا يعشر المسلمين وقال له انما العشور على اليهود والنصارى فدل ذلك ان العشور المرفوعة عن المسلمين هي خلاف الزكوة.

تو اس حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو زکوٰۃ لینے کے لیے بھیجا اور حکم دیا کہ مسلمانوں سے ٹیکس نہ لیں اور فرمایا کہ ٹیکس تو یہود و انصاری پر ہوتا ہے۔

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جو عشر مسلمانوں سے اٹھایا گیا وہ زکوٰۃ کے خلاف ہے۔

۶۸۹- ومما يبين ذلك ايضا ان حسين بن نصر حدثنا قال ثنا الفريابي قال ثنا سفيان عن عطاء ابن السائب عن حرب بن عبيد الله الثقفي عن خال له من بكر بن وائل قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم فسألته عن الابل والغنم اعشرهن قال انما العشور على اليهود والنصارى وليس على المسلمين.

اس بات کو یہ روایت بھی واضح کرتی ہے کہ حضرت بکر بن وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر اونٹوں اور گایوں کے بارے میں پوچھا کہ ان کا عشر (ٹیکس) دوں؟ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عشر (ٹیکس) تو یہود و نصاریٰ کے ذمہ ہے۔ مسلمانوں پر نہیں۔

فدل هذا على ان العشر الذي ليس على المسلمين المأخوذ من اليهود والنصارى هو خلاف الزكوة لان ما يؤخذ من النصارى واليهود من ذلك انما هو حق للمسلمين واجب عليهم

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جو عشر مسلمانوں کے ذمہ نہیں اور یہود و نصاریٰ سے لیا جاتا ہے وہ زکوٰۃ کے خلاف ہے کیونکہ جو کچھ یہود و نصاریٰ سے لیا جاتا ہے وہ مسلمانوں کا حق ہے لہٰذا ان پر جزیہ کی طرح واجب ہے جبکہ زکوٰۃ کی یہ صورت نہیں کیونکہ وہ مالدار کی

كَالْجِزْيَةِ الْوَاجِبَةِ لَهُمْ عَلَيْهِمْ وَالزَّكٰوةُ لَيْسَتْ كَذٰلِكَ لِأَنَّهَا إِنَّمَا تُؤْخَذُ طَهَارَةً لِرَبِّ الْمَالِ وَهُوَ يُثَابُ عَلَى أَدَائِهَا وَالْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى لَيْسَ مَا يُؤْخَذُ مِنْهُمْ مِنَ الْعُشْرِ طَهَارَةً لَهُمْ وَلَا هُمْ مُثَابُوْنَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُؤْخَذُ مِنْهُمْ مِمَّا لَا ثَوَابَ لَهُمْ عَلَيْهِ وَأَقَرَّ ذٰلِكَ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى۔

طہارت کے لیے لی جاتی ہے اور اس کی ادائیگی پر ثواب ملتا ہے جبکہ یہود و نصاریٰ سے جو عشر لیا جاتا ہے وہ ان کی طہارت کا باعث نہیں اور نہ ہی انھیں اس پر ثواب ملتا ہے تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان (مسلمانوں) پر سے وہ چیز اٹھالی جس میں ان کے لیے ثواب نہیں اور اسے یہود و نصاریٰ پر برقرار رکھا۔

١٦٩٠۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَإِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مِهْرَانَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبَ إِلَى أَيُّوْبَ بْنِ شُرَحْبِيْلَ أَنْ خُذْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ دِيْنَارًا دِيْنَارًا وَمِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ كُلِّ عِشْرِيْنَ دِيْنَارًا دِيْنَارًا إِذَا كَانُوْا يُدِيْرُوْنَهَا ثُمَّ لَا تَأْخُذْ مِنْهُمْ شَيْئًا حَتّٰى رَأْسِ الْحَوْلِ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ ذٰلِكَ مِمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن مہران رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے حضرت ایوب بن شرحبیل کو لکھا کہ مسلمانوں سے ہر چالیس دیناروں سے ایک دینار اور اہل کتاب سے بیس دیناروں سے ایک دینار وصول کرو جبکہ وہ خود ادا کر دیں پھر سال بھر ان سے کچھ نہ لو کیونکہ میں نے یہ بات اس شخص سے سنی ہے جس نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُصَدِّقِيْنَ أَنْ يَأْخُذُوْا مِنْ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا ذَكَرْنَا وَمِنْ أَمْوَالِ أَهْلِ الذِّمَّةِ مَا وَصَفْنَا۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَا قَدْ وَافَقَ هٰذَا۔

تو اس حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکاۃ لینے والوں کو فرمایا کہ مسلمانوں کے مال سے وہی کچھ لیں جس کا ہم نے ذکر کیا اور ذمیوں کے مال سے وہ چیز لیں جو ہم نے بیان کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے موافق مروی ہے۔

١٦٩١۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَأَبْطَأْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ إِنْ كُنْتُ لَأَرٰى أَنِّيْ لَوْ أَمَرْتُكَ أَنْ تَعَضَّ عَلٰى حَجَرِ كَذَا وَكَذَا ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِيْ لَفَعَلْتَ اخْتَرْتُ لَكَ عَمَلًا فَكَرِهْتَهُ إِذًا أَكْتُبُ لَكَ سُنَّةَ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ اُكْتُبْ لِيْ سُنَّةَ عُمَرَ قَالَ فَكَتَبَ خُذْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

حضرت انس بن سیرین فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا تو مجھے تاخیر ہو گئی پھر کسی کو بھیجا جب حاضر ہوا تو فرمایا مجھے معلوم ہے۔ اگر میں تمہیں کہوں کہ میری رضاجوئی کے لیے پتھر کو دانتوں کے ساتھ اس طرح اس طرح پکڑو تو تم ایسا کرو گے میں نے تمہیں کسی کام پر مقرر کیا تو تم نے اسے ناپسند کیا تو اب تمہارے لیے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا طریقہ لکھ دوں فرماتے ہیں میں نے کہا میرے لیے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا طریقہ لکھ دیجئے فرماتے

مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا وَمِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ مِنْ كُلِّ عِشْرِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا وَمِمَّنْ لَا ذِمَّةَ لَهُ مِنْ كُلِّ عَشْرَةِ دَرَاهِمَ دِرْهَمًا قَالَ قُلْتُ مَنْ لَا ذِمَّةَ لَهُ قَالَ الرُّوْمُ كَانُوْا يَقْدَمُوْنَ مِنَ الشَّامِ. فَلَمَّا فَعَلَ عُمَرُ رضي الله عنه هٰذَا بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ أَحَدٌ مُنْكِرٌ. كَانَ ذٰلِكَ حُجَّةً وَإِجْمَاعًا مِنْهُمْ عَلَيْهِ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ إِنَّهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ أَنَّ لِلْإِمَامِ أَنْ يَبْعَثَ إِلَى أَرْبَابِ الْمَوَاشِي السَّائِمَةِ حَتّٰى يَأْخُذَ مِنْهُمْ صَدَقَةَ مَوَاشِيْهِمْ إِذَا وَجَبَتْ فِيْهَا الصَّدَقَةُ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُ فِيْ ثِمَارِهِمْ ثُمَّ يَضَعُ ذٰلِكَ فِيْ مَوَاضِعِ الزَّكٰوةِ عَلٰى مَا أَمَرَهُ بِهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَأْبٰى ذٰلِكَ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ بَقِيَّةُ الْأَمْوَالِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَأَمْوَالِ التِّجَارَاتِ كَذٰلِكَ. فَأَمَّا مَعْنٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ عُشُوْرٌ إِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى فَعَلٰى مَا قَدْ فَسَّرْنَاهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يَحْكِيْ ذٰلِكَ عَنْ أَبِيْ عُمَرَ الضَّرِيْرِ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ فِيْ تَفْسِيْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ عُشُوْرٌ إِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى مَعْنًى غَيْرَ الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرْنَا وَذٰلِكَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ لَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ عُشُوْرٌ بِمُرُوْرِهِمْ عَلَى الْعَاشِرِ فِيْ أَمْوَالِهِمْ مَا لَمْ يَكُنْ وَاجِبًا عَلَيْهِمْ لَوْ لَمْ يَمُرُّوْا بِهَا عَلَيْهِ لٰكِنْ عَلَيْهِمْ

ہیں انہوں نے لکھا کہ مسلمانوں سے ہر چالیس درہم پر ایک اور ذمیوں سے ہر بیس درہم میں سے ایک اور غیر ذمیوں سے دس میں سے ایک درہم لو۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا غیر ذمی کون لوگ ہیں تو فرمایا رومی لوگ جو شام کی طرف سے آتے ہیں۔

جب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کی موجودگی میں یہ عمل کیا اور کسی صحابی نے بھی اس کی مخالفت نہ کی تو یہ اس مسئلے میں حجت اور اجماع ہے۔ طریق روایات کے طریقے سے اس باب کا یہ بیان تھا۔ نظر و قیاس کے طور پر اس کا بیان یوں ہے اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ امام چرنے والے جانوروں کے مالکوں کے پاس کسی کو ان کے جانوروں کی زکوٰۃ لینے کے لیے بھیج سکتا ہے جب ان میں زکوٰۃ واجب ہو، اسی طرح پھلوں میں بھی کرتا ہے پھر اس زکوٰۃ کو ان مصارف پر خرچ کرتا ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اس بات سے کسی مسلمان کو انکار نہیں تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ دیگر اموال یعنی سونا چاندی اور مال تجارت بھی اسی طرح ہوں جہاں تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کا تعلق ہے کہ مسلمانوں پر عشر نہیں، عشر تو یہود و نصاریٰ پر ہے تو اس کی وضاحت وہی ہے جو ہم پہلے کر چکے ہیں میں (امام طحاوی) نے حضرت ابوبکرہ سے سنا وہ ابو عمر ضریر سے یہ بات نقل کرتے ہیں اور یہ سب کچھ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ عشر مسلمانوں پر نہیں بلکہ یہود و نصاریٰ پر ہے حضرت یحییٰ بن آدم نے اس کی ایک دوسری توجیہہ بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں مسلمانوں پر محض عاشر (زکوٰۃ لینے والے) کے پاس سے گزرنے کی وجہ سے کچھ لازم نہیں آئے گا جب تک ان پر گزرنے کے بغیر واجب نہ ہو کیونکہ ان پر تو صرف زکوٰۃ واجب ہے وہ کسی بھی حالت میں ہوں اور یہود و نصاریٰ اگر عاشر کے پاس سے نہ گزریں تو ان پر کچھ بھی واجب نہ ہوگا تو جو چیز مسلمانوں سے اٹھالی گئی وہ

الزَّكَاةُ عَلَى أَيِّ حَالٍ كَانُوا عَلَيْهَا وَالْيَهُودُ وَالنَّصَارَى لَوْ لَمْ يَمُرُّوا بِأَمْوَالِهِمْ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِمْ فِيهَا شَيْءٌ فَالَّذِي رُفِعَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ هُوَ الَّذِي يُوجِبُهُ الْمُرُورُ بِالْمَالِ عَلَى الْعَاشِرِ وَلَمْ يُرْفَعْ ذَلِكَ عَنِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى۔

وہی ہے جو عاشر کے پاس سے گزرنے کی وجہ سے واجب ہوتی ہے اور اسے یہود و نصاریٰ سے معاف نہیں کیا گیا۔

بَابُ ۱۱۶ ذَوَاتِ الْعَوَارِ هَلْ تُؤْخَذُ فِي صَدَقَاتِ الْمَوَاشِي أَمْ لَا۔

باب ۱۱۶: زکوٰۃ میں عیب دار جانور لینا

۶۹۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَدِّقًا فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ خُذِ الشَّارِفَ وَالْبِكْرَ ذَوَاتِ الْعَيْبِ وَلَا تَأْخُذْ حَزَرَاتِ النَّاسِ قَالَ هِشَامٌ أُرَى ذَلِكَ لِيَتَأَلَّفَهُمْ ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ بَعْدَ ذَلِكَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں۔ آغاز اسلام میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ وصول کرنے والے ایک شخص کو بھیجا تو فرمایا بوڑھا، جوان اور عیب دار سب قسم کے جانور لے لو اور لوگوں کے عمدہ مالوں سے بچو حضرت ہشام فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ آپ نے (آغاز اسلام میں) تالیف قلوب کے لیے ایسا کیا پھر اس کے بعد بھی طریقہ جاری ہو گیا۔

۶۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت ہشام اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى تَقْلِيدِ هَذَا الْخَبَرِ وَقَالُوا هَكَذَا يَنْبَغِي لِلْمُصَدِّقِ أَنْ يَأْخُذَ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا يَأْخُذُ فِي الصَّدَقَاتِ ذَاتَ عَيْبٍ وَإِنَّمَا يَأْخُذُ عَدْلًا مِنَ الْمَالِ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے اسی روایت کو اپنایا وہ کہتے ہیں صدقہ وصول کرنے والے کو اسی طریقے پر لینا چاہیے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ زکوٰۃ میں عیب دار جانور نہ لے بلکہ درمیانہ جانور لے۔

۶۹۴۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رضي الله عنه لَمَّا اسْتُخْلِفَ وَجَّهَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضي الله عنه إِلَى الْبَحْرَيْنِ فَكَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ

انہوں نے یوں استدلال کیا ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو انہوں نے ان (حضرت انس رضی اللہ عنہ) کو بحرین کا عامل بنا کر بھیجا اور یہ خط لکھ کر دیا کہ یہ زکوٰۃ ایک فریضہ ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مسلمانوں پر لازم کیا تو جو مصدق (زکوٰۃ لینے

هذه فريضة يعني الصدقة التي فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم على المسلمين التي أمر الله عز وجل بها رسوله صلى الله عليه وسلم فمن سئلها من المؤمنين على وجهها فليعطها ومن سأل فوقها فلا يعطه فذكر فرائض الصدقة وقال لا يؤخذ في

الصدقة هرمة ولا ذات عوار ولا تيس الغنم.

۶۹۵۔ حدثنا ابن أبي داود قال ثنا الحكم بن موسى قال ثنا يحيى بن حمزة قال ثنا سليمن بن داود قال حدثني الزهري عن أبي بكر ابن محمد بن عمرو بن حزم عن أبيه عن جده أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب كتابا إلى أهل اليمن فيه الفرائض والسنن وكتب فيه لا يؤخذ في الصدقة هرمة ولا ذات عوار ولا تيس الغنم.

فهذا كانت كتب رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بكر رض وعمر رض تجري من بعده وكتب علي رض بعد ذلك فدل ما ذكرنا على نسخ ما في حديث عائشة رض الذي بدأنا بذكره في هذا الباب وفيه أيضا ما يدل على تقديمه بما رويناه بعده وهو قول عائشة رض أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يبعث مصدقا في صدر الإسلام فأمره بذلك ونسخ ذلك بما ذكرنا في كتاب عمرو بن حزم وهذا كله قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله۔

باب زكوة ما يخرج من الأرض

۶۹۶۔ حدثنا حسين بن نصر قال ثنا أبو نعيم قال ثنا سفيان الثوري عن عمرو بن يحيى

والا اپنے اموال سے اس سنت طریقہ کے مطابق مانگے تو دے اور جو زیادہ مانگے اسے نہ دے پھر آپ نے صدقہ کی فرض مقدار کا ذکر فرمایا اور فرمایا صدقہ میں بوڑھا اور عیب دار جانور نیز بکرا نہ لیا جائے۔

حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کو ایک تحریر بھیجی جس میں فرائض و سنن کا ذکر تھا آپ نے اس میں لکھا کہ زکوٰۃ میں بوڑھا، عیب دار اور بکرا نہ لیا جائے۔

تو یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی تحریر ہے جس پر بعد میں بھی عمل رہا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بھی اس کے بعد (اسی طرح) لکھا۔ تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جو کچھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں مروی ہے اور ہم نے اس باب کے آغاز میں لکھا ہے وہ منسوخ ہے نیز اس حدیث سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو کچھ نقل فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آغاز اسلام میں صدقہ لینے والے کو بھیجتے تو اسے اس بات کا حکم دیتے۔ پس جو کچھ ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے نام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خط اور حضرت عمرو بن حزم کے خط کے حوالے سے ذکر کیا ہے اس سے وہ منسوخ ہو گیا حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے ۔

باب ۱۱۷: زمین کی پیداوار کی زکوٰۃ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق[1] سے کم میں صدقہ نہیں

---

[1] ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ۔

پانچ اونٹوں سے کم میں صدقہ نہیں اور نہ پانچ اوقیہ[1] سے کم میں صدقہ ہے۔

۶۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت یحییٰ بن سعید، حضرت عمرو بن یحییٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرٍو فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ہارون، حضرت یحییٰ بن سعید سے اور وہ حضرت عمرو بن یحییٰ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۹۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ وَمَالِكٌ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ عَمْرَو بْنَ يَحْيَى حَدَّثَهُمْ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

یحییٰ بن عبداللہ بن سالم، مالک، سفیان ثوری اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ ان سے حضرت عمرو بن یحییٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۰۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت روح بن قاسم، حضرت عمرو بن یحییٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۰۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت یحییٰ بن عمارہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۰۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صَعْصَعَةَ الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن صعصعہ مازنی اپنے والد سے وہ حضرت ابوسعید خدری سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۰۳۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

---

[1] اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔

أَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ أَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَدَقَةَ فِي شَيْءٍ مِنَ الزَّرْعِ أَوِ الْكَرْمِ حَتَّى يَكُونَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ وَلَا فِي الرِّقَةِ حَتَّى تَبْلُغَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ۔

فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھیتی اور انگور جب تک پانچ وسق کو نہ پہنچ جائیں اور چاندی جب تک دو سو درہم نہ ہو اس میں صدقہ (زکوٰۃ) نہیں۔

٧٠٤۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثنا الْخَصِيبُ قَالَ ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق سے کم میں صدقہ نہیں۔

٧٠٥۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْيَبُ قَالَ ثنا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ لَيْثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ وَلَا خَمْسِ أَوَاقٍ وَلَا خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ صَدَقَةٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اونٹوں سے کم میں اور پانچ وسق سے کم میں صدقہ نہیں۔

٧٠٦۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثنا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ ثنا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثنا لَيْثٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت عبد الوارث فرماتے ہیں ہمیں حضرت لیث نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

٧٠٧۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل (لیکن) غیر مرفوع روایت کرتے ہیں۔

٧٠٨۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثنا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثنا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٧٠٩۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثنا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى قَالَ ثنا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ

حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے اہل یمن کو ایک خط لکھا جس میں فرائض وسنن کا ذکر تھا آپ نے اس میں لکھا کہ جب کھیتی

صلی اللہ علیہ وسلم کتب إلی أهل الیمن بکتاب فیه الفرائض والسنن فکتب فیه ما سقت السماء أو کان سیحا أو بعلا ففیه العشر إذا بلغ خمسة أوسق وما سقي بالرشاء أو بالدالیة ففیه نصف العشر إذا بلغ خمسة أوسق۔

قال أبو جعفر فذهب قوم إلی هذه الآثار فقالوا لا تجب الصدقة في شيء من الحنطة والشعیر والتمر والزبیب حتی یکون خمسة أوسق وکذلك کل شيء مما تخرج الأرض مثل الحمص والعدس والماش وما أشبه ذلك فلیس في شيء منه صدقة حتی یبلغ هذا المقدار أیضا وممن ذهب إلی ذلك أبو یوسف ومحمد وأهل المدینة وخالفهم في ذلك آخرون فأوجبوا الصدقة في قلیل ذلك وکثیره۔

۷۱۰۔ واحتجوا في ذلك بما حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا أسد قال ثنا أبو بکر بن عیاش قال حدثني عاصم بن أبي النجود عن أبي وائل عن معاذ بن جبل قال بعثني رسول الله صلی الله علیه وسلم إلی الیمن فأمرني أن آخذ مما سقت السماء العشر ومما سقي بالدوالي نصف العشر۔

۷۱۱۔ حدثنا ابن أبي داود قال ثنا عبد الحمید بن صالح قال ثنا أبو بکر بن عیاش فذکر بإسناده مثله۔

۷۱۲۔ حدثنا أحمد بن عبد الرحمن بن وهب قال ثنا عمي عبد الله بن وهب قال أخبرني یونس عن ابن شهاب عن سالم عن أبیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فیما سقت السماء العشر وفیما سقي بالسانیة نصف العشر۔

۷۱۳۔ حدثنا ربیع الجیزي قال ثنا أبو الأسود قال

کہ بارش سے سیراب کیا جائے یا جاری پانی سے یا وہ بارانی زمین ہو تو اس میں دسواں حصہ ہے جب وہ پانچ وسق کو پہنچ جائے اور جب اسے ڈولوں یا رہٹ کے ذریعے سیراب کیا جائے تو اس میں بیسواں حصہ ہے بشرطیکہ وہ پانچ وسق کو پہنچ جائے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے یہی موقف اختیار کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ گندم، جو، کھجور اور انگور وغیرہ جب تک پانچ وسق نہ ہوں ان میں صدقہ (عشر) نہیں اسی طرح ہر وہ چیز جو زمین سے نکلے مثلاً چنے، مسور، ماش اور ان جیسی دوسری اجناس میں اس وقت تک عشر نہیں ہوگا جب تک وہ اس مقدار (پانچ وسق) کو نہ پہنچیں۔ حضرت امام ابو یوسف، امام محمد اور اہل مدینہ کا یہی مذہب ہے۔

لیکن دوسرے حضرات ان کی مخالفت کرتے ہوئے قلیل وکثیر میں صدقہ واجب قرار دیتے ہیں۔

وہ یوں استدلال کرتے ہیں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو حکم دیا کہ جس زمین کو بارش سے سیراب کیا جائے اس سے بیسواں حصہ لوں۔

حضرت عبد الحمید بن صالح فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابو بکر بن عیاش رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس زمین کو آسمان سیراب کرے اس سے دسواں اور جس کو اونٹنی کے ذریعے (پانی لاکر) سیراب کیا اس سے بیسواں حصہ ہے۔

حضرت سالم اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ

ثنا ابن لهيعة عن يزيد بن أبي حبيب عن ابن شهاب عن سالم عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فيما سقت الأنهار والعيون أو كان عثريا يسقى بالسماء العشور وفيما سقي بالناضح نصف العشور۔

عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس زمین میں جسے نہروں اور چشموں سے سیراب کیا جائے یا وہ عشری زمین جو بارش سے سیراب ہوتی ہو اس میں دسواں حصہ ہے اور جسے اونٹوں پر پانی لاکر سیراب کیا جائے اس میں بیسواں حصہ ہے۔

۶۱۴۔ حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا سعيد بن أبي مريم قال أنا عبد الله بن وهب قال حدثني يونس بن يزيد عن ابن شهاب عن سالم عن أبيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت ابن شہاب، حضرت سالم سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۱۵۔ حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا ابن أبي مريم قال ثنا ابن لهيعة عن يزيد بن أبي حبيب عن ابن شهاب عن سالم عن أبيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت یزید بن ابو حبیب، ابن شہاب سے وہ حضرت سالم سے وہ اپنے باپ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۱۶۔ حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال حدثني عمرو بن الحارث أن أبا الزبير حدثه أنه سمع جابر بن عبد الله يذكر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال فيما سقت الأنهار والغيم العشور وفيما سقي بالسانية نصف العشور۔

حضرت عمرو بن حارث فرماتے ہیں حضرت ابو الزبیر نے ان سے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا جس زمین کو بارش وغیرہ سے سیراب کیا جائے اس کی پیداوار میں عشر ہے اور جس کو اونٹوں پر پانی لاکر سیراب کیا جائے

قال أبو جعفر ففي هذه الآثار أن رسول الله صلى الله عليه وسلم جعل فيما سقت السماء ما ذكر فيها ولم يقدر في ذلك مقدارا ففي ذلك ما يدل على وجوب الزكاة في كل ما خرج من الأرض قل أو كثر۔ فإن قال قائل ممن يذهب إلى قول أهل المدينة أن هذه الآثار التي رويتها في هذا الفصل غير مضادة للآثار التي رويتها في الفصل الأول لأن الآثار الأولى مفسرة وهذه مجملة فالمفسر من ذلك أولى من المجمل. قيل له هذا محال لأن رسول الله صلى الله عليه وسلم أخبر في هذه الآثار أن ذلك الواجب من العشر

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش سے سیراب ہونے والی زمین میں صدقہ مقرر فرمایا جس کا ذکر کیا گیا لیکن کوئی مقدار مقرر نہیں فرمائی تو اس میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ جو کچھ زمین سے نکلے کم ہو یا زیادہ اس میں صدقہ فرض ہے۔ ——— اگر اہل مدینہ کے قول کو اپنانے والا کوئی شخص کہے کہ تم نے اس فصل میں جو روایات نقل کی ہیں وہ پہلی فصل کی روایات سے متضاد نہیں ہیں۔ البتہ پہلی روایات میں وضاحت ہے اور ان میں اجمال۔ پس مفسر، مجمل سے اولیٰ ہیں ——— تو اس شخص کو کہا جائے گا کہ یہ محال ہے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان روایات میں بتایا کہ دسواں یا بیسواں حصہ اس زمین کی پیداوار میں واجب ہے جس کو نہروں، چشموں، ڈولوں یا رہٹ وغیرہ سے سیراب کیا جائے تو یہ کلام ہر اس چیز پر صادق

أَوْ سَقَتِ الْعُشْرَ فِيمَا سُقِيَ بِالْأَنْهَارِ أَوْ بِالْعُيُونِ أَوْ بِالرِّشَاءِ أَوْ بِالدَّالِيَةِ فَكَانَ وَجْهُ الْكَلَامِ عَلَى كُلِّ مَا خَرَجَ مِمَّا سُقِيَ بِذٰلِكَ. وَقَدْ رَوَيْتُمْ أَنْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَدَّ مَاعِزًا عِنْدَ مَا جَاءَهُ فَأَقَرَّ عِنْدَهُ بِالزِّنَاءِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ رَجَمَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ وَرَوَيْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأُنَيْسٍ اُغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَجَعَلْتُمْ هٰذَا دَلِيلًا عَلَى أَنَّ الْاِعْتِبَارَ بِالْإِقْرَارِ بِالزِّنَاءِ مَرَّةً وَاحِدَةً لِأَنَّ ذٰلِكَ ظَاهِرُ قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا وَلَمْ تَجْعَلُوا حَدِيثَ مَاعِزٍ الْمُفَسَّرَ قَاضِيًا عَلَى حَدِيثِ أُنَيْسٍ هٰذَا الْمُجْمَلِ فَيَكُونَ الْاِعْتِرَافُ الْمَذْكُورُ فِي حَدِيثِ أُنَيْسٍ الْمُجْمَلِ هُوَ الْاِعْتِرَافُ الْمَذْكُورُ فِي حَدِيثِ مَاعِزٍ الْمُفَسَّرِ فَإِذَا كُنْتُمْ قَدْ فَعَلْتُمُوهُ هٰذَا فِيمَا ذَكَرْنَا فَمَا تُنْكِرُونَ عَلَى مَنْ فَعَلَ فِي أَحَادِيثِ الزَّكَوَاتِ مَا وَصَفْنَا بَلْ حَدِيثُ أُنَيْسٍ أَوْلَى أَنْ يَكُونَ مَعْطُوفًا عَلَى حَدِيثِ مَاعِزٍ لِأَنَّهُ ذُكِرَ فِيهِ الْاِعْتِرَافُ وَإِقْرَارُهُ مَرَّةً وَاحِدَةً لَيْسَ هُوَ اعْتِرَافًا بِالزِّنَا الَّذِي يُوجِبُ الْحَدَّ عَلَيْهِ فِي قَوْلِ مُخَالِفِكُمْ وَحَدِيثُ مُعَاذٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ رضي الله عنهم فِي الزَّكٰوةِ إِنَّمَا فِيهِ ذِكْرُ إِيجَابِهَا فِيمَا سُقِيَ بِكَذَا وَفِيمَا سُقِيَ بِكَذَا فَذٰلِكَ أَوْلَى أَنْ يَكُونَ مُضَادًّا لِمَا فِيهِ ذِكْرُ الْأَوْسَاقِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنه وَقَدْ حُمِلَ حَدِيثُ مُعَاذٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهم عَلَى مَا ذَكَرْنَا وَذَهَبَ فِي مَعْنَاهُ إِلَى مَا وَصَفْنَا إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَمُجَاهِدٌ.

١٠١٧ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ فِي كُلِّ شَيْءٍ أَخْرَجَتِ الْأَرْضُ الصَّدَقَةُ.

اگائے جو ان سے سیراب ہونے والی زمین سے پیدا ہو۔

اور تم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر چار مرتبہ زنا کا اقرار کیا تو آپ نے ان کو لوٹا دیا پھر اس کے بعد انھیں رجم کیا اور تم نے ہی روایت کیا کہ آپ نے انیس رضی اللہ عنہ کے لیے فرمایا کہ کل صبح اس عورت کے پاس جانا اگر وہ اقرار کرے تو اس کو رجم کرنا تو تم نے اس سے اس بات کی دلیل قرار دیا کہ ایک مرتبہ اقرار زنا معتبر ہے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے یہی بات ظاہر ہوتی ہے آپ نے فرمایا اگر وہ اعتراف کرے تو اس کو رجم کرنا۔ تو تم نے حضرت ماعز کی مفسر روایت کو حضرت انیس کی اس مجمل روایت کی تفسیر قرار نہیں دیا تو جب تم نے وہاں (رجم کے سلسلے میں) یہ طریقہ اختیار کیا تو تم زکوٰۃ کی احادیث میں یہ طریقہ اختیار کرنے والوں کی مخالفت کیوں کرتے ہو۔ بلکہ حدیث انیس کو حدیث ماعز سے جوڑنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس میں ایک مرتبہ اعتراف واقرار کا ذکر ہے جو تمہارے مخالفین کے نزدیک حدِ زنا کا موجب نہیں جبکہ حضرت معاذ، حضرت ابن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم کی روایات میں اس بات کا ذکر ہے کہ اگر فلاں پانی سے سیراب ہو تو اتنا واجب ہے اور فلاں سے ہو تو اتنا ہے۔ تو حضرت انیس اور حضرت ماعز کی روایات میں تضاد کی نسبت ان روایات کو ان روایات کے متضاد قرار دینا اولیٰ ہے جن میں وسقوں کا ذکر ہے، حضرت معاذ، حضرت جابر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم کی روایت کو اسی مذکورہ معنیٰ پر محمول کیا گیا ہے۔ حضرت ابراہیم نخعی اور حضرت مجاہد رحمہما اللہ بھی اسی معنیٰ کی طرف گئے ہیں۔

حضرت منصور، حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا زمین سے نکلنے والی ہر چیز میں صدقہ ہے

١٠١٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ زَكَاةِ الطَّعَامِ فَقَالَ فِيمَا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ الْعُشْرُ وَنِصْفُ الْعُشْرِ. وَالنَّظَرُ الصَّحِيحُ أَيْضًا يَدُلُّ عَلَى ذٰلِكَ وَذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا الزَّكَوَاتِ تَجِبُ فِي الْأَمْوَالِ وَالْمَوَاشِي فِي مِقْدَارٍ مِنْهَا مَعْلُومٍ بَعْدَ وَقْتٍ مَعْلُومٍ وَهُوَ الْحَوْلُ فَكَانَتْ تِلْكَ الْأَشْيَاءُ تَجِبُ بِمِقْدَارٍ مَعْلُومٍ وَوَقْتٍ مَعْلُومٍ ثُمَّ رَأَيْنَا مَا تُخْرِجُ الْأَرْضُ يُؤْخَذُ مِنْهُ الزَّكَاةُ فِي وَقْتِ مَا يَخْرُجُ وَلَا يُنْتَظَرُ بِهِ وَقْتٌ فَلَمَّا سَقَطَ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَقْتٌ تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ بِحُلُولِهِ سَقَطَ أَنْ يَكُونَ لَهُ مِقْدَارٌ تَجِبُ الزَّكَاةُ فِيهِ بِبُلُوغِهِ فَيَكُونُ حُكْمُ الْمِقْدَارِ وَالْمِيقَاتِ فِي هٰذَا سَوَاءً إِذَا سَقَطَ أَحَدُهُمَا سَقَطَ الْآخَرُ كَمَا كَانَا فِي الْأَمْوَالِ الَّتِي ذَكَرْنَا سَوَاءً لَمَّا ثَبَتَ أَحَدُهُمَا ثَبَتَ الْآخَرُ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى۔

حضرت خصیف فرماتے ہیں میں نے حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے کھانے (غلے) کی زکوٰۃ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کم ہو یا زیادہ دسواں یا بیسواں حصہ ہے۔

صحیح قیاس بھی اسی بات پر دلالت کرتا ہے وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں مالوں اور مویشیوں میں زکوٰۃ معلوم مقدار میں معلوم وقت یعنی سال گزرنے کے بعد فرض ہے تو ان اشیاء میں معلوم مقدار اور معلوم وقت میں فرض ہے پھر ہم دیکھتے ہیں کہ زمین سے نکلنے والی چیزوں میں اس وقت زکوٰۃ فرض ہوتی ہے جب وہ پیدا ہوں کسی دوسرے وقت کا انتظار نہیں کیا جاتا۔ تو جب یہ بات ساقط ہو گئی کہ اس کے لیے کوئی وقت مقرر ہے جس کے گزرنے پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ تو وہ مقدار بھی ساقط ہو گئی جس تک پہنچنے کے بعد زکوٰۃ واجب ہو تو اس میں مقدار اور وقت (کا حکم) برابر ہے لہٰذا جب ان میں سے ایک چیز ساقط ہو گئی اور دوسری بھی ساقط ہو گی جس طرح دوسرے اموال میں یہ دونوں باتیں برابر ہیں کہ ایک کے ثابت ہونے سے دوسری بھی ثابت ہوتی ہے قیاس یہی ہے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

بَابُ (١١٨) الْخَرْصِ۔

١٠١٩ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَتِ الْمَزَارِعُ تُكْرَى عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنَّ لِرَبِّ الْأَرْضِ مَا عَلَى السَّاقِي مِنَ الزَّرْعِ وَطَائِفَةً مِنَ التِّبْنِ لَا أَدْرِي كَمْ هُوَ قَالَ نَافِعٌ فَجَاءَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ وَأَنَا مَعَهُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى خَيْبَرَ يَهُودَ عَلَى أَنَّهُمْ يَعْمَلُونَهَا وَيَزْرَعُونَهَا عَلَى أَنَّ لَهُمْ نِصْفَ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ عَلَى أَنْ نُقِرَّكُمْ فِيهَا مَا بَدَا لَنَا

باب ۱۱۸: (پیداوار) کا اندازہ لگانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں زمینوں کو اس طرح کرائے پر دیا جاتا تھا کہ مالک زمین کو اتنا ملے گا جتنا پانی دینے والے کے لیے ہو گا اور کچھ گھاس بھی، میں نہیں جانتا کہ وہ کتنا تھا۔ حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ آئے اور میں ان کے ساتھ تھا اور انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شرط پر یہودیوں کو خیبر عطا فرمایا کہ وہ اس میں کام کریں اور کھیتی باڑی کریں اور اس کے پیدا ہونے والے غلے اور پھل کا نصف ان کے لیے ہو گا اور جب تک ہم مناسب سمجھیں گے اسے تمہارے پاس

قَالَ فَخَرَصَهَا عَلَيْهِمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَصَاحُوْا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَرْصِهٖ فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ أَنْتُمْ بِالْخِيَارِ إِنْ شِئْتُمْ فَهِيَ لَكُمْ وَإِنْ شِئْتُمْ فَهِيَ لَنَا نَخْرُصُهَا وَنُؤَدِّيْ إِلَيْكُمْ نِصْفَهَا فَقَالُوْا بِهٰذَا قَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ۔

۷۰۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوْنٍ الزِّيَادِيُّ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ قَالَ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ أَفَاءَ اللّٰهُ خَيْبَرَ فَأَقَرَّهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانُوْا وَجَعَلَهَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَهُمْ فَبَعَثَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَخَرَصَهَا عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ أَنْتُمْ أَبْغَضُ الْخَلْقِ إِلَيَّ قَتَلْتُمْ أَنْبِيَاءَ اللّٰهِ وَكَذَبْتُمْ عَلَى اللّٰهِ وَلَيْسَ يَحْمِلُنِيْ بُغْضِيْ إِيَّاكُمْ أَنْ أَحِيْفَ عَلَيْكُمْ وَقَدْ خَرَصْتُ عَلَيْكُمْ بِعِشْرِيْنَ أَلْفَ وَسْقٍ مِنْ تَمْرٍ فَإِنْ شِئْتُمْ فَلَكُمْ وَإِنْ شِئْتُمْ فَلِيْ۔

۷۰۲۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهٗ أَنْ يَخْرُصَ الْعِنَبَ زَبِيْبًا كَمَا يُخْرَصُ الرُّطَبُ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الثَّمَرَةَ الَّتِيْ يَجِبُ فِيْهَا الْعُشْرُ هٰكَذَا حُكْمُهَا تُخْرَصُ وَهِيَ رُطَبٌ تَمْرًا فَيُعْلَمُ مِقْدَارُهَا فَتُسَلَّمُ إِلَى رَبِّهَا وَيَمْلِكُ بِذٰلِكَ حَقَّ اللّٰهِ تَعَالَى فِيْهَا وَيَكُوْنُ عَلَيْهِ مِثْلُهَا بِمَكِيْلَةِ ذٰلِكَ تَمْرًا وَكَذٰلِكَ يُفْعَلُ فِي الْعِنَبِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ۔ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَكَرِهُوْا ذٰلِكَ

رکھیں گے پھر حضرت عبداللہ بن رواحہ نے اس کا اندازہ لگایا تو انھوں نے اس کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں اختیار ہے اگر چاہو تو تم اسے لے لو اور اگر چاہو تو یہ ہم لے لیتے ہیں اور اس کا نصف تمہیں دے دیں گے انھوں نے کہا اسی (انصاف) کے ساتھ آسمان و زمین قائم ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے خیبر عطا فرمایا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (اہل خیبر) کو اس پر برقرار رکھتے ہوئے اس کی پیداوار کو اپنے (مسلمانوں کے) اور ان کے درمیان تقسیم کر دیا پھر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا انھوں نے اس پیداوار کا اندازہ کیا پھر فرمایا اے یہودیوں کی قوم! تم میرے نزدیک اللہ تعالیٰ کی نہایت ناپسندیدہ مخلوق ہو تم نے انبیاء کرام کو شہید کیا اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا لیکن میری یہ نفرت مجھے تم پر ظلم کی ترغیب نہیں دیتی میں نے بیس ہزار وسق کھجوروں کا اندازہ کیا ہے اگر چاہو تو تم رکھ لو اور چاہو تو مجھے دے دو۔

حضرت عتاب ابن اسید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں انگوروں کا اندازہ لگانے کا حکم دیا جیسے کھجوروں کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ جس پھل میں عشر واجب ہے اس کا یہی حکم ہے کہ جب وہ تر کھجوریں ہوں تو ان کا اندازہ لگا کر مقدار معلوم کر لی جائے پھر مالک کے حوالے کر دی جائیں اور اس میں اللہ تعالیٰ کا حق ثابت کر دیا جائے پھر (پکنے کے بعد) اسی قدر ماپ کر کھجوریں ادا کرے انگوروں میں بھی اسی طرح کیا جائے۔ ان حضرات نے ان مذکورہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔ ___ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت

وقالوا ليس في شيء من هذه الآثار أن الثمرة كانت في وقت ما خرصت في حديث ابن عمر وجابر وكيف يجوز أن تكون كانت رطبا حينئذ فيجعل لصاحبها حق الله فيها بمكيلة ذلك تمرا أن يكون عليه نسيئتهم وقد نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الثمر في رءوس النخل بالتمر كيلا ونهى عن بيع الرطب بالتمر نسيئة وجاءت بذلك عنه الآثار المروية الصحيحة قد ذكرنا ذلك في غير هذا الموضع من كتابنا هذا أولم يستثن رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك شيئا فليس وجه ما روينا في الخرص عندنا على ما ذكرتم ولكن وجه ذلك عندنا والله أعلم أنه إنما أريد بخرص ابن رواحة ليعلم به مقدار ما في أيدي كل قوم من الثمار فيؤخذ مثله بقدره في وقت الصرام لا أنهم يملكون منه شيئا مما يجب لله فيه ببدل لا يزول ذلك البدل عنهم وكيف يجوز ذلك وقد يجوز أن تصيب الثمرة بعد ذلك آفة فتتلفها أو نار فتحرقها فيكون ما يؤخذ من صاحبها بدلا من حق الله تعالى فيها مأخوذا منه بدلا مما لم يسلم له ولكنه إنما أريد بذلك الخرص ما ذكرنا وكذلك في حديث عتاب بن أسيد فهو على ما وصفنا من ذلك أيضا.

۲۲۔ **وقد** دل على ذلك أيضا ما حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب بن جرير قال ثنا شعبة عن خبيب بن عبد الرحمن بن مسعود بن نيار عن سهل بن أبي حثمة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا خرصتم فخذوا ودعوا

کرتے ہوئے انہیں ناپسند کیا وہ فرماتے ہیں ان روایات سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ اندازہ لگاتے وقت کھجوریں تر تھیں حضرت ابن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم کی احادیث میں اس طرح نہیں ہے اور یہ کیسے جائز ہو سکتا ہے کہ اس وقت وہ تر ہوں اور مالک کے لیے ان میں اللہ تعالیٰ کا حق یوں مقرر کیا جائے کہ اس وقت کا ماپ خشک کھجوروں سے ادا کیا جائے یہ تو اُدھار ہو جائے گا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے درختوں کے اوپر کھجوروں کو اتری ہوئی کھجوروں کے بدلے ماپ کے ذریعے بیچنے اور تر کھجوروں کو خشک کے بدلے طور ادھار بیچنے سے منع فرمایا اس سلسلے میں آپ سے متعدد صحیح روایات مروی ہیں جنہیں ہم نے اپنی کتاب میں دوسری جگہ ذکر کیا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں کوئی استثناء نہیں فرمائی (یعنی یہ حکم مطلق ہے) لہٰذا ہمارے نزدیک اندازہ لگانے کے سلسلے میں وہ بیان نہیں جو تم نے ذکر کیا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے اندازۂ پھل کا مقصد ہر قوم کے حصے کی مقدار معلوم کرنا تھا تاکہ پھل اتارتے وقت اسی اندازے کے مطابق لیا جائے یہ مطلب نہیں کہ وہ اس سے اس چیز کے مالک ہو جائیں جس میں اللہ تعالیٰ کا حق واجب ہوتا ہے جس کا بدل ادا کرنا ضروری ہے اور یہ کیسے جائز ہو گا کیونکہ ممکن ہے اس کے بعد کسی آفت کے ذریعے پھل ضائع ہو جائے یا آگ سے جل جائے تو مالک سے اس چیز کا بدلہ لیا جائے گا جو اس نے وصول ہی نہیں کی، لہٰذا اس اندازہ لگانے سے وہی مراد ہے جس کا ہم نے ذکر کیا حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ کی روایت بھی اسی بات پر محمول ہے۔

اس پر حضرت ابن مرزوق کی روایت بھی دلالت کرتی ہے وہ یوں ہے کہ حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب (پھل کا) اندازہ لگاؤ تو اس میں سے تہائی چھوڑ دو اگر تہائی نہ چھوڑو تو چوتھا حصہ چھوڑ دو۔

الْمُلْكَ وَاِنْ لَمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ۔

فَقَدْ عَلِمْنَا اَنَّ ذٰلِكَ لَا يَكُوْنُ فِيْ وَقْتٍ مَا يُؤْخَذُ الزَّكٰوةُ لِاَنَّ ثَمَرَتَهٗ لَوْ بَلَغَتْ مِقْدَارَ مَا يَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ لَمْ يُحَطَّ عَنْهُ شَيْءٌ مِمَّا وَجَبَ عَلَيْهِ فِيْهَا فَاُخِذَ مِنْهُ مَا وَجَبَ عَلَيْهِ فِيْهَا بِكَمَالِهٖ۔ هٰذَا مِمَّا اتَّفَقَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ وَلٰكِنَّ الْحَطِيْطَةَ الْمَذْكُوْرَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِنَّمَا هِيَ قَبْلَ ذٰلِكَ فِيْ وَقْتِ مَا يَاْكُلُ مِنَ الثَّمَرَةِ اَهْلُهَا قَبْلَ اَوَانِ اَخْذِ الزَّكٰوةِ مِنْهَا فَاُمِرَ الْخُرَّاصُ اَنْ يُلْغُوْا مِمَّا يَخْرُصُوْنَ الْمِقْدَارَ الْمَذْكُوْرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ لِئَلَّا يُحْتَسَبَ بِهٖ عَلٰى اَهْلِ الثِّمَارِ فِيْ وَقْتِ اَخْذِ الزَّكٰوةِ مِنْهُمْ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ كَانَ يَاْمُرُ الْخُرَّاصَ بِذٰلِكَ اَيْضًا۔

۲۳۔ **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض سَهْلَ بْنَ اَبِيْ حَثْمَةَ يَخْرُصُ عَلَى النَّاسِ فَاَمَرَهٗ اِذَا وَجَدَ الْقَوْمَ فِيْ نَخْلِهِمْ اَنْ لَّا يَخْرُصَ عَلَيْهِمْ مَا يَاْكُلُوْنَ۔

فَهٰذَا اَيْضًا دَلِيْلٌ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَقَدْ رُوِيَ

[illegible]

۲۴۔ **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَالَا ثَنَا الْوُحَاظِيُّ۔ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْمَازِنِيُّ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَاَتَيْنَا وَادِيَ الْقُرٰى عَلٰى حَدِيْقَةٍ لِامْرَاَةٍ

اور ہم جانتے ہیں کہ یہ اس وقت کا حکم نہیں جب زکوٰۃ لی جاتی ہے کیونکہ جب اس کا پھل اس مقدار کو پہنچ جائے جس میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو جو کچھ واجب ہوگا اس سے کم نہیں کیا جاتا بلکہ تمام واجب وصول کیا جاتا ہے اس بات پر مسلمانوں کا اتفاق ہے تو اس حدیث میں جس مقدار کے چھوڑنے کا ذکر ہے تو یہ اس سے پہلے اس وقت کی بات ہے جب (واجب ہوگی) زکوٰۃ سے پہلے مالکان اس سے کھاتے ہیں تو اندازہ لگانے والے کو حکم دیا کہ جس پھل وغیرہ کا وہ اندازہ لگائیں اس سے اتنی مقدار چھوڑ دیں جو حدیث (مذکورہ بالا) میں مذکور ہے تاکہ باغات والوں سے زکوٰۃ لیتے وقت اس کا حساب نہ کیا جائے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ بھی اس بات کا حکم دیتے تھے۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کو لوگوں کے پھلوں کا اندازہ لگانے بھیجا تو حکم دیا کہ اگر وہ لوگوں کو باغات میں کھجوریں کھاتے ہوئے دیکھیں تو ان کھجوروں کا اندازہ نہ لگائیں۔

یہ بھی ہماری مذکورہ بات پر دلالت ہے۔

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اندازہ لگانے کا طریقہ مروی ہے جو ہماری بات پر دلالت ہے ـــــــ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم غزوۂ تبوک میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے تو ہم وادیٔ قریٰ میں ایک عورت کے باغ میں آئے، سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا اندازہ لگاؤ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے بھی دس وسق کا اندازہ لگایا فرمایا اس کا وزن کر

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اخرصوها فخرصها رسول الله صلى الله عليه وسلم وخرصناها عشرة اوسق وقال احصيها حتى ارجع اليك ان شاء الله تعالى فلما قدمنا سالها رسول الله صلى الله عليه وسلم عن حديقتها كم بلغ تمرها قالت عشرة اوسق.

ففي هذا الحديث ايضا انهم خرصوها وامروها بان تحصيها حتى يرجعوا اليها. **فذلك** دليل على انها لم تملك بخرصهم اياها ما لم تكن مالكة له قبل ذلك وانما ارادوا بذلك ان يعلموا مقدار ما في نخلها خاصة ثم ياخذون منها الزكوة في وقت الصرام على حسب ما يجب فيها **فهذا** هو المعنى في هذه الآثار عندنا والله اعلم.

وقد قال قوم في الخرص غير هذا القول قالوا انه قد كان في اول الزمان يفعل ما قال اهل المقالة الاولى من تمليك الخراص اصحاب الثمار حق الله فيها وهي رطب ببدل ياخذونه منهم تمرا ثم نسخ ذلك بنسخ الربوا فردت الامور الى ان لا يوخذ في الزكوات الا ما يجوز في البيعات.

۲۵۰۷۔ **وذكروا** في ذلك ما حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا ابن لهيعة قال ثنا ابو الزبير عن جابر رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الخرص وقال ارايتم ان هلك التمر يحب احدكم ان ياكل مال اخيه بالباطل.

فهذا وجه هذا الباب من طريق الآثار **واما** وجهه من طريق النظر فانا قد راينا الزكوة تجب في اشياء مختلفة منها الذهب والفضة والثمار التي تخرجها الارض والنخل و

کے محفوظ کر لینا یہاں تک کہ ہم واپس لوٹیں ان شاء اللہ تعالیٰ۔ جب ہم واپس آئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے باغ کے پھل کی مقدار معلوم کی تو اس نے کہا دس وسق

تو اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ انھوں نے اس کا اندازہ لگایا اور اسے محفوظ کرنے کا حکم دیا یہاں تک کہ وہ واپس آجائیں۔ تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ خاتون ان کے اندازہ لگانے سے اس کی مالک نہ بنتی اگر وہ پہلے سے اس کی مالک نہ ہوتی ان کا مقصد تو صرف اس کی کھجوروں کا اندازہ لگانا تھا تاکہ وہ پھل اتارتے وقت اس حساب سے زکوٰۃ وصول کریں جو اس میں واجب ہوتی ہمارے نزدیک ان روایات کا مفہوم یہی ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔

کچھ لوگوں نے اندازہ لگانے کے سلسلے میں دوسری بات کہی ہے وہ کہتے ہیں پہلے دور میں اسی طرح کیا جاتا تھا جو پہلے قول کے قائلین کہتے ہیں کہ اندازہ لگانے والے مالکان پھل کو اللہ تعالیٰ کے حق کا اس وقت مالک بنا دیتے جب وہ تر کھجوریں ہوتیں یہ ان خشک کھجوروں کا بدل ہوتا جو ان سے لیتے تھے پھر سود کے نسخ کے ساتھ یہ بھی منسوخ ہو گیا اور سوال کو اس بات کی طرف پھیر دیا گیا کہ زکوٰۃ میں وہی چیز لی جائے جو خرید و فروخت میں جائز ہے۔

انھوں نے اس سلسلے میں یوں ذکر کیا ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندازہ لگانے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا تمہارا کیا خیال ہے اگر پھل تباہ ہو جائے تو کیا تم میں سے کوئی پسند کرے گا کہ اپنے بھائی کا مال ناحق طور پر کھائے۔ روایات کے طریقے پر اس باب کا بیان یہ ہے۔

غور و فکر اور قیاس کے طور پر اس کا حکم یوں ہے کہ ہم دیکھتے ہیں زکوٰۃ مختلف اشیاء میں واجب ہوتی ہے انھی میں سونا، چاندی، زمین، کھجوروں کے درختوں اور عام درختوں سے حاصل ہونے والا (غلہ اور) پھل وغیرہ اور چرنے والے جانور ہیں۔ اس بات پر

التمور كالمواشي السائمة فلما قد أجمع أن رجلا لو وجبت عليه في ماله وهو ذهب أو فضة أو ماشية سائمة فسلم ذلك له المصدق على ما لا يجوز عليه البياعات أن ذلك غير جائز له. ألا ترى أن رجلا لو وجبت عليه في دراهمه الزكاة فباع ذلك منه المصدق بذهب نسيئة أن ذلك لا يجوز وكذلك لو باعه منه بذهب ثم فارقه قبل أن يقبضه لم يجز ذلك وكذلك لو وجبت عليه في ماشيته الزكاة ثم سلم ذلك له المصدق ببدل مجهول أو ببدل معلوم إلى أجل مجهول فذلك كله حرام غير جائز فكان كلما حرم في البياعات في بيع الناس ذلك بعضهم من بعض قد دخل فيه حكم المصدق في بيعه إياه من رب المال الذي فيه الزكاة التي يتولى المصدق أخذها منه فلما كان ما ذكرنا كذلك في الأموال التي وصفنا كان النظر على ذلك أيضا أن يكون كذلك حكم الثمار فكما لا يجوز بيع رطب وتمر نسيئة في غير ما فيه الصدقات فكذلك لا يجوز فيما فيه الصدقات فيما بين المصدق وبين رب المال فهذا هو النظر أيضا في هذا الباب وقد عاد ذلك أيضا إلى ما صرفنا إليه الآثار المروية عن رسول الله صلى الله عليه وسلم التي قد تقدم ذكرها فبذلك نأخذ وهو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى.

سب کا اجماع ہے اگر کسی شخص پر اس کے مال میں جبکہ وہ سونا چاندی اور چرنے والے جانور ہوں زکوٰۃ واجب ہو اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اس کو یہ چیز اس کے بدلے دے دے جو تجارت میں جائز نہیں تو یہ بات جائز نہ ہوگی۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کسی شخص کے درہموں میں زکوٰۃ واجب ہو اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اسے اس (مالک) پر سونے کے بدلے جو ادھار ہو بیچ دے تو یہ جائز نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر سونے کے بدلے بیچے پھر قبضہ کرنے سے پہلے جدا ہو جائے تو بھی جائز نہ ہوگا اسی طرح اگر اس کے چرنے والے جانوروں میں زکوٰۃ واجب ہو پھر زکوٰۃ وصول کرنے والا اسے بدل مجہول کے ساتھ بیچے یا بدل معلوم کے ساتھ مجہول مدت تک بیچے تو یہ سب حرام اور ناجائز ہے تو جب لوگوں کے درمیان باہم خرید و فروخت میں یہ حرام ہے تو زکوٰۃ وصول کرنے والے کا صاحب مال پر وہ چیز بیچنا بھی حرام ہے جس میں زکوٰۃ واجب ہے اور یہ اس کی وصولی کا اختیار رکھتا ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس کا حکم مذکورہ بالا اشیاء میں اسی طرح ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ پھلوں کا حکم بھی یہی ہو لہٰذا جس طرح صدقات کے علاوہ تر کھجوروں کو خشک کھجوروں کے بدلے بیچنا جائز نہیں اسی طرح جن پھلوں میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، صدقہ وصول کرنے والے اور صاحب مال کے درمیان بھی اس کا سودا جائز نہ ہوگا۔ اس باب میں قیاس یہی ہے ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات کے مفہوم کے سلسلے میں جو کچھ ذکر کیا ہے یہ بھی اسی کی تائید کرتا ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب (۱۱۹) مقدار صدقة الفطر

صدقہ فطر کی مقدار

[illegible]۔ حدثنا علي بن شيبة قال ثنا قبيصة

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رمضان

بن عقبة قال ثنا سفيان عن زيد بن أسلم عن عياض بن عبد الله بن سعيد بن أبي سرح عن أبي سعيد الخدري قال كنا نعطي زكوة الفطر من رمضان صاعا من طعام أو صاعا من تمر أو صاعا من شعير أو صاعا من أقط۔

کے مہینے کا صدقۂ فطر غلے سے ایک صاع یا کھجور کا ایک صاع یا جَو کا ایک صاع یا پنیر سے ایک صاع دیتے تھے۔

۷۲۷۔ حدثنا يونس قال أنا ابن وهب أن مالكا أخبره عن زيد بن أسلم عن عياض بن عبد الله أنه سمع أبا سعيد يقول كنا نخرج صدقة الفطر صاعا من طعام أو صاعا من شعير أو صاعا من تمر أو صاعا من أقط أو صاعا من زبيب۔

حضرت عیاض بن عبداللہ فرماتے ہیں انھوں نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم غلے سے ایک صاع یا جو سے ایک صاع یا کھجور سے ایک صاع یا پنیر سے ایک صاع یا انگور سے ایک صاع صدقہ فطر دیا کرتے تھے۔

۷۲۸۔ حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا عبد الرحمن بن مهدي قال ثنا داود بن قيس عن عياض ابن عبد الله بن سعد عن أبي سعيد قال كنا نخرج إذ كان فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم صدقة الفطر إما صاعا من طعام وإما صاعا من تمر وإما صاعا من شعير وإما صاعا من زبيب وإما صاعا من أقط فلم نزل نخرجه حتى قدم معاوية حاجا أو معتمرا فكان فيما كلم به الناس فقال أرى مدين من سمراء الشام تعدل صاعا من شعير۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم دورِ رسالت میں صدقۂ فطر یا تو غلے سے ایک صاع دیتے تھے یا کھجور سے ایک صاع یا جَو سے ایک صاع یا انگور سے ایک صاع یا پنیر سے ایک صاع، ہم ہمیشہ اسی طرح دیتے رہے حتیٰ کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حج یا عمرہ کرنے آئے تو انھوں نے لوگوں کی گفتگو کے جواب میں فرمایا شام کی گندم سے دو مُد (نصف صاع) ادا کرو یہ جَو کے ایک صاع کے برابر ہوتا ہے۔

۷۲۹۔ حدثنا يونس قال أخبرني عبد الله بن نافع عن داود بن قيس عن عياض فذكر بإسناده مثله۔

حضرت داؤد بن قیس، حضرت عیاض سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۳۰۔ حدثنا ابن مرزوق قال أنا عثمان بن عمر قال ثنا داود فذكر بإسناده مثله وزاد قال أبو سعيد أما أنا فلا أزال أخرجه كما كنت أخرجه۔

حضرت عثمان بن عمر فرماتے ہیں ہم سے حضرت داؤد نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اس میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تو ہمیشہ

۷۳۱۔ حدثنا ابن أبي داود قال ثنا محمد بن المنهال قال ثنا يزيد بن زريع قال ثنا روح بن

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رمضان کا صدقہ جو شخص ایک صاع جو لاتا قبول کیے جاتے

لہ۔ ایک صاع ساڑھے چار سیر یا چار کلو کے برابر ہوتا ہے ۱۲ ہزاروی

الْقَاسِمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانُوا فِي صَدَقَةِ رَمَضَانَ مَنْ جَاءَ بِصَاعٍ مِنْ شَعِيرٍ قُبِلَ مِنْهُ وَمَنْ جَاءَ بِصَاعٍ مِنْ أَقِطٍ قُبِلَ مِنْهُ وَمَنْ جَاءَ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ قُبِلَ مِنْهُ وَمَنْ جَاءَ بِصَاعٍ مِنْ زَبِيبٍ قُبِلَ مِنْهُ۔

۳۳۶۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ ح وَحَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَا ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّ عِيَاضَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ قَالَ إِنَّمَا كُنَّا نُخْرِجُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ لَا نُخْرِجُ غَيْرَهُ فَلَمَّا كَثُرَ الطَّعَامُ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ جَعَلُوهُ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ۔

۳۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ قَالَ لَا أُخْرِجُ إِلَّا مَا كُنْتُ أُخْرِجُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَوْ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ فَقَالَ لَا تِلْكَ قِيمَةُ مُعَاوِيَةَ لَا أَقْبَلُهَا وَلَا أَعْمَلُ بِهَا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوا فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُعْطِيَهَا مِنَ الْحِنْطَةِ أَعْطَاهَا صَاعًا وَكَذٰلِكَ إِنْ أَحَبَّ أَنْ يُعْطِيَهَا مِنَ الشَّعِيرِ أَوِ التَّمْرِ أَوِ الزَّبِيبِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا يُعْطِي صَدَقَةَ الْفِطْرِ مِنَ الْحِنْطَةِ نِصْفَ صَاعٍ وَمِمَّا سِوَى الْحِنْطَةِ مِنَ الْأَصْنَافِ الَّتِي ذَكَرْنَا صَاعًا۔

جو آدمی ایک صاع پنیر لاتا اس سے بھی قبول کر لیا جاتا جو شخص ایک صاع کھجوریں لاتا وہ بھی قبول کی جاتیں اور جو ایک صاع انگور لاتا وہ بھی قبول کر لیے جاتے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم دورِ رسالت میں کھجوروں سے ایک صاع یا جو سے ایک صاع یا پنیر سے ایک صاع دیتے تھے اس کے علاوہ نہیں دیتے تھے جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں غلہ زیادہ ہو گیا انھوں نے گندم سے دو مُد (نصف صاع) مقرر فرمائے۔

حضرت عیاض بن عبد اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے سنا ان سے صدقۂ فطر کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا میں تو وہی کچھ دیتا ہوں جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دیتا تھا وہ ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا ایک صاع انگور یا ایک صاع پنیر ہوتی تھی ایک شخص نے کہا یا گندم کی دو مُد (نصف صاع) فرمایا نہیں یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی مقرر کردہ ہے میں اسے قبول کرتا ہوں نہ اس پر عمل کرتا ہوں۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان روایات کو اپنایا وہ کہتے ہیں جو شخص صدقۂ فطر گندم سے دینا چاہے وہ ایک صاع گندم دے اور اگر جو یا کھجور یا انگور دینا چاہے تو وہ بھی اسی قدر دے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ گندم سے نصف صاع دے اور گندم کے علاوہ دیگر چیزوں سے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے ایک صاع ادا کرے۔ پہلے قول کے

وكان من الحجة لهم على أهل المقالة الأولى أنّ حديث أبي سعيد الذي احتجوا به عليهم إنما هو إخبار منه عما كانوا يعطون وقد يجوز أن كانوا يعطون من ذلك ما عليهم ويزيدون فضلا ليس عليهم. وقد روي عن غير أبي سعيد في الحنطة خلاف ما روي عنه.

قائلین کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ انھوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے استدلال کیا ہے اس میں اس چیز کی خبر ہے جو وہ دیتے تھے اور ممکن ہے کہ وہ ان چیزوں سے واجب اور کچھ بطور نفل دیتے ہوں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے گندم کے بارے میں جو کچھ مروی ہے دوسرے حضرات سے اس کے خلاف مروی ہے۔

۷۳۴۔ فمن ذلك ما حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا أسد ح وحدثنا فهد قال ثنا ابن أبي مريم قالا ثنا ابن لهيعة وقال ابن أبي مريم أنا ابن لهيعة عن أبي الأسود عن فاطمة بنت المنذر عن أسماء بنت أبي بكر رضي الله عنها قالت كنا نؤدي زكاة الفطر على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم مدين من قمح.

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم عہد رسالت میں صدقۂ فطر دو مد گندم ادا کرتے تھے۔

۷۳۵۔ حدثنا فهد وعلي بن عبد الرحمن قالا ثنا ابن أبي مريم قال أخبرني يحيى بن أيوب أن هشام بن عروة حدثه عن أبيه أن أسماء بنت أبي بكر أخبرته أنها كانت تخرج على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم عن أهلها الحر منهم والمملوك مدين من حنطة أو صاعا من تمر بالمد أو بالصاع الذي يقتاتون به.

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے ان کو خبر دی کہ وہ دور رسالت میں اپنے گھر والوں کی طرف سے وہ آزاد ہوتے یا غلام، دو مد گندم یا ایک صاع کھجوریں اس مد اور صاع کے ساتھ دیتی تھیں جسے وہ لوگ خرید و فروخت میں استعمال کرتے تھے۔

۷۳۶۔ حدثنا ابن أبي داود قال ثنا محمد بن عزيز قال ثنا سلامة عن عقيل عن هشام بن عروة عن أبيه عن أسماء قالت كنا نخرج زكاة الفطر على عهد النبي صلى الله عليه وسلم مدين.

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم عہد رسالت میں دو مد صدقۂ فطر نکالتے تھے۔

فهذه أسماء تخبر أنهم كانوا يؤدون في عهد النبي صلى الله عليه وسلم زكاة الفطر مدين من قمح ومحال أن يكونوا يفعلون هذا إلا بأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم لأن هذا لا يؤخذ حينئذ إلا من جهة توقيفه إياهم على ما يجب عليهم من ذلك. فتصحيح

تو یہ ہیں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا جو بتاتی ہیں کہ وہ لوگ عہد رسالت میں دو مد گندم صدقۂ فطر دیتے تھے تو ایسا نہیں ہو سکتا کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے بغیر ایسا کرتے ہوں کیونکہ ان دنوں اس کے لینے کی صورت یہی تھی کہ آپ ان کو وہ مقدار بتاتے جو ان پر واجب ہوتی۔

تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی روایت اور حضرت ابوسعید

ما روي عن أسماء وما روي عن أبي سعيد أن نجعل ما كانوا يؤدون على ما ذكرنا يعني أسماء هو الفرض وما كانوا يؤدون على ما ذكره أبو سعيد زيادة على ذلك هو تطوع۔

رضی اللہ عنہ کی روایت کی تصحیح اس صورت میں ہو سکتی ہے کہ جو کچھ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے ذکر کیا اس کی ادائیگی بطور فرض کرتے تھے اور جس چیز کی ادائیگی حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما نے بیان کی ہے وہ اس سے زائد یعنی بطور نفل تھی۔

۳۷۰۷۔ **والدليل** على صحة ما ذكرنا من هذا أن أبا بكرة قد حدثنا قال ثنا حجاج بن المنهال قال ثنا حماد عن يونس عن الحسن أن مروان بعث إلى أبي سعيد أن ابعث إلي بزكاة رقيقك فقال أبو سعيد للرسول إن مروان لا يعلم إنما علينا أن نعطي لكل رأس عند كل فطر صاعا من تمر أو نصف صاع من بر۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کی صحت پر دلیل یہ ہے کہ حضرت حسن فرماتے ہیں مروان نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ اپنے غلاموں کا صدقۂ فطر میری طرف بھیجو۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا مروان کو معلوم نہیں کہ ہم پر ہر عید الفطر کے موقع پر ہر فرد کی طرف سے ایک صاع کھجور یا نصف صاع گندم دینا واجب ہے۔

فهذا أبو سعيد قد أخبر في هذا بما عليه في زكاة الفطر عن عبيده فدل ذلك على ما ذكرنا أن ما روي عنه مما زاد على ذلك كان اختيارا منه ولم يكن فرضا۔ **وقد** جاءت الآثار عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بما فرضه في زكاة الفطر موافقة لهذا أيضا۔

تو یہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ ہیں جو بتاتے ہیں کہ ان پر غلام کا صدقۂ فطر کس قدر ہے تو یہ بھی ہماری مذکورہ بالا بات پر دلیل ہے جو کچھ ان سے زیادہ دینے کے بارے میں مروی ہے تو وہ ان کی اختیاری بات تھی ان پر فرض نہ تھا ـــــ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی صدقۂ فطر کی مقدار کے سلسلے میں اس کے موافق مروی ہے۔

۳۷۰۸۔ **حدثنا** إبراهيم بن مرزوق قال ثنا عارم ح وحدثنا ابن أبي داود قال ثنا سليمان بن حرب قالا ثنا حماد بن زيد عن أيوب عن نافع عن ابن عمر قال أمر النبي صلى الله عليه وسلم بصدقة الفطر عن كل صغير وكبير حر وعبد صاعا من شعير أو صاعا من تمر قال فعدله الناس بمدين من حنطة۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چھوٹے بڑے آزاد اور غلام کی طرف سے ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور دینے کا حکم فرمایا تو لوگوں نے اسے دو مُد گندم کے برابر قرار دیا۔

۳۷۰۹۔ **حدثنا** علي بن شيبة قال ثنا قبيصة قال ثنا سفيان عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۷۱۰۔ **حدثنا** محمد بن عمرو قال ثنا يحيى بن عيسى عن ابن أبي ليلى عن نافع عن ابن عمر مثله۔

حضرت ابن ابی لیلیٰ، حضرت نافع سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۴۱۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَا ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ التَّعْدِيلَ۔

حضرت لیث بن سعد، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے برابری کا ذکر نہیں کیا۔

۷۴۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ ح وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ عَنْ كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

حضرت مالک، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے فرمایا کہ ہر مسلمان، آزاد و غلام، مرد اور عورت کی طرف سے ادا کرنے کا حکم فرمایا۔

۷۴۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ طَارِقٍ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رض فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلٰى كُلِّ إِنْسَانٍ ذَكَرٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رض يَقُولُ جَعَلَ النَّاسُ عَدْلَهُ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر، کھجوروں سے ایک صاع، جو سے ایک صاع، ہر مسلمان مرد پر آزاد ہو یا غلام واجب قرار دیا۔ راوی فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے لوگوں نے دو مد گندم کو اس کے برابر ٹھہرالیا۔

نَقُولُ ابْنِ عُمَرَ فَجَعَلَ النَّاسُ عَدْلَهُ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ إِنَّمَا يُرِيدُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِينَ يَجُوزُ تَعْدِيلُهُمْ وَيَجِبُ الْوُقُوفُ عِنْدَ قَوْلِهِمْ۔ فَإِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ مِثْلُ ذٰلِكَ فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ أَنَّهُ قَالَ لِيَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ إِنِّي أَحْلِفُ أَنْ لَا أُعْطِيَ أَقْوَامًا شَيْئًا ثُمَّ يَبْدُو لِي فَأَفْعَلُ فَإِذَا رَأَيْتَنِي فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَطْعِمْ عَنِّي عَشَرَةَ مَسَاكِينَ كُلَّ مِسْكِينٍ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ۔ وَرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلُ ذٰلِكَ وَسَنَذْكُرُ ذٰلِكَ فِي مَوْضِعِهِ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَعَ أَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ

ان کی مراد صحابہ کرام سے ہے جن کا اسے برابر ٹھہرانا جائز ہے اور جو کچھ وہ کہیں اس پر خاموشی بہتر ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قسم کے کفارے کے بارے میں بھی اسی طرح مروی ہے انھوں نے یسار بن نمیر سے فرمایا میں قسم کھاتا ہوں کہ لوگوں کو کچھ نہیں دوں گا پھر میں سمجھتا ہوں کہ مجھے ایسا کرنا چاہیے تو جب میں اپنے آپ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھتا ہوں تو دس مسکینوں کو کھانا دیتا ہوں ہر مسکین کو نصف صاع گندم یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور دیتا ہوں۔ ——— حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے ہم اسے اپنی کتاب میں اس کی جگہ پر ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ حضرت عمر فاروق، ابو بکر صدیق اور حضرت

أبي بكر الصديق وعن عثمان بن عفان في صدقة الفطر أنها من الحنطة نصف صاع وسنذكر ذلك أيضا في هذا الباب إن شاء الله تعالى. فدل ذلك على أنهم هم المعدلون لما ذكرنا من الحنطة بالمقدار من الشعير والتمر الذي ذكرنا ولم يكونوا يفعلون ذلك إلا بمشاورة أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وإجماعهم لهم على ذلك فلو لم يكن روي لنا في مقدار ما يعطى من الحنطة في زكاة الفطر إلا هذا التعديل لكان ذلك عندنا حجة عظيمة في ثبوت ذلك المقدار من الحنطة وأنه نصف صاع فكيف وقد روي مع ذلك عن أسماء أنها كانت تخرج ذلك المقدار على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم أيضا ثم قد روي في غير هذه الآثار التي ذكرناها عن النبي صلى الله عليه وسلم ما يوافق ذلك أيضا.

۷۴۴۔ فمن ذلك ما حدثنا ابن أبي داود قال ثنا مسدد قال ثنا حماد بن زيد عن النعمان بن راشد عن الزهري عن ثعلبة بن أبي صعير عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صاع من بر أو قمح عن كل اثنين حر وعبد ذكر وأنثى أما غنيكم فيزكيه الله وأما فقيركم فيرد عليه مما أعطى.

۷۴۵۔ حدثنا علي ابن عبد الرحمن قال ثنا عفان قال ثنا حماد بن زيد عن النعمان ابن راشد عن الزهري عن ثعلبة بن أبي صعير عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أدوا زكوة الفطر صاعا من تمر أو صاعا من شعير أو نصف صاع من بر أو قال قمح عن كل إنسان صغير أو كبير ذكر أو أنثى حر أو مملوك غني أو فقير.

عثمان غنی رضی اللہ عنہم سے بھی صدقۂ فطر کے بارے میں مروی ہے کہ وہ گندم سے نصف صاع ہے۔ اسے بھی ہم انشاء اللہ اس باب میں ذکر کریں گے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ وہ گندم کی اس مذکورہ مقدار کو جو اور کھجوروں کی اس مقدار کے برابر ٹھہراتے تھے جس کا ہم نے ذکر کیا اور وہ ایسا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مشورے اور اجماع سے کرتے تھے۔ اگر ہمارے لیے صدقۂ فطر میں گندم کے بارے میں صرف اسی برابری کے بارے میں روایات ہوتیں تو وہ گندم کی اس مقدار کے ثبوت کے سلسلے میں بہت بڑا ثبوت ہوتیں کہ وہ نصف صاع ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی روایت بھی موجود ہے کہ وہ عہد رسالت میں یہی مقدار دیتی تھیں۔

پھر ان مذکورہ روایات کے علاوہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے موافق مروی ہے۔

حضرت ثعلبہ بن ابو صُعَیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گندم کا ایک صاع دو آدمیوں کی طرف سے ہے آزاد ہوں یا غلام، مرد ہوں یا عورتیں اگر وہ مالدار ہے تو اللہ تعالیٰ اسے پاک کرتا ہے اور اگر وہ فقیر ہے تو جس قدر اس نے دیا ہے اس سے زیادہ اس کی طرف لوٹایا جاتا ہے۔

حضرت ثعلبہ بن ابو صُعَیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی کی طرف سے چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، مالدار ہو یا فقیر، صدقہ فطر کھجوروں سے ایک صاع یا جو سے ایک صاع یا گندم سے نصف صاع ادا کرو۔ آپ نے لفظ بُر یا قمح فرمایا (راوی کو شک ہے)

٧٤٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ زَكٰوةُ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى صَغِيْرٍ أَوْ كَبِيْرٍ غَنِيٍّ أَوْ فَقِيْرٍ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ أَوْ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ قَالَ مَعْمَرٌ وَبَلَغَنِي عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہر آزاد و غلام مرد و عورت، چھوٹے اور بڑے، غنی اور نادار کی طرف سے صدقہ فطر کھجوروں سے ایک صاع یا گندم سے نصف صاع ادا کرو۔ حضرت معمر فرماتے ہیں مجھے حضرت زہری سے خبر پہنچی ہے کہ وہ اسے مرفوعاً بیان کرتے تھے۔

٧٤٧۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ وَعُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گندم سے صدقۂ فطر دو مُد مقرر فرمایا۔

٧٤٨۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت عبداللہ بن یوسف، حضرت لیث سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اسی کی مثل بیان کیا۔

٧٤٩۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ أَنَا حَيْوَةُ قَالَ أَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ وَأَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ يَقُوْلُوْنَ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ أَوْ بِمُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں انھوں نے حضرت سعید بن مسیب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہم سے سنا فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں سے ایک صاع یا گندم سے دو مُد صدقۂ فطر دینے کا حکم فرمایا۔

٧٥٠۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ وَالْقَاسِمِ وَسَالِمٍ قَالُوْا أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ بِصَاعٍ مِنْ شَعِيْرٍ أَوْ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ۔

حضرت سعید بن مسیب، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، قاسم اور سالم رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر میں جَو کا ایک صاع یا دو مُد گندم دینے کا حکم فرمایا۔

٧٥١۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ وَالْقَاسِمِ وَسَالِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عقیل، حضرت ابن شہاب سے وہ حضرت سعید، حضرت عبیداللہ، حضرت قاسم اور حضرت سالم رضی اللہ عنہم سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۵۲- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْخَالِقِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَتِ الصَّدَقَةُ تُعْطٰى عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ حِنْطَةٍ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے دور میں گندم سے صدقۂ فطر نصف صاع دیا جاتا تھا۔

فَقَدْ جَاءَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ الَّتِيْ ذَكَرْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِنْطَةِ بِمِثْلِ مَا عَدَلَهُ النَّاسُ بَعْدَهٗ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ فَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ رَاْيِهٖ مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ وَلَمْ يُخَالِفْ مَا رُوِيَ عَنْهُ مَا ذَكَرَهٗ عَنْهُ عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ قَوْلِهٖ تِلْكَ قِيْمَةُ مُعَاوِيَةَ لَا اَقْبَلُهَا وَلَا اَعْمَلُ بِهَا لِاَنَّهٗ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يُنْكِرِ الْقِيْمَةَ وَاِنَّمَا اَنْكَرَ الْمُقَوِّمَ فَهٰذَا مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ وَقَدْ ذَكَرْنَا بَعْضَ مَا رُوِيَ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ رض وَعُمَرَ رض وَعُثْمَانَ رض فِيْ ذٰلِكَ۔ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ رض وَعُمَرَ رض وَعُثْمَانَ رض مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ۔

گندم کے سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی یہ روایات اس کی مثل ہیں جو آپ کے بعد صحابہ کرام نے اس کی (دیگر اجناس سے) برابری قائم کی حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی رائے بھی اس کے موافق ہے اور جو کچھ ان سے حضرت عیاض بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے قول کے سلسلے میں روایت کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا میں اسے قبول نہیں کرتا اور نہ اس پر عمل کرتا ہوں، وہ بھی اس کے مخالف نہیں کیونکہ اس میں انھوں نے مقدار مقرر کرنے کا نہیں مقرر کرنے والے کا انکار کیا۔ قریب ہے وہ بات جو صدقۂ فطر کے سلسلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم سے جو کچھ اس سلسلے میں مروی ہے اس سے بھی کچھ ہم نے ذکر کیا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق [illegible]

۷۵۳- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ وَهِلَالُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا اَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ دَفَعَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ صَاعَ بُرٍّ بَيْنَ اثْنَيْنِ۔

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں صدقۂ فطر پیش کرنے والے نے مجھے بتایا کہ ایک صاع گندم دو آدمیوں کی طرف سے ہے۔

۷۵۴- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ قَالَ اَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ قَالَ ذَهَبْتُ اَنَا وَالْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ اِلٰى زِيَادِ بْنِ النَّضْرِ فَحَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ اَنَّ اَبَاهُ سَاَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِنِّيْ رَجُلٌ مَمْلُوْكٌ فَهَلْ فِيْ مَالِيْ زَكٰوةٌ فَقَالَ عُمَرُ رض اِنَّمَا زَكٰوتُكَ عَلٰى سَيِّدِكَ اَنْ يُّؤَدِّيَ عَنْكَ عِنْدَ كُلِّ فِطْرٍ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ تَمْرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ۔

حضرت حجاج بن ارطاۃ فرماتے ہیں میں اور حکم بن عتیبہ حضرت زیاد بن نضر کے پاس گئے تو انھوں نے حضرت عبداللہ بن نافع سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا کہ میں ایک غلام ہوں تو کیا میرے مال میں بھی زکوٰۃ واجب ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تیری زکوٰۃ تیرے آقا کے ذمہ ہے وہ ہر عید الفطر پر جو یا کھجوروں کا ایک صاع [illegible]

۷۵۵- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ صُعَيْرٍ قَالَ كُنَّا

حضرت ابن ابی صعیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں صدقۂ فطر نصف

يُخْرِجُوْنَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نِصْفَ صَاعٍ۔

صاع (گندم) دیتے تھے۔

۷۵۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ قَالَ خَطَبَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ اَدُّوْا زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ عَنْ كُلِّ صَغِيْرٍ وَكَبِيْرٍ حُرٍّ وَمَمْلُوْكٍ ذَكَرٍ وَاُنْثٰى۔

حضرت ابوالاشعث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا صدقۂ فطر کھجور یا جو سے ایک صاع ہر چھوٹے اور بڑے، آزاد اور غلام، مرد اور عورت کی طرف سے ادا کرو۔

۷۵۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ خَطَبَهُمْ فَقَالَ اَدُّوْا زَكٰوةَ الْفِطْرِ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا سِوٰى ذٰلِكَ مِمَّا ذَكَرَهُ ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ۔

حضرت ابوزرعہ عبدالرحمٰن بن عمرو دمشقی فرماتے ہیں ہم سے قواریری نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ ذکر کیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انھیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا صدقۂ فطر گندم سے دو مُد (نصف صاع) ادا کرو اس کے علاوہ جو کچھ ابو داؤد نے (حدیث نمبر ۷۵۶ میں) ذکر کیا ہے انھوں نے اس کا ذکر نہیں کیا۔

فَهٰذَا اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ اَجْمَعُوْا عَلٰى ذٰلِكَ مِمَّا ذَكَرْنَا وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

تو حضرت ابوبکر صدیق، فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کو اس مذکورہ بات پر اجماع ہے۔

۷۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيْسٰى عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَمَرْتُ اَهْلَ الْبَصْرَةِ اِذْ كُنْتُ فِيْهِمْ اَنْ يُعْطُوْا عَنِ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ۔

حضرت عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا جب میں بصرہ میں تھا تو میں نے چھوٹے اور بڑے، آزاد اور غلام کی طرف سے گندم کے دو مُد ادا کرنے کا حکم دیا۔

وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَغَيْرِهٖ مِنَ التَّابِعِيْنَ۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز اور دیگر تابعین کی طرف سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

۷۵۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ قَالَ ثَنَا عَوْفٌ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اِلٰى عَدِيِّ بْنِ اَرْطَاةَ كِتَابًا فَقَرَاَهٗ عَلٰى مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ وَاَنَا اَسْمَعُ اَمَّا بَعْدُ فَمُرْ مَنْ قِبَلَكَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يُخْرِجُوْا زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ۔

حضرت عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے عدی بن ارطاۃ رضی اللہ عنہ کو ایک خط لکھا انھوں نے اسے بصرہ کے منبر پر پڑھا میں اسے سن رہا تھا۔ (انھوں نے لکھا) حمد و صلوٰۃ کے بعد۔ میری طرف سے مسلمانوں کو حکم دیں کہ وہ کھجوروں سے ایک صاع یا گندم سے نصف صاع ادا کریں۔

۷۶۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ قَالَ اَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَمُجَاهِدٍ مِثْلَهٗ۔

۷۶۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ فِيْ زَكٰوةِ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سِوَى الْحِنْطَةِ وَالْحِنْطَةُ نِصْفُ صَاعٍ۔

۷۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِيْ زَكٰوةِ رَمَضَانَ قَالَ صَاعٌ تَمْرًا وَنِصْفُ صَاعِ بُرٍّ۔

۷۶۳۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَعْقَانِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَاَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ عَنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ فَقَالُوْا نِصْفُ صَاعِ حِنْطَةٍ۔

فَهٰذَا كُلُّ مَا رَوَيْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ اَصْحَابِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ كُلِّهَا عَلٰى اَنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ مِنَ الْحِنْطَةِ نِصْفُ صَاعٍ وَمِمَّا سِوَى الْحِنْطَةِ صَاعٌ وَمَا عَلِمْنَا اَنَّ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنَ التَّابِعِيْنَ رُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ فَلَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يُّخَالِفَ ذٰلِكَ اِذْ كَانَ قَدْ صَارَ اِجْمَاعًا فِيْ زَمَنِ اَبِيْ بَكْرٍ رض وَعُمَرَ رض وَعُثْمَانَ رض وَعَلِيٍّ رض اِلٰى زَمَنِ مَنْ ذَكَرْنَا مِنَ التَّابِعِيْنَ ثُمَّ النَّظَرُ اَيْضًا فَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ وَذٰلِكَ اَنَّا رَاَيْنَاهُمْ قَدْ اَجْمَعُوْا عَلٰى اَنَّهَا مِنَ الشَّعِيْرِ وَالتَّمْرِ صَاعٌ فَنَظَرْنَا فِيْ حُكْمِ الْحِنْطَةِ فِي الْاَشْيَاءِ الَّتِيْ تُؤَدّٰى عَنْهَا التَّمْرُ وَالشَّعِيْرُ كَيْفَ هُوَ فَوَجَدْنَا كَفَّارَاتِ الْاَيْمَانِ قَدْ اُجْمِعَ اَنَّ الطَّعَامَ فِيْهَا مِنْ هٰذِهِ الْاَصْنَافِ اَيْضًا ثُمَّ اخْتُلِفَ فِيْ مِقْدَارِهَا مِنْهَا فَقَالَ قَوْمٌ مِقْدَارُ ذٰلِكَ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيْرِ نِصْفُ صَاعٍ وَمِنَ الْحِنْطَةِ مُدٌّ مِثْلُ

حضرت منصور، حضرت ابراہیم اور حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہما سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت منصور، حضرت مجاہد سے صدقۂ فطر کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ گندم کے علاوہ ہر چیز سے ایک صاع ہے۔ گندم سے نصف صاع ہے۔

حضرت قتادہ، حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے رمضان کی زکوٰۃ (صدقۂ فطر) کے بارے میں روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کھجوروں سے ایک صاع اور گندم سے نصف صاع ہے۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حکم اور حماد یا عبدالرحمٰن بن قاسم سے صدقہ فطر کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا نصف صاع گندم ہے۔

اس باب میں جو کچھ ہم نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد صحابہ کرام اور پھر تمام تابعین سے روایت کیا ہے کہ صدقۂ فطر گندم سے نصف صاع اور گندم کے علاوہ اجناس سے ایک صاع ہے اور ہمارے علم کے مطابق کسی صحابی یا تابعی سے اس کے خلاف مروی نہیں تو اب کسی کے لیے مناسب نہیں کہ اس کی مخالفت کرے کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق، فاروق اعظم، عثمان غنی اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم کے زمانے میں اس پر اجماع ہوا اور تابعین تک اسی طرح رہا۔

پھر قیاس بھی اس کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں اس بات پر اجماع ہے کہ جَو اور کھجوروں سے ایک صاع ہے پھر ہم نے ان امور میں گندم کا حکم معلوم کیا جن میں کھجوریں اور جَو دیے جاتے ہیں کہ وہ کیا ہے، تو ہم نے دیکھا کہ قسموں کے کفارے میں ان ہی اجناس سے کھانا دینے پر اجماع ہے پھر اس کی مقدار میں اختلاف ہے۔ ایک جماعت کہتی ہے کھجوروں اور جَو سے اس کی مقدار نصف ہے اور گندم سے اس کا نصف یعنی ایک مد ہے۔ دوسرے حضرات کہتے ہیں گندم سے نصف صاع ہے اور باقی اجناس سے ایک صاع ہے

بِنِصْفِ ذٰلِكَ وَقَالَ آخَرُوْنَ بَلْ هُوَ مِنَ الْحِنْطَةِ نِصْفُ صَاعٍ وَمِمَّا سِوٰى ذٰلِكَ صَاعٌ وَكُلُّهُمْ قَدْ عَدَلَ الْحِنْطَةَ بِمِثْلَيْهَا مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيْرِ فَكَانَ النَّظْرُ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ كَانَتْ صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعًا مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيْرِ اَنْ يَكُوْنَ مِنَ الْحِنْطَةِ مِثْلُ نِصْفِ ذٰلِكَ وَهُوَ نِصْفُ صَاعٍ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اَيْضًا وَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ مَا جَاءَتْ بِهِ الْاٰثَارُ الَّتِيْ ذَكَرْنَا فَبِذٰلِكَ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

اس لئے کھجوروں اور جَو کے مقابلے میں دوگنا گندم معتبر کی ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ جب صدقۂ فطر کھجوروں اور جَو سے ایک صاع ہے تو گندم اس کا نصف ہو اور وہ نصف صاع ہے اس باب میں قیاس یہی ہے اور یہ ان روایات کے موافق ہے جنہیں ہم نے ذکر کیا ہمارا یہی مؤقف ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ (۱۲۰) وَزْنِ الصَّاعِ كَمْ هُوَ۔

صاع کا وزن کتنا ہے؟

۷۶۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ وَسُلَيْمٰنُ بْنُ بَكَّارٍ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ قَالُوْا ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُوْسَى الْجُهَنِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ رض فَاسْتَسْقٰى بَعْضُنَا فَاُتِيَ بِعُسٍّ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ بِمِثْلِ هٰذَا قَالَ مُجَاهِدٌ فَحَزَرْتُهُ فِيْمَا اَحْزِرُ ثَمَانِيَةَ اَرْطَالٍ تِسْعَةَ اَرْطَالٍ عَشَرَةَ اَرْطَالٍ۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم میں سے کسی نے پانی مانگا ایک بہت بڑا پیالہ لایا گیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اکرم اس قدر پانی سے غسل فرمایا کرتے تھے حضرت مجاہد فرماتے ہیں میں نے اس کا اندازہ آٹھ، نو اور دس رطل کے ساتھ کیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ ذَاهِبُوْنَ اِلٰى اَنَّ وَزْنَ الصَّاعِ ثَمَانِيَةُ اَرْطَالٍ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا لَمْ يَشُكَّ مُجَاهِدٌ فِي الثَّمَانِيَةِ وَاِنَّمَا شَكَّ فِيْمَا فَوْقَهَا فَثَبَتَتِ الثَّمَانِيَةُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَانْتَفٰى مَا فَوْقَهَا وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رح۔ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا وَزْنُهُ خَمْسَةُ اَرْطَالٍ وَثُلُثُ رِطْلٍ وَمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِكَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَقَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ كَانَ يَغْتَسِلُ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَاعٌ وَنِصْفٌ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض حضرات اس جانب گئے ہیں کہ صاع کا وزن آٹھ رطل ہے انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے وہ فرماتے ہیں حضرت مجاہد نے آٹھ رطل میں شک نہیں کیا اس سے زائد میں شک کیا تو اس حدیث سے آٹھ رطل ثابت ہو گئے اور زائد کی نفی ہو گئی۔ اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی شامل ہیں لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس کا وزن پانچ رطل اور ایک تہائی رطل ہے (۵ ۱/۳ رطل) حضرت امام ابو یوسف انہوں نے اس سلسلے میں ذکر کیا کہ حضرت عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے

۷۶۵۔ وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كُنْتُ

أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَهُوَ الْفَرَقُ.

۷۶۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنْ قَدَحٍ يُقَالُ لَهُ الْفَرَقُ.

۷۶۷۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

قَالُوْا فَلَمَّا ثَبَتَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ الَّذِيْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ هُوَ وَهِيَ مِنَ الْفَرَقِ وَالْفَرَقُ ثَلٰثَةُ آصُعٍ كَانَ مَا يَغْتَسِلُ بِهِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاعًا وَنِصْفًا فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةَ أَرْطَالٍ كَانَ الصَّاعُ ثُلُثَيْهَا وَهُوَ خَمْسَةُ أَرْطَالٍ وَثُلُثُ رِطْلٍ وَهٰذَا قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ أَيْضًا. فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى أَنَّ حَدِيْثَ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ إِنَّمَا فِيْهِ ذِكْرُ الْفَرَقِ الَّذِيْ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ وَلَمْ تَذْكُرْ مِقْدَارَ الْمَاءِ الَّذِيْ كَانَ يَكُوْنُ فِيْهِ هَلْ هُوَ مِلْؤُهُ أَوْ أَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ يَغْتَسِلُ هُوَ وَهِيَ بِمِلْئِهِ وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ يَغْتَسِلُ هُوَ وَهِيَ بِأَقَلَّ مِنْ مِلْئِهِ مِمَّا هُوَ صَاعَانِ فَيَكُوْنُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مُغْتَسِلًا بِصَاعٍ مِنْ مَاءٍ وَيَكُوْنُ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ مُوَافِقًا لِمَعَانِي الْآثَارِ الَّتِيْ رُوِيَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ بِصَاعٍ.

۷۶۸۔ فَإِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا

تھے اور وہ ایک فرق تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک برتن یعنی (بڑے) پیالے سے غسل کرتے تھے اسے فرق کہا جاتا تھا۔

حضرت لیث بن سعد فرماتے ہیں حضرت ابن شہاب نے مجھ سے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المؤمنین ایک فرق (پانی) سے غسل کرتے تھے تو جب یہ آٹھ رطل ہوا تو ایک صاع اس کا دو تہائی ہوگا اور وہ پانچ رطل اور ایک رطل کا تہائی ہے۔ اہل مدینہ کا بھی یہی قول ہے۔ پہلے قول کے قائلین ان کے خلاف دلیل دیتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت جو عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، میں اس فرق کا ذکر ہے جس سے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا غسل کرتے تھے لیکن اس بات کا ذکر نہیں کہ اس میں کتنا پانی ہوتا تھا آیا وہ بھرا ہوا ہوتا تھا یا اس سے کم ہو سکتا ہے کہ وہ بھرے ہوئے سے غسل فرماتے ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان کے غسل کے وقت وہ بھرا ہوا نہ ہوتا ہو یعنی وہ دو صاع ہو اور ہر ایک، ایک صاع پانی سے غسل کرتے ہوں اس طرح اس حدیث کا مفہوم ان احادیث سے موافق ہو جائے گا جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں کہ آپ ایک صاع سے غسل کرتے تھے۔

حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت عائشہ

فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ۔

رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو ایک مد پانی سے اور غسل ایک صاع سے کرتے تھے

۷۶۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں

۷۷۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مُسْلِمٍ يَعْنِي الْمُلَائِيَّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ۔

حضرت علقمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک صاع پانی سے غسل فرماتے تھے۔

۷۷۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِقَدْرِ الصَّاعِ وَيَتَوَضَّأُ بِقَدْرِ الْمُدِّ۔

حضرت صفیہ بنت شیبہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک صاع کی مقدار (پانی) سے غسل اور ایک مد کی مقدار سے وضو فرماتے تھے۔

۷۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ ثَنَا أَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ۔

حضرت قتادہ، حضرت صفیہ بنت شیبہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک صاع (پانی) سے غسل اور ایک مد (پانی) سے وضو کرتے تھے۔

۷۷۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ بِالْمُدِّ أَوْ نَحْوِهِ۔

حضرت سعید، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے فرمایا کہ ایک مد یا اس کی مثل سے (وضو کرتے تھے)۔

۷۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ۔

حضرت معاذہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضو اور ایک صاع سے غسل فرماتے تھے۔

٥٧٥۔ حدثنا ابو امية قال ثنا حيوة بن شريح قال ثنا بقية عن عتبة ابن ابي حكيم قال حدثني عبد الله بن عبد الله بن جبير بن عتيك قال سألنا انسا عن الوضوء الذي يكفي الرجل من الماء فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ من مد فيسبغ الوضوء وعسى ان يفضل منه قال وسألناه عن الغسل من الجنابة كم يكفي من الماء قال الصاع فسألت عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم ذكر الصاع قال نعم مع المد۔

حضرت عبداللہ بن جبیر بن عتیک فرماتے ہیں ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس وضو کے بارے میں پوچھا جس میں انسان کو پانی کفایت کرے انھوں نے فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضو کرتے تھے آپ کامل وضو کرتے اور ممکن ہے آپ سے بچ بھی جاتا ہو فرماتے ہیں ہم نے ان سے غسل جنابت کے بارے میں پوچھا کہ اس میں کتنا پانی کافی ہوتا ہے؟ تو انھوں نے فرمایا ایک صاع (حضرت عتبہ بن ابی حکیم فرماتے ہیں) میں نے ان (حضرت عبداللہ بن جبیر) سے پوچھا کیا انھوں (حضرت انس رضی اللہ عنہ) نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے صاع کے بارے میں نقل کیا ہے انھوں نے فرمایا ہاں اور مُد کا بھی ساتھ ہی ذکر کیا۔

٥٧٦۔ حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا ابو عوانة عن يزيد بن ابي زياد عن سالم بن ابي الجعد عن جابر بن عبد الله قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ بالمد ويغتسل بالصاع۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک مد (پانی) کے ساتھ وضو اور ایک صاع کے ساتھ غسل فرماتے تھے۔

٥٧٧۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا مسدد قال ثنا بشر قال ثنا ابو ريحانة عن سفينة مولى ام سلمة رضی اللہ عنہا قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغسله الصاع من الماء ويوضئه المد من الماء۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام حضرت سفینہ سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک صاع سے غسل اور ایک مُد سے وضو فرماتے تھے۔

ففي هذه الآثار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يغتسل بصاع وليس فيها مقدار وزن الصاع كم هو وفي حديث مجاهد عن عائشة ذكر وزن ما كان يغتسل به وهو ثمانية ارطال وفي حديث عروة عن عائشة رضی اللہ عنہا انها كانت تغتسل هي ورسول الله صلى الله عليه وسلم من اناء واحد هو الفرق۔ ففي هذا الحديث ذكر ما كانا يغتسلان منه خاصة وليس فيه ذكر مقدار الماء الذي كانا يغتسلان به۔ وفي الآثار الاخر ذكر مقدار الماء الذي كان يغتسل به وانه

ان روایات میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع (پانی) سے غسل کرتے تھے لیکن ان میں صاع کا وزن مذکور نہیں کہ وہ کتنا تھا جبکہ حضرت مجاہد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو کچھ روایت کیا ہے اس میں اس مقدار کا ذکر ہے جس سے آپ غسل فرماتے تھے اور وہ آٹھ رطل ہے بواسطہ حضرت عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی احادیث میں ہے کہ وہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے تھے اور وہ فرق ہے۔ پس اس حدیث میں صرف اس برتن کا ذکر ہے جس سے آپ غسل فرماتے تھے لیکن اس مقدار کا ذکر نہیں جس سے غسل کرتے تھے۔ جبکہ دوسری روایات میں پانی کی اس مقدار کا ذکر ہے جس سے آپ غسل فرماتے تھے اور وہ ایک صاع ہے تو جب یہ تمام

فَإِنْ صَاعًا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ بِمَا صَحَّحَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ وَكَشَفَتْ مَعَانِيَهَا أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ وَجِيعَتِ إِنَاءٍ هُوَ الْفَرَقُ وَبِصَاعٍ وَزْنُهُ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو حَنِيْفَةَ. وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ أَيْضًا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى.

۷۷۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَهُوَ رِطْلَانِ۔

۷۷۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ جُبَيْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِرِطْلَيْنِ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ۔

فَهٰذَا أَنَسٌ قَدْ أَخْبَرَ أَنَّ مُدَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِطْلَانِ وَالصَّاعُ أَرْبَعَةُ أَمْدَادٍ فَإِذَا ثَبَتَ أَنَّ الْمُدَّ رِطْلَانِ ثَبَتَ أَنَّ الصَّاعَ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ هٰذَا۔

۷۸۰۔ فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض يَقُوْلُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمَكُّوْكِ وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسِ مَكَاكِيَّ۔

قَالَ فَهٰذَا الْحَدِيْثُ يُخَالِفُ الْحَدِيْثَ الْأَوَّلَ قِيْلَ لَهُ مَا فِيْ هٰذَا عِنْدَنَا خِلَافٌ لَهُ لِأَنَّ حَدِيْثَ شَرِيْكٍ إِنَّمَا فِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایات صحیح قرار پائیں ان کو جمع کیا گیا اور ان کا مفہوم واضح ہوا تو ثابت ہو گیا کہ آپ ایک برتن سے غسل فرماتے تھے جسے فرق کہا جاتا ہے اور آپ ایک صاع سے غسل فرماتے تھے جس کا وزن آٹھ رطل ہے اس سے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک ثابت ہو گیا حضرت امام محمد رحمہ اللہ بھی یہی کہتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی روایات مروی ہیں جو اس مفہوم پر دلالت کرتی ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک مُد (پانی) سے وضو فرماتے تھے اور وہ دو رطل ہے۔

حضرت ابن جبیر حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم دو رطل کے ساتھ وضو اور ایک صاع کے ساتھ غسل کرتے تھے۔

تو یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہیں جو بتاتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا مُد دو رطل کا اور صاع چار مُد کا تھا پس جب ثابت ہوا کہ ایک مُد دو رطل کا ہے تو یہ بھی ثابت ہوا کہ ایک صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف بھی مروی ہے (اشکال)

حضرت شعبہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ بن جبیر نے مجھے بتایا کہ انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک مُد (پانی) کے ساتھ وضو اور پانچ مُد کے ساتھ غسل فرمایا کرتے تھے۔

اور معترض کہے کہ یہ حدیث پہلی روایت کے خلاف ہے تو اسے (جواباً) کہا جائے گا ہمارے نزدیک اس حدیث میں اس کے خلاف کوئی بات نہیں کیونکہ حضرت شریک رضی اللہ عنہ کی روایت

كان يتوضأ بالمد وقد وافقه على ذلك عتبة بن أبي حكيم فروى عن عبد الله بن جبير نحوا من ذلك فلما روى شعبة ما ذكرنا عن عبد الله بن جبير احتمل أن يكون أراد بالمكوك المد لأنهم كانوا يسمون المد مكوكا فيكون الذي كان يتوضأ به مدا ويكون الذي يغتسل به خمسة مكاكي يغتسل بأربعة منها وهي أربعة أمداد وهي صاع ويتوضأ بآخر وهو مد فجمع في هذا الحديث ما كان يتوضأ به للجنابة وما كان يغتسل به لها وأفرد في حديث عتبة ما كان يغتسل به لها خاصة دون ما كان يتوضأ به وإن ذلك الوضوء لها أيضا وسمعت ابن أبي عمران يقول سمعت ابن الثلجي يقول إنما قدروا الصاع على وزن ما يعتدل كيله ووزنه من الماش والزبيب والعدس فإنه يقال إن كيل ذلك ووزنه سواء.

۷۸۱۔ حدثنا ابن أبي عمران قال أنا علي بن صالح وبشر بن الوليد جميعا عن أبي يوسف قال قدمت المدينة فأخرج إلي من أثق به صاعا فقال هذا صاع النبي صلى الله عليه وسلم فقدرته فوجدته خمسة أرطال وثلث رطل وسمعت ابن أبي عمران يقول يقال إن الذي أخرج هذا لأبي يوسف هو مالك بن أنس رحمه الله وسمعت أبا حازم يذكر أن مالكا سئل عن ذلك فقال هو تحري عبد الملك لصاع عمر بن الخطاب فكان مالكا لما ثبت عنده أن عبد الملك تحرى ذلك من صاع عمر وصاع عمر صاع النبي صلى الله عليه وسلم وقد قدر صاع عمر على خلاف ذلك.

میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مُد پانی سے وضو کرتے تھے حضرت عتبہ بن ابی حکیم بھی اس ضمن میں ان کی موافقت کرتے ہیں اور وہ حضرت عبد اللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں تو جب حضرت شعبہ نے حضرت عبد اللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ سے وہ روایت نقل کی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تو اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ مکوک سے مراد مُد ہو کیونکہ وہ مُد کو مکوک کہتے تھے تو آپ جس سے وضو کرتے تھے وہ ایک مُد پانی تھا اور جس کے ساتھ غسل کرتے وہ پانچ مکوک ہوتا تھا ان میں سے چار کے ساتھ غسل فرماتے اور وہ چار مُد ہوتے اور یہی صاع ہے اور جس کے ساتھ وضو فرماتے وہ ایک مُد ہوتا تو اس حدیث میں جنابت کے وقت وضو اور غسل کے لیے پانی کا اکٹھا ذکر کیا گیا جبکہ حضرت عتبہ کی حدیث میں صرف غسل کے پانی کی مقدار کا ذکر ہے وضو کے پانی کا نہیں اور اسی میں اس (جنابت) کے لیے وضو بھی ہو جاتا تھا اور میں نے حضرت ابن ابی عمران سے سنا فرماتے ہیں میں نے ابن ثلجی کو فرماتے ہوئے سنا کہ صاع کے وزن کا اندازہ لگایا گیا تو وہ ماش، انگور اور مسور کی دال کے وزن کے برابر ہے اسی لیے کہا جاتا ہے کہ اس کا ماپ اور وزن برابر ہے۔

حضرت علی بن صالح اور بشر بن ولید دونوں حضرت ابو یوسف رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں مدینہ طیبہ آیا تو ایک معتمد علیہ شخص میرے پاس صاع لایا اور کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صاع ہے میں نے اس کا اندازہ لگایا تو وہ پانچ رطل اور ایک رطل کا تہائی تھا ــــ اور میں نے ابن ابی عمران سے سنا فرماتے ہیں کہا جاتا ہے کہ حضرت امام ابو یوسف کے پاس جو شخص صاع لائے وہ حضرت مالک بن انس رحمہ اللہ تھے اور میں نے ابو حازم سے سنا وہ ذکر کرتے تھے کہ حضرت امام مالک رحمہ اللہ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ عبد الملک نے اس کا اندازہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے صاع سے لگایا تھا جب حضرت امام مالک کے نزدیک ثابت ہو گیا کہ عبد الملک نے اس کا اندازہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے صاع سے لگایا تھا اور ان کا صاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صاع تھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے صاع کا اس کے خلاف بھی اندازہ لگایا گیا۔

۴۸۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ الْحَجَّاجِيُّ صَاعُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ۔

حضرت موسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں۔ حجاجی صاع حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا صاع تھا۔

۴۸۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ عَيَّرْنَا صَاعَ عُمَرَ فَوَجَدْنَاهُ حَجَّاجِيًّا وَالْحَجَّاجِيُّ عِنْدَهُمْ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ بِالْبَغْدَادِيِّ۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے صاع کا اندازہ لگایا تو اسے حجاجی پایا اور حجاجی صاع ان کے نزدیک بغدادی رطل کے ساتھ آٹھ رطل ہوتا تھا۔

۴۸۴- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ بِشْرٍ الْكُوفِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُغِيرَةَ وَعُبَيْدَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ وَضَعَ الْحَجَّاجُ قَفِيزَهُ عَلَى صَاعِ عُمَرَ۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں حجاج نے اپنے قفیز کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے صاع کے مطابق رکھا۔

فَهٰذَا أَوْلَى مِمَّا ذَكَرَ مَالِكٌ مِنْ تَحَرِّي عَبْدِ الْمَلِكِ لِأَنَّ التَّحَرِّيَ لَيْسَ مَعَهُ حَقِيقَةٌ وَمَا ذَكَرَهُ إِبْرَاهِيمُ وَمُوسَى بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْعِيَارِ مَعَهُ حَقِيقَةٌ فَهٰذَا أَوْلَى وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيقُ وَآخِرُ كِتَابِ الزَّكٰوةِ۔

تو یہ حضرت عبدالملک کے اندازے سے جسے امام مالک نے ذکر کیا، بہتر ہے کیونکہ محض اندازہ حقیقت نہیں بن جاتا اور جو کچھ حضرت ابراہیم اور موسیٰ بن طلحہ نے اندازہ بیان کیا ہے وہ حقیقت پر مبنی ہے پس یہ اولیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔

٥- كِتَابُ الصِّيَامِ

روزے کی کتاب

بَابُ (١٢١) الْوَقْتِ الَّذِي يَحْرُمُ فِيهِ الطَّعَامُ عَلَى الصِّيَامِ۔

روزہ دار پر کب کھانا حرام ہو جاتا ہے

۴۸۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ تَسَحَّرْتُ ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَمَرَرْتُ بِمَنْزِلِ حُذَيْفَةَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَأَمَرَ بِلِقْحَةٍ فَحُلِبَتْ وَبِقِدْرٍ فَسُخِّنَتْ ثُمَّ قَالَ

حضرت زر بن حبیش فرماتے ہیں میں سحری کھا کر مسجد کی طرف چلا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے گھر سے گزرا تو اندر داخل ہو گیا انھوں نے ایک نئی بچہ جننے والی اونٹنی دوہنے کا حکم دیا اسے دوہا گیا اور ہنڈی کو گرم کرنے کا حکم دیا اسے گرم کیا گیا پھر فرمایا کھاؤ میں نے کہا میں نے روزہ

ثُمَّ لَقِيْتُ فَقُلْتُ إِنِّي أُرِيْدُ الصَّوْمَ قَالَ وَأَنَا أُرِيْدُ الصَّوْمَ قَالَ فَأَكَلْنَا ثُمَّ
شَرِبْنَا ثُمَّ أَتَيْنَا الْمَسْجِدَ فَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ
قَالَ هٰكَذَا فَعَلَ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَوْ صَنَعْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُلْتُ بَعْدَ الصُّبْحِ قَالَ بَعْدَ الصُّبْحِ غَيْرَ أَنَّ
الشَّمْسَ لَمْ تَطْلُعْ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ
حُذَيْفَةَ أَنَّهُ أَكَلَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ وَهُوَ يُرِيْدُ
الصَّوْمَ وَيَحْكِيْ مِثْلَ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وَقَدْ جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ فَهُوَ مَا قَدْ
رَوَيْنَاهُ عَنْهُ مِمَّا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ فِيْ كِتَابِنَا هٰذَا
أَنَّهُ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُنَادِيْ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا
حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ وَأَنَّهُ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ
أَحَدَكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سُحُوْرِهٖ فَإِنَّهُ إِنَّمَا يُؤَذِّنُ
لِيَنْتَبِهَ نَائِمُكُمْ وَلِيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ ثُمَّ وَصَفَ الْفَجْرَ بِمَا قَدْ وَصَفَهُ
بِهٖ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهُ هُوَ الْمَانِعُ لِلطَّعَامِ وَالشَّرَابِ
وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِمَّا يَمْتَنِعُ مِنْهُ الصَّائِمُ فَهٰذِهِ
الْآثَارُ الَّتِيْ ذَكَرْنَا مُخَالِفَةٌ لِحَدِيْثِ حُذَيْفَةَ
وَقَدْ يَحْتَمِلُ حَدِيْثُ حُذَيْفَةَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ
أَنْ يَكُوْنَ كَانَ قَبْلَ نُزُوْلِ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا
حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ
مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ۔

۲۸۶۔ فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ بْنِ مُوْسٰى
قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ ابْنُ سَالِمٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ
أَنَا حُصَيْنٌ وَمُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ أَنَا عَدِيُّ
بْنُ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَكُلُوْا وَ
اشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ

رکھنے کا ارادہ کیا ہے انھوں نے فرمایا میں نے بھی روزہ رکھنے کا ارادہ کیا ہے۔ فرماتے ہیں ہم نے کھایا اور دودھ نوش کیا پھر مسجد میں آئے تو نماز قائم کی گئی انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ اسی طرح کیا یا میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ یہی عمل کیا میں نے پوچھا صبح کے بعد؟ فرمایا ہاں صبح کے بعد لیکن سورج طلوع نہیں ہوا تھا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے صبح کے بعد کھانا کھایا حالانکہ وہ روزہ رکھنے کا ارادہ فرما رہے تھے وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ حالانکہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی مروی ہے جو ہم نے اپنی اس کتاب میں اس سے پہلے ذکر کیا ہے کہ آپ نے فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان دیتے ہیں لہذا حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کی اذان تک تم کھا پی سکتے ہو۔ اور آپ نے فرمایا تمہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان ہرگز سحری کھانے سے نہ روکے وہ تو اس لیے اذان دیتے ہیں کہ تمہارے سونے والے جاگ جائیں اور قیام کرنے والے واپس لوٹیں پھر آپ نے صبح کی تعریف بیان فرمائی، تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ کھانے پینے اور روزے کی دیگر ممنوعات سے یہی (صبح کا ہونا) مانع ہے تو یہ روایات جو ہم نے ذکر کی ہیں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف ہیں اور ہمارے نزدیک حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس بات کا بھی احتمال ہے (اور اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے) کہ یہ اس ارشاد خداوندی کے نزول سے پہلے کی بات ہو "کھاؤ پیو

حضرت شعبی فرماتے ہیں مجھے حضرت عدی بن حاتم نے بتایا کہ جب یہ آیت "كُلُوْا وَاشْرَبُوْا ۔۔۔ الخ" نازل ہوئی تو میں نے دو رسیاں لیں ایک سیاہ تھی اور دوسری سفید میں ان کی طرف دیکھنے لگا لیکن میرے لیے سیاہ سے سفید واضح نہ ہوئی صبح ہوئی تو میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنا عمل بیان کیا تو

الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ عَمَدْتُ إِلَى عِقَالَيْنِ أَحَدُهُمَا
أَسْوَدُ وَالْآخَرُ أَبْيَضُ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِمَا فَلَا
يَتَبَيَّنُ لِيَ الْأَبْيَضُ مِنَ الْأَسْوَدِ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ
غَدَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ فَقَالَ إِنَّ وِسَادَكَ
لَعَرِيضٌ إِنَّمَا ذٰلِكَ بَيَاضُ النَّهَارِ وَسَوَادُ اللَّيْلِ.

آپ نے فرمایا تمہارا تکیہ بہت چوڑا ہے اس سے دن کی روشنی اور رات کا اندھیرا مراد ہے۔

۷۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا
حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا
حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيٍّ
عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت شعبی حضرت عدی سے اور وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ ابْنُ
عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَوْدِيُّ عَنْ
حُصَيْنٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت عبداللہ بن ادریس اودی حضرت حصین سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کا مثل ذکر کیا۔

۷۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ
قَالَ ثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ
سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَكُلُوا
وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ
الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ. جَعَلَ الرَّجُلُ يَأْخُذُ خَيْطًا أَبْيَضَ
وَخَيْطًا أَسْوَدَ فَيَضَعُهُمَا تَحْتَ وِسَادَتِهِ فَيَنْظُرُ
مَتٰى يَسْتَبِينُهُمَا فَيَتْرُكُ الطَّعَامَ قَالَ فَبَيَّنَ
اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ وَنَزَلَتْ مِنَ الْفَجْرِ۔
فَلَمَّا كَانَ حُكْمُ هٰذِهِ الْآيَةِ قَدْ كَانَ
أَشْكَلَ عَلٰى أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتّٰى بَيَّنَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ
مَا بَيَّنَ وَحَتّٰى أَنْزَلَ مِنَ الْفَجْرِ بَعْدَ مَا قَدْ
كَانَ أَنْزَلَ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ
الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ فَكَانَ الْحُكْمُ أَنْ يَأْكُلُوا وَيَشْرَبُوا
حَتّٰى يَتَبَيَّنَ ذٰلِكَ لَهُمْ حَتّٰى نَسَخَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ
بِقَوْلِهِ مِنَ الْفَجْرِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مَا قَدْ بَيَّنَهُ سَهْلٌ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے فرمایا جب آیت کریمہ "کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے واضح ہو جائے" نازل ہوئی تو ایک صحابی نے سفید اور سیاہ دھاگہ تکیے کے نیچے رکھ لیا وہ دیکھنے لگے کہ کب یہ ظاہر ہوگا تاکہ وہ کھانا چھوڑ دیں اس پر اللہ تعالٰی نے "من الفجر" کے الفاظ نازل فرما کر اسے بیان فرمایا تو جب صحابہ کرام پر اس آیت کا حکم مشتبہ ہو گیا حتی کہ اللہ نے اسے بیان فرمایا اور "حتی یتبین لکم
الخیط الابیض من الخیط الاسود
کے بعد مِنَ الْفَجْرِ " نازل فرمایا تو پہلے اس بات کا حکم تھا کہ وہ صبح کے روشن ہونے تک کھا پی سکتے ہیں حتی کہ اللہ تعالٰی نے " " کے الفاظ نازل فرما کر اس حکم کو منسوخ کر دیا جیسا کہ ہم نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ کی حدیث کے ضمن میں ذکر کیا۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ جو کچھ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا وہ اس آیت کے نزول سے

فِي حَدِيثِهِ. وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ مَا رَوَى حَنْبَلَةُ مِنْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَبْلَ نُزُولِ تِلْكَ الْآيَةِ فَلَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تِلْكَ الْآيَةَ أَحْكَمَ ذٰلِكَ وَرَدَّ الْحُكْمَ إِلَى مَا بَيَّنَ فِيهَا۔

پہلے کا حکم ہو جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی تو اسے پکا کر دیا اور اس کے درمیان کی طرف حکم لوٹا دیا۔

٧٩٠۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَالْحُضَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُجَاعٍ قَالَا ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ السُّحَيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي قَيْسُ بْنُ طَلْقٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا يَهِيدَنَّكُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَعْتَرِضَ لَكُمُ الْأَحْمَرُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ وَاعْتَرَضَهَا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اسی طرح مروی ہے حضرت قیس بن طلق فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ اور پیئو اور اوپر کو جانے والی روشنی تمہیں نہ روکے، کھاؤ پیئو یہاں تک کہ سرخی مائل روشنی پھیل جائے آپ نے ہاتھ مبارک سے اشارہ فرمایا اور اسے پھیلایا۔

فَلَا يَجِبُ تَرْكُ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَ نَصًّا وَأَحَادِيثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاتِرَةٌ قَدْ قَبِلَتْهَا الْأُمَّةُ وَعَمِلَتْ بِهَا مِنْ لَدُنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَوْمِ إِلَى حَدِيثٍ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَنْسُوخًا بِمَا ذَكَرْنَا فِي هٰذَا الْبَابِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَ۔

تو اللہ تعالیٰ کی کتاب سے کسی آیت کو، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متواترہ احادیث کو جنہیں امت نے دورِ رسالت سے آج تک قبول کیا ہوا ہے، چھوڑنا جائز نہیں جبکہ اس کے منسوخ ہونے کا بھی امکان ہے جیسا کہ ہم نے اس باب میں ذکر کیا، حضرت امام ابو حنیفہ، حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۱۲۲ الرَّجُلِ يَنْوِي الصِّيَامَ بَعْدَ مَا يَطْلُعُ الْفَجْرُ

باب ۱۲۲: طلوعِ فجر کے بعد روزے کی نیت کرنا

٧٩١۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ رض عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ نے فرمایا جس نے فجر سے پہلے رات کے وقت روزے کی نیت نہ کی اس کا روزہ نہیں۔

قَالَ مَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ

۷۹۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۷۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ هِشَامٍ الرُّعَيْنِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوبَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا لَمْ يَنْوِ الدُّخُوْلَ فِي الصِّيَامِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ لَمْ يُجْزِهٖ اَنْ يَصُوْمَ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ بِنِيَّةٍ يُحْدِثُهَا لَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاحْتَجُّوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا هٰذَا الْحَدِيْثُ لَا يَرْفَعُهُ الْحُفَّاظُ الَّذِيْنَ يَرْوُوْنَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَيَخْتَلِفُوْنَ عَنْهُ فِيْهِ اخْتِلَافًا يُوْجِبُ اضْطِرَابَ الْحَدِيْثِ بِمَا هُوَ دُوْنَهٗ وَلٰكِنْ مَعَ ذٰلِكَ نُثْبِتُهٗ وَنَجْعَلُهٗ عَلٰى خَاصٍّ مِّنَ الصَّوْمِ وَهُوَ الصَّوْمُ الْفَرْضُ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ اَيَّامٍ بِعَيْنِهَا مِثْلُ الصَّوْمِ فِي الْكَفَّارَاتِ وَقَضَاءِ رَمَضَانَ وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ فَاَمَّا مَا ذَكَرْنَا مِنْ رِوَايَةِ الْحُفَّاظِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَمِنِ اخْتِلَافِهِمْ عَنْهُ فِيْهِ۔

۷۹۴۔ فَاِنَّ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ مَرْزُوْقٍ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَائِشَةَ رض وَحَفْصَةَ رض بِذٰلِكَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ۔

۷۹۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَفْصَةَ رض اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ

حضرت عبد اللہ بن یوسف فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابن لہیعہ نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت لیث بن سعد، حضرت یحییٰ بن ایوب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ اگر کوئی شخص طلوع فجر سے پہلے روزے کی نیت نہ کرے تو اس دن اس کے بعد نیت کر کے روزہ رکھنا جائز نہیں انھوں نے اس (مذکورہ بالا) حدیث سے استدلال کیا۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس مسئلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس حدیث کو روایت کرنے والے محدثین اسے حضرت ابن شہاب سے مرفوعاً روایت نہیں کرتے اور ان سے ایسا اختلاف نقل کرتے ہیں جس کی وجہ سے اس میں حدیث میں اضطراب پیدا ہو گیا لیکن اس کے باوجود ہم اسے ثابت رکھتے ہیں اور خاص روزے سے متعلق کرتے ہیں اور وہ ایسا فرض روزہ ہے جس کے لیے کوئی دن معین نہیں جیسے کفاروں کا روزہ اور رمضان المبارک کی قضا وغیرہ۔ اور وہ جو ہم نے امام زہری سے حفاظ حدیث کی روایت اور اس میں ان کے اختلاف کا ذکر کیا ہے تو وہ یوں ہے:

حضرت ابراہیم بن مرزوق نے ہم سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے قعنبی نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے مالک نے ابن شہاب سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں جو ہم نے باب ...

حضرت ابن شہاب، حضرت حمزہ بن عبد اللہ سے وہ اپنے باپ سے اور وہ ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے غیر مرفوع روایت کرتے ہیں۔

بِذٰلِكَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

حضرت ابن عمر، حضرت حفصہ (رضی اللہ عنہم) سے اس حدیث کو غیر مرفوع روایت کرتے ہیں۔

۷۹۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رض بِذٰلِكَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

فَهٰذَا مَالِكٌ وَمَعْمَرٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَهُمُ الْحُجَّةُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِيْ اِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيْثِ كَمَا ذَكَرْنَا وَقَدْ رَوَاهُ اَيْضًا عَنِ الزُّهْرِيِّ غَيْرُ هٰؤُلَاءِ عَلٰى خِلَافِ مَا رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ اَيْضًا.

تو یہ حضرت مالک، معمر اور ابن عیینہ ہیں اور یہ حضرات حضرت امام زہری سے حجت ہیں انھوں نے اس حدیث کی سند میں اختلاف کیا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا حضرت زہری سے ان کے علاوہ لوگوں نے بھی عبد اللہ بن ابی بکر کی روایت کے خلاف روایت کیا ہے۔

۷۹۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا صَالِحُ بْنُ اَبِي الْاَخْضَرِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ بِذٰلِكَ وَلَمْ يَذْكُرْ حَفْصَةَ رض وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

حضرت صالح بن ابی اخضر، ابن شہاب سے وہ حضرت سالم سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں لیکن نہ تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا ذکر ہے اور نہ ہی یہ مرفوع ہے۔

۷۹۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا صَالِحُ بْنُ اَبِي الْاَخْضَرِ قَالَ ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ عَنْ حَفْصَةَ رض بِذٰلِكَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

حضرت صالح بن ابی اخضر فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابن شہاب نے سائب بن یزید سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا انھوں نے مطلب بن وداع سے اور انھوں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے غیر مرفوع روایت کیا۔

ثُمَّ قَدْ رَوَاهُ نَافِعٌ اَيْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض بِذٰلِكَ وَلَمْ يَذْكُرْ حَفْصَةَ رض اَيْضًا وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

پھر حضرت نافع نے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا لیکن نہ تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا اور نہ ہی مرفوعاً۔

۷۹۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ يُوْنُسَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض مِثْلَهُ.

حضرت موسیٰ بن عقبہ، حضرت نافع سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَهٰذَا هُوَ اَصْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا فِيْ اِبَاحَةِ الدُّخُوْلِ فِي الصِّيَامِ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ.

تو اس حدیث کی اصل یہ ہے (موقوف ہے) اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی طلوع فجر کے بعد روزہ شروع کرنے کی اباحت مروی ہے۔

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالُوْا ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانا پسند فرماتے تھے ایک دن تشریف لائے اور فرمایا کیا تمہارے پاس کھانا ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں فرمایا تو پھر میں روزے دار ہوں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ طَعَامًا نُحِبُّهُ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَإِنِّىْ صَائِمٌ۔

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ طَلْحَةَ نَحْوَهُ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔ فَذٰلِكَ عِنْدَنَا عَلٰى خَاصٍّ مِنَ الصَّوْمِ أَيْضًا وَهُوَ التَّطَوُّعُ يَنْوِيْهِ الرَّجُلُ بَعْدَ مَا يُصْبِحُ فِيْ صَدْرِ النَّهَارِ الْأَوَّلِ۔ وَقَدْ عَمِلَ بِذٰلِكَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهِ۔

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ وَرَوْحٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ ثُمَّ أَرَادَ الصَّوْمَ بَعْدَ مَا أَصْبَحَ فَإِنَّهُ بِأَحَدِ النَّظَرَيْنِ۔

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَتٰى أَصْبَحْتَ يَوْمًا فَأَنْتَ عَلٰى أَحَدِ النَّظَرَيْنِ مَا لَمْ تَطْعَمْ وَتَشْرَبْ إِنْ شِئْتَ نَصُوْمُ وَإِنْ شِئْتَ كَا فَطِرْ۔

۸۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ۔

۸۰۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ حُذَيْفَةَ بَدَا لَهُ الصَّوْمُ بَعْدَ مَا زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَامَ۔

۸۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ أَسَدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَنَّهُ لَزِمَ غَرِيْمًا لَهُ فَأَتَى ابْنَ مَسْعُوْدٍ

حضرت ثوری، حضرت طلحہ سے روایت کرتے ہیں وہ اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

تو یہ ہمارے نزدیک خاص روزے یعنی نفل سے متعلق ہے کہ آدمی صبح کے بعد دن کے شروع شروع میں نیت کر سکتا ہے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام کی ایک جماعت نے بھی اسی پر عمل کیا ہے۔

حضرت ابوالاحوص، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص صبح کے بعد روزہ رکھنے کا ارادہ کرے تو اسے دو باتوں میں سے ایک بات کا اختیار ہے۔

حضرت ابوالاحوص حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا جب تم کسی دن صبح کرو تو جب تک کھایا پیا نہ ہو تمہیں دو باتوں کا اختیار ہے چاہو تو روزہ رکھو اور چاہو تو نہ رکھو۔

حضرت ابواسحٰق، حضرت حارث اعور سے اور وہ حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابوعبدالرحمٰن فرماتے ہیں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو زوال آفتاب کے بعد روزہ رکھنے کا خیال پیدا ہوا تو روزہ رکھ لیا۔

قبیلہ بنو اسد کے حضرت مستورد، اپنے قبیلہ کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے قرض دار کے درپے رہے پھر وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا میں ظہر تک

فَقَالَ إِنِّي بِرَمْتُ غَرِيمًا لِي مِنْ تَمْرٍ إِلَى قَرِيبٍ مِنَ الظُّهْرِ وَلَمْ أَصُمْ وَلَمْ أُفْطِرْ قَالَ إِنْ شِئْتَ تَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ إِنِّي تَسَحَّرْتُ ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ أُفْطِرَ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ يَجِيءُ فَيَقُولُ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ طَعَامٍ فَإِنْ قَالُوا لَا قَالَ إِنِّي صَائِمٌ۔

۸۰۸۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرَّحَبِيُّ عَنْ شَهْرِ بْنِ أَبِي حُبَيْشٍ وَلَمْ يَكُنْ بَقِيَ مِمَّنْ شَهِدَ قَتْلَ عُثْمَانَ رض غَيْرُهُ أَنَّ عُثْمَانَ أَصْبَحَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي قُتِلَ فِيهِ فَقَالَ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رض وَعُمَرَ رض أَتَيَانِي فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فَقَالَا لِي يَا عُثْمَانُ إِنَّكَ مُفْطِرٌ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ وَإِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ الصِّيَامَ۔

۸۰۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ ثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّهُ كَانَ يُصْبِحُ حَتّٰى يُظْهِرَ ثُمَّ يَقُولُ وَاللّٰهِ لَقَدْ أَصْبَحْتُ وَمَا أُرِيدُ الصَّوْمَ وَمَا أَكَلْتُ مِنْ طَعَامٍ وَلَا شَرَابٍ مُنْذُ الْيَوْمِ وَلَأَصُومَنَّ يَوْمِي هٰذَا۔

۸۱۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ كَانَ يَأْتِي أَهْلَهُ مِنَ الضُّحٰى فَيَقُولُ هَلْ عِنْدَكُمْ غَدَاءٌ فَإِنْ قَالُوا لَا صَامَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ۔

۸۱۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْفَيْضِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَيَّارٍ الدِّمَشْقِيَّ قَالَ سَاوَمَ أَبُو الدَّرْدَاءِ

پٹ ایک قرض دار کے پیچھے لگا رہا جس کا قبیلہ مراد سے تعلق ہے میں نے نہ تو روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا انھوں نے فرمایا اگر تم چاہو تو روزہ رکھو اور چاہو تو نہ رکھو۔

حضرت ابو بشر فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ میں نے سحری کھائی پھر مجھے روزہ چھوڑنے کا خیال ہوا فرمایا اگر چاہو تو چھوڑ دو حضرت ابو طلحہ تشریف لاتے اور فرماتے کیا تمہارے پاس کھانا ہے اگر وہ کہتے نہیں تو فرماتے میں روزہ دار ہوں۔

حضرت شہر بن ابو حبیش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت موجود لوگوں میں سے صرف یہی باقی تھے فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جس دن شہید ہوئے اس صبح انھوں نے فرمایا آج رات حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما میرے پاس تشریف لائے انھوں نے مجھے فرمایا اے عثمان! آج رات تم ہمارے پاس روزہ افطار کرو گے اور میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے روزے کی نیت کر لی ہے۔

حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ (بعض اوقات) وہ ظہر کے بعد فرماتے اللہ کی قسم! میں نے اس حال میں صبح کی کہ میں نے روزہ رکھنے کا ارادہ نہیں اور نہ ہی میں نے کچھ کھایا پیا میں آج کا روزہ رکھتا ہوں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ چاشت کے وقت اپنے گھر والوں کے پاس تشریف لاتے تو فرماتے کیا تمہارے پاس ناشتے کے لیے کچھ ہے اگر وہ کہتے نہیں تو اس دن روزہ رکھ لیتے۔

حضرت عبد اللہ بن سیار دمشقی فرماتے ہیں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے گھوڑے کی قیمت لگائی تو اس شخص نے قسم کھائی کہ وہ اسے نہیں بیچے گا جب

بِغَدَائِهِ فَيَحْلِفُ الرَّجُلُ أَنْ لَا يَتْبَعَهُ فَلَمَّا
مَضَى قَالَ تَعَالَ إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُؤْثِمَكَ إِنِّي لَمْ أَعُدِ
الْيَوْمَ مَرِيضًا وَلَمْ أُطْعِمْ مِسْكِينًا وَلَمْ أُصَلِّ
الضُّحَى وَلٰكِنِّي بَقِيَّةَ يَوْمِي صَائِمٌ۔

٨١٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ
ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ
حَدَّثَتْنَا أُمُّ الدَّرْدَاءِ أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ كَانَ يَجِيءُ
فَيَقُولُ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ طَعَامٍ فَإِنْ قَالُوا لَا قَالَ
إِنِّي صَائِمٌ۔

٨١٣۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ
عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ
كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ أَيْضًا۔

٨١٤۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ
قَالَ زَعَمَ عَطَاءٌ أَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

فَهٰذَا الصِّيَامُ الَّذِي يُجْزِئُ فِيهِ النِّيَّةُ
بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ الَّذِي جَاءَ فِيهِ الْحَدِيثُ الَّذِي
ذَكَرْنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمِلَ
بِهِ مَنْ ذَكَرْنَا مِنْ أَصْحَابِهِ مِنْ بَعْدِهِ هُوَ صَوْمُ
التَّطَوُّعِ۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا أَنَّهُ أَمَرَ النَّاسَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ
بَعْدَ مَا أَصْبَحُوا أَنْ يَصُومُوا وَهُوَ حِينَئِذٍ عَلَيْهِمْ
صَوْمُهُ فَرْضٌ كَمَا صَارَ صَوْمُ رَمَضَانَ مِنْ بَعْدِ
ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ فَرْضًا وَرُوِيَتْ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ
آثَارٌ سَنَذْكُرُهَا فِي بَابِ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فِيمَا
بَعْدَ هٰذَا الْبَابِ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى
فَلَمَّا جَاءَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا ذَكَرْنَا لَمْ يَجُزْ أَنْ نَجْعَلَ
بَعْضَهَا مُخَالِفًا لِلْبَعْضِ فَيَتَنَافَى وَيَدْفَعُ بَعْضُهَا
بَعْضًا مَا وَجَدْنَا السَّبِيلَ إِلَى تَصْحِيحِهَا وَتَخْرِيجِهَا

ہو جائے انکا تو فرمایا ادھر آؤ میں تمہیں گناہ میں نہیں ڈالنا چاہتا میں نے آج کسی مریض کی عیادت نہیں کی اور کسی مسکین کو کھانا کھلایا اور نہ ہی چاشت کی نماز پڑھی لیکن اب میں روزہ رکھتا ہوں۔

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ (گھر) تشریف لاتے تو پوچھتے کیا تمہارے پاس کھانا ہے؟ اگر وہ جواب دیتے کہ نہیں تو فرماتے میں روزے دار ہوں۔

حضرت عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں حضرت عطاء کا خیال ہے کہ وہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

تو یہ روزہ جس میں طلوع فجر کے بعد نیت کرنا صحیح ہے جس کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث اور آپ کے بعد صحابہ کرام کا عمل ہم نے ذکر کیا ہے نفلی روزہ ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے عاشورہ کے دن صبح کے بعد لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا اور اس وقت ان پر یہ روزہ فرض تھا جس طرح بعد میں رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے اس سلسلے میں آپ سے روایات مروی ہیں جنہیں ہم اسی کتاب میں اس باب کے بعد عاشورہ کے روزے کے سلسلے میں ذکر کریں گے۔

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات اس طرح وارد ہوئی ہیں جس طرح ہم نے ذکر کیا تو ان کو ایک دوسرے کے خلاف قرار دینا جائز نہیں کیونکہ اس طرح وہ ایک دوسرے کے منافی ہوں گی اور ایک دوسری کا رد کریں گی جس کی وجہ سے ہم ان کی

وَوَجْهُهَا أَنْ يَكُوْنَ حَدِيْثُ عَائِشَةَ رض الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ فِي الصَّوْمِ التَّطَوُّعِ فَكَذٰلِكَ وَجْهُهُ عِنْدَنَا وَكَانَ مَا رُوِيَ فِيْ عَاشُوْرَاءَ فِي الصَّوْمِ الْمَفْرُوْضِ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ بِعَيْنِهِ فَكَذٰلِكَ حُكْمُ الصَّوْمِ الْمَفْرُوْضِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ جَائِزٌ أَنْ يُعْقَدَ لَهُ النِّيَّةُ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مِنْ ذٰلِكَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَهُوَ فَرْضٌ فِيْ أَيَّامٍ بِعَيْنِهَا كَيَوْمِ عَاشُوْرَاءَ إِذَا كَانَ فَرْضًا فِيْ يَوْمٍ بِعَيْنِهِ فَكَمَا كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ يُجْزِئُ مَنْ نَوٰى صَوْمَهُ بَعْدَ مَا أَصْبَحَ فَكَذٰلِكَ شَهْرُ رَمَضَانَ يُجْزِئُ مَنْ نَوٰى صَوْمَ يَوْمٍ مِنْهُ كَذٰلِكَ وَبَقِيَ بَعْدَ هٰذَا مَا رَوَيْنَا فِيْ حَدِيْثِ حَفْصَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ عِنْدَنَا فِي الصَّوْمِ الَّذِيْ هُوَ خِلَافُ هٰذَيْنِ الصَّوْمَيْنِ مِنْ صَوْمِ الْكَفَّارَاتِ وَقَضَاءِ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتّٰى لَا يُضَادَّ ذٰلِكَ شَيْئًا مِمَّا ذَكَرْنَاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ غَيْرَهُ وَيَكُوْنُ حُكْمُ النِّيَّةِ الَّتِيْ يُدْخَلُ بِهَا فِي الصَّوْمِ عَلٰى ثَلٰثَةِ أَوْجُهٍ فَمَا كَانَ مِنْهُ فَرْضًا فِيْ يَوْمٍ بِعَيْنِهِ كَانَتْ تِلْكَ النِّيَّةُ مُجْزِئَةً قَبْلَ دُخُوْلِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فِي اللَّيْلِ وَفِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ أَيْضًا وَمَا كَانَ مِنْهُ فَرْضًا لَا فِيْ يَوْمٍ بِعَيْنِهِ كَانَتِ النِّيَّةُ الَّتِيْ يُدْخَلُ بِهَا فِيْهِ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِيْ قَبْلَهُ وَلَمْ تُجْزِ بَعْدَ دُخُوْلِ الْيَوْمِ وَمَا كَانَ مِنْهُ تَطَوُّعًا كَانَتِ النِّيَّةُ الَّتِيْ يُدْخَلُ بِهَا فِيْهِ فِي اللَّيْلِ الَّذِيْ قَبْلَهُ وَفِي النَّهَارِ الَّذِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ۔ فَهٰذَا هُوَ الْوَجْهُ الَّذِيْ يُخَرَّجُ عَلَيْهِ الْآثَارُ الَّتِيْ ذَكَرْنَا وَلَا تَتَضَادُّ فَهِمُوْا إِلٰى مَا حُمِلَتْ عَلَيْهِ وَإِلٰى ذٰلِكَ كَانَ يَذْهَبُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رح وَأَبُوْ يُوْسُفَ رح وَمُحَمَّدٌ رح إِلَّا أَنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ مَا كَانَ مِنْهُ يُجْزِئُ النِّيَّةُ فِيْهِ بَعْدَ

تصحیح اور صحیح معانی کی تخریج نہیں کر سکیں گے۔ لہٰذا اس باب میں ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی جو روایت ذکر کی ہے وہ نفلی روزے کے بارے میں ہے ہمارے نزدیک بھی اس کا یہی مطلب ہے اور وہ جو یوم عاشورہ کے بارے میں مروی ہے وہ معین دن میں فرض روزے کے بارے میں ہے تو معین دن میں فرض روزے کی نیت طلوع فجر کے بعد بھی ہو سکتی ہے۔ ماہ رمضان المبارک کا بھی یہی حکم ہے کیونکہ وہ بھی ایام عاشورہ کی طرح معین دنوں کے فرض روزے ہیں تو جس طرح عاشورہ کے دن صبح کے بعد نیت کرنے والے کا روزہ صحیح تھا اسی طرح جو شخص رمضان المبارک میں طلوع فجر کے بعد نیت کرے اس کا روزہ بھی جائز ہے اس کے بعد وہ حدیث رہ گئی جو ہم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی تو ہمارے نزدیک وہ ان دو قسموں کے علاوہ مثلاً کفارے اور قضاء رمضان کے روزوں سے متعلق ہے (یا اس لیے) تاکہ دوسری احادیث اس کے خلاف نہ ہوں جو ہم نے اس باب میں ذکر کی ہیں تو روزے کی نیت کے سلسلے تین صورتیں ہیں جو روزے معین دنوں میں فرض ہیں ان کی نیت رات کے وقت اور اس دن میں بھی (دونوں طرح) جائز ہے اور جو روزے غیر معین دنوں میں فرض ہیں ان کی نیت گذشتہ رات کو ہو سکتی ہے دن شروع ہونے کے بعد نہیں اور نفلی روزوں کے لیے گذشتہ رات اور اس کے بعد آنے والے دن میں نیت کی جا سکتی ہے۔

مذکورہ روایات کا یہی بیان ہے اور ان میں کوئی تضاد نہیں اس معنی پر ان کو محمول کرنا اولیٰ ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی اسی طرف گئے ہیں البتہ وہ فرماتے ہیں کہ جن روزوں میں طلوع فجر کے بعد نیت کرنا صحیح ہے ان میں دن کے شروع میں جائز ہے بعد میں نہیں

يوم الفجر منا ذكرنا بأنها تجزئ في صدر الشهر الأول ولا تجزئ فيما بعد ذلك.

باب (١٢٣) معنى قول رسول الله صلى الله عليه وسلم شهرا عيد لا ينقصان رمضان وذو الحجة

٨١٥۔ حدثنا إبراهيم بن مرزوق وعلي بن معبد قالا ثنا روح بن عبادة قال أنا حماد عن سالم بن عبد الله بن سالم عن عبد الرحمن ابن أبي بكرة عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال شهرا عيد لا ينقصان رمضان وذو الحجة۔

٨١٦۔ حدثنا إبراهيم بن مرزوق قال ثنا عثمان بن عمر بن فارس قال ثنا شعبة عن خالد الحذاء عن عبد الرحمن بن أبي بكرة عن أبيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

قال أبو جعفر يعني هذا الحديث أن هذين الشهرين لا ينقصان فتكلم الناس في معنى ذلك فقال قوم لا ينقصان أي لا يجتمع نقصانهما في عام واحد۔ وقد يجوز أن ينقص أحدهما وهذا قول قد دفعه العيان لأنا قد وجدناهما ينقصان في أعوام وقد يجمع ذلك في كل واحد منهما۔ فدفع ذلك قوم بهذا وبحديث النبي صلى الله عليه وسلم الذي قد ذكرناه في غير هذا الموضع أنه قال في شهر رمضان صوموا لرؤيته وأفطروا لرؤيته فإن غم عليكم فعدوا ثلثين وبقوله إن الشهر قد يكون تسعا وعشرين وقد يكون ثلثين فأخبر أن ذلك جائز في كل شهر من الشهور وسنذكر ذلك بإسناده

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "عید کے دو مہینے رمضان المبارک اور ذوالحجہ کم نہیں ہوتے" کا مفہوم

حضرت عبدالرحمن بن ابو بکرہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! عید کے دو مہینے رمضان المبارک اور ذوالحجہ کم نہیں ہوتے۔

حضرت خالد حذاء حضرت عبدالرحمن بن ابو بکرہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں ہے کہ یہ دو مہینے کم نہیں ہوتے۔ ایک جماعت کہتی ہے کہ ایک سال میں دونوں اکٹھے کم نہیں ہوتے یہ ہو سکتا ہے کہ ایک کم ہو جائے لیکن یہ قول مشاہدہ کے خلاف ہے کیونکہ ہم دیکھتے کئی سالوں میں یہ دونوں کم ہوئے اور یہ بات دونوں میں پائی جاتی ہے

پس ایک قوم نے اس کی تاویل رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے کی ہے جسے ہم نے دوسری جگہ ذکر کیا ہے کہ آپ نے رمضان المبارک کے مہینے کے بارے میں فرمایا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید کرو اگر چاند تم سے پوشیدہ رہے تو تیس دن پورے کرو اور آپ نے فرمایا مہینہ کبھی انتیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی تیس دن کا، تو آپ نے بتایا کہ یہ بات ہر مہینے کا کم ہونا ہر مہینے میں ممکن و جائز ہے۔ ہم یہ بات سند کے ساتھ اپنے مقام پر ذکر

فِي مَوْضِعِهِ مِنْ كِتَابِنَا هَذَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى۔

وَذَهَبَ آخَرُونَ إِلَى تَصْحِيحِ هَذِهِ الْآثَارِ كُلِّهَا وَقَالُوا أَمَّا قَوْلُهُ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنَّ الشَّهْرَ قَدْ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ وَقَدْ يَكُونُ ثَلَاثِينَ فَذَلِكَ كُلُّهُ كَمَا قَالَ وَهُوَ مَوْجُودٌ فِي الشُّهُورِ كُلِّهَا وَأَمَّا قَوْلُهُ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ فَلَيْسَ ذَلِكَ عِنْدَنَا عَلَى نُقْصَانِ الْعَدَدِ وَلَكِنَّهُمَا فِيهِمَا مَا لَيْسَ فِي غَيْرِهِمَا مِنَ الشُّهُورِ فِي أَحَدِهِمَا الصِّيَامُ وَفِي الْآخَرِ الْحَجُّ فَأَخْبَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمَا لَا يَنْقُصَانِ وَإِنْ كَانَا تِسْعًا وَعِشْرِينَ وَهُمَا شَهْرَانِ كَامِلَانِ كَانَا ثَلَاثِينَ ثَلَاثِينَ أَوْ تِسْعًا وَعِشْرِينَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لِيُعْلَمَ بِذَلِكَ أَنَّ الْأَحْكَامَ فِيهِمَا وَإِنْ كَانَا تِسْعًا وَعِشْرِينَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ مُتَكَامِلَةٌ فِيهِمَا غَيْرُ نَاقِصَةٍ عَنْ حُكْمِهِمَا إِذَا كَانَا ثَلَاثِينَ ثَلَاثِينَ فَهَذَا وَجْهُ تَصْحِيحِ هَذِهِ الْآثَارِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا فِي هَذَا الْبَابِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

دوسرے حضرات ان احادیث کی تصحیح کی طرف گئے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید کرو تو یہ اس لیے کہ مہینہ کبھی انتیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی تیس دن کا، اور ایسا تمام مہینوں میں ہوتا ہے اور آپ کا ارشاد گرامی کہ " دو مہینے رمضان المبارک اور ذوالحجہ کم نہیں ہوتے " اس سے گنتی میں کمی مراد نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ جو کچھ ان میں ہے وہ دوسرے مہینوں میں نہیں ایک میں روزے ہیں اور دوسرے میں حج ہے۔ تو ان کے بارے میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ وہ ناقص نہیں ہوتے اگرچہ انتیس دن کے ہوں، یہ دونوں مہینے کامل ہیں تیس تیس دن کے ہوں یا انتیس انتیس دن کے، تاکہ اس سے معلوم ہو جائے کہ اگرچہ یہ انتیس انتیس دن کے ہوں پھر بھی ان کا حکم اس سے ناقص نہیں ہوگا جو تیس تیس دن ہونے کی صورت میں ہوتا ہے۔ اس باب میں جو روایات ہم نے ذکر کی ہیں ان کی تصحیح کا یہ بیان ہے اور اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے۔

بَابُ (۱۲۴) الْحُكْمِ فِيمَنْ جَامَعَ أَهْلَهُ فِي رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا۔

۸۱۷۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ أَنَّهُ احْتَرَقَ فَسَأَلَهُ عَنْ أَمْرِهِ فَقَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِكْتَلٍ يُدْعَى الْعَرَقَ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهَذَا۔

رمضان المبارک میں جان بوجھ کر بیوی سے ہمبستری کرنے کا کفارہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ جل گیا ہے۔ آپ نے اس کا معاملہ دریافت کیا تو اس نے کہا میں نے رمضان المبارک میں اپنی بیوی سے ہم بستری کی۔ اس کے بعد رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا جس کو عرق کہا جاتا ہے آپ نے فرمایا کہاں ہے وہ جلنے والا؟ وہ شخص اٹھا تو آپ نے فرمایا اسے صدقہ کرو۔

قال ابو جعفر فذهب قوم الى ان من وقع باهله في رمضان فعليه ان يتصدق ولا يجب عليه من الكفارة غير الصدقة واحتجوا في ذلك بهذا الحديث وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا بل يجب عليه ان يعتق رقبة او يصوم شهرين متتابعين او يطعم ستين مسكينا اي ذلك ما شاء فعل۔

٨١٨- واحتجوا في ذلك بما حدثنا يونس قال انا ابن وهب قال حدثني مالك عن ابن شهاب عن حميد بن عبد الرحمن عن ابي هريرة رض ان رجلا افطر في رمضان في زمن النبي صلى الله عليه وسلم فامره رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يكفر بعتق رقبة او صيام شهرين متتابعين او اطعام ستين مسكينا فقال لا اجد فاتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بعرق من تمر فقال خذ هذا تصدق به فقال يا رسول الله اني لا اجد احدا احوج اليه مني فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى بدت انيابه ثم قال كله۔

٨١٩- حدثنا ابو بكرة قال ثنا روح بن عبادة قال ثنا ابن جريج قال حدثني ابن شهاب عن حميد بن عبد الرحمن ان ابا هريرة حدثه ان النبي صلى الله عليه وسلم امر رجلا افطر في شهر رمضان ان يعتق رقبة او صيام شهرين متتابعين او اطعام ستين مسكينا۔

قالوا فانما اعطاه رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اعطاه مما امره ان يتصدق به بعد ان اخبره بما عليه في ذلك مما بينه ابو هريرة في حديثه هذا۔ وخالفهم في ذلك آخرون ايضا فقالوا بل يعتق رقبة ان كان لها واجدا

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ جو شخص رمضان المبارک میں اپنی بیوی سے ہم بستری کرے اس پر صدقہ کرنا لازم ہے صدقہ کے علاوہ کوئی کفارہ واجب نہیں۔ وہ اس سلسلے میں اس (مذکورہ بالا) حدیث سے استدلال کرتے ہیں لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس شخص پر ایک غلام آزاد کرنا یا دو مہینے کے مسلسل روزے رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے ان میں سے جو چاہے اختیار کرے۔

وہ اس طرح استدلال کرتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں دور رسالت میں رمضان المبارک میں ایک شخص نے روزہ توڑ دیا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ وہ ایک غلام آزاد کرے یا دو مہینے کے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اس نے عرض کیا میرے پاس کچھ نہیں پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا آپ نے فرمایا اسے لو اور صدقہ کرو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے آپ سے زیادہ کسی کو محتاج نہیں پاتا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مسکرا پڑے حتیٰ کہ آپ کے دانت مبارک ظاہر ہوگئے پھر فرمایا اسے کھاؤ۔

حضرت حمید بن عبد الرحمٰن فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کو جس نے رمضان المبارک میں روزہ توڑا تھا، ایک غلام آزاد کرنے یا دو مہینوں کے روزے رکھنے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کا حکم دیا۔

وہ (محدثین) فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو جو کچھ عطا کیا اور اسے صدقہ کرنے کا حکم دیا اور یہ اس کے بعد کی بات ہے جب آپ نے اسے بتایا کہ اس پر کیا واجب ہے تو یہ اسی چیز (کفارے) سے ہے جسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی اس حدیث میں بیان کیا۔ ــــــ لیکن کچھ حضرات نے ان

أو يصوم شهرين متتابعين إن كان للرقبة غير واجد فإن لم يستطع ذلك أطعم ستين مسكينا.

فكان من الحجة لهم في ذلك أن حديث أبي هريرة رضي الله عنه الذي ذكرناه في الفصل الذي قبل هذا الفصل قد دخل فيه حديث عائشة رضي الله عنها كما ذكروا وأصل حديث أبي هريرة رضي الله عنه ذلك فيه من التبدئة بالرقبة إن كان المجامع لها واجدا ثم التثنية بالصيام بعدها إن كان المجامع للرقبة غير واجد والتثليث بالإطعام بعدهما إن كان المجامع لهما غير واجد هكذا أصل الحديث الذي رواه الزهري في ذلك وكذلك رواه عنه سائر الناس غير مالك وابن جريج وبينوا فيه القصة بطولها كيف كانت وكيف أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بالكفارة في ذلك.

۲۰۸۰ - حدثنا فهد قال ثنا عبد الله بن صالح قال حدثني الليث قال حدثني عبد الرحمن بن خالد بن مسافر عن ابن شهاب عن حميد بن عبد الرحمن أن أبا هريرة رضي الله عنه قال بينا نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم إذ جاءه رجل فقال يا رسول الله هلكت فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ويلك ما لك قال وقعت على امرأتي وأنا صائم في رمضان فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم فهل تجد رقبة تعتقها فقال لا فقال فهل تستطيع أن تصوم شهرين متتابعين قال لا والله يا رسول الله قال فهل تجد طعام ستين مسكينا قال لا يا رسول الله فسكت رسول الله صلى الله عليه وسلم فبينا نحن على ذلك أتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بعرق فيه تمر والعرق المكتل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اگر اسے غلام مہیا ہو تو اسے آزاد کرے اگر غلام نہ ملے تو دو مہینوں کے روزے رکھے اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے ــــ اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت جو ہم نے اس سے پہلے روایت کی ہے اس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت بھی داخل ہے جیسا کہ انھوں نے ذکر کیا اس سلسلے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ضابطہ یہ ہے کہ اگر جماع کرنے والے کے پاس غلام ہو تو پہلے اسے آزاد کرے پھر روزہ رکھنا ہے اگر جماع کرنے والے کے پاس غلام نہ ہو اس کے بعد تیسری صورت کھانا کھلانے کی ہے جبکہ ہم بستری کرنے والے کو پہلی دو چیزیں حاصل نہ ہوں۔ اس سلسلے میں حضرت زہری کی حدیث کی اصل بھی اسی طرح ہے حضرت مالک اور ابن جریج کے علاوہ دوسرے حضرات نے ان سے اسی طرح روایت کیا انھوں نے اس ضمن میں پورا واقعہ بیان کیا کہ وہ کس طرح تھا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفارے کا حکم کس طرح دیا۔

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم بارگاہِ نبوی میں حاضر تھے کہ ایک شخص آیا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لیے ہلاکت ہو تمہیں کیا ہوا؟ اس نے عرض کیا میں نے رمضان المبارک کے روزے کی حالت میں بیوی سے جماع کر لیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس غلام ہے جسے تم آزاد کرو اس نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا کیا تم دو مہینوں کے روزے رکھنے کی طاقت رکھتے ہو؟ اس نے عرض کیا نہیں، اللہ کی قسم، یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس ساٹھ مسکینوں کا کھانا ہے اس نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے ہم اسی حالت پر تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا، عرق ٹوکرے کو کہتے ہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ابھی سوال کیا تھا وہ کہاں ہے؟ پھر فرمایا اسے لو اور صدقہ کرو۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ

أَيْنَ السَّائِلُ آنِفًا خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ الرَّجُلُ
أَعَلٰى أَهْلِ أَفْقَرَ مِنِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ مَا بَيْنَ
لَابَتَيْهَا يُرِيْدُ الْحَرَّتَيْنِ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِيْ فَضَحِكَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهٗ
ثُمَّ قَالَ أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ قَالَ فَصَارَتِ الْكَفَّارَةُ
إِلٰى عِتْقِ رَقَبَةٍ أَوْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ أَوْ
إِطْعَامِ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا۔

٨٢١۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

فَهٰذَا هُوَ الْحَدِيْثُ عَلٰى وَجْهِهٖ وَإِنَّمَا جَاءَ
حَدِيْثُ مَالِكٍ وَابْنِ جُرَيْجٍ فِيْ ذٰلِكَ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَلٰى لَفْظِ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَصَارَتِ
الْكَفَّارَةُ إِلٰى عِتْقِ رَقَبَةٍ أَوْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ
أَوْ إِطْعَامِ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا فَالتَّخْيِيْرُ هُوَ كَلَامُ الزُّهْرِيِّ
عَلٰى مَا ذَكَرَهٗ مَنْ لَمْ يَحْكِهٖ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ حُمَيْدٍ
عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

٨٢٢۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ
الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ
قَوْلَهٗ فَصَارَتْ سُنَّةً إِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ.

٨٢٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ
بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ

٨٢٤۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ
بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا أَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ
يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ

٨٢٥۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ
قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ حَفْصَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

٨٢٦۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ

کہ اپنے سے زیادہ محتاج لوگوں کو دوں اللہ کی قسم مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیان کوئی شخص میرے گھر والوں سے زیادہ محتاج نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ کے سامنے کے دانت مبارک نظر آنے لگے پھر فرمایا اپنے گھر والوں کو کھلاؤ تو کفارہ ایک غلام آزاد کرنا یا دو مہینوں کے روزے رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔

حضرت شعیب حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

تو یہ مکمل حدیث ہے اس میں حضرت مالک اور ابن جریج کی روایت حضرت زہری کے ان الفاظ کے ساتھ آئی ہے جو اس حدیث میں مذکور ہیں تو کفارہ غلام آزاد کرنا یا دو مہینوں کے روزے رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہوا پس ان میں اختیار دینا اس شخص کے نزدیک امام زہری کا قول ہے جس نے بواسطہ حضرت حمید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے اس (تخییر) کا ذکر نہیں کیا۔

حضرت سفیان بن عیینہ، حضرت زہری سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے ان کا یہ قول کہ یہ سنت ہے (آخر تک) ذکر نہیں کیا۔

حضرت حجاج بن منہال فرماتے ہیں ہم سے حضرت سفیان نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت نعمان بن راشد، حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت محمد بن ابو حفصہ، حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سفیان، حضرت منصور سے اور وہ حضرت زہری سے

قَالَ ثنا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ
بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَقَالَ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا تَمْرًا
وَلَمْ يَشُكَّ۔

۶۲۷۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثنا بِشْرُ بْنُ
بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ
عَنْ رَجُلٍ جَامَعَ امْرَأَتَهُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ
حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رض قَالَ
حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رض فَذَكَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ الْأَصْعَ۔
فَكَانَ مَا رَوَيْنَا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ قَدْ دَخَلَ
فِيهِ مَا فِي الْحَدِيثَيْنِ الْأَوَّلَيْنِ لِأَنَّ فِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَتَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا
قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ مَا أَسْتَطِيعُ
قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَهُ بِكُلِّ صِنْفٍ مِنْ هٰذِهِ الْأَصْنَافِ
الثَّلَاثَةِ لَمَّا لَمْ يَكُنْ وَاجِدَ الصِّنْفِ الَّذِي ذَكَرَهُ
قَبْلَهُ فَلَمَّا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ أَنَّهُ غَيْرُ قَادِرٍ عَلَى
شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَكَانَ ذِكْرُ الْعَرَقِ وَمَا كَانَ مِنْ
دَفْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ إِلَى الرَّجُلِ
وَأَمْرِهِ إِيَّاهُ بِالصَّدَقَةِ هُوَ الَّذِي رَوَتْهُ عَائِشَةُ رض
فِي حَدِيثِهَا الَّذِي بَدَأْنَا بِرِوَايَتِهِ فَحَدِيثُ أَبِي
هُرَيْرَةَ رض هٰذَا أَوْلَى مِنْهُ لِأَنَّهُ قَدْ كَانَ قَبْلَ الَّذِي
فِي حَدِيثِ عَائِشَةَ رض شَيْءٌ قَدْ حَفِظَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ
وَلَمْ تَحْفَظْهُ عَائِشَةُ فَهُوَ أَوْلَى لِمَا قَدْ زَادَهُ۔ وَ
أَمَّا حَدِيثُ مَالِكٍ وَابْنِ جُرَيْجٍ فَهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَلَى مَا قَدْ ذَكَرْنَا وَقَدْ بَيَّنَّا الْعِلَّةَ فِي ذٰلِكَ فِيمَا
تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مِنَ الْكَفَّارَةِ
فِي الْإِفْطَارِ بِالْجِمَاعِ فِي الصِّيَامِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ
مَا فِي حَدِيثِ مَنْصُورٍ وَابْنِ عُيَيْنَةَ وَمَنْ وَافَقَهُمَا

روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر
کیا اور شک کے بغیر فرمایا کہ پندرہ صاع کھجوریں تھیں۔

حضرت اوزاعی فرماتے ہیں میں نے حضرت زہری سے
اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے رمضان المبارک میں اپنی
بیوی سے جماع کیا انھوں نے فرمایا مجھ سے حضرت حمید بن عبدالرحمٰن
نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے
صاعوں کا ذکر نہیں کیا ___ تو جو کچھ ہم نے اس حدیث میں
روایت کیا اس میں پہلی دو حدیثوں کا مفہوم بھی داخل ہوا۔ کیونکہ اس
میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس غلام
ہے اس نے عرض کیا نہیں، فرمایا پس دو مہینوں کے روزے رکھو اس
نے عرض کیا مجھے اس کی طاقت نہیں۔ آپ نے فرمایا ساٹھ مسکینوں کو
کھانا کھلاؤ تو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے ان تینوں میں سے
ہر ایک کا حکم دیا لیکن اس صورت میں جب وہ اسے نہ پائے جس کا پہلے ذکر
ہوا اور جب اس شخص نے بتایا کہ وہ ان میں سے کسی بات پر قادر
نہیں تو اس کے بعد آپ کے پاس کھجوروں کا ٹوکرا آیا تھا۔ تو ٹوکرے
کا ذکر اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص کو وہ ٹوکرا دے کر
صدقہ کرنے کا حکم دینا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں بھی
مروی ہے جسے ہم نے شروع میں ذکر کیا پس حضرت ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ کی یہ روایت اس سے اولیٰ ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
کی روایت میں جس بات کا ذکر ہے یہ اُس سے پہلے مذکور ہے،
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ یاد رہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
کو یاد نہ رہا پس یہ اولیٰ ہے کیونکہ اس میں اضافہ ہے۔

جہاں تک حضرت مالک اور ابن جریج کی روایت کا تعلق
ہے جسے انھوں نے حضرت زہری سے روایت کیا اور ہم نے اسے ذکر
کیا اور اس کی علت بھی اسی باب میں بیان کر دی تو اس سے وہ کفارہ
ثابت ہو گیا جو رمضان المبارک میں جماع کی صورت میں لازم ہوتا
ہے جیسا کہ حضرت منصور، ابن عیینہ اور ان کی موافقت کرنے والوں

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

بَابُ (۱۲۵) الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ

۸۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَأَى زِحَامًا وَرَجُلٌ قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَسَأَلَ مَا هٰذَا فَقَالُوا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ أَنْ تَصُومُوا فِي السَّفَرِ۔

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ فِي سَفَرٍ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ يُرَشُّ عَلَيْهِ الْمَاءُ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوا صَائِمٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ فَعَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللّٰهِ الَّتِي رَخَّصَ لَكُمْ فَاقْبَلُوهَا۔

۸۳۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْأَبْرَشُ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضـ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ۔

۸۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ

نے حضرت زہری سے انھوں نے حمید سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

سفر میں روزہ رکھنا

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے کہ آپ نے لوگوں کی ایک بھیڑ دیکھی جہاں ایک شخص پر سایہ کیا گیا تھا۔ آپ نے پوچھا یہ کیا ہے ؟ صحابہ کرام نے عرض کیا سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں۔

حضرت ابوالولید فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حالت سفر میں ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو درخت کے سائے میں تھا اور اس پر پانی کے چھینٹے مارے جا رہے تھے آپ نے فرمایا اسے کیا ہوا صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ روزہ دار ہے، آپ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں، اللہ تعالیٰ نے جو رخصت تمہیں دی ہے اسے اختیار کرو، قبول کرو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں۔

حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ صَفْوَانَ اَخْبَرَهُ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ اَنْ تَصُوْمُوْا فِي السَّفَرِ۔

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں۔

۸۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا الْحَمَدُ بْنُ اَبِيْ حَفْصَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ۔

حضرت کعب بن عاصم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں۔

۸۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ السَّقَطِيُّ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ قَالَ سُفْيَانُ فَذُكِرَ لِيْ اَنَّ الزُّهْرِيَّ كَانَ يَقُوْلُ وَلَمْ اَسْمَعْ اَنَا مِنْهُ لَيْسَ مِنْ امْبِرِّ امْصِيَامُ فِيْ امْسَفَرِ۔

حضرت سفیان فرماتے ہیں میں نے حضرت زہری سے سنا فرماتے ہیں مجھے سفیان بن عبداللہ نے بتایا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں مجھے بتایا گیا ہے کہ حضرت زہری فرماتے تھے سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں لیکن میں نے خود ان سے نہیں سنا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلَى الْاِفْطَارِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ وَزَعَمُوْا اَنَّهٗ اَفْضَلُ مِنَ الصِّيَامِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ حَتّٰى قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ مَنْ صَامَ فِي السَّفَرِ لَمْ يُجْزِهِ الصَّوْمُ وَعَلَيْهِ قَضَاؤُهٗ فِيْ اَهْلِهٖ وَرَوَاهُ عَنْ عُمَرَ رض۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے یہی موقف اختیار کیا کہ رمضان المبارک میں حالت سفر میں روزہ نہیں رکھنا چاہیے۔ انھوں نے ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا حتیٰ کہ ان میں سے بعض نے کہا کہ اگر سفر میں روزہ رکھا تو جائز نہ ہوگا اور واپس گھر آکر اسے قضاء کرنا ہوگا انھوں نے یہ بات حضرت عمر

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

۸۳۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُقَيْلٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ عُمَرَ رض اَمَرَ رَجُلًا صَامَ فِي السَّفَرِ اَنْ يُّعِيْدَ۔

وَرَوَيْنَاهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَيْضًا۔

حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے سفر میں روزہ رکھنے والے ایک شخص کو دوبارہ روزہ رکھنے کا حکم دیا انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہ بات روایت کی ہے۔

۸۳۶۔ حَدَّثَنَا نَصْرٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ النَّهْدِيُّ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ الْمُحَرَّرِ بْنِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ صُمْتُ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ فَاَمَرَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رض

حضرت محرر بن ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حالت سفر میں رمضان المبارک کا روزہ رکھا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم دیا کہ میں گھر جا کر دوبارہ روزہ رکھوں۔

أَنْ أُجِيبَ الصِّيَامَ فِي أَهْلِي۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ وَلَمْ يُفَضِّلُوا فِي ذٰلِكَ فِطْرًا عَلَى صَوْمٍ وَلَا صَوْمًا عَلَى فِطْرٍ.

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى فِيمَا احْتَجُّوا بِهِ عَلَيْهِمْ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ أَنَّهُ قَدْ يَحْتَمِلُ غَيْرَ مَا حَمَلُوهُ عَلَيْهِ يَحْتَمِلُ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الَّذِي هُوَ أَبَرُّ الْبِرِّ وَعَلَى مَرَاتِبِ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ وَإِنْ كَانَ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ بِرًّا إِلَّا أَنَّ غَيْرَهُ مِنَ الْبِرِّ أَبَرُّ مِنْهُ كَمَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ بِالطَّوَّافِ الَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَاللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ قَالُوا فَمَنِ الْمِسْكِينُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِي يَسْتَحْيِي أَنْ يَسْأَلَ وَلَا يَجِدُ مَا يُغْنِيهِ وَلَا يُفْطَنُ لَهُ فَيُعْطَى۔

۸۳۷۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْهَجَرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْهَجَرِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

۸۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۸۴۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر چاہے تو روزہ رکھے اور چاہے تو چھوڑ دے۔ اس سلسلے میں وہ روزے کو افطار پر اور افطار کو روزے پر فضیلت نہیں دیتے۔

پہلے قول والوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے کہ سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے جو استدلال کیا ہے وہ (دوسرے قول والے) اس کے خلاف دلیل پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس میں کوئی دوسرا احتمال بھی ہو سکتا ہے یعنی یہ احتمال بھی ہے کہ سفر کی حالت میں روزہ رکھنا اعلیٰ درجے کی نیکی نہیں اگرچہ سفر میں روزہ رکھنا نیکی ہے دوسری نیکیاں اس سے بڑھ کر ہیں جیسا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چکر لگانے والا جسے ایک یا دو کھجوریں یا ایک دو لقمے دے کر لوٹا دیا جائے مسکین نہیں صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! مسکین کون ہے؟ آپ نے فرمایا جسے مانگنے سے حیا آئے حالانکہ اس کے پاس اتنا کچھ نہیں ہوتا جو اسے بے نیاز کر دے۔

ا۔ حضرت ابوالاحوص، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

حضرت سفیان، حضرت ابراہیم ہجری سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابوالولید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابوالزناد، حضرت اعرج سے وہ حضرت

حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَلَمْ يَكُنْ مَعْنَى قَوْلِهِ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ بِالطَّوَّافِ عَلَى مَعْنَى إِخْرَاجِهِ إِيَّاهُ مِنْ أَسْبَابِ الْمَسْكَنَةِ كُلِّهَا وَلٰكِنَّهُ أَرَادَ بِذٰلِكَ لَيْسَ هُوَ الْمِسْكِيْنُ الْمُتَكَامِلُ الْمَسْكَنَةُ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الْمُتَكَامِلَ الْمَسْكَنَةِ الَّذِي لَا يَسْأَلُ النَّاسَ وَلَا يُعْرَفُ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ كَذٰلِكَ قَوْلُهُ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ لَيْسَ ذٰلِكَ عَلَى إِخْرَاجِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ بِرًّا وَلٰكِنَّهُ عَلَى مَعْنَى لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الَّذِي هُوَ أَبَرُّ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ لِأَنَّهُ قَدْ يَكُوْنُ الْإِفْطَارُ هُنَاكَ أَبَرَّ مِنْهُ إِذَا كَانَ عَلَى التَّقَوِّي لِلِقَاءِ الْعَدُوِّ وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ **فَهٰذَا** مَعْنًى صَحِيْحٌ وَهُوَ أَوْلٰى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ مَعْنَى هٰذِهِ الْآثَارِ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ هِيَ وَغَيْرُهَا مِمَّا قَدْ رُوِيَ فِي هٰذَا الْبَابِ أَيْضًا.

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ چکر لگانے والا مسکین نہیں کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس میں محتاجی کا کوئی سبب نہیں پایا جاتا بلکہ آپ کی مراد یہ ہے کہ وہ کامل مسکین نہیں، کامل مسکین وہ ہے جو لوگوں سے نہیں مانگتا اور نہ ہی اسے پہچانا جاتا ہے کہ اسی کو صدقہ دیا جائے۔ اسی طرح آپ کے ارشاد گرامی کہ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں کا مطلب یہ نہیں کہ سفر میں روزہ رکھنے کو نیکی سے خارج کیا جائے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا اعلیٰ درجے کی نیکی نہیں کیونکہ بعض اوقات ایسی صورت میں روزہ چھوڑنا زیادہ نیکی قرار پاتا ہے جبکہ دشمن وغیرہ کے مقابلے کی وجہ سے تقویٰ کی بنیاد پر ہو۔

۸۴۲- **فَإِنَّهُ** حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلٰى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيْدَ ثُمَّ أَفْطَرَ فَأَفْطَرَ النَّاسُ مَعَهُ وَكَانُوْا يَأْخُذُوْنَ بِالْأَحْدَثِ فَالْأَحْدَثِ مِنْ أَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال رمضان المبارک کے مہینے میں مکہ مکرمہ کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ نے روزہ رکھا حتی کہ جب مقام کدید میں پہنچے پھر روزہ افطار کیا اور صحابہ کرام نے بھی افطار کر لیا وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے تازہ ترین حکم پر عمل کرتے تھے۔

۸۴۳- **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ قَالَا أَنَا ابْنُ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حضرت مالک اور ابن جریج فرماتے ہیں حضرت ابن شہاب نے ہمیں خبر دی انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۴۴- **حَدَّثَنَا** عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَتَى

حضرت مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ انھوں نے فرمایا کہ جب مقام عسفان

عُسْفَانَ -

۸۴۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۸۴۶- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۸۴۷- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ ثَنَا حَيْوَةُ ابْنُ شُرَيْحٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ بَلَغَهُ أَنَّ النَّاسَ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَأَمْسَكَهُ فِي يَدِهِ حَتَّى رَآهُ النَّاسُ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَوْلَهُ ثُمَّ شَرِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفْطَرَ فَنَاوَلَهُ رَجُلًا إِلَى جَنْبِهِ فَشَرِبَ فَصَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ وَأَفْطَرَ۔

۸۴۸- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَافَرَ فِي رَمَضَانَ فَاشْتَدَّ الصَّوْمُ عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَجَعَلَتْ رَاحِلَتُهُ تَهِيمُ بِهِ تَحْتَ الشَّجَرِ فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمْرِهِ فَدَعَا بِإِنَاءٍ فَلَمَّا رَآهُ النَّاسُ عَلَى يَدِهِ أَفْطَرُوا۔

۸۴۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ

عسفان تک پہنچے۔

حضرت ابوداؤد فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اسی کی مثل ذکر کیا۔

حضرت مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال رمضان المبارک کے مہینے میں تشریف لے گئے آپ نے روزہ رکھا مقام کدید میں پہنچے تو آپ کو معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کے لیے روزہ رکھنا مشکل ہو گیا ہے آپ نے دودھ کا ایک پیالہ منگوایا اور اسے اپنے ہاتھ مبارک پر رکھا یہاں تک کہ صحابہ کرام نے دیکھ لیا آپ سواری پر سوار تھے لوگ آپ کے ارد گرد تھے پھر آپ نے دودھ نوش فرما کر روزہ توڑ دیا اور پیالہ اپنے قریب کھڑے ایک شخص کو دے دیا اس نے بھی پیا تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ بھی رکھا اور افطار بھی کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں سفر کیا تو ایک صحابی کے لیے روزہ مشکل ہو گیا اور سواری انھیں راستے کی بجائے درخت کے نیچے لے گئی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ان کا معاملہ بتایا گیا تو آپ نے ایک برتن منگوایا صحابہ کرام نے اسے آپ کے ہاتھ پر دیکھا تو انھوں نے روزہ توڑ دیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال رمضان المبارک کے مہینے میں مکہ مکرمہ کی طرف تشریف لے گئے آپ نے روزہ رکھا حتی کہ آپ کراع الغمیم مقام پر پہنچے لوگوں نے بھی آپ کے

عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ فَصَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَبَلَغَهُ أَنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ يَنْظُرُونَ فِيمَا فَعَلَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ فَبَلَغَهُ أَنَّ نَاسًا صَامُوا بَعْدُ فَقَالَ أُولٰئِكَ الْعُصَاةُ۔

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ قَزَعَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ عَنْ صِيَامِ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ عَامَ الْفَتْحِ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ وَنَصُومُ حَتَّى بَلَغَ مَنْزِلًا مِنَ الْمَنَازِلِ فَقَالَ إِنَّكُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ فَأَصْبَحْنَا مِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ ثُمَّ سِرْنَا فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ إِنَّكُمْ تُصَبِّحُونَ عَدُوَّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ فَأَفْطِرُوا فَكَانَتْ عَزِيمَةً مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَصُومُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذٰلِكَ وَبَعْدَ ذٰلِكَ۔

۸۵۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ أَنَّ بَكْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ فَشَقَّ عَلَيْهِمُ الصَّوْمُ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ فَشَرِبَ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ۔

۸۵۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ

ساتھ روزہ رکھا ــــ آپ کو خبر ملی کہ لوگوں کے لیے روزہ رکھنا مشکل ہو گیا ہے وہ آپ کے عمل کے منتظر ہیں۔ عصر کے بعد آپ نے پانی کا ایک پیالہ طلب کیا اور اسے لوگوں کے سامنے نوش فرمایا پھر آپ کو اطلاع ملی کہ کچھ لوگوں نے ابھی تک روزہ رکھا ہوا ہے آپ نے فرمایا وہ گنہگار ہیں۔

حضرت ربیعہ بن یزید، حضرت قزعہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سفر کے دوران رمضان المبارک کے روزے کے بارے میں پوچھا انھوں نے فرمایا کہ ہم فتح کے سال رمضان المبارک کے مہینے میں نکلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا اور ہم نے بھی روزہ رکھا حتی کہ ایک پڑاؤ پر پہنچے آپ نے فرمایا تم دشمن کے قریب پہنچ چکے ہو روزہ چھوڑنا تمہارے لیے زیادہ قوت کا باعث ہے آج صبح کے وقت ہم میں سے بعض روزے دار تھے اور کچھ کا روزہ نہیں تھا پھر ہم چلے اور ایک جگہ پڑاؤ کیا آپ نے فرمایا تم صبح دشمن سے مقابلہ کرنے والے ہو لہٰذا تمہارے لیے روزہ نہ رکھنا زیادہ طاقت کا باعث ہے تو انھوں نے روزہ چھوڑ دیا تو یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے عزیمت تھی پھر میں دیکھتا ہوں کہ میں اس سے پہلے اور بعد بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روزہ رکھتا تھا۔

حضرت حمید الطویل فرماتے ہیں حضرت بکر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے آپ کے ساتھ صحابہ کرام بھی تھے ان کے لیے روزہ رکھنا مشکل ہو گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (پانی کا) ایک برتن طلب کیا اور اسے نوش فرمایا آپ اپنی سواری پر تھے اور لوگ آپ کی طرف دیکھ رہے تھے۔

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو

أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ فِي الْحَرِّ وَهُوَ يَصُبُّ عَلٰى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ أَوْ مِنَ الْحَرِّ ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ فِي الْحَرِّ وَهُوَ يَصُبُّ عَلٰى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ أَوْ مِنَ الْحَرِّ ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَلَغَ الْكَدِيْدَ أَفْطَرَ۔

گرمی کے موسم میں مقام عرج میں دیکھا آپ اپنے سر پر پیاس اور گرمی کی وجہ سے پانی ڈال رہے تھے اور آپ روزہ دار تھے پھر جب مقام کدید میں پہنچے تو روزہ توڑ دیا۔

۸۵۳۔ **حَدَّثَنَا** أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ ثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَيْلَتَيْنِ مَضَتَا مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجْنَا صُوَّامًا حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيْدَ فَأَمَرَنَا بِالْإِفْطَارِ فَأَصْبَحْنَا وَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَلَمَّا بَلَغْنَا مَرَّ الظَّهْرَانِ أَعْلَمَنَا بِلِقَاءِ الْعَدُوِّ وَأَمَرَنَا بِالْإِفْطَارِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان المبارک کی دو راتیں گزرنے کے بعد روزے کی حالت میں سفر پر نکلے جب مقام کدید میں پہنچے تو آپ نے ہمیں روزہ توڑنے کا حکم فرمایا تو ہم نے اس حالت میں صبح کی کہ کوئی روزے دار تھا اور کسی کا روزہ نہ تھا جب ہم مر الظہران میں پہنچے تو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دشمن سے مقابلے کی خبر دی اور روزہ نہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ إِثْبَاتُ جَوَازِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ان روایات میں حالت سفر میں روزہ رکھنے کا جواز ثابت ہوتا ہے اور آپ نے صحابہ کرام

عليه وسلم لما كان تركهم إياه قوّاهم على أصحابه فيجوز لأحد أن يقول في ذلك الصوم إنه لم يكن برًّا لا يجوز هذا ولكنه برّ وقد يكون الإفطار أبرّ منه إذا كان يراد به القوة للقاء العدو الذي أمرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم بالفطر من أجله وبهذا المعنى قال لهم النبي صلى الله عليه وسلم والله أعلم ليس من البر الصوم في السفر على هذا المعنى الذي ذكرنا **فإن** قال قائل إن فطر رسول الله صلى الله عليه وسلم وأمره أصحابه بذلك بعد صومه وصومهم الذي لم يكن نهاهم عنه ناسخ لحكم الصوم في السفر أصلا **قيل** له وما دليلك على ما ذكرت وفي حديث أبي سعيد الخدري الذي قد ذكرناه في الفصل الذي قبل هذا أنه كان يصوم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في السفر بعد ذلك **فدل** هذا الحديث على أن الصوم في السفر بعد إفطار النبي صلى الله عليه وسلم المذكور في هذه الآثار مباح۔

۳۷۵۴ **وقد** قال ابن عباس وهو أحد من روي عنه في إفطار النبي صلى الله عليه وسلم ما ذكرنا ما **حدثنا** يونس قال ثنا علي بن معبد قال ثنا عبيد الله بن عمرو عن عبد الكريم بن مالك عن طاوس عن ابن عباس قال إنما أراد الله عز وجل بالفطر في السفر التيسير عليكم فمن يسر عليه الصيام فليصم ومن يسر عليه الفطر فليفطر۔

۳۷۵۵ **حدثنا** أبو بكرة قال ثنا روح قال ثنا شعبة عن منصور عن مجاهد عن ابن عباس قال إن شاء صام وإن شاء أفطر۔

فهذا ابن عباس لم يجعل إفطار النبي

پر دشوار ہونے کی وجہ سے اسے توڑا تو کیا کسی شخص کے لیے یہ کہنا جائز ہے کہ یہ روزہ نیکی نہ تھا ایسا کہنا جائز نہیں بلکہ یہ نیکی تھی لیکن روزہ نہ رکھنا زیادہ نیکی تھی کیونکہ اس کا مقصد دشمن کے مقابلے میں قوت حاصل کرنا تھا۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کو اسی مقصد کے تحت افطار کا حکم فرمایا تھا۔ اسی وجہ سے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ حالت سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ رکھنے کے بعد افطار کرنا اور صحابہ کرام کو بھی اس بات کا حکم دینا حالانکہ ان کو منع نہیں کیا تھا سفر میں روزہ رکھنے کے حکم کے لیے ناسخ ہے۔

اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ تمہاری اس مذکورہ بات پر کیا دلیل ہے حالانکہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت جسے ہم نے اس سے پہلے ذکر کیا، میں ہے کہ وہ اس کے بعد بھی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں روزہ رکھتے تھے

تو یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ان روایات میں مروی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے افطار کے بعد بھی حالتِ سفر میں روزہ رکھنا جائز ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جو حدیثِ افطار کے راویوں میں سے ایک ہیں یہی بات فرماتے ہیں۔

حضرت طاؤس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سفر میں روزہ چھوڑنے کا حکم تمہاری آسانی کے لیے دیا ہے پس جس کے لیے روزہ رکھنا آسان ہو وہ روزہ رکھے اور جو افطار کرنے میں آسانی جانتا ہو وہ چھوڑ دے۔

حضرت مجاہد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا اگر چاہے تو روزہ رکھے اور چاہے تو چھوڑ دے۔

تو یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جنھوں نے رسول اکرم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ بَعْدَ صِيَامِهِ فِيْهِ نَاسِخًا لِلصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَلٰكِنَّهُ جَعَلَهُ عَلٰى جِهَةِ التَّيْسِيْرِ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَمَا مَعْنٰى قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ وَكَانُوْا يَأْخُذُوْنَ بِالْاَحْدَثِ فَالْاَحْدَثِ مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لَهٗ مَعْنٰى ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا عَلِمُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ اَنَّ لِلْمُسَافِرِ اَنْ يُّفْطِرَ فِي السَّفَرِ كَمَا لَيْسَ لَهٗ اَنْ يُّفْطِرَ فِي الْحَضَرِ وَكَانَ حُكْمُ الْحَضَرِ وَحُكْمُ السَّفَرِ فِيْ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ سَوَاءً حَتّٰى اَحْدَثَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الْفِعْلَ الَّذِيْ اَبَاحَ لَهُمُ الْاِفْطَارَ فِيْ اَسْفَارِهِمْ فَاَخَذُوْا بِذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ لَهُمُ الْاِفْطَارَ عَلَى الْاِبَاحَةِ وَلَهُمْ تَرْكُ الْاِفْطَارِ فَهٰذَا مَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا وَيَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ الَّذِيْ وَصَفْنَا وَقَدْ ذَكَرْنَا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ قَرِيْبًا مِمَّا ذَكَرْنَاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ اَنَسٍ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ مَعْنٰى ذٰلِكَ عِنْدَهٗ مِثْلُ مَعْنَاهُ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۸۵۶۔ **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ وَهُوَ الْاَحْوَلُ قَالَ سَأَلْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ عَنْ صَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ الصَّوْمُ اَفْضَلُ۔

۸۵۷۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنْ اَفْطَرْتَ فَرُخْصَةٌ وَاِنْ صُمْتَ

صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ رکھنے کو رکھنے کے لیے ناسخ قرار نہیں دیا بلکہ اسے آسانی کی بنیاد قرار دیا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں جو کچھ تم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ صحابہ کرام رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر نئے حکم کو اختیار کرتے تھے۔ اس کا کیا مطلب ہے۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ صحابہ کرام اس سے پہلے اس بات کو نہیں جانتے تھے کہ مسافر سفر میں روزہ چھوڑ سکتا ہے جیسا کہ اسے حالت اقامت میں روزہ چھوڑنے کا حق نہیں، ان کے نزدیک سفر و حضر کا حکم برابر ہے حتیٰ کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس فعل کے ذریعے ان کے لیے سفر میں افطار کے جواز کو بیان فرمایا تو انھوں نے اسے اختیار کیا کہ (سفر میں) افطار اور ترک دونوں جائز ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اس روایت کا بھی یہی مفہوم ہے اور اس پر ان کا وہ قول دلالت کرتا ہے جسے ہم نے بیان کیا بواسطہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی مفہوم کی حدیث مروی ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے ہم نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ حدیث بھی مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ان کے نزدیک اس کا مفہوم وہی ہے جو ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔

حضرت عاصم احول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے سفر کے دوران ماہ رمضان کے روزے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا روزہ رکھنا افضل ہے۔

حضرت عاصم، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا اگر تم روزہ نہ رکھو تو اس کی اجازت ہے اور اگر رکھو تو یہ افضل ہے۔

وَالصَّوْمُ أَفْضَلُ۔

۸۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمًا يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ وَالصَّوْمُ أَفْضَلُ۔

حضرت عاصم حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا اگر چاہو تو روزہ رکھو اور چاہو تو چھوڑ دو اور روزہ افضل ہے۔

وَكَانَ مِمَّا احْتَجَّ بِهِ أَيْضًا أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى فِي دَفْعِهِمُ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصِّيَامَ قَالُوْا فَلَمَّا كَانَ الصِّيَامُ مَوْضُوْعًا عَنْهُ كَانَ إِذَا صَامَهُ فَقَدْ صَامَهُ وَهُوَ غَيْرُ مَفْرُوْضٍ عَلَيْهِ فَلَا يُجْزِيْهِ

پہلے قول والے سفر میں روزے کے خلاف بطور دلیل رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو بھی پیش کرتے ہیں جسے ہم نے دوسرے مقام پر ذکر کیا کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مسافر سے روزہ اٹھا لیا وہ کہتے ہیں جب اس سے روزہ اٹھا لیا گیا تو اس کا روزہ رکھنا فرض کی ادائیگی کے طور پر نہ ہوگا لہٰذا جائز نہیں۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْآخَرِيْنَ عَلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ إِنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الصِّيَامُ الَّذِيْ وَضَعَهُ عَنْهُ هُوَ الصِّيَامُ الَّذِيْ لَا يَكُوْنُ لَهُ مِنْهُ بُدٌّ فِي تِلْكَ الْأَيَّامِ كَمَا لَا بُدَّ لِلْمُقِيْمِ مِنْ ذٰلِكَ وَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى أَلَا تَرَاهُ يَقُوْلُ وَعَنِ الْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ أَفَلَا تَرٰى أَنَّ الْحَامِلَ وَالْمُرْضِعَ إِذَا صَامَتَا رَمَضَانَ إِنَّ ذٰلِكَ يُجْزِيْهِمَا وَإِنَّهُمَا لَا يَكُوْنَانِ كَمَنْ صَامَ قَبْلَ وُجُوْبِ الصَّوْمِ عَلَيْهِ بَلْ جُعِلْنَا يَجِبُ الصَّوْمُ عَلَيْهِمَا بِدُخُوْلِ الشَّهْرِ فَجُعِلَ لَهُمَا تَأْخِيْرُهُ لِلضَّرُوْرَةِ وَالْمُسَافِرُ فِي ذٰلِكَ مِثْلُهُمَا وَهٰذَا أَوْلٰى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآثَارُ حَتّٰى لَا يُضَادَّ غَيْرَهُ مِنَ الْآثَارِ الَّتِيْ قَدْ ذَكَرْنَاهَا فِي هٰذَا الْبَابِ

اس سلسلے میں دوسرے حضرات ان کے خلاف یوں استدلال کرتے ہیں کہ ممکن ہے جو روزہ اس سے اٹھایا گیا یہ وہ روزہ ہو جو اس کے لیے ان دنوں رکھنا ضروری تھا جیسا کہ مقیم کے لیے ضروری ہے اس حدیث میں اس بات پر دلالت بھی پائی جاتی ہے۔

کیا تم نہیں دیکھتے آپ نے فرمایا "اور حاملہ اور دودھ پلانے والی (سے بھی اٹھایا گیا)"۔ اور تم نہیں دیکھتے کہ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت رمضان المبارک میں روزہ رکھے تو اسے کفایت کرتا ہے اور یہ ان لوگوں کی طرح نہیں جو فرض ہونے سے پہلے روزہ رکھتے ہیں بلکہ ماہ رمضان داخل ہوتے ہی ان پر روزہ فرض ہو جاتا ہے پھر ضرورت کے تحت ان کو تاخیر کی اجازت دی گئی اس سلسلے میں مسافر بھی ان دونوں کی طرح ہے۔ روایات کو اس مفہوم پر محمول کرنا زیادہ بہتر ہے تاکہ ان دوسری روایات کے ساتھ جنھیں ہم نے ذکر کیا تضاد نہ ہو۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى الَّتِيْ قَدْ ذَكَرْنَاهَا لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الثَّانِيَةِ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا إِنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ كَانُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَنْ أَبَاحَ لَهُمُ الْإِفْطَارَ فِي السَّفَرِ يَصُوْمُوْنَ فِيْهِ۔

پہلے قول والوں کے خلاف دوسرے قول والے مذکورہ دلائل کے علاوہ یہ دلیل بھی پیش کرتے ہیں کہ ہم دیکھتے ہیں روزہ چھوڑنے کی اس اجازت کے بعد بھی صحابہ کرام نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روزہ رکھتے تھے۔

۸۵۹۔ فَمِمَّا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَرَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں دیکھتا ہوں ہم

ثنا القَعْنَبِيُّ قَالَ ثنا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَيَّانَ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ حَتَّى أَنَّ الرَّجُلَ لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا مِنَّا صَائِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ۔

۸۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُونُسَ قَالَ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَلَمْ يَكُنْ يَعِيبُ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ۔

۸۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثنا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثنا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لِتِسْعَ عَشْرَةَ أَوْ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مِنْ رَمَضَانَ فَصَامَ صَائِمُونَ وَأَفْطَرَ مُفْطِرُونَ فَلَمْ يَعِبْ هٰؤُلَاءِ عَلَى هٰؤُلَاءِ وَلَا هٰؤُلَاءِ عَلَى هٰؤُلَاءِ۔

۸۶۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثنا رَوْحٌ قَالَ ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ لِثِنْتَيْ عَشْرَةَ۔

۸۶۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثنا رَوْحٌ قَالَ ثنا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ لِثَمَانَ عَشْرَةَ۔

۸۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثنا وَهْبٌ قَالَ ثنا هِشَامٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۸۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثنا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثنا هِشَامٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

بعض سفروں میں موسم گرما میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے حتیٰ کہ سخت گرمی کی وجہ سے ایک شخص نے اپنا ہاتھ سر پر رکھ لیا اور ہم میں سے صرف رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے بعض نے روزہ رکھا ہوا تھا اور بعض کا روزہ نہیں تھا لیکن کوئی بھی دوسرے پر اعتراض نہیں کرتا تھا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم فتح مکہ کے دن جب کہ رمضان المبارک کی انیس یا سترہ تاریخ تھی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ روزہ رکھنے والوں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور نہ رکھنے والوں نے نہیں رکھا تھا تو نہ انھوں نے ان پر اعتراض کیا اور نہ انھوں نے ان پر اعتراض کیا۔

حضرت سعید بن عروبہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا، البتہ انھوں نے فرمایا کہ بارہ تاریخ تھی۔

حضرت ہشام بن ابوعبداللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے اٹھارہ تاریخ کا ذکر کیا۔

حضرت وہب فرماتے ہیں ہم سے حضرت ہشام نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت مسلم بن ابراہیم فرماتے ہیں ہم سے حضرت ہشام نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل بیان کیا

غير انه لم يذكر فتح مكة۔

۸۶۶۔ حدثنا محمد بن عمرو قال ثنا ابو معاوية عن عاصم عن مورق العجلي عن انس قال خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فنزلنا في يوم شديد الحر فمنا الصائم ومنا المفطر فنزلنا في يوم حار واكثرنا ظلا اصحاب الكساء ومنا من يستر الشمس بيده فسقط الصوام وقام المفطرون فضربوا الابنية وسقوا الركاب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذهب المفطرون بالاجر اليوم۔

۸۶۷۔ حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا اخبره عن حميد الطويل عن انس بن مالك قال سافرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في رمضان فلم يعب الصائم على المفطر ولا المفطر على الصائم۔

فدل ما ذكرنا في هذه الآثار ان ما كان من افطار رسول الله صلى الله عليه وسلم وامره اصحابه بذلك ليس على المنع من الصوم في السفر وانه على الاباحة للافطار وقد روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه صام في السفر وافطر۔

۸۶۸۔ حدثنا علي بن شيبة قال ثنا روح بن عبادة قال ثنا سعيد بن ابي عروبة عن عبد السلام عن حماد عن ابراهيم عن علقمة عن ابن مسعود ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصوم في السفر ويفطر۔

۸۶۹۔ حدثنا فهد قال ثنا الحسن بن بشر قال ثنا المعافى بن عمران عن مغيرة بن زياد عن عطاء عن عائشة قالت صام رسول الله صلى

لیکن انھوں نے فتح مکہ کا ذکر نہیں فرمایا۔

حضرت مورق العجلی، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے، سخت گرمی کے دن ہم ایک جگہ اترے تو ہم میں سے بعض نے روزہ رکھا ہوا تھا اور بعض کا روزہ نہیں تھا ہم گرم دن اترے ہم میں سے کثر نے چادر سے سایہ کر رکھا تھا اور بعض اپنے ہاتھ کے ذریعے دھوپ سے بچ رہے تھے روزہ دار گر پڑے اور جن کا روزہ نہیں تھا وہ کھڑے رہے انھوں نے خیمے لگائے اور سواریوں کو پانی پلایا۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ نہ رکھنے والے آج ثواب لے گئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے رمضان المبارک میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا تو روزہ دار نے روزہ چھوڑنے والے اور چھوڑنے والے نے روزہ رکھنے والے پر کوئی اعتراض نہ کیا۔

تو ان روایات میں جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا روزہ نہ رکھنا اور صحابہ کرام کو بھی اسی بات کا حکم دینا سفر میں روزہ رکھنے سے روکنا نہیں تھا بلکہ روزہ چھوڑنے کا جواز بیان کرنا تھا۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مروی ہے کہ آپ نے سفر میں روزہ بھی رکھا اور افطار بھی کیا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سفر میں بھی روزہ رکھتے تھے اور اسے چھوڑتے بھی تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ بھی رکھا اور اسے چھوڑا بھی۔

الله عليه وسلم في السفر وافطر.

فدل ذلك على ان للمسافر ان يصوم وله ان يفطر وقد سال حمزة الاسلمي رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصوم في السفر فقال له ان شئت فصم وان شئت فافطر.

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مسافر کے لیے روزہ رکھنا بھی جائز ہے اور چھوڑنا بھی۔ —— حضرت حمزہ اسلمی نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے سفر میں روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے ان سے فرمایا چاہو تو روزہ رکھو اور چاہو تو نہ رکھو۔

۸۷۰- حدثنا بذلك علي بن شيبة قال ثنا روح بن عبادة قال ثنا سعيد وهشام بن ابي عبد الله عن قتادة عن سليمن بن يسار عن حمزة بن عمرو الاسلمي.

یہ حدیث حضرت قتادہ نے سلیمان بن یسار سے اور انہوں نے حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۸۷۱- حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا ابوبكر الحنفي قال ثنا عبد الحميد بن جعفر قال حدثني عمران بن ابي انس عن سليمن ابن يسار عن حمزة بن عمرو الاسلمي مثله.

حضرت عمران ابن ابو انس حضرت سلیمان بن یسار وہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۷۲- حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا اخبره عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ان حمزة بن عمرو الاسلمي قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم اصوم في السفر وكان كثير الصيام فقال له النبي صلى الله عليه وسلم ان شئت فصم وان شئت فافطر.

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا میں سفر میں روزہ رکھوں اور وہ بہت زیادہ روزے رکھتے تھے، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اگر چاہو تو روزہ رکھو اور چاہو تو نہ رکھو۔

فهذا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اباح الصوم في السفر لمن شاء ذلك والفطر لمن شاء ذلك و فثبت بهذا وبما ذكرناه قبله ان صوم رمضان في السفر جائز وذهب قوم الى انه لا فضل لمن صام رمضان في السفر على من افطر وقضاه بعد ذلك وقالوا ليس احدهما افضل من الاخر واحتجوا في ذلك بتخييرالنبي صلى الله عليه وسلم حمزة بن عمرو بين الافطار في السفر والصوم

تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر میں اس شخص کے لیے روزہ رکھنا جائز قرار دیا جو رکھنا چاہے اور جو نہ رکھنا چاہے اس کے لیے چھوڑنا جائز قرار دیا۔ —— تو اس سے اور جو کچھ ہم نے پہلے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ سفر میں رمضان المبارک کا روزہ رکھنا جائز ہے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سفر میں روزہ رکھنے والے کو اس شخص پر کوئی فضیلت نہیں جو روزہ چھوڑ دے اور بعد میں قضا کرے، وہ کہتے ہیں ان میں سے کسی کو بھی دوسرے پر فضیلت نہیں۔ وہ اس بات سے استدلال کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو حالت سفر

ولم يأمره بأحدهما دون الآخر وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا الصوم في السفر في شهر رمضان أفضل من الإفطار وقالوا لأهل المقالة التي ذكرنا ليس فيما ذكرتموه من تخيير النبي صلى الله عليه وسلم حمزة بين الصوم في السفر والفطر دليل على أنه ليس أحدهما أفضل من الآخر ولكن إنما خيره بما له أن يفعله من إفطار والصوم وقد رأينا شهر رمضان يجب بدخوله الصوم على المسافرين والمقيمين جميعا إذا كانوا مكلفين فلما كان دخول رمضان هو الموجب للصيام عليهم جميعا كان من عجل منهم أداء ما وجب عليه أفضل ممن أخره فثبت بما ذكرنا أن الصوم في السفر أفضل من الفطر وهو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد وقد روي ذلك أيضا عن أنس ابن مالك وعن نفر من التابعين۔

میں روزہ رکھنے اور چھوڑنے کا اختیار دیا اور ایک کو چھوڑ کر دوسری بات کا حکم نہیں دیا لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ رمضان المبارک میں سفر کے دوران روزہ رکھنا چھوڑنے سے افضل ہے۔ وہ پہلے قول والوں سے کہتے ہیں کہ جو کچھ تم نے ذکر کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کو روزہ رکھنے اور چھوڑنے کے درمیان اختیار دیا اس میں کسی ایک کی دوسرے پر عدم فضیلت کی کوئی دلیل نہیں بلکہ آپ نے ان کو اختیار دیا کہ جو عمل چاہیں کریں روزہ رکھیں یا اسے چھوڑیں ہم دیکھتے ہیں کہ رمضان المبارک کا مہینہ آتے ہی مقیم و مسافر سب پر روزہ فرض ہو جاتا ہے جبکہ وہ مکلف ہوں تو جب رمضان المبارک کی وجہ سے روزہ فرض ہوتا ہے تو ادائیگی میں جلدی کرنے والا تاخیر کرنے والے سے افضل ہے۔

پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا چھوڑنے سے افضل ہے حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ حضرت انس بن مالک اور کئی تابعین سے بھی یہی بات مروی ہے۔

٨٧٣ - حدثنا إبراهيم بن مرزوق قال ثنا أبو عاصم قال ثنا سفيان عن حماد عن سعيد بن جبير قال الصوم أفضل والإفطار رخصة يعني في السفر۔

حضرت حماد، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا افضل ہے اور نہ رکھنے کی بھی اجازت ہے۔

---

٨٧٤ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا شعبة عن حماد عن إبراهيم وسعيد بن جبير ومجاهد أنهم قالوا في الصوم في السفر إن شئت صمت وإن شئت أفطرت والصوم أفضل۔

حضرت حماد، حضرت ابراہیم، سعید بن جبیر اور مجاہد رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا: سفر میں اگر چاہو تو روزہ رکھو اور چاہو تو چھوڑ دو لیکن روزہ رکھنا افضل ہے۔

٨٧٥ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا روح قال ثنا حبيب عن عمرو بن هرم قال سئل جابر بن زيد عن صيام رمضان في السفر فقال يصوم من شاء إذا كان يستطيع ذلك ما لم يتكلف أمرا يشق عليه وإنما أراد الله تعالى بالإفطار

حضرت عمرو بن ہرم فرماتے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے رمضان المبارک میں دوران سفر روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انھوں نے فرمایا جو شخص روزہ رکھنا چاہے وہ رکھے بشرطیکہ اس کی طاقت رکھتا ہو اور ایسا کام نہ کرے جو اس کے لیے باعث مشقت ہو۔

لِتَيْسِيْرٍ عَلٰى عِبَادِهٖ -

٨٧٦- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَصُوْمُ فِي السَّفَرِ فِي الْحَرِّ فَقُلْتُ مَا حَمَلَهَا عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّهَا كَانَتْ تُبَادِرُ -

فَهٰذِهٖ عَائِشَةُ كَانَتْ تَرَى الْمُبَادَرَةَ بِصَوْمِ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ اَفْضَلَ مِنْ تَاخِيْرِ ذٰلِكَ اِلَى الْحَضَرِ - وَكَانَ اَيْضًا مِمَّا احْتَجَّ بِهٖ مَنْ كَرِهَ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ مَا

٨٧٧- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَا ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ مَنْصُوْرٍ الْكَلْبِيِّ اَنَّ دِحْيَةَ ابْنَ خَلِيْفَةَ خَرَجَ مِنْ قَرْيَتِهٖ بِدِمَشْقَ اِلٰى قَدْرِ قَرْيَةِ عُقْبَةَ فِيْ رَمَضَانَ فَاَفْطَرَ وَمَعَهٗ اُنَاسٌ وَكَرِهَ اٰخَرُوْنَ اَنْ يُفْطِرُوْا فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰى قَرْيَتِهٖ قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُ الْيَوْمَ اَمْرًا مَا كُنْتُ اَظُنُّ اَنْ اَرَاهُ اِنَّ قَوْمًا رَغِبُوْا عَنْ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ يَقُوْلُ ذٰلِكَ لِلَّذِيْنَ صَامُوْا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ -

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلَّذِيْنَ اسْتَحَبُّوا الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ دِحْيَةَ اِنَّمَا ذَمَّ مَنْ رَغِبَ عَنْ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ فَمَنْ صَامَ فِيْ سَفَرِهٖ كَذٰلِكَ فَهُوَ مَذْمُوْمٌ وَمَنْ صَامَ فِيْ سَفَرِهٖ غَيْرَ رَاغِبٍ عَنْ هَدْيِهٖ بَلْ عَلَى التَّمَسُّكِ بِهَدْيِهٖ فَهُوَ مَحْمُوْدٌ -

٨٧٨- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ اَنَا حَيْوَةُ قَالَ اَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ اَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ مُرَاوِحٍ الْاَسْلَمِيِّ

[illegible]

اللہ تعالیٰ نے روزہ چھوڑنے کی اجازت بندوں پر آسانی کے لیے دی ہے۔

حضرت قاسم بن محمد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ سفر میں گرمی کے باوجود روزہ رکھتی تھیں (حضرت یحییٰ بن کثیر فرماتے ہیں) میں نے (حضرت قاسم بن محمد سے) پوچھا وہ ایسا کیوں کرتی تھیں تو انھوں نے فرمایا وہ جلدی کے پیش نظر ایسا کرتی تھیں۔

تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سفر کی حالت میں رمضان المبارک کا روزہ جلدی رکھنے کو گھر تک تاخیر کے ساتھ رکھنے سے افضل جانتی تھیں ـــــ سفر میں روزہ رکھنے کو مکروہ خیال کرنے والے اس طرح استدلال کرتے ہیں۔ ـــــ حضرت منصور کلبی فرماتے ہیں حضرت دحیہ بن خلیفہ رمضان المبارک کے مہینے میں دمشق میں اپنی بستی سے ایک ایسی بستی کی طرف نکلے جس کا فاصلہ عقبہ سے عقبہ تک فاصلے جتنا تھا۔ آپ نے اور آپ کے ساتھ کچھ لوگوں نے روزہ نہ رکھا جبکہ دوسرے حضرات نے روزہ چھوڑنا پسند نہ کیا جب وہ اپنی بستی کی طرف لوٹے تو فرمایا اللہ کی قسم! میں نے آج ایک ایسی بات دیکھی ہے جسے دیکھنے کا مجھے تصور بھی نہ تھا۔ ایک جماعت نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی سیرت سے اعراض کیا۔ یہ بات انھوں نے روزہ رکھنے والوں کے بارے میں فرمائی پھر دعا مانگی "یا اللہ! مجھے اپنی طرف اٹھا لے"۔

ـــــ

تو جو لوگ سفر میں روزہ رکھنا پسند کرتے ہیں ان کے لیے اس حدیث میں دلیل یہ ہے کہ حضرت دحیہ نے ان لوگوں کی مذمت کی جنھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی سیرت سے اعراض کیا تو جو شخص سفر میں اس طریقے سے (سیرت نبوی سے اعراض کے طور پر) روزہ نہ رکھے وہ قابل مذمت ہے لیکن جو آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ سے اعراض کی بجائے

حضرت ابومراوح اسلمی، صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں مسلسل

عن حمزة بن عمرو الاسلمی صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال يا رسول الله انى اسرد الصيام افاصوم فی السفر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما هی رخصة من الله عز وجل للعباد من قبلها فحسن جميل ومن تركها فلا جناح عليه قال وكان حمزة يصوم الدهر فی السفر والحضر وكان ابو مراوح كذلك وكان عروة كذلك۔

روزے رکھتا ہوں تو کیا میں سفر میں روزہ رکھ سکتا ہوں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کے لیے رخصت ہے پس یہ اچھا عمل ہے اور جو چھوڑ دے تو اس پر کوئی حرج نہیں۔ راوی فرماتے ہیں حضرت حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سفر و حضر میں روزہ رکھتے تھے۔ حضرت ابو مراوح اور حضرت عروہ رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے۔

فدل ما ذكرنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الصوم فی السفر افضل من الافطار وان الافطار انما هو رخصة۔

ترجمہ کچھ ہم نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا وہ اس بات پر دلالت ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا' چھوڑنے سے افضل ہے اور روزہ چھوڑنے کی بھی اجازت ہے۔

۸۷۹۔ وقد حدثنا ربيع الجيزی قال ثنا ابو زرعة قال انا حيوة قال انا ابو الاسود عن عروة بن الزبير ان عائشة كانت تصوم الدهر فی السفر والحضر۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سفر و حضر میں ہمیشہ روزہ رکھتی تھیں۔

باب ۳۶ صوم يوم عرفة

یوم عرفہ کا روزہ

۸۸۰۔ حدثنا سليمن بن شعيب قال ثنا بشر بن بكر ح وحدثنا فهد قال ثنا ابو نعيم ح وحدثنا بكر بن ادريس وصالح بن عبد الرحمن قالا ثنا ابو عبد الرحمن المقری قالوا ثنا موسى بن علی عن ابيه عن عقبة وقال بكر وصالح فی حديثهما قال سمعت ابی يحدث عن عقبة عن النبی صلى الله عليه وسلم قال ان ايام الاضحى وايام التشريق ويوم عرفة يوم عيد اهل الاسلام ايام اكل وشرب۔

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ ، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا قربانی کا دن ، ایام تشریق (گیارہ ، بارہ اور تیرہ ذوالحجہ) اور یوم عرفہ (نو ذوالحجہ) مسلمانوں کی عید کے دن ہیں ، کھانے اور پینے کے دن ہیں۔

قال ابو جعفر فذهب قوم الى هذا الحديث فكرهوا به صوم يوم عرفة وجعلوا صومه كصوم يوم النحر وخالفهم فی ذلك اخرون فقالوا لا بأس بصوم يوم عرفة وكان من الحجة لهم فی ذلك انه قد يجوز ان يكون النبی

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جماعت نے اس حدیث کو اپنایا وہ یوم عرفہ کا روزہ مکروہ جانتے ہیں اور اسے قربانی کے دن کے روزے کی طرح قرار دیتے ہیں۔ —— لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ عرفہ کے دن روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں ، ان کی دلیل یہ ہے کہ ممکن ہے رسول اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم انما اراد بنھیہ عن صوم یوم عرفۃ بالموقف لانہ ھناک عید ولیس فی غیرہ کذلک وقد بین ذلک ابو ھریرۃ۔

صلے اللہ علیہ وسلم کی مراد میدان عرفات میں روزہ رکھنے کی ممانعت ہو کیونکہ وہاں عید ہے دوسری جگہ اس طرح نہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسی طرح بیان کیا۔

۸۸۱۔ حدثنا محمد بن ادریس المکی وابن ابی داؤد قالا ثنا سلیمن بن حرب ح وحدثنا ابو بکرۃ قال ثنا ابو داؤد قالا ثنا حوشب ابن عقیل عن مھدی الھجری عن عکرمۃ قال کنا مع ابی ھریرۃ فی بیتہ فحدثنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن صیام یوم عرفۃ بعرفۃ۔

فاخبر ابو ھریرۃ ان النھی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم یوم عرفۃ انما ھو بعرفۃ خاصۃ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے مکان میں ان کے ساتھ تھے انھوں نے ہم سے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن میدان عرفات میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کرنا عرفات کے ساتھ خاص ہے۔

۸۸۲۔ فاحتج اھل المقالۃ الاولی بقولھم ایضا بما حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو حذیفۃ قال سفیان عن اسمٰعیل ابن امیۃ عن نافع عن ابن عمر قال لم یصمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا ابو بکر ولا عمر ولا عثمان ولا علی یوم عرفۃ۔

پہلے قول والے یوں بھی استدلال کرتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم نے عرفہ کے دن روزہ نہیں رکھا۔

قیل لھم ھذا ایضا عندنا علی الصیام یوم عرفۃ بالموقف وقد بین ذلک ابن عمر فی غیر ھذا الحدیث۔

ان کو (جواباً) کہا جائے گا کہ ہمارے نزدیک اس سے عرفہ کے دن عرفات میں روزہ نہ رکھنا مراد ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات دوسری حدیث میں بیان کی ہے۔

۸۸۳۔ حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا روح بن عبادۃ وابو داؤد قالا ثنا شعبۃ عن عبد اللہ بن ابی نجیح عن ابیہ عن رجل ان رجلا سال ابن عمر عن صوم یوم عرفۃ بالموقف فقال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یصمہ ومع ابی بکر فلم یصمہ ومع عمر فلم یصمہ ومع عثمان فلم یصمہ وانا لا اصومہ ولا

حضرت عبد اللہ بن ابو نجیح اپنے والد سے اور وہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرفہ کے دن میدان عرفات میں روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا ہم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے تو آپ نے روزہ نہ رکھا تو اس حدیث سے واضح ہوا کہ حضرت نافع نے جو کچھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے وہ میدان عرفات میں روزہ رکھنے سے

أَمَرْتُ وَلَا أَنْهَاكَ، وَإِنْ شِئْتَ فَصُمْهُ، وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَصُمْهُ۔

متعلق ہے۔

فَتَبَيَّنَ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَنَّ مَا رَوٰى نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ هُوَ عَلَى الصَّوْمِ فِي الْمَوْقِفِ۔

٨٨٤۔ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الْأَمْرِ بِصَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ قَالَ ثَنَا رَقَبَةُ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَيَوْمِ عَرَفَةَ فَأَمَرَ بِصِيَامِهِمَا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے متعلق بھی مروی ہے۔ حضرت جبلہ بن سحیم فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سُنا ان سے جمعہ المبارک اور عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے ان دونوں دنوں میں روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

٨٨٥۔ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوَابِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ مَا قَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ غَيْلَانَ بْنَ جَرِيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ۔

حضرت ابن عمر اور ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہم کی روایات میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے یوم عرفہ کے روزے کا ثواب بھی بیان کیا گیا ہے۔ حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا وہ گزرے ہوئے اور آنے والے سال (کے گناہوں) کا کفارہ ہے۔

٨٨٦۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ غَيْلَانَ بْنَ جَرِيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ فِي صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ۔

حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ یوم عرفہ کے روزے کو گزشتہ اور آئندہ سال (کے گناہوں) کا کفارہ بنا دے۔

٨٨٧۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ قَالَ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوْ حَرِيْزٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ قَالَ كُنَّا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْدِلُهُ بِصَوْمِ سَنَةٍ۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یوم عرفہ کے روزے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے اور اس روزے کو ایک سال کے روزے کے برابر قرار دیتے۔

فَثَبَتَ بِهٰذَا الْاَثَرِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّرْغِيْبُ فِيْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ مَا كُرِهَ مِنْ صَوْمِهٖ فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ هُوَ لِلْعَارِضِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا مِنَ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ بِشِدَّةِ تَعَبِهِمْ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

بَابُ[۱۲] صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ هِنْدِ بْنِ اَسْمَاءَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى قَوْمِيْ مِنْ اَسْلَمَ فَقَالَ قُلْ لَهُمْ فَلْيَصُوْمُوْا يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَمَنْ وَجَدْتَ مِنْهُمْ قَدْ اَكَلَ مِنْ صَدْرِ يَوْمِهٖ فَلْيَصُمْ اٰخِرَهٗ۔

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيِّ هُوَ ابْنُ الْمِنْهَالِ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ غَدَوْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيْحَةَ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَقَدْ تَغَدَّيْنَا فَقَالَ اَصُمْتُمْ هٰذَا الْيَوْمَ فَقُلْنَا قَدْ تَغَدَّيْنَا فَقَالَ فَاَتِمُّوْا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ۔

۸۹۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْمِنْهَالِ يُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهٖ وَكَانَ مِنْ اَسْلَمَ اَنَّ نَاسًا اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ بَعْضُهُمْ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ اَصُمْتُمُ الْيَوْمَ فَقَالُوْا لَا وَقَدْ اَكَلْنَا فَقَالَ فَصُوْمُوْا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ۔

تو اس حدیث کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دن کے روزے کی ترغیب ثابت ہوئی پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پہلی روایات کے مطابق اس دن کے روزے کی کراہت اس وجہ سے ہے جو ہم نے ذکر کی یعنی میدان عرفات میں ٹھہرنا کیونکہ اس میں مشقت زیادہ ہے حضرت امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

عاشورہ کا روزہ

حضرت حبیب بن ہند بن اسماء رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے میری قوم کی طرف بھیجا جن کا قبیلہ اسلم سے تعلق تھا اور فرمایا ان سے کہو یوم عاشورہ کا روزہ رکھو اور جسے تم پاؤ کہ اس نے دن کے شروع میں کچھ کھایا ہے تو اسے دن کے آخر میں روزہ رکھنا چاہیے۔

حضرت عبدالرحمن بن سلمہ خزاعی (ابن منہال) اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم یوم عاشورہ کی صبح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے ہم ناشتہ کر چکے تھے آپ نے فرمایا کیا آج تم روزہ رکھو گے؟ ہم نے عرض کیا (یا رسول اللہ!) ہم تو ناشتہ کر چکے ہیں۔ آپ نے فرمایا دن کا باقی حصے میں روزہ مکمل کرو۔

حضرت ابوالمنہال اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں اور وہ اسلم قبیلے سے تعلق رکھتے تھے کہ لوگ یا ان میں سے بعض رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کیا تم نے آج روزہ رکھا ہے؟ انھوں نے عرض کیا نہیں اور ہم نے کھانا بھی کھا لیا ہے آپ نے فرمایا باقی دن کا روزہ رکھ لو۔

بيان المسئلة

قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ وُجُوْبُ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَفِي أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُمْ بِصَوْمِهِ بَعْدَمَا أَصْبَحُوْا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ مَنْ كَانَ فِي يَوْمٍ عَلَيْهِ صَوْمُهُ بِعَيْنِهِ وَلَمْ يَكُنْ نَوٰى صَوْمَهُ مِنَ اللَّيْلِ أَنَّهُ يُجْزِيْهِ أَنْ يَّنْوِيَ صَوْمَهُ بَعْدَمَا أَصْبَحَ إِذَا كَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ الزَّوَالِ عَلٰى مَا قَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي ذٰلِكَ وَقَدْ رُوِيَ فِي صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ أَيْضًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا۔

بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات کے مطابق عاشورہ کا روزہ واجب ہے اور صبح کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انہیں روزہ رکھنے کا حکم دینا اس بات کی دلیل ہے کہ جب کسی دن روزے کے لیے معین ہو اور رات کو نیت نہ کر سکے تو صبح کے بعد زوال سے پہلے پہلے نیت کرے جیسا کہ اس سلسلے میں اہل علم نے فرمایا ہے یوم عاشورہ کے روزے کے بارے میں اس کے علاوہ بھی روایات مروی ہیں۔

۸۹۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَ سَأَلْتُهَا عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَتْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَمْصَارِ مَنْ كَانَ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيَقُمْ عَلٰى صَوْمِهِ وَمَنْ كَانَ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيَصُمْ آخِرَ يَوْمِهِ فَلَمْ نَزَلْ نَصُوْمُهُ بَعْدُ وَنُصَوِّمُهُ صِبْيَانَنَا وَهُمْ صِغَارٌ وَنَتَّخِذُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَإِذَا سَأَلُوْنَا الطَّعَامَ أَعْطَيْنَاهُمُ اللُّعْبَةَ۔

حضرت خالد بن ذکوان فرماتے ہیں میں نے حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے یوم عاشورہ کے روزے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو شہروں میں بھیجا کہ جس شخص نے صبح سے روزہ رکھا ہوا ہے وہ پورا کرے اور جس نے صبح نہیں رکھا وہ دن کے باقی حصے میں رکھ لے اس کے بعد ہم مسلسل روزے رکھتے ہیں اور چھوٹے بچوں سے بھی رکھواتے ہیں ہم ان کے لیے کھلونا بناتے ہیں جب وہ ہم سے کھانا مانگتے ہیں تو ہم انہیں کھلونا دیتے ہیں۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُمْ كَانُوْا يَمْنَعُوْنَ صِبْيَانَهُمُ الطَّعَامَ وَيُصَوِّمُوْنَهُمْ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَهٰذَا عِنْدَنَا غَيْرُ جَائِزٍ لِأَنَّ الصِّبْيَانَ غَيْرُ مُتَعَبَّدِيْنَ بِصِيَامٍ وَلَا بِصَلٰوةٍ وَلَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ وَكَيْفَ يَكُوْنُوْنَ مُتَعَبَّدِيْنَ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَقَدْ رَفَعَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُمُ الْقَلَمَ۔

تو اس حدیث میں ہے کہ وہ بچوں سے کھانا روک لیتے اور عاشورہ کے دن ان سے روزہ رکھواتے اور ہمارے نزدیک یہ بات جائز نہیں کیونکہ بچے نماز، روزے اور کسی دوسری عبادت کے مکلف نہیں ہوتے اور وہ کیسے ان عبادات کے مکلف ہو سکتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان سے قلم اٹھا لیا۔

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تین قسم کے لوگوں

عَنْ اَبِیْ ظَبْیَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلٰثَةٍ عَنِ الصَّبِیِّ حَتّٰی یَکْبُرَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰی یَسْتَیْقِظَ وَعَنِ الْمَعْتُوْهِ حَتّٰی یُفِیْقَ۔

سے قلم اٹھا لیا گیا (۱) بچہ یہاں تک کہ بڑا ہو جائے (۲) سونے والا یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے اور (۳) پاگل حتیٰ کہ ٹھیک ہو جائے۔

۸۹۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

وَقَدْ رُوِیَ فِیْ نَسْخِ صَوْمِ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰثَارٌ صَحِیْحَةٌ

یوم عاشورہ کے روزے کے منسوخ ہونے کے بارے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح روایات مروی ہیں۔

۸۹۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِیُّ قَالَ ثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ ابْنِ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ شَقِیْقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی ابْنِ مَسْعُوْدٍ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَعِنْدَهٗ رُطَبٌ فَقَالَ اُدْنُهْ فَقُلْتُ اِنَّ هٰذَا یَوْمُ عَاشُوْرَاءَ وَاَنَا صَائِمٌ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا الْیَوْمَ اُمِرْنَا بِصِیَامِهٖ قَبْلَ رَمَضَانَ۔

حضرت شقیق بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں عاشورہ کے دن حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا ان کے پاس تر کھجوریں تھیں انھوں نے فرمایا قریب آؤ میں نے عرض کیا آج عاشورہ ہے اور میں روزہ دار ہوں انھوں نے فرمایا رمضان المبارک (کی فرضیت) سے پہلے ہمیں اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا تھا۔

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ السَّكَنِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَتَاهُ رَجُلٌ وَهُوَ یَاْكُلُ فَقَالَ لَهٗ هَلُمَّ فَقَالَ اِنِّیْ صَائِمٌ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا نَصُوْمُهٗ ثُمَّ تُرِكَ یَعْنِیْ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ۔

حضرت قیس بن سکن، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور وہ کھانا کھا رہے تھے انھوں نے فرمایا آؤ کھاؤ اس نے کہا میں روزے دار ہوں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا ہم عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے پھر چھوڑ دیا گیا۔

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِصِیَامِ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ قَبْلَ اَنْ یُّفْرَضَ رَمَضَانُ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ فَقَالَ مَنْ شَاءَ صَامَ عَاشُوْرَاءَ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کی فرضیت سے پہلے عاشورہ کا روزہ رکھنے کا حکم فرمایا جب رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے تو فرمایا جو شخص چاہے عاشورہ کا روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے

ومن شاء افطر.

٨٩٧ - حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد و شعيب قالا ثنا الليث قال حدثني يزيد بن ابي حبيب ان عراكا اخبره ان عروة اخبره عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله.

حضرت عراک فرماتے ہیں حضرت عروہ نے بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

٨٩٨ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو داؤد قال ثنا شيبان عن الاشعث عن جعفر بن ابي ثور عن جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرنا بصوم عاشوراء و يحثنا عليه و يتعاهدنا عليه فلما فرض رمضان لم يأمرنا و لم ينهنا و لم يتعاهدنا عليه.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں یوم عاشورہ کا روزہ رکھنے کا حکم فرماتے اس کی تاکید فرماتے اور ہم سے اس کا وعدہ لیتے جب رمضان المبارک (کا روزہ) فرض ہوا تو آپ نے نہ تو ہمیں (عاشورہ کے روزے کا) حکم دیا نہ روکا اور نہ ہی ہم سے اس پر عہد لیا۔

٨٩٩ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا روح بن عبادة قال سمعت شعبة عن سلمة بن كهيل عن القاسم بن مخيمرة عن ابي عمار عن قيس بن سعد بن عبادة قال امرنا بصوم عاشوراء قبل ان يفرض رمضان فلما نزل رمضان لم نؤمر و لم ننه عنه و نحن نفعله.

حضرت ابو عمار حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کی فرضیت سے پہلے ہمیں عاشورہ کا روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ جب رمضان المبارک (کا روزہ) فرض ہوا تو آپ نے نہ تو ہمیں اس کا حکم دیا اور نہ روکا اور ہم یہ روزہ رکھتے ہیں۔

٩٠٠ - حدثنا علي بن شيبة قال ثنا روح قال ثنا شعبة قال سمعت الحكم قال سمعت القاسم ابن مخيمرة عن عمرو بن شرحبيل عن قيس بن سعد مثله.

حضرت عمرو بن شرحبیل، حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٩٠١ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا سعيد بن عامر عن شعبة عن الحكم عن القاسم بن مخيمرة فذكر باسناده.

حضرت حکم، حضرت قاسم بن مخیمرہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

ففي هذه الآثار نسخ وجوب صوم يوم عاشوراء و دليل ان صومه قد رد الى التطوع بعد ان كان فرضا و قد رويت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم آثار اخر فيها دليل

ان روایات میں یوم عاشورہ کے روزے کا منسوخ ہونا بیان کیا گیا ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اس (دن) کا روزہ نفل قرار دیا گیا جبکہ پہلے فرض تھا۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ دوسری روایت بھی مروی ہیں جن میں اس بات پر دلیل پائی جاتی ہے کہ

عَلٰی اَنَّ صَوْمَهٗ کَانَ اِخْتِیَارًا لَا فَرْضًا۔

اس روزے کا اختیار تھا فرض نہ تھا۔

فَمِنْهَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ وَعَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ

٩٠٢- قَالَا ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَجَدَ الْیَهُوْدَ یَصُوْمُوْنَ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَسَاَلَهُمْ فَقَالُوْا هٰذَا الْیَوْمُ الَّذِیْ اَظْهَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِیْهِ مُوْسٰی عَلٰی فِرْعَوْنَ فَقَالَ اَنْتُمْ اَوْلٰی بِمُوْسٰی مِنْهُمْ فَصُوْمُوْهُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو یہودیوں کو عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے پایا آپ نے ان سے پوچھا تو انھوں نے جواب دیا اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون پر غلبہ عطا فرمایا آپ نے (مسلمانوں سے) فرمایا تم ان یہودیوں کی نسبت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہو پس تم اس (دن) کا روزہ رکھو۔

فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا صَامَهٗ شُکْرًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ اِظْهَارِهٖ مُوْسٰی عَلٰی فِرْعَوْنَ فَذٰلِكَ عَلَی الْاِخْتِیَارِ لَا عَلَی الْفَرْضِ۔

اس حدیث سے واضح ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن کا روزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فرعون پر غالب آنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتے ہوئے رکھا تھا اس میں اختیار ہے فرض نہیں۔

٩٠٣- وَقَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ یَزِیْدَ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ مَا عَلِمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَحَرّٰی صِیَامَ یَوْمٍ عَلٰی غَیْرِهٖ اِلَّا هٰذَا الْیَوْمَ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ اَوْ شَهْرَ رَمَضَانَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میرے علم کے مطابق رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اس دن یعنی یوم عاشورہ یا رمضان المبارک کے علاوہ روزوں کا زیادہ اہتمام نہیں کرتے تھے۔

٩٠٤- حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْجِیْزِیُّ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْرَقِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْوَرْدِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ مُلَیْکَةَ یَقُوْلُ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ یَزِیْدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ لِیَوْمٍ فَضْلٌ عَلٰی یَوْمٍ فِی الصِّیَامِ اِلَّا شَهْرَ رَمَضَانَ وَیَوْمَ عَاشُوْرَاءَ۔

حضرت عبید اللہ بن ابو یزید حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا روزے کے سلسلے میں رمضان المبارک اور یوم عاشورہ کے علاوہ کسی دن کو دوسرے دن پر فضیلت حاصل نہیں۔

٩٠٥- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا حَاجِبُ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَکَمَ بْنَ الْاَعْرَجِ یَقُوْلُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبِرْنِیْ عَنْ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ قَالَ عَنْ اَیِّ بَالِهٖ تَسْاَلُ قُلْتُ

حضرت حکم بن اعرج فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ مجھے یوم عاشورہ کے بارے میں بتائیے انھوں نے فرمایا اس کی کس بات کے بارے میں پوچھ رہے ہو میں نے کہا میں اس کے روزے کے بارے میں پوچھ

أَسْأَلُ عَنْ صِيَامِهِ أَيَّ يَوْمٍ أَصُوْمُ قَالَ إِذَا أَصْبَحْتَ مِنْ تَاسِعَةٍ فَأَصْبِحْ صَائِمًا قُلْتُ كَذٰلِكَ كَانَ يَصُوْمُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ۔

رہا ہوں کہ کس دن روزہ رکھوں؟ انھوں نے فرمایا نویں تاریخ کی صبح کو روزے کی حالت میں صبح کرو۔ میں نے پوچھا کیا حضور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح روزہ رکھتے تھے؟ انھوں نے کہا ہاں۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ عَلَى صَوْمِهِ ذٰلِكَ أَنَّهُ كَانَ اخْتِيَارًا لَا فَرْضًا مَا قَدْ رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ أَخْبَارِهِ بِالْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ أَجْلِهَا صَامَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ۔

تو یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جن سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کا روزہ نفلی ہوتا تھا فرض نہیں۔ —— حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان روایات میں جو انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہیں اس علت کو بیان کیا جس کے باعث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھا۔

۹۰۶ وَقَدْ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ جَابِرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ۔

حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم عاشورہ کے دن روزہ رکھتے تھے۔

فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ أَيْضًا مِنْ أَجْلِ الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ۔

تو ہو سکتا ہے یہ بھی اسی وجہ سے ہو جیسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ذکر کیا ہے۔

۹۰۷۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ ثُوَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ فَصُوْمُوْهُ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِصَوْمِهِ۔

حضرت ثویر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے ہیں یہ عاشورہ کا دن ہے اس دن روزہ رکھو بے شک رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اس کے روزے کا حکم دیا کرتے تھے۔

فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ لِلْعِلَّةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا أَيْضًا۔

تو ہو سکتا ہے اس کی علت وہ ہو جس کا ہم نے ذکر کیا ہے۔

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَيْسَرَةَ أَبُوْ لَيْلَى قَالَ ثَنَا مَزِيْدَةُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ عُثْمَانَ اسْتَعْمَلَ أَبَا مُوْسٰى عَلَى الْكُوْفَةِ فَقَالَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ صُوْمُوْا هٰذَا الْيَوْمَ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُهُ۔

حضرت مزیدہ بن جابر اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو کوفہ کا عامل بنایا تو عاشورہ کے دن انھوں نے فرمایا آج کا روزہ رکھو کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس دن کا روزہ رکھتے تھے۔

فَهٰذَا الْحَدِيْثُ يَحْتَمِلُ مَا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَيْضًا۔

اس حدیث میں بھی اس بات کا احتمال ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے۔

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اِمْرَاَتِهٖ عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ تِسْعَ ذِي الْحِجَّةِ وَيَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ۔

حضرت ہنیدہ بن خالد اپنی زوجہ سے وہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نو دن اور دس ذوالحجہ اور ہر مہینے سے تین دن کا روزہ رکھتے تھے۔

فَهٰذَا اَيْضًا مِثْلُ الَّذِيْ قَبْلَهٗ۔

یہ بھی پہلی بات کی طرح ہے۔

۹۱۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ ابْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ يَوْمًا يَصُوْمُهُ الْيَهُوْدُ وَيَتَّخِذُوْنَهٗ عِيْدًا فَصُوْمُوْهُ اَنْتُمْ۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودی یوم عاشورہ کا روزہ رکھا کرتے اور اسے عید قرار دیتے تھے پس تم بھی اس کا روزہ رکھو۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِصَوْمِهٖ لِاَنَّ الْيَهُوْدَ كَانَ تَصُوْمُهٗ وَقَدْ اَخْبَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ بِالْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَصُوْمُهٗ اَنَّهَا عَلَى الشُّكْرِ مِنْهُمْ لِلّٰهِ تَعَالٰى فِيْ اِظْهَارِهٖ مُوْسٰى عَلٰى فِرْعَوْنَ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا صَامَهٗ كَذٰلِكَ وَالصَّوْمُ بِالشُّكْرِ اِخْتِيَارٌ لَا فَرْضٌ

اس حدیث کے مطابق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کا حکم اس لیے دیا کہ اس دن یہودی روزہ رکھتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی روایت میں وہ علت بیان کی ہے جس کے باعث یہودی اس دن کا روزہ رکھتے تھے یعنی وہ اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے تھے کہ اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون پر غلبہ عطا فرمایا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی وجہ سے یہ روزہ رکھتے تھے اور شکر کے طور پر روزہ رکھنا اختیاری ہے۔

۹۱۱۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَصُوْمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ لَمْ يُحِبَّ فَلْيَدَعْهُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو شخص عاشورہ کا روزہ رکھنا چاہے وہ رکھے اور جو نہ چاہے وہ چھوڑ دے۔

۹۱۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا یوم عاشورہ کے بارے میں فرماتے تھے کہ قریش دور جاہلیت میں اس دن کا روزہ

فِي يَوْمِ عَاشُورَاءَ إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصُومُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ أَنْ يَتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكْهُ۔

رکھتے تھے۔ پس جو شخص اس دن کا روزہ رکھنا چاہے وہ رکھے اور جو شخص اسے چھوڑنا چاہے چھوڑ دے۔

۹۱۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ غَيْلَانَ ابْنَ جَرِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قُلْتُ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ۔

حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عاشورہ کے بارے میں فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ اسے ایک سال پہلے کے گناہوں کا کفارہ بنا دے۔

۹۱۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ غَيْلَانَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت وہب بن جریر فرماتے ہیں ہم سے میرے والد نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت غیلان سے سنا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل بیان کیا۔

۹۱۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت مہدی بن میمون اور حماد بن زید حضرت غیلان سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ أَمَرَهُمْ بِصَوْمِهِ احْتِسَابًا لِمَا ذُكِرَ فِيهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ وَلَيْسَ هٰذَا بِمُخَالِفٍ عِنْدَنَا لِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ كَانَ يَصُومُهُ شُكْرًا لِلّٰهِ لِمَا أَظْهَرَ مُوسٰى عَلٰى فِرْعَوْنَ فَيَشْكُرُ اللّٰهُ بِهِ مَا شَكَرَهُ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ فَيُكَفِّرُ بِهِ عَنْهُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ۔

تو اس حدیث میں ہے کہ آپ نے ان کو اس دن کا روزہ اس کفارہ کی امید پر رکھنے کا حکم دیا جس کا ذکر کیا گیا۔ ہمارے نزدیک یہ حدیث، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے خلاف نہیں ہے کیونکہ ممکن ہے آپ نے اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے یہ روزہ رکھا کہ اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون پر غلبہ عطا فرمایا تو یہ شکرانے کا روزہ تھا اس کے لیے پہلے سے جاری

۹۱۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي هٰذَا الْيَوْمِ هٰذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ وَأَنَا صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں انھوں نے حج کے موقع پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ منبر پر فرما رہے تھے اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اس دن کے بارے میں فرما رہے تھے یہ عاشورہ کا دن ہے اس دن کا روزہ تم پر فرض نہیں لیکن میں نے روزہ رکھا ہوا ہے پس جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

ممکن ہے آپ کے قول "اور تم پر اس کا روزہ فرض نہیں"

ثم كتب عليكم صيامه أي صيام ذلك اليوم من ذلك العام وليس في هذا نفي أن يكون قد كان فرض ذلك عليهم فيما تقدم ذلك العام من الأعوام ثم نسخ بعد ذلك على ما تقدم من الأحاديث الأول فقد ثبت نسخ صوم يوم عاشوراء الذي كان فرضا وأمر بذلك على الاختيار وأخبر بما في ذلك من الثواب لصومه وهو اليوم العاشر قد قال ذلك ابن عباس في حديث الحكم بن الأعرج وذكر ذلك أيضا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

کیا گیا تھا سو اس سال کا وہ دن ہو۔ اس میں گزشتہ سالوں میں اس کی فرضیت کی نفی نہیں ہے بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا جیسا کہ پہلی روایات میں گزرا ہے تو یوم عاشورہ کا روزہ جو پہلے فرض تھا اس کا منسوخ ہونا ثابت ہو گیا اور اب بطور اختیار اس کا حکم دیا گیا اور اس کا ثواب بیان کیا گیا یعنی اس دن روزہ رکھنا اچھا ہے اور یہ محرم کی دسویں تاریخ ہے حکم بن اعرج رضی اللہ عنہ کی روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ارشاد گرامی اسی طرح ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۹۱۷۔ **وقد** روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك أيضا ما حدثنا سليمان بن شعيب قال ثنا أسد قال ثنا ابن أبي ذئب عن القاسم بن عباس عن عبد الله بن عمير عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لئن عشت العام القابل لأصومن يوم التاسع يعني عاشوراء۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھوں گا، یعنی عاشورہ کا۔

۹۱۸۔ **حدثنا** أبو بكرة قال ثنا أبو عاصم وأبو داود قالا ثنا ابن أبي ذئب فذكر بإسناده مثله غير أنه قال لأصومن من عاشوراء يوم التاسع۔

حضرت ابو عاصم اور ابو داؤد فرماتے ہیں ہم سے ابن ابی ذئب نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ آپ نے فرمایا میں محرم کی نویں تاریخ کا روزہ رکھوں گا۔

۹۱۹۔ **حدثنا** ابن مرزوق وعلي بن شيبة قالا ثنا روح قال ثنا ابن أبي ذئب فذكر مثل حديث سليمن۔

حضرت روح فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابن ابی ذئب نے بیان کیا پھر انھوں نے حضرت سلیمان کی روایت (۹۱۷) کی مثل بیان کیا۔

فقوله لأصومن عاشوراء يوم التاسع إخبار منه على أنه يكون ذلك اليوم يوم عاشوراء وقوله لأصومن يوم التاسع يحتمل لأصومن يوم التاسع مع العاشر أي لئلا أقصد بصومي إلى يوم عاشوراء بعينه كما تفعل اليهود ولكن أخلطه بغيره فأكون قد صمته بخلاف ما تصومه

تو آپ کا ارشاد گرامی کہ میں عاشورہ کا یعنی نویں تاریخ کا روزہ رکھوں گا، اس بات کی خبر ہے کہ یہی دن عاشورہ ہے اور آپ کا ارشاد گرامی کہ میں نویں تاریخ کا روزہ رکھوں گا اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ نویں اور دسویں تاریخ کو ملا کر (دونوں کا) روزہ رکھوں گا یعنی صرف دسویں تاریخ کا قصد نہیں کروں گا جیسے یہودی کرتے ہیں بلکہ اسے دوسرے دن کے ساتھ ملاؤں گا، تو میرا روزہ یہودیوں کے روزے کے

يَهُوْدُ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى۔

خلاف ہوگا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اس معنی کی روایت مروی ہیں۔

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ خَالِفُوا الْيَهُوْدَ وَصُوْمُوْا يَوْمَ التَّاسِعِ وَالْعَاشِرِ

حضرت عطاء سے مروی ہے انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہودیوں کی مخالفت کرو اور نویں اور دسویں تاریخ کا روزہ رکھو۔

فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَدْ صَرَفَ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ عِشْتُ اِلٰى قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ يَوْمَ التَّاسِعِ اِلٰى مَا صَرَفْنَاهُ اِلَيْهِ۔

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو نویں اور دسویں تاریخ کا روزہ رکھوں گا کا وہی معنی بیان کیا ہے

۹۲۱۔ وَقَدْ جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ دَاؤُدَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ صُوْمُوْهُ وَصُوْمُوْا قَبْلَهٗ يَوْمًا اَوْ بَعْدَهٗ يَوْمًا وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ۔

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی اس سلسلے میں مروی ہے حضرت داؤد بن علی اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یوم عاشورہ کے روزے کے بارے میں روایت کرتے ہیں (آپ نے فرمایا) اس سے ایک دن پہلے یا بعد کا روزہ بھی رکھو اور یہودیوں سے مشابہت اختیار نہ کرو۔

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو شہاب حضرت ابن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَثَبَتَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ مَا ذَكَرْنَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَرَادَ بِصَوْمِ يَوْمِ التَّاسِعِ اَنْ يُدْخِلَ صَوْمَهٗ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فِيْ غَيْرِهٖ مِنَ الصِّيَامِ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ مَقْصُوْدًا اِلٰى صَوْمِهٖ بِعَيْنِهٖ كَمَا جَاءَ عَنْهُ فِيْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

تو اس حدیث سے وہ بات ثابت ہوئی جس کا ہم نے ذکر کیا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے نویں تاریخ کے روزے کا ارادہ اس لیے فرمایا کہ اس کے ذریعے وہ عاشورہ کے روزے میں داخل ہو تاکہ اس معین دن کا روزہ مقصود نہ ہو جیسا کہ آپ سے جمعہ کے روزے کے بارے میں آیا ہے۔

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ اَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ سَعِيْدٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے انھوں نے روزہ رکھا ہوا تھا آپ نے فرمایا کیا تم نے کل روزہ رکھا تھا، انھوں نے

صلى الله عليه وسلم على جويرية يوم الجمعة وهي صائمة فقال لها أصمت أمس قالت لا قال أتصومين غدًا قالت لا قال فأفطري إذًا۔

عرض کیا "نہیں" فرمایا کیا کل بھی روزہ رکھو گی؟ انھوں نے عرض کیا "نہیں" آپ نے فرمایا تو پھر روزہ توڑ دو۔

۹۲۴۔ حدثنا سليمان بن شعيب قال ثنا عبد الرحمن بن زياد قال ثنا شعبة عن قتادة قال سمعت أبا أيوب العتكي يحدث عن جويرية أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل عليها ثم ذكر مثله۔

حضرت ابو ایوب عتکی، حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے۔ پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۲۵۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عبد الصمد قال ثنا شعبة وحماد بن سلمة وهمام عن قتادة فذكر بإسناده مثله۔

حضرت شعبہ، حماد بن سلمہ اور ہمام حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۲۶۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا روح قال ثنا هشام بن حسان عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تصوموا يوم الجمعة إلا أن تصوموا قبله يومًا أو بعده يومًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن روزہ نہ رکھو ماسوائے اس کے کہ اس سے ایک دن پہلے یا بعد کا روزہ بھی رکھو۔

۹۲۷۔ حدثنا بكر بن إدريس قال ثنا آدم قال ثنا شعبة قال ثنا عبد الملك بن عمير قال سمعت رجلًا من بني الحارث بن كعب يحدث عن أبي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بمثل معناه۔

حضرت عبدالملک بن عمیر فرماتے ہیں میں نے بنو حارث بن کعب کے ایک شخص سے سنا وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنیٰ روایت کرتے ہیں۔

۹۲۸۔ حدثنا فهد قال ثنا محمد بن سعيد قال أنا شريك عن عبد الملك بن عمير عن زياد الحارثي عن أبي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت زیاد حارثی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۲۹۔ حدثنا ابن أبي داود قال ثنا القاسم بن سلام بن مسكين قال ثنا أبي قال سألت الحسن عن صيام يوم الجمعة فقال نهى عنه إلا في أيام متتابعة ثم قال حدثني أبو رافع عن أبي

حضرت قاسم بن سلام بن مسکین فرماتے ہیں ہم سے میرے والد نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یوم جمعہ کے روزے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا اس دن کے روزے سے منع کیا گیا البتہ

هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى
عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ اِلَّا فِيْ اَيَّامٍ قَبْلَهٗ اَوْ بَعْدَهٗ۔
۹۳۰- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ
قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ
اَنَّ اَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهٗ اَنَّ حُذَيْفَةَ الْبَارِقِيَّ حَدَّثَهٗ
اَنَّ جُنَادَةَ ابْنَ اَبِيْ اُمَيَّةَ الْاَزْدِيَّ حَدَّثَهٗ اَنَّهُمْ
دَخَلُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ فَقَرَّبَ اِلَيْهِمْ طَعَامًا فَقَالَ كُلُوْا
فَقَالُوْا نَحْنُ صِيَامٌ فَقَالَ اَصُمْتُمْ اَمْسِ قَالُوْا لَا
قَالَ اَفَتَصُوْمُوْنَ غَدًا قَالُوْا لَا قَالَ فَاَفْطِرُوْا۔
۹۳۱- حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ
قَالَ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ
عَنْ عَامِرِ بْنِ لُدَيْنٍ الْاَشْعَرِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ
عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ عَلَى الْخَبِيْرِ وَقَعْتَ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
اِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عِيْدُكُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا يَوْمَ عِيْدِكُمْ
يَوْمَ صِيَامِكُمْ اِلَّا اَنْ تَصُوْمُوْا قَبْلَهٗ اَوْ بَعْدَهٗ۔
فَكَمَا كُرِهَ اَنْ يُقْصَدَ اِلٰى يَوْمِ الْجُمُعَةِ
بِعَيْنِهٖ بِصِيَامٍ اِلَّا اَنْ يُخْلَطَ بِيَوْمٍ قَبْلَهٗ اَوْ بِيَوْمٍ
بَعْدَهٗ فَيَكُوْنَ قَدْ دَخَلَ فِيْ صِيَامٍ حَتّٰى صَارَ مِنْهُ
وَكَذٰلِكَ عِنْدَنَا سَائِرُ الْاَيَّامِ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُقْصَدَ
اِلٰى صَوْمِ يَوْمٍ مِنْهَا بِعَيْنِهٖ كَمَا لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُقْصَدَ
اِلٰى صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَوْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بِعَيْنِهِمَا
وَلٰكِنْ يُقْصَدُ اِلَى الصِّيَامِ فِيْ اَيِّ الْاَيَّامِ كَانَ وَ
اِنَّمَا اُرِيْدَ بِمَا ذَكَرْنَا مِنَ الْكَرَاهَةِ الَّتِيْ وَصَفْنَا
التَّفْرِقَةُ بَيْنَ شَهْرِ رَمَضَانَ وَبَيْنَ سَائِرِ مَا يَصُوْمُ
النَّاسُ غَيْرَهٗ لِاَنَّ شَهْرَ رَمَضَانَ مَقْصُوْدٌ بِصَوْمِهٖ
اِلٰى شَهْرٍ بِعَيْنِهٖ لِاَنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى
عِبَادِهٖ صَوْمُهُمْ اِيَّاهُ بِعَيْنِهٖ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ مِنْهُمْ

کہ مسلسل دنوں میں آجائے چھوڑ سکتے ہیں ہم سے حضرت عامر ابن لدین نے بیان کیا انھوں نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم ...

حضرت حذیفہ بارقی نے بیان کیا کہ حضرت جنادہ بن ابی امیہ ازدی نے ان سے بیان کیا کہ وہ جمعہ کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ان کو کھانا لاکر فرمایا کھاؤ انھوں نے عرض کیا ہم روزہ دار ہیں آپ نے فرمایا تم نے کل روزہ رکھا تھا؟ انھوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا کل کا روزہ رکھو گے؟ انھوں نے عرض کیا نہیں، سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "روزہ توڑ دو"

حضرت عامر بن لدین اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جمعہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا تم نے خبر رکھنے والے سے رابطہ کیا میں نے رسول اللہ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جمعۃ المبارک عید کا دن ہے پس تم عید کے دن کو روزے کا دن نہ بناؤ مگر یہ کہ اس سے پہلے یا بعد (والے دن) کا روزہ بھی رکھو۔

تو جس طرح رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو ناپسند فرمایا کہ کوئی شخص جمعہ کے دن روزے رکھنے کا قصد کرے مگر یہ کہ اس سے پہلے یا بعد کا روزہ بھی رکھے کہ یوں وہ مسلسل روزوں میں آجائے گا۔ ہمارے نزدیک تمام دنوں کا یہی حکم ہے کہ کسی معین دن کا قصد کرنا مناسب نہیں جیسے یوم عاشورہ یا جمعہ کے دن کا قصداً روزہ رکھنا مناسب نہیں بلکہ جس دن چاہے روزہ رکھنے کا ارادہ کرے اور جس کراہت کا ہم نے ذکر کیا ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ رمضان المبارک اور دوسرے دنوں میں فرق کیا جائے کیونکہ رمضان المبارک کے مہینے میں روزہ رکھنا معین طور پر مقصود ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کی تعیین کے ساتھ اس کے روزے فرض کیے ہیں البتہ بیماری یا سفر کے عذر کی وجہ سے چھوڑ سکتا ہے۔ لیکن دوسرے مہینوں کا یہ مسئلہ نہیں، یوم عاشورہ کے روزے کے بارے میں سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے جو ارشادات

۲ یعنی جمعہ کے دن خاص طور پر روزہ رکھنا مکروہ ہے جب تک اس سے پہلے یا بعد والے دن کا روزہ بھی نہ رکھے

بِمَرَضٍ أَوْ سَفَرٍ وَغَيْرِهِ مِنَ الشُّهُوْرِ لَيْسَ كَذٰلِكَ فَهٰذَا أَوْجُهُ مَا رُوِيَ فِيْ صَوْمِ عَاشُوْرَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَيَّنَّاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَشَرَحْنَاهُ۔

بَابُ[١٣٨] صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ

٩٣٢۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ هُوَ إِبْرَاهِيْمُ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ أُخْتِهِ الصَّمَّاءِ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمَنَّ يَوْمَ السَّبْتِ فِيْ غَيْرِ مَا افْتُرِضَ عَلَيْكُنَّ وَلَوْ لَمْ تَجِدْ إِحْدَاكُنَّ إِلَّا لِحَاءَ شَجَرَةٍ أَوْ عُوْدَ عِنَبٍ فَلْتَمْضُغْهُ۔

بيان المسئلة

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَكَرِهُوْا صَوْمَ يَوْمِ السَّبْتِ تَطَوُّعًا وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَلَمْ يَرَوْا بِصَوْمِهِ بَأْسًا وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ جَاءَ الْحَدِيْثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يُصَامَ قَبْلَهُ يَوْمٌ أَوْ بَعْدَهُ يَوْمٌ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِأَسَانِيْدِهِ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا فَالْيَوْمُ الَّذِيْ بَعْدَهُ هُوَ يَوْمُ السَّبْتِ فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ فِيْ هٰذَا إِبَاحَةُ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ تَطَوُّعًا وَهِيَ أَشْهَرُ وَأَظْهَرُ فِيْ أَيْدِي الْعُلَمَاءِ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الشَّاذِّ الَّذِيْ قَدْ خَالَفَهَا وَقَدْ أَذِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَحَضَّ عَلَيْهِ وَلَمْ يَقُلْ إِنْ كَانَ يَوْمُ

مروی ہیں ان کا وہی مطلب ہے جو ہم نے اس باب میں بیان کیا۔

سنیچر کا روزہ

حضرت عبداللہ بن بسر اپنی ہمشیرہ حضرت صماء رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا ہفتہ کے دن روزہ نہ رکھو جب تک کہ وہ تم پر فرض نہ ہو جائے اگر تم درخت کا چھلکا یا انگور کی لکڑی ہی پاؤ تو اسے ہی چبا لو۔

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی حدیث کی طرف گئی ہے وہ ہفتہ کے دن روزہ رکھنے کو مکروہ جانتے ہیں۔ لیکن دوسرے حضرات ان کی مخالفت کرتے ہوئے اس دن کے روزے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ پہلے گروہ کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث میں ہے آپ نے صرف جمعہ کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا مگر یہ کہ اس سے پہلے یا بعد والے دن کا روزہ بھی رکھے۔ ہم نے یہ روایات ان کی اسناد کے ساتھ گزشتہ باب میں ذکر کی ہیں تو اس (جمعہ) کے بعد والا دن ہفتے کا دن ہوتا ہے۔ تو ان روایات میں ہفتے کے دن روزہ رکھنے کا جواز ہے اور یہ حدیث علماء کے ہاں اس شاذ حدیث سے زیادہ مشہور ہے جو اس کے خلاف ہے اور پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ رکھنے کی اجازت دی اور اس کی ترغیب فرمائی لیکن آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ ہفتہ کا دن ہو تو یہ روزہ نہ رکھو

السَّبْتِ فَلَا تَصُومُوهُ فَفِي ذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلَى دُخُولِ كُلِّ الْاَيَّامِ فِيهِ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ صِيَامُ دَاوٗدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَسَنَذْكُرُ ذٰلِكَ بِاِسْنَادِهٖ فِي مَوْضِعِهٖ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَفِي ذٰلِكَ اَيْضًا التَّسْوِيَةُ بَيْنَ يَوْمِ السَّبْتِ وَبَيْنَ سَائِرِ الْاَيَّامِ وَقَدْ اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا بِصِيَامِ اَيَّامِ الْبِيضِ۔

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں تمام دن داخل ہیں نیز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین روزہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے ہم اس بات کو اسناد کے ساتھ اپنے مقام پر ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اس میں بھی ہفتے کا دن اور دوسرے دن برابر ہیں (علاوہ ازیں) رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایام بیض (چاند کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ) کا روزہ رکھنے کا (استحبابی) حکم فرمایا۔

۹۳۳۔ وَرُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَحَكِيمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ الْحَوْتَكِيَّةِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ اَمَرَهٗ بِصِيَامِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی سے فرمایا جس کو آپ نے تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کا روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

۹۳۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا اَنَسُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ قَتَادَةَ بْنِ مِلْحَانَ الْقَيْسِيِّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا اَنْ نَصُومَ لَيَالِيَ الْبِيضِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ وَقَالَ هِيَ كَهَيْئَةِ الدَّهْرِ۔

حضرت عبدالملک بن قتادہ بن ملحان قیسی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کا روزہ رکھنے کا حکم دیتے اور فرماتے یہ زمانہ بھر کے روزوں کی طرح ہے۔

وَقَدْ يَدْخُلُ السَّبْتُ فِي هٰذِهٖ كَمَا يَدْخُلُ فِيهَا غَيْرُهٗ مِنْ سَائِرِ الْاَيَّامِ فَفِيهَا اَيْضًا اِبَاحَةُ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ تَطَوُّعًا وَلَقَدْ اَنْكَرَ الزُّهْرِيُّ حَدِيثَ الصَّمَّاءِ فِي كَرَاهَةِ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ وَلَمْ يَعُدَّهٗ مِنْ حَدِيثِ اَهْلِ الْعِلْمِ بَعْدَ مَعْرِفَتِهٖ بِهٖ۔

تو اس میں دوسرے دنوں کی طرح ہفتے کا دن بھی داخل ہے پس اس میں بھی ہفتے کے دن روزہ رکھنے کا جواز ہے۔ حضرت زہری نے ہفتے کے دن روزہ رکھنے کی کراہت سے متعلق حضرت صماء رضی اللہ عنہا کی روایت کو منکر قرار دیا اور اس کی معرفت کے بعد اسے اہل علم کی روایت سے شمار نہیں کیا۔

۹۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ هِشَامٍ

حضرت لیث فرماتے ہیں حضرت امام زہری رضی اللہ

زُرْعَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ سُئِلَ الزُّهْرِيُّ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ فَقِيلَ لَهُ فَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَرَاهَتِهِ فَقَالَ ذَاكَ حَدِيثٌ حِمْصِيٌّ فَلَمْ يَعُدَّهُ الزُّهْرِيُّ حَدِيثًا يُقَالُ بِهِ وَضَعَّفَهُ

وَقَدْ يَجُوزُ عِنْدَنَا وَاللهُ أَعْلَمُ إِنْ كَانَ ثَابِتًا أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا نُهِيَ عَنْ صَوْمِهِ لِئَلَّا يُعَظَّمَ بِذٰلِكَ فَيُمْسَكَ عَنِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَالْجِمَاعِ فِيهِ كَمَا تَفْعَلُ الْيَهُودُ **فَأَمَّا** مَنْ صَامَهُ لَا لِإِرَادَتِهِ تَعْظِيمَهُ وَلَا لِمَا تُرِيدُ الْيَهُودُ بِتَرْكِهَا السَّعْيَ فِيهِ فَإِنَّ ذٰلِكَ غَيْرُ مَكْرُوهٍ

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ خُصَّ فِي صِيَامِ أَيَّامٍ بِعَيْنِهَا مَقْصُودَةٍ بِالصَّوْمِ وَهِيَ أَيَّامُ الْبِيضِ فَهٰذَا دَلِيلٌ عَلَى أَنْ لَا بَأْسَ بِالْقَصْدِ بِالصَّوْمِ إِلَى يَوْمٍ بِعَيْنِهِ **قِيلَ** لَهُ إِنَّهُ قَدْ قِيلَ إِنَّ أَيَّامَ الْبِيضِ إِنَّمَا أُمِرَ بِصَوْمِهَا لِأَنَّ الْكُسُوفَ يَكُونُ فِيهَا وَلَا يَكُونُ فِي غَيْرِهَا وَقَدْ أُمِرْنَا بِالتَّقَرُّبِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ بِالصَّلٰوةِ وَالْعَتَاقِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ أَعْمَالِ الْبِرِّ عِنْدَ الْكُسُوفِ فَأُمِرَ بِصِيَامِ هٰذِهِ الْأَيَّامِ لِيَكُونَ ذٰلِكَ بِرًّا مَفْعُولًا بِعَقِبِ الْكُسُوفِ فَذٰلِكَ صِيَامٌ غَيْرُ مَقْصُودٍ بِهِ إِلَى يَوْمٍ بِعَيْنِهِ فِي نَفْسِهِ وَلٰكِنَّهُ صِيَامٌ مَقْصُودٌ بِهِ فِي وَقْتٍ شُكْرًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِعَارِضٍ كَانَ فِيهِ فَلَا بَأْسَ بِذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ أَيْضًا يَوْمُ الْجُمُعَةِ إِذَا صَامَهُ رَجُلٌ شُكْرًا لِعَارِضٍ مِنْ كُسُوفِ شَمْسٍ أَوْ قَمَرٍ أَوْ شُكْرًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا بَأْسَ بِذٰلِكَ وَإِنْ لَمْ يَصُمْ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ يَوْمًا۔

عنہ سے ہفتے کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ عرض کیا گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی کراہت مروی ہے انھوں نے فرمایا یہ حمصی حدیث ہے تو حضرت زہری نے اسے ایسی حدیث شمار نہ کیا جس کو بیان کیا جائے اور انھوں نے اس کو ضعیف قرار دیا۔

ہمارے نزدیک یہ بات بھی ممکن ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اگر یہ حدیث ثابت ہو تو اس دن روزہ رکھنے کی ممانعت اس لیے ہوگی کہ اس دن کی تعظیم کرتے ہوئے اس میں کھانے پینے اور جماع سے نہ رک جائے جیسے یہودی کرتے ہیں اگر کوئی شخص اس دن روزہ رکھے لیکن اس کی تعظیم مقصود نہ ہو اور نہ یہودیوں کی طرح اس میں کام کاج ترک مقصود ہو تو یہ مکروہ نہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ قصداً معین دنوں کا روزہ رکھنے کی اجازت دی گئی ہے اور یہ ایام بیض ہیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ کسی معین دن کا قصداً روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ ایک قول کے مطابق ایام بیض کا روزہ رکھنے کا حکم اس بنیاد پر ہے کہ ان دنوں میں سورج گرہن ہوتا ہے دوسرے دنوں میں نہیں ہوتا اور ہمیں سورج گرہن کے وقت نماز پڑھنے، غلام آزاد کرنے اور اس کے علاوہ نیک اعمال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو ان دنوں میں روزے رکھنے کا حکم دیا گیا تاکہ کسوف کے بعد نیک عمل کیا جائے تو یہ روزہ معین دن میں مقصود نہیں بلکہ ایسے وقت میں مقصود ہے جب ان اوقات میں کسی سبب سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہو لہٰذا اس میں کوئی حرج نہیں اسی طرح اگر کوئی شخص جمعہ کے دن چاند گرہن، سورج گرہن وغیرہ کی وجہ سے یا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے روزہ رکھے تو کوئی حرج نہیں اگرچہ اس سے پہلے یا بعد والے دن روزہ نہ رکھے۔

بَابُ الصَّوْمِ بَعْدَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى رَمَضَانَ

شعبان کے آخری نصف کے روزے

٩٣٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقَاصُّ قَالَ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَوْمَ بَعْدَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ حَتّٰى رَمَضَانَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نصف شعبان کے بعد رمضان المبارک تک روزہ نہ رکھو۔

بيان المسئلة

بیان مسئلہ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى كَرَاهَةِ الصَّوْمِ بَعْدَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى رَمَضَانَ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا بَأْسَ بِصَوْمِ شَعْبَانَ كُلِّهِ وَهُوَ حَسَنٌ غَيْرُ مَنْهِيٍّ عَنْهُ۔

٩٣٧ - وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت کے نزدیک نصف شعبان کے بعد رمضان المبارک تک روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ پورے ماہ شعبان کے روزے رکھنے میں کوئی حرج نہیں یہ اچھا اور غیر ممنوع ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شعبان المعظم کو رمضان المبارک کے ساتھ ملاتے تھے۔

---

٩٣٨ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان اور رمضان المبارک کے علاوہ دو مہینے مسلسل روزہ رکھتے نہیں دیکھا۔

---

٩٣٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْغُصْنِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتے میں دو دنوں کے روزے رکھتے تھے انہیں نہیں چھوڑتے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!

قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ يَوْمَيْنِ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ لَا يَدَعُهُمَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ لَا تَدَعُ صَوْمَ يَوْمَيْنِ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ قَالَ أَيُّ يَوْمَيْنِ قُلْتُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ قَالَ ذَانِكَ يَوْمَانِ تُعْرَضُ فِيهِمَا الْأَعْمَالُ عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا ثَابِتٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَزَادَ قَالَ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ شَهْرٍ مَا يَصُومُ مِنْ شَعْبَانَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَاكَ تَصُومُ مِنْ شَعْبَانَ مَا لَا تَصُومُ مِنْ غَيْرِهِ مِنَ الشُّهُورِ قَالَ هُوَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ وَهُوَ شَهْرٌ تُرْفَعُ فِيهِ الْأَعْمَالُ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ فَأُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ۔

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا نَافِعٌ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُسَامَةَ أَنَّ ابْنَ الْهَادِ حَدَّثَهُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ فِي شَهْرٍ مَا كَانَ يَصُومُ فِي شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُهُ كُلَّهُ إِلَّا قَلِيلًا بَلْ كَانَ يَصُومُهُ كُلَّهُ۔

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَصُومُ مِنَ السَّنَةِ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ فِي شَعْبَانَ فَإِنَّهُ كَانَ يَصُومُهُ كُلَّهُ۔

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا بِشْرٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ

میں دیکھتا ہوں آپ ہر ہفتے میں دو دنوں کے روزے نہیں چھوڑتے چاہیے وہ کوئی بھی دن ہوں؟ فرمایا کون سے دو دن؟ میں نے عرض کیا سوموار اور جمعرات۔ آپ نے فرمایا یہ وہ دن ہیں جن میں اعمال تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ میں پیش کیے جاتے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش کیے جائیں تو میں روزے سے ہوں۔

حضرت عبد الرحمن بن مہدی فرماتے ہیں ہم سے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور اضافہ کیا کہ وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی مہینے میں اس قدر روزے رکھتے نہیں دیکھا جس قدر روزے آپ شعبان المعظم میں رکھتے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کو شعبان المعظم میں جس قدر روزے رکھتے دیکھتا ہوں اس قدر دوسرے مہینوں میں نہیں رکھتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ایسا مہینہ ہے جس سے لوگ غافل ہیں یہ رجب المرجب اور رمضان المبارک کے درمیان ہے یہ وہ مہینہ ہے جس میں اعمال بارگاہ خداوندی میں اٹھائے جاتے ہیں پس میں چاہتا ہوں کہ میرے اعمال اٹھائے جائیں تو میں روزے سے ہوں۔

حضرت عبد الرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس قدر شعبان کے مہینے میں روزے رکھتے تھے اس قدر دوسرے مہینوں میں نہیں رکھتے تھے چند دنوں کے علاوہ پورا مہینہ روزے رکھتے بلکہ (یوں کہیے کہ) پورا مہینہ روزے رکھتے۔

حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سال میں شعبان المعظم سے زیادہ کسی مہینے کے روزے نہیں رکھتے تھے۔ اس تمام مہینے (یعنی اکثر دنوں) کے روزے رکھتے۔

حضرت یحیی فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابو سلمہ نے بیان

قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي قَالَ ثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ وَكَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ أَوْ عَامَّةَ شَعْبَانَ۔

۹۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ الرِّشْكُ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ قَالَتْ سُئِلَتْ عَائِشَةُ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقِيلَ لَهَا مِنْ أَيِّهِ قَالَتْ مَا كَانَ يُبَالِي مِنْ أَيِّ الشَّهْرِ صَامَهَا۔

قَالُوا فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ دَلِيلٌ عَلٰى أَنْ لَا بَأْسَ بِصَوْمِ شَعْبَانَ كُلِّهِ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْأَوَّلِينَ عَلَيْهِمْ أَنَّ الَّذِي رُوِيَ فِي هٰذِهِ الْأَخْبَارِ إِنَّمَا هُوَ إِخْبَارٌ عَنْ فِعْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَبْلَ ذٰلِكَ مِمَّا فِيهِ النَّهْيُ إِخْبَارٌ عَنْ قَوْلِهِ فَكَانَ يَنْبَغِي أَنْ يُصَحَّحَ الْحَدِيثَانِ جَمِيعًا فَيُجْعَلُ مَا فَعَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مُبَاحًا لَهُ وَمَا نَهٰى عَنْهُ كَانَ مَحْظُورًا عَلٰى غَيْرِهِ فَيَكُونُ حُكْمُ غَيْرِهِ فِي ذٰلِكَ خِلَافَ حُكْمِهِ حَتّٰى يَصِحَّ الْحَدِيثَانِ جَمِيعًا وَلَا يَتَضَادَّانِ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّ فِي حَدِيثِ أُسَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي شَعْبَانَ هُوَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْ صَوْمِهِ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ صَوْمَهُمْ إِيَّاهُ أَفْضَلُ

کیا وہ فرماتے ہیں مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا آپ (بعض اوقات) روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب نہیں چھوڑیں گے اور (بعض اوقات) روزہ رکھنا چھوڑ دیتے حتی کہ ہم کہتے اب نہیں رکھیں گے، آپ شعبان المعظم یا اس کا کچھ حصہ روزے رکھتے۔

حضرت معاذہ عدویہ فرماتی ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہر مہینے تین دن کے روزے رکھتے تھے؟ انھوں نے فرمایا ہاں انھوں نے پوچھا کن دنوں؟ فرمایا اس بات کی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ مہینے کے کن دنوں میں روزہ رکھیں۔

وہ فرماتے ہیں ان روایات میں اس بات پر دلیل ہے کہ تمام شعبان کے روزے رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ پہلے گروہ کی ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ ان روایات میں جو کچھ روایت کیا گیا ہے وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے عمل کے بارے میں خبر ہے اور اس سے پہلے جس ممانعت کا ذکر ہے وہ آپ کا ارشاد گرامی ہے تو دونوں حدیثوں کی تصحیح ہونی چاہیے پس سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے عمل کو صرف آپ کے لیے جائز قرار دیا جائے اور جس سے آپ نے منع فرمایا وہ دوسروں کے لیے ممنوع ہے لہٰذا اس سلسلے میں دوسروں کا حکم آپ کے حکم کے خلاف ہوگا تاکہ دونوں حدیثیں صحیح قرار پائیں اور ان میں تضاد نہ ہو۔

تو اس سلسلے میں ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ مہینہ ہے جس میں روزہ رکھنے سے لوگ غافل ہیں تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان کا روزہ رکھنا نہ رکھنے سے افضل ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے

من الإنظار وقد روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أيضا ما يدل على ما ذكرنا۔

٩٤٦ - حدثنا ابن أبي داود قال ثنا موسى بن إسماعيل قال ثنا صدقة بن موسى عن ثابت عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال أفضل الصيام بعد رمضان شعبان۔

٩٤٧ - حدثنا أحمد بن داود قال ثنا عبد الرحمن بن صالح الأزدي قال ثنا يزيد بن هارون عن صدقة بن موسى عن ثابت عن أنس قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم أي الصوم أفضل يعني بعد رمضان قال صوم شعبان تعظيما لرمضان۔

٩٤٨ - حدثنا أحمد بن داود قال ثنا عبيد الله بن محمد التيمي قال أنا حماد عن ثابت عن مطرف أبي عبد الله بن الشخير عن عمران بن حصين أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لرجل هل صمت من سرر شعبان قال لا قال فإذا أفطرت رمضان فصم يومين۔

٩٤٩ - حدثنا أحمد بن داود قال ثنا عبيد الله قال أنا حماد عن الجريري عن أبي العلاء عن مطرف بن عبد الله هو ابن الشخير عن عمران عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله غير أنه قال صم يوما۔

قال أبو جعفر وهذا في آخر شعبان ففي هذه الآثار من أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم أمته ما قد وافق فعله۔

٩٥٠ - وقد روي عنه في ذلك أيضا ما حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو داود قال ثنا هشام بن أبي عبد الله عن يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقدموا رمضان بصوم يوم ولا يومين إلا أن يكون رجلا

ایسی روایات بھی مروی ہیں جو ہماری اس مذکورہ بات پر دلالت کرتی ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان المبارک کے بعد افضل روزے شعبان کے روزے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا روزہ افضل ہے یعنی رمضان المبارک کے بعد آپ نے فرمایا رمضان المبارک کی تعظیم کے لیے شعبان المعظم کے روزے (افضل ہیں)۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے پوچھا کیا تم نے شعبان کے آخر میں روزہ رکھا ہے انہوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا جب رمضان المبارک کے روزے ختم ہوں تو دو روزے رکھنا۔

حضرت ابو العلاء، مطرف بن عبد اللہ (ابن شخیر) سے وہ حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ (اس میں ہے) آپ نے فرمایا ایک دن کا روزہ رکھو۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سے شعبان کا آخر مراد ہے اور ان روایات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کو حکم مذکور ہے جو آپ کے فعل کے موافق ہے۔

اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مزید مروی ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان المبارک سے ایک دو دن پہلے روزہ نہ رکھو البتہ کوئی شخص (پہلے سے) روزہ رکھ رہا ہو تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے۔

كَانَ يَصُوْمُ صِيَامًا فَلْيَصُمْهُ ـ

٩٥١ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حضرت مسلم بن ابراہیم فرماتے ہیں ہم سے ہشام نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

٩٥٢ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ ـ

حضرت محمد بن عمرو، حضرت ابوسلمہ سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

٩٥٣ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ـ

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٩٥٤ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ وَهِشَامُ بْنُ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ـ

حضرت حسین معلم اور ہشام بن ابوعبداللہ نے حضرت یحییٰ سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

٩٥٥ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوُحَاظِيُّ يَعْنِيْ يَحْيَى بْنَ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ـ

حضرت محمد بن عمرو، حضرت ابوسلمہ سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

٩٥٦ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ـ

حضرت عبدالوہاب فرماتے ہیں حضرت محمد بن عمرو نے ہمیں بتایا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَلَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ ذٰلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُوْمُهُ أَحَدُكُمْ فَلْيَصُمْهُ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى دَفْعِ مَا قَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى وَعَلٰى أَنَّ مَا بَعْدَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلٰى رَمَضَانَ حُكْمُ صَوْمِهِ حُكْمُ صَوْمِ سَائِرِ الدَّهْرِ الْمُبَاحِ صَوْمُهُ فَلَمَّا ثَبَتَ هٰذَا الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرْنَا دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ النَّهْيَ الَّذِيْ كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ لَمْ يَكُنْ إِلَّا عَلٰى

تو جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مگر یہ کہ یہ اس روزے کے موافق ہو جائے جو تم میں کوئی رکھتا ہے تو روزہ رکھ سکتا ہے۔ پہلے گروہ کے قول کے خلاف ہے نیز نصف شعبان کے بعد رمضان تک روزہ رکھنے کا حکم باقی تمام دنوں میں روزے کی طرح ہے

تو جب یہ معنیٰ جس کا ہم نے ذکر کیا ثابت ہو گیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جس نہی کا ذکر ہے اور اسے ہم نے باب کے شروع میں ذکر کیا ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

الإشفاق منه على صوام رمضان لا لمعنى غير ذلك وكذلك نأمر من كان الصوم بقرب رمضان يدخله به ضعف يمنعه من صوم رمضان أن لا يصوم حتى يصوم رمضان لأن صوم رمضان أولى به من صوم ما ليس عليه صومه فهذا هو المعنى الذي ينبغي أن يحمل عليه معنى ذلك الحديث حتى لا يضاد غيره من هذه الأحاديث وقد روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما أمر به عبد الله بن عمرو ما يدل على ذلك أيضا۔

رمضان المبارک کا روزہ رکھنے والوں پر کمزوری کا اندیشہ محسوس کیا۔ کسی اور وجہ سے نہیں۔ اسی طرح ہم بھی اس شخص کو جو رمضان المبارک کے قریب روزہ رکھنے کی وجہ سے کمزور ہو جاتا ہے، حکم دیتے ہیں کہ وہ رمضان المبارک تک روزہ نہ رکھے کیونکہ رمضان المبارک کا روزہ اس روزے سے افضل ہے جو اس پر فرض نہیں۔ تو اس حدیث کو اس معنی پر محمول کیا جائے تاکہ یہ دوسری احادیث سے متضاد نہ ہو۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس پر دلالت پائی جاتی ہے۔

۹۵۷۔ حدثنا يونس قال ثنا سفيان عن عمرو بن دينار عن عمرو بن أوس رجل من ثقيف عن عبد الله بن عمرو قال قال النبي صلى الله عليه وسلم أحب الصيام إلى الله عز وجل صيام داود كان يصوم يوما ويفطر يوما۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ پسندیدہ ہیں آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن چھوڑ دیتے۔

۹۵۸۔ حدثنا بكر بن إدريس قال ثنا آدم ح وحدثنا ابن مرزوق قال ثنا روح قالا ثنا شعبة عن زياد بن أبي الفياض قال سمعت أبا عياض قال سمعت عبد الله بن عمرو يحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت ابو عیاض فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سنا وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۵۹۔ حدثنا أبو بكرة وعلي بن شيبة قالا ثنا روح بن عبادة قال ثنا ابن جريج قال أخبرني عمرو بن دينار أن عمرو بن أوس أخبره عن عبد الله بن عمرو أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أحب الصيام إلى الله عز وجل صيام داود كان يصوم نصف الدهر۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ روزے حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں۔ انھوں نے نصف عمر روزہ رکھا۔

۹۶۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ يَعْنِيْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ شُعَيْبِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ فَسَاَلَهٗ عَنِ الصِّيَامِ فَقَالَ لَهٗ صُمْ يَوْمًا وَّلَكَ عَشَرَةُ اَيَّامٍ قَالَ زِدْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّ بِيْ قُوَّةً قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ تِسْعَةُ اَيَّامٍ قَالَ زِدْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّ بِيْ قُوَّةً قَالَ صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَكَ ثَمَانِيَةُ اَيَّامٍ۔

۹۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ حَسْبِكَ اَنْ تَصُوْمَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشَرَةُ اَمْثَالِهَا فَذٰلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ فَشَدَّدْتُ عَلٰى نَفْسِيْ فَشُدِّدَ عَلَيَّ فَقُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ غَيْرَ ذٰلِكَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ صُمْ صَوْمَ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوٗدَ قُلْتُ وَمَا صَوْمُ دَاوٗدَ نَبِيِّ اللّٰهِ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ۔

۹۶۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا بِشْرٌ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۹۶۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حَفْصَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَقُوْلُ لَاَصُوْمَنَّ الدَّهْرَ فَقَالَ صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ فَاِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قُلْتُ فَاِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور روزوں کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا ایک دن کا روزہ رکھو تمہیں دس دن کا ثواب ملے گا۔ انھوں نے عرض کیا یارسول اللہ! اضافہ کیجئے مجھے اس کی طاقت حاصل ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو دنوں کے روزے رکھو اور تمہارے لیے نو دنوں کا ثواب ہوگا انھوں نے عرض کیا یارسول اللہ! زیادہ کیجئے مجھے اس کی طاقت ہے آپ نے فرمایا تین دن کرلو اور تمہارے لیے آٹھ دنوں کا ثواب ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تمھیں ہر مہینے سے تین روزے کافی ہیں ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ہے تو یہ عمر بھر کے روزے ہیں (حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں) میں نے اپنے آپ پر سختی کی تو مجھ پر بھی سختی کی گئی میں نے عرض کیا کہ میں اس کے علاوہ (یعنی) اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کی طرح روزے رکھو میں نے عرض کیا حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا آدھی زندگی۔

حضرت بشر، حضرت اوزاعی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت یحییٰ نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اسی کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ میں نے کہا ہے میں عمر بھر روزہ رکھوں گا تو آپ نے فرمایا ہر مہینے تین روزے رکھو۔ میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھو اور دو دن چھوڑ دو میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن نہ رکھو۔ یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے اور سب سے اچھا روزہ ہے۔

ذلك قال فصم يوما وافطر يوما فذلك صوم داود وهو اعدل الصيام ـ

٩٦٤ ـ حدثنا نصر بن مرزوق وابن ابي داود قالا ثنا عبد الله بن صالح قال حدثني الليث قال حدثني عقيل عن ابن شهاب ان سعيدا اخبره وابا سلمة ان عبد الله بن عمرو قال اخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر مثله ـ

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے ان کو اور ابو سلمہ کو بتایا کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بتایا۔ پھر انہوں نے اس کا مثل ذکر کیا۔

٩٦٥ ـ حدثنا محمد بن خزيمة وفهد قالا ثنا عبد الله بن صالح قال حدثني الليث قال حدثني ابن الهاد عن محمد بن ابراهيم عن ابي سلمة عن عبد الله بن عمرو عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله ـ

حضرت ابو سلمہ، حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کا مثل روایت کرتے ہیں۔

٩٦٦ ـ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب وروح قالا ثنا شعبة عن سعيد بن ابراهيم عن طلحة بن هلال او هلال بن طلحة قال سمعت عبد الله بن عمرو يقول قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عبد الله صم ثلاثة ايام من كل شهر من جاء بالحسنة فله عشر امثالها قلت اني اطيق اكثر من ذلك قال صم داود كان يصوم يوما ويفطر يوما ـ

حضرت طلحہ بن ہلال یا ہلال بن طلحہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے عبد اللہ! ہر مہینے تین روزے رکھو (کیونکہ) جو شخص ایک نیکی کرتا ہے اس کے لیے اس کی دس مثل ہے۔ میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا داؤد علیہ السلام کی طرح روزہ رکھو وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن چھوڑ دیتے تھے۔

٩٦٧ ـ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا معلى بن اسد قال ثنا عبد العزيز بن المختار قال ثنا خالد الحذاء قال حدثني ابو قلابة قال حدثني ابو المليح قال دخلت مع ابيك زيد بن عمرو على عبد الله بن عمرو بن العاص فحدثنا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر له صومه قال فدخل علي فالقيت له وسادة من ادم حشوها ليف فجلس على

حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابو الملیح نے بیان کیا انہوں نے فرمایا کہ میں تمہارے والد حضرت زید بن عمرو کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم کے پاس گیا تو انہوں نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کے روزے کا ذکر کیا گیا فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے میں نے آپ کے لیے چمڑے کا تکیہ رکھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ آپ زمین پر تشریف فرما ہوئے اور

الأَرْضِ وَقَالَ لِي إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةُ أَيَّامٍ قُلْتُ يَارَسُولَ اللهِ قَالَ فَخَمْسَةُ أَيَّامٍ قُلْتُ يَارَسُولَ اللهِ قَالَ فَسَبْعَةُ أَيَّامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَتِسْعَةُ أَيَّامٍ قُلْتُ يَارَسُولَ اللهِ قَالَ فَأَحَدَ عَشَرَ يَوْمًا قُلْتُ يَارَسُولَ اللهِ قَالَ أَظُنُّهُ قَالَ ثَلٰثَةَ عَشَرَ يَوْمًا قُلْتُ يَارَسُولَ اللهِ قَالَ لَاصِيَامَ فَوْقَ صِيَامِ دَاوُدَ شَطْرَ الدَّهْرِ صِيَامَ يَوْمٍ وَإِفْطَارَ يَوْمٍ۔

۹۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَصُومُ قُلْتُ أَصُومُ فَلَا أُفْطِرُ قَالَ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ قُلْتُ إِنِّي أَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاقِصُنِي وَأُنَاقِصُهُ حَتّٰى قَالَ فَصُمْ أَحَبَّ الصِّيَامِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ صَوْمَ دَاوُدَ صَوْمَ يَوْمٍ وَإِفْطَارَ يَوْمٍ۔

۹۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أُنَبَّأْ أَنَّكَ تَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَقْوٰى قَالَ إِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ نَفِهَتْ لَهُ النَّفْسُ وَهَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَقْوٰى قَالَ فَصُمْ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَقْوٰى قَالَ فَصُمْ صَوْمَ أَخِي دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقٰى۔

۹۷۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا

مجھے فرمایا تمہیں ہر مہینے سے تین دن کافی ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! (میں زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں) آپ نے فرمایا پانچ دن، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! (اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں) آپ نے فرمایا سات دن، میں نے عرض کیا یارسول (اضافہ کیجئے) فرمایا نو دن، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اور زیادہ کیجئے) آپ نے فرمایا گیارہ دن میں نے عرض کیا یارسول اللہ (اس سے زیادہ) راوی فرماتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے فرمایا تیرہ دن، میں نے عرض کیا یارسول اللہ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا روزہ کیسے رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا میں روزہ رکھتا ہوں اور رکھی نہیں چھوڑتا آپ نے فرمایا ہر مہینے تین روزے رکھو میں نے عرض کیا مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے اسی طرح ہم ایک دوسرے کی کرتے رہے (یعنی آپ روزوں میں اور میں اضافے میں کمی کرتا رہا) یہاں تک کہ آپ نے فرمایا پھر وہ روزے رکھو جو اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہیں وہ حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں ایک دن روزہ رکھنا اور دوسرے دن چھوڑ دینا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کیا مجھے بتایا نہیں گیا کہ تم ہمیشہ روزہ رکھتے ہو اور رات کو قیام کرتے ہو فرماتے ہیں میں نے عرض کیا (یارسول اللہ!) مجھے اس کی طاقت ہے آپ نے فرمایا جب تم ایسا کرو گے تو نفس کمزور ہوجائے گا اور آنکھیں دھنس جائیں گی انھوں نے عرض کیا مجھے اس کی طاقت ہے آپ نے فرمایا پس تم ہر مہینے سے تین دن کے روزے رکھو انھوں نے عرض کیا مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپ نے فرمایا میرے بھائی داؤد (علیہ السلام) کے روزوں کی طرح رکھو اور وہ ایک دن روزہ رکھتے ایک دن چھوڑتے اور دشمن کے مقابلے سے بھاگتے

حضرت حبیب بن ثابت فرماتے ہیں میں نے ایک مکی شاعر ابوالعباس سے جنھیں حدیث کے سلسلے تہمت نہیں لگائی

العباس رجلًا من أهل مكة وكان شاعرًا فكان لا يتهم في الحديث قال سمعت عبد الله بن عمرو فذكر مثله.

٩٧١ - حدثنا أبو أمية قال ثنا شريح قال ثنا هشيم قال أنا حصين ومغيرة عن مجاهد عن عبد الله بن عمرو أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له صم من كل شهر ثلاثة أيام ثم ذكر مثله.

٩٧٢ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب بن جرير قال ثنا أبي قال سمعت غيلان بن جرير يحدث عن عبد الله بن معبد الزماني عن أبي قتادة قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عمن يصوم يومًا ويفطر يومًا قال ذاك صوم داود قال يا رسول الله فكيف من يصوم يومًا ويفطر يومين قال وددت أني طوقت على ذلك.

فلما أباح رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذه الآثار المتواترة صوم يوم وإفطار يوم من سائر الدهر دل ذلك أن صوم ما بعد النصف من شعبان مما قد دخل في إباحة النبي صلى الله عليه وسلم لعبد الله بن عمرو وهذا قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى.

باب القبلة للصائم

٩٧٣ - حدثنا علي بن معبد قال ثنا أبو أحمد الزبيري قال ثنا إسرائيل عن زيد بن جبير عن أبي يزيد الضبي عن ميمونة بنت سعد قالت سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن القبلة

جاتی تھی (رشتا فرماتے ہیں) میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت مجاہد، حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ہر مہینے تین روزے رکھو پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو ایک دن چھوڑ کر روزہ رکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! اس شخص کا کیا حکم ہے جو ایک دن روزہ رکھے اور دو دن نہ رکھے فرماتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ مجھے اس کی طاقت حاصل ہو۔

تو جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان متواتر روایات میں ہمیشہ کے لیے ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن چھوڑنے کو جائز قرار دیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے لیے جو روزے جائز قرار دیے ہیں شعبان کا آخری نصف بھی ان میں داخل ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

روزہ دار کا بوسہ لینا

حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روزے کی حالت میں بوسہ لینے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔

بِصَائِمٍ فَقَالَ انْظُرْ اَجْمَعًا.

بیان المسئلہ

بیان مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا لَيْسَ لِلرَّجُلِ اَنْ يُّقَبِّلَ فِيْ صَوْمِهٖ وَاِنْ قَبَّلَ فَقَدْ اَفْطَرَ.

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے وہ کہتے ہیں کسی شخص کے لیے روزے کی حالت میں بوسہ لینا جائز نہیں اور اگر اس نے بوسہ لیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

۹۷۴. وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ اُسَامَةَ اَحَدَّثَكُمْ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ فَرَاَيْتُهٗ لَا يَنْظُرُ اِلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَاْنِيْ قَالَ اَلَسْتَ الَّذِيْ تُقَبِّلُ وَاَنْتَ صَائِمٌ فَقُلْتُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنِّيْ لَا اُقَبِّلُ بَعْدَ هٰذَا وَاَنَا صَائِمٌ فَاَقْبَلَ بِهٖ ثُمَّ قَالَ نَعَمْ.

انھوں نے مزید اس طرح استدلال کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کیا دیکھتا ہوں کہ آپ میری طرف نہیں دیکھتے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا کیا قصور ہے؟ آپ نے فرمایا کیا تم نے حالت روزہ میں بوسہ نہیں لیا (فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا میں آئندہ روزے کی حالت میں بوسہ نہیں لوں گا پھر حضور علیہ السلام نے ان کو اپنے قریب کیا پھر فرمایا ہاں۔

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ.

انھوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی استدلال کیا

۹۷۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ هَانِئٍ وَكَانَ يُسَمَّى الْهَزْهَازَ قَالَ سُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ فَقَالَ يَقْضِيْ يَوْمًا اٰخَرَ.

حضرت ہانی جن کو ہزہاز کہا جاتا تھا فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روزہ دار کے بوسہ لینے کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا دوسرے دن قضا کرے

---

۹۷۶ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالٍ عَنِ الْهَزْهَازِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهٗ.

حضرت منصور، حضرت ہلال سے وہ حضرت ہزہاز سے اور وہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهٖ.

انھوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ارشاد گرامی سے بھی استدلال کیا۔

۹۷۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ كَانَ يَنْهٰى عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ.

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ روزہ دار کو بوسہ لینے سے منع فرماتے تھے۔

٩٧٨- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب بن جرير قال ثنا شعبة عن عمران بن مسلم عن زاذان قال قال عمر لأن أعض على جمرة أحب إلي من أن أقبل وأنا صائم۔

حضرت زاذان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے روزے کی حالت میں بوسہ لینے کی نسبت انگارے پر بیٹھنا (یا اسے منہ میں ڈالنا) زیادہ پسند ہے۔

واحتجوا في ذلك أيضا بما روي عن سعيد بن المسيب۔

انھوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی استدلال کیا ہے۔

٩٧٩- حدثنا محمد بن حميد قال ثنا علي بن معبد قال ثنا موسى بن أعين عن عبد الكريم عن سعيد بن المسيب في الرجل يقبل امرأته وهو صائم فقال ينقض صومه۔

حضرت عبد الکریم، حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو روزے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لیتا ہے انھوں نے فرمایا کہ اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

وخالفهم في ذلك آخرون فلم يروا بالقبلة للصائم بأسا إذا لم يخف منها أن تدعوه إلى غيرها مما يمنع منه الصائم

وكان من حجتهم فيما احتج به عليهم أهل المقالة الأولى أنه قد روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في إباحة القبلة للصائم ما هو أظهر من حديث ميمونة بنت سعد وأولى أن يؤخذ به۔

لیکن دوسرے حضرات اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے روزہ دار کے لیے بوسہ لینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے جب کہ اسے اس بات تک پہنچنے کا ڈر نہ ہو جس سے روزہ دار کو منع کیا گیا۔ پہلے گروہ کے خلاف ان کی دلیل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بوسہ لینے کے جواز میں مروی حدیث ہے جو حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا کی روایت سے زیادہ ظاہر ہے اور اسے اختیار کرنا اولیٰ ہے۔

٩٨٠- وهو ما حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا شعيب بن الليث قال ثنا الليث عن بكير بن عبد الله بن الأشج عن عبد الملك بن سعيد الأنصاري عن جابر بن عبد الله عن عمر بن الخطاب أنه قال هششت يوما فقبلت وأنا صائم فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت فعلت اليوم أمرا عظيما قبلت وأنا صائم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أرأيت لو تمضمضت بماء وأنت صائم فقلت لا بأس

حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں ایک وقت میں نے فرط محبت میں بوسہ لے لیا جبکہ میں روزہ دار تھا میں نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آج میں نے ایک بہت بڑا جرم کیا ہے میں نے روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے اگر تم حالت روزہ میں کلی کر لو (فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا اس میں کوئی حرج نہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تمہیں کس بات کا ڈر ہے۔

بِذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلُوهُ.

۹۸۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ أَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

فَهٰذَا الْحَدِيْثُ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ مَعْرُوْفُ الرُّوَاةِ وَلَيْسَ كَحَدِيْثِ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ سَعْدٍ الَّذِيْ رَوَاهُ عَنْهَا أَبُوْ يَزِيْدَ الضَّبِّيُّ وَهُوَ رَجُلٌ لَا يُعْرَفُ فَلَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُعَارِضَ حَدِيْثَ مَنْ ذَكَرْنَا بِحَدِيْثِ مِثْلِهٖ مَعَ أَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ حَدِيْثُهٗ ذٰلِكَ عَلٰى مَعْنٰى خِلَافِ مَعْنٰى حَدِيْثِ عُمَرَ هٰذَا وَيَكُوْنُ جَوَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ فِيْهِ جَوَابًا لِلسُّؤَالِ سُئِلَ فِيْ صَائِمَيْنِ بِأَعْيَانِهِمَا عَلٰى قِلَّةِ ضَبْطِهِمَا لِأَنْفُسِهِمَا فَقَالَ ذٰلِكَ فِيْهِمَا أَيْ إِنَّهٗ إِذَا كَانَتِ الْقُبْلَةُ مِنْهُمَا فَقَدْ كَانَ مَعَهَا غَيْرُهَا مِمَّا قَدْ يَضُرُّهُمَا وَهٰذَا أَوْلٰى مِمَّا حُمِلَ عَلَيْهِ مَعْنَاهُ حَتّٰى لَا يُضَادَّ غَيْرَهٗ وَأَمَّا حَدِيْثُ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ فَلَيْسَ أَيْضًا فِيْ إِسْنَادِهٖ كَحَدِيْثِ بُكَيْرٍ الَّذِيْ قَدْ ذَكَرْنَا لِأَنَّ عُمَرَ بْنَ حَمْزَةَ لَيْسَ مِثْلَ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فِيْ جَلَالَتِهٖ وَمَوْضِعِهٖ مِنَ الْعِلْمِ وَإِتْقَانِهٖ مَعَ أَنَّهُمَا لَوْ تَكَافَئَا لَكَانَ حَدِيْثُ بُكَيْرٍ أَوْلَاهُمَا لِأَنَّهٗ قَوْلٌ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَقْظَةِ وَذٰلِكَ قَوْلٌ قَدْ قَامَتْ بِهِ الْحُجَّةُ عَلٰى عُمَرَ وَحَدِيْثُ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ إِنَّمَا هُوَ عَلٰى قَوْلٍ حَكَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ ذٰلِكَ مِمَّا لَا تَقُوْمُ بِهِ الْحُجَّةُ فَمَا تَقُوْمُ بِهِ الْحُجَّةُ أَوْلٰى مِمَّا لَا تَقُوْمُ بِهِ الْحُجَّةُ ثُمَّ هٰذَا ابْنُ عُمَرَ قَدْ حَدَّثَ عَنْ أَبِيْهِ بِمَا حَكَاهُ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ فِيْ حَدِيْثِهٖ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ أَبِيْهِ بِخِلَافِ ذٰلِكَ.

حضرت شبابہ بن سوار فرماتے ہیں ہمیں حضرت لیث بن سعد نے خبر دی۔ پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

اس حدیث کی سند صحیح اور اس کے راوی معروف ہیں یہ حضرت میمونہ بنت سعد کی روایت کی طرح نہیں جسے ان سے حضرت ابو یزید ضبی نے روایت کیا اور وہ غیر معروف ہیں پس وہ حدیث ہماری اس مذکورہ حدیث کے معارض نہیں ہونی چاہیے علاوہ ازیں ان کی اس روایت کا مفہوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے خلاف بھی ہو سکتا ہے اور اس حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب ان دو مخصوص آدمیوں سے متعلق سوال کا جواب ہے جو اپنے نفس پر زیادہ کنٹرول نہیں رکھ سکتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے بارے میں یہ بات فرمائی یعنی جب ایسے دو شخص بوسہ لیں تو وہ اس کام کے مرتکب ہوں گے جو ان کے لیے (شرعاً) نقصان دہ ہے یہ (مفہوم) اس سے بہتر ہے جس معنی پر اس حدیث کو محمول کیا گیا ہے تاکہ یہ حدیث دوسری روایات سے متضاد نہ ہو۔ حضرت عمر بن حمزہ کی روایت اپنی سند کے اعتبار سے حضرت بکیر کی اس حدیث کی طرح نہیں جس کا ہم نے ذکر کیا ہے کیونکہ حضرت عمر بن حمزہ اپنے جاہ و جلال، مقام علم اور پختگی کے اعتبار سے بکیر بن عبد اللہ کی طرح نہیں اور اگر دونوں برابر بھی ہوں پھر بھی حضرت بکیر کی روایت اولیٰ (زیادہ مناسب) ہے کیونکہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیداری کا قول ہے اور اس حدیث کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف حجت قائم ہو چکی ہے اور حضرت عمر بن حمزہ کی روایت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کا واقعہ نقل کرنے کی بنیاد پر ہے اور اس سے حجت قائم نہیں ہوتی پس جس کے ساتھ حجت قائم ہو وہ اس سے اولیٰ ہے جس کے ساتھ حجت قائم نہیں ہوتی۔

پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جسے حضرت عمر بن حمزہ نے اپنی حدیث میں نقل کیا ہے پھر اس کے بعد وہ (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) اس کے خلاف ارشاد فرماتے ہیں۔

۹۸۲۔ حدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن ابی حمزة عن مورق عن ابن عمر انه سئل عن القبلة للصائم فارخص فیها للشیخ وکرهها للشاب۔

فدل ذلک ان هذا کان عنده اولی مما حدثته به عمر مما ذکره عمر بن حمزة فی حدیثه واما ما احتجوا به من قول ابن مسعود فانه قد روی عنه ایضا خلاف ذلک۔

حضرت مورق سے مروی ہے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں ان سے روزہ دار کے بوسہ لینے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے بوڑھے کو اجازت دی اور نوجوان کے لیے ناپسند کیا۔

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک یہ اس حدیث سے اولیٰ ہے جو ان سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بیان کی اور حضرت عمر بن حمزہ نے اپنی حدیث میں اس کو ذکر کیا اور وہ جو انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول سے استدلال کیا ہے تو ان سے

۹۸۳۔ حدثنا فهد قال ثنا ابو نعیم قال ثنا اسرائیل عن طارق عن حکیم ابن جابر قال کان ابن مسعود یباشر امراته وهو صائم۔

حضرت حکیم بن جابر فرماتے ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روزے کی حالت میں اپنی بیوی کے ساتھ لیٹتے۔

فقد تکافا هذا الحدیث وما روی لهم عن عبد الله واما ما ذکروه من قول سعید یعنی ابن المسیب انه ینقض صومه فان ما روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم من تشبیهه ذلک بالمضمضة اولی من قول سعید ثم قال بذلک جماعة من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم مما سنذکر ذلک عنهم فی اخر هذا الباب ان شاء الله تعالی وقد جاءت الآثار عن رسول الله صلی الله علیه وسلم متواترة بانه کان یقبل وهو صائم۔

تو یہ حدیث حضرت عبداللہ کی ان سے روایت ایک دوسرے کے مقابل ہو گئیں ۔۔۔ اور وہ جو انہوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے تو جو کچھ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کا کلی کے ساتھ مشابہت مذکور ہے وہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے قول سے اولیٰ ہے پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کا یہی قول ہے جسے ہم اس باب کے آخر میں ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اور سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی متواتر احادیث مروی ہیں کہ آپ حالت روزہ میں بوسہ لیتے تھے۔

۹۸۴۔ فمن ذلک ما حدثنا علی بن معبد قال ثنا عبد الوهاب بن عطاء عن سعید بن ابی عروبة عن ایوب عن عبد الله بن شقیق عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یصیب من الرؤس وهو صائم۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں سروں تک پہنچتے تھے (بوسہ لیتے تھے۔)

۹۸۵۔ حدثنا ابن ابی داود قال ثنا عیاش الرقام قال ثنا عبد الاعلی عن سعید بن ابی عروبة عن ایوب قال ثنا عبد الله بن شقیق

حضرت عبدالاعلیٰ سعید بن عروبہ سے وہ ایوب سے وہ عبداللہ بن شقیق سے وہ حضرت عبداللہ بن عباس سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی کا مثل روایت کرتے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَمَا دَرَيْتُ مَا هُوَ حَتّٰى قِيْلَ الْقُبْلَةُ۔

یہی وعا (عبداللہ بن شقیق) فرماتے ہیں مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ اس کا کیا مطلب ہے حتیٰ کہ کہا گیا یہ بوسہ لینا ہے۔

۹۸۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ هُوَ اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں ان کا بوسہ لیتے۔

۹۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت یحییٰ، حضرت ابو سلمہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۸۸۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَبَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا بوسہ لیا اور آپ روزہ دار تھے۔

۹۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ فَرُّوْخٍ قَالَ اَتَتْ اُمَّ سَلَمَةَ اِمْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنَّ زَوْجِيْ يُقَبِّلُنِيْ وَاَنَا صَائِمَةٌ فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُنِيْ وَهُوَ صَائِمٌ وَاَنَا صَائِمَةٌ۔

حضرت عبداللہ بن فروخ فرماتے ہیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے کہا کہ میرا خاوند میرا بوسہ لیتا ہے جبکہ میں روزہ دار ہوتی ہوں۔ ام المؤمنین نے فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم میرا بوسہ لیتے حالانکہ آپ اور میں دونوں روزہ دار ہوتے۔

۹۹۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَبَّلَ وَهُوَ صَائِمٌ۔

حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا۔

۹۹۱۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُسْلِمٍ

حضرت منصور، حضرت مسلم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فذكر باسناده مثله۔

۹۹۲۔ حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا ابن ابی مريم قال اخبرنی ابن ابی الزناد قال حدثنی ابی ان علی بن الحسين اخبره عن عائشة ان النبی صلی اللہ عليہ وسلم كان يقبلها وهو صائم۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ان کا بوسہ لیتے حالانکہ آپ روزہ دار ہوتے۔

۹۹۳۔ حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا ابن ابی الزناد عن ابيه عن علی بن الحسين عن عائشة مثله۔

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۹۴۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا هرون بن اسمعيل الخزاز قال ثنا علی ابن المبارك قال ثنا يحيى بن ابی كثير عن ابی سلمة عن عروة بن الزبير عن عائشة مثله۔

حضرت عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۹۵۔ حدثنا علی بن معبد قال ثنا عبد الوهاب قال انا سعيد عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة مثله۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۹۶۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن هشام فذكر باسناده مثله۔

حضرت حماد، حضرت ہشام سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

۹۹۷۔ حدثنا علی بن معبد قال ثنا شجاع بن الوليد قال ثنا عبيد اللہ بن عمر قال حدثنی القاسم عن عائشة مثله وزاد وكانت تقول وايكم املك لاربه من رسول اللہ صلی اللہ عليہ وسلم۔

حضرت عبید اللہ بن عمر فرماتے ہیں مجھ سے حضرت قاسم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل بیان کیا اور یہ اضافہ کیا کہ آپ فرماتی تھیں تم میں سے کون رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر اپنی خواہش پر کنٹرول کرنے والا ہے۔

۹۹۸۔ حدثنا اسمعيل بن يحيى المزنی قال ثنا محمد بن ادريس الشافعی قال ثنا سفيان قال قلت لعبد الرحمن بن القاسم احدثك ابوك عن عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ عليہ وسلم كان يقبلها وهو صائم قال فطاطا راسه واستحيى

حضرت سفیان فرماتے ہیں میں نے حضرت عبد الرحمن بن قاسم سے پوچھا کیا آپ کے والد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے آپ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں ان (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کا بوسہ لیتے تھے۔ حضرت سفیان فرماتے

قليلا او سكت ثم قال نعم۔

۹۹۹۔ حدثنا محمد بن عبد الله هو ابن ميمون البغدادي قال ثنا الوليد هو ابن مسلم قال ثنا الاوزاعي عن يحيى قال حدثني ابو سلمة عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقبلها وهو صائم۔

۱۰۰۰۔ حدثنا يونس قال ثنا بشر هو ابن بكر قال ثنا الاوزاعي فذكر باسناده مثله۔

۱۰۰۱۔ حدثنا نصر بن مرزوق وابن ابي داود قالا ثنا عبد الله بن صالح قال حدثني الليث قال حدثني عقيل عن ابن شهاب قال اخبرني ابو سلمة ان عائشة قالت فذكر مثله۔

۱۰۰۲۔ حدثنا ابن ابي داود قال ثنا عياش الرقام قال ثنا عبد الاعلى قال ثنا محمد بن اسحق عن نافع عن عبد الله بن عمر قال جمع لي ابي اهلي في رمضان فادخلهم علي فدخلت على عائشة فسألتها عن القبلة يعني للصائم فقالت ليس بذلك باس قد كان من هو خير الناس يقبل۔

۱۰۰۳۔ حدثنا ابن ابي داود قال ثنا سعيد بن اسد قال ثنا يحيى بن حسان عن الليث بن سعد عن يحيى بن سعيد عن عمرة عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقبل وهو صائم۔

۱۰۰۴۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن سعد بن ابراهيم عن طلحة بن عبيد الله بن معمر عن عائشة انها قالت اراد النبي صلى الله عليه وسلم ان يقبلني فقلت اني صائمة فقال وانا صائم فقبلني۔

۱۰۰۵۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج

ہیں انھوں (حضرت عبدالرحمن) نے کچھ شرماتے ہوئے سر جھکا لیا اور...

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حالت روزہ میں ان کا بوسہ لیتے۔

حضرت بشر (ابن بکر) فرماتے ہیں ہم سے حضرت اوزاعی نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اسی کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھے حضرت ابوسلمہ نے بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میرے والد نے رمضان المبارک میں مجھے اور میری زوجہ کو ایک جگہ جمع کیا پھر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا اور ان سے روزہ دار کے بوسہ لینے کے بارے میں پوچھا انھوں نے فرمایا کوئی حرج نہیں سب سے بہتر انسان (رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم) بوسہ لیا کرتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لیتے تھے۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ بن معمر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا بوسہ لینے کا ارادہ فرمایا تو میں نے عرض کیا میں روزہ دار ہوں آپ نے فرمایا میں بھی روزہ دار ہوں پھر آپ نے میرا بوسہ لیا۔

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

قَالَ عُمَرُ بْنُ اَبِیْ زَائِدَۃَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ الْھَمْدَانِیِّ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْتَنِعُ مِنْ وُجُوْھِنَا وَھُوَ صَائِمٌ۔

کرتے تھے وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں ہمارے چہروں سے دور نہ رہتے (یعنی بوسہ لیتے)۔

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اِلٰی عَائِشَۃَ نَسْاَلُھَا عَنِ الْمُبَاشَرَۃِ ثُمَّ خَرَجْنَا وَلَمْ نَسْاَلْھَا فَرَجَعْنَا فَقُلْنَا یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُبَاشِرُ وَھُوَ صَائِمٌ قَالَتْ نَعَمْ وَکَانَ اَمْلَکَکُمْ لِاِرْبِہٖ۔

حضرت ابراہیم حضرت اسود سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ ان سے مباشرت کے بارے میں پوچھیں پھر ہم نہیں پوچھے باہر آگئے پھر واپس آگئے اور ہم نے عرض کیا اے ام المؤمنین! کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں ازواج مطہرات سے مباشرت کرتے (ساتھ لیٹتے اور بوسہ لیتے) انہوں نے فرمایا ہاں

فَسُؤَالُ عَبْدِ اللّٰہِ عَائِشَۃَ عَنْ ھٰذَا دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ عِنْدَہٗ فِیْ ذٰلِکَ شَیْءٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَخْبَرَتْہُ بِہٖ عَائِشَۃُ عَنْہُ فَدَلَّ ذٰلِکَ عَلٰی اَنَّ مَا رُوِیَ عَنْہُ مِمَّا قَدْ وَافَقَ ذٰلِکَ کَانَ مُتَاَخِّرًا عَمَّا رُوِیَ عَنْہُ مِمَّا خَالَفَ ذٰلِکَ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں سوال کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ انہیں اس ضمن میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ معلوم نہ تھا حتیٰ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے انہیں بتایا۔ تو یہ اسی بات کی دلیل ہے کہ جو کچھ ان سے اس کے موافق مروی ہے وہ مخالف روایات سے مؤخر ہے۔

۱۰۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ وَمَسْرُوْقٍ قَالَا سَاَلْنَا عَائِشَۃَ اَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُبَاشِرُ وَھُوَ صَائِمٌ فَقَالَتْ نَعَمْ وَلٰکِنَّہٗ کَانَ اَمْلَکَ لِاِرْبِہٖ مِنْکُمَا اَوْ لِاَمْرِہٖ اَلشَّکُّ مِنْ اَبِیْ عَاصِمٍ۔

حضرت اسود اور مسروق رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں مباشرت کرتے تھے انہوں نے فرمایا ہاں، لیکن آپ کو خواہشات پر یا فرمایا اپنے کام پر (ابوعاصم راوی کو شک ہے) تم سے زیادہ کنٹرول تھا۔

۱۰۰۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّیُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعٌ عَنْ حُرَیْثِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ رُبَّمَا قَبَّلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَاشَرَنِیْ وَھُوَ صَائِمٌ اَمَّا اَنْتُمْ فَلَا بَاْسَ بِہٖ لِلشَّیْخِ الْکَبِیْرِ الضَّعِیْفِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں بعض اوقات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرا بوسہ لیتے اور مجھے ساتھ لٹاتے حالانکہ آپ روزہ دار ہوتے جہاں تک تمہارا تعلق ہے تو بوڑھے کمزور کے لیے کوئی حرج نہیں۔

۱۰۰۹۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ

حضرت عمرو بن میمون (راوی) فرماتے ہیں ہم نے

۲ ان احادیث [illegible] کر کے ان [illegible] غلط ہے ۔ کم بعض روایات ہیں ۔

قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ هُوَ الْاَوْدِيُّ قَالَ سَأَلْنَا عَائِشَةَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ۔

۱۰۱۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ زِيَادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُنِيْ وَاَنَا صَائِمَةٌ۔

۱۰۱۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ قَيْسٍ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ بَعَثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلْهَا اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَاِنْ قَالَتْ لَا فَقُلْ اِنَّ عَائِشَةَ تُخْبِرُ النَّاسَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَاَتَيْتُ اُمَّ سَلَمَةَ فَاَبْلَغْتُهَا السَّلَامَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقُلْتُ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَتْ لَا فَقُلْتُ اِنَّ عَائِشَةَ تُخْبِرُ النَّاسَ اَنَّهُ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَتْ لَعَلَّهُ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَتَمَالَكُ عَنْهَا حُبًّا اَمَّا اِيَّايَ فَلَا۔

وَقَدْ تَوَاتَرَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ الْقُبْلَةَ غَيْرُ مُفْطِرَةٍ لِلصَّائِمِ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ كَانَ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ خُصَّ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَرٰى اِلٰى قَوْلِ عَائِشَةَ وَاَيُّكُمْ كَانَ اَمْلَكَ لِاَرَبِهِ مِنْ رَسُوْلِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو حالتِ روزہ میں بوسہ لیتا ہے انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لیتے تھے۔

حضرت عمرو بن میمون حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرا بوسہ لیتے اور میں روزہ دار ہوتی۔

حضرت ابو قیس فرماتے ہیں مجھے (میرے آقا) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا اور فرمایا کہ ان سے پوچھو کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت روزہ میں بوسہ لیتے تھے اگر وہ نفی میں جواب دیں تو کہنا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لوگوں کو بتاتی ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حالتِ روزہ میں بوسہ لیتے تھے (ابو قیس فرماتے ہیں) میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انھیں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا سلام پیش کیا اور عرض کیا کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لیتے تھے انھوں نے فرمایا "نہیں" میں نے عرض کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لوگوں کو بتاتی ہیں کہ آپ روزے کی حالت میں بوسہ لیتے تھے۔ انھوں نے فرمایا شاید اس لیے کہ آپ ان سے محبت کے باعث الگ نہ ہوتے لیکن میرے ساتھ کبھی ایسا نہیں ہوا۔

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ مروی ہے کہ آپ روزے کی حالت میں بوسہ لیتے تھے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ بوسہ لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مخصوص ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم میں سے کون رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت اپنے

هِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ إِنَّ قَوْلَ عَائِشَةَ هٰذَا إِنَّمَا هُوَ عَلَى أَنَّهَا لَا تَأْمَنُ عَلَيْهِمْ وَلَا يَأْمَنُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمَنُهُ عَلَى نَفْسِهِ لِأَنَّهُ كَانَ مَحْفُوظًا وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْقُبْلَةَ عِنْدَهَا لَا تُفَطِّرُ الصَّائِمَ مَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ فَأَمَّا أَنْتُمْ فَلَا بَأْسَ بِهِ لِلشَّيْخِ الْكَبِيرِ الضَّعِيفِ أَرَادَتْ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَا يَخَافُ مِنْ إِرْبِهِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ مَنْ لَمْ يَخَفْ مِنَ الْقُبْلَةِ وَهُوَ صَائِمٌ شَيْئًا آخَرَ وَأَمِنَ عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهَا لَهُ مُبَاحَةٌ وَقَدْ ذَكَرْنَا عَنْهَا فِي بَعْضِ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ فَقَالَتْ جَوَابًا لِذٰلِكَ السُّؤَالِ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَوْ كَانَ حُكْمُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ عِنْدَهَا خِلَافَ حُكْمِ غَيْرِهِ مِنَ النَّاسِ إِذًا لَمَا كَانَ مَا عَلِمَتْهُ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَوَابًا لِمَا سُئِلَتْ عَنْهُ مِنْ فِعْلِ غَيْرِهِ وَقَدْ سَأَلَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لَمَّا جَمَعَ لَهُ أَبُوهُ أَهْلَهُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ عَنْ مِثْلِ ذٰلِكَ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَهٰذَا عِنْدَنَا لِأَنَّهَا كَانَتْ تَأْمَنُ عَلَيْهِ فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا عَلَى اسْتِوَاءِ حُكْمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَائِرِ النَّاسِ عِنْدَهَا فِي حُكْمِ الْقُبْلَةِ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهَا الْخَوْفُ عَلَى مَا بَعْدَهَا مِمَّا تَدْعُو إِلَيْهِ وَهُوَ أَيْضًا فِي النَّظَرِ كَذٰلِكَ لِأَنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْجِمَاعَ وَالطَّعَامَ وَالشَّرَابَ قَدْ كَانَ ذٰلِكَ كُلُّهُ حَرَامًا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صِيَامِهِ كَمَا هُوَ حَرَامٌ عَلَى سَائِرِ أُمَّتِهِ فِي صِيَامِهِمْ ثُمَّ هٰذِهِ الْقُبْلَةُ قَدْ كَانَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَالًا فِي صِيَامِهِ فَأَنَا نَنْظُرُ عَلَى مَا ذَكَرْنَا

نفس پر زیادہ کنٹرول رکھتا ہے۔ اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس قول کا مطلب یہ ہے کہ انھیں (ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) اور دیگر صحابہ کرام کو اپنے نفسوں پر وہ کنٹرول حاصل نہیں جو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے نفس پر حاصل تھا کیونکہ آپ محفوظ تھے۔ اس بات پر دلیل کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک بوسہ لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا وہ روایت ہے جو ہم نے ان سے روایت کی کہ انھوں نے فرمایا جہاں تک تمہارا تعلق ہے تو بوڑھے کمزور کے لیے کوئی حرج نہیں۔ آپ کی مراد یہ ہے کہ ایسے شخص کو شہوت کا ڈر نہ ہو۔ تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جب روزے کی حالت میں بوسہ لینے سے کسی دوسری بات کا خدشہ نہ ہو اور وہ بے خوف ہو تو اس کے لیے یہ جائز ہے۔ اور ہم نے بعض احادیث میں ان سے روایت کیا کہ ان سے روزے دار کے بوسہ لینے کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے سوال کے جواب میں فرمایا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لیتے تھے پس اگر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے اس بات کا حکم دوسروں کے حکم سے مختلف ہوتا تو آپ عام لوگوں کے بارے میں سوال کا جواب وہ نہ دیتیں جو آپ نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے عمل سے جانا تھا حضرت عبد اللہ بن عمر کے والد نے جب رمضان المبارک میں ان کے لیے ان کے اہل کو ایک جگہ جمع کیا تو انھوں نے بھی یہی سوال کیا تھا تو ام المومنین نے فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم یہ عمل کرتے تھے۔ ہمارے نزدیک اس کی تاویل یہ ہے کہ وہ آپ کی طرف سے مطمئن تھیں۔ تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ بوسہ لینے کے سلسلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور عام لوگوں کا حکم ایک جیسا ہے جبکہ اسے اس بات کا خوف نہ ہو جس کی طرف بوسہ دعوت دیتا ہے۔ (یعنی جماع کا) قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں روزے کی حالت میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم پر کھانا، پینا اور جماع اسی طرح حرام تھا جس طرح باقی لوگوں پر حرام تھا پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حالت روزہ میں بوسہ لینا جائز تھا تو قیاس کا تقاضا ہے کہ دوسروں کے لیے بھی روزے کی حالت میں یہ جائز ہو تو باقی امور کی طرح یہ حکم بھی سرکار

اَنْ يَكُوْنَ اَيْضًا حَلَالًا لِسَائِرِ اُمَّتِهٖ فِيْ صِيَامِهِمْ اَيْضًا وَيَسْتَوِيْ حُكْمُهٗ وَحُكْمُهُمْ فِيْهَا كَمَا يَسْتَوِيْ فِيْ سَائِرِ مَا ذَكَرْنَا۔

۱۰۱۲۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلَى اسْتِوَاءِ حُكْمِهٖ وَحُكْمِ اُمَّتِهٖ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَجُلًا قَبَّلَ امْرَاَتَهٗ وَهُوَ صَائِمٌ فَوَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ وَجْدًا شَدِيْدًا فَاَرْسَلَ امْرَاَتَهٗ تَسْاَلُ لَهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَدَخَلَتْ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهَا فَاَخْبَرَتْهَا اُمُّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَرَجَعَتْ فَاَخْبَرَتْ بِذٰلِكَ زَوْجَهَا فَزَادَهٗ شَرًّا وَقَالَ لَسْنَا مِثْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِلُّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِرَسُوْلِهٖ مَا شَاءَ ثُمَّ رَجَعَتِ الْمَرْاَةُ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَوَجَدَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذِهِ الْمَرْاَةِ فَاَخْبَرَتْهُ اُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَ اَلَا اَخْبَرْتِيْهَا اَنِّيْ اَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ قَدْ اَخْبَرْتُهَا فَذَهَبَتْ اِلٰى زَوْجِهَا فَاَخْبَرَتْهُ فَزَادَهٗ شَرًّا وَقَالَ يُحِلُّ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهٖ مَا شَاءَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنِّيْ لَاَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَعْلَمُكُمْ بِحُدُوْدِهٖ۔

فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى

۱۰۱۳۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الْمُتَقَدِّمِيْنَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ

دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اُمت کے لیے برابر ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ایسی روایات مروی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اس مسئلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور امت کے لیے ایک جیسا حکم ہے۔ حضرت عطا بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے روزے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لیا تو اسے اس بات کا سخت افسوس ہوا اس نے اپنی بیوی کو اس کا حکم پوچھنے کے لیے بھیجا وہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئی اور مسئلہ پیش کیا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اسے بتایا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لیتے تھے۔ اس خاتون نے واپس آکر خاوند کو بتایا اسے مزید پریشانی ہوئی تو کہا کہ ہم تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل نہیں۔ اللہ تعالیٰ جو چاہے اپنے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے جائز کر دے۔ پھر وہ خاتون حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے پاس پایا۔ آپ نے فرمایا اس خاتون کا کیا مسئلہ ہے؟ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے واقعہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا کیا تم نے اسے نہیں بتایا کہ میں بھی یہ عمل کرتا ہوں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میں نے اسے بتایا تھا پھر وہ اپنے خاوند کے پاس چلی گئیں اور اسے بتایا لیکن وہ زیادہ پریشان ہو گیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے جو چاہے جائز کر دیتا ہے (یہ سن کر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غضب ناک ہو گئے اور فرمایا میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور اس کے احکام کو تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔

تو یہ اس بات پر دلالت ہے جسے ہم نے ذکر کیا روایات کے طریق سے اس باب کا یہ بیان ہے۔ اور یہی حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

اس سلسلے میں متقدمین سے بھی مروی ہے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ کیا آپ روزے کی

قال حدثني الأوزاعي قال حدثني يحيى بن أبي كثير عن سالم الدوسي عن سعد بن أبي وقاص وسأله رجل أتباشر وأنت صائم فقال نعم.

۱۰۱۴- حدثنا يونس قال أنا ابن وهب أن مالكا أخبره عن زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار أن عبد الله بن عباس سئل عن القبلة للصائم فرخص فيها للشيخ وكرهها للشاب.

۱۰۱۵- حدثنا يونس قال أنا ابن وهب أن مالكا حدثه عن أبي النضر أن عائشة بنت طلحة أخبرته أنها كانت عند عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم فدخل عليها زوجها عبد الله بن عبد الرحمن بن أبي بكر وهو صائم فقالت له عائشة ما يمنعك أن تدنو من أهلك فتقبلها قال أقبلها وأنا صائم فقالت له عائشة نعم

۱۰۱۶- حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا شعيب قال ثنا الليث عن بكير بن عبد الله بن الأشج عن أبي مرة مولى عقيل عن حكيم بن عقال أنه قال سألت عائشة ما يحرم علي من امرأتي وأنا صائم قالت فرجها.

فهذه عائشة تقول فيما يحرم على الصائم من امرأته وما يحل له منها ما قد ذكرنا فدل ذلك على أن القبلة كانت مباحة عندها للصائم الذي يأمن على نفسه ومكروهة لغيره ليس لأنها حرام عليه ولكنه لأنه لا يأمن إذا فعلها من أن تغلبه شهوته حتى يقع فيما يحرم عليه.

۱۰۱۷- وقد حدثنا ابن أبي داود قال ثنا ابن أبي مريم قال أنا يحيى بن أيوب قال حدثني عقيل

حالت میں مباشرت کر سکتے ہیں؟ تو انھوں نے فرمایا "ہاں"۔

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روزے دار کے بوسہ لینے کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے اس سلسلے میں بوڑھے کو اجازت دے دی اور نوجوان کے لیے اسے ناپسند کیا۔

حضرت ابوالنضر سے روایت ہے حضرت عائشہ بنت طلحہ رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا کہ وہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھیں کہ ان کے خاوند حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہم وہاں آ گئے انھوں نے روزہ رکھا ہوا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا کہ تمہارے لیے اپنی بیوی کے قرب سے کیا چیز مانع ہے تم ان کا بوسہ لے سکتے ہو انھوں نے عرض کیا میں روزے کی حالت میں ان کا بوسہ لوں؟ حضرت ام المومنین نے فرمایا "ہاں"۔

حضرت حکیم بن عقال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ روزے کی حالت میں مجھ پر میری بیوی سے کیا بات حرام ہے تو انھوں نے فرمایا "شرمگاہ" (یعنی جماع کرنا)

تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ روزے دار پر اس کی بیوی سے کیا حرام ہے اور کیا جائز ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان کے نزدیک اس روزہ دار کے لیے بوسہ لینا جائز تھا جو اپنے نفس پر کنٹرول رکھتا ہو اور دوسروں کے لیے مکروہ ہے یہ مطلب نہیں کہ وہ حرام ہے بلکہ وہ عمل کے وقت اس بات سے بے خوف نہیں کہ اس پر شہوت غالب آ جائے اور وہ حرام کا مرتکب ہو جائے۔

یحییٰ بن ایوب فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عقیل نے بیان کیا انھوں نے ابن شہاب سے اور انھوں نے ثعلبہ بن صعیر عذری

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ الْعُذْرِيِّ هٰكَذَا قَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ وَجْهَهُ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَوْنَ الصَّائِمَ عَنِ الْقُبْلَةِ وَيَقُوْلُوْنَ إِنَّهَا تَجُرُّ إِلٰى مَا هُوَ أَكْبَرُ مِنْهَا۔

فَقَدْ بَيَّنَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْمَعْنَى الَّذِيْ مِنْ أَجْلِهِ كَرِهَهَا مَنْ كَرِهَهَا لِلصَّائِمِ وَأَنَّهُ إِنَّمَا هُوَ خَوْفُهُمْ عَلَيْهِ مِنْهَا أَنْ تَجُرَّهُ إِلٰى مَا هُوَ أَكْبَرُ مِنْهَا۔

فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ إِذَا ارْتَفَعَ ذٰلِكَ الْمَعْنَى الَّذِيْ مِنْ أَجْلِهِ مُنِعَ مِنْهَا أَنَّهَا لَهُ مُبَاحَةٌ۔

۱۰۱۸۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ الدِّمَشْقِيُّ الْعَطَّارُ قَالَ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيْ حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ عَنْ قُبْلَةِ الصَّائِمِ فَقَالَ عَلِيٌّ يَتَّقِي اللّٰهَ وَلَا يَعُوْدُ فَقَالَ عُمَرُ إِنْ كَانَتْ هٰذِهِ لَقَرِيْبَةٌ مِنْ هٰذِهِ فَقَالَ عَلِيٌّ يَتَّقِي اللّٰهَ وَلَا يَعُوْدُ يَحْتَمِلُ وَلَا يَعُوْدُ لَهَا ثَانِيَةً أَيْ لِأَنَّهَا مَكْرُوْهَةٌ لَهُ مِنْ أَجْلِ صَوْمِهِ وَيَحْتَمِلُ وَلَا يَعُوْدُ أَيْ يُقَبِّلُ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ فَيَكْثُرُ ذٰلِكَ مِنْهُ فَيَتَحَرَّكُ لَهُ شَهْوَتُهُ فَيُخَافُ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ مُوَاقَعَةُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَقَوْلُ عُمَرَ هٰذِهِ قَرِيْبَةٌ مِنْ هٰذِهِ أَيْ أَنَّ هٰذِهِ الَّتِيْ كَرِهْتَهَا لَهُ قَرِيْبَةٌ مِنَ الَّتِيْ أَبَحْتَهَا لَهُ أَوْ أَنَّ هٰذِهِ الَّتِيْ أَبَحْتَهَا لَهُ قَرِيْبَةٌ مِنَ الَّتِيْ كَرِهْتَهَا لَهُ فَلَا دَلَالَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلٰكِنَّ الدَّلَالَاتِ فِيْمَا قَدْ تَقَدَّمَ مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَاهُ قَبْلَهَا۔

بَابٌ ۱۳۱ الصَّائِمُ يَقِيْءُ

۱۰۱۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا

روایت کیا کہ حضرت ابن ابی مریم اسی طرح فرماتے ہیں اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا وہ بتاتے ہیں کہ انھوں نے صحابہ کرام سے سنا کہ وہ روزے دار کو بوسہ لینے سے روکتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ اپنے سے بڑے گناہ کی طرف لے جاتا ہے۔ —— تو اس حدیث میں وہ مفہوم بیان کیا گیا جس کے باعث روزہ دار کے لیے بوسہ لینے کو بعض لوگوں نے مکروہ قرار دیا اور وہ اس بات کا خوف ہے کہ کہیں یہ عمل ان کو گناہ کبیرہ کی طرف نہ لے جائے۔ —— تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جب یہ خوف ختم ہو جائے جس کے باعث ان کو بوسہ لینے سے روکا ہے تو یہ جائز ہوگا۔

حضرت ابو حیان تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روزہ دار کے بوسہ لینے کے بارے میں پوچھا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور آئندہ ایسا نہ کرنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ اسی کے قریب ہے

تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے اس قول کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور آئندہ ایسا نہ کرنا میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ دوبارہ بوسہ نہ لینا کیونکہ یہ روزے کی وجہ سے مکروہ ہے اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ بار بار بوسہ نہ لینا۔ کیونکہ اس کثرت کی وجہ سے شہوت کی تحریک ہوگی اور حرام میں پڑنے کا خوف ہوگا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قول کہ یہ اس کے قریب ہے جسے آپ اس کے لیے جائز قرار دے رہے ہیں یا یہ کہ جو کچھ آپ نے ان کے لیے جائز قرار دیا ہے وہ اس کے قریب ہے جو آپ نے ان کے لیے ناپسند کیا ہے تو اس حدیث میں کوئی دلالت نہیں بلکہ جو کچھ پہلے مذکور ہو چکا ہے اس میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے۔

روزہ دار کا قے کرنا

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم

عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا اَبِیْ عَنْ حُسَیْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ یَعِیْشَ بْنِ الْوَلِیْدِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ قَالَ فَلَقِیْتُ ثَوْبَانَ فِیْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقَالَ صَدَقَ اَنَا صَبَبْتُ لَهٗ وَضُوْءَهٗ -

صلی اللہ علیہ وسلم کرتے آئی تو آپ نے روزہ توڑ دیا (حضرت معدان بن ابی طلحہ فرماتے ہیں) میں دمشق کی مسجد میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا تو انھوں نے فرمایا کہ انھوں (حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ) نے سچ فرمایا میں نے آپ کے لیے وضو کا پانی ڈالا تھا۔

۱۰۲۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ حُسَیْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ یَعِیْشَ بْنِ الْوَلِیْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مَعْدَانَ ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَهٗ قَالَ ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ اَبُوْ مَعْمَرٍ هٰکَذَا قَالَ عَبْدُ الْوَارِثِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو -

ایک دوسری سند سے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مروی ہے۔ ابن ابی داؤد فرماتے ہیں ابو معمر نے فرمایا کہ عبد الوارث عبد اللہ بن عمرو نے اسی طرح بیان کیا۔

۱۰۲۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا اَبُو الْجُوْدِیِّ عَنْ بَلْجٍ رَجُلٍ مِنْ مَهْرَةَ عَنْ اَبِیْ شَیْبَةَ الْمَهْرِیِّ قَالَ قُلْتُ لِثَوْبَانَ حَدِّثْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ -

حضرت ابو شیبہ مہری فرماتے ہیں میں نے حضرت ثوبان سے کہا کہ ہم سے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کیجیے انھوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے قے کی اور روزہ توڑ دیا۔

بيان المسئلة

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ الصَّائِمَ اِذَا قَاءَ فَقَدْ اَفْطَرَ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِنِ اسْتَقَاءَ اَفْطَرَ وَاِنْ ذَرَعَهُ الْقَیْءُ لَمْ یُفْطِرْ وَقَالُوْا قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ قَوْلُهٗ قَاءَ فَاَفْطَرَ اَیْ قَاءَ فَضَعُفَ فَاَفْطَرَ وَقَدْ یَجُوْزُ هٰذَا فِی اللُّغَةِ -

بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ روزہ دار کو جب قے آئے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے انھوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ خود قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے جبکہ قے کے غالب آجانے کی صورت میں روزہ نہیں ٹوٹتا۔ وہ فرماتے ہیں ممکن ہے ان کے قول کہ آپ نے قے کی اور روزہ توڑ دیا سے مراد ہو کہ آپ نے قے فرمائی پھر کمزوری کی وجہ سے روزہ توڑ دیا اور لغت میں ایسا جائز ہے۔

۱۰۲۲ - وَاحْتَجَّ الْأَوَّلُوْنَ لِقَوْلِهِمْ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ مَرْزُوْقٍ عَنْ حَنَشٍ عَنْ فَضَالَةَ ابْنِ عُبَيْدٍ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ فَقَالَ لَهُ بَعْضُنَا أَلَمْ تُصْبِحْ صَائِمًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّيْ قِئْتُ۔

پہلے گروہ نے اپنے قول پر یوں بھی استدلال کیا ہے حضرت فضالہ بن عبید فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشروب طلب فرمایا تو ہم میں سے بعض نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ نے بحالت روزہ صبح نہیں کی تھی آپ نے فرمایا ہاں کیوں نہیں لیکن مجھے قے آئی ہے۔

۱۰۲۳ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالُوْا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ أَبِيْ مَرْزُوْقٍ عَنْ حَنَشٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت محمد بن اسحق، یزید بن ابی حبیب سے وہ ابو مرزوق سے وہ حضرت حنش سے وہ حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قِيْلَ لَهُمْ وَهٰذَا أَيْضًا مِثْلُ الْأَوَّلِ يَجُوْزُ وَلٰكِنِّيْ قِئْتُ فَضَعُفْتُ عَنِ الصَّوْمِ فَأَفْطَرْتُ وَلَيْسَ فِيْ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ الْقَيْءَ كَانَ مُفَطِّرًا لَهُ إِنَّمَا فِيْهِ أَنَّهُ قَاءَ فَأَفْطَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

ان حضرات سے کہا جائے گا کہ یہ بھی پہلی حدیث کی طرح ہے ممکن ہے آپ کا مطلب یہ ہو کہ مجھے قے آئی اور مجھ میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ رہی پس میں نے روزہ توڑ دیا ان دونوں حدیثوں میں اس بات پر دلیل نہیں کہ قے سے آپ کا روزہ ٹوٹ گیا تھا۔

۱۰۲۴ - وَقَدْ رُوِيَ فِيْ حُكْمِ الصَّائِمِ إِذَا قَاءَ أَوِ اسْتَقَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُفَسَّرًا مَا قَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَمَنِ اسْتَقَاءَ فَلْيَقْضِ۔

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے قے آنے یا خود قے کرنے کا حکم وضاحت سے مروی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص پر روزے کی حالت میں قے غالب آجائے تو اس پر قضا نہیں اور جو شخص خود (قصداً) قے کرے وہ روزے کی قضا کرے۔

فَبَيَّنَ هٰذَا الْحَدِيْثُ كَيْفَ حُكْمُ الصَّائِمِ إِذَا ذَرَعَهُ الْقَيْءُ أَوِ اسْتَقَاءَ وَأَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا أَنْ نَحْمِلَ الْآثَارَ عَلٰى مَا فِيْهِ اتِّفَاقُهَا وَتَصْحِيْحُهَا

تو اس حدیث نے واضح کر دیا کہ روزے دار کو قے آئے یا وہ خود قے کرے تو اس کا حکم کیا ہے اور سب سے بہتر بات یہ ہے کہ روایات کو متفق علیہ اور ایسے مفہوم پر محمول کیا جائے جس سے

لا على ما بينه تنافيهما وتضادهما فيكون معنى الحديثين الأولين على ما وصفنا حتى لا يتضاد معناهما ومعنى هذا الحديث **فهذا** حكم هذا الباب من طريق تصحيح معاني الآثار **وأما** حكمه من طريق النظر فإنا رأينا القيء حدثا في قول بعض الناس وغير حدث في قول آخرين ورأينا خروج الدم كذلك وكل قد أجمع أن الصائم إذا افتصد عرقا أنه لا يكون بذلك مفطرا وكذلك لو كانت به علة فانفجرت عليه دما من موضع من بدنه فكان خروج الدم من حيث ذكرنا من بدنه واستخراجه إياه سواء فيما ذكرنا وكذلك هما في الطهارة وكان خروج القيء من غير استخراج من صاحبه إياه لا ينقض الصوم **فالنظر** على ما ذكرنا أن يكون خروجه باستخراج صاحبه إياه كذلك لا ينقض الصوم فلما كان القيء لا يفطره في النظر كان ما ذرعه من القيء أحرى أن يكون كذلك **فهذا** حكم هذا الباب أيضا من طريق النظر ولكن اتباع ما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أولى وهذا قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى وعامة العلماء **وقد** روي ذلك عن جماعة من المتقدمين.

١٠٢٥ **حدثنا** أبو بكرة قال ثنا روح قال ثنا مالك وصخر بن جويرية عن نافع عن ابن عمر أنه قال من استقاء وهو صائم فعليه القضاء ومن ذرعه القيء فليس عليه القضاء.

١٠٢٦ **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا القعنبي قال ثنا مالك عن نافع عن ابن عمر مثله.

تمام اطلاقات صحیح قرار پائیں اس طرح نہیں جس سے ان کا باہم تضاد ثابت ہو تو پہلی دونوں حدیثوں کا مفہوم وہی ہوگا جو ہم نے بیان کیا تاکہ ان کا مفہوم اس کے معنی کے خلاف نہ ہو۔ تصحیح معانی کے اعتبار سے اس بات کا یہ حکم ہے کہ ہم دیکھتے ہیں بعض لوگوں کے نزدیک قے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور بعض کے نزدیک نہیں ٹوٹتا اور خون نکلنے کا حکم بھی یہی ہے اور اس بات پر تمام متفق ہیں کہ روزہ دار رگ سے خون نکلوائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اسی طرح کسی تکلیف کے باعث جسم کے کسی حصے سے خون نکلے تو اس ضمن میں بدن سے خون کا نکلنا اور اسے نکالنا دونوں برابر ہیں طہارت کے سلسلے میں بھی وہ دونوں برابر ہیں اور قے جب تک خود نہ نکالی جائے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ ہماری مذکورہ بات کے مطابق قیاس یہی چاہتا ہے کہ خود قے کرنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا تو جب قیاس کے مطابق قے سے روزہ نہیں ٹوٹتا تو غالب آنے والی قے سے روزے کا نہ ٹوٹنا زیادہ مناسب ہے۔ ـــــ غور و فکر کے طریقے پر اس بات کا حکم بھی یہی ہے لیکن رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی اتباع زیادہ بہتر ہے۔ یہ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ اور عام علماء کا قول ہے۔

متقدمین کی ایک جماعت سے بھی یہی بات مروی ہے۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جس نے روزے کی حالت میں خود قے کی تو اس پر قضاء ہے اور جس پر قے غالب آجائے اس پر قضاء نہیں۔

حضرت مالک، حضرت نافع سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٠٢٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ.

حضرت حماد یعنی ابن سلمہ حضرت حماد سے اور وہ حضرت ابراہیم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٠٢٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ.

حضرت حماد، حضرت حمید سے اور وہ حضرت حسن سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٠٢٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَبَّازٍ السُّلَمِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ مِثْلَهُ.

حضرت حماد، حضرت حباز سلمی سے اور وہ حضرت قاسم بن محمد سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

بَابُ الصَّائِمِ يَحْتَجِمُ ١٣٢

روزہ دار کا سینگی لگوانا

١٠٣٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ يَحْتَجِمُ لَيْلًا فَقُلْتُ لَوْلَا كَانَ هَذَا نَهَارًا فَقَالَ أَتَأْمُرُنِي أَنْ أُهَرِيقَ دَمِي وَأَنَا صَائِمٌ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ.

حضرت ابو رافع فرماتے ہیں میں رات کے وقت حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا وہ سینگی لگوا رہے تھے میں نے کہا آپ نے دن کو کیوں نہیں لگوائی۔ انھوں نے فرمایا کیا تم مجھے حکم دیتے ہو کہ میں روزے کی حالت میں اپنا خون بہاؤں حالانکہ میں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ سینگی لگانے والے اور لگوانے والے (دونوں) کا روزہ ٹوٹ گیا۔

١٠٣١ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔ آپ نے فرمایا سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

١٠٣٢ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ شَهِدَ عِنْدِي نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ مِنْهُمُ الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلٍ الْأَشْجَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ مَرَّ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَحْتَجِمُ لِثَمَانَ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ.

حضرت معقل اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے تو میں سینگی لگوا رہا تھا۔ رمضان المبارک کی انیس تاریخ تھی۔ آپ نے فرمایا سینگی لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا۔

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ۔

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سینگی لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا۔

۱۰۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت سعید بن عامر فرماتے ہیں ہم سے حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کا مثل ذکر کیا۔

۱۰۳۵۔ حَدَّثَنَا نَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَابُلُتِّيُّ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ أَسْمَاءَ الرَّحَبِيُّ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ رَمَضَانَ فِيْ ثَمَانَ عَشْرَةَ فَمَرَّ بِرَجُلٍ يَحْتَجِمُ فَقَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کا اٹھارہ تاریخ کو باہر تشریف لائے آپ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو سینگی لگوا رہا تھا آپ نے فرمایا سینگی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔

۱۰۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ قِلَابَةَ أَنَّ أَبَا أَسْمَاءَ حَدَّثَهٗ أَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهٗ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت یحییٰ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابو قلابہ نے بیان کیا کہ حضرت ابو اسماء رضی اللہ عنہما نے ان سے بیان کیا وہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۳۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا۔

۱۰۳۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ وَمَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِيْ رَمَضَانَ عَلٰى رَجُلٍ يَحْتَجِمُ فَقَالَ

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان المبارک میں ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ سینگی لگوا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا۔

أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ۔

۱۰۳۹- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۱۰۴۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمُسْتَحْجِمُ۔

۱۰۴۱- حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ۔

بيان المسئلة

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْحِجَامَةَ تُفْطِرُ الصَّائِمَ حَاجِمًا كَانَ اَوْ مَحْجُوْمًا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يُفْطِرُ الْحِجَامَةُ حَاجِمًا وَلَا مَحْجُوْمًا وَقَالُوْا لَيْسَ فِيْمَا رَوَوْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ مَا يَدُلُّ اَنَّ ذٰلِكَ الْفِطْرَ كَانَ مِنْ اَجْلِ الْحِجَامَةِ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَ اَنَّهُمَا اَفْطَرَا بِمَعْنًى اٰخَرَ وَصَفَهُمَا بِمَا كَانَا يَفْعَلَانِهٖ حِيْنَ اَخْبَرَ عَنْهُمَا بِذٰلِكَ كَمَا يَقُوْلُ فَسَقَ الْقَائِمُ لَيْسَ اَنَّهٗ فَسَقَ بِقِيَامِهٖ وَلٰكِنَّهٗ فَسَقَ بِمَعْنًى غَيْرِ الْقِيَامِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ وَهُوَ اَحَدُ مَنْ رَوٰى ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ فِيْ هٰذَا الْمَعْنٰى۔

حضرت عاصم، حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سینگی لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا۔

حضرت سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا۔

بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ سینگی لگانے والا ہو یا لگوانے والا، روزہ ٹوٹ جاتا ہے انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات استدلال کیا۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ سینگی سے روزہ نہیں ٹوٹتا چاہے سینگی لگانے والا ہو یا لگوانے والا۔ وہ کہتے ہیں جو کچھ تم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا، اس میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ سینگی لگانے کی وجہ سے روزہ ٹوٹتا، ہو سکتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی اور وجہ سے ان کا روزہ ٹوٹنے کا ذکر فرمایا ہو لیکن بیان کرتے وقت ان کے عمل کا ذکر کیا جیسے کوئی شخص کہے کہ کھڑا ہونے والا فاسق ہوگیا تو یہ مطلب نہیں کہ وہ کھڑا ہونے کی وجہ سے فاسق ہوگیا بلکہ کسی اور وجہ سے فاسق ہوا۔ —— اس سلسلے میں اس حدیث کے ایک راوی حضرت ابو اشعث صنعانی سے بھی مروی ہے۔

۱۰۴۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ رَبِيعَةَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ قَالَ إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ لِأَنَّهُمَا كَانَا يَغْتَابَانِ۔

حضرت ابو اشعث صنعانی فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سینگی لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ دونوں غیبت کر رہے تھے۔

وَهٰذَا الْمَعْنَى مَعْنًى صَحِيحٌ وَلَيْسَ إِفْطَارُهُمَا ذٰلِكَ كَالْإِفْطَارِ بِالْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالْجِمَاعِ وَلٰكِنَّهُ حَبِطَ أَجْرُهُمَا بِاغْتِيَابِهِمَا فَصَارَا بِذٰلِكَ مُفْطِرَيْنِ لَا أَنَّهُ إِفْطَارٌ يُوجِبُ عَلَيْهِمَا الْقَضَاءَ وَهٰذَا كَمَا قِيلَ الْكَذِبُ يُفْطِرُ الصَّائِمَ لَيْسَ يُرَادُ بِهِ الْفِطْرُ الَّذِي يُوجِبُ الْقَضَاءَ إِنَّمَا هُوَ عَلَى حُبُوطِ الْأَجْرِ بِذٰلِكَ كَمَا يَحْبَطُ بِالْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَهٰذَا نَظِيرُ مَا حَمَلْنَاهُ نَحْنُ عَلَيْهِ مِنَ التَّأْوِيلِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ مَعْنًى آخَرُ۔

یہ صحیح معنی ہے اور ان کے روزے کا یوں ٹوٹنا کھانے پینے اور جماع کے ساتھ ٹوٹنے کی طرح نہیں بلکہ غیبت کی وجہ سے ان کا ثواب ضائع ہو گیا اس طرح وہ روزہ توڑنے والے قرار پائے یہ ایسا ٹوٹنا نہیں جس سے قضاء واجب ہوتی ہے۔ اور یہ اسی طرح ہے کہ کہا جائے جھوٹ روزے دار کا روزہ توڑ دیتا ہے اس سے مراد وہ ٹوٹنا نہیں جس سے قضا لازم آتی ہے بلکہ اجر کا ضیاع مراد ہے جیسے کھانے پینے سے اجر ضائع ہو جاتا ہے یہ اس تاویل کی مثل ہے جس پر ہم نے اسے محمول کیا اور اس کا ذکر کیا۔ ___ صحابہ کرام کی ایک جماعت سے اس سلسلے میں ایک دوسرا مفہوم بھی مروی ہے۔

۱۰۴۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ إِنَّمَا كَرِهْنَا أَوْ كَرِهْتُ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم یا (فرمایا) میں روزہ دار کے لیے سینگی لگوانے کو اس کے کمزور ہونے کے پیش نظر ناپسند کرتا تھا۔

۱۰۴۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلَ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ هَلْ كُنْتُمْ تَكْرَهُونَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ۔

حضرت حمید سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ثابت بنانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ لوگ روزہ دار کے لیے سینگی لگوانا ناپسند کرتے تھے انہوں نے فرمایا نہیں البتہ کمزوری کے پیش نظر (ناپسند کرتے تھے)

۱۰۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَرَى الْحِجَامَةَ تُكْرَهُ لِلصَّائِمِ إِلَّا مِنَ الْجَهْدِ۔

حضرت حمید الطویل سے مروی ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روزہ دار کے سینگی لگوانے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا میں سوائے روزہ دار کی کمزوری کے (کسی اور وجہ سے) اس کے لیے سینگی لگوانے کو ناپسند نہیں کرتا۔

۱۰۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هُدْبَةُ بْنُ

حضرت ثابت، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت

خَالِدٍ قَالَ ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَدَعُ الْحِجَامَةَ إِلَّا كَرَاهَةَ الْجُهْدِ۔

۱۰۴۷۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أنا شَرِيكٌ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَسَالِمٍ عَنْ سَعِيدٍ وَمُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَلَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا كَرِهْتُ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ مَخَافَةَ الضَّعْفِ۔

فَدَلَّتْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَلَى أَنَّ الْمَكْرُوهَ مِنْ أَجْلِهِ الْحِجَامَةُ فِي الصِّيَامِ هُوَ الضَّعْفُ الَّذِي يُصِيبُ الصَّائِمَ فَيُفْطِرُ مِنْ أَجْلِهِ بِالْأَكْلِ وَالشُّرْبِ **وَقَدْ** رُوِيَ نَحْوٌ مِنْ هٰذَا الْمَعْنَى عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ۔

۱۰۴۸۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثنا حَجَّاجٌ قَالَ ثنا حَمَّادٌ قَالَ أنا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ أَنَّ أَبَا الْعَالِيَةِ قَالَ إِنَّمَا كَرِهْتُ مَخَافَةَ أَنْ يُغْشَى عَلَيْهِ قَالَ فَأَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ أَبَا قِلَابَةَ فَقَالَ لِي إِنْ غُشِيَ عَلَيْهِ يُسْقَى الْمَاءَ۔

وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْمَعْنَى أَيْضًا بِعَيْنِهِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ۔

۱۰۴۹۔ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثنا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أنا يَحْيَى ابْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَهُوَ يَذْكُرُ قَوْلَ النَّاسِ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ فَقَالَ الْقَاسِمُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا حَجَمَ يَدَهُ أَوْ بَعْضَ جَسَدِهِ مَا يُفْطِرُهُ ذٰلِكَ فَقَالَ سَالِمٌ إِنَّمَا كَرِهْتُ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ مَخَافَةَ أَنْ يُغْشَى عَلَيْهِ فَيُفْطِرَ۔

وَالْمَعْنَى الَّذِي رُوِيَ فِي تَأْوِيلِ ذٰلِكَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ كَأَنَّهُ أَشْبَهُ بِذٰلِكَ لِأَنَّ الضَّعْفَ

کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم صرف مشقت کی وجہ سے سینگی لگوانے کو چھوڑتے تھے۔ (کسی اور وجہ سے نہیں)۔

حضرت مجاہد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ کمزوری کے سبب روزہ دار کے لیے سینگی لگوانا ناپسند کرتا ہوں۔

یہ روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ روزے کی حالت میں سینگی لگوانے کی کراہت کا باعث وہ کمزوری ہے جو روزے دار کو پہنچتی ہے اور وہ اس کی وجہ سے کھانے اور پینے کے ذریعے روزہ توڑ دیتا ہے۔ اسی معنی کے قریب حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حضرت عاصم احول سے مروی ہے حضرت ابو العالیہ نے فرمایا کہ وہ بے ہوشی کے ڈر سے سینگی لگوانا ناپسند کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت ابو قلابہ کو بتائی تو انھوں نے مجھے فرمایا اگر وہ بیہوش ہو جائیں تو انھیں پانی پلایا جائے۔

بعینہ یہ معنی حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں میں نے حضرت قاسم بن محمد سے سنا وہ لوگوں کی اس بات کا ذکر رہے تھے کہ سینگی لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے انھوں نے فرمایا اگر کوئی شخص اپنے ہاتھ یا جسم کے کسی اور حصے سے خون نکالے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اس پر حضرت سالم نے فرمایا میں روزہ دار کے لیے سینگی لگوانا اس لیے ناپسند کرتا ہوں کہ کہیں وہ بیہوش ہو کر روزہ نہ توڑ بیٹھے۔

حضرت ابو اشعث کی تاویل میں جس معنی کا ذکر کیا گیا ہے وہ زیادہ مناسب ہے کیونکہ اگر ممانعت کی وجہ صرف کمزوری

لو كان هو المقصود بالنهي إليه لما كان المحجوم داخلا في ذلك فإذا كان الحاجم والمحجوم قد جمعا في ذلك أشبه أن يكون ذلك لمعنى واحد هما فيه سواء مثل الغيبة التي هما فيها سواء كما قال أبو الأشعث وقد روي أيضا عن الشعبي وإبراهيم أنهما قالا إنما كرهت من أجل الضعف أيضا.

ہوتی تو سینگی لگوانے والا اس میں شامل نہ ہوتا پس سبب اس میں سینگی لگانے اور لگوانے والا دونوں شامل ہیں تو وہی سبب زیادہ مناسب ہوگا جو دونوں میں پایا جائے مثلاً غیبت کہ وہ دونوں میں برابر ہے جیسا کہ حضرت ابو الاشعث نے فرمایا۔

حضرت شعبی اور حضرت ابراہیم سے بھی مروی ہے انہوں نے فرمایا یہ کمزوری پیدا ہونے کے باعث مکروہ ہے۔

١٠٥٠- حدثنا يزيد هو ابن سنان قال ثنا يحيى القطان قال ثنا الأعمش قال سألت إبراهيم عن الحجامة للصائم فقال إنما كرهت من أجل الضعف.

حضرت اعمش فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم سے روزہ دار کے سینگی لگوانے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں کمزوری کے باعث اسے مکروہ جانتا ہوں۔

١٠٥١- حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد قال أنا داود عن الشعبي أن الحسن بن علي احتجم وهو صائم وقال الشعبي إنما كرهت الحجامة لأنها تضعف.

حضرت شعبی سے مروی ہے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے روزے کی حالت میں سینگی لگوائی۔ حضرت شعبی فرماتے ہیں میں سینگی لگوانا اس لیے ناپسند کرتا ہوں کہ یہ کمزور کر دیتی ہے۔

١٠٥٢- وقد روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في إباحة الحجامة للصائم ما حدثنا ابن أبي داود قال ثنا أبو معمر قال ثنا عبد الوارث عن أيوب عن عكرمة عن ابن عباس قال احتجم رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو صائم.

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روزہ دار کے لیے سینگی لگوانے میں روایات آئی ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں سینگی لگوائی۔

١٠٥٣- حدثنا ربيع الجيزي قال ثنا أبو الأسود وهو النضر بن عبد الجبار المرادي قال أنا ابن لهيعة عن جعفر بن ربيعة عن عكرمة عن ابن عباس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله.

حضرت جعفر بن ربیعہ، حضرت عکرمہ سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٠٥٤- حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال حدثني ابن أبي ذئب عن الحسن بن يزيد عن عكرمة عن ابن عباس عن رسول الله صلى الله عليه

حضرت حسن بن یزید، حضرت عکرمہ سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ۔

حضرت میمون بن مہران، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام اور روزے کی حالت میں سینگی لگوائی۔

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا مَسْعُوْدُ بْنُ سَعْدٍ الْجُعْفِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ۔

حضرت مقسم، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان سینگی لگوائی جب کہ آپ نے احرام باندھا ہوا اور روزہ رکھا ہوا تھا۔

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَاصِمٌ وَاَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيْدَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت سفیان، حضرت یزید سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ۔

حضرت مقسم، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں سینگی لگوائی۔

۱۰۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَزَادَ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ۔

حضرت عبد العزیز بن مسلم، حضرت یزید بن ابی زیاد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ کیا کہ آپ روزہ دار اور محرم تھے۔

۱۰۶۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اِحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ۔

حضرت حکم، حضرت مقسم سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے روزے کی حالت میں مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان سینگی لگوائی۔

۱۰۶۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابوطیبہ نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو سینگی لگائی اور آپ

فهدٌ قال ثنا القاسم بن مالك عن عاصم عن أنس أن أبا طيبة حجم رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو صائم فأعطاه أجره ولو كان حراما ما أعطاه۔

روزے کی حالت میں تھے آپ نے اس کی اجرت بھی عطا فرمائی اگر یہ کام حرام ہوتا تو آپ اجرت عطا نہ فرماتے۔

فدل فعله هذا صلى الله عليه وسلم على أن الحجامة لا تفطر الصائم ولو كانت مما يفطر الصائم إذاً لما احتجم وهو صائم. فهذا وجه هذا الباب من طريق تصحيح الآثار وأما وجهه من طريق النظر فإنا رأينا خروج الدم أغلظ أحواله أن يكون حدثاً ينتقض به الطهارة وقد رأينا الغائط والبول خروجهما حدث ينتقض به الطهارة ولا ينقض الصيام فالنظر على ذلك أن يكون الدم كذلك وقد رأينا الصائم لا يفطره فصد العرق فالحجامة في النظر أيضاً كذلك وهو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى۔

تو آپ کا عمل اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ سینگی سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگر یہ روزے کے مفسدات میں سے ہوتی تو آپ روزے کی حالت میں سینگی نہ لگواتے۔ صحیح روایات کے طریقے پر اس باب کا بیان یہ ہے اور غور و فکر کے طریقے پر یوں ہے کہ ہم دیکھتے ہیں خون کے نکلنے کی سخت ترین صورت یہ ہے کہ اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جبکہ پاخانے اور پیشاب کے نکلنے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے لیکن روزہ نہیں ٹوٹتا تو قیاس کا تقاضا ہے کہ خون کا حکم بھی یہی ہو نیز ہم دیکھتے ہیں کہ رگ سے خون نکالنے کی صورت میں روزہ نہیں ٹوٹتا تو قیاس کے مطابق سینگی لگوانا بھی اسی طرح ہے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

١٠٦٢- وقد حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن يحيى بن سعيد أن سالم بن عبد الله والقاسم بن محمد كانا لا يريان بالحجامة للصائم بأساً وقالا أرأيت لو احتجم على ظهر كفه أكان ذلك يفطره۔

حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں حضرت سالم بن عبداللہ اور قاسم بن محمد رضی اللہ عنہم روزہ دار کے لیے سینگی لگوانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے وہ فرماتے ہیں تمہارا کیا خیال ہے اگر کوئی شخص ہتھیلی کی پشت سے خون نکلوائے تو کیا اس سے اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (یعنی نہیں ٹوٹے گا)۔

باب ١٣٣ الرجل يصبح في يوم من شهر رمضان جنباً هل يصوم أم لا

جنابت کی حالت میں صبح کرنے والا روزہ رکھے یا نہ

١٠٦٣- حدثنا يونس قال أنا ابن وهب أن مالكاً أخبره عن سُمَيٍّ مولى أبي بكر أنه سمع أبا بكر بن عبد الرحمن يقول كنت أنا

حضرت ابوبکر کے آزاد کردہ غلام حضرت سمی فرماتے ہیں کہ انھوں نے حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے ہیں میں اور میرے والد ماجد امیر مدینہ مروان

وَأَنَا عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ فَذُكِرَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ مَنْ أَصْبَحَ جُنُبًا أَفْطَرَ ذَلِكَ الْيَوْمَ فَقَالَ مَرْوَانُ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ لَتَذْهَبَنَّ إِلَى أُمَّيِ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ فَتَسْأَلُهُمَا عَنْ ذَلِكَ قَالَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَذَهَبْتُ مَعَهُ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ قَالَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّا كُنَّا عِنْدَ مَرْوَانَ فَذُكِرَ لَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ مَنْ أَصْبَحَ جُنُبًا أَفْطَرَ ذَلِكَ الْيَوْمَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ بِئْسَ مَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ أَتَرْغَبُ عَمَّا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ قَالَتْ فَأَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُومُ ذَلِكَ الْيَوْمَ قَالَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَرَجْنَا حَتَّى جِئْنَا إِلَى مَرْوَانَ فَذَكَرَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ مَا قَالَتَا فَقَالَ مَرْوَانُ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ لَتَرْكَبَنَّ دَابَّتِي فَإِنَّهَا بِالْبَابِ فَلْتَذْهَبَنَّ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَإِنَّهُ بِأَرْضِهِ بِالْعَقِيقِ فَلْتُخْبِرَنَّهُ بِذَلِكَ فَرَكِبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَرَكِبْتُ مَعَهُ حَتَّى أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَتَحَدَّثَ مَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ سَاعَةً ثُمَّ ذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا عِلْمَ لِي بِذَلِكَ إِنَّمَا أَخْبَرَنِيهِ مُخْبِرٌ۔

۱۰۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ أَصْبَحْتُ جُنُبًا وَأَنَا أُرِيدُ الصَّوْمَ فَأَتَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لِي أَفْطِرْ فَأَتَيْتُ مَرْوَانَ فَسَأَلْتُهُ

بن حکم کے پاس تھے جو مدینہ کے امیر تھے تو کسی نے ذکر کیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے جو شخص جنابت کی حالت میں صبح کرے وہ اس دن کا روزہ نہ رکھے مروان نے کہا میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ ام المومنین حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما کے پاس جائیں اور ان دونوں سے اس بارے میں پوچھیں حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں، حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے اور میں بھی ان کے ساتھ گیا یہاں تک کہ ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عبدالرحمٰن نے ان کی خدمت میں سلام پیش کرنے کے بعد عرض کیا اے ام المومنین ہم مروان کے پاس تھے اس کے سامنے ذکر کیا گیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے جو شخص حالت جنابت میں صبح کرے وہ اس دن روزہ نہ رکھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے عبدالرحمٰن! حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اچھی بات نہیں کی کیا تم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے اعراض کرو گے انہوں نے عرض کیا اللہ کی قسم نہیں، ام المومنین نے فرمایا میں گواہی دیتی ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) جماع کی وجہ سے جنبی ہوتے تھے احتلام کی وجہ سے نہیں[1] پھر اس دن کا روزہ رکھتے فرماتے ہیں پھر ہم نکلے حتیٰ کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے ان سے اس کے بارے میں پوچھا انہوں نے بھی وہی جواب دیا جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دیا تھا پھر ہم وہاں سے نکل کر مروان کے پاس آئے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے اسے ان دونوں کا قول بتایا مروان نے کہا اے ابومحمد! میں تمہیں قسم دیتا ہوں آپ میری سواری پر جو میرے دروازے پر موجود ہے سوار ہو کر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جائیں وہ مقام عقیق میں اپنی زمین میں ہیں انہیں یہ بات بتائیں حضرت عبدالرحمٰن سوار ہوئے اور میں بھی ان کے ساتھ سوار ہو کر چلا حتیٰ کہ ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ

حضرت یعلیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حالت جنابت میں صبح کی اور میں روزہ رکھنا چاہتا تھا میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اس بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا روزہ نہ رکھو پھر میں مروان کے پاس آیا اس سے پوچھا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

[1] چونکہ احتلام میں شیطانی اثر ہوتا ہے لہٰذا انبیاء کرام اس سے پاک ہیں۔ ۱۲ ہزاروی

فاخبرته بقول ابی هریرة فبعث عبد الرحمن بن الحارث الی عائشة فسالها فقالت كان النبی صلی الله علیه وسلم یخرج لصلوة الفجر وراسه یقطر من جماع ثم یصوم ذلك الیوم فرجع الی مروان فاخبره فقال ایت ابا هریرة فاخبره فاتاه فاخبره فقال اما انی لم اسمعه من النبی صلی الله علیه وسلم انما حدثنیه الفضل عن النبی صلی الله علیه وسلم۔

۱۰۶۵- حدثنا علی بن شیبة قال ثنا یزید بن هرون قال انا ابن عون فذكر باسناده نحوه قال ابن عون فقلت لرجاء من حدثك عن یعلی قال ایای حدث یعلی۔

بیان المسئلة

قال ابوجعفر فذهب ذاهبون الی ما روی ابوهریرة من ذلك عن الفضل عن النبی صلی الله علیه وسلم فقالوا به وقلدوه وخالفهم فی ذلك آخرون فقالوا یغتسل ویصوم یومه ذلك وذهبوا فی ذلك الی ما رویناه فی الفصل الاول عن عائشة وام سلمة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم۔

۱۰۶۶- والی ما حدثنا ابوبكرة قال ثنا ابوداود وروح قالا ثنا شعبة عن الحكم قال سمعت ابا بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام یحدث عن ابیه قال دخلت علی عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم فاخبرتنی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم كان یصبح جنبا ثم یغتسل ثم یغدو الی المسجد وراسه یقطر ثم یصوم ذلك الیوم

کی بات میں بتائی اس نے حضرت عبدالرحمن بن حارث کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا انہوں نے ام المؤمنین سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے لیے تشریف لے جاتے تو آپ کے سر انور سے جماع کے غسل کے سبب بال کے قطرات ٹپک رہے ہوتے پھر آپ اس دن روزہ رکھتے۔ پھر وہ حضرت عبدالرحمن مروان کے پاس آئے اور اسے خبر دی تب اس نے کہا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ انہوں نے فرمایا میں نے اس سلسلے میں نبی اکرم

حضرت یزید بن ہارون فرماتے ہیں حضرت ابن عون نے ہمیں بتایا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا حضرت یزید بن ہارون فرماتے ہیں ہمیں حضرت ابن عون نے بتایا کہ میں نے حضرت رجاء سے پوچھا آپ سے حضرت یعلیٰ کی روایت

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض حضرات نے اس حدیث کو اپنایا جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی انہوں نے اس حدیث کو اختیار کیا۔ — لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ وہ شخص (جنبی) غسل کرے اور اس دن کا روزہ رکھے وہ اس سلسلے میں حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کرتے ہیں۔

وہ اس حدیث کو بھی اپناتے ہیں حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) حالت جنابت میں صبح کرتے پھر غسل فرماتے اور مسجد کی طرف تشریف لے جاتے اور آپ کے سر انور سے (پانی کے) قطرے ٹپک رہے ہوتے پھر اس دن کا روزہ رکھ لیتے (فرماتے ہیں) ہم نے یہ بات مروان کو بتائی تو اس نے کہا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو جاکر بتاؤ (فرماتے

فَاَخْبَرْتُهُ مَرْوَانَ فَقَالَ اِیْتِ اَبَا هُرَیْرَةَ فَاَخْبِرْهُ بِذٰلِكَ فَقُلْتُ اِنَّهُ لِیْ صَدِیْقٌ فَاَعْفِنِیْ فَقَالَ عَزَمْتُ عَلَیْكَ لَتَاْتِیَنَّهُ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاَبِیْ اِلٰی اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَاَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ عَائِشَةُ اَعْلَمُ مِنِّیْ قَالَ شُعْبَةُ وَفِی الصَّحِیْفَةِ اَعْلَمُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنِّیْ۔

١٠٦٧- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ اَنَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَخِیْهِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ كَانَ یَصُوْمُ وَلَا یُفْطِرُ فَدَخَلَ عَلٰی اَبِیْهِ یَوْمًا وَهُوَ مُفْطِرٌ فَقَالَ لَهُ مَا شَاْنُكَ الْیَوْمَ مُفْطِرًا قَالَ اِنِّیْ اَصَابَتْنِیْ جَنَابَةٌ فَلَمْ اَغْتَسِلْ حَتّٰی اَصْبَحْتُ فَاَفْتَانِیْ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَنْ اُفْطِرَ فَاَرْسَلُوْا اِلٰی عَائِشَةَ یَسْاَلُوْنَهَا فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُصِیْبُهُ الْجَنَابَةُ فَیَغْتَسِلُ بَعْدَ مَا یُصْبِحُ ثُمَّ یَخْرُجُ وَرَاْسُهُ یَقْطُرُ مَاءً فَیُصَلِّیْ لِاَصْحَابِهٖ ثُمَّ یَصُوْمُ ذٰلِكَ الْیَوْمَ۔

١٠٦٨- حَدَّثَنَا عَلِیٌّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ ثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ عَنْ اَبِیْ عِیَاضٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ بَعَثَهُ اِلٰی اُمِّ سَلَمَةَ وَعَائِشَةَ قَالَ فَلَقِیْتُ غُلَامَهَا نَافِعًا یَعْنِیْ اُمَّ سَلَمَةَ قَالَ فَاَرْسَلْتُهُ اِلَیْهَا فَرَجَعَ اِلَیَّ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَیْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ یُصْبِحُ صَائِمًا ثُمَّ اَتٰی عَائِشَةَ فَاَرْسَلَ اِلَیْهَا غُلَامَهَا ذَكْوَانَ اَبَا عَمْرٍو فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَیْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ یُصْبِحُ صَائِمًا فَاَتَیْتُ مَرْوَانَ بْنَ

ہیں) میں نے کہا کہ وہ میرے دوست ہیں لہٰذا مجھے معاف کیجئے اس نے کہا میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم ان کے پاس ضرور جاؤ حضرت ابو بکر فرماتے ہیں، میں اور میرے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھیں یہ بات بتائی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مجھ سے زیادہ علم رکھتی ہیں حضرت شعبہ (راوی) فرماتے ہیں؎

حضرت عمر بن عبد الرحمٰن اپنے بھائی حضرت ابو بکر بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مسلسل روزے رکھتے اور ناغہ نہ کرتے ایک دن وہ اپنے والد کے پاس گئے اور ان کا روزہ نہیں تھا انھوں نے پوچھا کیا وجہ ہے آج تمہارا روزہ نہیں ہے انھوں نے بتایا کہ میں جنبی تھا اور صبح تک غسل نہ کیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے روزہ چھوڑنے کا حکم دیا پھر انھوں نے کسی کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کہ ان سے اس کے بارے میں پوچھیں تو حضرت ام المؤمنین نے فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جنبی ہوتے تو صبح کے بعد غسل فرماتے پھر تشریف لے جاتے اور آپ کے سر انور سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوتے۔ صحابہ کرام کو نماز پڑھاتے پھر اس دن کا روزہ رکھتے۔

حضرت عبد الرحمٰن بن حارث بن ہشام فرماتے ہیں کہ مروان بن حکم نے ان کو حضرت ام سلمہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا فرماتے ہیں میری ملاقات حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام حضرت نافع سے ہوئی میں نے ان کو حضرت ام المؤمنین کی خدمت میں بھیجا انھوں نے واپس آکر مجھے بتایا کہ وہ فرماتی ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) جنابت کی حالت میں صبح کرتے لیکن یہ احتلام کی وجہ سے نہ تھا۔ پھر آپ روزہ رکھتے۔ پھر وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کی خدمت میں ان کے غلام ابو عمرو ذکوان کو بھیجا تو انھوں نے بتایا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) احتلام کے بغیر جنبی ہوتے، پھر صبح روزہ رکھو

؎ یعنی میری یاد میں ہے کہ انھوں نے فرمایا وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مجھ سے زیادہ جانتی ہیں۔

الحكم فأخبرته بقولهما فقال أقسمت عليك لتأتين أبا هريرة فلتخبرنه بقولهما فأتيته فأخبرته فقال هن أعلم.

١٠٦٩ - حدثنا يونس قال ثنا سفيان عن سمي عن أبي بكر عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصبح جنبا ثم يصوم ذلك اليوم.

١٠٧٠ - حدثنا فهد قال ثنا الحسن بن الربيع قال ثنا أبو الأحوص عن الأعمش عن عمارة عن أبي بكر بن عبد الرحمن قالت عائشة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج إلى صلوة الفجر ورأسه يقطر من غسل الجنابة ثم يصوم يومه.

١٠٧١ - حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو عاصم قال ثنا ابن جريج قال أخبرني ابن شهاب عن أبي بكر بن عبد الرحمن عن عائشة وأم سلمة زوجي النبي صلى الله عليه وسلم أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يدركه الفجر وهو جنب ثم يصوم.

١٠٧٢ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا أبو الوليد قال ثنا ليث بن سعد عن الزهري عن عبد الرحمن ابن الحارث بن هشام عن أبي بكر بن عبد الرحمن عن أبيه عن عائشة وأم سلمة زوجي النبي صلى الله عليه وسلم أنهما حدثتاه عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

١٠٧٣ - حدثنا يونس قال أنا ابن وهب أن مالكا أخبره عن عبد ربه بن سعيد عن أبي بكر بن عبد الرحمن عن عائشة وأم سلمة عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله وزاد في رمضان.

بیٹھے وہ فرماتے ہیں میں مروان بن الحکم کے پاس آیا اور ان دونوں کی بات بتائی اس نے کہا میں تجھے قسم دیتا ہوں حضرت ابوہریرہ کے پاس جا کر انہیں ان دونوں کا قول بتاؤ چنانچہ میں نے حاضر ہو کر ان کو

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں صبح کرتے پھر اس دن کا روزہ رکھتے۔

حضرت ابوبکر بن عبد الرحمٰن فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے لیے تشریف لے جاتے اور غسل جنابت کی وجہ سے آپ کے سر انور سے قطرے ٹپک رہے ہوتے پھر اس دن روزہ رکھتے۔

حضرت ابوبکر بن عبد الرحمٰن، حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) فجر کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتے پھر روزہ بھی رکھ لیتے۔

حضرت ابوبکر بن عبد الرحمٰن اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں ان دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت عبد ربہ بن سعید، حضرت ابوبکر بن عبد الرحمٰن سے وہ حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں انہوں نے "رمضان میں" کے الفاظ کا اضافہ کیا۔

۱۰۷۴ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهُ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت سمی، حضرت ابوبکر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۷۵ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۰۷۶ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمٰنَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

حضرت عطاء، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۰۷۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

حضرت ابوصالح، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۰۷۸ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُثْمَانَ الْقُرَشِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

حضرت ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۰۷۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ عَطَاءٍ قَالَ اَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَامِرِ بْنِ اَبِيْ اُمَيَّةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ اَيْضًا۔

حضرت عامر بن ابوامیہ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۰۸۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ہمام، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۰۸۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت سعید بن ابی عروبہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۸۲ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا

حضرت شعبہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت

قال ثنا شعبة ح وحدثنا يزيد هو ابن سنان قال ثنا يحيى القطان قال ثنا شعبة عن قتادة فذكر بإسناده مثله وزاد فرد أبو هريرة فتياه على هذا الخبر۔

قالوا فلما تواترت الآثار بما ذكرنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يجز لنا خلاف ذلك إلى غيره **فكان** من حجة أهل المقالة الأولى عليهم في ذلك أن قالوا هذا الذي روته أم سلمة وعائشة إنما أخبرتا به عن فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم وأخبر الفضل في حديث أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ما قد خالف ذلك فقد يجوز أن يكون كان حكم النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك على ما ذكرت عائشة وأم سلمة في حديثيهما ويكون حكم سائر الناس على ما ذكره الفضل عن النبي صلى الله عليه وسلم فيكون الخبران غير متضادين على ما يخرج عليه معاني الآثار فكان الحجة للآخرين عليهم أن أبا هريرة هو الذي روى حديث الفضل وقد رجع عن فتياه إلى قول عائشة وأم سلمة وعد ذلك أولى مما حدثه الفضل عن النبي صلى الله عليه وسلم فهذه حجة في هذا الباب وحجة أخرى أنا قد وجدنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يدل على أن حكم الناس في ذلك أيضا كحكمه۔

۱۰۸۳۔ **حدثنا** يونس قال أنا ابن وهب أن مالكا أخبره عن عبد الله بن معمر الأنصاري عن أبي يونس مولى عائشة عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أن رجلا قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم وهو واقف على الباب وأنا أسمع يا رسول الله إني أصبح جنبا وأنا

کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ کیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس خبر پر اپنے فتویٰ سے رجوع کر لیا۔

وہ (محدثین کرام) فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ مذکورہ روایات تواتر کے ساتھ آئی ہیں تو ہمارے لیے اس کے خلاف دوسری طرف جانا جائز نہیں۔ ان کے خلاف پہلے گروہ کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ام سلمہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما کی روایت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے بارے میں خبر ہے جبکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت میں حضرت فضل کی خبر اس کے خلاف ہے تو ہو سکتا ہے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے وہی حکم ہے جس کا ذکر حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے اپنی روایات میں کیا ہے اور عام لوگوں کے لیے وہ حکم ہو جو حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ معانی روایت کی اس توجیہ پر احادیث باہم متضاد نہیں ہوں گی۔ لیکن دوسرے حضرات ان کے خلاف یوں دلیل دیتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جو حضرت فضل رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کرتے ہیں اپنے فتویٰ سے حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما کے قول کی طرف رجوع کر لیا اور اس حدیث کو حضرت فضل رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اولیٰ قرار دیا۔ پس اس باب میں یہی حجت ہے۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر دلالت ملتی ہے کہ اس سلسلے میں عام لوگوں کے لیے بھی وہی حکم ہے جو آپ کے لیے ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام حضرت ابویونس بیان کرتے ہیں ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا اور آپ دروازے میں کھڑے تھے اور میں سن رہا تھا یا رسول اللہ! میں نے حالت جنابت میں صبح کی اور میں روزہ رکھنا چاہتا ہوں۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بھی صبح کے وقت جنبی تھا اور روزہ رکھنے کا ارادہ بھی تھا پس میں نے غسل کیا اور روزہ رکھ لیا۔ اس نے عرض کیا:

أُرِيدُ الصَّوْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُصْبِحُ جُنُبًا وَأَنَا أُرِيدُ الصَّوْمَ فَأَغْتَسِلُ وَأَصُومُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ لَسْتَ مِثْلَنَا قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَعْلَمَكُمْ بِمَا أَتَّقِي۔

فَلَمَّا كَانَ جَوَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذٰلِكَ السَّائِلِ هُوَ إِخْبَارُهُ عَنْ فِعْلِ نَفْسِهِ فِي ذٰلِكَ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَهُ فِي ذٰلِكَ وَحُكْمَ غَيْرِهِ سَوَاءٌ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ تَصْحِيحِ مَعَانِي الْآثَارِ **وَأَمَّا** وَجْهُهُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فِي ذٰلِكَ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ أَجْمَعُوا أَنَّ صَائِمًا لَوْ نَامَ نَهَارًا فَأَجْنَبَ أَنَّ ذٰلِكَ لَا يُخْرِجُهُ عَنْ صَوْمِهِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ أَنَّهُ هَلْ يَكُونُ دَاخِلًا فِي الصَّوْمِ وَهُوَ كَذٰلِكَ أَوْ يَكُونُ حُكْمُ الْجَنَابَةِ إِذَا طَرَأَتْ عَلَى الصَّوْمِ خِلَافَ حُكْمِ الصَّوْمِ إِذَا طَرَأَ عَلَيْهَا فَرَأَيْنَا الْأَشْيَاءَ الَّتِي تَمْنَعُ مِنَ الدُّخُولِ فِي الصَّوْمِ مِنَ الْحَيْضِ وَالنِّفَاسِ إِذَا طَرَأَ ذٰلِكَ عَلَى الصَّوْمِ أَوْ طَرَأَ عَلَيْهِ الصَّوْمُ فَهُوَ سَوَاءٌ **أَلَا تَرٰى** أَنَّهُ لَيْسَ لِحَائِضٍ أَنْ تَدْخُلَ فِي الصَّوْمِ وَهِيَ حَائِضٌ وَأَنَّهَا لَوْ دَخَلَتْ فِي الصَّوْمِ طَاهِرًا ثُمَّ طَرَأَ عَلَيْهَا الْحَيْضُ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ أَنَّهَا بِذٰلِكَ خَارِجَةٌ مِنَ الصَّوْمِ فَكَانَتِ الْأَشْيَاءُ الَّتِي تَمْنَعُ مِنَ الدُّخُولِ فِي الصَّوْمِ هِيَ الْأَشْيَاءُ الَّتِي إِذَا طَرَأَتْ عَلَى الصَّوْمِ أَبْطَلَتْهُ وَكَانَتِ الْجَنَابَةُ إِذَا طَرَأَتْ عَلَى الصَّوْمِ بِاتِّفَاقِهِمْ جَمِيعًا لَمْ تُبْطِلْهُ **فَالنَّظَرُ** عَلَى مَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ إِذَا طَرَأَ عَلَيْهَا الصَّوْمُ لَمْ تَمْنَعْ مِنَ الدُّخُولِ فِيهِ فَثَبَتَ

یا رسول اللہ! آپ ہماری طرح نہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے اگلوں پچھلوں کے گناہ بخش دیئے۔ اس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غضب ناک ہو گئے اور فرمایا اللہ کی قسم! مجھے امید ہے کہ میں تم سب سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں اور مجھے تقویٰ کا بھی تم سے زیادہ علم ہے۔

جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سائل کو جواب دینا اپنی ذات کے بارے میں تھا تو اس سے ثابت ہوا کہ اس سلسلے میں آپ کا اور دوسرے لوگوں کا حکم ایک ہی تھا معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے اس باب کا بیان یہ تھا اور غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان اس طرح ہے کہ ہم دیکھتے ہیں اس بات پر اجماع ہے کہ اگر روزہ دار دن کو سو جائے اور پھر وہ جنبی ہو جائے تو اس سے اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا پس ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں کیا وہ شخص جو حالت جنابت میں روزہ شروع کرتا ہے اس کا حکم اس کے خلاف ہے جو روزے کی حالت میں جنبی ہوتا ہے تو ہم نے ان باتوں کو دیکھا جو روزہ شروع کرنے سے مانع ہیں مثلاً حیض اور نفاس کہ اگر وہ روزے کی حالت میں شروع ہوں یا روزہ رکھنے سے پہلے موجود ہوں دونوں صورتوں میں برابر ہیں۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حائضہ عورت، روزہ نہیں رکھ سکتی اور اگر وہ طہارت کی حالت میں روزہ رکھے پھر اسے حیض آجائے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے تو جن باتوں کی وجہ سے روزہ شروع کرنا جائز نہیں وہ روزے کی حالت میں طاری ہو جائیں تو اسے توڑ دیتی ہیں تو اس بات پر اتفاق ہے کہ روزے کی حالت میں جنابت سے روزہ نہیں ٹوٹتا، پس جیسا کہ ہم نے ذکر کیا قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ روزے سے پہلے جنابت کا پایا جانا روزہ شروع کرنے سے مانع نہیں تو اس سے وہ بات ثابت ہو گئی جو حضرت ام سلمہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایات کے موافق ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بِذٰلِكَ مَا قَدْ وَافَقَ مَا رَوَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ وَعَائِشَةُ وَهٰذَا الْقَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

بَابُ ۳۴ الرَّجُلِ يَدْخُلُ فِي الصِّيَامِ تَطَوُّعًا ثُمَّ يُفْطِرُ

نفلی روزہ شروع کرکے توڑنا

۱۰۸۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالُوْا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ أُمِّ هَانِئٍ أَوْ ابْنِ بِنْتِ أُمِّ هَانِئٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا صَائِمَةٌ فَنَاوَلَنِيْ فَضْلَ شَرَابِهِ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ كُنْتُ صَائِمَةً وَإِنِّيْ كَرِهْتُ أَنْ أَرُدَّ سُؤْرَكَ فَقَالَ إِنْ كَانَ مِنْ قَضَاءِ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ فَصُوْمِيْ يَوْمًا مَكَانَهُ وَإِنْ كَانَ تَطَوُّعًا فَإِنْ شِئْتِ فَاقْضِيْهِ وَإِنْ شِئْتِ فَلَا تَقْضِيْهِ۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئی اور میں نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ آپ نے مجھے اپنا بچا ہوا مشروب عطا فرمایا میں نے نوش کیا پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے تو روزہ رکھا تھا لیکن میں نے آپ کا بچا ہوا واپس کرنا مناسب نہ سمجھا آپ نے فرمایا اگر رمضان المبارک کا قضا روزہ رکھا تھا تو اسے کسی دن اس کی جگہ روزہ رکھ لینا اور اگر نفلی روزہ تھا تو اگر چاہو تو رکھ لینا اور اگر چاہو تو قضا نہ کرنا۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا فَزَعَمُوْا أَنَّ مَنْ دَخَلَ فِيْ صَوْمٍ تَطَوُّعًا ثُمَّ أَفْطَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْ عُذْرٍ أَنَّهُ لَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا عَلَيْهِ قَضَاءُ يَوْمٍ مَكَانَهُ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى أَنَّ حَدِيْثَ أُمِّ هَانِئٍ إِنَّمَا رَوَاهُ كَمَا ذَكَرُوْا حَمَّادُ

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے۔ ان کے خیال میں جو شخص نفلی روزہ رکھنے کے بعد اسے عذر کی وجہ سے یا عذر کے بغیر توڑ دیتا ہے اس پر قضا نہیں۔ —— لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس کے ذمے ایک دن کی قضا ہے۔ پہلے گروہ کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کی حدیث حماد بن سلمہ نے روایت کی ہے جب کہ ان کے علاوہ حضرات جو

بن سلمة وقد رواه غيره ممن ليس في الضبط بدونه على خلاف ذلك -

۱۰۸۵ - حدثنا احمد بن داود قال ثنا مسدد ح وحدثنا ابن ابي داود قال ثنا المقدمي قالا ثنا ابو عوانة عن سماك بن حرب عن ابن ام هانئ عن جدته ام هانئ سمعه منها قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتي بشراب يوم فتح مكة فناولني فشربته وكنت صائمة فكرهت ان ارد فضل سؤره فقلت يا رسول الله اني كنت صائمة فقال لها تقضين عنك شيئا قالت لا قال فلا يضرك -

۱۰۸۶ - حدثنا سليمان بن شعيب قال ثنا اسد بن موسى قال ثنا ابو عوانة فذكر باسناده مثله -

۱۰۸۷ - حدثنا سليمان بن شعيب قال ثنا اسد قال ثنا قيس بن الربيع عن سماك بن حرب عن رجل من آل جعدة بن هبيرة عن جدته ام هانئ قالت دخلت انا وفاطمة على رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة فجلست عن يمينه فدعا بشراب فشرب ثم ناولني فشربت وانا صائمة فقلت يا رسول الله ما اراني الا قد اثمت اوا تيت حنثا عرضت على وانا صائمة فكرهت ان ارد عليك فقال هل كنت تقضين يوما من رمضان فقالت لا قال فلا باس -

۱۰۸۸ - حدثنا فهد قال ثنا الحسن بن الربيع ح وحدثنا روح بن الفرج قال ثنا يوسف بن عدي قالا ثنا ابو الاحوص عن سماك عن ابن ام هانئ عن ام هانئ عن النبي صلى الله عليه وسلم

یادداشت میں ان سے کم نہیں اس کے خلاف روایت کرتے ہیں۔

حضرت سماک بن حرب حضرت ام ہانی کے بیٹے (نواسہ مراد ہے) اپنی نانی ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ان سے سنا وہ فرماتی ہیں فتح مکہ کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشروب پیش کیا گیا آپ نے مجھے عطا فرمایا تو میں نے اسے نوش کیا حالانکہ میں روزے سے تھی میں نے آپ کا جھوٹا واپس لوٹانا پسند نہ کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے روزہ رکھا ہوا تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی روزے کی قضا کر رہی تھیں؟ عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا پھر نہیں کوئی نقصان نہیں۔

حضرت اسد بن موسیٰ فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابو عوانہ نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سماک بن حرب آل جعدہ بن ہبیرہ کے ایک شخص سے اور وہ اپنی نانی حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فتح مکہ کے دن نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ میں آپ کی دائیں جانب بیٹھ گئی آپ نے پانی طلب کیا اسے نوش فرمایا پھر مجھے پکڑا دیا میں نے پی لیا حالانکہ میں روزے سے تھی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا خیال ہے میں گناہ گار ہو گئی ہوں یا میں نے گناہ کا ارتکاب کیا ہے آپ نے مجھے پانی عنایت فرمایا اور میں نے روزہ رکھا ہوا تھا میں نے واپس کرنا پسند نہ کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم رمضان المبارک کا کوئی ہو روزہ قضا کر رہی تھیں انھوں نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

حضرت ابو الاحوص حضرت سماک بن حرب سے وہ حضرت ام ہانی سے اور وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں البتہ انہوں نے فرمایا کہ یوں تمہیں نقصان نہ ہو گا۔

نحوه غير انه قال فلا يضرك۔

فقد خالفهم ما روى قيس وابو عوانة وابو الاحوص ما روى حماد بن سلمة لان حمادا قال في حديثه ان كان قضاء من شهر رمضان فصومي يوما مكانه وان كان تطوعا فان شئت فاقضيه وان شئت فلا تقضيه فكان ذلك على انه لا يجب القضاء عليها اذا كان تطوعا **وقال** الآخرون في حديثهم اتقضين شيئا من رمضان قالت لا قال فلا يضرك اي انك لست باثمة في افطارك من هذا التطوع وليس في ذلك ما ينفي ان يكون عليها قضاء يوم مكانه فقد اضطرب حديث سماك هذا **ثم** نظرنا هل روي عن غيره مما فيه دلالة على شيء من ذلك۔

۱۰۸۹ - **فاذا** ربيع الجيزي قد حدثنا قال ثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي قال قال عبد الله بن عمر العمري عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة قالت اصبحت انا وحفصة صائمتين متطوعتين فاهدي لنا طعام فافطرنا عليه فدخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألناه فقال اقضيا يوما مكانه۔

ففي هذا دليل على ان حكم الافطار في الصوم التطوع انه موجب للقضاء **فكان** مما يحتج به اهل المقالة الاولى في فساد هذا الحديث ان اصله ليس عن عروة عن عائشة وانما اصله موقوف على من دون عروة۔

۱۰۹۰ - **وذلك** ان يونس حدثنا قال انا ابن وهب ان مالكا اخبره عن ابن شهاب ان

پس جس طرح حضرت ابو قیس، ابو عوانہ اور ابو الاحوص نے روایت کیا ہے وہ حضرت حماد بن سلمہ کی روایت کے خلاف ہے کیونکہ حضرت حماد نے اپنی روایت میں فرمایا کہ اگر وہ رمضان المبارک کا روزہ ہے تو اس کی جگہ ایک دن کا روزہ رکھنا اور اگر نفلی روزہ ہے تو اگر چاہو قضا کرنا اور چاہو تو نہ کرنا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ نفل روزے کی قضا نہیں دوسرے حضرات اپنی روایت میں فرماتے ہیں (آپ نے پوچھا) کیا تم رمضان کے روزے کی قضا کر رہی ہو انہوں نے عرض کیا نہیں، تو آپ نے فرمایا! پھر تمہیں کوئی نقصان نہیں یعنی اس نفلی روزے کے توڑنے میں کوئی گناہ نہیں، اس حدیث میں ان کے ذمہ قضا روزہ ہونے کی نفی نہیں پس حضرت سماک رضی اللہ عنہ کی اس حدیث میں اضطراب ہے

پھر ہم نے دیکھا کہ کیا ان کے علاوہ بھی کسی سے ایسی حدیث مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہو۔

تو حضرت عروہ، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں میں اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے صبح کے وقت نفل روزہ رکھا پھر ہمیں کھانے کا تحفہ دیا گیا تو ہم نے روزہ توڑ دیا۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا اس کی جگہ کسی اور دن روزہ رکھ لینا۔

تو اس حدیث میں اس بات پر دلیل ہے کہ نفلی روزہ توڑنے سے قضا واجب ہوتی ہے۔ اس حدیث کے فساد پر پہلے قول والوں نے جو استدلال کیا ہے وہ یہ ہے کہ اصل میں یہ حدیث بواسطہ حضرت عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی نہیں، اس کی اصل یہ ہے کہ یہ حضرت عروہ سے پہلے راوی پر موقوف ہے۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں حضرت مالک نے انہیں حضرت ابن شہاب سے خبر دی کہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ

عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ اَصْبَحَتَا صَائِمَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

قَالُوْا فَهٰذَا هُوَ اَصْلُ الْحَدِيْثِ قَالُوْا وَقَدْ سُئِلَ الزُّهْرِيُّ عَنْ ذٰلِكَ هَلْ سَمِعَهٗ مِنْ عُرْوَةَ فَقَالَ لَا۔

۱۰۹۱۔ **وَذَكَرُوْا** مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ سُئِلَ الزُّهْرِيُّ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ اَصْبَحْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَقِيْلَ لَهٗ اَحَدَّثَكَ عُرْوَةُ فَقَالَ لَا۔

۱۰۹۲۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ اَحَدَّثَكَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَفْطَرَ مِنْ تَطَوُّعِهٖ فَلْيَقْضِهٖ فَقَالَ لَمْ اَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا وَلٰكِنْ حُدِّثْتُ فِيْ خِلَافَةِ سُلَيْمٰنَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ۔

۱۰۹۳۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَلٰكِنْ حَدَّثَنِيْ فِيْ خِلَافَةِ سُلَيْمٰنَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ اُنَاسٌ عَنْ بَعْضِ مَنْ كَانَ يَسْاَلُ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اَصْبَحْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ يَعْنِيْ نَحْوَ حَدِيْثِ رَبِيْعٍ الْجِيْزِيِّ۔

فَقَدْ فَسَدَ هٰذَا الْحَدِيْثُ بِمَا قَدْ دَخَلَ فِيْ اِسْنَادِهٖ مِمَّا ذَكَرْنَا۔

۱۰۹۴۔ **وَقَدْ** رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ عَائِشَةَ اَيْضًا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ مَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ

رضی اللہ عنہا نے روزہ رکھا۔ پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

وہ فرماتے ہیں اصل حدیث یہ ہے اور حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا انھوں نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے کچھ سنا ہے تو انھوں نے فرمایا نہیں۔

اور انھوں نے یوں ذکر کیا حضرت ابن عیینہ فرماتے ہیں حضرت امام زہری سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے بیان کیا انھوں نے فرمایا نہیں۔

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن شہاب (امام زہری) سے پوچھا کہ کیا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے آپ سے بیان کیا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نفلی روزہ رکھ کر توڑ دے وہ اسے قضا کرے انھوں نے فرمایا میں نے اس سلسلے میں حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے کچھ نہیں سنا لیکن سلیمان بن عبد الملک

حضرت ابوبکرہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت روح نے بیان فرمایا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ کیا "لیکن سلیمان بن عبد الملک کی خلافت میں مجھ سے ان لوگوں میں سے بعض نے بیان کیا جنھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تھا کہ انھوں نے فرمایا میں اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے روزے کی حالت میں صبح کی" پھر انھوں نے ربیع جیزی کی روایت (حدیث ۱۰۹۰) کی مثل بیان کیا۔ تو یہ حدیث اپنی سند کے اعتبار سے درست نہ ہوئی۔

اس سند کے علاوہ بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضرت یحییٰ بن سعید حضرت عمرہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں ____ انھوں نے حضرت ربیع جیزی کی حدیث کی طرح روایت کیا ہے البتہ انھوں نے فرمایا کہ حضرت

عائشة فذكر مثل حديث ربيع الجيزي في غير أنه
قال فبدرتني حفصة بالكلام وكانت ابنة أبيها.

۱۰۹۵ - حدثنا ابن أبي عمران قال ثنا أحمد
بن عيسى المصري قال ثنا ابن وهب فذكر
بإسناده مثله.

فكان مما احتج به أهل المقالة الأولى
في إسناد هذا الحديث أيضا أن حماد بن زيد
قد رواه عن يحيى بن سعيد موقوفا ليس فيه
عمرة.

۱۰۹۶ - حدثنا بذلك ابن أبي عمران قال
ثنا أبو بكرة الرمادي قال ثنا علي بن المديني
قال ثنا حماد بن زيد عن يحيى بن سعيد
بذلك يعني ولم يذكر عمرة.

۱۰۹۷ - فهذا هو أصل الحديث وقد روي
عن عائشة أيضا في هذا من غير هذا الوجه
ما حدثنا إسمعيل بن يحيى المزني قال ثنا محمد
بن إدريس الشافعي قال ثنا سفيان عن طلحة
بن يحيى ابن طلحة عن عمته عائشة بنت طلحة
عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم
قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقلت يا رسول الله إنا قد خبأنا لك حيسا
فقال أما إني كنت أريد الصوم ولكن قربيه
سأصوم يوما مكان ذلك قال محمد هو ابن
إدريس سمعت سفيان عامة مجالسي
إياه لا يذكر فيه سأصوم يوما مكان ذلك
ثم إني عرضت عليه الحديث قبل أن يموت
بسنة فأجاز فيه سأصوم يوما مكان ذلك.

ففي هذا الحديث ذكر وجوب القضاء
وفي حديث عائشة ما قد وافق ذلك وليس

م: بعض نسخوں میں ... [illegible]

حفصہ رضی اللہ عنہا نے (سوال کرنے میں) مجھ سے سبقت کی اور (ایسا کیوں نہ ہوتا) وہ اپنے باپ کی بیٹی تھیں (یعنی ان کے والد حضرت عمرؓ

حضرت احمد بن عیسیٰ مصری فرماتے ہیں ہم سے ابن وہب نے بیان کیا۔ انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

پہلے قول والوں نے اس حدیث کے فساد پر یوں بھی استدلال کیا ہے کہ حضرت حماد بن زید نے اسے حضرت یحییٰ بن سعید سے موقوفاً روایت کیا اور اس میں حضرت عمرہ کا ذکر نہیں۔

حضرت علی بن مدینی فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد بن زید نے بیان کیا انھوں نے اسے حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت کیا یعنی حضرت عمرہ کا ذکر نہیں کیا۔

تو یہ اصل حدیث ہے اس ضمن میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دوسری سند سے بھی مروی ہے۔ حضرت طلحہ بن یحییٰ بن طلحہ اپنی پھوپھی حضرت عائشہ بنت طلحہ سے اور وہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ ہم نے آپ کے لیے حیس (ایک کھانا جو کھجور، پنیر اور گھی سے تیار کیا جاتا ہے) تیار کر کے رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا میں نے روزہ رکھنے کا ارادہ کیا تھا لیکن لاؤ میں پھر کسی دن روزہ رکھ لوں گا۔

حضرت محمد (ابن ادریس) فرماتے ہیں میں نے حضرت سفیان سے اپنی اکثر مجالس میں سنا وہ اس بات کا ذکر نہیں کرتے تھے کہ (آپ نے فرمایا) میں پھر کسی دن روزہ رکھ لوں گا ——— پھر میں نے یہ حدیث ان کی وفات سے ایک سال پہلے ان کے سامنے پیش کی تو انھوں نے مجھے ان الفاظ کی بھی اجازت دے دی کہ "میں اس کی جگہ کسی دن روزہ رکھوں گا"۔

تو اس حدیث میں وجوب قضاء کا ذکر ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت بھی اس کے موافق ہے جبکہ حضرت

فی حدیث ام ھانئ ما یخالف ما قد ذکرنا فأقل أحوال حدیث عروۃ وعمرۃ عن عائشۃ أن یکون موقوفا علی من ھو دونھما وقد وافقہ حدیث متصل وھو حدیث عائشۃ بنت طلحۃ فالقول بذلک من جھۃ الحدیث أولی من القول بخلافہ **وأما** النظر فی ذلک فإنا قد رأینا أشیاء تجب علی العباد بإیجابھم إیاھا علی أنفسھم منھا الصلوۃ والصدقۃ والصیام والحج والعمرۃ فکان من أوجب شیئا من ذلک علی نفسہ فقال للہ علی کذا وکذا وجب علیہ الوفاء بذلک ورأینا أشیاء یدخل فیھا العباد فیوجبونھا علی أنفسھم بدخولھم فیھا منھا الصلوۃ والصیام والحج وما ذکرنا فکان من دخل فی حجۃ أو عمرۃ ثم أراد إبطالھا والخروج منھا لم یکن لہ ذلک وکان بدخولہ فیھا فی حکم من قال للہ علی حجۃ فعلیہ الوفاء بھا **فإن** قال قائل إنما منعناہ من الخروج منھا لأنہ یمکنہ الخروج منھا إلا بتمامھا ولیست الصلوۃ والصیام کذلک لأنھما قد یبطلان ویخرج منھما بالکلام والطعام والشراب والجماع **قیل** لہ إن الحجۃ والعمرۃ وإن کانا کما ذکرت فإنا قد رأیناک تزعم أن من جامع فیھما فعلیہ قضاؤھما والقضاء یدخل فیہ بعد خروجہ منھما فقد جعلت علیہ الدخول فی قضائھما إن شاء وإن أبی من أجل إفسادہ لھما فھذا الذی یقضیہ بدل منہ مما کان وجب علیہ بدخولہ فیہ لا بإیجاب کان فیہ قبل ذلک فلو کانت العلۃ فی لزوم

ام ہانی رضی اللہ عنہا کی روایت میں اس کے خلاف کچھ نہیں۔ حضرت عروہ اور عمرہ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت زیادہ سے زیادہ ان سے پہلے راوی پر موقوف ہی ہیں جبکہ متصل حدیث ان کے موافق ہے اور وہ حضرت عائشہ بنت طلحہ کی روایت ہے تو حدیث کے اعتبار سے یہ بات قول سے اولیٰ ہے۔

اس سلسلے میں قیاس یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں بعض امور ایسے ہیں جو بندے کے اپنے اوپر واجب کرنے سے واجب ہو جاتے ہیں ان میں سے نماز، صدقہ، روزہ، حج اور عمرہ ہیں تو جو شخص ان میں سے کسی چیز کو اپنے اوپر لازم کرتے ہوئے کہے مجھ پر اللہ کے لیے فلاں فلاں کام ہیں تو اس پر پورا کرنا واجب ہے اور بعض ایسے امور ہیں جو بندوں کے شروع کرنے سے واجب ہوتے ہیں مثلاً نماز، روزہ اور حج پس جو شخص حج یا عمرہ شروع کرنے کے بعد ان کو توڑنے اور ان سے باہر آنے کا ارادہ کرے تو اسے اس بات کا حق نہیں اور اس کام کو شروع کرنے سے وہ اس آدمی کے حکم میں ہو جاتا ہے جو کہتا ہے اللہ کے لیے مجھ پر حج ہے اور وہ اس پر لازم ہو جاتا ہے

اگر کوئی شخص کہے کہ ہم ان دو کاموں (حج اور عمرہ) سے نکلنے سے اس لیے منع کرتے ہیں کہ انھیں مکمل کیے بغیر ان سے باہر نہیں آ سکتا جبکہ نماز اور روزے کی یہ صورت نہیں، کیونکہ وہ بعض اوقات باطل ہو جاتے ہیں اور کھانے پینے اور جماع کی وجہ سے وہ ان سے خارج ہو جاتا ہے۔

اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ اگرچہ حج اور عمرے کی وہی صورت ہے جو تم ذکر کی لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارے خیال میں جو شخص ان میں جماع کرے اس پر ان کی قضا لازم ہے اور قضاء کو وہ تب شروع کرتا ہے جب وہ ان (کو توڑ کر ان) سے نکل جاتا ہے تو تم نے ان دونوں کو توڑنے کے باعث اس شخص پر قضاء کو لازم قرار دیا وہ چاہے یا نہ، تو اب جسے قضاء کر رہا ہے یہ اس عمل کا بدل ہے جو شروع کرنے سے اس پر واجب ہوا یہ نہیں کہ وہ پہلے سے اس پر واجب تھا (یعنی زبانی طور پر کہنے سے) اگر احرام باندھنے کے بعد اس پر حج اور عمرہ کے

الحجة والعمرة إياه حين أحرم بهما وبطلان الخروج منهما هي ما ذكرت من عدم رفضهما ولولا ذلك كان له الخروج منهما كما كان له الخروج من الصلوة والصيام بما ذكرنا من الأشياء التي تخرجه منهما إذا لما وجب عليه قضاؤهما لأنه غير قادر على أن لا يدخل فيه فلما كان ذلك غير مبطل عنه وجوب القضاء وكان في ذلك كمن عليه قضاء حجة قد أوجبها لله عز وجل على نفسه بلسانه كان كذلك أيضا في النظر من دخل في صلوة أو صيام فأوجب ذلك لله عز وجل على نفسه بدخوله فيه ثم خرج منه فعليه قضاؤه **ويقال** له أيضا وقد رأينا العمرة مما قد يجوز رفضها بعد الدخول فيها في قولنا وقولك وبذلك جاءت السنة عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله لعائشة دعي عنك العمرة وأهلي بالحج وسنذكر ذلك بإسناده في موضعه من كتابنا هذا إن شاء الله تعالى فلم يكن للداخل في العمرة إذا كان قادرا على رفضها والخروج منها أن يخرج منها فيبطلها ثم لا يجب عليه قضاؤها وكان من دخل فيها بغير إيجاب منه لها قبل ذلك ليس له الخروج منها قبل تمامها إلا من عذر فإن خرج منها فأبطلها بعذر أو بغير عذر فعليه قضاؤها فالصلوة والصوم أيضا في النظر كذلك ليس لمن دخل فيهما الخروج منهما وإبطالهما إلا من عذر وإن خرج منهما قبل إتمامه إياهما بعذر أو بغير عذر فعليه قضاؤهما **فهذا** هو النظر في هذا الباب وهو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد **وقد** روي مثل ذلك أيضا عن غير

واجب ہونے اور ان سے علیحدہ نہ ہونے کا سبب وہی ہے جو تم نے ذکر کیا کہ وہ انھیں چھوڑ نہیں سکتا اور اگر یہ بات نہ ہوتی تو اس کے لیے ان سے فراغت جائز تھی جیسے وہ نماز، روزے اور دیگر اعمال کو چھوڑ سکتا ہے تو اس صورت میں اس پر ان کی قضاء واجب نہ ہوگی کیونکہ وہ اس (قضاء) کو شروع کرنے پر قادر نہیں، تو جب یہ (عدم قدرت) وجوب قضاء کو باطل نہیں کرتی اور وہ اس سلسلے میں اس شخص کی طرح ہے جس کے ذمہ ایسے حج کی قضاء ہو جسے اس نے خود اپنی زبان سے اپنے اوپر لازم کیا تو قیاس کا یہی تقاضا ہے کہ جو شخص نماز اور روزے کو شروع کرے اور یوں وہ انہیں شروع کرکے رضائے الٰہی کے لیے اپنے اوپر لازم کر دے پھر انھیں چھوڑ دے تو قضاء لازم ہوگی۔

نیز اس شخص سے کہا جائے گا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ عمرہ ان کاموں میں سے ہے جسے ہمارے اور تمہارے اصحاب کے نزدیک شروع کرنے کے بعد چھوڑنا جائز ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا عمرہ چھوڑ کر حج کا احرام باندھو تو آپ کے اس ارشاد گرامی کے مطابق یہ عمل سنت سے ثابت ہے ہم اس روایت کو اس کی سند کے ساتھ اپنے مقام پر ذکر کریں گے پس ایسا نہیں ہے کہ جو شخص عمرہ کرے پھر اسے چھوڑنے پر قادر ہو اور چھوڑ بھی دے تو اس پر قضاء واجب نہ ہو اور جو شخص وجوب کے بغیر شروع کرے تو وہ اسے تکمیل کے بغیر بلا عذر نہیں چھوڑ سکتا اگر کسی عذر سے یا بلا عذر چھوڑ دے تو اس کے ذمہ قضاء ہے تو قیاس کے مطابق نماز اور روزے کا بھی یہی حکم ہے جو شخص انہیں شروع کر دے اس کے لیے بلا عذر چھوڑنا جائز نہیں اور اگر کسی عذر سے یا بغیر عذر چھوڑ دے تو اس پر قضاء لازم ہوگی۔

اس باب میں قیاس یہی ہے، حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے اور متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

فَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ اَخْبَرَ اَصْحَابَهُ اَنَّهُ صَائِمٌ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْهِمْ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَقَالُوْا اَلَمْ تَكُ صَائِمًا قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّي مَرَّتْ بِي جَارِيَةٌ لِي فَاَعْجَبَتْنِي فَاَصَبْتُهَا وَكَانَتْ حَسَنَةً هَمَمْتُ بِهَا وَاَنَا قَاضِيْهَا يَوْمًا اٰخَرَ۔

۱۰۹۹۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ الْجَصَّاصِ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ صُمْتُ يَوْمَ عَرَفَةَ فَجَهَدَنِي الصَّوْمُ فَاَفْطَرْتُ فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَقَالَ اقْضِ يَوْمًا اٰخَرَ مَكَانَهُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انھوں نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ وہ روزے سے ہیں پھر وہ باہر ان کے پاس آئے تو سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے انھوں نے عرض کیا کیا آپ کا روزہ نہیں تھا۔ انھوں نے فرمایا ہاں کیوں نہیں لیکن میرے پاس سے میری لونڈی گذری مجھے وہ پسند آگئی وہ حسین تھی میں نے اس سے جماع کیا لہٰذا میں کسی دوسرے دن اس کی قضا کروں گا۔

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے عرفہ کے دن روزہ رکھا لیکن وہ مجھ پر گراں ہوا تو میں نے توڑ دیا پھر میں نے اس کے بارے میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا اس کی جگہ کسی دوسرے دن قضا کر لینا۔

بَابُ صَوْمِ يَوْمِ الشَّكِّ [۱۳۵]

۱۱۰۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ سُلَيْمٰنُ بْنُ حَيَّانَ الْاَزْدِيُّ الْاَحْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ صِلَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَّارٍ فَاُتِيَ بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ فَقَالَ لِلْقَوْمِ كُلُوْا فَتَنَحّٰى رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَقَالَ اِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ عَمَّارٌ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

یومِ شک کا روزہ

حضرت صلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ ایک بھُونی ہوئی بکری لائی گئی۔ انھوں نے لوگوں سے فرمایا اسے کھاؤ۔ ایک شخص اہلِ مجلس سے الگ ہو گیا اور اس نے کہا میں روزے دار ہوں۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس شخص نے شک کے دن روزہ رکھا اس نے ابو القاسم (رسول اکرم) صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَكَرِهَ قَوْمٌ صَوْمَ الْيَوْمِ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَلَمْ يَرَوْا بِصَوْمِهِ تَطَوُّعًا بَاْسًا قَالُوْا وَاِنَّمَا الصَّوْمُ الْمَكْرُوْهُ فِي

بیانِ مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت کے نزدیک یومِ شک کا روزہ مکروہ ہے۔

لیکن دوسرے حضرات ان کی مخالفت کرتے ہوئے اس دن نفلی روزے رکھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ وہ کہتے ہیں اس

هذا الحديث هو الصوم على أنه من رمضان، فأما تطوعا فلا بأس به. واحتجوا في ذلك بما قد رويناه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في غير هذا الموضع من قوله لا تتقدموا رمضان بيوم ولا بيومين إلا أن يوافق ذلك صوما كان يصومه أحدكم فليصمه.

حدیث میں منع کردہ روزے کا ذکر ہے وہ' وہ روزہ ہے جسے رمضان المبارک کا روزہ سمجھ کر رکھا جائے نفل روزے میں کوئی حرج نہیں۔ انھوں نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے استدلال کیا ہے جسے ہم نے دوسری جگہ روایت کیا کہ آپ نے فرمایا رمضان المبارک سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو البتہ یہ کہ وہ اس روزے کے موافق ہو جائے جو تم میں سے کوئی رکھ رہا تھا تو اسے رکھ لے۔

كتاب مناسك الحج

احکام حج

باب ١٣٦ المرأة لا تجد محرما هل يجب عليها فرض الحج أم لا

جس عورت کو محرم نہ ملے اس پر حج فرض ہے یا نہیں۔

١١٠١- حدثنا يونس بن عبد الأعلى قال ثنا سفيان بن عيينة عن عمرو سمع أبا معبد مولى ابن عباس خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس فقال لا تسافر امرأة إلا ومعها ذو محرم ولا يدخل عليها رجل إلا ومعها ذو محرم فقام رجل فقال يا رسول الله إني قد اكتتبت في غزوة كذا وكذا وقد أردت أن أحج بامرأتي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم احجج مع امرأتك.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے اور جب تک اس کے پاس کوئی محرم نہ ہو، کوئی (غیر محرم) شخص اس کے پاس نہ جائے۔ ایک شخص نے اٹھ کر عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں فلاں غزوہ میں میرا نام لکھا گیا ہے اور میں نے اپنی بیوی کے ساتھ حج کا ارادہ کیا تھا نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔

١١٠٢- حدثنا يونس بن عبد الأعلى قال ثنا ابن وهب قال ثنا ابن جريج عن عمرو فذكر بإسناده مثله.

حضرت ابن جریج، حضرت عمرو سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

١١٠٣- حدثنا أبو بكرة بكار بن قتيبة قال ثنا أبو عاصم قال أنا ابن جريج قال أخبرني عمرو بن دينار عن أبي معبد عن ابن عباس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله.

حضرت عمرو بن دینار، حضرت ابو معبد سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۰۴- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔

بيان المسئلة

بیان مسئلہ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا تُسَافِرُ سَفَرًا قَرِيبًا أَوْ بَعِيدًا إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذِهِ الْآثَارِ **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا كُلُّ سَفَرٍ هُوَ دُونَ الْبَرِيدِ فَلَهَا أَنْ تُسَافِرَ بِلَا مَحْرَمٍ وَكُلُّ سَفَرٍ يَكُونُ بَرِيدًا فَصَاعِدًا فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تُسَافِرَ إِلَّا بِمَحْرَمٍ۔

۱۱۰۵- **وَاحْتَجُّوا** فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ هُوَ الضَّرِيرُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ أَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ بَرِيدًا إِلَّا مَعَ زَوْجٍ أَوْ ذِي رَحِمٍ مَحْرَمٍ۔

۱۱۰۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے قریب کا سفر ہو یا دُور کا۔ انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا ہے۔ —— لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ایک برید (تقریباً بارہ میل) سے کم سفر محرم کے بغیر کر سکتی ہے جبکہ ایک برید یا اس سے زیادہ کا سفر محرم کے بغیر جائز نہیں۔

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت سعید بن ابوسعید مقبری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت ایک برید مسافت کا سفر خاوند یا محرم کے بغیر نہ کرے۔

حضرت عبدالعزیز بن مختار، حضرت سہیل سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالُوا فَفِي تَوْقِيتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَرِيدَ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ مَا دُونَهُ بِخِلَافِهِ **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا إِذَا كَانَ سَفَرٌ هُوَ دُونَ الْيَوْمِ فَلَهَا أَنْ تُسَافِرَ بِلَا مَحْرَمٍ وَكُلُّ سَفَرٍ يَكُونُ يَوْمًا فَصَاعِدًا فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تُسَافِرَ إِلَّا بِمَحْرَمٍ۔

۱۱۰۷- **وَاحْتَجُّوا** فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ

وہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک برید مقرر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس سے کم کا حکم اس کے خلاف ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ جب ایک دن سے کم (مسافت) کا سفر ہو تو محرم کے بغیر بھی سفر کر سکتی ہے لیکن ایک دن یا زیادہ کا سفر ہو تو محرم کے بغیر سفر نہیں کر سکتی۔

انھوں نے اس سلسلے میں اس طرح استدلال کیا ہے

قَالَ ثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُسَافِرُ يَوْمًا فَمَا فَوْقَهُ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ حُرْمَةٍ۔

حضرت ابو سعید خدری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لیے محرم کے بغیر ایک دن یا اس سے زیادہ (مسافت) کا سفر جائز نہیں۔

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَقُلْ فَمَا فَوْقَهُ۔

حضرت ابن ابوذ ہب مقبری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ اس میں "یا اس سے زائد دن" کے الفاظ نہیں۔

۱۱۰۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت مالک، حضرت سعید مقبری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۱۰۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن ابوذہب مقبری، اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالُوْا فَفِيْ تَوْقِيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ مَا هُوَ اَقَلُّ مِنْهُ بِخِلَافِهٖ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا كُلُّ سَفَرٍ هُوَ دُوْنَ اللَّيْلَتَيْنِ فَلَهَا اَنْ تُسَافِرَ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ وَكُلُّ سَفَرٍ يَكُوْنُ لَيْلَتَيْنِ فَصَاعِدًا فَلَيْسَ لَهَا اَنْ تُسَافِرَهُ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ۔

وہ کہتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک دن کا تعیین کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس سے کم مدت (کے سفر) کا حکم اس کے خلاف ہے۔ —— لیکن کچھ دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ دو راتوں سے کم مدت کا سفر بغیر محرم کے کر سکتی ہے لیکن دو راتوں یا اس سے زائد مدت کا سفر محرم کے بغیر نہیں کر سکتی۔

۱۱۱۱۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ مَوْلٰى زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ مَسِيْرَةَ لَيْلَتَيْنِ اِلَّا مَعَ زَوْجٍ اَوْ ذِيْ مَحْرَمٍ۔

ان کی دلیل یہ ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ عورت خاوند یا محرم کے بغیر دو راتوں کی مسافت کا سفر نہیں کر سکتی۔

١١١٢- حدثنا يونس قال ثنا علي بن معبد قال ثنا عبيد الله بن عمرو عن عبد الملك فذكر بإسناده مثله.

حضرت عبید اللہ بن عمرو، حضرت عبدالملک سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

قالوا ففي توقيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك ليلتين دليل على أن حكم ما هو دونهما بخلاف حكمهما وخالفهم في ذلك آخرون وقالوا كل سفر يكون ثلاثة أيام فصاعدا فليس لها أن تسافر إلا مع محرم وكل سفر يكون دون ذلك فلها أن تسافر بغير محرم.

وہ کہتے ہیں اس حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دو راتوں کی مدت مقرر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ان سے کم (مدت کے سفر) کا حکم اس کے خلاف ہے۔ ـــــ لیکن کچھ دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ عورت تین دن یا اس سے زیادہ (مسافت) کا سفر محرم کے بغیر نہیں کر سکتی اور اس سے کم (مدت) کا سفر محرم کے بغیر کر سکتی ہے۔

١١١٣- واحتجوا في ذلك بما حدثنا ابن أبي داود قال ثنا مسدد قال ثنا يحيى عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يحل لامرأة أن تسافر مسيرة ثلاثة أيام إلا مع محرم.

وہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لیے محرم کے بغیر تین دن کا سفر کرنا جائز نہیں۔

١١١٤- حدثنا إبراهيم بن مرزوق قال ثنا مكي بن إبراهيم قال ثنا ابن جريج قال ثنا عبد الكريم بن مالك عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن عبد الله بن عمرو عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١١١٥- حدثنا ابن أبي داود قال ثنا محمد بن المنهال قال ثنا يزيد بن زريع قال ثنا روح بن القاسم عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل لامرأة أن تسافر مسيرة ثلاثة أيام إلا مع رجل يحرم عليها نكاحها.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ تین دن کا سفر کرے جب تک اس کے ساتھ وہ شخص نہ ہو جس کے ساتھ اس کا نکاح حرام ہے۔

١١١٦- حدثنا محمد بن عمرو بن يونس قال ثنا يحيى بن عيسى وعبد الله بن نمير عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي سعيد الخدري قال قال

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لیے تین دن یا اس سے زائد کا سفر جائز نہیں جب تک اس کے ساتھ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسافر المرأۃ سفرا ثلثۃ ایام فصاعدا الا ومعہا زوجہا او ابنہا او اخوہا او ذو رحم محرم منہا غیر ان ابن نمیر قال فی حدیثہ فوق ثلث۔

١١١٧- **حدثنا** فہد قال ثنا عمر بن حفص قال ثنا ابی عن الاعمش فذکر باسنادہ مثلہ وقال سفر ثلثۃ ایام۔

١١١٨- **حدثنا** فہد قال ثنا موسی بن اسمعیل ابو سلمۃ قال ثنا وہیب بن خالد قال ثنا سہیل عن ابیہ وعن المقبری حدثاہ عن ابی ہریرۃ رفعہ قال لا تسافر امرأۃ فوق ثلث لیال الا مع بعل او ذی رحم محرم۔

قالوا ففی توقیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الثلث فی ذلک دلیل علی ان حکم ما دون الثلث بخلاف ذلک۔

وممن قال بہذا القول ابو حنیفۃ و ابو یوسف ومحمد رحمہم اللہ تعالی **فقد** اتفقت ہذہ الآثار کلہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی تحریم السفر ثلثۃ ایام علی المرأۃ بغیر ذی محرم واختلفت فیما دون الثلث فنظرنا فی ذلک فوجدنا النہی عن السفر بلا محرم مسیرۃ ثلثۃ ایام فصاعدا ثابتا بہذہ الآثار کلہا وکان توقیتہ ثلثۃ ایام فی ذلک اباحۃ السفر دون الثلث لہا بغیر محرم ولولا ذلک لما کان لذکرہ الثلث معنی ولنہی نہیا مطلقا ولم یتکلم بکلام یکون فضلا ولکنہ ذکر الثلث لیعلم ان ما دونہا بخلافہا وہکذا الحکیم یتکلم بما یدل علی غیرہ لیغنیہ عن ذکر ما یدل کلامہ ذلک علیہ ولا یتکلم بالکلام الذی لا یدل علی

اس کے خاوند، بیٹے، بھائی یا کسی اور ذو رحم محرم میں سے کوئی ایک نہ ہو۔ ابن نمیر (راوی) کی روایت میں "ثلاثا" کی بجائے "فوق ثلث" کے الفاظ ہیں (مفہوم وہی ہے یعنی "تین دن سے زائد")

حضرت عمر بن حفص فرماتے ہیں میرے باپ نے ہم سے بیان کیا انہوں نے حضرت اعمش سے روایت کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور فرمایا "تین دن کا سفر"۔

حضرت سہیل اپنے والد اور حضرت مقبری سے روایت کرتے ہیں وہ دونوں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کوئی عورت تین رات سے زیادہ (مسافت) کا سفر نہ کرے مگر یہ کہ اس کے ساتھ اس کا خاوند یا کوئی محرم ہو۔

یہ حضرات فرماتے ہیں اس حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تین دنوں کا تعین کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ان سے کم کا حکم ان کے خلاف ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی اسی قول کے قائل ہیں تو ان تمام روایات میں یہ بات متفق علیہ ہے کہ عورت کے لیے محرم کے بغیر تین دن کا سفر حرام ہے تین دنوں سے کم میں اختلاف ہے پس ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا کہ محرم کے بغیر تین دن یا اس سے زائد کے سفر سے ممانعت ان تمام روایات سے ثابت ہے اور ان روایات میں تین دنوں کے تعین سے ثابت ہوتا ہے کہ عورت تین دن سے کم مدت کا سفر محرم کے بغیر کر سکتی ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو تین دنوں کے ذکر کا کوئی مطلب نہ ہوتا ممانعت مطلق ہے اور آپ نے کوئی زائد کلام نہیں فرمایا بلکہ صرف تین کا ذکر کیا تاکہ معلوم ہو جائے کہ اس سے کم مدت کا حکم اس کے خلاف ہے۔ دانا آدمی ایسی گفتگو کرتا ہے جو غیر پر بھی دلالت کرے اور جس پر اس کا کلام دلالت کرتا ہے اس کے بیان کی ضرورت نہ رہے اور جو بات اس کے غیر پر دلالت نہیں کرتی اس کے ساتھ کلام نہیں کرتا حالانکہ وہ اس بات پر قادر ہوتا ہے کہ ایسی گفتگو کرے جو اس کے غیر پر بھی

غيره وهو يقدر أن يتكلم بكلام يدل على غيره وهذا تفضل من الله عز وجل لنبيه صلى الله عليه وسلم بذلك إذ آتاه جوامع الكلم الذي ليس في طبع غيره القوة عليه **ثم** رجعنا إلى ما كنا فيه فلما ذكر الثلث وثبت بذكره إياها إباحة ما هو دونها **ثم** ما روي عنه في منعها من السفر دون الثلث من اليوم واليومين والبريد فكل واحد من تلك الآثار د من الأثر المروي في الثلث متى كان بعد الذي خالفه نسخه إن كان النهي عن سفر اليوم بلا محرم بعد النهي عن سفر الثلث بلا محرم فهو ناسخ له وإن كان خبر الثلث هو المتأخر عنه فهو ناسخ له فقد ثبت أن أحد المعاني التي دون الثلث ناسخة للثلث أو الثلث ناسخة لها فلم يخل خبر الثلث من أحد وجهين إما أن يكون هو المتقدم أو يكون هو المتأخر فإن كان هو المتقدم فقد أباح السفر أقل من ثلث بلا محرم ثم جاء بعده النهي عن سفر ما هو دون الثلث بغير محرم فحرم ما حرم الحديث الأول وزاد عليه حرمة أخرى وهو ما بينه وبين الثلث فوجب استعمال الثلث على ما أوجبه الأثر المذكور فيه وإن كان هو المتأخر وغيره المتقدم فهو ناسخ لما تقدمه والذي تقدمه غير واجب العمل به فحديث الثلث واجب استعماله على الأحوال كلها وما خالفه فقد يجب استعماله إن كان هو المتأخر ولا يجب إن كان هو المتقدم فالذي قد وجب علينا استعماله والأخذ به في كلا الوجهين أولى مما قد يجب استعماله في حال

دلالت کرے اور یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر احسان ہے کہ آپ کو جامع کلمات کے ساتھ گفتگو کا درست عطا فرمایا جبکہ کسی دوسرے کی فطرت میں یہ قوت نہیں۔

ہم پھر موضوع زیر بحث کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ جب آپ نے تین کا ذکر فرمایا اور اس کے ساتھ کم مدت کے سفر کا جواز ثابت ہوا پھر آپ سے تین دن سے کم یعنی ایک دن، دو دن اور ایک برید کے سفر کی ممانعت بھی مروی ہے پس ان تمام روایات اور تین دنوں کے بارے میں روایت میں سے جو اپنی مخالف کے بعد کی ہوگی وہ اس کے لیے ناسخ ہوگی۔ اگر محرم کے بغیر عورت کے ایک دن سفر کرنے کی ممانعت تین دن سفر کی ممانعت سے موخر ہو تو وہ اس کے لیے ناسخ ہوگی اور اگر تین دن والی روایت متاخر ہو تو یہ ناسخ ہوگی تو ثابت ہوا کہ تین دن سے کم کے بارے میں جو کچھ مروی ہے ان میں سے کوئی روایت تین دن کے لیے ناسخ ہوگی یا تین دنوں والی روایت ان کے لیے ناسخ ہوگی تو تین دنوں کے بارے میں روایت ان دو باتوں میں سے کسی ایک سے خالی نہیں وہ مقدم ہوگی یا مؤخر، اگر وہ مقدم ہو تو محرم کے بغیر تین دن سے کم کا سفر جائز ہوگا۔ پھر محرم کے بغیر تین دن سے کم مدت کے سفر کے بارے میں ممانعت وارد ہوئی تو اس نے وہ کچھ حرام کر دیا جو پہلی حدیث کی وجہ سے حرام تھا اور اس پر ایک حرمت کا اضافہ کر دیا اور یہ وہ مدت ہے جو اس کے اور تین دنوں کے درمیان ہے پس تین کا استعمال اس پر واجب ہوا جیسے اس مذکورہ روایت سے اس کا وجوب ثابت ہوتا ہے اور اگر وہ متاخر ہو اور اس کے علاوہ روایات مقدم ہوں تو یہ ان مقدم روایات کے لیے ناسخ ہوگی اور جو مقدم ہے اس پر عمل واجب نہیں پس تین کے بارے میں حدیث پر عمل ہر حال میں واجب ہے اور جو کچھ اس کے خلاف ہے اگر وہ متاخر ہے تو اس پر عمل کرنا واجب ہے لیکن مقدم ہونے کی صورت میں اس پر عمل واجب نہیں تو وہ بات جس پر عمل کرنا اور اسے اختیار کرنا، دونوں صورتوں میں واجب ہے وہ اس سے اولیٰ ہے جس پر کسی صورت میں عمل واجب ہوتا ہے اور کسی صورت میں نہیں۔ اور جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کے ثابت ہونے میں اس بات پر دلیل ہے کہ عورت (کی رہائش) اور (مقام) حج کے درمیان تین دن کی مسافت ہو تو محرم کے

وقوله في حال وفي ثبوت ما ذكرنا دليل على ان المرأة ليس لها ان تحج اذا كان بينها وبين الحج مسيرة ثلثة ايام الا مع محرم فاذا عدمت المحرم وكان بينها وبين مكة المسافة التي ذكرنا فهي غير واجدة للسبيل الذي يجب عليها الحج بوجوده **وقد** قال قوم لا بأس بان تسافر المرأة بغير محرم.

١١١٩- **واحتجوا** في ذلك بما حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال اخبرني يونس عن ابن شهاب عن عمرة عن عائشة انها سمعتها تقول في المرأة تحج وليس معها ذو محرم فقالت ما لكلهن ذو محرم.

١١٢٠- **حدثنا** ربيع المؤذن قال ثنا ابن وهب عن الليث ان ابن شهاب حدثه عن عمرة ان عائشة اخبرت ان ابا سعيد الخدري يفتي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يصلح للمرأة ان تسافر الا ومعها محرم فقالت ما لكلهن ذو محرم.

فان الحجة عليهم في ذلك ما قد تواترت به الآثار التي قد ذكرناها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فهي حجة على كل من خالفها **فان** قال قائل ان الحج لم يدخل في السفر الذي نهى عنه في تلك الآثار فالحجة على ذلك القائل حديث ابن عباس الذي بدأنا بذكره في هذا الباب اذ يقول خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لا تسافر امرأة الا مع محرم فقال له رجل اني اردت ان احج بامرأتي وقد اكتتبت في غزوة كذا وكذا فقال احجج بامرأتك **فدل** ذلك على انها

بغیر حج نہیں کر سکتی جب محرم نہ ہو اور اس کے اور مکہ مکرمہ کے درمیان وہ مسافت ہو جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تو وہ اس سبیل (طاقت) کو پانے والی نہ ہوگی جس کے پائے جانے سے حج واجب ہوتا ہے۔

ایک جماعت کہتی ہے کہ عورت کے لیے محرم کے بغیر سفر کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

وہ یوں استدلال کرتے ہیں حضرت عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں انہوں نے ام المؤمنین سے سنا وہ اس عورت کے بارے میں فرما رہی تھیں جو محرم کے بغیر حج کرتی ہے کہ تم سب کو محرم میسر نہیں ہوتا۔

حضرت عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے بتایا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فتویٰ دیتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لیے محرم کے بغیر سفر کرنا جائز نہیں، ام المؤمنین نے فرمایا ہر عورت کو محرم میسر نہیں ہوتا۔

ان لوگوں کے خلاف وہ تمام روایات حجت ہیں جنہیں ہم نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ذکر کیا پس یہ مخالف کے خلاف حجت ہیں اگر کوئی شخص کہے کہ ان روایات میں جس سفر سے منع کیا ہے، حج کا سفر اس میں داخل نہیں تو اس قائل کے خلاف دلیل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے جسے ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کیا وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنی بیوی کے ساتھ حج کا ارادہ کیا ہے لیکن میرا نام فلاں فلاں غزوے میں لکھا گیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی بیوی کے ساتھ حج کو جاؤ۔ —— تو یہ اس بات پر دلالت

لا ينبغي لها أن تحج إلا به ولولا ذلك لقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم وما حاجتها إليك لأنها تخرج مع المسلمين وأنت فامض لوجهك فيما اكتتبت **ففي** ترك النبي صلى الله عليه وسلم أن يأمره بذلك وأمره أن يحج معها دليل على أنها لا يصلح لها الحج إلا به

وقد قال قائل قد رويتم عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تسافر امرأة مسيرة ثلاثة أيام إلا مع ذي محرم وقد روي عنه من قوله بعد النبي صلى الله عليه وسلم خلاف ذلك۔

۱۱۲۱۔ **فذكر** ما حدثنا علي بن عبد الرحمن قال ثنا عبد الله بن صالح قال ثنا بكر بن مضر عن عمرو بن الحارث عن بكير أن نافعا حدثه أنه كان يسافر مع ابن عمر مواليات له ليس معهن ذو محرم۔

قيل له ما هذا بخلاف لما رويناه عن النبي صلى الله عليه وسلم لأنا لم نروه عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم نهيا أن تسافر المرأة سفرا أي سفر كان إلا بمحرم ولكنا رويناه عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه نهى أن تسافر المرأة سفرا ثلاثة أيام إلا مع ذي محرم فكان ذلك ناهيا لها عن السفر الذي مقداره مسافته الثلث إلا بمحرم ومبيحا لما هو أقل منه مسافة بغير محرم فقد يجوز أن يكون السفر الذي كان يسافره معه هؤلاء المواليات بغير محرم هو السفر الذي لم يدخل فيما نهى عنه مما رويناه عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم **واحتج** آخرون في إباحة السفر للمرأة بغير محرم

ہے کہ وہ محرم کے بغیر حج نہیں کر سکتی اگر یہ بات نہ ہوتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس صحابی سے فرماتے اسے تمہاری کیا ضرورت ہے وہ مسلمانوں کے ساتھ چلی جائے گی۔ تم ادھر جاؤ تمہارا نام لکھا گیا ہے۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا اسے یہ حکم نہ دینا اور بیوی کے ساتھ حج کے لیے جانے کا حکم دینا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کے لیے محرم کے بغیر حج کرنا جائز نہیں۔

کسی شخص نے یہ کہا کہ تم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت تین دن کی مسافت پر محرم کے بغیر سفر نہ کرے لیکن اس کے بعد ان کا اپنا قول اس کے خلاف مروی ہے۔

حضرت بکیر فرماتے ہیں حضرت نافع نے ان سے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ کچھ لونڈیاں سفر کر رہی تھیں اور ان کے ساتھ ان کا محرم نہ تھا۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ یہ اس بات کے خلاف نہیں جو ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کیونکہ ہم نے ان کے واسطے سے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے مطلق ممانعت روایت نہیں کی کہ عورت کوئی سفر بھی محرم کے بغیر نہیں کر سکتی بلکہ ہم نے ان کے واسطے سے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے عورت کو محرم کے بغیر تین دن کا سفر کرنے سے منع فرمایا تو اس میں محرم کے بغیر تین دن کی مسافت پر سفر کرنے کی ممانعت اور اس سے کم مسافت کا سفر جائز قرار دیا ہے تو ہو سکتا ہے ان کے ساتھ محرم کے بغیر لونڈیوں کا سفر وہ سفر ہو جو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ممانعت میں داخل نہیں۔

دوسرے حضرات نے عورت کے محرم کے بغیر سفر کرنے کے جواز پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایت سے استدلال

بما روی عن عائشة انها کانت تسافر بغیر محرم

۱۱۲۲- فحدثنی بعض اصحابنا عن محمد بن مقاتل الرازی لا اعلمه الا عن حکام الرازی قال سألت اباحنیفة هل تسافر المرأة بغیر محرم فقال لا نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان تسافر امرأة مسیرة ثلثة ایام فصاعدا الا ومعها زوجها او ابوها او ذو رحم منها قال حکام فسألت العرزمی فقال لا بأس بذلک

۱۱۲۳- حدثنی عطاء ان عائشة کانت تسافر بلا محرم قال فاتیت اباحنیفة فاخبرته بذلک فقال ابوحنیفة لم یدر العرزمی ما روی کان الناس لعائشة محرما فمع ایهم سافرت فقد سافرت مع محرم ولیس الناس لغیرها من النساء کذلک۔

وکل الذی اثبتنا فی هذا الباب من منع المرأة من السفر مسیرة ثلثة ایام الا مع محرم ومن اباحة ما دون ذلک لها من السفر بغیر محرم ومن ان المرأة لا یجب علیها فرض الحج الا بوجودها المحرم مع وجود سائر السبیل الذی یجب بوجودها فرض الحج قول ابو حنیفة وابی یوسف و محمد رحمهم الله تعالی۔

باب ۱۳۷ المواقیت التی لا ینبغی لمن اراد الاحرام ان یتجاوزها الا محرما

۱۱۲۴- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابوحذیفة

کیا ہے کہ آپ محرم کے بغیر سفر کرتی تھیں۔

مجھ (امام طحاوی) سے بعض ساتھیوں نے حضرت محمد بن مقاتل سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ وہ فرماتے ہیں میں اس بات کو صرف حکام رازی سے جانتا ہوں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے پوچھا کیا عورت محرم کے بغیر سفر کر سکتی ہے؟ انھوں نے فرمایا نہیں کیونکہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی عورت تین دن یا اس سے زائد مسافت کا سفر خاوند یا باپ یا کسی محرم کے بغیر کرے حضرت حکام فرماتے ہیں میں نے حضرت عرزمی سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا کوئی حرج نہیں

حضرت عطاء سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا محرم کے بغیر سفر کرتی تھیں فرماتے ہیں میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انھیں اس بات کی خبر دی انھوں نے فرمایا عرزمی کو معلوم نہیں وہ کیا بات روایت کرتے ہیں۔ تمام لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے محرم تھے۔ وہ جس کے ساتھ

یہ جو کچھ بھی ہم نے اس باب میں ثابت کیا کہ عورت تین دن (کی مسافت) کا سفر محرم کے بغیر نہیں کر سکتی اور اس سے کم سفر محرم کے بغیر بھی جائز ہے نیز عورت پر اس وقت تک حج فرض نہیں ہوتا جب تک اس کے ساتھ محرم نہ ہو اور یہ اس سبیل میں شامل ہے جس کی وجہ سے حج فرض ہوتا (یہ سب) امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

میقات جہاں سے احرام کے بغیر گزرنا جائز نہیں

حضرت عبد اللہ بن دینار، حضرت عبد اللہ بن عمر

قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ قِيْلَ لَهُ فَالْعِرَاقُ قَالَ لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ عِرَاقٌ۔

۱۱۲۵- **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ أَهْلَ الْعِرَاقِ لَا وَقْتَ لَهُمْ فِي الْإِحْرَامِ كَوَقْتِ سَائِرِ الْبُلْدَانِ **وَاحْتَجُّوْا** فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا كَذٰلِكَ سَائِرُ الْأَحَادِيْثِ الْأُخَرِ الْمَرْوِيَّةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذِكْرِ مَوَاقِيْتِ الْإِحْرَامِ لَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنْهَا لِلْعِرَاقِ ذِكْرٌ۔

۱۱۲۶- **ثُمَّ** ذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَرَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَا ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاؤُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ ثُمَّ قَالَ فَهِيَ لَهُنَّ وَلِكُلِّ مَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ فَمَنْ كَانَ أَهْلُهُ دُوْنَ الْمِيْقَاتِ فَمِنْ حَيْثُ يَنْشَأُ حَتّٰى يَأْتِيَ ذٰلِكَ عَلٰى أَهْلِ مَكَّةَ۔

۱۱۲۷- **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا كَثِيْرُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ قَالَ سَأَلْتُ عَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ عَنِ امْرَأَةٍ حَاجَّةٍ مَرَّتْ بِالْمَدِيْنَةِ فَأَتَتْ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ لَهَا يُجْزِئُهَا

رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جحفہ، نجد والوں کے لیے قرن اور اہل یمن کے لیے یلملم کو مقرر فرمایا (فرماتے ہیں) میں نے خود آپ سے نہیں سنا۔ ان سے پوچھا اور عراق؟ انھوں نے فرمایا ان دنوں عراق (دارالاسلام) نہیں تھا۔

حضرت صدقہ بن یسار فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ دوسرے شہروں کی طرح احرام کے لیے اہل عراق کی میقات نہیں۔ انھوں نے اس سلسلے میں اس مندرجہ بالا حدیث سے استدلال کیا وہ فرماتے ہیں دوسری تمام احادیث جو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے احرام کی میقاتوں کے بارے میں مروی ہیں ان میں بھی عراق کا ذکر نہیں۔

پھر انھوں نے اس سلسلے میں ذکر کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، شام والوں کے لیے جحفہ اہل نجد کے لیے قرن اور یمن والوں کے لیے یلملم کو مقرر فرمایا پھر فرمایا یہ (میقات) ان کے لیے اور ان کے علاوہ سے آنے والوں کے لیے ہیں پس جس کے اہل خانہ میقات کے اندر ہوں تو وہ جہاں سے چاہے (احرام باندھے) یہاں تک کہ اہل مکہ کے پاس آجائے۔

حضرت جعفر بن برقان فرماتے ہیں میں نے حضرت عمرو بن دینار سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جو حج کا ارادہ کرتی ہے مدینہ طیبہ سے چل کر ذوالحلیفہ آجاتی ہے اور وہ حائضہ ہو جاتی ہے۔ انھوں نے فرمایا اگر وہ جحفہ کا

لو تقدمت إلى الجحفة فأحرمت منها فقال عمرو نعم حدثنا طاوس ولا تحسبن فينا أحدا أصدق لهجة من طاوس قال قال ابن عباس وقت رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم ذكر مثله إلا أنه لم يذكر من قوله فمن كان من أهله إلى آخر الحديث۔

قالوا فكذلك أهل العراق ما أتوا عليه من هذه المواقيت فهو وقت لهم وما سواها فليس بوقت لهم۔

وذكروا في ذلك أيضا ما حدثنا
١١٢٨- يونس قال أنا ابن وهب أن مالكا حدثه عن نافع عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يهل أهل المدينة من ذي الحليفة وأهل نجد من قرن قال عبد الله وبلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ويهل أهل اليمن من يلملم۔

١١٢٩- **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة ح وحدثنا علي بن شيبة قال ثنا أبو نعيم قال ثنا سفيان قال ثنا شعبة عن عبد الله بن دينار عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم وقال سفيان عن عبد الله بن دينار قال سمعت ابن عمر يقول وقت رسول الله صلى الله عليه وسلم لأهل المدينة ذا الحليفة ولأهل الشام الجحفة ولأهل نجد قرن ولأهل اليمن يلملم

١١٣٠- **حدثنا** يونس قال أنا ابن وهب أن مالكا أخبره عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه۔

وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا

طرف بڑھ جائے اور وہاں سے احرام باندھ لے تو یہ اس کے لیے کافی ہے حضرت عمرو نے فرمایا ہاں، ہم سے حضرت طاؤس نے بیان کیا اور تم ہم میں سے کسی کو حضرت طاؤس سے بڑھ کر سچا نہیں پاؤ گے۔ وہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میقات مقرر فرمائے ـــ پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر فرمایا البتہ انہوں نے "کہ جس شخص کے اہل خانہ میقات کے اندر ہوں ـــ آخر تک" ذکر نہیں کیا۔

وہ کہتے ہیں اسی طرح اہل عراق ان میں سے جس میقات پر آجائیں وہ ان کی میقات ہوگی دوسری نہیں۔

انہوں نے اس سلسلے میں ذکر کیا، حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے اہل شام جحفہ سے اور نجد والے قرن سے احرام باندھیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے قرن اور اہل یمن کے لیے یلملم کو میقات فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ

بل ميقات أهل العراق ذات عرق وقت ذلك لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم كما وقت سائر المواقيت لأهلها۔

عراق والوں کی میقات ذات عرق ہے۔ ان کے لیے یہ میقات نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح مقرر فرمائی جس طرح دوسرے علاقوں میں رہنے والوں کے لیے میقات مقرر فرمائیں۔

۱۱۳۱- وذكروا في ذلك ما حدثنا محمد بن علي بن داود قال ثنا خالد بن يزيد القطربلي وهشام بن بهرام المدائني قالا ثنا المعافى بن عمران عن أفلح بن حميد عن القاسم عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم وقت لأهل المدينة ذا الحليفة ولأهل الشام ومصر الجحفة ولأهل العراق ذات عرق ولأهل اليمن يلملم۔

انھوں نے اس سلسلے میں یوں ذکر کیا حضرت قاسم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام اور مصر والوں کے لیے جحفہ، اہل عراق کے لیے ذات عرق اور یمن والوں کے لیے یلملم کو میقات مقرر فرمایا۔

۱۱۳۲- حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا عثمان بن الهيثم قال أنا ابن جريج قال وأخبرني أبو الزبير عن جابر أنه سمعه يسأل عن المهل فقال سمعت ثم انتهى أراه يريد النبي صلى الله عليه وسلم يهل أهل المدينة من ذي الحليفة والطريق الآخر من الجحفة ويهل أهل العراق من ذات عرق ويهل أهل نجد من قرن ويهل أهل اليمن من يلملم۔

حضرت ابوالزبیر سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سُنا ان سے احرام باندھنے والے کے بارے میں پوچھا گیا انھوں نے فرمایا میں نے سنا ہے (راوی کہتے ہیں) نیز میرا خیال ہے ان کی مراد سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے تھی کہ اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور دوسرا راستہ جحفہ سے ہے۔ اہل عراق، ذات عرق سے اہل نجد قرن سے اور اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں۔

۱۱۳۳- حدثنا فهد قال ثنا محمد بن سعيد قال ثنا حفص هو ابن غياث عن الحجاج عن عطاء عن جابر قال وقت رسول الله صلى الله عليه وسلم لأهل المدينة ذا الحليفة ولأهل الشام الجحفة ولأهل اليمن يلملم ولأهل العراق ذات عرق۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جحفہ، یمن والوں کے لیے یلملم اور اہل عراق کے لیے ذات عرق کو میقات مقرر فرمایا۔

۱۱۳۴- حدثنا يحيى بن عثمان وعلي بن عبد الرحمن قالا ثنا سعيد بن أبي مريم قال أخبرني إبراهيم بن سويد قال حدثني هلال بن زيد قال أخبرني أنس ابن مالك أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم وقت لأهل المدينة

حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ اہل شام کے لیے جحفہ، اہل بصرہ کے لیے ذات عرق اور مدائن والوں کے لیے عقیق کو میقات مقرر فرمایا۔

ذا الحليفة ولاهل الشام الجحفة ولاهل البصرة ذات عرق ولاهل اليمن يلملم

فقد ثبت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بهذه الآثار من وقت اهل العراق كما ثبت من سواهم بالآثار التي قبلها۔

ان روایات سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل عراق کے لیے میقات مقرر فرمائی جیسا کہ پہلی روایات سے دوسروں کے لیے میقات کا تقرر ثابت ہوا۔

۱۱۳۵- وهذا عبد الله بن عمر فقد روى عن النبي صلى الله عليه وسلم من توقيته ما قد ذكرناه عنه في الفصل الذي قبل هذا ثم قد قال عبد الله بن عمر من بعد النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك ما حدثنا احمد بن داؤد قال ثنا يعقوب بن حميد قال ثنا وكيع قال ثنا جعفر بن برقان عن ميمون بن مهران عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم وقت لاهل المدينة ذا الحليفة ولاهل الشام الجحفة ولاهل اليمن يلملم ولاهل الطائف قرن قال ابن عمر وقال الناس لاهل المشرق ذات عرق۔

تو یہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جنہوں نے سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم سے میقات مقرر کرنے کے سلسلے میں حدیث روایت کی جسے ہم نے اس سے پہلے ذکر کیا پھر حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اس سلسلے میں یوں فرماتے ہیں۔ حضرت میمون بن مہران حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذو الحلیفہ، شام والوں کے لیے جحفہ، اہل یمن کے لیے یلملم اور اہل طائف کے لیے قرن کو میقات مقرر فرمایا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں لوگ کہتے ہیں اہل مشرق کے لیے ذات عرق (کو میقات مقرر کیا)

فهذا ابن عمر يخبر ان الناس قد قالوا ذلك ولا يريد ابن عمر من الناس الا اهل الحجة والعلم بالسنة ومحال ان يكونوا قالوا ذلك بآرائهم لان هذا ليس مما يقال من جهة الرأي ولكنهم قالوا بما اوقفهم عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال قائل وكيف يجوز ان يكون النبي صلى الله عليه وسلم وقت لاهل العراق يومئذ ما وقت والعراق انما كانت بعده قيل له كما وقت لاهل الشام ما وقت والشام انما فتحت بعده فان كان يريد بما وقت لاهل الشام من كان في الناحية التي افتتحت حينئذ من قبل العراق

تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ لوگوں نے یہ بات کہی ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما لوگوں سے وہی لوگ مراد لیتے ہیں جو اہل حجت اور سنت کے عالم ہیں اور یہ بات محال ہے کہ وہ اپنی رائے سے یہ بات کہیں کیونکہ یہ ان باتوں میں سے نہیں جنہیں محض رائے سے کہا جائے بلکہ انہوں نے وہ بات کہی جس پر انہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مطلع فرمایا ـــــ اگر کوئی شخص کہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل عراق کے لیے میقات مقرر کرنا کیسے ممکن ہے جبکہ عراق اس کے بعد وجود میں آیا تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ شام کے لیے میقات مقرر فرمائی حالانکہ شام بعد میں فتح ہوا اگر اہل شام کی میقات سے مراد اس کے ارد گرد کا علاقہ ہے جو اس وقت شام سے پہلے فتح ہو چکا تھا تو عراق والوں کے میقات سے مراد بھی اس کی نواحی علاقہ

مِثْلُ جَبَلِ حَيٍّ وَنَوَاحِيهَا وَإِنْ كَانَ مَا وَقَّتَ لِأَهْلِ الشَّامِ إِنَّمَا هُوَ لِمَا عَلِمَ بِالْوَحْيِ أَنَّ الشَّامَ سَتَكُونُ دَارَ إِسْلَامٍ فَكَذٰلِكَ مَا وَقَّتَ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ إِنَّمَا هُوَ لِمَا عَلِمَ بِالْوَحْيِ أَنَّ الْعِرَاقَ سَتَكُونُ دَارَ إِسْلَامٍ فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ مَا سَيَفْعَلُهُ أَهْلُ الْعِرَاقِ فِي زَكَوَاتِهِمْ مَعَ ذِكْرِهِ مَا سَيَفْعَلُهُ أَهْلُ الشَّامِ فِي زَكَوَاتِهِمْ۔

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوُحَاظِيُّ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالُوا ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَتِ الْعِرَاقُ قَفِيزَهَا وَدِرْهَمَهَا وَمَنَعَتِ الشَّامُ مُدْيَهَا وَدِينَارَهَا وَمَنَعَتْ مِصْرُ إِرْدَبَّهَا وَدِينَارَهَا وَعُدْتُمْ كَمَا بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ كَمَا بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ كَمَا بَدَأْتُمْ ثُمَّ يَشْهَدُ عَلٰى ذٰلِكَ لَحْمُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَدَمُهُ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي قِصَّةِ الْحَدِيثِ۔

فَهٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَ مَا سَيَفْعَلُهُ أَهْلُ الْعِرَاقِ مِنْ مَنْعِ الزَّكٰوةِ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ عِرَاقٌ وَذَكَرَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي أَهْلِ الشَّامِ وَأَهْلِ مِصْرَ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ الشَّامُ وَمِصْرُ لِمَا أَعْلَمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ كَوْنِهِمَا مِنْ بَعْدِهٖ فَكَذٰلِكَ مَا ذَكَرَهُ مِنَ التَّوْقِيتِ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ مَعَ ذِكْرِهِ التَّوْقِيتَ لِغَيْرِ هٰؤُلَاءِ الْمَذْكُورِينَ هُوَ لِمَا أَخْبَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ بَعْدِهٖ وَهٰذَا الَّذِي ذَكَرْنَاهُ مِنْ تَثْبِيتِ هٰذِهِ الْمَوَاقِيتِ الَّتِي وَصَفْنَاهَا لِأَهْلِ الْعِرَاقِ وَلِمَنْ ذَكَرْنَا

والے لوگوں کی میقات ہے جو اس وقت عراق سے پہلے فتح ہو چکے تھے جیسے طی کا پہاڑ اور اس کے اردگرد کا علاقہ۔ —— اگر سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے شام کے لیے میقات اس علم کی بنیاد پر مقرر فرمائی جو آپ کو شام کے عنقریب دارالاسلام ہونے کے بارے میں وحی کے ذریعے حاصل ہوا۔ تو اسی طرح اہل عراق کے لیے بھی میقات اسی وجہ سے مقرر فرمائی کہ آپ کو وحی کے ذریعے عراق کے عنقریب دارالاسلام ہونے کا علم حاصل ہوا سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب ...[1]

حضرت سہیل بن ابو صالح اپنے والد سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل عراق اپنے قفیز اور درہم کو روکیں گے۔ شام والے اپنے مُد اور دینار کو روکیں گے، مصر والے اپنے اردب اور دینار کو روکیں گے اور تم پہلی حالت کی طرف لوٹ جاؤ گے (تین بار یہ الفاظ فرمائے) پھر اس پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا گوشت اور خون گواہ ہے، اس حدیث کے واقعہ میں بعض (راویوں) نے بعض (راویوں) کے کلام) پر اضافہ کیا۔

تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ عنقریب اہل عراق زکوٰۃ روکنے کے سلسلے میں کیا عمل اختیار کریں گے حالانکہ عراق اس وقت فتح نہیں ہوا تھا اہل شام اور اہل مصر کے بارے میں بھی اسی طرح فرمایا حالانکہ ابھی شام اور مصر دارالاسلام نہیں بنے تھے۔ آپ نے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ علم کی بنیاد پر یہ بات فرمائی اسی طرح آپ نے دوسرے علاقوں کی میقاتوں کا ذکر کرتے ہوئے اہل عراق کی میقات کے بارے میں جو کچھ فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے فرمایا کہ عنقریب ایسا ہوگا تو یہ جو کچھ ہم نے ان مذکورہ علاقوں اور اہل عراق کے لیے ان میقاتوں کے ثبوت کے بارے میں ذکر کیا، یہ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول

[1] اہل عراق اپنے مال زکوٰۃ میں کیا عمل اختیار کریں گے اور شام والے اپنے مال زکوٰۃ میں کیا طریقہ اختیار کریں گے۔

لے سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کو مستقبل کی باتوں پر مطلع فرمایا۔ ۱۲ ہزاروی

نعمهم قول ابی یوسف ومحمد رحمهم الله تعالیٰ

باب ۱۳۸ الاهلال من این ینبغی ان یکون

۱۱۳۷۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن قتادة عن ابی حسان عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی بذی الحلیفة ثم اتی براحلته فرکبها فلما استوت به علی البیداء اهل۔

۱۱۳۸۔ حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد بن موسی قال ثنا حاتم بن اسمٰعیل قال ثنا جعفر بن محمد عن ابیه عن جابر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم فی حجة الوداع رکب ناقته القصواء فلما استوت به علی البیداء اهل۔

۱۱۳۹۔ حدثنا محمد بن عبد الله بن میمون قال ثنا الولید بن مسلم قال ثنا ابو عمرو هو الاوزاعی عن عطاء هو ابن ابی رباح انه سمعه یحدث عن جابر یعنی سمعه یخبر عن اهلال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ذی الحلیفة حین استوت به راحلته۔

قال ابو جعفر فذهب قوم الی هذا فاستحبوا الاحرام من البیداء لاحرام النبی صلی الله علیه وسلم منها وخالفهم فی ذلک آخرون فقالوا قد یجوز ان یکون النبی صلی الله علیه وسلم احرم منها لا لانه قصد ان یکون احرامه منها خاصة لفضل فی الاحرام منها علی الاحرام مما سواها وقد رأیناه فعل اشیاء فی حجته فی مواضع لا لفضل تصده

احرام کہاں سے باندھا جائے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں نماز ادا فرمائی پھر اپنی سواری کے پاس تشریف لائے اور اس پر سوار ہوئے جب آپ کی سواری مقام بیداء میں پہنچی تو آپ نے احرام باندھا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقعہ پر اپنی اونٹنی قصواء پر سوار ہوئے جب وہ مقام بیداء میں پہنچی تو آپ نے احرام باندھا۔

حضرت عطاء یعنی ابن ابی رباح فرماتے ہیں انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذوالحلیفہ میں احرام باندھنے کا تذکرہ کر رہے تھے جب آپ کی اونٹنی وہاں پہنچی۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے وہ مقام بیداء میں احرام باندھنے کو پسند کرتے ہیں کیونکہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے وہاں سے احرام باندھا تھا۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ممکن ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے وہاں سے احرام اس نیت سے نہ باندھا ہو کہ دوسرے مقامات کی نسبت وہاں سے احرام باندھنا باعث فضیلت ہے۔ ہم دیکھتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج کے موقعہ پر بعض مقامات پر کچھ امور انجام دیئے لیکن آپ کا مقصد

فِی تِلْکَ الْمَوَاضِعِ مِمَّا یَفْضُلُ بِهٖ غَیْرُهَا مِنْ سَائِرِ الْمَوَاضِعِ مِنْ ذٰلِکَ نُزُوْلُهٗ بِالْمُحَصَّبِ مِنْ مِنًی فَلَمْ یَکُنْ ذٰلِکَ لِاَنَّهٗ سُنَّةٌ وَلٰکِنَّهٗ لِمَعْنًی اٰخَرَ قَدِ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِیْهِ مَا هُوَ۔

۱۱۴۰۔ فَرُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ فِیْ ذٰلِکَ مَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا اَنَسُ بْنُ عِیَاضٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ لَهٗ اِنَّمَا کَانَ مَنْزِلًا نَزَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّهٗ کَانَ اَسْمَحَ لِلْخُرُوْجِ وَلَمْ یَکُنْ عُرْوَةُ یُحَصِّبُ وَلَا اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِیْ بَکْرٍ۔

وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَضْرِبَ لَهُ الْخَیْمَةَ وَلَمْ یَاْمُرْنِیْ بِمَکَانٍ بِعَیْنِهٖ فَضَرَبْتُهَا بِالْمُحَصَّبِ۔

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ ابْنُ اَبِیْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ صَالِحِ بْنِ کَیْسَانَ عَنْ سُلَیْمٰنَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ۔

۱۱۴۲۔ وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ شُعْبَةَ یَعْنِیْ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا کَانَتِ الْمُحَصَّبُ لِاَنَّ الْعَرَبَ کَانَتْ تَخَافُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَیَرْتَادُوْنَ فَیَخْرُجُوْنَ جَمِیْعًا فَجَرَی النَّاسُ عَلَیْهَا۔

۱۱۴۳۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَی التَّوْاَمَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ کَانَتْ تَمِیْمٌ وَرَبِیْعَةُ یَخَافُ بَعْضُهَا بَعْضًا۔

۱۱۴۴۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

یہ نہیں تھا کہ باقی مقامات کی نسبت یہاں عمل کرنا فضیلت کا باعث ہے جیسے آپ منیٰ میں وادی محصب میں اترے لیکن اس بنیاد پر نہیں کہ یہ سنت ہے بلکہ دیگر وجوہ سے ایسا کیا جن میں لوگوں کا اختلاف ہے۔

اس سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے ان (حضرت عروہ) سے فرمایا کہ وہ ایک منزل ہے جہاں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اترے کیونکہ وہاں سے (مدینہ طیبہ کی طرف) نکلنا آسان تھا (آپ وہاں سامان چھوڑ کر مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے پھر وہاں سے اگر مدینہ تشریف لے جاتے اور اس طرح آسانی رہتی) حضرت عروہ اور حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہم وادی محصب نہیں اترے تھے۔ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں مجھے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں آپ کے لیے خیمہ نصب کر دوں لیکن آپ نے کسی معین مقام کا حکم نہیں دیا تو میں نے محصب میں نصب کر دیا۔

حضرت صالح بن کیسان، حضرت سلیمان بن یسار سے اور وہ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے (مندرجہ بالا حدیث) روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت شعبہ حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں انھوں نے تحصیب (وادی محصب میں اترنے) کے بارے میں فرمایا کہ لوگوں کو ایک دوسرے سے ڈر رہتا تھا تو وہ اکٹھے ہو کر نکلتے تھے پھر لوگوں میں یہ طریقہ جاری ہو گیا۔

حضرت توأمہ کے غلام حضرت صالح، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے فرمایا کہ قبیلہ بنو تمیم اور قبیلہ ربیعہ کو ایک دوسرے سے ڈر رہتا تھا۔

حضرت عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں تحصیب (وادی محصب میں اترنا)

قَالَ لَيْسَ الْمُحَصَّبُ بِشَيْءٍ إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

فَلَمَّا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَصَّبَ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ التَّحْصِيبُ لِأَنَّهُ سُنَّةٌ فَكَذٰلِكَ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَحْرَمَ حِينَ صَارَ عَلَى الْبَيْدَاءِ لَا لِأَنَّ ذٰلِكَ سُنَّةٌ وَقَدْ أَنْكَرَ قَوْمٌ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْرَمَ مِنَ الْبَيْدَاءِ وَقَالُوا مَا أَحْرَمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ وَرَوَوْا ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

۱۱۴۵۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ بَيْدَاؤُكُمْ هٰذِهِ الَّتِي تُكَذِّبُونَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ۔

۱۱۴۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ مُوسَى فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۱۱۴۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُوسَى فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۱۱۴۸۔ قَالُوا وَإِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا رَكِبَ رَاحِلَتَهُ وَذَكَرُوا فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً۔

۱۱۴۹۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ نَافِعٍ

کوئی چیز نہیں وہ ایک منزل ہے جہاں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ٹھہرے تھے۔

تو جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم وادی محصب میں اترے لیکن آپ کا یہ اترنا سنت نہیں تھا تو اسی طرح ہو سکتا ہے آپ کا مقام بیداء پر پہنچ کر احرام باندھنا بھی سنت ہونے کی وجہ سے نہ ہو۔

ایک جماعت نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام بیداء سے احرام باندھنے کا انکار کیا ہے وہ فرماتے ہیں آپ نے مسجد کے پاس احرام باندھا انھوں نے یہ بات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا تم اس بیداء کے بارے میں اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولتے ہو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد ذوالحلیفہ سے احرام باندھا تھا۔

حضرت ابن وہب نے بتایا کہ حضرت مالک نے حضرت موسیٰ سے روایت کرتے ہوئے انھیں خبر دی پھر انھوں نے

مراد محدثین کرام

حضرت وہیب بن خالد، حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

وہ (محدثین) فرماتے ہیں یہ عمل آپ کے سواری پر سوار ہونے کے بعد کا ہے انھوں نے یوں ذکر کیا حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس وقت احرام باندھا جب آپ کی سواری آپ کے ساتھ ٹھہر گئی۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب

عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يهل اذا استوت به راحلته قائمة قال وكان ابن عمر يفعله.

۱۱۵۰- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا مكي ابن ابراهيم قال ثنا ابن جريج قال انا محمد بن المنكدر عن انس بن مالك قال بات رسول الله صلى الله عليه وسلم بذي الحليفة حتى اصبح فلما ركب راحلته واستوت به اهل.

۱۱۵۱- حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا حجاج بن ابراهيم الازرق قال ثنا عيسى بن يونس عن ابن جريج قال ثنا ابن شهاب عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

قالوا وينبغي ان يكون ذلك بعد ما تنبعث به ناقته.

۱۱۵۲- وذكروا في ذلك ما حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن سعيد المقبري عن عبيد بن جريج عن ابن عمر قال لم ار رسول الله صلى الله عليه وسلم يهل حتى تنبعث به راحلته.

۱۱۵۳- حدثنا فهد قال ثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال ثنا علي بن مسهر عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وضع رجله في الغرز وانبعثت به راحلته قائمة اهل من ذي الحليفة.

فلما اختلفوا في ذلك اردنا ان ننظر من اين جاء اختلافهم.

۱۱۵۴- فاذا اسمعيل بن اسحق بن سهل الكوفي قد حدثنا املاء قال ثنا ابو نعيم قال ثنا عبد السلام بن حرب عن خصيف عن سعيد

آپ کی سواری ٹھہر جاتی تو آپ احرام باندھتے وہ (حضرت نافع) فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں رات گزاری یہاں تک کہ جب صبح ہوئی تو آپ سواری پر سوار ہوئے اور آپ نے احرام باندھا۔

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابن شہاب نے بیان کیا انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

وہ (محدثین) فرماتے ہیں یہ (احرام باندھنا) اس وقت ہونا چاہیے جب سواری کھڑی ہو جائے۔

وہ یوں ذکر کرتے ہیں حضرت عبید ابن جریج حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ کی سواری کھڑی ہو گئی۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مقام ذوالحلیفہ میں اس وقت احرام باندھا جب آپ نے رکاب میں پاؤں ڈالا اور آپ کی سواری کھڑی ہو گئی۔

جب انھوں نے اس سلسلے میں اختلاف کیا تو ہم نے چاہا کہ دیکھیں ان کی اختلاف کی بنیاد کیا ہے۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے احرام کے سلسلے میں صحابہ کرام کے درمیان اختلاف کیسے رونما ہوا کہ ایک گروہ کہتا ہے آپ نے

بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْ اِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ طَائِفَةٌ اَهَلَّ فِيْ مُصَلَّاهُ وَقَالَتْ طَائِفَةٌ حِيْنَ اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ وَقَالَتْ طَائِفَةٌ حِيْنَ عَلَا عَلَى الْبَيْدَاءِ فَقَالَ سَاُخْبِرُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ فِيْ مُصَلَّاهُ فَشَهِدَهٗ قَوْمٌ فَاَخْبَرُوْا بِذٰلِكَ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ اَهَلَّ فَشَهِدَهٗ قَوْمٌ لَمْ يَشْهَدُوْهُ فِي الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى فَقَالُوْا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعَةَ فَاَخْبَرُوْا بِذٰلِكَ فَلَمَّا عَلَا عَلَى الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ فَشَهِدَهٗ قَوْمٌ لَمْ يَشْهَدُوْهُ فِي الْمَرَّتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ فَقَالُوْا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعَةَ فَاَخْبَرُوْا بِذٰلِكَ وَاِنَّمَا كَانَ اِهْلَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مُصَلَّاهُ۔

فَبَيَّنَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ الْوَجْهَ الَّذِيْ مِنْهُ جَاءَ اخْتِلَافُهُمْ وَاَنَّ اِهْلَالَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي ابْتَدَاَ الْحَجَّ وَدَخَلَ بِهٖ فِيْهِ كَانَ فِيْ مُصَلَّاهُ فَبِهٰذَا نَاْخُذُ يَنْبَغِيْ لِلرَّجُلِ اِذَا اَرَادَ الْاِحْرَامَ اَنْ يُّصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُحْرِمُ فِيْ دُبُرِهِمَا كَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى **وَقَدْ** رُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ فِيْ ذٰلِكَ شَيْءٌ مِمَّا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۱۱۵۵۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ اَنَّهٗ سَمِعَ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ يَقُوْلُ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اپنی جائے نماز سے احرام باندھا، دوسرا گروہ کہتا ہے جب آپ سواری پر تشریف فرما ہو گئے جبکہ تیسرا کہتا ہے جب آپ بیداء پر تشریف لے گئے (تو احرام باندھا) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا عنقریب میں تمہیں اس کے بارے میں بتاؤں گا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جائے نماز سے احرام باندھا وہاں ایک جماعت حاضر تھی انھوں نے یہی بات بیان کر دی جب آپ سواری پر تشریف فرما ہوئے تو ایک جماعت وہاں موجود تھی جو پہلی بار نہ تھی۔ انھوں نے کہا کہ آپ نے اس وقت احرام باندھا لہٰذا انھوں نے اس کی خبر دی جب آپ بیداء پر تشریف لے گئے تو آپ نے احرام باندھا وہاں جو جماعت حاضر تھی وہ پہلے دو موقعوں پر موجود نہ تھی انھوں نے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی احرام باندھا ہے لہٰذا انھوں نے اس کی خبر دی جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مصلے پر احرام باندھا تھا (باقی دو مقامات پر آپ نے صرف تلبیہ کہا اور ان حضرات نے سمجھا ابھی احرام باندھا ہے)۔

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اختلاف کی وجہ بیان فرما دی نیز یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس احرام کے ساتھ حج کی ابتداء فرمائی وہ مصلے پر باندھا تھا۔

ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں آدمی کو چاہیے کہ جب احرام باندھنے کا ارادہ کرے تو دو رکعتیں پڑھنے کے بعد احرام باندھے جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

اس سلسلے میں حضرت حسن بن محمد سے بھی وہ بات مروی ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

حضرت حبیب بن ابی ثابت فرماتے ہیں انھوں نے حضرت حسن بن محمد بن علی رضی اللہ عنہم سے سنا فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تمام طریقے اختیار فرمائے کبھی سواری پر تشریف فرما ہونے کے بعد احرام باندھا اور کبھی اس وقت جب آپ بیداء میں

ثُمَّ اَهَلَّ حِيْنَ اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ وَقَدْ اَهَلَّ حِيْنَ جَاءَ الْبَيْدَاءَ

بَابُ ۳۹ التَّلْبِيَةِ كَيْفَ هِيَ

١١٥٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَتْ تَلْبِيَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ۔

١١٥٧ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ عَطِيَّةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ اِنِّيْ لَاَحْفَظُ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ ثُمَّ ذَكَرَتْ ذٰلِكَ اَيْضًا۔

١١٥٨ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ كَذٰلِكَ وَزَادَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ۔

١١٥٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنَا اَيُّوْبُ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهٗ۔

١١٦٠ - حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْمَدِيْنِيُّ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبّٰى فِيْ حَجَّتِهٖ كَذٰلِكَ اَيْضًا۔

١١٦١ - حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ زَبَّارٍ قَالَ ثَنَا شَرْقِيُّ بْنُ قَطَامِيٍّ قَالَ اَنَا اَبُوْ طَلْقٍ الْعَائِذِيُّ قَالَ سَمِعْتُ شُرَاحِيْلَ بْنَ الْقَعْقَاعِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَعْدِيْكَرِبَ يَقُوْلُ لَقَدْ رَاَيْتُنَا مُنْذُ قَرِيْبٍ وَنَحْنُ اِذَا حَجَجْنَا نَقُوْلُ ؎
لَبَّيْكَ تَعْظِيْمًا اِلَيْكَ عُذْرًا هٰذِهٖ زُبَيْدُ قَدْ اَتَتْكَ قَسْرًا

تشریف لے گئے۔

تلبیہ کا طریقہ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم یوں تلبیہ کہتے تھے اللھم لبیک۔۔۔ آخر تک حاضر ہوں یا اللہ! حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں بے شک شکر و نعمت تیرے لیے ہے۔

حضرت ابو عطیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مجھے یاد ہے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کیسے تلبیہ کہتے تھے پھر انہوں نے یہی (مندرجہ بالا) بات ذکر کی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ اسی طرح تھا البتہ انہوں نے "اَلْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ" بھی فرمایا یعنی بلا شرکت غیرے بادشاہی تیری ہی ہے۔

حضرت ایوب اور عبید اللہ، حضرت نافع سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے اور وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج کے موقع پر اسی طرح تلبیہ کہا ہے۔

حضرت شراحیل بن قعقاع فرماتے ہیں میں نے حضرت عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کو یہ بات کہتے ہوئے سنا کہ میں دیکھتا ہوں ہم ماضی قریب میں حج کرتے تو ان الفاظ کے ساتھ تلبیہ کہتے تھے

تَغْدُوْ ابِهِمْ مُضْمَرَاتٌ شُزَّبًا
يَقْطَعْنَ حِيْنًا وَحِيًّا لَا دُعْرًا
قَدْ خَلَقُوْا الْاَنْدَادَ خَلْوًا صِفْرًا

وَنَحْنُ الْيَوْمَ نَقُوْلُ كَمَا عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ وَكَيْفَ عَلَّمَكُمْ فَذَكَرَ التَّلْبِيَةَ عَلٰى مِثْلِ مَا فِي الْحَدِيْثِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا۔

وہ فرماتے ہیں آج کل ہم وہ کلمات کہتے ہیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھائے فرماتے ہیں میں نے پوچھا کہ حضور نے تمہیں کیسے سکھائے تو انھوں نے اس تلبیہ کی طرح ذکر کیا جو اس سے پہلی حدیث میں گزر چکا ہے۔

فَاَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ جَمِيْعًا عَلٰى اَنَّهٗ هٰكَذَا يُلَبِّيْ بِالْحَجِّ غَيْرَ اَنَّ قَوْمًا قَالُوْا لَا بَأْسَ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّزِيْدَ فِيْهَا مِنَ الذِّكْرِ لِلّٰهِ مَا اَحَبَّ وَهُوَ قَوْلُ مُحَمَّدٍ وَالثَّوْرِيِّ وَالْاَوْزَاعِيِّ۔

تو مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ حج کے لیے اسی طرح تلبیہ کہنا چاہیے البتہ ایک جماعت کہتی ہے کہ کوئی شخص اپنی پسند کے مطابق اس میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کا اضافہ کرنا چاہے تو کوئی حرج نہیں۔ حضرت امام محمد، امام ثوری اور امام اوزاعی رحمہم اللہ کا یہی مؤقف ہے۔

۱۱۶۲ - وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْفَضْلِ حَدَّثَهٗ وَقَالَ اَبُوْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ كَانَ مِنْ تَلْبِيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ۔

انھوں نے اس سلسلے میں حضرت یونس کی روایت سے استدلال کیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ سے یہ الفاظ بھی تھے۔
"حاضر ہوں سچے معبود حاضر ہوں۔"

۱۱۶۳ - وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا اَيُّوْبُ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ قَالُوْا جَمِيْعًا عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَزِيْدُ فِي التَّلْبِيَةِ عَلَى التَّلْبِيَةِ الَّتِيْ قَدْ ذَكَرْنَاهَا عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ۔

انھوں نے اس سلسلے میں یہ بھی ذکر کیا حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس تلبیہ پر جسے ہم نے ذکر کیا یہ اضافہ بھی کرتے تھے "لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ـــ الخ۔ حاضر ہوں حاضر ہوں حاضر ہوں تیری عبادت سے طاقت حاصل کرتا ہوں تمام بھلائی تیرے اختیار و قبضہ میں ہے حاضر ہوں، رغبت و عمل تیری طرف ہے۔

قَالُوا فَلَا بَأْسَ أَنْ يُزَادَ فِي التَّلْبِيَةِ مِثْلُ هٰذَا أَوْ شِبْهُهُ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوا لَا يَنْبَغِي أَنْ يُزَادَ فِي التَّلْبِيَةِ عَلٰى مَا قَدْ عَلَّمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِي حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ مَعْدِ يْكَرِبَ ثُمَّ فَعَلَهُ هُوَ فِي الْأَحَادِيْثِ الْأُخَرِ وَلَمْ يَقُلْ لَهُمْ ذٰلِكَ مَنْ عَلَّمَهُ وَهُوَ نَاقِصٌ عَنِ التَّلْبِيَةِ وَلَا قَالَ لَهُ لَبِّ بِمَا شِئْتَ مِمَّا هُوَ مِنْ جِنْسِ هٰذَا بَلْ عَلَّمَهُ كَمَا عَلَّمَهُمُ التَّكْبِيْرَ فِي الصَّلٰوةِ وَمَا يَنْبَغِي أَنْ يُفْعَلَ فِيْهَا مِمَّا سِوَى التَّكْبِيْرِ فَكَمَا لَا يَنْبَغِي أَنْ يَتَعَدّٰى فِي ذٰلِكَ شَيْئًا مِمَّا عَلَّمَهُ فَكَذٰلِكَ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَتَعَدّٰى فِي التَّلْبِيَةِ شَيْئًا مِمَّا عَلَّمَهُ وَقَدْ رُوِيَ نَحْوٌ مِنْ هٰذَا عَنْ سَعْدٍ۔

وہ حضرات فرماتے ہیں اس قسم کے الفاظ کا تلبیہ میں اضافہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ـــــــ لیکن دوسرے حضرات نے ان کا اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو تلبیہ صحابہ کرام کو سکھایا ہے اس میں اضافہ مناسب نہیں ہم نے اسے حضرت عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ذکر کیا پھر دوسری احادیث کے مطابق آپ نے اس پر عمل بھی کیا اور آپ نے جسے یہ سکھایا تو ناقص نہیں سکھایا اور نہ ہی اس سے فرمایا کہ اس کی جنس سے جو چاہو کہو بلکہ اسے تکبیر نماز کی طرح سکھایا وہاں تکبیر کے سوا کوئی عمل کرنا مناسب نہیں تو جس طرح وہاں سکھائے گئے الفاظ پر زیادتی جائز نہیں اسی طرح تلبیہ میں بھی آپ کے سکھائے ہوئے الفاظ پر اضافہ مناسب نہیں۔

۱۱۶۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يُلَبِّي يَقُوْلُ لَبَّيْكَ ذَا الْمَعَارِجِ لَبَّيْكَ قَالَ سَعْدٌ مَا هٰكَذَا كُنَّا نُلَبِّي عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے، حضرت عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے ایک شخص کو تلبیہ کہتے ہوئے سنا وہ کہہ رہا تھا "حاضر ہوں اے بلندیوں والے! حاضر ہوں" حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اس طرح تلبیہ نہیں کہتے تھے۔

فَهٰذَا سَعْدٌ قَدْ كَرِهَ الزِّيَادَةَ عَلٰى مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُمْ مِنَ التَّلْبِيَةِ فَبِهٰذَا نَأْخُذُ۔

تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے سکھائے ہوئے تلبیہ پر اضافے کو ناپسند فرمایا ہمارا یہی موقف ہے۔

۱۴۰ بَابُ التَّطَيُّبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

احرام کے وقت خوشبو لگانا

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى

حضرت صفوان بن یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص جعرانہ مقام میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس پر

بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعِرَّانَةِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ صُوْفٍ وَهُوَ مُصَفِّرٌ لِحْيَتَهُ وَرَأْسَهُ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ اَحْرَمْتُ وَاَنَا كَمَا تَرٰى فَقَالَ انْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ عَنْكَ الصُّفْرَةَ وَمَا كُنْتَ صَانِعًا فِيْ حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِيْ عُمْرَتِكَ۔

اور اس پر جبہ تھا اس کی داڑھی اور سر میں زردی تھی اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے احرام باندھا اور میری حالت یہ ہے جو آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں آپ نے فرمایا جبہ اتار لو اور زردی دھو لو اور جو کچھ حج میں کرتے ہو اپنے عمرہ میں بھی کرو۔

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَكَرِهُوْا بِهِ التَّطَيُّبَ عِنْدَ الْاِحْرَامِ وَقَالُوْا بِمَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ۔

ایک جماعت اسی حدیث کی طرف گئی ہے وہ احرام باندھتے وقت خوشبو کو ناپسند کرتے ہیں وہ حضرت عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما کی روایات کو اپناتے ہیں۔

۱۱۶۶ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَجَدَ رِيْحَ طِيْبٍ وَهُوَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَقَالَ مِمَّنْ هٰذِهِ الرِّيْحُ الطَّيِّبَةُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ مِنِّيْ فَقَالَ عُمَرُ مِنْكَ لَعَمْرِيْ مِنْكَ لَعَمْرِيْ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ طَيَّبَتْنِيْ وَاَقْسَمَتْ عَلَيَّ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ وَاَنَا اُقْسِمُ عَلَيْكَ لَتَرْجِعَنَّ اِلَيْهَا فَتَغْسِلَهُ عِنْدَهَا فَرَجَعَ اِلَيْهَا فَغَسَلَهُ فَلَحِقَ النَّاسَ بِالطَّرِيْقِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے ذوالحلیفہ میں خوشبو کی بو محسوس فرمائی، فرمایا یہ خوشبو کس سے آ رہی ہے؟ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھ سے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ سے؟ اللہ کی قسم آپ سے (دو بار فرمایا) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے امیر المؤمنین مجھ پر (عتاب میں) جلدی نہ کیجئے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے مجھے خوشبو لگائی ہے اور مجھے قسم دی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ ان (ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا) کی طرف لوٹ جائیں اور وہاں ان کے پاس اسے دھو ئیں چنانچہ وہ ان کی طرف واپس گئے

[illegible]

۱۱۶۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حماد حضرت ایوب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۶۸ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَسْلَمَ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت نافع، حضرت اسلم سے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۶۹ - حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَسْلَمَ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت لیث، حضرت نافع سے وہ حضرت اسلم سے اور وہ حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۷۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عُثْمَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَرَاٰى رَجُلًا

حضرت سعد بن ابراہیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں ذوالحلیفہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا تو انھوں نے ایک شخص کو دیکھا وہ احرام

يريد ان يحرم وقد دهن رأسه فأمر به فغسل رأسه بالطين۔

بانده‌نے کا ارادہ کر رہا تھا اور اس نے سر میں تیل لگا رکھا تھا آپ نے اسے حکم دیا تو اس نے مٹی کے ساتھ اپنا سر دھو لیا۔

وخالفهم في ذلك آخرون فلم يروا بالتطيب عند الاحرام بأسا فقالوا اما حديث يعلى فلا حجة فيه لمن خالفنا وذلك ان الطيب الذي كان على ذلك الرجل انما كان صفرة وهو خلوق فذلك مكروه للرجل لا للاحرام ولكنه لانه مكروه في نفسه في حال الاحلال وفي حال الاحرام وانما ابيح من الطيب عند الاحرام ما هو حلال في حال الاحلال وقد روي عن يعلى ما بين ان ذلك الذي امر النبي صلى الله عليه وسلم ذلك الرجل بغسله كان خلوقا۔

لیکن دوسرے حضرات ان کی مخالفت کرتے ہوئے احرام کے وقت خوشبو لگانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ وہ کہتے ہیں حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہمارے مخالف کے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ اس شخص پر جو خوشبو تھی وہ زرد رنگ کی تھی جسے خلوق کہتے ہیں اور وہ مرد کے لیے حرام ہے احرام کی وجہ سے نہیں کیونکہ وہ مطلق (مرد کے لیے) حرام ہے حالت احرام ہو یا نہ، وہ خوشبو احرام کے وقت جائز ہے جو غیر احرام کی حالت میں حلال و جائز ہے۔ حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو جس خوشبو کے دھونے کا حکم دیا تھا وہ خلوق تھی۔

١١٧١۔ حدثنا ابن ابي داود قال ثنا محمد بن المنهال قال ثنا يزيد بن زريع قال ثنا سعيد بن ابي عروبة عن مطر الوراق عن عطاء عن يعلى بن منية ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلا لبى بعمرة وعليه جبة وشيء من خلوق فأمره ان ينزع الجبة ويمسح خلوقه ويصنع في عمرته ما يصنع في حجته۔

حضرت عطاءؒ حضرت یعلیٰ بن منیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جس نے عمرہ کے لیے تلبیہ کہا اس پر جبہ اور کچھ خلوق تھی آپ نے اسے جبہ اتارنے خلوق پونچھنے اور عمرہ میں وہی کام کرنے کا حکم فرمایا جو حج میں کرتا ہے۔

١١٧٢۔ حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال حدثني الليث ان عطاء بن ابي رباح حدثه عن يعلى بن منية عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت لیث فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء بن ابی رباح نے حضرت یعلیٰ بن منیہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا۔ انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

١١٧٣۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا حبان بن هلال قال ثنا همام قال ثنا عطاء عن صفوان بن يعلى بن امية عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه غير انه قال واغسل عنك اثر الخلوق او الصفرة۔

حضرت صفوان بن یعلیٰ بن امیہ (منیہ) اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے فرمایا کہ آپ نے ارشاد فرمایا اپنے آپ سے خلوق کے اثر یا زردی کو دھو ڈالو۔

۱۱۷۴۔ حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا هشيم قال أنا عبد الملك ومنصور وابن أبي ليلى عن عطاء عن يعلى بن أمية أن رجلا جاء إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله إني أحرمت وعلي جبتي هذه وعلى جبته ردوع من خلوق والناس يسخرون مني فأطرق عنه ساعة ثم قال اخلع عنك هذه الجبة واغسل عنك هذا الزعفران واصنع في عمرتك ما كنت صانعا في حجتك۔

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے احرام باندھا ہے اور مجھ پر یہ جبہ ہے اس کے جبے پر خلوق کی خوشبو کا کچھ اثر تھا لوگ مجھ سے مذاق کرتے ہیں، آپ نے کچھ دیر توقف فرمایا پھر ارشاد فرمایا یہ جبہ اتار دو اور اپنے آپ سے یہ زعفران دھو ڈالو اور عمرہ میں وہی طریقہ اختیار کرو جو حج میں کرتے ہو۔

فبينت لنا هذه الآثار أن ذلك الطيب الذي أمره النبي صلى الله عليه وسلم بغسله كان خلوقا وذلك منهي عنه في حال الإحلال وحال الإحرام فيجوز أن يكون النبي صلى الله عليه وسلم أراد بأمره إياه بغسله لما كان من نهيه أن يتزعفر الرجل لا لأنه طيب تطيب به قبل الإحرام ثم حرمه عليه الإحرام فأما ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم في نهيه الرجال عن التزعفر۔

ان روایات سے واضح ہوا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جس خوشبو کو دھونے کا حکم فرمایا وہ خلوق تھی اور یہ احرام اور غیر احرام دونوں حالتوں میں ممنوع ہے تو ممکن ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس مقصد کے تحت دھونے کا حکم دیا ہو کہ آپ نے مرد کو زعفران لگانے سے منع فرمایا اس لیے نہیں کہ یہ وہ خوشبو تھی جو احرام سے پہلے لگائی جاتی ہے پھر احرام نے اس کو حرام کر دیا۔ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مردوں کو زعفران سے منع کرنے کے بارے میں یوں مروی ہے۔

۱۱۷۵۔ فإن ابن أبي داود حدثنا قال ثنا أبو معمر قال ثنا عبد الوارث عن عبد العزيز بن صهيب عن أنس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يتزعفر الرجل۔

حضرت عبد العزیز بن صہیب، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران لگانے سے منع فرمایا۔

۱۱۷۶۔ حدثنا أبو بكرة قال ثنا مسدد قال ثنا حماد بن زيد عن عبد العزيز بن صهيب عن أنس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن التزعفر للرجال۔

حضرت حماد بن زید، حضرت عبد العزیز بن صہیب سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران لگانے سے منع فرمایا۔

۱۱۷۷۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد فذكر بإسناده مثله۔

حضرت حجاج فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۷۸۔ **حدثنا** یونس قال ثنا ابن وھب عن اسمٰعیل بن علیة قال انا عن عبد العزیز بن صھیب عن انس قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجل ان یتزعفر۔

۱۱۷۹۔ **حدثنا** صالح ابن عبد الرحمٰن قال ثنا سعید بن منصور قال ثنا ھشیم عن عبد العزیز بن صھیب عن انس بن مالک قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التزعفر۔

۱۱۸۰۔ **حدثنا** ابن ابی عمران وابن ابی داؤد قالا ثنا علی بن الجعد قال انا شعبة قال حدثنی اسمٰعیل بن ابراھیم عن عبد العزیز بن صھیب عن انس قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التزعفر قال علی فیما ذکر ابن ابی عمران خاصة ثم لقیت اسمٰعیل فسألته عن ذلک واخبرته ان شعبة حدثنا به عنه فقال لی لیس ھکذا حدثته انما حدثته ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یتزعفر الرجل قال ابن ابی عمران اراد بذلک ان النھی الذی کان من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک وقع علی الرجال خاصة دون النساء۔

۱۱۸۱۔ **حدثنا** ابن ابی داؤد قال ثنا المقدمی قال ثنا خالد بن الحارث عن شعبة عن عطاء بن السائب قال سمعت ابا حفص بن عمرو یحدث عن یعلی انه مر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو متخلق فقال الک امرأة فقال لا قال اذھب فاغسله۔

۱۱۸۲۔ **حدثنا** ابو بکرة قال ثنا ابو عامر ح وحدثنا علی بن شیبة قال ثنا روح قالا ثنا شعبة عن عطاء بن السائب عن رجل من ثقیف

حضرت ابن وہب، حضرت اسماعیل بن علیہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میرا خیال ہے حضرت عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران لگانے سے منع فرمایا۔

حضرت ہشیم، حضرت عبدالعزیز بن صہیب سے اور وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفران لگانے سے منع فرمایا۔

حضرت اسماعیل بن ابراہیم، حضرت عبدالعزیز بن صہیب رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفران لگانے سے منع فرمایا۔ حضرت ابن ابی عمران نے خاص طور پر ذکر فرمایا کہ حضرت علی بن جعد فرماتے ہیں پھر میں نے حضرت اسماعیل سے ملاقات کر کے اس بارے میں پوچھا اور بتایا کہ حضرت شعبہ نے ان سے روایت کرتے ہوئے ہم سے یہ بات بیان کی انھوں نے فرمایا میں نے ان سے اس طرح بیان نہیں کیا بلکہ میں نے ان سے یوں بیان کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران لگانے سے منع فرمایا۔ حضرت ابن ابی عمران فرماتے ہیں ان کی مراد یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ نہی صرف مردوں کے لیے ہے عورتوں کے لیے نہیں۔

حضرت ابو حفص بن عمرو، حضرت یعلیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے اور انھوں نے (حضرت یعلیٰ نے) خلوق لگائی ہوئی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم عورت ہو؟ انھوں نے عرض کیا نہیں فرمایا جاؤ اور اسے دھو ڈالو۔

حضرت عطاء بن سائب، قبیلہ ثقیف کے ایک آدمی سے وہ حضرت یعلیٰ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں حضرت ابو بکرہ نے اپنی حدیث

عَنْ يَعْلَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ هٰذَا
قَالَ أَبُوْ بَكْرَةَ فِيْ حَدِيْثِهِ وَقَالَ عَلِيٌّ فِيْ حَدِيْثِهِ عَنْ
عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَفْصِ بْنَ
عَمْرٍو أَوْ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ الثَّقَفِيَّ۔

۱۱۸۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَيَّاشٌ
الرَّقَّامُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ
قَتَادَةَ أَوْ مَطَرٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا
وَطِيْبُ الرِّجَالِ رِيْحٌ لَا لَوْنَ أَلَا وَطِيْبُ النِّسَاءِ
لَوْنٌ لَا رِيْحَ۔

۱۱۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ
ثَنَا صَاعِدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ
قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

۱۱۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ
بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَالِمٍ الْعَلَوِيِّ عَنْ
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُفْرَةٌ فَلَمَّا قَامَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَمَرْتُمْ هٰذَا يَدَعُ هٰذِهِ الصُّفْرَةَ
قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُوَاجِهُ
الرَّجُلَ بِشَيْءٍ فِيْ وَجْهِهِ۔

۱۱۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ قَالَ
ثَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ جَدَّيْهِ قَالَا
سَمِعْنَا أَبَا مُوْسٰى يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ رَجُلٍ فِيْ جَسَدِهِ شَيْءٌ
مِنْ خَلُوْقٍ۔

۱۱۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ
عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ
أَبِيْ حُبَيْبَةَ عَنِ الرَّجُلِ الَّذِيْ كَانَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى

سے اسی طرح فرمایا ہے۔ حضرت علی کی حضرت عطاء بن سائب
سے روایت میں ہے کہ انھوں نے فرمایا میں نے حضرت ابوحفص
بن عمرو یا ابوعمرو بن حفص ثقفی سے سُنا۔

حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا سنو! مردوں کی خوشبو میں بُو ہوتی ہے
رنگ نہیں ہوتا اور سنو! عورتوں کی خوشبو میں رنگ ہے
لیکن بُو نہیں۔

حضرت حمید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
اور وہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل
روایت کرتے ہیں۔

حضرت سالم علوی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہ نبوی میں حاضر
ہوا اس پر زرد رنگ تھا جب وہ کھڑا ہوا تو نبی اکرم صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اچھا ہوتا کہ تم اسے یہ زردی دُور
کرنے کا مشورہ دیتے، حضرت انس فرماتے ہیں سرکار
دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کسی شخص کو منہ پر منع نہیں کرتے تھے۔

حضرت ربیع بن انس اپنے دو دادوں سے روایت
کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے حضرت ابوموسیٰ کو فرماتے
ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص
کی نماز قبول نہیں ہوتی جس کے جسم پر کچھ خلوق لگی ہوئی ہو۔

حضرت ام حبیبہ ایک ایسے شخص سے روایت کرتی ہیں
جو بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے وہ فرماتے ہیں میں ایک
کام کی غرض سے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر

اللہ علیہ وسلم قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حاجۃ وانا متخلق فقال اذھب فاغتسل فذھبت فاغتسلت ثم جئت فقال اذھب فاغتسل فذھبت فاخذت شیئا فجعلت اتبع بہ دفرہ

فنھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجال فی ھذہ الآثار کلھا عن التزعفر وانما امر الرجل الذی امرہ بغسل طیبہ الذی کان علیہ فی حدیث یعلی لانہ لم یکن من طیب الرجال ولیس فی ذلک دلیل علی حکم من اراد الاحرام ھل لہ ان یتطیب بطیب یبقی علیہ بعد الاحرام ام لا واما ما رووہ عن عمر وعثمان فی ذلک فانہ قد خالفھما فی ذلک عبد اللہ بن عباس۔

۱۱۸۸۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عثمان بن عمر قال ثنا عیینۃ بن عبد الرحمن عن ابیہ انہ قال انطلقت حاجا فرافقنی عثمان بن ابی العاص فلما کان عند الاحرام قال اغسلوا رؤوسکم بھذا الخطمی الابیض ولا یمس احد منکم غیرہ فوقع فی نفسی من ذلک شیء فقدمت مکۃ فسألت ابن عمر وابن عباس فاما ابن عمر فقال ما احبہ واما ابن عباس فقال اما انا فاضمخ بہ راسی ثم احب بقاءہ۔

فھذا ابن عباس فقد خالف عمر وعثمان وابن عمر وعثمان بن ابی العاص فی ذلک وقد روی فی ذلک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما یدل علی اباحتہ۔

۱۱۸۹۔ حدثنا ابن مرزوق یعنی ابراھیم قال ثنا بشر بن عمر قال ثنا شعبۃ عن الحکم عن

ہوا میں نے خلوق لگائی ہوئی تھی آپ نے فرمایا جاؤ اور اسے دھو ڈالو (فرماتے ہیں) میں گیا اور اسے دھو کر پھر حاضر ہوا آپ نے فرمایا جاؤ اور اسے دھو ڈالو (فرماتے ہیں) میں گیا اور کوئی چیز لے کر اس کے اثر کو زائل کرنے لگا۔

تو ان روایات کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران لگانے سے منع فرمایا حضرت یعلیٰ کی روایت کے مطابق آپ نے ایک شخص کو خوشبو دھونے کا حکم دیا تو اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ مردانہ خوشبو سے نہ تھی اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ جو شخص احرام کا ارادہ رکھتا ہو وہ ایسی خوشبو جس کا اثر باقی رہتا ہو لگا سکتا ہے یا نہیں ____ اور جو کچھ انھوں نے اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے۔

حضرت عیینہ بن عبد الرحمٰن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حج کرنے کے لیے چلا حضرت عثمان بن ابو العاص میرے رفیق سفر بنے۔ احرام کا وقت ہوا تو انھوں نے فرمایا اس سفید مٹی سے اپنے سروں کو دھو ڈالو اور تم میں سے کوئی بھی اس کے علاوہ خوشبو نہ لگائے (فرماتے ہیں) اس سے میرے دل میں کچھ خیال پیدا ہوا میں مکہ مکرمہ میں آیا تو حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے اس سلسلے میں پوچھا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں اسے سر میں لگاتا ہوں اور پھر اس کا باقی رہنا پسند کرتا ہوں۔

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق، عثمان غنی اور عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہم کی مخالفت کی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے جواز کے بارے میں بھی احادیث مروی ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں گویا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر انور (کی چوٹی) میں خوشبو کی

إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفْرِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

۱۱۹۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

۱۱۹۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَأَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَا ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۱۱۹۲- حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَمَّادٍ وَعَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۱۱۹۳- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۱۹۴- حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا تَجِدُ مِنَ الطِّيبِ قَالَتْ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى وَبِيصَ الطِّيبِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ۔

۱۱۹۵- حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو زَيْدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْغَمْرِ قَالَ أَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الزُّهْرِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغَالِيَةِ الْجَيِّدَةِ عِنْدَ إِحْرَامِهِ۔

۱۱۹۶- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

چمک دیکھ رہی ہوں حالانکہ آپ محرم تھے۔

حضرت ہشام بن ابو عبداللہ حضرت حماد سے اور وہ حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت حماد اور عطاء بن سائب حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبدالرحمن بن اسود، اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت مالک بن مغول، حضرت عبدالرحمن بن اسود سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

حضرت ابو اسحٰق، حضرت عبدالرحمن بن اسود سے وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ بہترین خوشبو لگاتیں جو انھیں میسر ہوتی فرماتی ہیں حتیٰ کہ میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے سر انور اور داڑھی مبارک میں خوشبو کی چمک دیکھتی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتی ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے احرام کے وقت غالیہ (ایک خوشبو) لگائی تھی۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَخِیْهِ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَیَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اِحْرَامِهٖ بِاَطْیَبِ مَا اَجِدُ۔

١١٩٧۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شُعَیْبُ بْنُ الْوَلِیْدِ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِی الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَیَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِیْ لِاِحْرَامِهٖ قَبْلَ اَنْ یُّحْرِمَ۔

١١٩٨۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ اَنَّ الْقَاسِمَ حَدَّثَهٗ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَیَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهٖ حِیْنَ اَحْرَمَ قَالَ اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ وَحَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

١١٩٩۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

١٢٠٠۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

١٢٠١۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا اَفْلَحُ هُوَ ابْنُ حُمَیْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

١٢٠٢۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

١٢٠٣۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنِ الْقَاسِمِ

م حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے [illegible]

کے احرام کے وقت آپ کو نہایت عمدہ خوشبو جو میسر ہوتی، لگاتی تھی۔

حضرت قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں میں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے سے پہلے احرام کے لیے اپنے ہاتھوں سے خوشبو لگائی۔

حضرت اسامہ بن زید فرماتے ہیں حضرت قاسم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھتے وقت احرام کے لیے خوشبو لگائی۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوبکر بن حزم نے یہی بات حضرت عمرہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کی انھوں نے م

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت شعبہ، حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کا مثل ذکر کیا۔

حضرت افلح (ابن حمید) نے حضرت قاسم سے انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ایوب، حضرت قاسم سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں نے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهٖ وَلِحِلِّهٖ -

۱۲۰۴- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ طَيَّبْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ بِاَطْيَبِ الطِّيْبِ عِنْدَ اِحْلَالِهٖ وَقَبْلَ اَنْ يُحْرِمَ -

۱۲۰۵- حَدَّثَنَا نَصْرٌ قَالَ ثَنَا الْخُصَيْبُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهٖ وَلِحِلِّهٖ -

۱۲۰۶- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحِلِّ وَالْاِحْرَامِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَدْ تَوَاتَرَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِبَاحَةِ الطِّيْبِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ وَاَنَّهٗ قَدْ كَانَ يَبْقٰى فِيْ مَفَارِقِهٖ بَعْدَ الْاِحْرَامِ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِمَّا رَوَيْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۰۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَمَّامٍ اَبُو الْكَرُوْسِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَيْمُوْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُسْلِمِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ سَعْدٍ تَقُوْلُ كُنْتُ اُشْبِعُ رَاْسَ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ لِحُرْمِهٖ بِالطِّيْبِ -

۱۲۰۸- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے کے لیے اور احرام کے علاوہ بھی خوشبو لگائی۔

حضرت عثمان بن عروہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ آپ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو کس چیز کے ساتھ خوشبو لگاتی تھیں؟ انھوں نے فرمایا میں آپ کو غیر محرم ہونے کی صورت میں اور احرام باندھنے سے پہلے عمدہ خوشبو لگاتی تھی۔

حضرت عطاء حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو غیر محرم ہونے کی حالت میں اور احرام باندھتے وقت خوشبو لگاتی تھی۔

حضرت ابن جریج، حضرت عطاء سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو احرام نہ ہونے کی حالت میں اور احرام کے لیے خوشبو لگاتی تھی۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ان متواتر روایات کے مطابق احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا جائز ہے اور یہ احرام کے بعد بھی آپ کے سر انور (کی چوٹی) پر باقی رہتی تھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہی بات مروی ہے جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے اس باب میں ذکر کیا ہے اس سلسلے میں صحابہ کرام سے بھی روایات آئی ہیں۔

حضرت مخرمہ بن بکیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ بنت سعد سے سنا وہ فرماتی ہیں میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے احرام کے لیے ان کے سر کو اچھی طرح خوشبو لگاتی۔

حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ...

حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ قَالَ حَدَّثَتْنِي دُرَّةُ قَالَتْ كُنْتُ أُشَبِّعُهُ بِالْغَالِيَةِ أُغَلِّفُ رَأْسَ عَائِشَةَ بِالْمِسْكِ وَالْعَنْبَرِ عِنْدَ إِحْرَامِهَا۔

۱۲۰۹- حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي حُكَيْمَةُ قَالَ أَبُو عَاصِمٍ ابْنَةُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ أُمِّهَا ابْنَةِ النَّجَّارِ أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَجْعَلْنَ عَصَائِبَ فِيهِنَّ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ فَيَعْصِبْنَ بِهَا أَسَافِلَ شُعُورِهِنَّ عَلَى جِبَاهِهِنَّ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمْنَ ثُمَّ يُحْرِمْنَ كَذٰلِكَ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ فِي قِصَّةِ الْحَدِيثِ۔

۱۲۱۰- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ كَانَ يَتَطَيَّبُ بِالْغَالِيَةِ الْجَيِّدَةِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ۔

فَهٰذَا قَدْ جَاءَ فِي ذٰلِكَ عَمَّنْ ذَكَرْنَاهُ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ مَا قَدْ رَوَتْهُ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَطْيِيبِهِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ وَبِهٰذَا كَانَ يَقُولُ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَبُو يُوسُفَ وَأَمَّا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فَإِنَّهُ كَانَ يَذْهَبُ فِي ذٰلِكَ إِلَى مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ وَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَعُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ وَابْنِ عُمَرَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُ فِي ذٰلِكَ أَنَّ مَا ذُكِرَ فِي حَدِيثِ عَائِشَةَ مِنْ تَطْيِيبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْإِحْرَامِ إِنَّمَا فِيهِ أَنَّهَا كَانَتْ تُطَيِّبُهُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ فَقَدْ يَجُوزُ

رضی اللہ عنہا نے بیان کیا فرماتی ہیں میں ان کو غالیہ (مرکب خوشبو) سے ملا کر دیتی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے احرام کے وقت میں ان کے سر میں کستوری اور عنبر سے خوشبو لگاتی۔

حضرت ابن جریج سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں مجھے حضرت حکیمہ نے خبر دی ابو عاصم کی روایت میں بنت ابی حکیم ہے۔ وہ اپنی ماں بنت النجار سے روایت کرتی ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے پاس کچھ پٹیاں تھیں جن میں ورس اور زعفران لگا ہوتا تھا وہ احرام باندھنے سے پہلے ان کے ساتھ اپنے بالوں کے نچلے حصے کو پیشانی پر باندھتیں پھر احرام باندھتیں دوسرے راوی اس حدیث میں کمی زیادتی کرتے ہیں۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عبداللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ احرام کے وقت عمدہ غالیہ کے ساتھ خوشبو لگاتے تھے۔

ان روایات میں صحابہ کرام سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے موافق مروی ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم احرام کے وقت خوشبو لگاتے تھے۔ حضرت امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ لیکن حضرت امام محمد رحمہ اللہ نے اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق، عثمان بن عفان، عثمان بن ابو العاص اور ابن عمر رضی اللہ عنہا کی روایات کو اپنایا کہ یہ مکروہ ہے اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں جو کچھ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے احرام کے وقت خوشبو لگانے کا ذکر ہے تو وہ احرام کا ارادہ کرتے وقت کی بات ہے تو ہو سکتا ہے ام المومنین اس وقت ایسا کرتی ہوں، پھر آپ احرام باندھنے تک اسے دھو لیتے ہوں تو دھونے کی وجہ سے آپ کے جسم سے خوشبو چلی جاتی اور بو باقی رہ جاتی۔

أن يكون كانت تفعل به هذا ثم يغتسل إذا أراد الإحرام فيذهب بغسله عنه ما كان على بدنه من طيب ويبقى فيه ريحه. فإن قال قائل فقد قالت عائشة في حديث كنت أرى وبيص الطيب في مفارقه بعد ما أحرم. قيل له قد يجوز أن يكون ذلك وقد غسله كما ذكرنا وهكذا الطيب ربما غسله الرجل عن وجهه أو عن يده فيذهب ويبقى وبيصه فلما احتمل ما روي عن عائشة من ذلك ما ذكرنا نظرنا هل فيما روي عنها شيء يدل على ذلك۔

۱۲۱۱۔ فإذا فهد قد حدثنا أبو غسان قال ثنا أبو عوانة عن إبراهيم بن محمد بن المنتشر عن أبيه قال سألت ابن عمر عن الطيب عند الإحرام فقال ما أحب أن أصبح محرما ينضخ مني ريح الطيب فأرسل ابن عمر بعض بنيه إلى عائشة ليسمع أباه ما قالت قال فقالت عائشة أنا طيبت رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم طاف في نسائه فأصبح محرما فسكت ابن عمر۔

قال أبو جعفر فدل هذا الحديث على أنه قد كان بين إحرامه وبين تطييبها إياه غسل لأنه لا يطوف عليهن إلا اغتسل فكأنها إنما أرادت بهذه الأحاديث الاحتجاج على من كره أن يوجد من المحرم بعد إحرامه ريح الطيب كما كره ذلك ابن عمر فأما بقاء نفس الطيب على بدن المحرم بعد ما أحرم وإن كان إنما تطيب به قبل الإحرام فلا نفهم هذا الحديث فإن معناه معنى لطيف

مگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی حدیث میں فرمایا ہے کہ میں احرام کے بعد آپ کے سر (مبارک) پر خوشبو کی چمک دیکھتی تھی تو اس شخص کو جواب) کہا جائے گا کہ ہو سکتا ہے دھونے کے بعد وہ باقی رہتی ہو جیسا کہ ہم نے ذکر کیا خوشبو کا یہی حال ہے بعض اوقات آدمی اسے اپنے چہرے یا ہاتھوں سے دھوتا ہے تو وہ زائل ہو جاتی ہے لیکن اس کی چمک باقی رہتی ہے

تو جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں اس بات کا احتمال ہے جو ہم نے ذکر کیا تو ہم دیکھتے ہیں کہ کیا ان سے اس پر دلالت کرنے والی کوئی بات مروی ہے۔

حضرت ابراہیم بن محمد بن منتشر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے احرام کے وقت خوشبو لگانے کے بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اس حالت میں محرم ہوں جب مجھ سے خوشبو مہک رہی ہو پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے ایک صاحبزادے کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تاکہ وہ اپنے والد (حضرت ابن عمر) کو ان کا قول سنائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی پھر آپ اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے (جماع کیا) اس کے بعد م

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ آپ کے احرام باندھنے اور خوشبو لگانے کے درمیان غسل پایا گیا کیونکہ آپ ان (ازواج مطہرات) کے پاس غسل کے بغیر نہیں جاتے تھے تو گویا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان روایات سے ان لوگوں کے خلاف استدلال کیا ہے جن کے نزدیک احرام کے بعد محرم سے خوشبو آنا مکروہ ہے جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اسے ناپسند فرمایا —— احرام کے بعد محرم کے بدن پر خوشبو کا باقی رہنا اگرچہ اس نے احرام سے پہلے خوشبو لگائی ہو مکروہ نہیں ہے پس اس حدیث کو سمجھا جائے اس کا مفہوم

فَقَدْ بَيَّنَّا وُجُوْهَ هٰذِهِ الْآثَارِ فَاحْتَجْنَا بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ نَعْلَمَ كَيْفَ وَجْهُ مَا نَحْنُ فِيْهِ مِنَ الْاِخْتِلَافِ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَرَاَيْنَا الْاِحْرَامَ يَمْنَعُ مِنْ لُبْسِ الْقُمُصِ وَالسَّرَاوِيْلَاتِ وَالْخِفَافِ وَالْعَمَائِمِ وَيَمْنَعُ مِنَ الطِّيْبِ وَقَتْلِ الصَّيْدِ وَاِمْسَاكِهٖ ثُمَّ رَاَيْنَا الرَّجُلَ اِذَا لَبِسَ قَمِيْصًا اَوْ سَرَاوِيْلًا قَبْلَ اَنْ يُحْرِمَ ثُمَّ اَحْرَمَ وَهُوَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ يُؤْمَرُ بِنَزْعِهٖ وَاِنْ لَمْ يَنْزِعْهُ وَتَرَكَهٗ عَلَيْهِ كَانَ كَمَنْ لَبِسَهٗ بَعْدَ الْاِحْرَامِ لُبْسًا مُسْتَقْبَلًا فَيَجِبُ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ فِيْهِ لَوِ اسْتَاْنَفَ لُبْسَهٗ بَعْدَ اِحْرَامِهٖ وَكَذٰلِكَ لَوْ صَادَ صَيْدًا فِي الْحِلِّ وَهُوَ حَلَالٌ فَاَمْسَكَهٗ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ اَحْرَمَ وَهُوَ فِيْ يَدِهٖ اُمِرَ بِتَخْلِيَتِهٖ وَاِنْ لَمْ يُخَلِّهٖ كَانَ اِمْسَاكُهٗ اِيَّاهُ بَعْدَ اِحْرَامِهٖ بِصَيْدٍ كَانَ مِنْهُ بَعْدَ اِحْرَامِهِ الْمُتَقَدِّمِ كَاِمْسَاكِهٖ اِيَّاهُ بَعْدَ اِحْرَامِهٖ بِصَيْدٍ كَانَ مِنْهُ بَعْدَ اِحْرَامِهٖ فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ وَكَانَ الطِّيْبُ مُحَرَّمًا عَلَى الْمُحْرِمِ بَعْدَ اِحْرَامِهٖ كَحُرْمَةِ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ كَانَ ثُبُوْتُ الطِّيْبِ عَلَيْهِ بَعْدَ اِحْرَامِهٖ وَاِنْ كَانَ قَدْ تَطَيَّبَ بِهٖ قَبْلَ اِحْرَامِهٖ كَتَطَيُّبِهٖ بِهٖ بَعْدَ اِحْرَامِهٖ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا بَيَّنَّا فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ۔

بَابُ (١٤) مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ

١٢١٢۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ وَسُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالُوْا

نہایت لطیف ہے۔ ان روایات کا مفہوم ہم نے بیان کر دیا اس کے بعد ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ قیاس کے طور پر اس اختلافی مسئلہ کا حل معلوم کریں تو ہم دیکھتے ہیں احرام کی وجہ سے قمیص شلوار موزے اور دستاروں کے پہننے سے روکا گیا ہے خوشبو لگانے، شکار کرنے اور اسے پکڑنے کی بھی ممانعت ہے پھر ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص احرام سے پہلے قمیص یا شلوار پہنتا ہے پھر احرام باندھتا ہے تو اسے اتارنے کا حکم ہے اور اگر وہ نہ اتارے بلکہ اپنے اوپر رہنے دے تو ایسے ہے جیسے اس نے احرام کے بعد پہنا ہو تو اس پر وہی چیز لازم ہوگی جو احرام کے بعد نئے سرے سے پہننے والے پر لازم ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص غیر حرم میں حالتِ احرام کے بغیر شکار کر کے اسے ہاتھ میں روکے رکھے پھر وہ احرام باندھے اور وہ اس کے ہاتھ میں ہو تو اسے چھوڑنے کا حکم دیا جائے گا اگر وہ نہ چھوڑے تو اس کا روکنا اس شکار کی طرح ہوگا جسے احرام کے بعد پکڑا اور روکا۔ تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا جب اس کا معاملہ یوں ہے اور احرام کے بعد خوشبو لگانا ان دوسرے محرمات کی طرح حرام ہے تو اس خوشبو کا باقی رہنا جو احرام سے پہلے لگائی تھی۔ احرام کے بعد خوشبو لگانے کی طرح ہے، قیاس اور غور و فکر کا یہی تقاضا ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا، اس باب میں قیاس یہی ہے ہم (امام طحاوی رحمہ اللہ) اسی کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام محمد بن حسن رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

مُحرم کا لباس

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے میدانِ عرفات میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ جو شخص تہبند نہ پائے وہ شلوار پہن لے اور

ثنا شعبة عن عمرو بن دينار قال سمعت جابر بن زيد يقول سمعت ابن عباس يقول سمعت النبي صلى الله عليه وسلم بعرفة يقول من لم يجد ازارا فليلبس سراويلا ومن لم يجد نعلين فليلبس خفين۔

۱۲۱۳۔ حدثنا علي بن شيبة قال ثنا ابو نعيم قال ثنا سفيان عن عمرو بن دينار عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله ولم يذكر عرفة۔

۱۲۱۴۔ حدثنا ابن ابي داود قال ثنا سعيد بن منصور قال انا هشيم قال انا عمرو بن دينار فذكر باسناده مثله۔

۱۲۱۵۔ حدثنا ابن ابي داود قال ثنا سعيد قال ثنا حماد بن زيد وسفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم وهو يخطب فذكر مثله۔

۱۲۱۶۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابراهيم بن بشار قال ثنا سفيان عن عمرو بن دينار عن جابر بن زيد عن ابن عباس فذكر مثله غير انه لم يقل وهو يخطب۔

۱۲۱۷۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن ابن جريج عن عمرو بن دينار عن ابي الشعثاء قال انا ابن عباس سمع النبي صلى الله عليه وسلم يخطب فذكر نحوه قلت ولم يقل يقطعهما قال لا۔

۱۲۱۸۔ حدثنا الحسين ابن الحكم الجيزي الكوفي قال ثنا ابو غسان مالك بن اسمعيل قال ثنا زهير بن معاوية قال ثنا ابو الزبير

جسے جوتے میسر نہ ہوں وہ موزے پہن لے۔

حضرت عمرو بن دینار، حضرت جابر بن زید سے وہ حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے عرفات کا ذکر نہیں کیا

حضرت ہشیم فرماتے ہیں ہمیں عمرو بن دینار نے خبر دی پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت جابر بن زید، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا اور آپ خطبہ دے رہے تھے پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عمرو بن دینار، حضرت جابر بن زید سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں البتہ انھوں نے "اور آپ خطبہ دے رہے تھے" کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

حضرت ابو الشعثاء سے مروی ہے ہمیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا انھوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔ میں (امام طحاوی) نے (حضرت ابن مرزوق) سے پوچھا کہ انھوں نے ان (موزوں) کے کاٹنے کا ذکر نہیں کیا؟ فرمایا نہیں۔

حضرت ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جوتے نہ پائے وہ موزے پہن لے اور جسے چادر میسر

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلَ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ قَوْمٌ فَقَالُوْا مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا وَهُوَ مُحْرِمٌ لَبِسَ سَرَاوِيْلَ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ لَبِسَ خُفَّيْنِ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا أَمَّا مَا ذَكَرْتُمُوْهُ مِنْ لُبْسِ الْمُحْرِمِ الْخُفَّ وَالسَّرَاوِيْلَ عَلٰى حَالِ الضَّرُوْرَةِ فَنَحْنُ نَقُوْلُ بِذٰلِكَ وَنُبِيْحُ لَهُ لُبْسَهُ لِلضَّرُوْرَةِ الَّتِيْ هِيَ بِهِ وَلٰكِنَّا نُوْجِبُ عَلَيْهِ مَعَ ذٰلِكَ الْكَفَّارَةَ وَلَيْسَ فِيْمَا رَوَيْتُمُوْهُ نَفْيٌ لِوُجُوْبِ الْكَفَّارَةِ وَلَا فِيْهِ وَلَا فِيْ قَوْلِنَا خِلَافٌ لِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ لِأَنَّا لَمْ نَقُلْ لَا يَلْبَسُ الْخُفَّيْنِ إِذَا لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ وَلَا السَّرَاوِيْلَ إِذَا لَمْ يَجِدْ إِزَارًا وَلَوْ قُلْنَا ذٰلِكَ كُنَّا مُخَالِفِيْنَ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَلٰكِنَّا قَدْ أَبَحْنَا لَهُ اللِّبَاسَ كَمَا أَبَاحَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَوْجَبْنَا عَلَيْهِ مَعَ ذٰلِكَ الْكَفَّارَةَ بِالدَّلَائِلِ الْقَائِمَةِ الْمُوْجِبَةِ لِذٰلِكَ وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَيْضًا قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ عَلٰى أَنْ يَقْطَعَهُمَا مِنْ تَحْتِ الْكَعْبَيْنِ فَيَلْبَسُهُمَا كَمَا يَلْبَسُ النَّعْلَيْنِ وَقَوْلُهُ مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلَ عَلٰى أَنْ يَشُقَّ السَّرَاوِيْلَ فَيَلْبَسُهُ كَمَا يَلْبَسُ الْإِزَارَ فَإِنْ كَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ أُرِيْدَ بِهِ هٰذَا الْمَعْنٰى فَلَسْنَا نُخَالِفُ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ وَنَحْنُ نَقُوْلُ بِذٰلِكَ وَنُثْبِتُهُ وَإِنَّمَا وَقَعَ الْخِلَافُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ فِي التَّأْوِيْلِ لَا فِيْ نَفْسِ الْحَدِيْثِ لِأَنَّا قَدْ صَرَفْنَا الْحَدِيْثَ إِلٰى وَجْهٍ يَحْتَمِلُهُ فَاعْرِفُوْا مَوْضِعَ خِلَافِ

نہ ہو وہ سلوار پہن لے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں جو شخص چادر نہ پائے اور وہ احرام باندھنا چاہتا ہو تو سلوار پہن لے اس پر کچھ تاوان نہ ہوگا اور جسے جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے اور اس کے ذمہ بھی کچھ نہ ہوگا لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جو کچھ تم نے محرم کے لیے ضرورت کے وقت موزوں اور شلوار کا ذکر کیا ہے ہم بھی اس کے قائل ہیں اور ضرورت کے تحت اس کا پہننا جائز سمجھتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم اس پر کفارہ بھی لازم قرار دیتے ہیں اور جو کچھ تم نے روایت کیا اس میں کفارے کی نفی نہیں ہے نیز اس میں اور ہمارے قول میں کچھ اختلاف بھی نہیں کیونکہ ہم یہ نہیں کہتے کہ جوتے اور تہہ بند نہ ملنے کی صورت میں وہ موزے اور سلوار نہیں پہن سکتا اگر ہم یہ بات کہتے تو اس حدیث کے مخالف ہوتے لیکن ہم نے اس کے لیے وہ لباس پہننا جائز قرار دیا ہے جسے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے جائز قرار دیا پھر ہم نے اس پر دلائل کے ساتھ کفارہ لازم کیا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ جو شخص جوتے نہ پائے وہ موزے پہن لے میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ وہ انہیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر جوتوں کی طرح پہن لے اور آپ کے ارشاد گرامی کہ جو شخص تہبند نہ پائے وہ سلوار پہن لے میں اس بات کا احتمال ہے کہ وہ اسے (سلوار کو) کاٹ کر تہبند کی طرح پہن لے۔ اگر اس حدیث سے یہی مراد ہو تو ہم اس کے مخالف شمار نہیں ہوں گے ہم اس کے قائل اور اس کو ثابت کرنے والے ہوں گے ہمارے اور تمہارے درمیان تاویل میں اختلاف ہے، نفس حدیث میں نہیں کیونکہ ہم نے حدیث کو اس مفہوم کی طرف پھیرا جس کا یہ احتمال رکھتی ہے تو حدیث سے اختلاف اور تاویل میں اختلاف کا فرق پہچانو، دونوں مختلف باتیں ہیں جو شخص تمہاری تاویل کا مخالف ہے اسے تم حدیث کا مخالف قرار نہ دو۔ حضرت عبداللہ

التاويل من موضع خلاف الحديث فانهما مختلفان ولا توجبوا على من خالف تاويلكم خلافا لذلك الحديث وقد بين عبد الله بن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم بعض ذلك.

بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سلسلے میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے بعض باتیں روایت کی ہیں۔

۱۲۱۹۔ حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا يزيد بن هرون قال انا يحيى بن سعيد عن عمر بن نافع عن ابيه عن ابن عمر ان رجلا سأل النبي صلى الله عليه وسلم ما نلبس من الثياب اذا احرمنا فقال لا تلبسوا السراويلات ولا العمائم ولا البرانس ولا الخفاف الا ان يكون احد ليست له نعلان فيلبس خفين اسفل من الكعبين۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک شخص نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم احرام کے وقت کون سے کپڑے پہنیں، آپ نے فرمایا شلواریں، دستاریں برساتی، کوٹ اور موزے نہ پہنو مگر یہ کہ کسی کے پاس جوتے نہ ہوں تو ایسے موزے پہنے جو ٹخنوں سے نیچے ہوں۔

۱۲۲۰۔ حدثنا محمد بن عمرو بن يونس قال ثنا اسباط بن محمد عن سعيد بن ابي عروبة عن ايوب عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۲۱۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد بن سلمة عن ايوب فذكر باسناده مثله۔

حضرت حماد بن سلمہ، حضرت ایوب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۲۲۔ حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن نافع عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت مالک، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۲۳۔ حدثنا عيسى بن ابراهيم الغافقي قال ثنا سفيان هو ابن عيينة عن الزهري عن سالم عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت زہری، حضرت سالم سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۲۴۔ حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا خالد بن عبد الرحمن قال ثنا ابن ابي ذئب عن الزهري فذكر باسناده مثله۔

حضرت ابن ابی ذئب، حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۲۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ ح وَحَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ قَالَا جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

۱۲۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ دِينَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَشُقَّهُمَا مِنْ عِنْدِ الْكَعْبَيْنِ۔

فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلُبْسِ الْخُفَّيْنِ الَّذِي اَبَاحَهُ لِلْمُحْرِمِ كَيْفَ هُوَ وَاَنَّهُ بِخِلَافِ مَا يَلْبَسُ الْحَلَالُ وَلَمْ يُبَيِّنِ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي حَدِيثِهِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ اَوْلَاهُمَا وَاِذَا كَانَ مَا اَبَاحَ لِلْمُحْرِمِ مِنْ لُبْسِ الْخُفَّيْنِ هُوَ بِخِلَافِ مَا يَلْبَسُ الْحَلَالُ فَكَذٰلِكَ مَا اَبَاحَ لَهُ مِنْ لُبْسِ السَّرَاوِيلِ هُوَ بِخِلَافِ مَا يَلْبَسُ الْحَلَالُ فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ تَصْحِيحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ وَاَمَّا النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ فَاِنَّا رَاَيْنَاهُمْ لَمْ يَخْتَلِفُوا فِيمَنْ وَجَدَ اِزَارًا اَنَّ لُبْسَ السَّرَاوِيلِ لَهُ غَيْرُ مُبَاحٍ لِاَنَّ الْاِحْرَامَ قَدْ مَنَعَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ مَنْ وَجَدَ نَعْلَيْنِ فَحَرَامٌ عَلَيْهِ لُبْسُ الْخُفَّيْنِ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ فِي لُبْسِ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيقِ الضَّرُورَةِ كَيْفَ هُوَ وَهَلْ يُوجِبُ كَفَّارَةً اَوْ لَا يُوجِبُهَا فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَرَاَيْنَا الْاِحْرَامَ يَنْهٰى عَنْ اَشْيَاءَ قَدْ كَانَتْ مُبَاحَةً قَبْلَهُ مِنْهَا لُبْسُ الْقَمِيصِ وَالْعَمَائِمِ وَالْخِفَافِ وَالسَّرَاوِيلَاتِ وَالْبَرَانِسِ وَكَانَ مَنِ اضْطُرَّ فَوَجَدَ الْحَرَّ فَغَطّٰى رَاْسَهُ اَوْ وَجَدَ الْبَرْدَ فَلَبِسَ ثِيَابَهُ اَنَّهُ قَدْ

حضرت عبد العزیز بن مسلم اور حضرت مالک دونوں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں مجھے حضرت عبد اللہ بن دینار نے خبر دی انھوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جو شخص جوتا نہ پا سکے وہ موزے پہن لے اور انھیں ٹخنوں کے پاس سے کاٹ دے۔

تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے موزے پہننے کی خبر دیتے ہیں کہ آپ نے انھیں محرم کے لیے پہننے کا کیا طریقہ جائز قرار دیا نیز یہ کہ یہ طریقہ غیر محرم کے طریقے کے خلاف ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی روایت میں اس قسم کی کوئی بات بیان نہیں کی۔ پس حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث اولیٰ ہے تو جب آپ نے محرم کے لیے موزوں کے پہننے کا جائز طریقہ بیان فرما دیا اور وہ غیر محرم کے خلاف ہے تو اسی طرح اس کے لیے سلوار پہننے کا جو طریقہ جائز قرار دیا ہے وہ غیر محرم کے طریقے سے مختلف ہے ——— تصحیح روایات کے طریقے پر اس باب کا یہ بیان تھا۔ جہاں تک قیاس کا تعلق ہے تو اس بارے میں کسی کا اختلاف نہیں کہ تہبند پانے والے کے لیے سلوار کا پہننا جائز نہیں کیونکہ احرام کی وجہ سے یہ اس کے لیے ناجائز ہے اسی طرح جس کو جوتا میسر ہو اس کے لیے ضرورت کے بغیر موزوں کا پہننا جائز نہیں تو ہم چاہتے ہیں کہ دیکھیں ضرورت کی صورت میں ان کے پہننے کا طریقہ کیا ہے اور کیا اس سے کفارہ واجب ہوتا ہے یا نہیں۔

تو ہم دیکھتے ہیں احرام کی وجہ سے کئی باتیں ممنوع ہیں جو اس سے پہلے جائز تھیں ان میں قمیص، دستار، موزوں، سلوار اور کوٹوں کا پہننا ہے اب جو شخص گرمی کی وجہ سے مجبور ہو کر سر کو ڈھانپ لے یا سردی کی وجہ سے کپڑے پہن لے تو اس نے ایسا کام کیا ہے جو اس کے لیے جائز ہے لیکن اس پر کفارہ واجب ہوتا

فعل ما هو مباح له فعله وعليه الكفارة مع ذلك وحرم عليه الإحرام أيضا حلق الرأس إلا من ضرورة وكان من حلق رأسه من ضرورة فقد فعل ما هو له مباح والكفارة عليه واجبة فكان حلق الرأس للمحرم في غير حال الضرورة إذا أبيح في حال الضرورة لم يكن إباحته تسقط الكفارة بل الكفارة في ذلك كله واجبة في حال الضرورة كهي في غير حال الضرورة وكذلك لبس القميص الذي حرم عليه في غير حال الضرورة فإذا كانت الضرورة فأبيح ذلك له لم يسقط بذلك الضمان فكانت الكفارة عليه واجبة في ذلك كله فلم يكن الضرورة في شيء مما ذكرنا تسقط كفارة كانت تجب في شيء في غير حال الضرورة وإنما تسقط الآثام خاصة فكذلك الضرورات في لبس الخفاف والسراويلات لا توجب سقوط الكفارات التي كانت تجب لو لم تكن تلك الضرورات ولكنها ترفع الآثام خاصة فهذا هو النظر في هذا الباب أيضا وهو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى۔

ہے۔ احرام کی وجہ سے اس پر بلا ضرورت سر منڈانا بھی حرام ہے تو اب جو شخص ضرورت کے تحت سر منڈاتا ہے وہ ایک جائز کام کرتا ہے لیکن اس پر کفارہ واجب ہے تو محرم کے لیے بلا ضرورت سر منڈانے کا عدم جواز جب ضرورت کی وجہ سے جواز میں بدل گیا تو اس سے کفارہ ساقط نہ ہوگا بلکہ ضرورت کے بغیر سر منڈانے کی طرح ضرورت کے وقت بھی کفارہ واجب ہوگا۔ قمیص کا بھی یہی احتمال ہے کہ ضرورت کے بغیر اس کا پہننا ناجائز ہے تو جب ضرورت کے تحت جائز ہوگا تو اس سے ضمان ساقط نہ ہوگی اور ان تمام صورتوں میں اس پر کفارہ واجب ہوگا تو جب کفارہ ضرورت کے بغیر کسی عمل سے لازم آتا ہے وہ ضرورت کے باعث ایسا کرنے سے ساقط نہ ہوگا صرف گناہ ساقط ہوں گے پس انہی موزوں اور شلواروں کے پہننے کی ضرورت بھی اس کفارے کو ساقط نہیں کرتی جو بغیر ضرورت استعمال سے لازم آتا ہے صرف گناہوں کو اٹھا دیتی ہے۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۱۴۲ لبس الثوب الذي قد مسه ورس أو زعفران في الإحرام

۱۲۲۷۔ حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا أبو داود وأبو صالح كاتب الليث قالا ثنا إبراهيم بن سعد عن الزهري عن سالم عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تلبسوا ثوبا مسه ورس أو زعفران يعني

احرام کی حالت میں ورس اور زعفران والا (خوشبودار) کپڑا پہننا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا کپڑا نہ پہنو جس میں ورس یا زعفران لگی ہوئی ہو یعنی احرام کی حالت میں نہ پہنو۔

فِی الْاِحْرَامِ۔

۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَھْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَہٗ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں کہ حضرت مالک نے حضرت نافع سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کی۔

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

حضرت ایوب، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَھَبَ قَوْمٌ اِلٰی ھٰذِہِ الْاٰثَارِ فَقَالُوْا کُلُّ ثَوْبٍ مَسَّہٗ وَرْسٌ اَوْ زَعْفَرَانٌ فَلَا یَحِلُّ لُبْسُہٗ فِی الْاِحْرَامِ وَاِنْ غُسِلَ لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یُبَیِّنْ فِیْ ھٰذِہِ الْاٰثَارِ مَا غُسِلَ مِنْ ذٰلِکَ مِمَّا لَمْ یُغْسَلْ فَنَھْیُہٗ عَلٰی ذٰلِکَ کُلِّہٖ وَخَالَفَھُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَا غُسِلَ مِنْ ذٰلِکَ حَتّٰی صَارَ لَا یَنْفُضُ فَلَا بَاْسَ بِلُبْسِہٖ فِی الْاِحْرَامِ لِاَنَّ الثَّوْبَ الَّذِیْ صُبِغَ اِنَّمَا نُھِیَ عَنْ لُبْسِہٖ فِی الْاِحْرَامِ لِمَا کَانَ قَدْ دَخَلَہٗ مِمَّا ھُوَ حَرَامٌ عَلَی الْمُحْرِمِ فَاِذَا غُسِلَ فَخَرَجَ ذٰلِکَ مِنْہُ ذَھَبَ الْمَعْنَی الَّذِیْ لَہٗ کَانَ النَّھْیُ وَعَادَ الثَّوْبُ اِلٰی اَصْلِہِ الْاَوَّلِ قَبْلَ اَنْ یُّصِیْبَہٗ ذٰلِکَ غُسِلَ مِنْہُ وَقَالُوْا ھٰذَا کَالثَّوْبِ الطَّاھِرِ یُصِیْبُہُ النَّجَاسَۃُ فَیَنْجُسُ اِنَّکَ بِذٰلِکَ فَلَا تَجُوْزُ الصَّلٰوۃُ فِیْہِ فَاِذَا غُسِلَ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْہُ النَّجَاسَۃُ طَھُرَ وَحَلَّتِ الصَّلٰوۃُ فِیْہِ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِکَ اَنَّہُ اسْتَثْنٰی مِمَّا حَرَّمَہٗ عَلَی الْمُحْرِمِ مِنْ ذٰلِکَ فَقَالَ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ غَسِیْلًا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں جس کپڑے میں ورس یا زعفران لگی ہوئی ہو احرام کی حالت میں اس کا پہننا جائز نہیں اگرچہ اسے دھویا جائے کیونکہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان روایات میں دھوئے جانے والے (کپڑے) کو اس سے ممتاز نہیں فرمایا جسے نہ دھویا جائے پس ممانعت ان دونوں صورتوں سے متعلق ہوگی۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جسے دھو لیا جائے حتیٰ کہ اس سے خوشبو نہ مہکتی ہو تو احرام کی حالت میں اس کے پہننے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ رنگے ہوئے کپڑے کی ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ ایسے کپڑے کے ساتھ احرام میں داخل ہو رہا ہے جو محرم پر حرام ہے جب دھویا جائے گا تو اس حکم سے خارج ہو جائے گا ممانعت کا سبب دور ہو جائے گا اور کپڑا اپنی پہلی اور اصلی حالت کی طرف لوٹ آئے گا جو اس کے پہنچنے سے پہلے کی حالت تھی وہ فرماتے ہیں یہ اس پاک کپڑے کی طرح ہے جسے نجاست لگ جائے تو اب اس کے ساتھ نماز جائز نہ ہوگی پھر جب اسے دھو لیا جائے یہاں تک کہ نجاست دور ہو جائے تو وہ پاک ہو جائے گا اور اس کے ساتھ نماز جائز ہوگی۔ اس سلسلے میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے محرم پر حرام ہونے والی صورت میں سے مستثنیٰ صورت کو بیان فرمایا الا

۱۔ [illegible]

۲۔ [illegible]

بيان المسئلة

١٢٣١ - حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْاَزْدِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ الْحَدِيْثِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَزَادَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ غَسِيْلًا قَالَ ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ وَرَاَيْتُ يَحْيَى بْنَ مُعِيْنٍ وَهُوَ يَتَعَجَّبُ مِنَ الْحِمَّانِيِّ اَنْ يُحَدِّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هٰذَا عِنْدِيْ ثُمَّ وَثَبَ مِنْ فَوْرِهِ فَجَاءَ بِاَصْلِهِ فَاَخْرَجَ مِنْهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ كَمَا ذَكَرَهُ يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ فَكَتَبَهُ عَنْهُ يَحْيَى بْنُ مُعِيْنٍ۔

فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اسْتِثْنَاءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَسِيْلَ مِمَّا قَدْ مَسَّهُ وَرْسٌ اَوْ زَعْفَرَانٌ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ نَفَرٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ۔

١٢٣٢ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُحْرِمَ وَلَيْسَ لِيْ اِلَّا هٰذَا الثَّوْبُ ثَوْبٌ مَصْبُوْغٌ بِزَعْفَرَانٍ قَالَ آللّٰهِ مَا تَجِدُ غَيْرَهُ فَحَلَفَ فَقَالَ اغْسِلْهُ وَاَحْرِمْ فِيْهِ۔

١٢٣٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ اِذَا كَانَ فِي الثَّوْبِ زَعْفَرَانٌ اَوْ وَرْسٌ فَغُسِلَ فَلَا بَاْسَ اَنْ يُحْرِمَ فِيْهِ۔

بیان مسئلہ

حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں جو ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کی لیکن اس میں یہ اضافہ ہے مگر یہ کہ دھویا ہوا ہو۔ حضرت ابن ابی عمران فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن معین کو دیکھا اور وہ حضرت حمانی سے اس حدیث کو روایت کرنا پسند کرتے تھے۔ حضرت عبدالرحمن نے ان سے فرمایا یہ میرے پاس ہے پھر وہ فوراً کود پڑے اور اپنی اصل (بیاض) لے آئے اس میں یہ حدیث حضرت ابو معاویہ کی روایت سے اسی طرح نکالی جیسے یحییٰ حمانی نے ذکر کیا تھا تو حضرت یحییٰ بن معین نے ان سے لکھوا لیا۔

ترجمہ کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ورس اور زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے سے دھلے ہوئے کو مستثنیٰ فرمایا۔

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے کچھ متقدمین سے بھی یہ بات مروی ہے۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں نے احرام باندھنے کا ارادہ کیا ہے لیکن میرے پاس صرف یہی کپڑا ہے جو زعفران سے رنگا ہوا ہے۔ انھوں نے فرمایا حلفاً کہتے ہو کہ تمہارے پاس اس کے علاوہ نہیں ہے۔

حضرت لیث، حضرت طاؤس سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا جب زعفران یا ورس سے رنگا ہوا کپڑا ہو تو اس میں احرام باندھنے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الثَّوْبِ يَكُوْنُ فِيْهِ وَرْسٌ اَوْ زَعْفَرَانٌ تَغْسِلُ اَنَّهُ لَمْ يَرَ بَأْسًا اَنْ يُحْرِمَ فِيْهِ۔

بَابُ ۱۴۳ الرَّجُلِ يُحْرِمُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ كَيْفَ يَنْبَغِيْ اَنْ يَخْلَعَهُ

۱۲۳۵۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَطَاءِ بْنِ لَبِيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَقَدَّ قَمِيْصَهُ مِنْ جَيْبِهِ حَتّٰى اَخْرَجَهُ مِنْ رِجْلَيْهِ فَنَظَرَ الْقَوْمُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اَمَرْتُ بِبُدْنِي الَّتِيْ بَعَثْتُ بِهَا اَنْ تُقَلَّدَ الْيَوْمَ وَتُشْعَرَ عَلٰى كَذَا اَوْ كَذَا فَلَبِسْتُ قَمِيْصِيْ وَنَسِيْتُ فَلَمْ اَكُنْ لِاُخْرِجَ قَمِيْصِيْ مِنْ رَاْسِيْ وَكَانَ بَعَثَ بِبُدْنِهِ وَاَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُحْرِمِ اَنْ يَخْلَعَهُ كَمَا يَخْلَعُ الْحَلَالُ قَمِيْصَهُ لِاَنَّهُ اِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ غَطّٰى رَاْسَهُ وَذٰلِكَ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَاَمَرَ بِشَقِّهِ لِذٰلِكَ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يَنْزِعُهُ نَزْعًا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِحَدِيْثِ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ الَّذِيْ اَحْرَمَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ اَنْ يَنْزِعَهَا نَزْعًا وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ فِيْ بَابِ التَّطَيُّبِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ فَقَدْ خَالَفَ ذٰلِكَ حَدِيْثُ جَابِرٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَا وَاِسْنَادُهُ اَحْسَنُ مِنْ اِسْنَادِهِ فَاِنْ كَانَتْ هٰذِهِ الْاَشْيَاءُ تُثْبَتُ بِصِحَّةِ الْاِسْنَادِ فَاِنَّ حَدِيْثَ

حضرت مغیرہ حضرت ابراہیم سے اس کپڑے کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس میں ورس یا زعفران ہو پھر اسے دھو لیا جائے کہ اس میں احرام باندھنے میں کوئی حرج نہیں۔

احرام باندھنے والا قمیص کیسے اتارے

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ آپ نے اپنی قمیص کا گریبان چاک کیا اور اسے قدموں کی جانب سے اتار دیا۔ صحابہ کرام نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا تو آپ نے فرمایا میں نے قربانی کا جو جانور بھیجا ہے اس کے گلے میں پٹہ ڈالنے اور اسے اشعار کرنے کا حکم دیا میں قمیص پہنے ہوئے تھا اور اسے اتارنا بھول گیا پس میں اسے سر کی طرف سے نہیں اتاروں گا اور آپ نے جانور بھیج دیا تھا جبکہ خود مدینہ طیبہ میں تشریف فرما تھے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں محرم کو قمیص اس طرح نہیں اتارنی چاہیے جس طرح غیر محرم اتارتا ہے کیونکہ جب وہ ایسا کرے گا تو اپنے سر کو ڈھانپ لے گا اور یہ اس پر حرام ہے لہٰذا اسے اس کے پھاڑنے کا حکم دیا جائے۔ ——— لیکن دوسرے حضرات اس کی مخالفت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اسے اتار لے، انہوں نے حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا کہ انہوں نے احرام باندھا اور وہ جبہ پہنے ہوئے تھے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان کو اتارنے کا حکم دیا۔ یہ بات ہم نے احرام کے وقت خوشبو لگانے کے باب میں ذکر کی ہے لیکن حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت اس کے خلاف ہے اور

يعلى معه من صحة الإسناد ما ليس مع حديث جابر وأما وجه ذلك من طريق النظر فإنا رأينا الذين كرهوا نزع القميص إنما كرهوا ذلك لأنه يغطي رأسه إذا نزع قميصه فأردنا أن ننظر هل يكون تغطية الرأس في الإحرام على كل الجهات منهيا عنها أم لا فرأينا المحرم نهي عن لبس القلانس والعمائم والبرانس فنهي أن يلبس رأسه شيئا كما نهي أن يلبس بدنه القميص ورأينا المحرم لو حمل على رأسه ثيابا أو غيرها لم يكن بذلك بأسا ولم يدخل ذلك فيما قد نهي عن تغطية الرأس بالقلانس وما أشبهها لأنه غير لابس فكان النهي إنما وقع من ذلك على تغطية ما يلبسه الرأس لا على غير ذلك مما يغطى به كذلك الأبدان نهي عن إلباسها القميص ولم ينه عن تجليلها بالأزر فلما كان ما وقع عليه النهي من هذا في الرأس إنما هو الإلباس لا التغطية التي ليست بإلباس وكان إذا نزع قميصه فلاقى ذلك رأسه فليس ذلك بإلباس منه لرأسه شيئا إنما ذلك تغطية منه لرأسه وقد ثبت بما ذكرنا أن النهي عن لبس القلانس لم يقع على تغطية الرأس وإنما وقع على إلباس الرأس في حال الإحرام ما يلبس في حال الإحلال فلما خرج بذلك ما أصاب الرأس من القميص المنزوع من حال تغطية الرأس المنهي عنها ثبت أنه لا بأس بذلك قياسا ونظرا على ما ذكرنا وهذا قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى وقد اختلف المتقدمون في ذلك۔

اس کی سند اس کی سند سے عمدہ ہے اگرچہ یہ بات صحت سند کے اعتبار سے ثابت ہوئی کہ حضرت یعلیٰ کی روایت کو وہ مقام حاصل ہے جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کو حاصل نہیں ہے اور غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یوں ہے کہ جو لوگ قمیص کو اتارنا ناپسند کرتے ہیں ان کے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے کہ قمیص اتارتے ہوئے وہ سر کو ڈھانپ لے گی تو ہم نے دیکھنا چاہا کہ کیا احرام کی حالت میں ہر صورت میں سر ڈھانپنا منع ہے یا نہیں تو ہم نے دیکھا کہ محرم کو ٹوپی، دستار اور کوٹ وغیرہ پہننے سے منع کیا گیا تو سر پر بھی کوئی چیز پہننے سے منع کیا گیا جیسے بدن پر قمیص پہننے سے منع کیا گیا اور ہم دیکھتے ہیں کہ اگر محرم سر پر کوئی کپڑا وغیرہ رکھے تو کوئی حرج نہیں اور یہ سر کو ٹوپی وغیرہ کے ساتھ ڈھانپنے کے حکم میں نہیں کیونکہ وہ اسے پہننے والا نہیں تو ممانعت صرف اس صورت میں ہے کہ کوئی چیز پہن کر سر کو ڈھانپے محض ڈھانپنے سے نہیں اسی طرح بدن پر قمیص پہننے سے منع کیا گیا لیکن چادر وغیرہ کے ساتھ ڈھانپنے سے منع نہیں کیا گیا تو جب پہننے کی ممانعت ہے اس ڈھانپنے کی نہیں جو پہننا قرار نہیں پاتا اور جب قمیص اتارتے ہوئے سر سے لگے گی تو یہ پہننا نہیں ہے بلکہ سر کو ڈھانپنا ہے۔ (لہٰذا یہ منع نہ ہوگا)۔

اور جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ ٹوپی پہننے کی ممانعت کا اطلاق محض سر کو ڈھانپنے پر نہیں ہوتا بلکہ اس سے سر پر وہ چیز پہننے کی ممانعت ہے جو غیر احرام کی حالت میں پہنی جاتی ہے۔ تو جب قمیص اتارتے ہوئے اس کے سر سے ٹکرا جانے کی صورت میں وہ ڈھانپنا نہیں پایا جاتا جو ممنوع ہے تو قیاس کے مطابق بھی اس میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے اور متقدمین کا اس میں اختلاف ہے۔

١٢٣٦ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ أَخْبَرَنَا مُغِيْرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ وَالشَّعْبِيِّ أَنَّهُمْ قَالُوْا إِذَا أَحْرَمَ الرَّجُلُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ فَلْيَخْرِقْهُ عَلَيْهِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْهُ -

١٢٣٧ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ ابْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ مِثْلَهُ -

١٢٣٨ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ وَحَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ إِذَا أَحْرَمَ الرَّجُلُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ قَالَ أَحَدُهُمَا يَشُقُّهُ وَقَالَ الْآخَرُ يَخْلَعُهُ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ -

١٢٣٩ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ يَعْلَى بْنُ أُمَيَّةَ أَحْرَمَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْزِعَهَا قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِعَطَاءٍ إِنَّمَا كُنَّا نَرٰى أَنْ يَشُقَّهَا فَقَالَ عَطَاءٌ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ -

١٢٤٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ الْأَزْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ أَحْرَمَ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ قَالَ يَخْلَعُهُ -

فَهٰذَا عَطَاءٌ وَعِكْرِمَةُ قَدْ خَالَفَا إِبْرَاهِيْمَ وَالشَّعْبِيَّ وَسَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَذَهَبَا إِلٰى مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ مِنْ حَدِيْثِ يَعْلٰى -

---

حضرت ہشیم فرماتے ہیں ہمیں حضرت یونس نے حضرت حسن بن محمد بن علی سے اور حضرت مغیرہ نے حضرت ابراہیم اور شعبی سے خبر دی ان سب نے فرمایا کہ جب کوئی شخص احرام باندھے اور اس نے قمیص پہن رکھی ہو تو اسے پھاڑ کر اتارے۔

حضرت شریک، حضرت سالم سے اور وہ حضرت سعید بن جبیر (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت شعبہ نے حضرت مغیرہ سے اور حضرت حماد نے حضرت ابراہیم سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص احرام باندھے اور اس پر قمیص ہو تو ان میں سے ایک فرماتے ہیں اسے چاک کر دے اور دوسرے فرماتے ہیں اسے پاؤں کی طرف سے اتارے۔

حضرت عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں ایک شخص نے جنھیں یعلیٰ بن امیہ کہا جاتا تھا احرام باندھا ان پر ایک جُبّہ تھا تو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے انھیں اتارنے کا حکم فرمایا۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عطاءؒ سے کہا کہ ہمارے خیال میں اسے چاک کر دینا چاہیے تو حضرت عطاء نے فرمایا اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں فرماتا۔

حضرت ابو سلمہ ازدی فرماتے ہیں میں نے سنا حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے ایک ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے احرام باندھا اور اس نے قباء پہنی ہوئی تھی تو انھوں نے فرمایا وہ اسے اتار دے۔

تو یہ حضرت عطاء اور حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہما ہیں انھوں نے حضرت ابراہیم شعبی اور سعید بن جبیر رضی اللہ عنہم کی مخالفت کی اور ہماری طرح حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت کو اپنایا۔

باب ١٢٢ ما كان النبي صلى الله عليه وسلم به محرما في حجة الوداع

١٢٤١۔ حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم افرد الحج۔

١٢٤٢۔ حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد هو ابن موسى قال ثنا ابو عوانة عن منصور عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت خرجنا ولا نرى الا انه الحج۔

١٢٤٣۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا بشر بن عمر قال ثنا مالك عن محمد بن عبد الرحمن بن نوفل عن عروة عن عائشة قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام حجة الوداع فمنا من اهل بعمرة ومنا من اهل بحج وعمرة ومنا من اهل بالحج واهل رسول الله صلى الله عليه وسلم بالحج فاما من اهل بالعمرة فحل واما من اهل بالحج او جمع بين الحج والعمرة فلم يحل حتى يوم النحر۔

١٢٤٤۔ حدثنا ابن ابي داود قال ثنا ابن ابي مريم قال اخبرني ابن ابي الزناد قال حدثني علقمة بن ابي علقمة عن امه عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر الناس عام حجة الوداع فقال من احب ان يبدأ بالعمرة قبل الحج فليفعل وان رسول الله صلى الله عليه وسلم افرد الحج۔

١٢٤٥۔ حدثنا نصر بن مرزوق قال ثنا الخصيب

سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا حجۃ الوداع کا احرام

حضرت عبد الرحمٰن بن قاسم اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا۔

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں ہم نکلے اور ہم اسے صرف حج ہی خیال کرتے تھے۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں ہم حجۃ الوداع کے موقع پر نکلے تو ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھا بعض نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا اور کچھ نے صرف حج کا احرام باندھا۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی صرف حج کا احرام باندھا تو جس نے صرف عمرے کا احرام باندھا اس نے احرام کھول دیا لیکن جس نے صرف حج یا حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا اس نے قربانی کے دن تک احرام نہ کھولا۔

حضرت علقمہ بن ابی علقمہ اپنی ماں سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا۔

حضرت منصور بن عبد الرحمٰن نے اپنی والدہ سے

قَالَ ثنا وُهَيْبٌ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ۔

اور انھوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کیا وہ فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام حج کا احرام باندھے ہوئے تشریف لائے۔

۱۲۴۶ - **حَدَّثَنَا** رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثنا أَسَدٌ قَالَ ثنا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ فَقَالَ فَأَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّوْحِيْدِ وَلَمْ يَرُدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ شَيْئًا وَلَسْنَا نَنْوِيْ إِلَّا الْحَجَّ وَلَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ۔

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے اور وہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا اور لوگوں کو بھی آپ نے مزید کسی بات کا حکم نہیں دیا ہم نے بھی صرف حج کی نیت کی تھی اور ہم عمرہ کو جانتے ہی نہ تھے۔

۱۲۴۷ - **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثنا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ وَابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا۔

حضرت ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف حج کا احرام باندھے ہوئے آگے بڑھے۔

بيان المسئلة

بیان مسئلہ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا الْإِفْرَادُ أَفْضَلُ مِنَ التَّمَتُّعِ وَالْقِرَانِ وَقَالُوْا بِهِ كَانَ أَحْرَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا التَّمَتُّعُ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ أَفْضَلُ مِنَ الْإِفْرَادِ وَالْقِرَانِ وَقَالُوْا هُوَ الَّذِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں حج افراد، تمتع اور قران سے افضل ہے وہ فرماتے ہیں حجۃ الوداع کے موقعہ پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی کا احرام باندھا تھا۔ —— لیکن دوسرے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ تمتع، حج افراد اور قران سے افضل ہے وہ فرماتے ہیں حجۃ الوداع کے موقعہ پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کیا تھا۔

۱۲۴۸ - **وَذَكَرُوْا** فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثنا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اجْتَمَعَ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ بِعُسْفَانَ وَعُثْمَانُ يَنْهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ مَا تُرِيْدُ إِلٰى أَمْرٍ قَدْ فَعَلَهُ رَسُوْلُ

وہ یوں ذکر کرتے ہیں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما عسفان میں اکٹھے ہوئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تمتع سے روکتے تھے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا! جس کام کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا آپ اس سے کیوں

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنہی عنہ فقال دعنا منک فقال انی لا استطیع ان ادعک فتاھل علی ابن ابی طالب بہما جمیعا۔

۱۲۴۹۔ حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا حاتم بن اسمعیل عن عبد الرحمن بن حرملۃ عن سعید ابن المسیب قال حج عثمان فقال لہ علی الم تسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمتع قال بلی۔

۱۲۵۰۔ حدثنا یونس قال انا ابن وھب ان مالکا حدثہ عن ابن شھاب عن محمد بن عبد اللہ بن الحارث بن نوفل بن عبد المطلب انہ حدثہ انہ سمع سعد بن ابی وقاص والضحاک بن قیس عام حج معاویۃ بن ابی سفیان وھما یذکران التمتع بالعمرۃ الی الحج فقال الضحاک لا یصنع ذلک الا من جھل امر اللہ فقال سعد بئس ما قلت یا ابن اخی فقال الضحاک فان عمر بن الخطاب قد نھی عن ذلک فقال سعد قد صنعھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصنعناھا معہ۔

۱۲۵۱۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا بشر بن عمر قال ثنا مالک فذکر باسنادہ مثلہ۔

۱۲۵۲۔ حدثنا فھد قال ثنا محمد بن سعید قال ثنا ابن المبارک عن سلیمن التیمی عن غنیم بن قیس قال سألت سعد بن مالک عن متعۃ الحج فقال فعلناھا وھو یومئذ مشرک بالعرش یعنی معاویۃ یعنی عروش بیوت مکۃ

۱۲۵۳۔ حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا ابو داود قال ثنا شعبۃ عن مسلم وھو القری قال سمعت

رو کتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا ہمیں چھوڑ دیجئے۔ حضرت علی المرتضے نے فرمایا میں آپ کو نہیں چھوڑ سکتا پھر انھوں نے دونوں (حج اور عمرہ) کا احرام باندھا۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حج کیا تو حضرت علی المرتضے رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا آپ نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کر نفع اٹھاؤ (حج اور عمرہ ایک ساتھ کرو) انھوں نے فرمایا ہاں کیوں نہیں۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں حضرت محمد بن عبد اللہ بن حارث بن نوفل بن عبد المطلب نے ان سے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت سعید بن ابی وقاص اور ضحاک بن قیس سے اس سال سنا جس سال حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے حج کیا اور دونوں عمرہ کے ساتھ حج کا نفع اٹھانے (تمتع) کا ذکر کر رہے تھے۔ حضرت ضحاک نے فرمایا یہ کام وہی شخص کر سکتا ہے جو اللہ تعالی کے حکم سے لاعلم ہو۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے بھتیجے! تم نے ٹھیک بات نہیں کہی۔ حضرت ضحاک نے فرمایا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس سے منع فرمایا ہے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا اور ہم نے آپ کے ساتھ ایسا کیا۔

حضرت بشر بن عمر فرماتے ہیں ہم سے حضرت مالک نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت غنیم بن قیس فرماتے ہیں میں نے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے حج تمتع کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا ہم نے ایسا کیا ہے اور اس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اسلام نہیں لائے تھے اور مکہ مکرمہ کی جھونپڑیوں میں رہتے تھے۔

حضرت مسلم قری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے

ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ اَهَلَّ اَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَاَهَلَّ هُوَ بِالْعُمْرَةِ فَمَنْ
كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ لَمْ يَحِلَّ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ
هَدْيٌ حَلَّ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَطَلْحَةُ مِمَّنْ مَعَهُمَا الْهَدْيُ فَلَمْ يَحِلَّا۔

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْمَرْوَزِيُّ
قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو
حَمْزَةَ عَنْ لَيْثٍ هُوَ ابْنُ اَبِي سُلَيْمٍ ح وَحَدَّثَنَا
سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتّٰى مَاتَ وَاَبُو بَكْرٍ حَتّٰى مَاتَ وَعُثْمَانُ حَتّٰى مَاتَ
قَالَ سُلَيْمٰنُ فِي حَدِيثِهِ وَاَوَّلُ مَنْ نَهٰى عَنْهَا مُعَاوِيَةُ

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا
شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَرِيكٍ
قَالَ تَمَتَّعْتُ فَسَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ وَابْنَ عَبَّاسٍ
وَابْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالُوا هُدِيتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ تَقَدَّمُ
فَتَطُوفُ ثُمَّ تَحِلُّ۔

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُو غَسَّانَ قَالَ
ثَنَا شَرِيكٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ
قَالَ اَبُو غَسَّانَ اَظُنُّهُ قَالَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ اِفْعَلْ
كَذَا ثُمَّ اَحْرِمْ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ وَافْعَلْ كَذَا اَوْ
افْعَلْ كَذَا۔

۱۲۵۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ
قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ قَالَ تَمَتَّعْتُ
فَنَهَانِي نَاسٌ عَنْهَا فَسَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَاَمَرَنِي
بِهَا فَتَمَتَّعْتُ ثُمَّ نِمْتُ فَاَتَانِي آتٍ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ
عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ وَحَجٌّ مَبْرُورٌ فَاَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ
فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ سُنَّةُ اَبِي الْقَاسِمِ اَوْ سُنَّةُ

تھے صحابہ کرام نے حج کا احرام باندھا اور انھوں نے (خود) عمرہ کا احرام باندھا جن لوگوں کے پاس قربانی کے جانور تھے انھوں نے احرام نہیں کھولا اور جن کے پاس نہیں تھے انھوں نے احرام کھول دیا۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں تھے جن کے ساتھ قربانی کے جانور

حضرت طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا حتی کہ آپ کا وصال ہو گیا حضرت ابو بکر، حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم نے بھی وصال تک یہی عمل کیا حضرت سلیمان اپنی حدیث میں فرماتے ہیں کہ اس سے منع کرنے والے سب سے پہلے شخص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تھے۔

حضرت عبد اللہ بن شریک فرماتے ہیں میں نے تمتع کیا تو حضرت ابن عمر، ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے پوچھا انھوں نے فرمایا تمہاری راہنمائی اپنے نبی کی سنت کی طرف کی گئی آگے بڑھ کر طواف کرو اور احرام کھول دو۔

حضرت فہد سے مروی ہے حضرت ابو غسان فرماتے ہیں ہم سے حضرت شریک نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے فرمایا کہ حضرت ابو غسان نے فرمایا میرا خیال ہے انھوں نے فرمایا کہ اپنے نبی کی سنت کی طرف تمہاری راہنمائی کی گئی اس طرح کرو پھر آٹھ ذوالحجہ کو احرام باندھو

حضرت شعبہ، حضرت ابو حمزہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے تمتع کیا تو کچھ لوگوں نے مجھے اس سے روک دیا میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انھوں نے مجھے اس کا حکم دیا چنانچہ میں نے حج تمتع کیا پھر سو گیا تو خواب میں ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا تمہارا عمرہ مقبول اور حج منظور ہے (فرماتے ہیں) پھر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ هُوَ اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ قَالَ اِنِّيْ لَجَالِسٌ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ فَسَاَلَهٗ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ حَسَنٌ جَمِيْلٌ فَقَالَ فَاِنَّ اَبَاكَ كَانَ يَنْهٰى عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ وَيْلَكَ فَاِنْ كَانَ اَبِيْ قَدْ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ وَقَدْ فَعَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِهٖ فَبِقَوْلِ اَبِيْ تَاْخُذُ اَمْ بِاَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِاَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُمْ عَنِّيْ۔

[illegible]

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ وَاَهْدٰى وَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ۔

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَمَتُّعِهٖ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَهٗ بِمِثْلِ الَّذِيْ اَخْبَرَنِيْ بِهٖ سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ

عنہما کے پاس لایا اور ان کو خبر دی انھوں نے فرمایا اللہ اکبر یہ ابو القاسم ہیں۔

حضرت زہری، حضرت سالم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ اہل شام میں سے ایک شخص آیا اس نے ان سے حج تمتع کے بارے میں پوچھا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا نہایت اچھا ہے اس شخص نے عرض کیا آپ کے والد تو منع کرتے تھے انھوں نے فرمایا تمہارے لیے ہلاکت ہو اگر میرے والد نے منع کیا ہے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایسا کیا اور اس کا حکم بھی دیا تو کیا میرے باپ کی بات مانو گے یا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم؟ اس نے کہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم (مانوں گا) فرمایا میرے پاس سے چلے جاؤ۔

حضرت سالم بن عبد اللہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر حج تمتع کیا اور قربانی دی آپ قربانی کا جانور ذوالحلیفہ سے ساتھ لے گئے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے عمرے کا احرام باندھا پھر حج کا، صحابہ کرام نے بھی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج تمتع کیا۔

حضرت ابن شہاب سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے خبر دی کہ آپ نے حج تمتع کیا اور صحابہ کرام نے بھی آپ کے ہمراہ حج تمتع کیا یہ خبر ایسی ہی تھی جیسی حضرت سالم نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے دی۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تم نے اس باب کے شروع میں حضرت

فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ بِخِلَافِ هٰذَا فَرَوَيْتُمْ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ وَرَوَيْتُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَأَهَلَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَرَوَيْتُمْ عَنْ أُمِّ عَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَفْرَدَ الْحَجَّ وَلَمْ يَعْتَمِرْ **قِيْلَ لَهُ** قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الْإِفْرَادُ الَّذِيْ ذَكَرَهُ هٰذَا عَلٰى مَعْنًى لَا يُخَالِفُ مَعْنَى مَا رَوَى الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الْإِفْرَادُ الَّذِيْ ذَكَرَهُ الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ إِنَّمَا أَرَادَتْ بِهِ إِفْرَادَ الْحَجِّ فِيْ وَقْتِ مَا أَحْرَمَ بِهِ وَإِنْ كَانَ قَدْ أَحْرَمَ بَعْدَ خُرُوْجِهِ مِنْهُ بِعُمْرَةٍ فَأَرَادَتْ أَنَّهُ لَمْ يَخْلِطْهُ فِيْ وَقْتِ إِحْرَامِهِ بِهِ بِإِحْرَامٍ بِعُمْرَةٍ كَمَا فَعَلَ غَيْرُهُ مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ **وَأَمَّا** حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ فَإِنَّهَا أَخْبَرَتْ أَنَّ مِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ لَا حَجَّةَ مَعَهَا وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ يَعْنِيْ مَقْرُوْنَتَيْنِ وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ ذٰلِكَ التَّمَتُّعَ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الَّذِيْ قَدْ كَانُوْا أَحْرَمُوْا بِالْعُمْرَةِ أَحْرَمُوْا بَعْدَهَا بِحَجَّةٍ لَيْسَ حَدِيْثُهَا هٰذَا يَنْفِيْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا وَإِنَّهَا قَالَتْ وَأَهَلَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الْحَجُّ الْمُفْرَدُ بَعْدَ عُمْرَةٍ قَدْ كَانَتْ تَقَدَّمَتْ مِنْهُ مُفْرَدَةً فَيَكُوْنُ قَدْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ مُفْرَدَةٍ عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ الْقَاسِمِ وَمُحَمَّدٍ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے خلاف روایت کیا ہے تم نے حضرت قاسم سے روایت کیا وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا اور تم نے حضرت محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل سے انھوں نے حضرت عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا وہ فرماتی ہیں ہم حجۃ الوداع کے موقع پر سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے ہم میں سے بعض نے عمرے کا احرام باندھا ہوا تھا کچھ نے حج اور عمرے کا اور بعض نے صرف حج کا، اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی صرف حج کا احرام باندھا اور تم نے ام علقمہ سے روایت کیا انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر حج افراد کا احرام باندھا اور عمرہ نہیں کیا۔ — اس شخص سے کہا جائے گا کہ ہو سکتا ہے یہ افراد اس طریقے پر ہو کہ وہ حضرت زہری کی اس روایت کے مفہوم کے خلاف نہ ہو جو انھوں نے براسطہ حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔ وہ یوں کہ ممکن ہے کہ جس افراد کا حضرت قاسم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے ذکر کیا ہے اس سے ام المؤمنین کی مراد یہ ہو کہ آپ نے جس وقت اس کا احرام باندھا اس وقت صرف حج کیا اگرچہ بعد میں اس سے فراغت کے بعد عمرے کا احرام باندھا تو ان کا مقصد یہ ہے کہ حج کے احرام کے ساتھ عمرے کے احرام کو نہیں ملایا جیسا کہ آپ کے ہمراہ صحابہ کرام نے کیا۔

جہاں تک حضرت محمد بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی اس روایت کا تعلق ہے جو انھوں نے براسطہ حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے تو اس میں انھوں نے خبر دی ہے کہ ان میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اس کے ساتھ حج کی نیت نہیں کی، بعض نے حج اور عمرے کا احرام ملا کر باندھا اور بعض نے صرف حج کا احرام باندھا اس میں تمتع کا ذکر نہیں تو ہو سکتا ہے جنھوں نے پہلے عمرے کا احرام باندھا انھوں نے بعد میں حج کا بھی احرام باندھا ہو یہ حدیث اس بات کی نفی نہیں کرتا۔ ام المؤمنین نے فرمایا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا۔ ممکن ہے یہ حج اس عمرے کے بعد ہو جو اس سے پہلے آپ کر چکے ہوں تو اس طرح آپ نے صرف عمرے کا احرام باندھا جیا

عبد الرحمن عن عروة ثم احرم بعد ذلك
على ما في حديث الزهري عن عروة حتى
تتفق هذه الآثار ولا تتضاد فاما معنى ما
روت ام علقمة عن عائشة ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم افرد الحج ولم يعتمر فقد يجوز
ان تكون تريد بذلك انه لم يعتمر في وقت
احرامه بالحج كما فعل بعض من كان معه
ولكنه اعتمر بعد ذلك۔

۱۲۶۱۔ حدثنا روح بن الفرج قال ثنا عمرو
بن خالد قال ثنا ابن لهيعة عن ابي الاسود ان
عبد الله مولى اسماء بنت ابي بكر الصديق
حدثه انه سمع اسماء لما مرت بالحجون تقول
صلى الله على رسول الله لقد نزلنا معه ههنا
ونحن خفاف الحقائب قليل ظهورنا قليلة ازوادنا
فاعتمرت انا واختي عائشة والزبير وفلان
وفلان فلما مسحنا البيت احللنا ثم اهللنا من
العشي بالحج۔

فهذه اسماء تخبر ان من كان حينئذ
ابتدأ بعمرة فقد احرم بعدها بحجة فصار بها
متمتعا۔

۱۲۶۲۔ حدثنا سليمان بن شعيب قال ثنا
الخصيب قال ثنا همام عن قتادة عن مطرف
عن عمران قال تمتعنا مع رسول الله صلى الله
عليه وسلم ونزل فيها القرآن فلم ينهنا رسول
الله صلى الله عليه وسلم ولم ينسخها شيء ثم
قال رجل برأيه ما شاء۔

۱۲۶۳۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج
قال ثنا حماد عن حميد عن الحسن عن عمران
بن حصين قال تمتعنا على عهد رسول الله صلى

کہ حضرت قاسم اور محمد بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہم کی حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے پھر اس کے بعد حج کا احرام باندھا جیسے حضرت زہری کی حضرت عروہ سے مروی روایت میں ہے تاکہ تمام روایات باہم متفق ہوں اور ان کے درمیان تضاد نہ ہو۔

جو کچھ حضرت علقمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا اور عمرہ نہ کیا تو ہو سکتا ہے اس کا مطلب یہ ہو کہ آپ نے حج کا احرام باندھتے وقت عمرہ نہیں کیا جیسا کہ آپ کے بعض ساتھیوں نے کیا بلکہ آپ نے اس کے بعد عمرہ کیا۔

حضرت ابو الاسود سے مروی ہے کہ حضرت اسماء بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت عبد اللہ (رضی اللہ عنہم) نے ان سے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے سُنا جب آپ جبل حجون سے گزریں تو فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر ہم آپ کے ہمراہ یہاں اترے ہمارے تھیلے ہلکے پھلکے تھے سواریاں کم تھیں اور زاد راہ بھی تھوڑا تھا میں، میری بہن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت زبیر اور فلاں فلاں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے عمرہ کیا جب ہم نے بیت اللہ شریف کو چھو لیا تو ہم نے احرام کھول دیا پھر شام کو حج کا احرام باندھا ـــــ تو یہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا ہیں جو بتاتی ہیں کہ جن حضرات نے اس وقت عمرہ کے ساتھ ابتداء کی تھی انھوں نے بعد میں حج کا احرام باندھا اور وہ

حضرت مطرف، حضرت عمران رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا اور اس کے بارے میں قرآن پاک (میں حکم بھی) نازل ہوا لیکن رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نہ روکا اور نہ ہی اس میں سے کچھ منسوخ کیا پھر کوئی شخص اپنی رائے سے جو چاہے کہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے عہد رسالت میں حج تمتع کیا آپ نے ہمیں نہ روکا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ نے اس کی ممانعت میں کچھ نازل فرمایا۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتْعَةَ الْحَجِّ فَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهَا وَلَمْ يُنْزِلِ اللّٰهُ فِيهَا نَهْيًا۔

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّ الْقُرْاٰنَ هُوَ الْقُرْاٰنُ وَاِنَّ الرَّسُوْلَ هُوَ الرَّسُوْلُ وَاِنَّهُمَا كَانَتَا مُتْعَتَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتْعَةُ الْحَجِّ فَافْصِلُوْا بَيْنَ حَجِّكُمْ وَعُمْرَتِكُمْ فَاِنَّهُ اَتَمُّ لِحَجِّكُمْ وَاَتَمُّ لِعُمْرَتِكُمْ وَالْاُخْرٰى مُتْعَةُ النِّسَاءِ فَاَنْهٰى عَنْهَا وَاُعَاقِبُ عَلَيْهَا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تمتع کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو انھوں نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا بے شک قرآن قرآن ہے اور رسول رسول ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو متعے تھے ایک حج کا متعہ پس حج اور عمرہ کے درمیان وقفہ کرو۔ یہ تمہارے حج اور عمرے کو مکمل کرنے والا ہے دوسرا عورتوں کا متعہ ہے جس سے آپ نے منع فرمایا اور میں اس پر سزا دوں گا۔

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مُتْعَتَانِ فَعَلْنَاهُمَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمَرُ فَلَمْ نَعُدْ اِلَيْهِمَا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم دور رسالت میں دو متعے کرتے تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے منع فرمایا اب ہم ان کی طرف نہیں لوٹیں گے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ كَانَ كَذٰلِكَ اَيْضًا۔

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی اس قسم کا قول مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتا ہے۔

۱۲۶۶۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاْنُ النَّاسِ حَلُّوْا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحِلَّ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ فَقَالَ اِنِّي لَبَّدْتُ رَاْسِيْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِيْ فَلَا اُحِلُّ حَتّٰى اَنْحَرَ

حضرت ابن عمر، حضرت حفصہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ان لوگوں کا کیا حال ہے جنھوں نے عمرے کا احرام کھول دیا، حالانکہ آپ نے عمرے کا احرام نہیں کھولا آپ نے فرمایا میں نے سر پر گوند لگایا ہے اور قربانی کے جانور کو قلاوہ ڈالا لہٰذا میں قربانی کرنے تک احرام نہیں کھولوں گا۔

فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَنَّهٗ كَانَ مُتَمَتِّعًا لِاَنَّ الْهَدْيَ الْمُقَلَّدَ لَا يَمْنَعُ مِنَ الْحِلِّ اِلَّا فِي الْمُتْعَةِ خَاصَّةً هٰذَا اِنْ كَانَ ذٰلِكَ الْقَوْلُ مِنْهُ بَعْدَ طَوَافِهٖ لِلْعُمْرَةِ وَقَدْ يَحْتَمِلُ اَيْضًا اَنْ

تو یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آپ متمتع تھے کیونکہ قلاوہ والا قربانی کا جانور، احرام کھولنے سے صرف تمتع کی صورت میں مانع ہوتا ہے۔ آپ نے یہ بات عمرے کا طواف کرنے کے بعد فرمائی ـــــ اور ہو سکتا ہے آپ کا یہ ارشاد گرامی حج کا احرام

يكون هذا القول كان منه قبل ان يحرم بالحج وقبل ان يطوف للعمرة فكان ذلك حكمه لولا سياقه الهدى يحل كما يحل الناس بعد ان يطوف فلم يطف حتى احرم بالحج فصار قارنا فليس يخلو حديث حفصة الذى ذكرنا من احد هذين التاويلين وعلى ايهما كان فى الحقيقة فانه قد نفى قول من قال انه كان مفردا بحجة لم يتقدمها عمرة ولم يكن معها عمرة **وخالفهم** فى ذلك اخرون فقالوا بل القران فى ذلك بين العمرة و الحجة افضل من افراد الحج ومن التمتع بالعمرة الى الحج وقالوا كذلك فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم فى حجة الوداع۔

احرام سے پہلے کا ہو اور عمرے کا طواف کرنے سے بھی پہلے کا ہو تو اگر آپ قربانی کا جانور نہ لے گئے ہوتے تو دوسرے حضرات کی طرح طواف کے بعد احرام کھول دیتے لیکن آپ نے طواف سے پہلے حج کا احرام باندھ لیا اور اس طرح آپ قارن ہو گئے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی روایت جسے ہم نے ذکر کیا ان دو میں سے ایک تاویل سے خالی نہیں۔ حقیقت میں جو صورت بھی ہو اس نے ان لوگوں کے قول کی نفی کر دی جو کہتے ہیں کہ آپ نے حج افراد کیا اور اس سے پہلے یا اس کے ساتھ عمرہ نہیں کیا۔

اس سلسلے میں دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ حج افراد اور تمتع کی نسبت قران (حج اور عمرہ کو ملانا) افضل ہے وہ کہتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا تھا۔

۱۲۶۷- **وذكروا** فى ذلك ما حدثنا يونس قال انا بشر بن بكر عن الاوزاعى قال حدثنى عبدة ابن ابى لبابة قال حدثنى شقيق بن سلمة قال حدثنى رجل من تغلب يقال له ابن معبد قال اهللت بالحج والعمرة جميعا فلما قدمت على عمر بن الخطاب ذكرت له اهلالى فقال هديت لسنة نبيك او لسنة النبى صلى الله عليه وسلم۔

وہ یوں ذکر کرتے ہیں حضرت شقیق بن سلمہ فرماتے ہیں مجھ سے ایک تغلبی شخص نے جسے ابن معبد کہا جاتا ہے بیان کیا کہ انہوں نے حج اور عمرے کا اکٹھا احرام باندھا فرماتے ہیں جب میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان سے اپنے احرام کا ذکر کیا انہوں نے فرمایا اپنے نبی یا (فرمایا) نبی علیہ السلام کی سنت کی طرف تمہاری راہنمائی کی گئی۔

۱۲۶۸- **حدثنا** فهد قال ثنا محمد بن سعيد قال انا شريك عن منصور والاعمش عن ابى وائل مثله۔

حضرت شریک نے حضرت منصور اور حضرت اعمش نے حضرت ابو وائل سے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۲۶۹- **حدثنا** يزيد بن سنان قال ثنا ابو داود قال ثنا شعبة قال انا منصور قال سمعت ابا وائل يحدث ان الصبى فذكر مثله۔

حضرت منصور فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو وائل سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ حضرت صبی بن معبد نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۷۰- **حدثنا** محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد قال انا سلمة بن كهيل عن ابى

حضرت سلمہ بن کہیل، حضرت ابو وائل سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

وائل مثله۔

۱۲۷۱۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن عاصم بن بهدلة عن ابي وائل مثله۔

۱۲۷۲۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا عبد الله بن رجاء قال انا شعبة عن الحكم قال سمعت ابا وائل فذكر مثله۔

۱۲۷۳۔ حدثنا حسين بن نصر قال ثنا عبد الرحمن بن زياد قال ثنا شعبة عن الحكم عن ابي وائل مثله۔

۱۲۷۴۔ حدثنا فهد قال ثنا الحسن بن الربيع قال ثنا ابو الاحوص عن الاعمش عن ابي وائل قال قال الصبي بن معبد فذكر نحوه۔

فقال الذين انكروا القران انما قول عمر هديت لسنة نبيك على الدعاء منه له لا على تصويبه اياه في فعله۔

۱۲۷۵۔ فكان من الحجة عليهم في ذلك مما يدل على ان ذلك لم يكن من عمر على جهة الدعاء ان فهدا حدثنا قال ثنا عمر بن حفص بن غياث قال ثنا ابي قال ثنا الاعمش قال حدثني شقيق قال حدثني الصبي بن معبد قال كنت حديث عهد بنصرانية فلما اسلمت لم آل ان اجتهد فاهللت بعمرة وحجة جميعا فمررت بالعذيب لسلمان بن ربيعة وزيد بن صوحان فسمعاني وانا اهل بهما جميعا فقال احدهما لصاحبه ايهما جميعا وقال الآخر دعه فهو اضل من بعيره قال فانطلقت وكان بعيري على عنقي فقدمت المدينة فلقيت عمر بن الخطاب فقصصت

حضرت عاصم بن بہدلہ، حضرت ابو وائل سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت شعبہ، حضرت حکم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو وائل سے سنا انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبدالرحمن بن زیاد، حضرت شعبہ سے وہ حضرت حکم سے اور وہ حضرت ابو وائل سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت اعمش، حضرت ابو وائل سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا صبی بن معبد نے فرمایا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

جو لوگ قِران کے منکر ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول "نبی کی سنت کی طرف تمہاری رہنمائی کی گئی ہے" سے اس کے لیے دعا کرنا مراد ہے فعل کی درستگی مراد نہیں۔

اس سلسلے میں ان کے خلاف دلیل اور اس بات پر دلالت کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قول دعا سے متعلق نہیں تھا یہ ہے کہ حضرت صبی بن معبد فرماتے ہیں میں کچھ عرصہ پہلے عیسائی تھا جب اسلام لایا تو اجتہاد میں کوئی کوتاہی نہ کی۔ میں نے حج اور عمرہ کا اکٹھا احرام باندھا مقام عذیب میں حضرت سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے پاس سے گزرا۔ انہوں نے مجھے حج اور عمرہ کی اکٹھے نیت کرتے ہوئے سنا تو ان میں سے ایک نے کہا یہ دونوں کو ساتھ ملا رہا ہے دوسرے نے کہا چھوڑو یہ تو اپنے اونٹ سے زیادہ بھٹکا ہوا ہے۔ فرماتے ہیں میں چل پڑا اور میرا اونٹ میرے پیچھے پیچھے تھا میں مدینہ شریف پہنچا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملاقات کر کے واقعہ بیان کیا انہوں نے فرمایا ان دونوں نے کوئی اچھی بات نہیں کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی طرف تمہاری راہنمائی کی گئی۔

عَلَيْهِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَمْ يَقُولَا شَيْئًا هُدِيتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ۔

۱۲۷۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ أَنَا وَكِيعٌ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنِ الصُّبَيِّ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ أَهْلَلْتُ بِهِمَا جَمِيعًا فَمَرَرْتُ بِسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ وَزَيْدِ بْنِ صُوحَانَ فَعَابَا ذٰلِكَ عَلَيَّ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَمْ يَقُولَا شَيْئًا هُدِيتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

فَدَلَّ قَوْلُهُ هُدِيتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ بَعْدَ قَوْلِهِ إِنَّهُمَا لَمْ يَقُولَا شَيْئًا أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مِنْهُ عَلَى التَّصْوِيبِ مِنْهُ لَا عَلَى الدُّعَاءِ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ مَا يَدُلُّ عَلَى ذٰلِكَ أَيْضًا۔

حضرت صبی بن معبد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے دونوں (یعنی حج اور عمرہ) کا احرام باندھا میں سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے پاس سے گزرا تو انھوں نے میرے اس عمل کو ناپسند کیا جب میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ سے یہ بات ذکر کی انھوں نے فرمایا ان دونوں نے کوئی اچھی بات نہیں کہی، سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف تمہاری راہنمائی کی گئی ہے تو آپ کا اس بات کے بعد کہ انھوں نے کوئی اچھی نہیں کہی یہ فرمانا کہ سنت رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف تمہاری راہنمائی کی گئی۔ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا مقصد اس کے عمل کو صحیح قرار دینا تھا، دعا کرنا مقصود نہ تھا۔ بواسطہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس پر دلالت کرنے والی روایت مروی ہے۔

۱۲۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْعَقِيقِ يَقُولُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي فَقَالَ صَلِّ فِي هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةً فِي حَجَّةٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا اور آپ مقام عقیق میں تھے آپ نے فرمایا آج رات میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا اس نے کہا اس مبارک وادی میں نماز پڑھو اور کہو حج اور عمرہ ایک ساتھ کرتا ہوں۔

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا هٰرُونُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت علی بن مبارک فرماتے ہیں ہم سے حضرت یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَأَخْبَرَ عُمَرُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَتَاهُ آتٍ مِنْ رَبِّهِ فَقَالَ لَهُ قُلْ عُمْرَةً فِي حَجَّةٍ فَلَمَّا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ أُمِرَ أَنْ يَجْعَلَ عُمْرَةً فِي حَجَّةٍ اسْتَحَالَ أَنْ يَكُونَ مَا فَعَلَ خِلَافًا لِمَا

تو اس حدیث میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ آپ کے پاس آپ کے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور اس نے آپ سے کہا کہ کہیے عمرہ اور حج ادا کرتا ہوں تو جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ حج میں عمرہ کو ملائیں تو محال ہے کہ آپ اس بات کے خلاف کریں جس کا آپ

أَمَرَ بِهِ **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ وَكَيْفَ يَجُوزُ أَنْ يُنْقَلَ هٰذَا عَنْ عُمَرَ وَقَدْ نَهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ وَقَدْ ذَكَرْتُمْ ذٰلِكَ عَنْهُ فِي حَدِيثِ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ۔

۱۲۷۹۔ **وَذَكَرُوا** فِي ذٰلِكَ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ مُتْعَتَانِ كَانَتَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْهٰى عَنْهُمَا وَأُعَاقِبُ عَلَيْهِمَا مُتْعَةُ النِّسَاءِ وَمُتْعَةُ الْحَجِّ۔

۱۲۸۰۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَنْهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ وَمُتْعَةِ الْحَجِّ۔

قَالُوا فَكَيْفَ يَجُوزُ أَنْ يُعَاقِبَ أَحَدًا عَلٰى أَمْرٍ قَدْ عَلِمَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَرَ بِهِ رَسُولَهُ **قِيلَ** لَهُ لَيْسَتْ هٰذِهِ الْمُتْعَةُ الَّتِي فِي هٰذَا الْحَدِيثِ هِيَ الْمُتْعَةُ الَّتِي اسْتَحَبَّهَا أَهْلُ الْمَقَالَةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا فِي الْفَصْلِ الَّذِي قَبْلَ هٰذَا وَلٰكِنْ هٰذِهِ الْمُتْعَةُ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ هِيَ الْإِحْرَامُ الَّذِي كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْرَمُوهُ بِحَجَّةٍ ثُمَّ طَافُوا لَهَا وَسَعَوْا قَبْلَ عَرَفَةَ وَحَلَقُوا وَحَلُّوا فَتِلْكَ مُتْعَةٌ قَدْ كَانَتْ تُفْعَلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نُسِخَتْ وَسَنَذْكُرُهَا وَمَا رُوِيَ فِيهَا وَفِي نَسْخِهَا فِي غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ فِي كِتَابِنَا هٰذَا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ **فَهٰذِهِ** الْمُتْعَةُ الَّتِي نَهٰى عَنْهَا عُمَرُ وَتَوَاعَدَ مَنْ فَعَلَهَا بِالْعُقُوبَةِ **فَأَمَّا** مُتْعَةٌ قَدْ ذَكَرَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ بِقَوْلِهِ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ

کو حکم دیا گیا۔ —— اگر کوئی شخص کہے کہ اس بات کا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے منقول ہونا کیسے صحیح ہو سکتا ہے جبکہ آپ نے متعہ (حج) سے منع فرمایا اور تم نے یہ بات ان سے حضرت مالک کی روایت میں ذکر کی ہے، حضرت مالک، حضرت زہری سے وہ محمد بن عبداللہ بن حارث سے

اور وہ شخص (معترض) اس سلسلے میں یوں ذکر کرے کہ حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو متعے تھے میں ان دونوں سے روکتا اور ان پر سزا دیتا ہوں ایک عورتوں کا متعہ اور دوسرا حج کا متعہ (حج تمتع) ہے۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ عورتوں کے متعہ اور حج کے متعہ سے روکتے تھے وہ کہتے ہیں کیسے جائز ہے کہ آپ کسی شخص کو اس کام پر سزا دیں جس کے بارے میں آپ کو معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے کرنے کا حکم دیا ہے۔

اس (معترض) کو (جواباً) کہا جائے گا کہ اس حدیث میں مذکور متعہ وہ نہیں جسے پہلے گروہ نے مستحب گردانا ہے اور ہم نے اس سے پہلے اس کا ذکر کیا۔ بلکہ ہمارے نزدیک اس متعہ سے مراد وہ احرام ہے جو صحابہ کرام نے حج کے لیے باندھا پھر انھوں نے آٹھ ذوالحجہ سے پہلے اس کے لیے طواف کیا اور سعی کی، سر منڈایا اور احرام کھول دیا یہ متعہ ہے جو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کیا جاتا تھا پھر منسوخ ہو گیا (واللہ اعلم بالصواب) اور جو کچھ اس کے بارے میں مروی ہے نیز اس کے منسوخ ہونے کے بارے میں اس کتاب میں کسی دوسری جگہ ذکر کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس تمتع سے منع فرمایا اور اس پر عمل پیرا ہونے والے کو سزا سے ڈرایا —— جہاں تک اس تمتع کا

إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ الْآيَةَ وَفَعَلَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَمُحَالٌ أَنْ يَنْهَى عَنْهَا عُمَرُ بَلْ قَدْ رُوِّيْنَا عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ اسْتَحْسَنَهَا وَحَضَّ عَلَيْهَا۔

۱۲۸۱۔ **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَقُوْلُوْنَ إِنَّ عُمَرَ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ قَالَ عُمَرُ لَوِ اعْتَمَرْتُ فِي عَامٍ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ حَجَجْتُ لَجَعَلْتُهَا مَعَ حَجَّتِي۔

۱۲۸۲۔ **حَدَّثَنَا** حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ أَنْكَرَ أَنْ يَكُوْنَ عُمَرُ نَهَى عَنِ التَّمَتُّعِ وَذَكَرَ عَنْهُ أَنَّهُ اسْتَحَبَّ الْقِرَانَ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْمُتْعَةَ الَّتِي تَوَاعَدَ عُمَرُ مِنْ فَعَلَهَا بِالْعُقُوْبَةِ هِيَ الْمُتْعَةُ الْأُخْرٰى **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ أَمَرَ بِإِفْرَادِ الْحَجِّ۔

۱۲۸۳۔ **وَذَكَرَ** فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ أَفْرِدُوْا بِالْحَجِّ۔

قِيْلَ لَهُ لَيْسَ ذٰلِكَ عِنْدَنَا عَلٰى كَرَاهَتِهِ لِمَا سِوَى الْإِفْرَادِ مِنَ التَّمَتُّعِ وَالْقِرَانِ وَلٰكِنَّهُ لِإِرَادَتِهِ مَعْنًى آخَرَ سِوٰى ذٰلِكَ قَدْ بَيَّنَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ۔

۱۲۸۴۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

کا تعلق ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا: "جو شخص عمرہ کے ساتھ حج کا نفع اٹھائے تو قربانی کا جو جانور میسر ہو اسے ذبح کرے" رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے اس پر عمل کیا تو محال ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس سے منع فرمائیں بلکہ ہم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے...

حضرت طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں لوگ کہتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے منع فرمایا لیکن حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں سال میں دو بار عمرہ کروں پھر حج کروں تو حج کے ساتھ بھی عمرہ کروں۔

حضرت سفیان، سلمہ بن کہیل سے وہ حضرت طاؤس سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا...

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرف سے تمتع کی ممانعت کا انکار فرماتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ انھوں نے قران کو پسند فرمایا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جس تمتع کے کرنے سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ڈرایا وہ دوسرا تمتع ہے۔ اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے آپ نے حج افراد کیا ——— اور وہ (معترض) یوں ذکر کرے حضرت ابراہیم بن عبد الاعلیٰ فرماتے ہیں میں نے حضرت سوید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا حج افراد کرو۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ ہمارے نزدیک اس کا مطلب اس کے علاوہ یعنی حج تمتع اور قران کو ناپسند کرنا نہیں ہے لیکن آپ نے کوئی دوسرا معنی مراد لیا جسے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنے حج اور عمرہ کے درمیان فرق کرو یہ تم میں سے کسی ایک کے

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ افْصِلُوا بَيْنَ حَجِّكُمْ وَعُمْرَتِكُمْ فَإِنَّهُ أَتَمُّ لِحَجِّ أَحَدِكُمْ وَأَتَمُّ لِعُمْرَتِهِ أَنْ يَعْتَمِرَ فِي غَيْرِ أَشْهُرِ الْحَجِّ

۱۲۸۵ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قُلْتُ لِسَالِمٍ لِمَ نَهَى عُمَرُ عَنِ الْمُتْعَةِ وَقَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَعَلَهَا النَّاسُ مَعَهُ فَقَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ إِنَّ أَتَمَّ الْعُمْرَةِ أَنْ تُفْرِدُوهَا مِنْ أَشْهُرِ الْحَجِّ وَالْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ فَأَخْلِصُوا فِيهِنَّ الْحَجَّ وَاعْتَمِرُوا فِيمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الشُّهُورِ فَأَرَادَ عُمَرُ بِذٰلِكَ تَمَامَ الْعُمْرَةِ لِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ **وَذٰلِكَ** أَنَّ الْعُمْرَةَ الَّتِي يَتَمَتَّعُ بِهَا الْمَرْءُ بِالْحَجِّ لَا تَتِمُّ إِلَّا بِأَنْ يُهْدِيَ صَاحِبُهَا هَدْيًا أَوْ يَصُومَ إِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَأَنَّ الْعُمْرَةَ فِي غَيْرِ أَشْهُرِ الْحَجِّ تَتِمُّ بِغَيْرِ هَدْيٍ وَلَا صِيَامٍ فَأَرَادَ عُمَرُ بِالَّذِي أَمَرَ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ أَنْ يُزَارَ الْبَيْتُ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّتَيْنِ وَكَرِهَ أَنْ يَتَمَتَّعَ النَّاسُ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَيَلْزَمَ النَّاسُ ذٰلِكَ فَلَا يَأْتُونَ الْبَيْتَ إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً فِي السَّنَةِ۔

فَأَخْبَرَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ إِنَّمَا أَمَرَ بِإِفْرَادِ الْعُمْرَةِ مِنَ الْحَجِّ لِئَلَّا يَلْزَمَ النَّاسُ ذٰلِكَ فَلَا يَأْتُونَ الْبَيْتَ إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً فِي السَّنَةِ لَا لِكَرَاهَتِهِ التَّمَتُّعَ لِأَنَّهُ لَيْسَ مِنَ السُّنَّةِ **فَأَمَّا** قَوْلُهُ إِنَّهُ أَتَمُّ لِعُمْرَةِ أَحَدِكُمْ وَحَجَّتِهِ أَنْ يُفْرِدَ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْ صَاحِبَتِهَا فَإِنَّ مَا رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَدُلُّ عَلَى خِلَافِ ذٰلِكَ **وَقَدْ** رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ رَأْيِهِ خِلَافًا لِذٰلِكَ أَيْضًا۔

حج کو بھی پورا کرنے والا ہے اور عمرہ کا پورا کرنا یہ ہے کہ اسے حج کے مہینوں کے علاوہ کیا جائے۔

حضرت ابن شہاب سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تمتع سے منع کیا حالانکہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ہمراہ صحابہ کرام نے ایسا کیا ہے تو انھوں نے جواب دیا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے بتایا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا عمرہ کی تکمیل یہ ہے کہ اسے حج کے مہینوں سے الگ کرو اور حج کے مہینے معلوم ہیں ان مہینوں میں صرف حج کرو اور اس کے علاوہ دوسرے مہینوں میں عمرہ کرو تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عمرہ کی تکمیل کا ارادہ فرمایا جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے "اور حج اور عمرہ کو اللہ تعالیٰ کے لیے پورا کرو" اور یہ اس لیے کہ جس عمرے کے ساتھ آدمی حج کا نفع حاصل کرتا ہے وہ اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک وہ شخص قربانی کا جانور نہ لے جائے یا قربانی کا جانور نہ ملنے کی صورت میں روزہ رکھے جبکہ حج کے مہینوں کے علاوہ عمرہ قربانی کے جانور اور روزے کے بغیر بھی مکمل ہو جاتا ہے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حکم کا مقصد یہ تھا کہ سال میں دو بار بیت اللہ شریف کی زیارت کی جائے اور حج کے ساتھ عمرہ کے تمتع کو ناپسند کیا تاکہ لوگ اسے ضروری قرار دے کر سال میں صرف ایک بار ہی بیت اللہ شریف میں حاضر نہ ہوں (بلکہ بار بار آئیں)

تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس حدیث میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرف سے بتایا کہ انھوں نے حج اور عمرہ الگ الگ کرنے کا حکم دیا تاکہ لوگ اسے لازمی نہ سمجھ لیں اور پھر وہ سال میں ایک بار بیت اللہ شریف حاضری دیں اس لیے تمتع کو ناپسند نہیں فرمایا کہ وہ سنت نہیں اور آپ کا یہ قول کہ اس طرح تمہارے عمرے اور حج کی تکمیل یہ ہے کہ ہر ایک کو الگ کیا جائے تو جو کچھ ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے وہ اس کے خلاف پر دلالت کرتا ہے ___ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی ہم نے ان کی رائے اس کے خلاف روایت کی ہے۔

۱۲۸۶- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ وَابُوْ يَعْفُوْرٍ سَمِعَا ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ لَاَنْ اَعْتَمِرَ فِي الْعَشْرِ الْاُوَلِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَعْتَمِرَ فِي الْعَشْرِ الْبَوَاقِي۔

حضرت صدقہ بن یسار اور ابو یعفور سے مروی ہے انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے ہیں اگر میں ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں عمرہ کروں تو یہ مجھے دوسرے عشروں میں عمرہ کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

۱۲۸۷- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ عُمْرَةٌ فِي الْعَشْرِ الْاُوَلِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَعْتَمِرَ فِي الْعَشْرِ الْبَوَاقِي فَحَدَّثْتُ بِهِ نَافِعًا فَقَالَ نَعَمْ عُمْرَةٌ فِيْهَا هَدْيٌ اَوْ صِيَامٌ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ عُمْرَةٍ لَيْسَ فِيْهَا هَدْيٌ وَلَا صِيَامٌ۔

حضرت صدقہ بن یسار سے مروی ہے انھوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں ذوالحجہ کے پہلے عشرہ میں عمرہ کرنا مجھے دوسرے دنوں میں عمرہ کرنے سے زیادہ پسند ہے وہ (حضرت صدقہ) فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انھوں نے فرمایا ہاں جس عمرہ میں ہدی (قربانی کا جانور) یا روزے ہوں مجھے وہ

۱۲۸۷: [illegible]

۱۲۸۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ جُمْهَانَ قَالَ حَجَجْنَا وَفِيْنَا رَجُلٌ اَعْجَمِيٌّ تَلَبّٰى بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ فَعِبْنَا ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَسَاَلْنَا ابْنَ عُمَرَ فَقُلْنَا اِنَّ رَجُلًا مِنَّا لَبّٰى بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ فَمَا كَفَّارَتُهُ قَالَ رَجَعَ بِاَجْرَيْنِ وَتَرْجِعُوْنَ بِاَجْرٍ وَاحِدٍ۔

حضرت کثیر بن جمہان فرماتے ہیں ہم نے عمرہ کیا اور ہمارے درمیان ایک عجمی شخص تھا اس نے عمرہ اور حج کے لیے تلبیہ کہا ہم نے اسے اس بات پر عیب لگایا پھر ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا اور عرض کیا کہ جو شخص حج اور عمرہ کا اکٹھا تلبیہ کہتا ہے اس کا کفارہ کیا ہے انھوں نے فرمایا اس نے دو اجر حاصل کیے اور تم نے ایک اجر پایا۔

۱۲۸۹- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ وَاللّٰهِ لَاَنْ اَعْتَمِرَ قَبْلَ الْحَجِّ وَاُهْدِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اَعْتَمِرَ بَعْدَ الْحَجِّ فِي ذِي الْحِجَّةِ۔

حضرت صدقہ بن یسار، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا اللہ کی قسم ذوالحجہ کے مہینہ میں میرا حج سے پہلے عمرہ کرنا اور قربانی کا جانور لے جانا حج کے بعد عمرہ کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَيْضًا قَدْ فَضَّلَ الْعُمْرَةَ الَّتِيْ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ عَلَى الْعُمْرَةِ الَّتِيْ فِيْ غَيْرِ اَشْهُرِ الْحَجِّ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى صِحَّةِ مَا رَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ لِاَنَّ ابْنَ عُمَرَ لَوْ كَانَ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْ عُمَرَ كَمَا فِيْ حَدِيْثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اِذًا لَمَا قَالَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ لِاَنَّهُ قَدْ سَمِعَ اَبَاهُ قَالَهُ بِحَضْرَةِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُنْكِرُهُ عَلَيْهِ

تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کو دوسرے مہینوں میں عمرہ کرنے پر فضیلت دی ہے پس یہ اس بات کی صحت پر دلالت ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کی کیونکہ اگر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے یہ بات سنتے جیسا کہ حضرت عقیل نے حضرت زہری سے روایت کیا تو وہ اس کے خلاف نہ فرماتے کیونکہ انھوں نے اپنے والد سے سنا ہوتا کہ آپ نے صحابہ کرام کی موجودگی میں یہ بات فرمائی

مُنْكَرٌ وَلَا يَدْفَعُهُ عَنْهُ دَافِعٌ وَهُوَ أَيْضًا فَلَا يَدْفَعُهُ عَنْهُ وَلَا يَقُولُ لَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ فَعَلَ هٰذَا وَلٰكِنَّ الْمَحْكِيَّ فِي ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ هُوَ إِرَادَةُ عُمَرَ أَنْ يُزَارَ الْبَيْتُ وَبَاقِي الْكَلَامِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَكَلَامُ سَالِمٍ خَلَطَهُ الزُّهْرِيُّ فِي رِوَايَتِهِ فَلَمْ يَتَمَيَّزْ فَأَمَّا قَوْلُهُ إِنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ لَا تَتِمُّ إِلَّا بِالْهَدْيِ لِمَنْ يَجِدُ الْهَدْيَ أَوْ بِالصِّيَامِ لِمَنْ لَا يَجِدُ الْهَدْيَ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ تَمَامُ الْعُمْرَةِ فِي غَيْرِ أَشْهُرِ الْحَجِّ إِذَا كَانَ ذٰلِكَ غَيْرَ وَاجِبٍ فِيهَا وَأَوْجَبَ النُّقْصَانَ فِي الْعُمْرَةِ الَّتِي فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ إِذَا كَانَ وَاجِبًا فِيهَا وَهٰذَا كُلُّهُ إِذَا كَانَ الْحَجُّ يَتْلُوهَا فَإِنَّ الْحُجَّةَ عَلَى مَنْ ذَهَبَ إِلَى ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ إِنَّا رَأَيْنَا الْهَدْيَ الَّذِي يَجِبُ فِي الْمُتْعَةِ وَالْقِرَانِ يُؤْكَلُ مِنْهُ بِاتِّفَاقِ الْمُتَّفِقِينَ جَمِيعًا وَرَأَيْنَا الْهَدْيَ الَّذِي يَجِبُ لِنُقْصَانٍ فِي الْعُمْرَةِ أَوْ فِي الْحَجَّةِ لَا يُؤْكَلُ مِنْهُ بِاتِّفَاقِهِمْ جَمِيعًا فَلَمَّا كَانَ الْهَدْيُ الْوَاجِبُ فِي الْمُتْعَةِ وَالْقِرَانِ يُؤْكَلُ مِنْهُ ثَبَتَ أَنَّهُ غَيْرُ وَاجِبٍ لِنُقْصَانٍ فِي الْعُمْرَةِ أَوْ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي بَعْدَهَا لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ لِنُقْصَانٍ لَكَانَ مِنْ أَشْكَالِ الدِّمَاءِ الْوَاجِبَةِ لِلنُّقْصَانِ وَلَكَانَ لَا يُؤْكَلُ مِنْهُ كَمَا لَا يُؤْكَلُ مِنْهَا وَلٰكِنَّهُ دَمُ فَضْلٍ وَإِصَابَةُ خَيْرٍ۔

۱۲۹- وَقَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْخَضِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ أَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَأَبُو أُسَامَةَ قَالُوا جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ مَرْوَانَ ابْنِ الْحَكَمِ قَالَ كُنَّا نَسِيرُ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَإِذَا رَجُلٌ يُلَبِّي بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَقَالَ عُثْمَانُ مَنْ هٰذَا

اور کوئی بھی اس کا انکار نہ کرتا اور نہ ان کے قول کو رد کرتا، اور اسے بھی اس کا رد کرتے ہوئے یہ نہ فرماتے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے کیا بلکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے جو کچھ بیان کیا گیا وہ آپ کا یہ ارادہ تھا کہ بیت اللہ شریف کی زیارت کی جائے، اس کے بعد باقی کلام، حضرت سالم کا کلام ہے۔ حضرت زہری نے اسے اپنی روایت میں مخلوط کر دیا اور اس کی تمیز نہ ہو سکی اور ان کا قول کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کی تکمیل اسی شخص کے لیے ہوتی ہے جس کو ہدی میسر ہو یا ہدی نہ پانے کی صورت میں روزے رکھے تو اس سے ثابت ہوا کہ حج کے مہینوں کے علاوہ بھی عمرہ کی تکمیل ہو جاتی ہے جب کہ وہ (ہدی) اس میں واجب نہ ہو اور حج کے مہینوں میں ہدی کا پہنچانا کسی نقصان کے سبب سے واجب ہو اور یہ دونوں صورتیں اس وقت ہیں جب عمرہ کے بعد حج ہو اس بات کے قائلین کے خلاف ہمارے نزدیک دلیل یہ ہے (اور اللہ بہتر جانتا ہے) کہ ہم دیکھتے ہیں جو ہدی تمتع اور قران میں واجب ہوتی ہے اس سے کھایا جا سکتا ہے اس بات پر تمام متفقین متفق ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ عمرہ یا حج میں نقصان کو پورا کرنے کے لیے جو ہدی واجب ہوتی ہے اس سے بالاتفاق نہیں کھا سکتے تو جب تمتع اور قران میں واجب ہدی سے کھایا جا سکتا ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ یہ عمرے یا اس کے بعد حج میں نقصان سے واجب نہیں کیونکہ اگر یہ اس نقصان کی وجہ سے ہوتی تو یہ ان قربانیوں سے ہوتی جو نقصان کی وجہ سے واجب ہوتی ہے اور اس سے کھانا جائز نہ ہوتا جیسا کہ ان قربانیوں سے کھانا جائز نہیں بلکہ یہ فضیلت اور اچھا عمل کرنے کی قربانی ہے۔

حضرت علی بن حسین، مروان بن حکم سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں ہم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جا رہے تھے تو ایک شخص حج اور عمرہ کے لیے تلبیہ کہہ رہا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کون ہے؟ انھوں نے کہا یہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور فرمایا کیا آپ نہیں جانتے کہ میں نے اس سے روکا ہے تو انھوں نے فرمایا ہاں (مجھے معلوم ہے)

فقالوا علیّ فاتاہ عثمان فقال الم تعلم انی نهیت عن هذا فقال بلی ولکنی لم اکن لادع قول النبی صلی الله علیه وسلم لقولک۔

لیکن آپ کے قول کی خاطر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کو ترک نہیں کر سکتا۔

۱۲۹۱۔ **حدثنا** علی بن شیبة قال ثنا خلاد بن یحیی قال ثنا سفیان الثوری عن بکیر بن عطاء قال حدثنی حریث بن سلیم العذری عن علیّ انه لبّی بهما جمیعا فنهاه عثمان فقال علیّ اما انک قد رأیت۔

حضرت حریث بن سلیم عذری، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے دونوں (حج اور عمرہ) کے لیے اکٹھا تلبیہ کہا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انھیں روکا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا آپ دیکھ لیجئے

فهذا علیّ قد اخبر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم بخلاف النهی عن قران العمرة والحج وفعل فی ذلک خلاف ما امر به عثمان وانکر علی عثمان ما امر به من ذلک فدل هذا من علیّ انه قد کان عنده تفضیل القران علی الافراد عن النبی صلی الله علیه وسلم ولو لا ذلک لما انکر علی عثمان ما رأی ولا فضل رأیه علی رأی عثمان فی ذلک اذ کانا کلاهما انما امرا بما امرا به من ذلک عن شیء واحد وهو الرأی ولکن خلافه لعثمان فی ذلک دلیل عندنا علی انه قد علم فضل القران علی ما سواه من رسول الله صلی الله علیه وسلم وقد روی عن ابن عباس ایضا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان قرن فی حجة الوداع۔

تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے عمرہ اور حج کے ملانے کی ممانعت کے خلاف خبر دی اور اس سلسلے میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حکم کے خلاف عمل کیا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حکم پر اعتراض کیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے نزدیک نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم افراد پر قران کو فضیلت دیتے تھے اگر یہ بات نہ ہوتی تو وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ کی رائے کا انکار نہ کرتے اور نہ ہی اپنی رائے کو ان کی رائے پر ترجیح دیتے کیونکہ دونوں حضرات نے جو فیصلہ کیا وہ ان کی اپنی رائے تھی لیکن ان کا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے اختلاف کرنا ہمارے نزدیک اس بات کی دلیل ہے کہ انھوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے قران کی اس کے غیر پر فضیلت معلوم کی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر قران کیا۔

۱۲۹۲۔ **حدثنا** علی بن شیبة قال ثنا یحیی بن یحیی قال ثنا داود بن عبد الرحمن عن عمرو بن دینار عن عکرمة عن ابن عباس قال اعتمر رسول الله صلی الله علیه وسلم اربع عمر عمرة الجحفة وعمرته من العام المقبل وعمرته من الجعرانة وعمرته مع حجته وحج حجة واحدة۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے عمرہ جحفہ، آنے والے سال کا عمرہ، جعرانہ سے عمرہ اور ایک عمرہ حج کے ساتھ، جبکہ آپ نے حج صرف ایک بار کیا۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَكَيْفَ تَقْبَلُونَ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَدْ رَوَيْتُمْ عَنْهُ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَتَّعَ قِيلَ لَهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْرَمَ فِي بَدْءِ أَمْرِهِ بِعُمْرَةٍ فَمَضَى فِيهَا مُتَمَتِّعًا بِهَا ثُمَّ أَحْرَمَ بِحَجَّةٍ قَبْلَ طَوَافِهِ فَكَانَ فِي بَدْءِ أَمْرِهِ مُتَمَتِّعًا وَفِي آخِرِهِ قَارِنًا فَأَخْبَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ بِتَمَتُّعِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَنْفِيَ قَوْلَ مَنْ كَرِهَ الْمُتْعَةَ وَأَخْبَرَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ الثَّانِي بِقِرَانِهِ عَلَى مَا كَانَ صَارَ إِلَيْهِ أَمْرُهُ بَعْدَ إِحْرَامِهِ بِالْحَجَّةِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مُتَمَتِّعًا بَعْدَ إِحْرَامِهِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى أَنْ أَحْرَمَ بِالْحَجَّةِ فَصَارَ بِذٰلِكَ قَارِنًا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تم یہ بات کس طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تسلیم کرتے ہو حالانکہ تم اس سے پہلے شروع شروع میں ان ہی سے روایت کر چکے ہو کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ ہو سکتا ہے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے شروع میں عمرے کا احرام باندھا ہو پھر اس کو تمتع کے طور جاری رکھا پھر طواف سے پہلے حج کا احرام باندھا تو شروع میں آپ متمتع تھے اور آخر میں قارن ——— تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پہلی حدیث میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے تمتع کی خبر دی تاکہ تمتع کو مکروہ جاننے والوں کے قول کی نفی کر دیں اور دوسری حدیث میں قران کی خبر دی کیونکہ حج کا احرام باندھنے کے بعد آپ کا عمل یہی طریقہ اختیار کر گیا تھا۔ ——— تو اس سے ثابت ہوا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر عمرے کا احرام باندھنے کے بعد متمتع تھے حتیٰ کہ آپ نے حج کا احرام باندھا تو اس وجہ سے قارن ہو گئے۔

۱۲۹۳ - وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا النُّفَيْلِيُّ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ كَمِ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَّتَيْنِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَقَدْ عَلِمَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اعْتَمَرَ ثَلَاثًا سِوَى عُمْرَتِهِ الَّتِي قَرَنَهَا بِحَجَّتِهِ۔

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے انھوں نے فرمایا دو عمرے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو معلوم ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس عمرے کے علاوہ جسے اپنے حج کے ساتھ ملایا تین عمرے کیے۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَكَيْفَ تَقْبَلُونَ مِثْلَ هٰذَا عَنْ عَائِشَةَ وَقَدْ رَوَيْتُمْ عَنْهَا فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ مِنْ إِفْرَادِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَمَتُّعِهِ عَلَى مَا ذَكَرْتُمْ قِيلَ لَهُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ عَلَى نَظِيرِ مَا صَحَّحْنَا عَلَيْهِ حَدِيثَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَيَكُونُ مَا عَلِمَتْ عَائِشَةُ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ابْتَدَأَ فَأَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يَقْرِنْهَا حِينَئِذٍ بِحَجَّةٍ

اگر کوئی شخص کہے کہ تم اس قسم کی بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیسے تسلیم کرتے ہو حالانکہ تم ان ہی سے باب کے شروع میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے حج افراد اور تمتع کے بارے میں روایت کر چکے ہو ——— اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ ہمارے نزدیک یہ اسی طرح ہے جس طرح ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کی صحت بیان کی ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے، پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جیسے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل معلوم کیا اسی طرح ہو گا کہ آپ نے ابتداءً عمرے کا احرام باندھا اور اس وقت اس کے ساتھ حج کو نہیں

يمضي فيها على ان يحج وقت الحج فكان في ذلك
متمتعا بها ثم احرم بحجة مفردة في احرامه
بها العمرة يبتدي معها احراما بعمرة فصار بذلك
قارنا لها الى عمرته المتقدمة فقد كان في
احرامه على اشياء مختلفة كان في اوله متمتعا
ثم صار محرما بحجة افردها في احرامه فلزمته
مع العمرة التي قد كان قدمها فصار في معنى
القارن والمتمتع واردت يعني عائشة بذكرها
الافراد دخلافا للذين يرون ان النبي صلى الله
عليه وسلم اهل بهما جميعا۔

۱۲۹۴. وقد حدثنا احمد بن داود قال ثنا يعقوب
بن حميد قال ثنا ابن عيينة عن ايوب بن موسى
عن نافع ان ابن عمر خرج من المدينة الى مكة
مهلا بالعمرة مخافة الحصر ثم قال ما شانهما
الا واحدا اشهدكم اني قد اوجبت الى عمرتي
هذه حجة ثم قدم فطاف لهما طوافا واحدا
وقال هكذا فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

۱۲۹۵. وقد حدثنا احمد هو ابن داود بن
موسى قال ثنا يعقوب بن حميد بن كاسب قال
ثنا عبد العزيز بن محمد عن موسى بن عقبة عن
نافع ان ابن عمر اراد فقال لقد كان لكم في
رسول الله اسوة حسنة اذا اصنع كما صنع
رسول الله صلى الله عليه وسلم اشهدكم اني
قد اوجبت عمرة ثم خرج حتى اذا كان بظهر
البيداء قال ما شان الحج والعمرة الا واحدا
اشهدكم اني قد اوجبت حجا مع عمرتي فانطلق
يهل بهما جميعا حتى قدم مكة فطاف بالبيت
وبين الصفا والمروة ولم يزد على ذلك ولم
ينحر ولم يحل من شيء حرم عليه حتى

فرمایا اسے جاری رکھا یہاں تک کہ حج کے وقت حج کیا اس وقت آپ متمتع تھے پھر اسی احرام کے اندر صرف حج کا احرام باندھا اس کے ساتھ عمرے کا احرام نہ باندھا تو یوں آپ پہلے عمرے کی وجہ سے قارن ہو گئے۔ الغرض آپ کے احرام میں مختلف امور تھے۔ شروع میں آپ متمتع تھے پھر صرف حج کے ساتھ محرم ہوئے تو اس عمرے کے احرام کے ساتھ لازم ہو گیا جو پہلے باندھ چکے تھے پس آپ قارن اور متمتع کے حکم میں ہو گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا بطور افراد ذکر کرتے ہوئے ان لوگوں کے رد کا ارادہ فرمایا جن کے خیال میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں کا اکٹھا احرام باندھا۔

حضرت نافع سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ کی طرف نکلے آپ نے رکاوٹ کے خوف سے صرف عمرے کا احرام باندھا پھر فرمایا دونوں کا معاملہ ایک جیسا ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اس عمرے کے ساتھ حج کو لازم کر لیا پھر آگے بڑھے اور دونوں کے لیے ایک طواف کیا اور فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسے ہی کیا تھا۔

حضرت نافع فرماتے ہیں جس سال حجاج نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ پر چڑھائی کی اس سال حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حج کا ارادہ کیا تو عمرے کا احرام باندھا ان سے کہا گیا کہ لوگوں کے درمیان لڑائی ہو رہی ہے اور ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں آپ کو بیت اللہ شریف سے رکاوٹ پیش نہ آئے انھوں نے فرمایا "بے شک تمہارے لیے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے" میں بھی عمل کروں گا جو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ کو لازم کر لیا۔ پھر تشریف لے گئے جب مقام بیداء میں پہنچے تو فرمایا حج اور عمرہ کا معاملہ ایک ہی ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں میں نے عمرے کے ساتھ حج کی نیت بھی کر لی پس آپ دونوں کا احرام باندھے ہوئے چلے۔ یہاں تک کہ مکہ مکرمہ پہنچے، بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور صفا مروہ کے درمیان چکر لگائے اور اس پر کچھ زائد نہ کیا نہ قربانی دی

يوم النحر فحلق ورأى ان قد قضى طواف الحج بطوافه ذلك الاول ثم قال هكذا صنع النبي صلى الله عليه وسلم۔

۱۲۹۶۔ حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا شعيب بن الليث عن نافع ان عبد الله بن عمر اراد الحج عام نزل الحجاج بابن الزبير فقيل له ان الناس كائن بينهم قتال وانا نخاف ان يصدوك عن البيت فقال لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة اذا اصنع كما صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم اني اشهدكم اني قد اوجبت حجا مع عمرتي ثم خرج حتى اذا كان بظهر البيداء قال ما شان الحج والعمرة الا واحدا اشهدكم اني قد اوجبت حجا مع عمرتي واهدى هديا اشتراه بقديد فانطلق يهل بهما جميعا حتى قدم مكة فطاف بالبيت وبين الصفا والمروة ولم يزد على ذلك ولم ينحر ولم يحلق ولم يقصر ولم يحل من شيء حرم عليه حتى كان يوم النحر فنحر وحلق ورأى ان قد قضى طواف الحج والعمرة بطوافه الاول وكذلك فعله رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

فان قال قائل فكيف تقبلون مثل هذا عن ابن عمر وقد روي عنه فيما تقدم ان النبي صلى الله عليه وسلم تمتع فجوابنا له في ذلك مثل جوابنا له في حديث ابن عباس وعائشة۔

۱۲۹۷۔ وقد حدثنا فهد قال ثنا الحماني قال ثنا عبد السلام بن حرب عن سعيد عن قتادة عن مطرف بن عبد الله بن الشخير عن عمران

اور نہ سر منڈایا اور نہ کسی حرام ہو نے والی چیز کو حلال جانا یہاں تک کہ قربانی کے دن سر منڈایا اور خیال کیا کہ انھوں نے پہلے طواف کے ساتھ حج کا طواف بھی کر لیا ہے پھر فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسے ہی کیا تھا۔

حضرت نافع سے مروی ہے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سال حج کا ارادہ فرمایا جس سال حجاج نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پر چڑھائی کی۔ ان سے کہا گیا کہ لوگوں کے درمیان جنگ ہونے والی ہے اور ہمیں ڈر ہے کہ آپ بیت اللہ شریف سے روک دیے جائیں انھوں نے فرمایا بے شک تمہارے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اچھا نمونہ ہے میں وہی عمل کروں گا جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا میں نے عمرے کے ساتھ حج کا بھی ارادہ کر لیا ہے اور قربانی کا جانور بھیجا ہے جو مقام قدید سے خریدا ہے پھر دونوں (حج اور عمرے) کے احرام کے ساتھ تشریف لے گئے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ تشریف لائے۔ بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور صفا مروہ کے درمیان چکر لگائے اس پر کچھ اضافہ نہ کیا نہ قربانی دی اور نہ سر منڈایا اور نہ ہی بال کٹوائے اور جو کچھ (احرام کی وجہ سے) حرام ہوا تھا اسے حلال نہ سمجھا یہاں تک کہ جب قربانی کا دن ہوا تو قربانی دی سر منڈایا اور خیال کیا کہ انھوں نے پہلے طواف میں ہی حج اور عمرے کا طواف کر لیا ہے۔ (اور فرمایا) رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تم یہ بات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کیسے قبول کرتے ہو حالانکہ تم نے اس سے پہلے ان سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا۔ تو ہم اسے وہی جواب دیں گے جو ہم نے حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم کی حدیث کے سلسلے میں دیا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں انھوں نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو حج اور عمرہ کا ایک ساتھ تلبیہ کہتے ہوئے سُنا۔

بْنِ الْحُصَيْنِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُلَبِّيْ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ -

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَوَيْتُمْ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ اِنَّمَا تَقَدَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَتَّعَ فَكَيْفَ تَقْبَلُوْنَ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَنَ فَجَوَابُنَا لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ مِثْلُ جَوَابِنَا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ -

١٢٩٨ - وَقَدْ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ لَبّٰى بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ وَقَالَ لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ فَذَكَرَ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ لِابْنِ عُمَرَ قَوْلَ اَنَسٍ قَالَ ذَهَلَ اَنَسٌ اِنَّمَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَاَهْلَلْنَا بِهٖ مَعَهٗ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ قَالَ بَكْرٌ فَرَجَعْتُ اِلٰى اَنَسٍ فَاَخْبَرْتُهٗ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ فَلَمْ يَزَلْ يَذْكُرُ ذٰلِكَ حَتّٰى مَاتَ -

١٢٩٩ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ ابْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ مِّثْلَهٗ قَالَ بَكْرٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ عُمَرَ فَقَالَ ذَهَلَ اَنَسٌ اِنَّمَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَاَهْلَلْنَا بِهٖ -

١٣٠٠ - حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ هُوَ ابْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا حُمَيْدٌ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ وَزَادَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَكَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيٌ فَلَمْ يَحِلَّ -

---

اگر کوئی شخص کہے کہ تم نے اس باب میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمتع کرتے تھے تو تم ان سے یہ بات کیسے قبول کرتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قران کیا۔

اس سلسلے میں ہمارا جواب وہی ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کے سلسلے میں دیا گیا۔

حضرت حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے عمرے اور حج کا اکٹھا احرام باندھا اور فرمایا میں حج اور عمرے کے ساتھ حاضر ہوں۔ بکر بن عبد اللہ مزنی نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے قول کا ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھول ہوئی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ اسی کا احرام باندھا جب ہم مکہ مکرمہ آئے تو آپ نے فرمایا جس کے پاس ہدی (قربانی کا جانور) نہ ہو وہ احرام کھول دے حضرت بکر فرماتے ہیں میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹا اور ان کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول بتایا تو آپ وصال تک اس بات کا ذکر کرتے تھے۔

حضرت حمید فرماتے ہیں حضرت بکر بن عبد اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہوئے مجھ سے بیان کیا۔ حضرت بکر فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بات بتائی تو انھوں نے فرمایا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھول ہوئی۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ حج کا احرام باندھا۔

حضرت یزید بن ہارون فرماتے ہیں ہمیں حضرت حمید نے بتایا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل بیان کیا اور یہ اضافہ کیا جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے فرمایا جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ احرام کھول دے اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قربانی کا جانور تھا لہٰذا

اس لیے آپ نے احرام نہیں کھولا

۱۳۰۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرٍ قَالَ اَخْبَرْتُ ابْنَ عُمَرَ بِقَوْلِ اَنَسٍ فَقَالَ نَسِيَ اَنَسٌ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ بَكْرٌ لِاَنَسٍ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَسِيَ فَقَالَ اِنْ يَعُدُّوْنَا اِلَّا صِبْيَانًا بَلْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ مَعًا اَفَلَا تَرٰى اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اِنَّمَا اَنْكَرَ عَلٰى اَنَسٍ قَوْلَهُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ بِهِمَا جَمِيْعًا وَاِنَّمَا كَانَ الْاَمْرُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ ثُمَّ صَيَّرَهَا عُمْرَةً بَعْدَ ذٰلِكَ وَاَضَافَ اِلَيْهَا حَجَّةً فَصَارَ حِيْنَئِذٍ قَارِنًا فَاَمَّا فِيْ بَدْءِ اِحْرَامِهِ فَاِنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ مُفْرِدًا ثُمَّ قَدْ تَوَاتَرَتِ الرِّوَايَاتُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ اَنَسٍ بِدُخُوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمَا جَمِيْعًا۔

۱۳۰۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ جَمَعَ بَيْنَهُمَا

۱۳۰۳- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ قَزَعَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ۔

۱۳۰۴- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

۱۳۰۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

حضرت حمید، حضرت بکر سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو حضرت انس رضی اللہ عنہ کا قول بتایا تو انھوں نے فرمایا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھول ہوئی واپس لوٹے تو حضرت بکر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ان سے بھول ہوئی ہے انھوں نے فرمایا وہ ہمیں بچہ شمار کرتے ہیں بلکہ میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں حج اور عمرہ کے ساتھ حاضر ہوں ــــــ کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے اس قول پر اعتراض کیا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں کا اکٹھا احرام باندھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک بات یوں تھی کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا پھر اس کے بعد اسے عمرہ میں بدلا اور اس کے ساتھ حج کو ملایا اور اس وقت آپ قارن بن گئے جہاں تک آپ کے حج کے احرام سے ابتداء کرنے کا تعلق ہے تو اس وقت آپ مفرد تھے۔ پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی متواتر روایات

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سواری جب مقام بیداء پر ٹھہری تو آپ نے دونوں کو جمع فرمایا۔

حضرت حمید اور حضرت ابو قزعہ رضی اللہ عنہما حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا کہ میں حج اور عمرہ کے ساتھ حاضر ہوں۔

حضرت ثابت بنانی، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

الله عليه وسلم مثله۔

۱۳۰۶۔ حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا عمرو بن خالد قال ثنا عبيد الله بن عمرو وهو الرقي عن ايوب عن ابي قلابة وحميد بن هلال عن انس بن مالك قال كنت ردف ابي طلحة وركبتي تمس ركبة النبي صلى الله عليه وسلم فلم يزالوا يصرخون بهما جميعا بالحج والعمرة۔

۱۳۰۷۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن سفيان عن يحيى بن ابي اسحق قال سمعت انسا يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لبيك بعمرة وحجة معا۔

۱۳۰۸۔ حدثنا ابو امية قال ثنا عمرو بن عاصم الكلابي ح وحدثنا سليمن بن شعيب الكيساني قال ثنا الخصيب قالا ثنا همام عن قتادة عن انس قال اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم عمرة من الجحفة وعمرة من العام المقبل وعمرة من الجعرانة وعمرة حيث قسم غنائم حنين وعمرة مع حجته وحج حجة واحدة۔

۱۳۰۹۔ حدثنا ابو امية قال ثنا الحسن بن موسى وابن نفيل قالا ثنا ابو خيثمة عن ابي اسحق عن ابي اسماء عن انس قال خرجنا نصرخ بالحجة فلما قدمنا مكة امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نجعلها عمرة وقال لو استقبلت من امري ما استدبرت لجعلتها عمرة ولكني سقت الهدى وقرنت الحج والعمرة۔

قال ابو جعفر ففي هذا الحديث من قول النبي صلى الله عليه وسلم انه قرن الحج والعمرة فقد دل ذلك على صحة قول من اخبر من فعله بما يوافق ذلك۔

حضرت ابو قلابہ اور حمید بن ہلال حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں (سواری پر) حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے تھا اور میرے گھٹنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں کو چھو رہے تھے آپ مسلسل حج اور عمرہ کے ساتھ آواز بلند کر رہے تھے۔

حضرت یحییٰ بن ابو اسحٰق فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو حج اور عمرہ کے ساتھ "لبیک" کہتے ہوئے سنا۔

حضرت قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ مقام جحفہ سے کیا ایک عمرہ آنے والے سال کیا ایک عمرہ مقام جعرانہ سے کیا ایک عمرہ اس وقت کیا جب غزوہ حنین کی غنیمت تقسیم فرمائی اور ایک عمرہ حج کے ساتھ کیا جبکہ حج صرف ایک بار کیا۔

حضرت ابو اسماء حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نکلے اور ہم حج کے لیے آواز بلند کر رہے تھے جب مکہ مکرمہ پہنچے تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اسے عمرہ بنا دیں آپ نے فرمایا اگر مجھے اس عمرے کے بارے میں پہلے معلوم ہوتا جو کچھ بعد میں معلوم ہوا (یعنی تمتع کا جواز) تو میں عمرہ ادا کرتا لیکن میں نے ہدی چلائی ہے اور حج وغیرہ کو ملایا ہے

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنا قول ہے کہ آپ نے حج اور عمرے کو ملایا تو یہ ان لوگوں کی بات کی صحت پر دلالت ہے جو بتاتے ہیں کہ آپ کا عمل اس کے موافق تھا۔

١٣١٠ - وَقَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبٌ قَالَا ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَسْلَمَ أَبِي عِمْرَانَ أَنَّهُ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ مَوَالِيَّ فَدَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَمِعْتُهَا تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَهِلُّوا يَا آلَ مُحَمَّدٍ بِعُمْرَةٍ فِي حَجَّةٍ -

حضرت اسلم (ابوعمران) فرماتے ہیں میں نے اپنے آقاؤں کے ہمراہ حج کیا تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے سنا آپ فرماتی تھیں کہ میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا "اے آل محمد! حج کے ساتھ عمرے کا احرام بھی باندھو۔"

وَهٰذَا أَيْضًا مِثْلُ ذٰلِكَ -

تو یہ بھی اسی کی مثل ہے۔

١٣١١ - وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالُوا جَمِيعًا عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ -

حضرت ابن عباس، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کو ملا کر کیا۔

١٣١٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَا ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَوْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَيْسَرَةَ الزَّرَّادَ قَالَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ وَقَرَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ -

حضرت عبدالملک بن میسرہ زراد فرماتے ہیں میں نے حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میں نے قیامت تک عمرہ کو حج میں داخل کر دیا۔ ـــــ وہ (حضرت سراقہ بن مالک) فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر قران کیا۔

فَقَدِ اخْتَلَفُوا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِحْرَامِهِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مَا كَانَ فَقَالُوا مَا رَوَيْنَا وَتَنَازَعُوا فِي ذٰلِكَ عَلَى مَا قَدْ ذَكَرْنَا وَقَدْ أَحَاطَ عِلْمُنَا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ إِلَّا عَلَى أَحَدِ تِلْكَ الْمَنَازِلِ الثَّلٰثَةِ إِمَّا مُتَمَتِّعٌ وَإِمَّا مُفْرِدٌ وَإِمَّا قَارِنٌ فَأَوْلَى بِنَا أَنْ نَنْظُرَ إِلَى مَعَانِي هٰذِهِ الْآثَارِ وَنَكْشِفَهَا لِنَعْلَمَ مِنْ أَيْنَ جَاءَ اخْتِلَافُهُمْ فِيهَا وَنَقِفَ مِنْ

تو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے موقعہ پر احرام کے بارے میں ان (محدثین) کا اختلاف ہے کہ اس کی کیا صورت تھی تو انھوں نے وہ بات کہی جسے ہم نے بیان کیا اور اس سلسلے میں باہم اختلاف کیا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور ہمارے علم کے مطابق آپ تین میں سے کسی ایک حالت پر تھے آپ متمتع، مفرد یا قارن تھے تو ہمارے لیے زیادہ مناسب یہی ہے کہ ہم ان روایات کے معانی کو دیکھیں اور انھیں واضح کریں تاکہ معلوم ہو کہ اختلاف کہاں سے چلا

ذٰلِكَ عَلٰى إِحْرَامِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ اَنَّهُ اَفْرَدَ يَقُوْلُوْنَ كَانَ إِحْرَامُهُ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا لَمْ يَكُنْ مِنْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ إِحْرَامٌ بِغَيْرِهِ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ بَلْ قَدْ كَانَ قَبْلَ إِحْرَامِهِ بِتِلْكَ الْحَجَّةِ إِحْرَامٌ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ اَضَافَ اِلَيْهَا هٰذِهِ الْحَجَّةَ هٰكَذَا يَقُوْلُ الَّذِيْنَ قَالُوْا قَرَنَ وَقَدْ اَخْبَرَ جَابِرٌ فِيْ حَدِيْثِهِ وَهُوَ اَحَدُ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْرَمَ بِالْحَجَّةِ حِيْنَ اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ وَهُوَ اَيْضًا مِمَّنْ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ بِالْحَجِّ فِيْ اَوَّلِ إِحْرَامِهِ فَكَانَ بَدْءُ إِحْرَامِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ بَعْدَ خُرُوْجِهِ مِنَ الْمَسْجِدِ وَقَدْ اَثْبَتْنَا عَنْهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا اَنَّهُ قَدْ كَانَ اَحْرَمَ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ فَيُحْتَمَلُ اَنْ يَّكُوْنَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّهُ قَرَنَ سَمِعُوْا تَلْبِيَتَهُ فِي الْمَسْجِدِ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ سَمِعُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ تَلْبِيَتَهُ الْاُخْرٰى خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ بِالْحَجِّ خَاصَّةً فَعَلِمُوْا اَنَّهُ قَرَنَ وَسَمِعَهُ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّهُ اَفْرَدَ وَقَدْ لَبّٰى بِالْحَجِّ خَاصَّةً وَلَمْ يَكُوْنُوْا سَمِعُوْا تَلْبِيَتَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ بِالْعُمْرَةِ فَقَالُوْا اَفْرَدَ وَسَمِعَهُ قَوْمٌ اَيْضًا وَقَدْ لَبّٰى فِي الْمَسْجِدِ بِالْعُمْرَةِ وَلَمْ يَسْمَعُوْا تَلْبِيَتَهُ بَعْدَ خُرُوْجِهِ مِنْهُ بِالْحَجِّ ثُمَّ رَاَوْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَفْعَلُ مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ مِنَ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ بَعْدَ خُرُوْجِهِ مِنَ الْعُمْرَةِ فَقَالُوْا تَمَتَّعَ فَرَوٰى كُلُّ قَوْمٍ مَا عَلِمُوْا وَقَدْ دَخَلَ جَمِيْعُ مَا عَلِمَهُ الَّذِيْنَ قَالُوْا اَفْرَدَ وَمَا عَلِمَهُ الَّذِيْنَ

احوال ہم اس سے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے احرام سے واقفیت حاصل کر سکیں ——— تو غور و فکر کے بعد ہمیں معلوم ہوا کہ جو لوگ احرام افراد کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں آپ کا احرام حج افراد کا احرام تھا اس سے پہلے آپ نے کسی قسم کا احرام نہیں باندھا تھا ——— دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اس احرام حج سے پہلے آپ نے عمرے کا احرام باندھا پھر اس کے ساتھ حج کو ملایا، قران کے قائلین یہی بات کہتے ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ جو حج افراد کے قائلین میں سے ایک ہیں، فرماتے ہیں جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری مقام بیداء پر پہنچی تو آپ نے حج کا احرام باندھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جو حج افراد کے قائلین میں سے ہیں فرماتے ہیں آپ نے شروع میں مسجد کے قریب سے حج کا احرام باندھا۔ تو حضرت ابن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما کے نزدیک آپ کے احرام کا آغاز مسجد سے باہر تشریف لانے کے بعد ہوا۔

ابھی سے ہم ثابت کر چکے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز کے بعد احرام باندھا تو اس بات کا احتمال ہے کہ جن لوگوں نے قران کا قول کیا انھوں نے مسجد میں آپ سے عمرے کا تلبیہ سنا پھر مسجد سے باہر دوسرا تلبیہ صرف حج کے لیے سنا اور انھوں نے خیال کیا کہ آپ نے قران فرمایا اور جو لوگ افراد کے قائل ہیں انھوں نے سنا کہ آپ نے صرف حج کا تلبیہ کہا انھوں نے اس سے پہلے عمرے کا تلبیہ نہیں سنا تھا لہٰذا انھوں نے افراد کا قول کیا اور کچھ لوگوں نے آپ کو مسجد میں عمرے کا تلبیہ کہتے ہوئے سنا لیکن مسجد سے باہر حج کا تلبیہ کہتے ہوئے نہ سنا پھر انھوں نے دیکھا کہ آپ نے حاجیوں کی طرح میدان عرفات میں وقوف فرمایا اور اس قسم کے دوسرے مناسک ادا کیے۔ تو ان کے نزدیک یہ عمل عمرے سے فراغت کے بعد تھا لہٰذا انھوں نے فرمایا کہ آپ نے تمتع کیا۔

پس جس گروہ نے جو کچھ دیکھا اسے بیان کر دیا لہٰذا جن لوگوں نے حج افراد یا تمتع کا قول کیا ان کی معلومات ان لوگوں کی معلومات میں شامل ہو گئیں جو قران کے قائل ہیں کیونکہ انھوں نے عمرے کے تلبیہ

قالوا إنه تمتع فيما علم الذين قالوا إنه قرن لأنهم أخبروا عن تلبيته بالعمرة ثم عن تلبيته بالحجة بعقب ذلك فصار ما ذهبوا إليه من ذلك وما رووا أولى مما ذهب إليه من خالفهم وما رووا ثم قد وجدنا بعد ذلك أفعال رسول الله صلى الله عليه وسلم تدل على أنه كان قارنا وذلك أنه عليه السلام لا يختلف عنه أنه لما قدم مكة أمر أصحابه أن يحلوا إلا من كان ساق منهم هديا وثبت هو على إحرامه فلم يحل منه إلا في وقت ما يحل الحاج من حجه وقال لو استقبلت من أمري ما استدبرت ما سقت الهدي ولجعلتها عمرة فمن كان ليس معه هدي فليحل وليجعلها عمرة هكذا حكاه عنه جابر بن عبد الله وهو ممن يقول إنه أفرد وسنذكر ذلك وما روي فيه في باب فسخ الحج إن شاء الله تعالى فلو كان إحرامه ذلك كان بحجة لكان هديه الذي ساقه تطوعا فالهدي التطوع لا يمنع من الإحلال الذي يحله الرجل إذا لم يكن معه هدي ولكان حكمه صلى الله عليه وسلم وإن كان قد ساق هديا كحكم من لم يسق هديا لأنه لم يخرج على أن يتمتع فيكون ذلك الهدي للمتعة فيمنعه من الإحلال الذي كان يحله لو لم يسق هديا **ألا ترى** أن رجلا لو خرج يريد التمتع فأحرم بعمرة أنه إذا طاف لها وسعى وحلق حل منها ولو كان ساق هديا لمتعته لم يحل حتى يوم النحر ولو ساق هديا تطوعا حل قبل يوم النحر بعد فراغه من العمرة **فثبت** بذلك أن هدي النبي صلى الله عليه وسلم لما كان قد

اور اس کے بعد حج کے تلبیہ کی خبر دی لہٰذا ان کا موقف اور جو کچھ انہوں نے روایت کیا، ان کے مخالفین کے مسلک اور مرویات سے اولیٰ قرار پایا۔

پھر اس کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے افعال مبارکہ آپ کے قارن ہونے پر دلالت کرتے ہیں وہ یوں کہ اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ سوائے ہدی چلانے والوں کے باقی لوگ احرام کھول دیں۔ آپ نے بھی اپنا احرام برقرار رکھا اور اسے صرف اس وقت کھولا جب حج کرنے والا حج کا احرام کھولتا ہے آپ نے فرمایا اگر وہ بات جو مجھ پر بعد میں منکشف ہوئی پہلے ظاہر ہوتی تو میں ہدی نہ چلاتا اور اسے عمرہ بنا لیتا۔ پس جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول دے اور اسے عمرہ بنا لے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے اسی طرح نقل کیا حالانکہ وہ ان لوگوں میں سے ایک تھے جو آپ کے حج افراد کے قائل ہیں۔ ہم عنقریب اسے اور جو کچھ آپ کے فسخ حج کے بارے میں مروی ہے، ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اگر آپ کا یہ احرام حج کا احرام ہوتا تو ہدی کا لے جانا نفل ہوتا اور نفلی ہدی اس احرام کے کھولنے سے مانع نہیں جسے ہدی نہ لے جانے والا کھولتا ہے۔ اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہدی لے جانے کے باوجود اس شخص کی طرح حکم ہوتا جو ہدی نہیں لے جاتا کیونکہ وہ متمتع ہونے سے خارج نہیں ہوتا پس یہ متمتع کی ہدی ہوتی ہے جو اس احرام کے کھولنے سے رکاوٹ نہیں جسے ہدی نہ لے جانے کی صورت میں وہ کھولتا ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص تمتع کے ارادے سے جائے اور عمرے کا احرام باندھے جب وہ اس کے لیے طواف کرتا ہے پھر سعی کرتا اور سر منڈاتا ہے تو احرام کھول دیتا ہے اور اگر وہ تمتع کے لیے ہدی چلاتا ہے تو قربانی کے دن سے پہلے احرام کھول دیتا ہے

اس سے ثابت ہوا کہ جب سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدی احرام کھولنے میں رکاوٹ تھی اور اس لیے آپ کے احرام کو

متعته من الإحلال وأوجب ثبوته على الإحرام إلى يوم النحر أن حكمه غير حكم هدي التطوع فانتفى بذلك قول من قال إنه كان مفردا وقد ذكرنا فيما تقدم من هذا الباب عن حفصة أنها قالت لرسول الله صلى الله عليه وسلم ما شان الناس حلوا ولم تحل أنت من عمرتك فقال إني قلدت هديي ولبدت رأسي فلا أحل حتى أنحر فدل ذلك على ما ذكرنا وعلى أن ذلك الهدي كان هديا بسبب عمرة يراد بها قران أو متعة فنظرنا في ذلك فإذا حفصة قد دل حديثها هذا على أن ذلك القول من رسول الله صلى الله عليه وسلم كان بمكة لأنه كان منه بعد ما حل الناس وقد يجوز أن يكون النبي صلى الله عليه وسلم قد طاف قبل ذلك أو لم يطف فإن كان قد طاف قبل ذلك ثم أحرم بالحجة من بعد فإنما كان متمتعا ولم يكن قارنا لأنه إنما أحرم بالحجة بعد فراغه من طواف العمرة وإن لم يكن طاف قبل ذلك حتى أحرم بالحجة فقد كان قارنا لأنه قد لزمته الحجة قبل طوافه للعمرة فلما احتمل ذلك ما ذكرنا كان أولى الأشياء بنا أن نحمل هذه الآثار على ما فيه اتفاقها لا على ما فيه تضادها فكان علي بن أبي طالب وابن عباس وعمران بن حصين وعائشة قد روينا عنهم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم تمتع وروينا عنهم أنه قرن وقد ثبت من قوله ما يدل على أنه قدم مكة ولم يكن أحرم بالحج قبل ذلك فإن جعلنا إحرامه بالحجة كان قبل الطواف للعمرة ثبت الحديثان

قربانی کے دن تک برقرار رکھا تو اس کا حکم نفلی ہدی کے حکم جیسا نہ تھا پس ان لوگوں کے قول کی نفی ہو گئی جو کہتے ہیں کہ آپ نے حج افراد کیا۔ اس سے پہلے ہم نے اسی باب میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ کیا وجہ ہے صحابہ کرام نے احرام کھول دیا اور آپ نے عمرے کا احرام نہیں کھولا۔ آپ نے فرمایا میں نے اپنی ہدی کو قلادہ ڈالا اور سر پر گوند لگائی ہے پس میں قربانی کرنے تک احرام نہیں کھولوں گا۔

تو ہماری مذکورہ گفتگو اس بات پر دلالت ہے کہ وہ ہدی عمرے کے باعث تھی اس سے قران مراد لیا جائے یا تمتع۔

ہم نے اس میں غور کیا تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بات مکہ مکرمہ میں فرمائی کیونکہ آپ نے یہ بات لوگوں کے احرام کھولنے کے بعد فرمائی۔

اور ممکن ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے پہلے طواف کر لیا ہو یا نہ کیا ہو اگر آپ نے پہلے طواف کر لیا تھا پھر اس کے بعد حج کا احرام باندھا تو آپ متمتع تھے، قارن نہیں تھے کیونکہ آپ نے عمرے کے طواف سے فراغت کے بعد حج کا احرام باندھا اور اگر آپ نے حج کا احرام باندھنے سے پہلے طواف نہیں کیا تھا تو آپ قارن تھے کیونکہ عمرے کا طواف کرنے سے پہلے آپ پر حج لازم ہو گیا۔

تو جب ان مذکورہ باتوں کا احتمال ہے تو بہترین بات یہ ہے کہ ہم ان روایات کو متفق علیہ بات پر محمول کریں اس پر نہیں جس سے تضاد ثابت ہو تو حضرت علی بن ابی طالب، ابن عباس، عمران بن حصین اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے ہم نے روایت کیا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا اور ان ہی سے ہم نے روایت کیا کہ آپ نے قران کیا اور آپ کے ارشاد گرامی سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آپ مکہ مکرمہ تشریف لائے اور اس سے پہلے آپ نے حج کے لیے احرام نہیں باندھا تھا پس اگر ہم آپ کے احرام حج کو عمرہ کے طواف سے پہلے قرار دیں تو دونوں حدیثیں ثابت ہوں گی تو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم حج کا احرام باندھنے سے پہلے متمتع تھے پھر آپ قارن ہو گئے اور اگر آپ کا احرام حج، عمرہ کا طواف

جَمِيعًا فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ مُتَمَتِّعًا إِلَى أَنْ أَحْرَمَ بِالْحَجَّةِ فَصَارَ قَارِنًا وَإِنْ جَعَلْنَا إِحْرَامَهُ بِالْحَجَّةِ كَانَ بَعْدَ طَوَافِهِ لِعُمْرَةٍ جَعَلْنَاهُ مُتَمَتِّعًا وَنَفَيْنَا أَنْ يَكُونَ قَارِنًا فَجَعَلْنَاهُ مُتَمَتِّعًا فِي حَالٍ وَقَارِنًا فِي حَالٍ **فَلَمَّا ثَبَتَ** بِذَلِكَ أَنَّ طَوَافَهُ لِلْعُمْرَةِ كَانَ بَعْدَ إِحْرَامِهِ بِالْحَجَّةِ ثَبَتَ بِذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَارِنًا **فَقَالَ** قَائِلٌ مِمَّنْ كَرِهَ الْقِرَانَ وَالتَّمَتُّعَ لِمَنِ اسْتَحَبَّهُمَا اعْتَلَلْتُمْ عَلَيْنَا بِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فِي إِبَاحَةِ الْمُتْعَةِ وَلَيْسَ ذَلِكَ كَذَلِكَ وَإِنَّمَا تَأْوِيلُ هَذِهِ الْآيَةِ مَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ۔

۱۳۱۳۔ **فَذَكَرَ** مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَنَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَهُوَ يَخْطُبُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا إِنَّهُ وَاللهِ مَا التَّمَتُّعُ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ كَمَا تَصْنَعُونَ وَلَكِنَّ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ حَاجًّا فَيَحْبِسَهُ عَدُوٌّ أَوْ مَرَضٌ أَوْ أَمْرٌ يُعْذَرُ بِهِ حَتَّى تَذْهَبَ أَيَّامُ الْحَجِّ فَيَأْتِي الْبَيْتَ فَيَطُوفُ بِهِ سَبْعًا وَيَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَيَتَمَتَّعُ بِحِلِّهِ إِلَى الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَيَحُجُّ وَيُهْدِي۔

۱۳۱۴۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُوَيْدٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔ **قَالَ** فَهَذَا تَأْوِيلُ هَذِهِ الْآيَةِ **قِيلَ** لَهُمْ لَئِنْ وَجَبَ أَنْ يَكُونَ تَأْوِيلُهَا كَذَلِكَ تَقُولُ

کرنے کے بعد قرار دیں تو آپ کو متمتع قرار دیں گے اور آپ کے قارن ہونے کی نفی کریں گے۔ اس طرح ہم آپ کو ایک حال میں متمتع اور دوسرے حال میں قارن قرار دیں گے اس سے ثابت ہوا کہ آپ کا عمرہ کے لیے طواف حج کا احرام باندھنے کے بعد تھا اور اس سے ثابت ہوگا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر قارن تھے

قران اور تمتع کو ناپسند کرنے والوں میں سے ایک ان لوگوں سے کہتا ہے جو ان دونوں کو اچھا سمجھتے ہیں کہ تم نے ارشاد خداوندی "اور جو شخص حج کے ساتھ عمرہ کا نفع حاصل کرے تو اسے جو قربانی میسر ہو (اسے جانے") سے تمتع کے جواز پر استدلال کیا حالانکہ یہ بات اس طرح نہیں بلکہ اس کی تاویل وہ ہے جو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

حضرت اسحٰق بن سُوید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو خطبہ دیتے ہوئے سنا وہ فرما رہے تھے اے لوگو! حج کے ساتھ عمرہ کا تمتع وہ نہیں جو تم کرتے ہو بلکہ حج کے ساتھ عمرہ کا تمتع یہ ہے کہ کوئی شخص حج کی نیت سے جائے پھر اسے دشمن یا بیماری یا کسی اور وجہ سے رکاوٹ پیدا ہو جائے اور وہ معذور قرار پائے یہاں تک کہ حج کے دن چلے جائیں پھر وہ بیت اللہ شریف کے پاس آئے۔ سات چکر لگاتے ہوئے اس کا طواف کرے اور صفا مروہ کے درمیان سعی کرے اور احرام کھول کر آئندہ سال حج کا نفع اٹھائے اور قربانی دے۔

حضرت حماد فرماتے ہیں حضرت اسحٰق بن سوید نے خبر دی انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

وہ فرماتے ہیں اس آیت کا یہ مفہوم ہے: — ان سے جوابًا کہا جائے گا کہ اگر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے قول کے

ابن الزبير فان تأويلها اخرى ان لا يكون كذلك لما روينا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وعن اصحابه من بعده مثل عمر وعلي ومن ذكرنا معهما فيما تقدم من هذا الباب ۔

١٣١٥ - وقد حدثنا يونس قال ثنا سفيان عن منصور عن ابراهيم اذ مالك بن الحارث عن ابي نصر قال اهللت بالحج فادركت عليا فقلت اني اهللت بالحج افاستطيع ان اضم اليه عمرة فقال لا لو كنت اهللت بالعمرة ثم اردت ان تضيف اليها الحج فعلت ۔

١٣١٦ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا ابو عوانة عن يزيد بن ابي زياد عن علي بن حسين عن مروان بن الحكم قال كنا مع عثمان بن عفان فسمعنا رجلا يهتف بالحج والعمرة فقال عثمان من هذا؟ قالوا علي فسكت

١٣١٧ - حدثنا سليمن بن شعيب قال ثنا همام عن قتادة عن حري بن كليب وعبد الله بن شقيق ان عثمان خطب فنهى عن المتعة فقام علي فلبى بهما فانكر عثمان ذلك فقال له علي ان افضلنا في هذا الامر اشدنا اتباعا له ۔

١٣١٨ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا هشيم قال ثنا ابو بشر عن سليمن اليشكري عن جابر بن عبد الله قال لو اهللت بالحج والعمرة طفت لهما طوافا واحدا ولكنت مهديا

قال ابوجعفر فهذا من ذكرنا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قد عرف تأويل قول الله عز وجل فمن تمتع

مطابق اس آیت کی یہ تاویل واجب ہے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد صحابہ کرام مثلاً حضرت عمر فاروق اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما سے مروی روایات اور جو کچھ ہم نے اس سے پہلے ذکر کیا، کی روشنی میں اس تاویل کا نہ ہونا زیادہ مناسب ہے۔

حضرت ابونصر سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حج کا احرام باندھا پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو میں نے عرض کیا میں نے حج کا احرام باندھا ہے کیا میں اس کے ساتھ عمرہ ملا سکتا ہوں۔ انھوں نے فرمایا نہیں البتہ اگر تم نے عمرے کا احرام باندھا ہوتا پھر تم اس کے ساتھ حج (کے احرام) کو ملانا چاہتے تو ایسا کر سکتے تھے۔

حضرت مروان بن حکم سے مروی ہے وہ کہتے ہیں ہم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ ہم نے ایک آدمی کو حج اور عمرہ (کے احرام) کے ساتھ آواز بلند کرتے ہوئے سنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کون ہے؟ انھوں نے بتایا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں تو وہ خاموش ہو گئے۔

حضرت حری بن کلیب اور عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے تمتع سے منع فرمایا اس پر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ان دونوں کا تلبیہ کہا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ان پر اعتراض کیا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا اس بات میں ہم میں سے افضل وہ ہے جو آپ کی زیادہ اتباع کرنے والا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں اگر میں حج اور عمرہ کا اکٹھا احرام باندھوں تو ان دونوں کے لیے ایک ہی طواف کروں گا اور ہدی لے جانے والا ہوں گا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جن صحابہ کرام کا ہم نے ذکر کیا ہے انھوں نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی "فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ" کی تاویل حضرت عبداللہ بن زبیر رضی

بالعمرة إلى الحج فما استيسر من الهدي إلى
خلاف ما صرفه إليه عبد الله بن الزبير وهو
أصح التأويلين عندنا والله أعلم لأن في الآية
ما يدل على فساد تأويل ابن الزبير لأن الله
عز وجل قال فمن تمتع بالعمرة إلى الحج فما
استيسر من الهدي فمن لم يجد فصيام ثلاثة
أيام في الحج والصيام في الحج لا يكون بعد
فوت الحج ولكنه قبل فوته ثم قال وسبعة
إذا رجعتم تلك عشرة كاملة ذلك لمن لم
يكن أهله حاضري المسجد الحرام فكان الله
عز وجل إنما جعل المتعة وأوجب فيها ما أوجب
على من فعلها إذا لم يكن أهله حاضري المسجد
الحرام وقد أجمعت الأمة أن من كان أهله
حاضر المسجد الحرام أو غير حاضري المسجد
الحرام ففاته الحج أن حكمه في ذلك وحكم
غيره سواء وأن حاله بحضور أهله المسجد
الحرام لا يخالف حاله ببعدهم عن المسجد
الحرام **فثبت** بذلك أن المتعة التي ذكرها
الله عز وجل في هذه الآية هي التي يفترق
فيها من كان أهله بحضرة المسجد الحرام ومن
كان أهله بغير حضرة المسجد الحرام وذلك
في التمتع بالعمرة إلى الحج التي كرهها مخالفنا
۱۳۱۹ - **وقد** روى عبد الله ابن عباس في ذلك
عن النبي صلى الله عليه وسلم ما قد حدثنا محمد
بن خزيمة قال ثنا المعلى بن أسد قال ثنا وهيب
عن عبد الله ابن طاوس عن أبيه عن ابن عباس
قال كانوا يرون العمرة في أشهر الحج من
أفجر الفجور قال وكانوا يسمون المحرم صفر
ويقولون إذا برأ الدبر وعفا الأثر وانسلخ

اللہ عنہ کی بیان کردہ تاویل کے خلاف کی ہے۔ ہمارے نزدیک یہی صحیح تاویل ہے اور اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے کیونکہ آیت کریمہ میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی تاویل کے فساد پر دلیل پائی جاتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ "اور جو شخص حج کے ساتھ عمرہ کو ملا کر فائدہ اٹھائے تو اسے جو جانور میسر ہو (لے جائے) اور جو شخص نہ پائے وہ حج کے دنوں میں تین روزے رکھے" ـــــ اور حج میں روزے اس کے فوت ہونے کے بعد نہیں بلکہ اس سے پہلے ہوتے ہیں پھر فرمایا "اور سات روزے رکھو جب واپس لوٹو یہ دس پورے ہیں یہ اس شخص کے لیے جس کا گھر مسجد حرام کے پاس نہ ہو" تو اللہ تعالیٰ نے تمتع اور جو کچھ اس کے کرنے والے پر واجب ہوتا ہے ان لوگوں کے لیے مقرر فرمایا جو مکہ مکرمہ کے رہنے والے نہ ہوں ـــــ اور اس بات پر امت کا اجماع ہے کہ اہل مکہ اور غیر اہل مکہ سے حج فوت ہو جائے تو دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ مسجد احرام کے قرب کی وجہ سے اس کا حکم اس حکم کے خلاف نہ ہوگا جو مسجد حرام سے دوری کی وجہ سے ہوتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں جس تمتع کا ذکر کیا ہے یہ وہی ہے جس میں اہل حرم اور غیر اہل حرم کا حکم مختلف ہے اور یہ حج کے ساتھ عمرہ کا تمتع ہے جسے ہمارے مخالف مکروہ جانتے ہیں۔

اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن طاؤس اپنے والد سے اور وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا لوگ حج کے مہینے میں عمرہ کرنے کو بہت گناہ سمجھتے تھے۔ محرم کا نام صفر رکھتے اور کہتے جب (اونٹ کی) پیٹھ کا زخم ٹھیک ہو جائے نشان مٹ جائے اور صفر (کا مہینہ) گزر جائے تو جو شخص عمرہ کرنا چاہے اس کے لیے یہ جائز ہو جاتا ہے۔

صفر حلت العمرة لمن اعتمر فقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه صبيحة رابعة وهم ملبون بالحج فامرهم ان يجعلوها عمرة قالوا يا رسول الله اى الحل قال الحل كله۔

فهذا ابن عباس قد اخبر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم انما فسخ الحج الى العمرة ليعلم الناس خلاف ما كانوا يكرهون فى الجاهلية وليعلموا ان العمرة فى اشهر الحج مباحة كهى فى غير اشهر الحج فان قال قائل فقد ثبت بهذا عن ابن عباس ان احرام رسول الله صلى الله عليه وسلم انما كان بحجة مفردة فقد خالف هذا ما روينا عنه من تمتع رسول الله صلى الله عليه وسلم وقرانه قيل له ما فى هذا اختلاف لذلك لانه قد يجوز ان يكون احرامه اولا كان بحجة حتى قدم مكة ففسخ ذلك بعمرة ثم اقام عليها على انها عمرة وقد عزم ان يحرم بعدها بحجة فكان فى ذلك متمتعا ثم لم يطف للعمرة حتى احرم بالحجة فصار بذلك قارنا فهذه وجوه احاديث ابن عباس قد صحت والتأمت على ان القران كان قبله التمتع والافراد فلم تتضاد الا ان فى قوله لولا انى سقت الهدى لحللت كما حل اصحابى دليلا على ان سياقه الهدى قد كانت فى وقت قد احرم فيه بعمرة يريد بها التمتع الى الحجة لانه لو لم يكن فعل ذلك لكان هديه ذلك تطوعا والتطوع من الهدى غير مانع من الاحلال الذى يكون لو لم يكن الهدى فدل ذلك على ان احرام رسول

سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام چار تاریخ کی صبح تشریف لائے اور انھوں نے حج کا احرام باندھا ہوا تھا آپ نے انھیں حکم دیا کہ اسے عمرہ میں بدل دیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کس چیز کو حلال سمجھیں۔ آپ نے فرمایا (ان) تمام کاموں کو حلال سمجھو (جو احرام حج کی وجہ سے تم پر حرام تھیں)

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما خبر دیتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کو فسخ کر کے عمرے میں بدل دیا تاکہ لوگوں کو اس کے خلاف عمل بتائیں جسے وہ دور جاہلیت میں مکروہ جانتے تھے اور بتائیں کہ دوسرے مہینوں کی طرح حج کے مہینوں میں بھی عمرہ کرنا جائز ہے۔ ____ اگر کوئی شخص کہے کہ اس سے ثابت ہوا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھ رکھا تھا تو یہ اس بات کے خلاف ہے جو ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آپ کے تمتع اور قران کے بارے میں روایت کی ہے۔ اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ اس میں اس کے خلاف کچھ نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے آپ نے شروع میں حج کا احرام باندھا ہو حتی کہ آپ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو اسے عمرہ میں بدل دیا پھر اسے عمرہ کے طور پر برقرار رکھا تو آپ نے ارادہ فرمایا کہ اس کے بعد حج کا احرام باندھیں گے تو اس میں آپ متمتع تھے پھر آپ نے حج احرام سے پہلے طواف نہ فرمایا تو یوں آپ قارن بن گئے۔ ____ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایات کی یہ توجیہات ہیں جو صحیح بھی ہیں اور باہم متفق بھی کہ قران سے پہلے تمتع اور افراد تھا پس تضاد نہ ہوگا البتہ آپ کے ارشاد گرامی کہ اگر میں ہدی نہ لے گیا ہوتا تو اپنے صحابہ کرام کی طرح احرام کھول دیتا، میں اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے ہدی اس وقت چلائی جب آپ نے تمتع کی نیت سے عمرے کا احرام باندھ لیا تھا کیونکہ اگر آپ نے ایسا نہ کیا ہوتا تو آپ کی قربانی نفل ہوتی اور نفل قربانی اس احلال (احرام کھولنے) سے مانع نہیں جو ہدی نہ لے جانے کی صورت میں پایا جاتا ہے۔ تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا احرام شروع میں عمرہ کے لیے تھا آپ نے

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَوْلًا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ اَتْبَعَهَا حَجَّةً عَلَى السَّبِيْلِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ وَلَمَّا ثَبَتَ بِمَا وَصَفْنَا اِبَاحَةُ الْعُمْرَةِ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ اَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ هَلِ الْهَدْيُ الْوَاجِبُ فِي الْقِرَانِ كَانَ لِنُقْصَانٍ دَخَلَ الْعُمْرَةَ اَوِ الْحَجَّةَ اِذَا قَرَنَتَا اَمْ لَا فَرَاَيْنَا ذٰلِكَ الْهَدْيَ يُؤْكَلُ مِنْهُ وَكَذٰلِكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ۔

۱۳۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فِي الْحَدِيْثِ الطَّوِيْلِ قَالَ وَكَانَ عَلِيٌّ قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ بِهَدْيٍ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِيْ قَدِمَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ مِائَةَ بَدَنَةٍ فَنَحَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا ثَلٰثًا وَّسِتِّيْنَ بِيَدِهٖ وَنَحَرَ عَلِيٌّ سَبْعَةً وَّثَلٰثِيْنَ فَاَشْرَكَ عَلِيًّا فِيْ هَدْيِهٖ ثُمَّ اَخَذَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِضْعَةً فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَاَكَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيٌّ مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا۔

فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ثَبَتَ عَنْهُ بِمَا ذَكَرْنَا قَبْلَ هٰذَا الْفَصْلِ اَنَّهُ قَرَنَ وَاَنَّهُ كَانَ عَلَيْهِ لِذٰلِكَ هَدْيٌ ثُمَّ اَهْدٰى هٰذِهِ الْبُدْنَ الَّتِيْ ذَكَرْنَا فَاَكَلَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ مَا وَصَفْنَا ثَبَتَ بِذٰلِكَ اِبَاحَةُ الْاَكْلِ مِنْ هَدْيِ الْمُتْعَةِ وَالْقِرَانِ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ الْهَدْيُ مِمَّا يُؤْكَلُ مِنْهُ اِعْتَبَرْنَا حُكْمَ الدِّمَاءِ الْوَاجِبَةِ لِلنُّقْصَانِ هَلْ هِيَ كَذٰلِكَ اَمْ لَا فَرَاَيْنَا الدَّمَ

• اس کے بعد حج کا احرام اس طریقے پر باندھا جو ہم نے اس سے پہلے اسی باب میں ذکر کیا۔

جب ہمارے اس بیان سے ثابت ہوا کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا جائز ہے تو ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں کیا قران میں واجب قربانی اس نقصان کی وجہ سے ہے جو حج اور عمرہ کو ملانے کی وجہ سے ہوا یا نہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ اس ہدی سے (گوشت) کھایا جاتا ہے اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں مروی ہے فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ یمن سے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدی لے کر آئے تھے اور ہدی (کے جانوروں) کی مجموعی تعداد جو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم لائے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ یمن سے لے کر آئے تھے ایک سو اونٹ تھی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے تریسٹھ اونٹ اپنے دست مبارک سے ذبح کیے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سینتیس (۳۷) اونٹ ذبح کیے۔ آپ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اپنی ہدی میں شریک فرمایا پھر ہر ہدی سے ایک ایک ٹکڑا لے کر ہنڈیا میں ڈالا گیا اور اسے پکایا گیا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس کے گوشت سے تناول اور شوربے سے نوش فرمایا۔

تو جب ہماری اس مذکورہ گفتگو سے ثابت ہوا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے قران کیا اور اس وجہ سے آپ کے ذمہ ہدی تھی پھر آپ نے وہ اونٹ ذبح کیے جن کا ہم نے ذکر کیا اور آپ نے ہر اونٹ کے گوشت سے تناول فرمایا۔ تو اس سے ثابت ہوا کہ تمتع اور قران کی ہدی سے کھانا جائز ہے تو جب یہ ہدی ان (قربانیوں) میں سے تھی جن سے کھایا جاتا ہے تو ہم نے نقصان کے باعث واجب ہونے والی قربانیوں کے بارے میں غور کیا کہ کیا وہ بھی اسی طرح ہیں یا نہیں۔ تو ہم دیکھتے ہیں کہ ناخن کاٹنے، بال منڈانے

الواجب من قص الاظفار وحلق الشعر والجماع وكل دم يجب لترك شيء من الحجة لا يؤكل من شيء من ذلك فكان كل دم وجب لإساءة او لنقصان لا يؤكل منه وكان دم المتعة والقران يؤكل منهما فثبت بذلك انهما وجبا لمعنى خلاف الاساءة والنقصان فهذا حجة قاطعة على من كره القران والتمتع بالعمرة الى الحج ثم الكلام بعد ذلك بين الذين جوزوا التمتع والقران في التفضيل بعضهم القران على التمتع وفي تفضيل الآخرين التمتع على القران فنظرنا في ذلك فكان في القران تعجيل الاحرام بالحج وفي التمتع تاخيره فكان ما عجل من الاحرام بالحج هو افضل واتم لذلك الاحرام وقد روي عن علي في قول الله عز وجل واتموا الحج والعمرة لله قال اتمامهما ان تحرم بهما من دويرة اهلك۔

۱۳۲۱۔ حدثنا بذلك ابن مرزوق قال ثنا وهب عن شعبة عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن مسلمة عن علي۔

فلما كان في القران تقديم الاحرام بالحج على الوقت الذي يحرم به في التمتع كان القران افضل من التمتع وكل ما شيئنا وصححنا في هذا الباب قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى۔

باب الهدي يساق لمتعة او قران هل يركب ام لا

۱۳۲۲۔ حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور جماع کرنے کی وجہ سے واجب ہونے والی قربانی اور ہر اس قربانی سے کھانا جائز نہیں جو حج میں کسی عمل کے چھوڑنے کے باعث لازم ہوتی ہے تو جب قربانی گناہ یا (اعمال حج میں) کمی کے باعث واجب ہوتی ہے تو اس سے کھانا جائز نہیں جبکہ تمتع اور قران کی قربانی سے کھایا جا سکتا ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ یہ قربانیاں (یعنی تمتع اور قران کی قربانیاں) گناہ یا کوئی عمل چھوڑنے کے علاوہ کسی وجہ سے واجب ہوتی ہیں پس یہ ان لوگوں کے خلاف قطعی دلیل ہے جو حج اور عمرہ کے قران اور تمتع کو مکروہ جانتے ہیں۔ ——— پھر اس کے بعد تمتع اور قران کو جائز ماننے والوں کے درمیان فضیلت کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض نے قران کو تمتع پر اور دوسرے حضرات نے تمتع کو قران پر فضیلت دی ہے۔ ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ قران کی صورت میں حج کا احرام جلدی باندھا جاتا ہے جبکہ تمتع کی صورت میں اس میں تاخیر ہوتی ہے۔ تو جس صورت میں حج کا احرام جلدی باندھا جاتا ہے وہ افضل اور احرام کے اعتبار سے زیادہ مکمل ہے۔ حضرت علی

حضرت عمرو بن مرہ، حضرت عبد اللہ بن سلمہ سے اور وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے (اس طرح) بیان کرتے ہیں۔

پس جب قران میں حج کا احرام، احرام تمتع کے وقت سے پہلے ہوتا ہے تو قران افضل ہوا اور یہ جو کچھ ہم نے اس باب میں ثابت کیا اور صحیح قرار دیا یہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تمتع اور قران کی ہدی پر سواری کا حکم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو (قربانی کا) اونٹ لے جا رہا تھا آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ،

رَاٰی رَجُلًا یَسُوْقُ بُدْنَۃً قَالَ اِرْکَبْھَا فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّھَا بُدْنَۃٌ قَالَ اِرْکَبْھَا وَیْلَکَ۔

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا الْوَھْبِیُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَمِّہٖ مُوْسٰی بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ لَہٗ فِی الثَّالِثَۃِ اَوِ الرَّابِعَۃِ اِرْکَبْھَا وَیْحَکَ۔

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ ھُوَ ابْنُ سَلَمَۃَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ یَسُوْقُ بُدْنَۃً قَالَ اِرْکَبْھَا قَالَ اِنَّھَا بُدْنَۃٌ قَالَ اِرْکَبْھَا۔

۱۳۲۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مُوْسٰی بْنِ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِیُّ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ ثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ رَاٰی رَجُلًا یَسُوْقُ بُدْنَۃً قَالَ اِرْکَبْھَا قَالَ اِنَّھَا بُدْنَۃٌ قَالَ اِرْکَبْھَا بِسَیْرِھَا الَّذِیْ فِیْ عُنُقِھَا قَالَ فَلَقَدْ رَاَیْتُہٗ یُسَایِرُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ عُنُقِھَا نَعْلٌ۔

۱۳۲۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ ثَنَا ھُشَیْمٌ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاۃَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَاٰی رَجُلًا یَسُوْقُ بُدْنَۃً

اس نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ بدنہ (قربانی کا جانور) ہے فرمایا تیرے لیے ہلاکت ہو سوار ہو جاؤ۔

حضرت عجلان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت موسیٰ بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے فرمایا کہ آپ نے تیسری یا چوتھی بار فرمایا تجھے ہلاکت ہو سوار ہو جا۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گذرے جو ہدی لے جا رہا تھا آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ اس نے عرض کیا یہ قربانی کا جانور ہے آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ۔

حضرت موسیٰ بن ابوعثمان اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک شخص کو دیکھا جو قربانی کا جانور لے جا رہا تھا آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا، اس نے عرض کیا یہ قربانی کا جانور ہے آپ نے فرمایا اس کے گلے میں پٹہ رہنے دو اور سوار ہو جاؤ (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں میں نے اسے دیکھا وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ اس پر سوار ہو کر گیا۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنے اونٹ کو چلا رہا تھا انھوں نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ تم سرکار

قال اركبها وما أنتم بمستنين سنة أهدى من سنة محمد صلى الله عليه وسلم.

١٣٢٩ - حدثنا علي ابن شيبة قال ثنا يزيد بن هرون قال أنا حميد الطويل عن أنس بن مالك قال مر رسول الله صلى الله عليه وسلم برجل وهو يسوق قال اركبها قال إنها بدنة قال اركبها

١٣٣٠ - حدثنا عبد الله بن محمد بن خشيش البصري قال ثنا مسلم بن إبراهيم قال ثنا هشام وشعبة قالا ثنا قتادة عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

قال أبو جعفر فذهب قوم إلى أن الرجل إذا ساق بدنة لمتعة أو قران أن له أن يركبها واحتجوا في ذلك بهذه الآثار وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا إنما كان هذا من النبي صلى الله عليه وسلم لضرر رآه من الرجل فأمره بما أمره به لذلك وهكذا نقول نحن لا بأس بركوبها في حال الضرورة ولا يجوز في حال الوجود فاحتمل أن يكون النبي صلى الله عليه وسلم أمر بذلك للضرورة كما قالوا واحتمل أن يكون ذلك لا للضرورة ولكن لأن حكم البدن كلها كذلك تركب في حال الضرورة وفي حال الوجود.

بيان المسئلة

١٣٣١ - فنظرنا في ذلك فإذا نصر بن مرزوق قد حدثنا قال ثنا علي بن معبد قال ثنا إسمعيل بن جعفر عن حميد عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يسوق بدنة وقد

دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے اچھا طریقہ تو اختیار نہیں کر سکتے۔

حضرت حمید طویل، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے اور وہ اپنے اونٹ لے جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ اس نے عرض کیا یہ قربانی کا اونٹ ہے آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ۔

حضرت قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ آدمی جب تمتع یا قران کا اونٹ لے جائے تو اسے اس پر سوار ہونے کی اجازت ہے۔ انھوں نے ان مذکورہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت سوار ہونا اس ضرورت کی بنیاد پر تھا جو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص میں دیکھا تو اسے اس بات کا حکم فرمایا ہم بھی یہی بات کہتے ہیں کہ ضرورت کے وقت سوار ہونے میں کوئی حرج نہیں بلا ضرورت جائز نہیں تو اس بات کا احتمال ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے ضرورت کے تحت حکم فرمایا ہو جیسے یہ حضرات کہتے ہیں اور ہو سکتا ہے ضرورت کے بغیر ہو لیکن چونکہ ضرورت کے وقت قربانی کے تمام جانوروں پر سواری جائز ہے پس ہم نے اس سلسلے میں دیکھا۔

بیان مسئلہ

حضرت حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا وہ قربانی کا اونٹ لے جا رہا تھا اور وہ شخص تھک چکا تھا۔ آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ قربانی کا جانور

جهدًا قال اركبها قال يا رسول الله انها بدنة قال اركبها۔

١٣٣٢- حدثنا فهد قال ثنا ابو غسان يعني النهدي قال ثنا زهير بن معاوية قال ثنا حميد الطويل عن ثابت عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يسوق بدنة فكأنه رأى به جهدا فقال اركبها فقال انها بدنة قال اركبها وان كانت بدنة۔

وقد روي في حديث ابن عمر حرف يدل على هذا المعنى ايضا۔

١٣٣٣- حدثنا فهد قال ثنا الحماني قال ثنا هشيم عن حجاج عن نافع عن ابن عمر انه كان يقول في الرجل اذا ساق بدنة فاعيى ركبها وما انتم بمستنين سنة هي اهدى من سنة محمد صلى الله عليه وسلم۔

١٣٣٤- فدل ذلك ايضا ان ما امر به ابن عمر واخبر انه سنة محمد صلى الله عليه وسلم هو ركوب البدنة في حال الضرورة ثم التمسنا حكم ركوب الهدي في غير حال الضرورة هل نجد له ذكرا في غير هذه الآثار۔

١٣٣٥- فاذا فهد قد حدثنا قال ثنا ابو خالد الاحمر عن ابن جريج عن ابي الزبير عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اركبوا الهدي بالمعروف حتى تجدوا ظهرا۔

١٣٣٦- حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا ابن ابي مريم ح وحدثنا ابن ابي داود قال ثنا عبد الله بن صالح قالا ثنا ابن لهيعة عن ابي الزبير عن جابر في ركوب الهدي سمعت رسول

ہے۔آپ نے فرمایا سوار ہو جاؤ۔

حضرت حمید طویل، حضرت ثابت سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قربانی کا اونٹ لے جاتے ہوئے دیکھا گویا آپ نے اسے تھکا ہوا پایا تو فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس نے عرض کیا یہ قربانی کا جانور ہے۔آپ نے فرمایا سوار ہو جاؤ اگرچہ قربانی کا جانور ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں اس بات پر دلالت کرنے والے الفاظ مروی ہیں۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ اس شخص کے بارے میں جو قربانی کا جانور لے جاتا ہے فرماتے ہیں کہ جب وہ تھک جائے تو سوار ہو جائے اور تم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے سے اچھا طریقہ تو نہیں اپنا سکتے۔

تو یہ روایت بھی تو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جس بات کا حکم دیا اور بتایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے وہ ضرورت کے وقت قربانی کے جانور پر سوار ہونا ہے۔ پھر ہم نے ضرورت کے بغیر قربانی کے جانور پر سواری کا حکم تلاش کیا کہ ہم ان روایات کے علاوہ کہیں اس کا ذکر پاتے ہیں۔

حضرت ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قربانی کے جانور پر مناسب طریقے پر سوار ہو حتیٰ کہ تم (دوسری) سواری پاؤ۔

حضرت ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہدی پر سواری کے بارے میں فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جب تم اس کی طرف مجبور ہو تو مناسب طریقے سے اس پر سوار ہو سکتے ہو۔

اللهِ صلى الله عليه وسلم يقول اركبها بالمعروف إذا ألجئت إليها حتى تجد ظهرا۔

فأباح النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الحديث ركوبها في حال الضرورة ومنع من ذلك إذا ارتفعت الضرورة ووجد غيرها **فثبت** بذلك أن هذا حكم الهدي من طريق الآثار تركب للضرورات وتترك لارتفاع الضرورات **ثم** اعتبرنا حكم ذلك من طريق النظر كيف هو فرأينا الأشياء على ضربين **فمنها** ما الملك فيه متكامل لم يدخله شيء يزيل عنه شيئا من أحكام الملك كالعبد الذي لم يدبره مولاه وكالأمة التي لم تلد من مولاها وكالبدنة التي لم يوجبها صاحبها فكل ذلك جائز بيعه وجائز الانتفاع به وجائز تمليك منافعه بأبدال وبلا أبدال **ومنها** ما قد دخله شيء منع من بيعه ولم يزل عنه حكم الانتفاع به من ذلك أم الولد التي لا يجوز لمولاها بيعها والمدبر في قول من لا يرى بيعه فذلك لا بأس بالانتفاع به وبتمليك منافعه للذي يريد أن ينتفع بها ببدل أو بلا بدل فكان ما له أن ينتفع به فله أن يملك منافعه من شاء بأبدال وبلا أبدال ثم رأينا البدنة إذا أوجبها ربها فكل قد أجمع أنه لا يجوز له أن يؤاجرها ولا يتعوض بمنافعها بدلا فلما كان ليس له تمليك منافعها ببدل كان كذلك ليس له الانتفاع بها ولا يكون له الانتفاع بشيء إلا شيء له التعوض بمنافعه أبدا إلا منها فهذا هو النظر أيضا وهو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد **وقد** روي ذلك

یہاں تک کہ تم (دوسری) سواری پاؤ۔

آپ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں ضرورت کے وقت اس پر سواری کو جائز قرار دیا ہے، اور جب ضرورت ختم ہو جائے اور دوسری سواری مل جائے تو منع فرما دیا۔

تو اس سے ثابت ہوا کہ روایات کی روشنی میں قربانی کے جانور پر سواری ضرورت کے وقت جائز ہے لیکن بلا ضرورت اسے ترک کیا جائے ـــــ پھر ہم نے قیاس کے طور پر اس کا حکم دیکھا کہ وہ کیا ہے تو ہم اشیاء کو دو صورتوں میں دیکھتے ہیں۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جن میں ملکیت کامل ہوتی ہے کوئی چیز اس سے ملکیت کے احکام کو زائل نہیں کر سکتی جیسے وہ غلام جس کو مالک نے مدبر نہیں بنایا اور وہ لونڈی جس نے اپنے مالک سے کوئی بچہ نہیں جنا اور قربانی کا وہ جانور جسے اس کے مالک نے خود اپنے اوپر واجب نہیں کیا ان تمام کا سودا بھی جائز ہے اور ان سے نفع اٹھانا بھی، اور کسی چیز کے بدلے میں یا بدلے کے بغیر ان کو کسی کو مالک بنانا بھی جائز ہے۔

اور ان میں سے بعض وہ چیزیں ہیں کہ ان پر کسی چیز کے داخل ہونے سے ان کی خرید و فروخت تو ناجائز ہے لیکن ان سے حصول نفع کا حکم زائل نہیں ہوتا ان میں ام ولد (لونڈی) اور مدبر (غلام) ہے کہ ان لوگوں کے نزدیک جو ان کو بیچنا صحیح نہیں سمجھتے، ان کا سودا جائز نہیں۔ ان سے نفع اٹھانا بھی جائز ہے اور جو شخص بدل یا بدل کے بغیر ان سے نفع حاصل کرنا چاہے اسے ان کے منافع کا مالک بنایا جا سکتا ہے تو جو شخص ان سے نفع اٹھا سکتا وہ بدل کے ساتھ یا بغیر بدل کے جسے چاہے ان کے منافع کا مالک بنا سکتا ہے پھر ہم قربانی کے اس جانور کو دیکھتے ہیں جسے اس کے مالک نے واجب کیا تو اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اسے اجرت پر دینا اور اس کے منافع کا بدل لینا جائز نہیں تو جب بدل کے ساتھ اس کے منافع کا مالک بنانا جائز نہیں تو ان سے نفع اٹھانا بھی جائز نہیں پس اسی چیز سے نفع حاصل کیا جا سکتا ہے جس کے منافع کے عوض کا لین دین جائز ہو۔ یہی قیاس ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف

عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ ـ

اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ ——— متقدمین کی ایک جماعت

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ اَرَاهُ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا يُشْرَبُ لَبَنُ الْبُدْنَةِ وَلَا يَرْكَبُهَا اِلَّا اَنْ يَّضْطَرَّ اِلٰى ذٰلِكَ ـ

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم (رحمہ اللہ علیہما) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں قربانی کے جانور کا دودھ نہ پیا جائے اور نہ ہی مجبوری کے بغیر اس پر سواری کرے۔

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ الْبُدْنَةُ اِذَا احْتَاجَ اِلَيْهَا سَائِقُهَا رَكِبَهَا رُكُوْبًا غَيْرَ فَادِحٍ ـ

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا قربانی کے جانور کو لے جانے والا اگر اس پر سوار ہونے کی ضرورت محسوس کرے تو سوار ہو جائے اس پر کوئی الزام نہیں۔

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ ـ

حضرت حماد، حضرت قیس سے اور وہ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۴۰۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الْمُتَقَدِّمِيْنَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ عَنْ سُفْيَانَ وَ حَبَّانَ عَنْ حَمَّادٍ كِلَيْهِمَا عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى قَالَ فِيْ ظُهُوْرِهَا وَاَلْبَانِهَا وَاَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا حَتّٰى تَصِيْرَ بُدْنًا ـ

متقدمین سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی "اور تمہارے لیے ان میں ایک مقررہ وقت تک منافع ہیں" کے بارے میں مروی ہے حضرت ابو نجیح، حضرت مجاہد سے "مذکورہ بالا ارشاد خداوندی" کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا اس کی پیٹھ، دودھ، اون اور بالوں میں منافع ہیں یہاں تک کہ وہ بدنہ (قربانی کا جانور) ہو جائے۔

۱۳۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى قَالَ هِيَ الْاِبِلُ يُنْتَفَعُ بِهَا حَتّٰى تُقَلَّدَ ـ

حضرت مجاہد ہی سے مروی ہے۔ اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس اونٹ سے قلادہ (گلے میں پٹہ) ڈالنے تک نفع حاصل کیا جا سکتا ہے۔

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى قَالَ اِنِ احْتَاجَ اِلٰى ظَهْرِهَا رَكِبَ وَاِنِ احْتَاجَ اِلٰى لَبَنِهَا شَرِبَ يَعْنِي الْبُدْنَ ـ

حضرت منصور، حضرت ابراہیم سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا اگر ان پر سواری کا محتاج ہو تو سوار ہو جائے اور اگر ان کا دودھ پینے کی ضرورت ہو تو پی سکتا ہے۔ (قربانی کے جانور مراد لیے)

علامت ہے [illegible]

١٤٦ باب ما يقتل المحرم من الدواب

١٣٤٣ - حدثنا علي بن عبد الرحمن قال ثنا ابن أبي مريم قال أنا يحيى بن أيوب عن محمد بن عجلان عن القعقاع بن حكيم عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو حديث مالك والليث يعني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خمس من الدواب يقتلن في الحرم العقرب والحدأ والغراب والفأرة والكلب العقور إلا أنه قال في حديثه والحية والذئب والكلب العقور.

١٣٤٤ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا أبو حذيفة قال ثنا زهير بن محمد عن زيد بن أسلم عن أبي صالح عن أبي هريرة قال الكلب العقور الأسد.

١٣٤٥ - حدثنا ابن أبي داود قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا حفص بن ميسرة قال حدثني زيد بن أسلم عن ابن سيلان عن أبي هريرة مثله.

محرم کس جانور کو قتل کر سکتا ہے۔

حضرت ابو صالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت مالک اور حضرت لیث کی طرح روایت کرتے ہیں یعنی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانوروں کو حرم میں بھی قتل کیا جائے بچھو، چیل، کوا، چوہا اور باؤلا کتا البتہ انہوں نے اپنی حدیث میں فرمایا کہ سانپ، بھیڑیا اور کاٹنے والا کتا۔

حضرت زید بن اسلم، حضرت ابو صالح سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کاٹنے والا کتا، شیر ہے۔

حضرت زید بن اسلم، حضرت ابن سیلان سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قول اهل العلم

قال أبوجعفر فذهب قوم إلى هذا فقالوا الكلب العقور الذي أباح النبي صلى الله عليه وسلم قتله هو الأسد وكل سبع عقور فهو داخل في ذلك وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا الكلب العقور هو الكلب المعروف وليس الأسد منه في شيء وقالوا ليس في حديث أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم أن الكلب العقور هو الأسد

اقوال اہل علم

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے وہ کہتے ہیں جس کاٹنے والے کتے کا قتل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جائز قرار دیا وہ شیر ہے اور ہر کاٹنے والا درندہ اس حکم میں داخل ہے۔ —— لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ کاٹنے والے کتے سے مراد معروف کتا ہے شیر کا اس میں کوئی تعلق نہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بات مروی نہیں ہے کہ کاٹنے والا کتا شیر

وانما ذلك من قول ابي هريرة۔

ہے بلکہ یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا اپنا قول ہے۔

۱۳۴۶۔ وقد وجدنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ايضا ما يدل نعم ذلك وهو ما حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا محمد بن بكر البرساني قال انا ابن جريج قال اخبرني عبد الله بن عبيد بن عمير ان عبد الرحمن بن ابي عمار اخبره قال سألت جابر بن عبد الله عن الضبع فقلت آكلها قال نعم قلت اصيد هي قال نعم فقلت وسمعت ذلك من النبي صلى الله عليه وسلم فقال نعم۔

اور ہم دیکھتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کا رد فرمایا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابو عمار فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بجّو کے بارے میں پوچھا کہ کیا میں اسے کھا سکتا ہوں انھوں نے فرمایا ہاں۔ میں نے پوچھا کیا میں اس کا شکار کر سکتا ہوں انھوں نے فرمایا ہاں۔ میں نے پوچھا کیا آپ نے یہ بات سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے سن کر فرمایا ہاں۔

۱۳۴۷۔ حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا حبان وشيبان وهدبة قالوا ثنا جرير بن حازم ح وحدثنا علي بن شيبة قال ثنا ابو غسان ح وحدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج بن المنهال قالا ثنا جرير قال ثنا عبد الله بن عبيد بن عمير قال ثنا ابن ابي عمار عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن الضبع فقال هي من الصيد وجعل فيها اذا اصابها المحرم كبشا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے بجّو کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا یہ شکار ہے اور آپ نے اس کا شکار کرنے والے پر ایک مینڈھا لازم فرمایا۔

۱۳۴۸۔ حدثنا هارون بن كامل قال ثنا سعيد بن ابي مريم عن يحيى بن ايوب قال حدثني اسمعيل بن امية وابن جريج وجرير بن حازم ان عبد الله بن عبيد الله بن عبيد بن عمير حدثهم قال حدثني عبد الرحمن بن ابي عمار انه سأل جابر بن عبد الله عن الضبع أآكلها فقال نعم قلت اصيد هي قال نعم قلت اسمعت ذلك من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابو عمار سے مروی ہے انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بجّو کے بارے میں پوچھا کہ کیا میں اسے کھا سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا ہاں، فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کیا میں اس کا شکار کر سکتا ہوں آپ نے فرمایا ہاں، میں نے پوچھا کیا آپ نے یہ بات رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ انھوں نے فرمایا ہاں۔

۱۳۴۹۔ حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا حبان ح وحدثنا ابن ابي داود قال ثنا ابو عمر

حضرت عطاء حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے اس میں یہ

العوضی قالا ثنا حسان بن ابراهیم عن ابراهیم الصائغ عن عطاء عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله وزاد وجعل فیها اذا اصابها المحرم کبشا مسنا وتؤکل۔

انہوں نے اضافہ کیا کہ آپ نے اس کا شکار کرنے والے پر ایک مینڈھا لازم فرمایا جس کا گوشت کھایا جا سکتا ہے۔

۱۳۵۰۔ حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعید بن منصور قال ثنا هشیم عن منصور بن زاذان عن عطاء عن جابر بن عبد الله قال قضی فی الضبع اذا قتلها المحرم بکبش۔

حضرت عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ محرم بجو کو قتل کرے تو ایک مینڈھے کا فیصلہ کیا جائے۔

فلما کانت الضبع هی سبع ولم یبح النبی صلی الله علیه وسلم قتلها وجعلها صیدا وجعل علی قاتلها الجزاء دلنا ذلک علی ان الکلب العقور لیس هو السبع وبطل بذلک ما ذهب الیه ابو هریرة وکان الکلب الذی تعرفه العامة فان قال قائل فلم لا تبیحون قتل الذئب قیل له لان النبی صلی الله علیه وسلم قال خمس من الدواب یقتلن فی الحرم والاحرام فذکر الخمس ماهن فذکر الخمس یدل علی ان غیر الخمس حکمه غیر حکمهن والا لم یکن لذکره الخمس معنی فالذین اباحوا قتل الذئب اباحوا قتل جمیع السباع والذین منعوا قتل الذئب حظروا قتل سائر السباع غیر الکلب العقور خاصة وقد ثبت خروج الضبع من القتل ولم یکن کلبا عقورا او ثبت ان الکلب العقور هو الکلب الذی تعرفه العامة۔

ترجمہ: بجو درندہ ہے اور سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا قتل جائز قرار نہیں دیا بلکہ اسے شکار قرار دیا اور اس کے قاتل پر تاوان لازم کیا تو اس میں ہمارے لیے راہنمائی ہے کہ کاٹنے والا کتا درندہ نہیں اور اس سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا مذہب باطل ہو گیا اور کاٹنے والے کتے سے وہی کتا مراد ہے جسے عام لوگ پہچانتے ہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تم بھیڑیے کو قتل کرنا کیوں جائز نہیں سمجھتے تو اس شخص کو (جواب) کہا جائے گا کہ چونکہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ایسے ہیں جنہیں حرم میں اور حالت احرام میں بھی قتل کیا جائے۔ آپ نے ان پانچ کا ذکر بھی فرمایا کہ وہ کون سے ہیں تو پانچ کا ذکر اس بات پر دلالت ہے کہ ان پانچ کے علاوہ کا حکم ان کے حکم کے خلاف ہے ورنہ پانچ کے ذکر کا کوئی مطلب نہیں بنتا اور جن لوگوں نے بھیڑیے کا قتل جائز قرار دیا ہے انہوں نے تمام درندوں کو مارنا جائز کہا اور جنہوں نے بھیڑیے کے قتل سے روکا انہوں نے کاٹنے والے کتے کے علاوہ تمام درندوں کے قتل سے روکا ہے۔

۱۳۵۱۔ فاما ما روی عن النبی صلی الله علیه وسلم فیما یقتل فی الاحرام والحرم فما حدثنا عیسی ابن ابراهیم الغافقی واحمد بن عبد الرحمن قالا ثنا عبد الله بن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب عن سالم عن ابیه قال

اور وہ جو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے حالت احرام اور حرم میں قتل کے بارے میں مروی ہے تو اسی سے یہ ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ایسے ہیں جنہیں محرم مار سکتا ہے کوا، چیل، چوہا، بچھو اور کاٹنے والا کتا۔

قَالَتْ حَفْصَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ يَقْتُلُهُنَّ الْمُحْرِمُ الْغُرَابُ وَالْحِدَأُ وَالْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ۔

۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ أَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَتْ حَفْصَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ قَالَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَمَّا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ أَخْبَرَتْنِي إِحْدٰى نِسْوَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا أَيُّوْبُ ح وَحَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا مُوْسٰى ابْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۳۵۶۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۳۵۷۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت زید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان جانوروں کے بارے میں پوچھا جنھیں محرم مار سکتا ہے انھوں نے فرمایا مجھے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ نے بتایا کہ آپ حکم دیتے تھے ـــــ پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ محرم کس کس جانور کو مار سکتا ہے پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ایوب، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت لیث، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت جریر، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۵۸- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت نافع اور حضرت عبد اللہ بن دینار، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ایوب، حضرت نافع سے وہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۶۰- حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت قعنبی فرماتے ہیں میں نے حضرت مالک کے سامنے پڑھا انھوں نے حضرت عبد اللہ بن دینار سے انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے

۱۳۶۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَهُوَ مِثْلُنَا قِيلَ مِثْلَهُ۔

حضرت شعبہ نے حضرت عبد اللہ بن دینار سے انھوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے ان (حضرت عبد اللہ بن دینار) سے پوچھا کیا انھوں (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا تو انھوں نے فرمایا پھر اسکی مثل نقل کیا۔ نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۳۶۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت سعید بن مسیب، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۳۶۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ الْغُرَابُ الْاَبْقَعُ۔

حضرت مسلم بن ابراہیم فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے سفید نشان والے کوے کا ذکر کیا۔

۱۳۶۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْفَارَةُ وَالْحِدَاُ وَالْغُرَابُ وَالْعَقْرَبُ۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ایسے ہیں جنھیں حل و حرم میں قتل کیا جائے۔ کاٹنے والا کتا، چوہا، چیل، کوا اور بچھو۔

۱۳۶۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ اَعْيَنَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ عَنِ ابْنِ اَبِي نُعْمٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا محرم سانپ، بچھو، اور فاسق چوہیا کو قتل کر سکتا ہے۔

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال يقتل المحرم الحية والعقرب والفارة الفويسقة قال يزيد وعد غير هذا فلم أحفظ قال قلت ولم سميت الفارة الفويسقة قال استيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة وقد أخذت فارة فتيلة لتحرق على رسول الله صلى الله عليه وسلم البيت فقام إليها فقتلها وأحل قتلها لكل محرم أو حلال۔

فهذا ما أباح النبي صلى الله عليه وسلم للمحرم قتله في إحرامه وأباح للحلال قتله في الحرم وعد ذلك خمسا فذلك ينفي أن يكون حكم أشكال شيء من ذلك كحكم هذه الخمس إلا ما اتفق عليه من قول النبي صلى الله عليه وسلم عناه **فإن** قال قائل فقد رأينا الحية مباحا قتلها في ذلك كله وكذلك جميع الهوام فإنما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم من ذلك العقرب خاصة فجعلتم كل الهوام كذلك فما تنكرون أن يكون السباع كذلك أيضا فيكون ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم من ذلك العقرب خاصة فجعلتم كل الهوام كذلك فما تنكرون أن يكون السباع كذلك أيضا فيكون ما ذكر إباحة قتله منهن إباحة مثله لقتل جميعهن **قيل** له قد أوجدناك عن النبي صلى الله عليه وسلم نصا في الضبع وهي من السباع أنها غير داخلة فيما أباح قتله من الخمس **فثبت** بذلك أن النبي صلى الله عليه وسلم لم يرد قتل سائر السباع بإباحته قتل الكلب العقور وإنما أراد بذلك خاصا من السباع **ثم** قد رأيناه أباح مع ذلك أيضا قتل الغراب والحدأ وهما من

یزید بن الوزیا دو فرماتے ہیں انھوں نے اس کے علاوہ کا بھی ذکر کیا لیکن مجھے یاد نہیں، حضرت موسیٰ بن امین فرماتے ہیں کہ میں نے ابو چوہیا کو فاسق کیوں فرمایا، انھوں نے جواب دیا کہ ایک رات سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو دیکھا کہ چوہیا نے چراغ [illegible] میں پکڑ رکھی تھی تاکہ آپ کے مکان کو جلا دے آپ اس کی طرف اُٹھے اور اسے مار دیا اور ہر شخص کے لیے اسے مارنا جائز قرار دیا محرم ہو یا غیر محرم۔

تو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے محرم کے لیے احرام کی حالت میں اور غیر محرم کے لیے حرم میں اس کا قتل جائز فرمایا اور پانچ چیزوں کا شمار کیا۔ اس سے اس بات کی نفی ہو گئی کہ ان کے ہم شکل جانوروں کا حکم بھی یہی ہے البتہ جس کے بارے میں اتفاق ہو جائے کہ سرکار دو عالم کی مراد یہی ہے ـــــ اگر کوئی شخص کہے کہ ہم دیکھتے ہیں ان تمام صورتوں میں سانپ کو مارنا جائز ہے اور باقی تمام حشرات الارض کا حکم بھی یہی ہے جبکہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف بچھو کا ذکر فرمایا اور تم نے تمام حشرات الارض کے لیے اسی حکم کا قول کیا پھر تم درندوں کے لیے اس حکم کا انکار کیوں کرتے تو جن جانوروں کے قتل کے جواز کا ذکر کیا گیا ان کی مثل جانوروں کے قتل کا حکم بھی یہی ہونا چاہیے۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ ہم نے تمہیں بجو کے بارے میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا واضح حکم بتایا اور وہ درندہ ہے لیکن ان پانچ میں داخل نہیں جن کا قتل آپ نے جائز فرمایا۔

تو اس سے ثابت ہوا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے کاٹنے والے کتے کا قتل جائز قرار دیتے ہوئے تمام درندے مراد نہیں لیے بلکہ خاص درندے مراد لیے ہیں۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اس کے باوجود آپ نے کوے اور چیل کو مارنا جائز قرار دیا اور وہ پنجوں والے پرندوں میں سے ہیں اور اس بات پر بلا

ذوي المخلب من الطير وقد أجمعوا أنه لم
يرد بذلك كل ذي مخلب من الطير لأنهم
قد أجمعوا أن العقاب والصقر والبازي
ذو مخلب وأنهم غير مقتولين في الحرم كما
يقتل الغراب والحدأ وإنما الإباحة من النبي
صلى الله عليه وسلم لقتل الغراب والحدأ أنها
خاصة لا على ما سواهما من كل ذي مخلب
من الطير وأجمعوا أن النبي صلى الله عليه وسلم
أباح قتل العقرب في الإحرام والحرم وأجمعوا
أن جميع الهوام مثلها وأن مراد النبي صلى الله
عليه وسلم بإباحة قتل العقرب إباحة قتل
جميع الهوام فذو الناب من السباع بذي
المخلب من الطير أشبه منه بالهوام مع ما
قد بين ذلك وشده ما رواه جابر عن النبي
صلى الله عليه وسلم في حديث الضبع **فإن**
قال قائل إنما جعل النبي صلى الله عليه وسلم
حكم الضبع كما ذكرت لأنها تؤكل فأما
ما كان لا يؤكل من السباع فهو كالكلب
قيل له قد غلطت في التشبيه لأنا قد رأينا
النبي صلى الله عليه وسلم قد أباح قتل
الغراب والحدأ والفأرة وأكل لحوم هؤلاء
مباح عندكم فلم يكن إباحة أكلهن مما
يوجب حرمة قتلهن فكذلك الضبع ليس
إباحة أكلها أوجب حرمة قتلها وإنما منع من
قتلها أنها صيد وإن كانت سبعا فكل السباع
كذلك إلا الكلب الذي خصه النبي صلى الله
عليه وسلم بما خصه به **فإن قال قائل**
فكيف تكون سائر السباع كذلك وهي لا
تؤكل **قيل له** قد يكون من الصيد ما لا

ہے کہ آپ نے پنجے والے تمام پرندے مراد نہیں لیے کیونکہ اس بات پر اتفاق ہے کہ شکرا اور باز پنجے والے پرندے ہیں لیکن انہیں حرم میں قتل نہیں کر سکتے جبکہ کوے اور چیل کو مارا جاتا ہے تو کوے اور چیل کو مارنا ان کے ساتھ خاص ہے ہر پنجے والا پرندہ مراد نہیں، اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ احرام اور حرم میں بچھو کو مارنا جائز ہے اور یہ بات بھی متفق علیہ ہے کہ تمام حشرات الارض اس کی مثل ہیں اور بچھو کے قتل سے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی مراد تمام حشرات الارض کو قتل کرنا ہے، اور کچلیوں والے درندے حشرات الارض کی نسبت پنجوں والے پرندوں کے زیادہ مشابہ ہیں۔ علاوہ ازیں آپ نے یہ بات بیان فرمائی اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت نے اسے مزید تقویت دی ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بجو کا حکم بیان فرمایا جیسا کہ تم نے ذکر کیا کیونکہ اسے کھایا جاتا ہے لیکن جن درندوں کو کھایا نہیں جاتا ان کا حکم کتے کے حکم جیسا ہے

اس شخص کو جواب دیا جائے گا کہ تم نے تشبیہ میں غلطی کی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے کوے، چیل اور چوہیا کا قتل جائز قرار دیا اور تمہارے نزدیک ان کا کھانا جائز ہے تو ان کے کھانے کے جواز نے ان کے قتل کی حرمت کو واجب نہیں کیا اسی طرح بجو کے کھانے کے جواز نے اس کے قتل کی حرمت کو واجب نہیں کیا اسے مارنے سے اس لیے منع کیا گیا کہ وہ شکار ہے اگرچہ وہ درندہ ہے لہٰذا کتے کے علاوہ ہر درندے کا یہی حکم ہے کتے کو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حکم سے خاص کیا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تمام درندوں کے لیے یہ حکم کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ وہ کھائے نہیں جاتے اسے کہا جائے گا کہ بعض شکار کھائے نہیں جاتے لیکن آدمی کے لیے ان کا شکار حلال ہوتا ہے تاکہ وہ اپنے کتوں کو

يُؤْكَلُ وَمُبَاحٌ لِلرَّجُلِ صَيْدُهُ لِيُطْعِمَهُ كِلَابَهُ إِذَا كَانَ فِي الْحِلِّ حَلَالًا۔

۱۳۶۶۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَتْلِ الْحَيَّةِ أَيْضًا فِي الْحَرَمِ مَا حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْحَيَّةِ وَنَحْنُ بِمِنًى فَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ سَائِرَ الْهَوَامِّ مُبَاحٌ قَتْلُهُ فِي الْإِحْرَامِ وَالْحَرَمِ وَجَمِيعُ مَا صَحَّحْنَا فِي هٰذَا الْبَابِ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى غَيْرَ الذِّئْبِ فَإِنَّهُمْ جَعَلُوهُ فِي ذٰلِكَ كَالْكَلْبِ سَوَاءً

بَابُ الصَّيْدِ يَذْبَحُهُ الْحَلَالُ فِي الْحِلِّ هَلْ لِلْمُحْرِمِ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ أَمْ لَا

۱۳۶۷۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ نَزَلَ قُدَيْدًا فَأُتِيَ بِالْحَجَلِ فِي الْجِفَانِ شَائِلَةً بِأَرْجُلِهَا فَأَرْسَلَ إِلَى عَلِيٍّ فَجَاءَهُ وَالْخَبَطُ يَتَحَاتُّ مِنْ يَدَيْهِ فَأَمْسَكَ عَلِيٌّ فَأَمْسَكَ النَّاسُ فَقَالَ عَلِيٌّ مَنْ هٰهُنَا مِنْ أَشْجَعَ هَلْ عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ بِبَيْضَاتٍ وَبِتَمِيرٍ أَوْ بِحِمَارِ وَحْشٍ فَقَالَ أَطْعِمْهُنَّ أَهْلَكَ فَإِنَّا حُرُمٌ قَالُوا نَعَمْ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالُوا لَا يَحِلُّ لِلْمُحْرِمِ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ صَيْدٍ

کھلائے جب کہ وہ حرم کے باہر ہو اور محرم نہ ہو۔

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے حرم میں سانپ کو مارنے کے بارے میں بھی مروی ہے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منیٰ میں سانپ کو مارنے کا حکم دیا ——— تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حالت احرام میں اور حرم میں بھی تمام حشرات کو مارنا جائز ہے۔ اس باب میں ہم نے جو کی تصحیح بیان کی ہے وہ حضرات امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے البتہ انھوں نے اس سلسلے میں بھیڑیے کو کتے کی طرح قرار دیا ہے۔

غیر محرم کا حرم سے باہر شکار محرم کھا سکتا ہے یا نہیں۔

حضرت عبد اللہ بن حارث بن نوفل فرماتے ہیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مقام کدید میں اترے تو اونچے کٹوروں میں چکور پیش کیے گئے انھوں نے حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا وہ تشریف لائے اور ان کے ہاتھوں سے پتے گر رہے تھے۔ وہ کھانے سے رک گئے تو لوگ بھی رک گئے حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہاں کون شخص زیادہ بہادر ہے کیا تم جانتے ہو کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دیہاتی انڈے اور سوکھا ہوا گوشت یا فرمایا جنگلی گدھے کا گوشت لایا، آپ نے فرمایا اسے اپنے اہل و عیال کو کھلاؤ ہم محرم ہیں (اس پر) ان سب نے کہا ہم جانتے ہیں۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے یہی موقف اختیار کیا وہ فرماتے ہیں محرم کے لیے

فذبیحة حلال لان الصید نفسه حرام علیه فلحمه ایضا حرام علیه۔

۱۳۶۸۔ واحتجوا فی ذلک ایضا بما حدثنا فهد قال ثنا محمد بن عمران قال ثنا ابی قال ثنا ابن ابی لیلی عن عبد الکریم عن عبد الله بن الحارث بن نوفل عن ابن عباس عن علی ان النبی صلی الله علیه وسلم اتی بلحم صید وهو محرم فلم یاکله۔

۱۳۶۹۔ حدثنا یونس قال ثنا سفیان عن عبد الکریم عن قیس بن مسلم الجدلی عن الحسن بن علی عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اهدی له وشیقة ظبی وهو محرم فرده قال یونس سمعته کله من سفیان غیر قوله وشیقة فانی لم افهم ذلک منه۔

وحدثنیه بعض اصحابنا عنه ولیس فی هذا الحدیث ذکر علة رده لحم الصید ما هی فقد یحتمل ان یکون ذلک لعلة الاحرام ویحتمل ان یکون لغیر ذلک فلا دلالة فی هذا الحدیث لاحد وقد روی عن عائشة من رایها فی الصید یصیده الحلال فیذبحه انه لا باس باکله للمحرم۔

۱۳۷۰۔ حدثنا ابراهیم بن مرزوق قال ثنا عبد الصمد ابن عبد الوارث قال ثنا شعبة قال حدثنی شیخ لخیر الشیوخ یقال له عبید الله بن عمران الفرنعی قال سمعت عبد الله بن شماس یقول اتیت عائشة فسالتها عن لحم الصید یصیده الحلال ثم یهدیه للمحرم فقالت اختلف فیه اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فمنهم من

ایسے شکار کا گوشت کھانا حلال نہیں جسے غیر محرم نے شکار کیا کیونکہ اس محرم پر شکار حرام ہے تو اس کا گوشت بھی حرام ہوگا۔

انھوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے بھی استدلال کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس شکار کا گوشت لایا گیا اور آپ محرم تھے پس آپ نے دکھایا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ہرن کا خشک گوشت لایا گیا، اور آپ محرم تھے چنانچہ آپ نے لوٹا دیا۔ حضرت یونس فرماتے ہیں میں نے یہ تمام حدیث حضرت سفیان سے سنی البتہ "وشیقہ" کا لفظ مجھے ان سے معلوم نہ ہوا بلکہ مجھ سے ان کے بعض شاگردوں نے ان سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا۔

اور اس حدیث میں شکار کا گوشت رد کرنے کی علت مذکور نہیں ہے یہ بھی احتمال ہے کہ احرام کی وجہ سے ایسا ہوا ہو اور ہو سکتا ہے اس کی کوئی دوسری وجہ ہو اس حدیث میں کسی ایک پر دلالت نہیں ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس شکار کے بارے میں جسے غیر محرم شکار کرتا اور ذبح کرتا ہے، ان کی اپنی رائے مروی ہے کہ محرم کے لیے اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

حضرت عبد اللہ بن شماس فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر اس شکار کے گوشت کے بارے میں پوچھا جسے غیر محرم شکار کر کے محرم کو تحفہ پیش کرتا ہے انھوں نے فرمایا کہ اس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان اختلاف ہے ان میں سے بعض نے اسے حرام قرار دیا اور بعض حلال سمجھتے جبکہ میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتی۔

حَرَّمَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ اَحَلَّهُ وَمَا اَرٰى بِشَيْءٍ مِنْهُ بَأْسًا

۱۳۷۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عِمْرَانَ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَمَّاسٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

فَهٰذِهٖ عَائِشَةُ لَمْ يَكُنْ رَدُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ الصَّيْدِ عَلَى الْحَلَالِ عِنْدَهَا عَلٰى مَا قَدْ دَلَّهَا عَلٰى حُرْمَتِهٖ عَلَى الْمُحْرِمِ۔

۱۳۷۲۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ لِزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ حَدَّثْتَنِيْ اَنْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُهْدِيَ لَهٗ عُضْوُ صَيْدٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَمْ يَقْبَلْهُ قَالَ نَعَمْ۔

۱۳۷۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ اَتَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ اَهْدٰى رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ صَيْدٍ فَرَدَّهٗ وَقَالَ اِنِّيْ حَرَامٌ۔

۱۳۷۴۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لِزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ هَلْ عَلِمْتَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُهْدِيَ لَهٗ عُضْوُ صَيْدٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَمْ يَقْبَلْهُ قَالَ نَعَمْ۔

فَهٰذَا اَيْضًا مِثْلُ حَدِيْثِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا رَدَّ ذٰلِكَ الْعُضْوَ عَلَى الَّذِيْ اَهْدَاهُ اِلَيْهِ لِاَنَّهٗ حَرَامٌ۔

۱۳۷۵۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ

بنو تمیم کے ایک شخص حضرت عمران بن عبد اللہ یا عبید اللہ بن عمران، حضرت عبد اللہ بن شماس سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے غیر محرم کے شکار کا گوشت اس لیے واپس نہیں کیا کہ محرم پر اس کا کھانا حرام ہے۔

انھوں نے (پہلے گروہ نے) اس سلسلے میں اس حدیث سے بھی استدلال کیا۔ حضرت طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے فرمایا "آپ نے مجھ سے بیان کیا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکار کا ایک عضو پیش کیا گیا اور آپ محرم تھے تو آپ نے اسے قبول نہ فرمایا۔"

حضرت طاؤس سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ان کے پاس تشریف لے گئے۔ انھوں نے فرمایا ایک صحابی نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکار کا گوشت پیش کیا تو آپ نے واپس کر دیا اور فرمایا میں محرم ہوں۔

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا آپ کو معلوم ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکار کا ایک عضو پیش کیا گیا اور آپ محرم تھے پس آپ نے اسے قبول نہ فرمایا تو انھوں نے کہا ہاں۔

تو یہ بھی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرح ہے اور اس میں ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہدیہ پیش کرنے والے کو شکار کا وہ عضو اس لیے واپس کیا کہ آپ محرم تھے۔

انھوں نے اس حدیث سے بھی استدلال کیا حضرت

قال ثنا سفيان بن عيينة عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس عن الصعب ابن جثامة قال مر بي رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا بالابواء او بودان فاهديت له لحم حمار وحش فرده علي فلما رأى الكراهة في وجهي قال ليس بنا رد عليك ولكنا حرم۔

۱۳۷۶۔ حدثنا سليمن بن شعيب قال ثنا اسد قال ثنا المسعودي عن اسحق بن راشد عن الزهري فذكر باسناده مثله۔

فقيل لهم هذا حديث مضطرب قد رواه قوم على ما ذكرنا ورواه آخرون فقالوا انما اهدى اليه حمارا وحشيا

۱۳۷۷۔ حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس ان الصعب بن جثامة اهدى لرسول الله صلى الله عليه وسلم حمارا وحشيا ثم ذكر مثل حديثه عن سفيان۔

۱۳۷۸۔ حدثنا يونس قال انا ابن وهب قال اخبرني ابن ابي ذئب عن ابن شهاب فذكر باسناده مثله۔

۱۳۷۹۔ حدثنا يونس قال ثنا شعيب ابن الليث عن ابيه عن الزهري فذكر باسناده مثله۔

ففي هذه الاحاديث ان الهدية التي ردها رسول الله صلى الله عليه وسلم على الصعب من اجل انه حرام كانت حمارا وحشيا فان كان ذلك كذلك كان هذا لا يختلف احد في حرمته على المحرم غير ان سعيد بن جبير قد روى هذا الحديث عن ابن عباس فزاد فيه حرفا

ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں مقام ابواء یا ودان میں تھا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے میں نے آپ کی خدمت میں گورخر کے گوشت کا تحفہ پیش کیا تو آپ نے مجھے واپس کر دیا جب میرے چہرے پر پریشانی کے اثرات دیکھے تو فرمایا ہم یہ گوشت واپس ذکرتے لیکن بات یہ ہے کہ ہم محرم ہیں۔

حضرت مسعودی، اسحٰق بن راشد سے اور وہ حضرت زہری (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

ان حضرات کو کہا گیا کہ یہ حدیث مضطرب ہے بعض لوگوں نے اس طرح روایت کیا جیسے ہم نے ذکر کیا اور دوسرے حضرات نے اسے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی خدمت میں گورخر پیش کیا گیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گورخر پیش کیا، پھر حضرت یونس نے حضرت سفیان سے مروی روایت کی طرح بیان کیا۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں مجھے حضرت ابن ابی ذئب نے بتایا انھوں نے حضرت ابن شہاب سے روایت کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اسکی مثل ذکر کیا۔

حضرت شعیب بن لیث نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت زہری سے روایت کیا پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔ —— ان احادیث میں ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جس ہدیہ کو حرام جان کر حضرت صعب رضی اللہ عنہ کو واپس کیا وہ گورخر تھا اگر یہ بات اسی طرح ہے تو اس کے محرم پر حرام ہونے میں کسی کا بھی اختلاف نہیں البتہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے اسی حدیث کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ

على ما رواه عبيد الله بين بذلك الحرف ان الحمار كان مذبوحا۔

۱۳۸۰۔ حدثنا حسين بن نصر قال ثنا الفريابي قال ثنا سفيان عن ابي الهذيل عن سعيد بن جبير عن ابن عباس ان الصعب بن جثامة اهدى لرسول الله صلى الله عليه وسلم حمارا وحشيا فرده وكان مذبوحا۔

۱۳۸۱۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو داود قال ثنا شعبة عن حبيب بن ابي ثابت عن سعيد بن جبير عن ابن عباس ان الصعب ابن جثامة اهدى لرسول الله صلى الله عليه وسلم حمارا وحشيا يقطر دما فرده عليه وقال اني حرام۔

ففي هذا الحديث ان ذلك كان مذبوحا وقد رده رسول الله صلى الله عليه وسلم لانه كان حراما وقد روي ايضا عن سعيد بن جبير عن ابن عباس انه كان عجز حمار وحشي او فخذ حمار۔

۱۳۸۲۔ حدثنا ابن مرزوق قال حدثني ابو عامر العقدي عن شعبة عن الحكم عن سعيد بن جبير عن ابن عباس ان الصعب بن جثامة اهدى للنبي صلى الله عليه وسلم عجز حمار وحش وهو بقديد يقطر دما فرده۔

۱۳۸۳۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج بن المنهال قال ثنا معتمر بن سليمان قال سمعت منصورا عن الحكم بن عتيبة فذكر باسناده مثله غير انه قال رجل حمار۔

۱۳۸۴۔ حدثنا احمد بن داود قال ثنا سليمان بن حرب قال ثنا شعبة عن الحكم وحبيب بن ابي ثابت عن سعيد بن جبير عن ابن عباس ان الصعب بن جثامة اهدى الى رسول الله

کی روایت پر ایک بات کا اضافہ کیا ہے جس میں اس بات کا بیان ہے کہ وہ گورخر ذبح کیا ہوا تھا۔

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گورخر طور ہدیہ پیش کیا تو آپ نے واپس کر دیا اور وہ ذبح کیا ہوا تھا۔

حضرت حبیب بن ابو ثابت، حضرت سعید بن جبیر سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک گورخر کا ہدیہ پیش کیا جس سے خون بہہ رہا تھا آپ نے اسے واپس لوٹا دیا اور فرمایا میں محرم ہوں۔

تو اس حدیث میں ہے کہ وہ ذبح کیا ہوا تھا اور سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے محرم ہونے کی وجہ سے اسے واپس کر دیا

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ وہ گورخر کی ران تھی (عجز کا لفظ فرمایا یا فخذ کا لیکن مفہوم ایک ہے۔) —— حضرت حکم، حضرت سعید بن جبیر سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جثامہ رضی اللہ عنہ نے مقام قدید میں ایک گورخر کی ران سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی جس سے خون بہہ رہا تھا۔

حضرت منصور، حضرت حکم بن عتیبہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے فرمایا کہ وہ گورخر کی ٹانگ تھی۔

حضرت حکم اور حبیب بن ابو ثابت حضرت سعید بن جبیر سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ پیش کیا ان میں ایک کہتے ہیں کہ گورخر کا

صلى الله عليه وسلم قال أحدهما عجز حمار رد وقال الآخر فخذ حمار وحش يقطر دما فرده.

فقد اتفقت هذه الآثار المروية عن ابن عباس في حديث الصعب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في رد الهدية عليه أنها كانت في لحم صيد غير حي فذلك حجة لمن كره للمحرم أكل لحم الصيد وإن كان الذي تولى صيده وذبحه حلالا وقد روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم خلاف ذلك.

١٣٨٥- حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال أخبرني يعقوب بن عبد الرحمن ويحيى بن عبد الله بن سالم عن عمرو مولى المطلب عن المطلب بن عبد الله بن حنطب عن جابر بن عبد الله أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لحم الصيد حلال لكم وأنتم حرم ما لم تصيدوه أو يصاد لكم.

١٣٨٦- حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا أسد قال ثنا عبد العزيز بن محمد الدراوردي عن عمرو بن أبي عمرو عن رجل من الأنصار عن جابر بن عبد الله عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله.

١٣٨٧- حدثنا ابن أبي داود قال ثنا ابن أبي مريم قال أنا إبراهيم بن سويد قال حدثني عمرو بن أبي عمرو عن المطلب عن أبي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

فذهب قوم إلى هذا فقالوا كل صيد صيد من أجل محرم وإن كان الذي صاده حلالا فهو حرام على ذلك المحرم كما يحرم عليه ما تولى هو صيده بنفسه وخالفهم في ذلك

پچھلا حصہ تھا اور وہ سب فرماتے ہیں کہ گورخر کی ران تھی اس سے خون جاری تھا آپ نے اسے واپس لوٹا دیا۔

حضرت صعب رضی اللہ عنہ کی اس حدیث میں کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہدیہ واپس لوٹا دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ان تمام روایات میں اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ ایسے شکار کا گوشت تھا جو زندہ نہیں تھا پس یہ ان لوگوں کی دلیل ہے جو محرم کے لیے شکار کا گوشت کھانا مکروہ جانتے ہیں اگرچہ اسے غیر محرم نے شکار اور ذبح کیا ہو ——— رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شکار کا گوشت تمہارے لیے حلال ہے جبکہ تم محرم ہو اور تم خود شکار نہ کرو اور نہ ہی تمہارے لیے شکار کیا جائے۔

حضرت عمرو بن ابو عمرو ایک انصاری سے وہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عمرو بن ابو عمرو، حضرت مطلب سے وہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

ایک جماعت اسی بات کی طرف گئی ہے وہ کہتے ہیں کہ جو شکار محرم کے لیے کیا جائے چاہے وہ غیر محرم نے ہی کیا ہو وہ اس محرم پر اسی طرح حرام ہے جیسے محرم اس کا اپنا کیا ہوا شکار حرام ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ

آخرون فقالوا كل صيد صاده حلال فلحمه حلال لكل محرم وحلال وكان من الحجة لهم في حديث المطلب الذي ذكرنا أن قول النبي صلى الله عليه وسلم أو يصاد لكم يحتمل أن يكون أراد به أو يصاد لكم بأمركم فإن كان ذلك كذلك فإنهم أيضا كذلك يقولون كل صيد صاده حلال لمحرم بأمره فهو حرام على ذلك المحرم وقد رويت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أحاديث جاءت مجيئا متواترا في إباحة لحم الصيد الذي قد صاده الحلال للمحرم إذا لم يكن صاده بأمره ولا بمعونته إياه عليه۔

ہر وہ شکار جسے غیر محرم شکار کرے محرم اور غیر محرم سب کے لیے حلال ہے ـــــ حدیث کا مطلب جسے ہم نے ذکر کیا اس میں ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "یا تمہارے لیے شکار کیا جائے" میں اس بات کا احتمال ہے کہ تمہارے حکم سے شکار کیا جائے اگر یہ بات اسی طرح ہے تو وہ بھی اسی بات کے قائل ہیں کہ ہر وہ شکار جسے غیر محرم، محرم کے حکم سے کرے وہ اس محرم پر حرام ہے ـــــ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایات مروی ہیں کہ اس شکار کا گوشت محرم کے لیے حلال ہے جسے غیر محرم نے اس کے حکم یا اس کی مدد سے شکار نہ کیا ہو۔

١٣٨٨ - حدثنا أبو بشر الرقي قال ثنا حجاج بن محمد عن ابن جريج قال أخبرني محمد بن المنكدر عن معاذ بن عبد الرحمن التيمي عن أبيه عن عبد الرحمن بن عثمان قال كنا مع طلحة بن عبيد الله ونحن حرم فأهدي له طير وطلحة راقد فمنا من أكل ومنا من تورع فلما استيقظ طلحة وقدم بين يديه أكله فيمن أكله وقال أكلته مع رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

حضرت عبد الرحمن بن عثمان فرماتے ہیں ہم حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے اور ہم محرم تھے۔ آپ کو تحفے میں ایک پرندہ پیش کیا گیا۔ حضرت طلحہ آرام فرما رہے تھے۔ ہم میں سے بعض نے کھایا اور کچھ نے اجتناب کیا۔ جب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے اور وہ آپ کے سامنے پیش کیا گیا تو انھوں نے کھانے والوں کے ساتھ تناول فرمایا اور بتایا کہ میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بھی کھایا ہے۔

١٣٨٩ - حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا يزيد بن هارون قال أنا يحيى بن سعيد عن محمد بن إبراهيم التيمي عن عيسى بن طلحة عن عمير بن سلمة عن رجل من بهز أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مر بروحاء فإذا هو بحمار وحش عقير فيه سهم قد مات فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعوه حتى يجيء صاحبه فجاء البهزي فقال يا رسول الله هي رميتي فكلوه فأمر أبا بكر أن يقسمه بين الرفاق

حضرت عمیر بن سلمہ، بہز قبیلے کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مقام روحاء سے گزرے تو وہاں ایک زخمی گورخر تھا جس میں تیر پیوست تھا اور وہ مر چکا تھا۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو حتی کہ اس کا مالک آجائے وہ بہزی شخص آیا تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرے تیر سے شکار ہوا ہے۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا اسے جماعت میں تقسیم کر دو اور وہ تمام محرم تھے پھر چل پڑے حتی کہ مقام اثابہ

وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ ثُمَّ سَارَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالْأُثَايَةِ إِذَا ظَبْيٌ مُسْتَظِلٌّ فِيْ حِقْفِ جَبَلٍ فِيْهِ سَهْمٌ وَهُوَ حَيٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ قِفْ هٰهُنَا لَا يَرَاهُ أَحَدٌ حَتّٰى تَمْضِيَ الرِّفَاقُ۔

۱۳۹۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ أَنَّهٗ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ قَالَ أَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَهٗ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَلَمَةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ أَثْنَاءِ الرَّوْحَاءِ وَهُوَ مُحْرِمٌ إِذَا حِمَارٌ مَعْقُوْرٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ فَيُوْشِكُ صَاحِبُهٗ أَنْ يَأْتِيَهٗ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَهْزٍ هُوَ الَّذِيْ عَقَرَ الْحِمَارَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَأْنَكُمْ بِهٰذَا الْحِمَارِ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ فَقَسَمَهٗ بَيْنَ النَّاسِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ مَا فِيْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هٰرُوْنَ۔

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

فَفِيْ حَدِيْثِ طَلْحَةَ وَعُمَيْرِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ أَبَاحَ لِلْمُحْرِمِيْنَ أَكْلَ لَحْمِ الصَّيْدِ الَّذِيْ تَوَلّٰى صَيْدَهُ الْحَلَالُ فَقَدْ خَالَفَ ذٰلِكَ حَدِيْثُ عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَالصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ أَنَّ حَدِيْثَ طَلْحَةَ وَحَدِيْثَ عُمَيْرِ بْنِ سَلَمَةَ هٰذَيْنِ لَيْسَ فِيْهِمَا دَلِيْلٌ عَلٰى حُكْمِ الصَّيْدِ إِذَا

میں پہنچے تو پہاڑ کے دامن میں ایک ہرن پڑا ہوا تھا جس میں تیر پیوست تھا اور وہ زندہ تھی۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا اس پر (اوٹ کرکے) کھڑے ہو جاؤ تاکہ اسے کوئی دیکھ نہ سکے یہاں تک کہ پوری جماعت گزر جائے۔

حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں مجھے حضرت محمد بن ابراہیم نے بتایا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عمیر بن سلمہ ضمری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روحاء کے ایک صحرا میں جا رہے تھے اور آپ محرم تھے کہ اچانک ایک زخمی گدھا دیکھا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو ممکن ہے اس کا مالک آجائے پھر قبیلہ بہز کا ایک شخص آیا جس نے اسے زخمی کیا تھا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ آپ کے لیے ہے تو آپ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا اور انھوں نے اسے صحابہ کرام کے درمیان تقسیم کر دیا پھر یزید بن سنان کی اس حدیث کی طرح بیان کیا جو انھوں نے حضرت یزید بن ہارون سے روایت کی ہے۔

حضرت لیث فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابن ہاد نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

تو حضرت طلحہ اور حضرت عمیر بن سلمہ رضی اللہ عنہما نے جو کچھ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے یہ ہے کہ آپ نے احرام والوں کے لیے غیر محرم کے شکار کا کھانا حلال قرار دیا۔ تو یہ حدیث حضرت علی المرتضیٰ، زید بن ارقم، اور صعب بن جثامہ کی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے روایت کے خلاف ہے البتہ حضرت طلحہ اور حضرت عمیر بن سلمہ رضی اللہ عنہما کی ان احادیث میں اس شکار

أراد الحلال به المحرم۔

١٣٩٣ - فنظرنا في ذلك فإذا ابن أبي داود قد حدثنا قال ثنا عياش بن الوليد الرقام قال ثنا عبد الأعلى عن عبيد الله بن عياض بن عبد الله عن أبي سعيد الخدري قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم أبا قتادة الأنصاري على الصدقة وخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه وهم محرمون حتى نزلوا عسفان فإذا هم بحمار وحش قال وجاء أبو قتادة وهو حل فنكسوا رؤوسهم كراهية أن يحدوا أبصارهم فيفطن فرآه فركب فرسه وأخذ الرمح فسقط منه فقال ناولونيه فقالوا ما نحن بمعينيك عليه بشيء فحمل عليه فعقره فجعلوا يشوون منه ثم قالوا رسول الله صلى الله عليه وسلم بين أظهرنا قال وكان تقدمهم فلحقوه فسألوه فلم ير بذلك بأسا۔

١٣٩٤ - حدثنا ابن أبي داود قال ثنا أبو عمر الحوضي قال أنا خالد بن عبد الله قال أنا عمرو بن يحيى عن عباد بن تميم عن أبي قتادة أنه كان على فرس وهو حلال ورسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه محرمون فبصر بحمار وحش فنهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يعينوه فحمل عليه فصرع أتانا فأكلوا منه۔

١٣٩٥ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج بن المنهال قال ثنا شعبة قال أخبرني عثمان بن عبد الله بن وهب عن عبد الله بن أبي قتادة عن أبيه أنه كان في قوم محرمين وليس هو بمحرم وهم يسيرون

کے حکم پر کوئی دلیل نہیں ہے جسے غیر محرم، محرم کے لیے شکار کرے۔

ہم نے اس سلسلے میں دیکھا تو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کو صدقہ (کے اونٹوں) کی طرف بھیجا۔ خود سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام احرام باندھ کر نکلے یہاں تک کہ جب عسفان میں آئے تو وہاں ایک گورخر تھا (فرماتے) ہیں اسی اثنا میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بھی آگئے وہ غیر محرم تھے صحابہ کرام نے اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے نگاہیں جھکالیں کہیں وہ ان کی آنکھوں سے (شکار کا) اشارہ نہ سمجھ لیں انھوں نے یہ بات دیکھی تو اپنے گھوڑے پر سوار ہوگئے اور نیزہ ہاتھ میں لیا لیکن وہ گر گیا فرمایا یہ مجھے پکڑا دو انھوں نے فرمایا ہم آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتے (کیونکہ ہم محرم ہیں) بہرحال انھوں نے اس (گورخر) پر حملہ کیا اور اسے زخمی (شکار) کر دیا۔ صحابہ کرام اسے بھوننے لگے پھر کہنے لگے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان ہیں (یعنی ہمیں مسئلہ پوچھ لینا چاہیے) اور آپ ان سے آگے بڑھ گئے تھے وہ آپ سے آملے اور اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے کوئی حرج نہ بتایا۔

حضرت عبادہ بن تمیم، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ گھوڑے پر سوار تھے اور وہ غیر محرم تھے جبکہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام محرم تھے انھوں نے ایک گورخر دیکھا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کو ان (ابو قتادہ رضی اللہ عنہ) کی مدد کرنے سے منع فرمادیا۔ چنانچہ انھوں نے خود اس پر حملہ کر کے اس مادہ گورخر کو گرا دیا پھر ان سب نے اس سے کھایا۔

حضرت عبد اللہ بن ابو قتادہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک ایسی جماعت میں تھے جنھوں نے احرام باندھا ہوا تھا جب کہ وہ خود محرم نہیں تھے یہ تمام حضرات جا رہے تھے پھر انھوں نے ایک گورخر دیکھا وہ (حضرت ابو قتادہ) گھوڑے پر سوار ہونے

فَرَاَی حِمَارًا فَرَكِبَ فَرَسَهٗ فَصَرَعَهٗ فَاَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَشَرْتُمْ اَوْ صِدْتُمْ اَوْ قَتَلْتُمْ قَالُوْا لَا قَالَ فَكُلُوْا۔

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلٰی اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِیٍّ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِیْقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ اَصْحَابٍ لَهٗ مُحْرِمِیْنَ وَهُوَ غَیْرُ مُحْرِمٍ فَرَاَی حِمَارًا وَحْشِیًّا فَاسْتَوٰی عَلٰی فَرَسِهٖ ثُمَّ سَاَلَ اَصْحَابَهٗ اَنْ یُّنَاوِلُوْهُ سَوْطَهٗ فَاَبَوْا فَسَاَلَهُمْ رُمْحَهٗ فَاَبَوْا فَاَخَذَهٗ ثُمَّ شَدَّ عَلَی الْحِمَارِ فَقَتَلَهٗ فَاَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبٰی بَعْضُهُمْ فَلَمَّا اَدْرَكُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا هِیَ طُعْمَةٌ اَطْعَمَكُمُوْهَا اللّٰهُ۔

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ مِثْلَهٗ وَزَادَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهٖ شَیْءٌ

فَقَدْ عَلِمْنَا اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ لَمْ یَصِدْهُ فِیْ وَقْتِ مَا صَادَهٗ اِرَادَةً مِنْهُ اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗ خَاصَّةً وَاِنَّمَا اَرَادَ اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗ وَلِاَصْحَابِهِ الَّذِیْ كَانُوْا مَعَهٗ فَقَدْ اَبَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ لَهٗ وَلَهُمْ وَلَمْ یُحَرِّمْهُ عَلَیْهِمْ لِاِرَادَتِهٖ اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمْ مَعَهٗ

وَفِیْ حَدِیْثِ عُثْمَانَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلّٰی

انھوں نے اسے پچھاڑ دیا پھر وہ بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوئے اور اس کا حکم پوچھا آپ نے فرمایا کیا تم نے اشارہ کیا یا شکار کیا یا قتل کیا؟ انھوں نے جواب دیا۔ "نہیں" آپ نے فرمایا "پھر کھاؤ"۔

حضرت ابو قتادہ ربعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے حتیٰ کہ جب مکہ مکرمہ کے ایک راستے میں پہنچے تو بعض صحابہ کرام کے ہمراہ جو حالتِ احرام میں تھے پیچھے رہ گئے اور وہ (حضرت ابو قتادہ) محرم نہیں تھے۔ انھوں نے ایک گورخر دیکھا تو گھوڑے پر سوار ہوئے پھر اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ان کی لاٹھی اٹھا دیں، چنانچہ انھوں نے اسے خود اٹھایا پھر گورخر پر حملہ کر کے اسے ہلاک کر دیا بعض صحابہ کرام نے اس سے تناول فرمایا اور بعض نے انکار کر دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو اس سے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا یہ ایک کھانا ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمھیں کھلایا ہے۔

حضرت زید بن اسلم، حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے ان کو حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل بتایا اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس اس کے گوشت سے کچھ ہے؟۔

تو ہمیں معلوم ہوا کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے شکار کرتے وقت صرف اپنے لیے شکار کا ارادہ نہیں کیا بلکہ ان کا ارادہ تھا کہ یہ ان کے لیے اور دیگر صحابہ کرام کے لیے بھی جائز قرار دیا ہو اور اس بنیاد پر کہ انھوں (حضرت ابو قتادہ) نے اپنے ساتھ ان کا بھی ارادہ کیا، سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے حلال قرار دیا حرام قرار نہیں دیا۔

حضرت عثمان بن عبد اللہ بن وہب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کیا تم نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُمْ فَقَالَ أَشَرْتُمْ أَوْ صِدْتُمْ أَوْ قَتَلْتُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُ إِنَّمَا يَحْرُمُ عَلَيْهِمْ إِذَا فَعَلُوا شَيْئًا مِنْ هٰذَا أَوْ لَا يَحْرُمُ عَلَيْهِمْ بِمَا سِوٰى ذٰلِكَ وَفِي ذٰلِكَ دَلِيلٌ أَنَّ مَعْنٰى قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ أَوْ يُصَادُ لَكُمْ أَنَّهُ عَلٰى مَا صِيدَ لَهُمْ بِأَمْرِهِمْ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ أَيْضًا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔

۱۳۹۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا هٰرُونُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ اسْتَفْتَاهُ فِي لَحْمِ الصَّيْدِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهِ قَالَ فَلَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَسْأَلَةِ الرَّجُلِ فَقَالَ بِمَا أَفْتَيْتَهُ فَقُلْتُ بِأَكْلِهِ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَفْتَيْتَهُ بِغَيْرِ ذٰلِكَ لَعَلَوْتُكَ بِالدُّرَّةِ إِنَّمَا نُهِيتَ أَنْ تَصْطَادَهُ۔

۱۳۹۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ لَفَعَلْتُ بِكَ يَتَوَاعَدُهُ۔

۱۴۰۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۱۴۰۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

اشارہ کیا، شکار کیا یا اسے قتل کیا؟ انھوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا پس کھاؤ ـــــ تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ یہ کام صرف اس صورت میں حرام ہوگا جب وہ خود شکار کریں اس کے علاوہ حرام نہیں ہوگا ـــــ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت مطلب کے مولیٰ حضرت عمرو رضی اللہ عنہما کی روایت میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ "یا تمہارے لیے شکار کیا جائے"[۱] سے مراد وہ شکار ہے جو ان کے حکم سے کیا جائے ـــــ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات کے طریقے پر اس باب کا یہ بیان ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی یہی بات فرمائی ہے۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شامی آدمی نے ان سے شکار کا گوشت کھانے کا حکم پوچھا جبکہ وہ خود محرم ہو تو انھوں نے کھانے کی اجازت دی۔ فرماتے ہیں پھر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان کو اس شخص کے سوال کے بارے میں بتایا۔ انھوں نے پوچھا آپ نے کیا فتویٰ دیا۔ فرماتے ہیں میں نے اسے کھانے کی اجازت دی۔ انھوں نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت[۲] میں میری جان ہے اگر تم اس کے علاوہ فتویٰ دیتے تو میں تمہارے اوپر دُرّہ اٹھاتا تمہیں صرف شکار کرنے سے روکا گیا ہے۔

حضرت یحییٰ بن سعید سے مروی ہے انھوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں البتہ اس میں فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ اس طرح پیش آتا وہ انھیں ڈراتے تھے۔

حضرت ابن شہاب، حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے پھر انھوں نے اسی کی مثل ذکر کیا۔

حضرت لیث فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عقیل نے بیان کیا اور انھوں نے حضرت ابن شہاب سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند سے اسی کی مثل ذکر کیا۔

فَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ لِيُعَاقِبَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فُتْيَاهُ فِي هٰذَا بِخِلَافِ مَا يَرٰى وَالَّذِي عِنْدَهُ فِي ذٰلِكَ مِمَّا يُخَالِفُ مَا اَفْتٰى بِهِ رَأْيًا وَلٰكِنْ ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ لِاَنَّهُ قَدْ كَانَ اَخَذَ عِلْمَ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِ جِهَةِ الرَّأْيِ۔

١٤٠٢۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّ كَعْبًا سَاَلَ عُمَرَ عَنِ الصَّيْدِ يَذْبَحُهُ الْحَلَالُ يَاْكُلُهُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ تَرَكْتَهُ لَرَاَيْتُكَ لَا تَفْقَهُ شَيْئًا۔

١٤٠٣۔ قَدِ احْتَجَّ فِي ذٰلِكَ الْمُخَالِفُوْنَ لِهٰذَا الْقَوْلِ بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا قُرِّبَ اِلَيْهِمْ طَعَامٌ قَالَ فَرَاَيْتُ جَفْنَةً كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى عَرَاقِيْبِ الْيَعَاقِيْبِ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ عَلِيٌّ قَالَ فَقَامَ مَعَهُ نَاسٌ قَالَ فَقِيْلَ وَاللّٰهِ مَا اَشَرْنَا وَلَا اَمَرْنَا وَلَا صِدْنَا فَقِيْلَ لِعُثْمَانَ مَا قَامَ هٰذَا وَمَنْ مَعَهُ اِلَّا كَرَاهِيَةً لِطَعَامِكَ فَدَعَاهُ فَقَالَ مَا كَرِهْتَ مِنْ هٰذَا فَقَالَ عَلِيٌّ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ثُمَّ انْطَلَقَ قَالَ فَذَهَبَ عَلِيٌّ اِلٰى اَنَّ الصَّيْدَ وَلَحْمَهُ حَرَامٌ عَلَى الْمُحْرِمِ۔

قِيْلَ لَهُمْ فَقَدْ خَالَفَهُ فِي ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَطَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَعَائِشَةُ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الرِّوَايَاتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُوَافِقُ مَا ذَهَبُوْا اِلَيْهِ وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا يَحْتَمِلُ

تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کسی صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے فتویٰ پر صرف اس لیے عتاب نہ فرماتے کہ وہ ان کی رائے کے خلاف ہے جب تک انھیں نص کے ذریعے معلوم نہ ہوتا۔

حضرت ابراہیم، حضرت اسود (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے غیر محرم کے شکار کے بارے میں پوچھا کہ کیا اسے محرم کھا سکتا ہے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم اس کو چھوڑ دیتے تو میں سمجھتا کہ تم کسی بات کی سمجھ نہیں رکھتے۔

مخالفین نے اس سلسلے میں حضرت محمد بن خزیمہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا حضرت عبداللہ بن حارث اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضے رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تھے یہاں تک کہ ہم فلاں فلاں مقام پر پہنچے تو کھانا پیش کیا گیا فرماتے ہیں میں نے ایک بڑا پیالہ دیکھا گویا میں چکوروں کے پاؤں دیکھ رہا ہوں۔ حضرت علی المرتضے رضی اللہ عنہ یہ دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے راوی فرماتے ہیں آپ کو بتایا گیا کہ اللہ کی قسم نہ ہم نے اشارہ کیا نہ حکم دیا اور نہ ہی شکار کیا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ وہ آپ کے کھانے کو ناپسند کرتے ہوئے کھڑے ہو گئے ہیں چنانچہ انھوں نے دعوت دی اور فرمایا آپ نے اس سے کیا بات ناپسند فرمائی حضرت علی المرتضے رضی اللہ عنہ نے فرمایا "تمہارے لیے دریا کا شکار اور اس کا کھانا حلال کیا گیا یہ تمہارے لیے اور مسافروں کے لیے سامان ہے اور تم پر خشکی کا شکار حرام کیا گیا جب تک محرم ہو" پھر وہ چلے گئے۔ وہ (مخالفین) کہتے ہیں حضرت علی المرتضے رضی اللہ عنہ کا مسلک یہ ہے کہ محرم پر شکار کرنا اور اس کا گوشت کھانا حرام ہے۔

ان سے کہا جائے گا کہ اس سلسلے میں حضرت عمر بن خطاب، طلحہ بن عبیداللہ، عائشہ صدیقہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم نے ان کی مخالفت کی ہے۔ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایات ان کے اس موقف کی تائید کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی "تم پر حالت احرام میں خشکی کا شکار حرام کیا گیا" میں اس بات کا احتمال ہے کہ اس سے

مَا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ مِنْهُ هُوَ اَنْ يَصِيْدُوْهُ الْآثَارِ إِلٰى قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ فَنَهَاهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ عَنْ قَتْلِ الصَّيْدِ وَاَوْجَبَ عَلَيْهِمُ الْجَزَاءَ فِيْ قَتْلِهِمْ اِيَّاهُ فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا اَنَّ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَى الْمُحْرِمِيْنَ مِنَ الصَّيْدِ هُوَ قَتْلُهٗ وَقَدْ رَاَيْنَا النَّظَرَ اَيْضًا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا وَذٰلِكَ اَنَّهُمْ اَجْمَعُوْا اَنَّ الصَّيْدَ يُحَرِّمُهُ الْاِحْرَامُ عَلَى الْمُحْرِمِ وَيُحَرِّمُهُ الْحَرَمُ عَلَى الْحَلَالِ وَكَانَ مَنْ صَادَ صَيْدًا فِي الْحِلِّ فَذَبَحَهٗ فِي الْحِلِّ ثُمَّ اَدْخَلَهُ الْحَرَمَ فَلَا بَاْسَ بِاَكْلِهٖ اِيَّاهُ فِي الْحَرَمِ وَلَمْ يَكُنْ اِدْخَالُهٗ لَحْمَ الصَّيْدِ الْحَرَمَ كَاِدْخَالِهِ الصَّيْدَ نَفْسَهٗ وَهُوَ حَيٌّ الْحَرَمَ لِاَنَّهٗ لَوْ كَانَ كَذٰلِكَ لَنُهِيَ عَنْ اِدْخَالِهٖ وَلَمُنِعَ مِنْ اَكْلِهٖ اِيَّاهُ فِيْهِ كَمَا يُمْنَعُ مِنَ الصَّيْدِ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَلَكَانَ اِذَا اَكَلَهٗ فِي الْحَرَمِ وَجَبَ عَلَيْهِ مَا وَجَبَ فِيْ قَتْلِ الصَّيْدِ فَلَمَّا كَانَ الْحَرَمُ لَا يَمْنَعُ مِنْ لَحْمِ الصَّيْدِ الَّذِيْ صِيْدَ فِي الْحِلِّ كَمَا يَمْنَعُ مِنَ الصَّيْدِ الْحَيِّ كَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ الْاِحْرَامُ اَيْضًا يُحَرِّمُ عَلَى الْمُحْرِمِ الصَّيْدَ الْحَيَّ وَلَا يُحَرِّمُ عَلَيْهِ لَحْمَهٗ اِذَا تَوَلَّى الْحَلَالُ ذَبْحَهٗ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ حُكْمِ الْحَرَمِ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

بَابُ[۱۳] رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ

۱۴۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ

خود ان کا شکار کرنا مراد ہو۔ —— کیا تم اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی کو نہیں دیکھتے: "اے ایمان والو! بحالت احرام میں شکار کو قتل نہ کرو اور تم میں سے جو شخص اسے جان بوجھ کر قتل کرے گا تو جو جانور اس نے قتل کیا اس کی مثل سے بدلہ دینا ہوگا"۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کو شکار کے قتل سے منع فرمایا اور خود ان کے قتل کرنے کی صورت میں ان پر تاوان واجب فرمایا۔ —— تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت ہے کہ احرام والوں پر صرف شکار کرنا حرام ہے۔ —— اور ہم دیکھتے ہیں قیاس بھی اسی بات پر دلالت کرتا ہے وہ یوں کہ اس بات پر اجماع ہے کہ احرام محرم پر شکار کو حرام کر دیتا ہے اور حرم شریف کی وجہ سے غیر محرم پر بھی شکار حرام ہو جاتا ہے۔ اب جو شخص غیر حرم میں شکار کر کے اسے حرم میں لے جائے تو حرم میں اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں اور شکار کے گوشت کو حرم میں لے جانا زندہ شکار کو حرم میں لے جانے کی طرح نہیں کیونکہ اگر وہ بھی اس طرح ہوتا تو اس کے حرم میں لے جانے اور وہاں کھانے سے بھی روکا جاتا جیسا کہ وہاں شکار کرنے کی ممانعت ہے اور حرم شریف میں اس کے کھانے پر بھی تاوان واجب ہوتا جس طرح وہاں شکار کرنے کی صورت میں لازم ہوتا ہے تو جب حرم شریف اس شکار کے گوشت سے مانع نہیں جسے حرم کے باہر شکار کیا گیا۔ بخلاف حرم میں شکار کرنے کے کہ وہ منع ہے تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ احرام کا بھی یہی حکم ہو وہ محرم پر زندہ شکار کو (شکار کرنا) حرام کر دے لیکن جب کوئی غیر محرم شکار کرے تو اس (محرم) پر اس کا گوشت حرام نہیں ہونا چاہیے حرم شریف کے حکم پر قیاس کا یہی تقاضا ہے۔ اس باب کا بطور قیاس اور غور و فکر یہی حکم ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بیت اللہ شریف کو دیکھ کر ہاتھ اٹھانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلے اللہ علیہ

حماد قال ثنا الفضل بن موسى قال ثنا ابن ابي ليلى عن نافع عن ابن عمر وعن الحكم عن مقسم عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ترفع الايدي في سبع مواطن في افتتاح الصلوة وعند البيت وعلى الصفا والمروة وبعرفات وبالمزدلفة وعند الجمرتين۔

١٤٠٥ حدثنا فهد قال ثنا الحماني قال ثنا المحاربي عن ابن ابي ليلى عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

بيان المسئلة

قال ابو جعفر فكان هذا الحديث مأخوذا به لا نعلم احدا خالف شيئا منه غير رفع اليدين عند البيت فان قوما ذهبوا الى ذلك واحتجوا بهذا الحديث وخالفهم في ذلك آخرون فكرهوا رفع اليدين عند رؤية البيت

١٤٠٦۔ واحتجوا الى ذلك بما حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا وهب بن جرير قال ثنا شعبة عن ابي قزعة الباهلي عن المهاجر عن جابر بن عبد الله انه سئل عن رفع الايدي عند البيت فقال ذاك شيء يفعله اليهود قد حججنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يفعل ذلك۔

فهذا جابر بن عبد الله يخبر ان ذلك من فعل اليهود ليس من فعل اهل الاسلام وانهم قد حجوا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يفعل ذلك فان كان هذا الباب يؤخذ من طريق الاسناد فان هذا الاسناد احسن من اسناد الحديث الاول وان كان ذلك يؤخذ

وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سات مواقع پر ہاتھ اٹھائے جائیں۔ نماز شروع کرتے وقت، بیت اللہ شریف کے پاس، الصفا اور مروہ پر، عرفات میں، مزدلفہ میں اور دو جمروں کے پاس۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث کو اختیار کیا جاتا تھا ہم کسی ایک کو بھی نہیں جانتے جس نے بیت اللہ شریف کے پاس ہاتھ اٹھانے کے علاوہ اس کی کسی بات کی مخالفت کی ہو ایک جماعت نے یہی موقف اختیار کیا اور انھوں نے اس حدیث سے استدلال کیا۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے بیت اللہ شریف کے پاس ہاتھ اٹھانے کو ناپسند کیا ہے۔

۱۴۰۶۔ انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا حضرت مہاجر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ان سے بیت اللہ شریف کے پاس ہاتھ اٹھانے کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا یہ وہ کام ہے جسے یہودی کرتے تھے۔ ہم نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا تو آپ نے ایسا نہیں کیا۔

تو یہ ہیں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ جو بتاتے ہیں کہ یہودیوں کا عمل ہے اہل اسلام کے اعمال میں سے نہیں ہے تو انھوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا لیکن آپ نے یہ عمل نہیں فرمایا تو اگر یہ حکم سند کے طور پر اختیار کیا جاتا ہے تو اس حدیث کی سند پہلی حدیث کی سند سے زیادہ اچھی ہے اور اگر صحابی روایات کی تصحیح کے طور پر اس حکم کو معلوم کرنا ہے تو حضرت جابر رضی

مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ فَإِنَّ جَابِرًا قَدْ أَخْبَرَ أَنَّ ذٰلِكَ مِنْ فِعْلِ الْيَهُوْدِ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِهِ عَلَى الْاِقْتِدَاءِ مِنْهُ بِهِمْ إِذْ كَانَ حُكْمُهُ أَنْ يَكُوْنَ عَلٰى شَرِيْعَتِهِمْ لِأَنَّهُمْ أَهْلُ كِتَابٍ حَتّٰى يُحْدِثَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ شَرِيْعَةً تَنْسَخُ شَرِيْعَتَهُمْ ثُمَّ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخَالِفًا لَهُمْ فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِذًا مِنْ خِلَافِهِمْ فَحَدِيْثُ جَابِرٍ أَوْلٰى لِأَنَّ فِيْهِ مَعَ تَصْحِيْحِ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ النَّسْخَ لِحَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَإِنْ كَانَ يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الرَّفْعَ الْمَذْكُوْرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلٰى ضَرْبَيْنِ فَمِنْهُ رَفْعٌ لِتَكْبِيْرِ الصَّلٰوةِ وَمِنْهُ رَفْعٌ لِلدُّعَاءِ فَأَمَّا مَا لِلصَّلٰوةِ فَرَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَأَمَّا مَا لِلدُّعَاءِ فَرَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبِجَمْعٍ وَعَرَفَةَ وَعِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ فَهٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

الله عنه بتاتے ہیں کہ یہ یہودیوں کا عمل ہے۔ پس ممکن ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کا عمل اختیار کرنے کا حکم دیا ہو کیونکہ آپ ان لوگوں کا طریقہ اختیار فرماتے ہیں کیونکہ وہ اہل کتاب ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شریعت عطاء فرمائی جس نے ان کی شریعت کو منسوخ کر دیا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کیا تو ان کی مخالفت کرتے ہوئے ہاتھوں کو نہ اٹھایا تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت اولیٰ ہے۔ کیونکہ اس میں ان دونوں حدیثوں یعنی حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کی احادیث کی تصحیح ہے۔ اور اگر یہ حکم بطور قیاس اور غور و فکر معلوم کرنا ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ اس حدیث میں ہاتھ اٹھانے کا جو ذکر ہے اس کی دو قسمیں ہیں ان میں سے ایک تکبیر نماز کے لیے ہاتھ اٹھانا اور دوسری دعا کے لیے اٹھانا ہے جس کا تعلق نماز سے ہے تو وہ آغاز نماز میں ہاتھ اٹھانا ہے اور جو دعا سے متعلق ہے تو وہ صفا، مروہ، مزدلفہ، عرفات اور دونوں جمروں کے پاس ہاتھ اٹھانا ہے۔ اس پر سب کا اتفاق ہے۔

١٤٠٧- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا فِيْ رَفْعِ الْيَدَيْنِ بِعَرَفَةَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ أَنَا حَمَّادٌ عَنْ بِشْرِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ بِعَرَفَةَ وَكَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ نَحْوَ ثَنْدُوَتِهِ۔

فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيْ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ هَلْ هُوَ كَذٰلِكَ أَمْ لَا فَرَأَيْنَا الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلٰى ذٰلِكَ ذَهَبُوْا أَنَّهُ لَا لِعِلَّةِ الْإِحْرَامِ وَلٰكِنْ لِتَعْظِيْمِ الْبَيْتِ وَقَدْ رَأَيْنَا الرَّفْعَ بِعَرَفَةَ وَالْمُزْدَلِفَةِ وَعِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِنَّمَا أُمِرَ بِذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ الدُّعَاءِ فِي الْمَوْطِنِ

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرفات میں ہاتھ اٹھانے کے بارے میں بھی مروی ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم عرفات میں دعا مانگتے اور ہاتھوں کو سینے تک اٹھاتے۔ پس ہم نے ارادہ کیا کہ بیت اللہ شریف کے پاس ہاتھ اٹھانے کے بارے میں معلوم کریں کہ وہ بھی اسی طرح ہے یا نہیں تو ہم نے دیکھا جو لوگ اس بات کے قائل ہیں وہ احرام کی وجہ سے نہیں بلکہ بیت اللہ شریف کی تعظیم کے طور پر اس بات کو اپناتے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں عرفات اور مزدلفہ میں جمرتین کے پاس اور صفا اور مروہ پر جہاں وقوف کیا جاتا ہے دعا کی صورت میں ہاتھ اٹھانے کا حکم احرام کی وجہ سے دیا جاتا ہے (تعظیم کی وجہ سے نہیں) یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص عرفات یا مزدلفہ کی طرف یا کنکریاں مارنے کی جگہ کی طرف یا صفا اور مروہ پر جاتا ہے

الذي جعل ذلك الوقوف فيه لعلة الإحرام وقد رأينا من صار إلى عرفة أو مزدلفة أو موضع رمي الجمار أو الصفا والمروة وهو غير محرم أنه لا يرفع يديه لتعظيم شيء من ذلك فلما ثبت أن رفع اليدين لا يؤمر به في هذه المواطن إلا لعلة الإحرام ولا يؤمر به من غير الإحرام كان كذلك لا يؤمر برفع اليدين برؤية البيت في غير الإحرام فإذا ثبت أن لا يؤمر بذلك في غير الإحرام ثبت أن لا يؤمر به أيضا في الإحرام وحجة أخرى أنا قد رأينا ما يؤمر برفع اليدين عنده في الإحرام ما كان مأمورا بالوقوف عنده من المواطن التي ذكرنا وقد رأينا جمرة العقبة كغيرها من الجمار غير أنه لا يوقف عندها فلم يكن هناك رفع فالنظر على ذلك أن يكون البيت لما لم يكن عنده وقوف أن لا يكون عنده رفع قياسا ونظرا على ما ذكرنا من ذلك وهذا الذي ثبتناه بالنظر هو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى۔

اور وہ محرم نہیں ہوتا تو ان میں سے کسی کی تعظیم کے لیے ہاتھ نہیں اٹھاتا۔ پس جب ثابت ہوا کہ ان مقامات پر احرام کی وجہ سے ہاتھ اٹھانے کا حکم ہے اور احرام کے بغیر اس کا حکم نہیں دیا جاتا تو احرام کے بغیر بیت اللہ شریف کو دیکھنے کی صورت میں ہاتھوں کو اٹھانے کا حکم نہیں دیا جائے گا۔ —— پس جب ثابت ہوا کہ احرام کے بغیر اس کا حکم نہیں دیا جاتا تو ثابت ہوا کہ احرام کی حالت میں بھی اس بات کا حکم نہیں دیا جائے گا —— اور دوسری دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ جن مقامات پر احرام کی حالت میں ہاتھ اٹھانے کا حکم دیا گیا ہے ان مقامات پر وقوف کا بھی حکم ہے ہم ان مقامات کا ذکر کر چکے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ جمرہ عقبہ، دوسرے جمروں کی طرح ایک جمرہ ہے لیکن اس کے پاس نہیں ٹھہرتے پس وہاں ہاتھ بھی نہیں اٹھائے جاتے۔ تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ جب بیت اللہ شریف کے پاس ٹھہرا نہیں جاتا۔ تو اس کے پاس ہاتھوں کو بھی اٹھایا نہیں جائیگا۔ یہی قیاس ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا یہ جو کچھ ہم نے ثابت کیا۔ حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

۱۲۰۸- وقد روي في ذلك عن إبراهيم النخعي ما حدثنا سليمان بن شعيب بن سليمان عن أبيه عن أبي يوسف عن أبي حنيفة عن طلحة بن مصرف عن إبراهيم النخعي قال ترفع الأيدي في سبع مواطن في افتتاح الصلاة وفي التكبير للقنوت في الوتر وفي العيدين وعند استلام الحجر وعلى الصفا والمروة وبجمع وعرفات وعند المقامين عند الجمرتين قال أبو يوسف فأما في افتتاح الصلاة وفي العيدين وفي الوتر وعند استلام الحجر فيجعل ظهر كفيه إلى وجهه وأما في الثلاث

اس سلسلے میں حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے حضرت امام ابوحنیفہ، حضرت طلحہ بن مصرف سے اور وہ حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا سات مقامات پر ہاتھ اٹھائے جائیں۔ آغاز نماز میں، وتروں میں تکبیر قنوت کے وقت عیدین میں، حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت، صفا اور مروہ پر، مزدلفہ اور عرفات میں اور دو جمروں کے پاس ٹھہرتے وقت —— حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں نماز شروع کرتے وقت، عیدین میں، وتروں میں اور حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت اپنی ہتھیلیوں کی پیٹھ کو چہرے کی طرف کرے جب کہ باقی تین میں ہتھیلیوں کا اندرونی حصہ چہرے

الآخر فيستقبل بباطن كفيه وجهه.

فاما اذكرنا في ابتداء الصلوة فقد اتفق المسلمون على ذلك جميعا واما التكبيرة في القنوت في الوتر فانها تكبيرة زائدة في تلك الصلوة وقد اجمع الذين يقنتون قبل الركوع على الرفع معها فالنظر على ذلك ان يكون كذلك كل تكبيرة زائدة في كل صلوة فتكبير العيدين الزائد فيها على سائر الصلوة كذلك ايضا واما عند استلام الحجر فان ذلك جعل تكبيرا يفتتح به الطواف كما يفتتح بالتكبير الصلوة وامر به رسول الله صلى الله عليه وسلم ايضا.

۱۴۰۹ - حدثنا يونس قال ثنا سفيان عن ابي يعفور العبدي قال سمعت اميرا كان على مكة من صرف الحجاج منها سنة ثلث وسبعين يقول كان عمر رجلا قويا وكان يزاحم على الركن فقال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يا ابا حفص انت رجل قوي وانك تزاحم على الركن فتؤذي الضعيف فاذا رأيت خلوة فاستلمه والا فكبر وامض.

۱۴۱۰ - حدثنا محمد ابن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا ابو عوانة عن ابي يعفور عن رجل من خزاعة قال وكان الحجاج استعمله على مكة ثم ذكر مثله.

فلما جعل ذلك التكبير يفتتح به الطواف كالتكبير الذي جعل يفتتح به الصلوة امر بالرفع فيه كما يؤمر بالرفع في التكبير لافتتاح الصلوة ولا سيما اذ قد جعل النبي صلى الله عليه وسلم الطواف بالبيت صلوة.

۱۴۱۱ - حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد ح وحدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا الفضيل بن عياض عن

کی طرف کرے۔

جو کچھ ہم نے آغاز نماز کے بارے میں ذکر کیا تو اس پر تمام مسلمان متفق ہیں اور وتروں میں تکبیر قنوت اس نماز میں ایک زائد تکبیر ہے اور جو لوگ رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے ہیں وہ اس کے ساتھ ہاتھ اٹھانے پر اتفاق کرتے ہیں۔ تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ نماز کی ہر زائد تکبیر اسی طرح ہو اور عیدین کی تکبیرات بھی باقی نمازوں کی نسبت ان میں زائد ہیں۔

جہاں تک حجر اسود کو بوسہ دینے کی بات ہے تو اسے طواف شروع کرنے کی تکبیر قرار دیا گیا ہے جیسے آغاز نماز کے لیے تکبیر کہی جاتی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا بھی حکم فرمایا۔

حضرت ابو یعفور عبدی فرماتے ہیں میں نے امیر مکہ سے سنا جو ۷۳ھ میں حجاج بن یوسف کی طرف سے مقرر تھا وہ کہتا تھا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک مضبوط شخص تھے وہ حجر اسود پر لوگوں سے مزاحمت کر کے آگے بڑھ جاتے تھے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے ابو حفص! آپ ایک توانا شخص ہیں اور حجر اسود پر لوگوں سے مزاحمت ہوتے ہیں اس طرح کمزور کو اذیت پہنچتی ہے جب

حضرت ابو یعفور، خزاعہ قبیلے کے ایک شخص سے جسے حجاج نے امیر مکہ مقرر کیا تھا روایت کرتے ہوئے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

تو جب اس تکبیر کو طواف شروع کرنے کے لیے مقرر کیا گیا جیسے نماز شروع کرنے کے لیے تکبیر کہی جاتی ہے تو نماز کی ابتدائی تکبیر کی طرح اس میں بھی ہاتھ اٹھانے کا حکم دیا گیا خصوصاً جب سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف کے طواف کو نماز قرار دیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا بیت اللہ شریف کا طواف نماز ہے۔ بقرا

عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ صَلٰوةٌ إِلَّا أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَحَلَّ لَكُمُ الْمَنْطِقَ فَمَنْ نَطَقَ فَلَا يَنْطِقُ إِلَّا بِخَيْرٍ۔

فَهٰذِهِ الْعِلَّةُ الَّتِي لَهَا وَجَبَ الرَّفْعُ فِيمَا زَادَ عَلٰى مَا فِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ وَأَمَّا الرَّفْعُ عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبِجَمْعٍ وَعَرَفَاتٍ وَعِنْدَ الْمَقَامَيْنِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ فَإِنَّ ذٰلِكَ قَدْ جَاءَ مَنْصُوصًا فِي الْخَبَرِ الْأَوَّلِ وَهٰذَا الَّذِي وَصَفْنَا مِنْ هٰذِهِ الْمَعَانِي الَّتِي ثَبَّتْنَاهَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

بَابُ الرَّمَلِ فِي الطَّوَافِ

۲۱۲۱۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ الْغَنَوِيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ زَعَمَ قَوْمُكَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَمَلَ بِالْبَيْتِ وَأَنَّ ذٰلِكَ سُنَّةٌ قَالَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قُلْتُ مَا صَدَقُوا وَمَا كَذَبُوا قَالَ صَدَقُوا رَمَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَكَذَبُوا لَيْسَتْ بِسُنَّةٍ إِنَّ قُرَيْشًا قَالَتْ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ دَعُوا مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ حَتّٰى يَمُوتُوا مَوْتَ النَّغَفِ فَلَمَّا صَالَحُوهُ عَلٰى أَنْ يَحُجُّوا فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَيُقِيمُوا ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ بِمَكَّةَ فَقَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ وَالْمُشْرِكُونَ عَلٰى جَبَلِ قُعَيْقِعَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ ارْمُلُوا بِالْبَيْتِ ثَلٰثًا وَلَيْسَتْ بِسُنَّةٍ۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے (اس میں) تمہارے لیے گفتگو کو جائز قرار دیا ہے پس جو شخص گفتگو کرے تو وہ بھلائی کی بات ہی کرے۔

تو اس علت کی بنیاد پر ان مواقع پر بھی ہاتھ اٹھانا واجب ہے جو پہلی حدیث میں مذکورہ مقامات سے زائد ہیں (عیدین اور تکبیر قنوت)، جہاں تک صفا اور مروہ نیز مزدلفہ اور عرفات میں اور جمروں کے پاس ٹھہرنے کے وقت ہاتھ اٹھانے کا تعلق ہے تو پہلی حدیث میں اسے بیان کیا گیا ہے۔ یہ مفہوم جسے ہم نے بیان اور ثابت کیا حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

طواف میں رمل کرنا

حضرت ابوالطفیل سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ آپ کی قوم کا کیا خیال ہے سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف (کے طواف) میں رمل کیا اور یہ سنت ہے انھوں نے فرمایا کہ ان لوگوں نے سچ کہا اور جھوٹ بھی بولا۔ میں نے عرض کیا کیا سچ کہا اور کیا جھوٹ بولا؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا انھوں نے سچ کہا نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف کے طواف میں رمل کیا لیکن ان لوگوں کی یہ بات صحیح نہیں کہ یہ سنت ہے صلح حدیبیہ کے موقعہ پر قریش نے کہا کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں کو چھوڑ دو کہ وہ بیماری سے مر جائیں پس جب انھوں نے آئندہ سال آنے اور مکہ مکرمہ میں تین دن ٹھہرنے پر صلح کر لی تو سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام تشریف لائے مشرکین قعیقعان پہاڑی پر بیٹھے ہوئے تھے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوئے تین بار رمل کرو اور یہ سنت نہیں۔

بيان المسئلة

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الرَّمَلَ فِى الطَّوَافِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا اِنَّمَا كَانَ الرَّمَلُ لِيَرَى الْمُشْرِكُوْنَ اَنَّ بِهِمْ قُوَّةً وَاَنَّهُمْ لَيْسُوْا بِضُعَفَاءَ لَا لِاَنَّ ذٰلِكَ سُنَّةٌ۔

١٣١٣- وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَاَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ اِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ قَوْمٌ قَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمّٰى يَثْرِبَ فَلَمَّا قَدِمُوْا قَعَدَ الْمُشْرِكُوْنَ مِمَّا يَلِى الْحَجَرَ فَاَمَرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهُ اَنْ يَرْمُلُوا الْاَشْوَاطَ الثَّلٰثَةَ وَاَنْ يَمْشُوْا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَمْنَعْهُ اَنْ يَاْمُرَهُمْ بِاَنْ يَرْمُلُوا الْاَشْوَاطَ الْاَرْبَعَةَ اِلَّا اِبْقَاءٌ عَلَيْهِمْ۔

١٣١٤- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ قَالَ ثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ اَبِى الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ زَعَمَ قَوْمُكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ بِالْبَيْتِ وَاَنَّهَا سُنَّةٌ قَالَ صَدَقُوْا وَكَذَبُوْا قَدْ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَلَيْسَتْ بِسُنَّةٍ وَلٰكِنْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَالْمُشْرِكُوْنَ عَلٰى قُعَيْقِعَانَ وَبَلَغَهٗ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بِهٖ وَبِاَصْحَابِهٖ هَزْلًا فَقَالَ لِاَصْحَابِهٖ اُرْمُلُوْا اَرُوْهُمْ اَنَّ بِكُمْ قُوَّةً فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُلُ مِنَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ اِلَى الرُّكْنِ

بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت کا یہی موقف ہے کہ طواف میں رمل سنت نہیں انھوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ رمل مشرکین کو بتانے کے لیے تھا کہ مسلمان طاقتور ہیں کمزور نہیں ہیں اس لیے نہیں کہ یہ سنت ہے۔

انھوں نے اس حدیث سے بھی استدلال کیا حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام مکہ مکرمہ تشریف لائے تو مشرکین نے کہا تمہارے پاس ایک ایسی قوم آئی ہے جسے یثرب کے بخار نے کمزور کر دیا ہے جب وہ تشریف لائے تو مشرکین حجر اسود کی جانب بیٹھ گئے۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ تین چکروں میں رمل کرو اور دو رکنوں کے درمیان عام رفتار پر چلو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے آپ نے ان کو دوسرے چار چکروں میں رمل سے بطور شفقت منع فرمایا۔

حضرت ابو الطفیل فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا آپ کی قوم کا خیال ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوئے رمل کیا اور یہ سنت ہے انھوں نے فرمایا کہ ان لوگوں نے سچ بھی کہا اور جھوٹ بھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف میں رمل کیا لیکن یہ سنت نہیں بلکہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے اور مشرکین قعیقعان پہاڑی پر تھے آپ کو خبر ملی کہ وہ کہتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کو بیماری نے کمزور کر دیا ہے آپ نے فرمایا رمل کر کے ان کو اپنی طاقت دکھاؤ تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حجر اسود

لہ کاندھوں کو حرکت دے کر یوں چلنا جیسے میدان جنگ میں دعوت مبارزت دینے والا چلتا ہے رمل کہلاتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی

الیمانی فاذا توارٰی عنھم مشٰی۔
قالوا افلا تری انه امرھم ان یمشوا
فی الاشواط الثلثة فیما بین الرکنین حیث
لا یراھم المشرکون وامرھم ان یرملوا فیما
بقی من ھذہ الاشواط لیروھم فلما کان
قد امرھم بالرمل حیث یرونھم وبترکه
حیث لا یرونھم ثبت بذلك ان الرمل کان
من اجلھم لا من اجل انه سنة قالوا ومما
دل علی ذلك انه لم یفعل ذلك لما حج۔
۱۲۱۵۔ وذکروا فی ذلك ما حدثنا فھد قال ثنا یحیی الحمانی قال ثنا
[illegible] عن العلاء بن المسیب عن الحکم عن مجاھد عن ابن عمر ان النبی
صلی الله علیه وسلم رمل فی العمرة ومشی فی الحج افلا تری ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم لم یرمل فی حجه حیث عدم الذین من اجلھم رمل فی عمرته
دل لھم فی ذلك فقال الرمل فی الاشواط الثلثة الاول سنة لا ینبغی ترکھا
۱۲۱۶۔ واحتجوا فی ذلك بما حدثنا محمد
بن خزیمة قال ثنا الحجاج قال ثنا حماد عن
عبد الله بن عثمان بن خثیم عن ابی الطفیل
عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه
وسلم اعتمر من الجعرانة فرمل بالبیت ثلثا
ومشی اربعة اشواط۔
ففی ھذا الحدیث ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم رمل الاشواط کلھا وقد کان فی
بعضھا حیث یراہ المشرکون فی بعضھا حیث
لا یرونه ففی رمله حیث لا یرونه دلیل
علی انه لیس من اجلھم رمل ولکن لمعنی اخر
۱۲۱۷۔ وقد حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا
سعید بن سلیمٰن الواسطی قال ثنا ابن المبارك
عن عبید الله بن ابی زیاد عن ابی الطفیل قال
رمل رسول الله صلی الله علیه وسلم من

رکن یمانی تک رمل کرتے جب ان سے چھپ جاتے تو عام طریقے پر چلتے۔

وہ (پہلے قول والے) کہتے ہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ آپ نے ان کو پہلے تین چکروں میں دو رکنوں کے درمیان عام چال سے چلنے کا حکم فرمایا جہاں مشرکین انھیں نہیں دیکھ سکتے تھے اور حکم دیا کہ باقی چکروں میں رمل کرکے دکھائیں تو جب انھیں کفار کے دیکھنے کی صورت میں رمل کرنے اور نہ دیکھنے کی صورت میں اسے چھوڑنے کا حکم فرمایا تو اس سے ثابت ہوا کہ ان مشرکین کی وجہ سے رمل تھا سنت ہونے کی وجہ سے نہیں۔

وہ کہتے ہیں جو بات اس پر دلالت کرتی ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے حج کے موقع پر ایسا نہیں کیا۔

وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کرتے ہیں حضرت مجاہد سے مروی ہے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ میں رمل کیا اور حج میں عام رفتار سے چلے کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج میں رمل اس لیے نہیں کیا کہ وہ لوگ موجود نہیں تھے جن کی وجہ سے عمرے میں رمل کیا تھا۔

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ پہلے تین پھیروں میں رمل سنت ہے حج اور عمرہ میں اسے چھوڑنا جائز نہیں۔ ——— انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا حضرت ابو الطفیل، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ سے عمرہ کے لیے تشریف لے گئے تو بیت اللہ شریف (کے طواف) میں تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلے ——— تو اس حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پورے چکر میں رمل کیا کچھ حصہ میں یوں کہ مشرکین دیکھ رہے تھے اور بعض میں وہ نہیں دیکھتے تھے۔ ——— تو آپ کے اس رمل میں جب وہ دیکھ نہیں رہے تھے اس بات کی دلیل ہے کہ رمل ان کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ اس کی کوئی دوسری وجہ تھی۔

حضرت ابو الطفیل فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کیا تو یہ پہلی حدیث کی طرح ہے۔

الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ فَهٰذَا الْحَدِيْثُ مِثْلُ الَّذِيْ قَبْلَهٗ.

١٢١٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرْمُلُ مِنَ الْحَجَرِ ثَلٰثًا وَيَمْشِيْ أَرْبَعًا عَلٰى هَيْئَتِهٖ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ.

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما تین پھیروں میں حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کرتے اور چار پھیروں میں اپنی چال پر چلتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کرتے تھے۔

١٢١٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْمُلُ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ.

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کرتے تھے۔

فَهٰذَا مِثْلُ الَّذِيْ قَبْلَهٗ أَيْضًا وَقَدِ اسْتَدَلَّ بِذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا نَفْعَلُهٗ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهٗ إِلَّا أَنَّهٗ لَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّهٗ فَعَلَهٗ فِيْ حَجٍّ وَلَا فِيْ عُمْرَةٍ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ كَانَ مِنْهُ وَهُوَ حَاجٌّ فَيُخَالِفُ ذٰلِكَ مَا رَوٰى عَنْهُ مُجَاهِدٌ وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ كَانَ مِنْهُ فِيْ عُمْرَةٍ فَيَكُوْنُ مَذْهَبُهٗ كَانَ أَنْ يَرْمُلَ فِي الْعُمْرَةِ وَلَا يَرْمُلُ فِي الْحَجَّةِ وَمِمَّا يَدُلُّ أَيْضًا عَلٰى ثُبُوْتِ الرَّمَلِ وَأَنَّهٗ سُنَّةٌ مَاضِيَةٌ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَهٗ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَيْثُ لَا عَدُوَّ يُرِيْهِ قُوَّتَهٗ.

یہ بھی پہلی حدیث کی طرح ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے استدلال کیا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور انہوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی طرح ہی عمل کیا، البتہ اس میں یہ بات مذکور نہیں کہ آپ نے یہ عمل حج میں کیا یا عمرے میں (تو ممکن ہے آپ نے حج کرتے ہوئے ایسا کیا ہو) تو یہ اس روایت کے خلاف ہوگی جسے حضرت مجاہد نے ان سے روایت کیا اور ممکن ہے عمرے کے موقع پر ایسا کیا ہو تو ان کا مذہب ہوگا کہ عمرے میں رمل کرتے اور حج کے موقع پر نہ کرتے ـــــ رمل کے ثبوت اور حج و عمرہ میں اس کے سنت ہونے پر ایک دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ایسا کیا حالانکہ اس وقت آپ کا کوئی دشمن آپ کی طاقت کو دیکھ نہیں رہا تھا۔

١٢٢٠ - فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعٰى ثَلَاثَةً وَمَشٰى أَرْبَعَةً حِيْنَ قَدِمَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حِيْنَ كَانَ اعْتَمَرَ.

اس سلسلے میں یوں مروی ہے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حج اور عمرہ کے لیے تشریف لے گئے تو عمرہ کرتے ہوئے آپ نے تین چکروں میں دوڑ لگائی اور باقی میں اپنی رفتار پر چلے۔

١٤٢١- حدثنا إسمعيل بن يحيى المزني قال ثنا محمد بن إدريس عن أنس بن عياض عن موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بمثل معناه۔

حضرت موسیٰ بن عقبہ، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے معنی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فهذا خلاف ما روى مجاهد عن ابن عمر وقد روي عن جابر بن عبد الله عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه رمل في حجة الوداع۔

تو یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف ہے۔ اور بواسطہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پر رمل کیا۔

١٤٢٢- حدثنا محمد بن خزيمة وفهد قالا حدثنا عبد الله بن صالح قال حدثني الليث قال حدثني ابن الهاد عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جابر بن عبد الله قال طاف رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع سبعا رمل منها ثلاثا ومشى أربعا۔

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے اور وہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر سات پھیروں میں طواف کیا تین میں رمل کیا اور چار میں عام رفتار پر چلے۔

١٤٢٣- حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا أسد قال ثنا حاتم بن إسمعيل قال ثنا جعفر بن محمد فذكر بإسناده مثله۔

حضرت حاتم بن اسماعیل فرماتے ہیں ہم سے حضرت جعفر بن محمد نے بیان کیا۔ پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

١٤٢٤- حدثنا يونس قال أنا ابن وهب أن مالكا أخبره عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جابر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم طاف سبعا رمل في ثلاثة منهن من الحجر الأسود إلى الحجر الأسود۔

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے اور وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے طواف کرتے ہوئے سات چکر لگائے ان میں سے تین میں حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کیا۔

فلما ثبت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه رمل في حجة الوداع ولا عدو وثبت أنه لم يفعله إذا كان العدو من أجل العدو ولو كان فعله إذا كانوا من أجلهم لما فعله في وقت عدمهم فثبت بذلك أن الرمل في الطواف من سنن الحج المفعولة فيه التي لا ينبغي تركها وقد فعل ذلك أيضا أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من بعده۔

پس جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پر رمل کیا حالانکہ اس وقت وہاں دشمن نہیں تھے تو ثابت ہوا کہ دشمنوں کی موجودگی میں آپ نے دشمنوں کی وجہ سے رمل نہیں کیا اور اگر ان کی موجودگی میں ان کی وجہ سے رمل کرتے تو ان کی عدم موجودگی میں ترک کرتے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حج میں رمل ان سنتوں میں سے ہے جنہیں عمل میں لایا جائے اور چھوڑنا نہیں چاہیے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی اسی طرح کیا۔

۱۲۲۵۔ حدثنا فهد قال ثنا اسحق بن ابراهيم الحنيني عن هشام بن سعد عن زيد بن اسلم عن ابيه عن عمر قال فيما الرمل الآن والكشف عن المناكب وقد نفى الله عز وجل الشرك واهله على ذلك لا ندع شيئا علمناه مع رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

۱۲۲۶۔ حدثنا محمد بن عمرو بن يونس قال ثنا يحيى بن عيسى عن ابن ابي ليلى عن عطاء عن يعلى بن امية قال لما حج عمر رمل ثلاثا وهذا بحضرة اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينكره عليه منهم احد۔

۱۲۲۷۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا فضيل بن عياض عن منصور بن المعتمر عن شقيق عن مسروق قال قدمت مكة معتمرا فتبعت عبد الله بن مسعود فدخل المسجد فرمل ثلاثا ومشى اربعا۔

حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن ايوب عن نافع ان ابن عمر كان اذا قدم مكة طاف بالبيت ورمل ثم طاف بين الصفا والمروة واذا لبى بها من مكة لم يرمل بالبيت واخر الطواف بين الصفا والمروة الى يوم النحر وكان لا يرمل يوم النحر۔

ففي هذا عن ابن عمر انه كان يرمل في الحجة اذا كان احرامه بها من غير مكة فهذا خلاف ما رواه عنه مجاهد عن النبي صلى الله عليه وسلم فلا يخلو ما رواه عنه مجاهد من احد وجهين اما ان يكون منسوخا فما نسخه فهو اولى منه او يكون غير صحيح عنه فهو احرى ان لا يعمل به وان يجب العمل بخلافه ولما ثبت ما ذكرنا من الرمل عن رسول

حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اب رمل اور کاندھوں کو ننگا رکھنے کے بارے میں فرمایا کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے شرک اور مشرکین کو دور کر دیا ہے لیکن ہم ایسے عمل کو نہیں چھوڑیں گے جسے ہم نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سیکھا۔

حضرت عطاء، حضرت یعلےٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حج کیا تو تین چکروں میں رمل کیا اور یہ صحابہ کرام کی موجودگی میں ہوا لیکن ان میں سے کسی نے اعتراض نہیں کیا۔

حضرت شقیق حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں مکہ مکرمہ میں عمرہ کرنے آیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پیچھے چلا وہ مسجد حرام میں داخل ہوئے اور تین چکروں میں رمل کیا جبکہ باقی میں اپنی عام رفتار سے چلے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ مکرمہ تشریف لاتے تو بیت اللہ شریف کا طواف کرتے اور رمل کرتے پھر صفا اور مروہ کے درمیان پھیرے لگاتے اور جب آپ مکہ مکرمہ سے تلبیہ کہتے (احرام باندھتے) تو بیت اللہ شریف کے طواف میں رمل نہ کرتے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کو قربانی کے دن تک موخر کرتے اور قربانی کے دن رمل نہ کرتے۔

تو اس حدیث میں ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب غیر مکہ سے احرام باندھتے تو حج میں رمل کرتے۔

تو یہ اس روایت کے خلاف ہے جو حضرت مجاہد نے ان کے واسطہ سے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی تو حضرت مجاہد کی روایت دو باتوں میں سے ایک سے خالی نہیں، یا تو وہ منسوخ ہوگی اور اس کی ناسخ روایت اس سے اولیٰ ہے یا یہ روایت ان سے صحیح نہیں تو اس پر عمل نہ کرنا اور اس کے خلاف پر عمل کرنا زیادہ مناسب ہے۔ ___ اور جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ عَدَمِ الْمُشْرِکِیْنَ وَعَنْ أَصْحَابِہٖ مِنْ بَعْدِہٖ فِی الْأَشْوَاطِ الْأُوَلِ الثَّلٰثَۃِ ثَبَتَ أَنَّ ذٰلِکَ مِنْ سُنَّۃِ الطَّوَافِ عِنْدَ الْقُدُوْمِ وَأَنَّہٗ لَا یَنْبَغِیْ لِأَحَدٍ مِنَ الرِّجَالِ تَرْکُہٗ إِذَا کَانَ قَادِرًا عَلَیْہِ وَھٰذَا قَوْلُ أَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَأَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

اور صحابہ کرام سے مشرکین کے عدم موجودگی میں پہلے تین چکروں میں رمل کرنا ثابت ہو گیا تو اس سے ثابت ہوا کہ یہ طواف قدوم کی سنت ہے کسی مرد کے لیے اسے چھوڑنا مناسب نہیں جبکہ اس پر قادر ہو حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۱۵۰ مَا یُسْتَلَمُ مِنَ الْأَرْکَانِ فِی الطَّوَافِ

طواف میں کن ارکان کو بوسہ دیا جائے

۱۴۲۸- حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُھَیْرُ بْنُ مُعَاوِیَۃَ قَالَ ثَنَا أَبُو الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کُنَّا نَسْتَلِمُ الْأَرْکَانَ کُلَّھَا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم تمام ارکان کو چومتے تھے۔

۱۴۲۹- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ إِبْرَاھِیْمَ بْنِ طَھْمَانَ عَنْ أَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ مِثْلَہٗ۔

حضرت ابراہیم بن طہمان، حضرت ابو الزبیر سے اور وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

بیان المسئلۃ

بیان مسئلہ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَھَبَ قَوْمٌ إِلٰی أَنَّ مَنْ طَافَ بِالْبَیْتِ فَیَنْبَغِیْ لَہٗ أَنْ یَسْتَلِمَ أَرْکَانَہٗ کُلَّھَا وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ **وَخَالَفَھُمْ** فِیْ ذٰلِکَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا یَنْبَغِیْ أَنْ یَسْتَلِمَ مِنَ الْأَرْکَانِ فِی الطَّوَافِ غَیْرَ الرُّکْنَیْنِ الْیَمَانِیَیْنِ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس کی طرف گئی ہے کہ جو شخص بیت اللہ شریف کا طواف کرے اسے چاہیے کہ تمام ارکان کا بوسہ لے انہوں نے اس حدیث (مذکورہ بالا) سے استدلال کیا۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ دو یمانی رکنوں کے علاوہ کسی رکن کو چومنا نہیں چاہیے۔

۱۴۳۰- وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِیْ رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ یَمُرُّ بِھٰذَیْنِ الرُّکْنَیْنِ الْأَسْوَدِ وَالْیَمَانِیْ إِلَّا اسْتَلَمَھُمَا فِی الطَّوَافِ وَلَا یَسْتَلِمُ

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم طواف کرتے ہوئے جب ان دو رکنوں یعنی رکن اسود اور رکن یمانی کے پاس سے گزرتے تو ان دونوں کو چومتے لیکن دوسرے دو رکنوں کو نہیں چومتے تھے۔

هَذَا يْنِ الْأَخِرَيْنِ۔

۱۴۳۱۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت یزید بن سنان فرماتے ہیں ابو عاصم نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۳۲۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ ح وَحَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ لَمْ أَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم کو ان دو یمانی رکنوں کے علاوہ کو چومتے نہیں دیکھا۔

۱۴۳۳۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنْ أَرْكَانِ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ مِنْ نَحْوِ دَارِ الْجُمَحِيِّيْنَ۔

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ارکان بیت اللہ میں سے صرف رکن اسود اور اس کو چومتے تھے جو دار جمحیین کی جانب اس سے ملا ہوا ہے۔

۱۴۳۴۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت لیث، حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۳۵۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ۔

حضرت عبید بن جریج سے مروی ہے انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ صرف دو یمانی رکنوں کو چومتے ہیں انھوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ[1]

۱۴۳۶۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ ثَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيْرٍ الْجَزَرِيُّ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِيْ سُفْيَانَ طَافَ بِالْبَيْتِ الْحَرَامِ فَجَعَلَ يَسْتَلِمُ الْأَرْكَانَ كُلَّهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِمَ تَسْتَلِمُ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَيْسَ مِنَ الْبَيْتِ شَيْءٌ مَهْجُوْرٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قَالَ صَدَقْتَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما نے خانہ کعبہ کا طواف کیا تو تمام ارکان کو چومنے لگے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا آپ ان دو رکنوں کو کیوں چومتے ہیں حالانکہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو نہیں چوما۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیت اللہ شریف کی کسی چیز کو چھوڑا نہیں جاتا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے (آیت کریمہ پڑھتے ہوئے) فرمایا بے شک تمہارے لیے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں بہترین نمونہ ہے۔[2]

[1] وہ بھی صرف دو یمانی رکنوں کو چومتے تھے۔
[2] حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ نے سچ کہا ہے۔

فَهٰذِهِ الْاٰثَارُ كُلُّهَا تُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يَسْتَلِمُ فِيْ طَوَافِهٖ غَيْرَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ وَمَعَ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مِنَ التَّوَاتُرِ مَا لَيْسَ مَعَ الْاَثَرِ الْاَوَّلِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ لِمَنْ ذَهَبَ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَيْضًا عَلٰى مَنْ ذَهَبَ اِلٰى مَا خَالَفَهَا اَنَّ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ هُمَا مَبْنِيَّانِ عَلٰى مُنْتَهَى الْبَيْتِ مِمَّا يَلِيْهِمَا وَالْاٰخَرَانِ لَيْسَا كَذٰلِكَ لِاَنَّ الْحِجْرَ وَرَاءَهُمَا وَهُوَ مِنَ الْبَيْتِ وَقَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ لَا يُسْتَلَمُ لِاَنَّهٗ لَيْسَ بِرُكْنٍ لِلْبَيْتِ فَكَانَ يَجِيْءُ فِي النَّظَرِ اَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ الرُّكْنَانِ الْاٰخَرَانِ لَا يُسْتَلَمَانِ لِاَنَّهُمَا لَيْسَا بِرُكْنَيْنِ لِلْبَيْتِ۔

تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی یہ تمام روایات بتاتی ہیں کہ آپ طواف کرتے ہوئے رکن یمانی کے علاوہ کسی رکن کو نہیں چومتے تھے پھر ان روایات میں جو تواتر ہے وہ پہلی روایت میں نہیں۔

ان روایات کو اپنانے والے اپنے مخالفین کے خلاف یہ دلیل بھی پیش کرتے ہیں کہ دونوں یمانی رکن بیت اللہ شریف کے منتہا پر بنے ہوئے ہیں جبکہ دوسرے رکنوں کی یہ صورت نہیں کیونکہ حطیم ان سے باہر ہے اور وہ بیت اللہ شریف کا حصہ ہے اور اس بات پر اتفاق ہے کہ دونوں یمانی رکنوں کے درمیان کا بوسہ نہیں لیا جاتا کیونکہ وہ بیت اللہ شریف کے رکن نہیں ہیں تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ دوسرے دو رکنوں کو بھی نہ چوما جائے کیونکہ وہ بیت اللہ شریف کے ارکان نہیں ہیں۔

١٤٣٧۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِجْرِ اَنَّهُ الْبَيْتُ مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِجْرِ فَقَالَ هُوَ مِنَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ مَا مَنَعَهُمْ اَنْ يُدْخِلُوْهُ فِيْهِ قَالَ عَجَزَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے حطیم کے بارے میں مروی ہے کہ وہ بیت اللہ شریف کا حصہ ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے حطیم کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا وہ بیت اللہ شریف کا حصہ ہے فرماتی ہیں میں نے پوچھا کہ ان (قریش) کے لیے اسے بیت اللہ شریف میں داخل کرنے سے کیا چیز مانع ہوئی آپ نے فرمایا ان کے پاس خرچہ کم تھا۔

١٤٣٨۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَشْعَثِ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِجْرِ اَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ مَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوْهُ فِي الْبَيْتِ قَالَ اِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ فَقُلْتُ مَا شَاْنُ بَابِهٖ مُرْتَفِعٌ قَالَ فَعَلَ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوْا مَنْ شَاءُوْا وَيَمْنَعُوْا مَنْ شَاءُوْا وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ

حضرت اسود بن یزید فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے حطیم کے بارے میں پوچھا کہ وہ بیت اللہ شریف سے ہے آپ نے فرمایا "ہاں" میں نے پوچھا تو پھر ان (قریش) نے اسے بیت اللہ شریف میں داخل کیوں نہیں کیا آپ نے فرمایا تمہاری قوم کے پاس خرچہ کم تھا۔ میں نے پوچھا کہ بیت اللہ شریف کا دروازہ بلند کیوں ہے؟ فرمایا تمہاری قوم نے ایسا اس لیے کیا کہ جسے چاہیں داخل ہونے دیں اور جسے

حَدِیْثُ عَهْدٍ هِمْ بِجَاهِلِیَّةٍ فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ ذٰلِكَ نَظَرْتُ أَنْ أُدْخِلَ الْحِجْرَ فِي الْبَيْتِ وَأَنْ أُلْزِقَ بَابَهُ بِالْأَرْضِ -

چاہیں روک دیں اور اگر تمہاری قوم دورِ جاہلیت سے قریب العہد اور ان کے دلوں کے انکار کا خوف نہ ہوتا تو میرا خیال تھا کہ میں حطیم کو بیت اللہ شریف میں داخل کر دیتا اور اس کے دروازے کو زمین سے ملا دیتا۔

۱۴۳۹- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَلِيْمُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ مِيْنَاءَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ وَأَلْزَقْتُهَا بِالْأَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا وَلَزِدْتُ سِتَّةَ أَذْرُعٍ مِنَ الْحِجْرِ فِي الْبَيْتِ إِنَّ قُرَيْشًا اسْتَقْصَرَتْهُ لَمَّا بَنَتِ الْبَيْتَ -

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اگر تمہاری قوم نئی نئی جاہلیت سے نہ نکلی ہوتی تو میں کعبہ اللہ کو گرا کر اسے زمین سے ملا دیتا، مشرق و مغرب کی طرف اس میں دو دروازے بنا دیتا اور حطیم کا چھ ہاتھ ٹکڑا بیت اللہ شریف میں داخل کر دیتا جسے قریش نے بیت اللہ کی تعمیر کے وقت اسے کم کر دیا تھا۔

۱۴۴۰- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِيْ صَغِيْرَةَ عَنْ أَبِيْ قَزَعَةَ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ بَيْنَمَا هُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ إِذْ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ ابْنَ الزُّبَيْرِ حَيْثُ يَكْذِبُ عَلٰى أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ يَقُوْلُ سَمِعْتُهَا وَهِيَ تَقُوْلُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَائِشَةُ لَوْلَا حَدَاثَةُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ حَتّٰى أَزِيْدَ فِيْهِ مِنَ الْحِجْرِ فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ رَبِيْعَةَ لَا تَقُلْ ذٰلِكَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَأَنَا سَمِعْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ تَقُوْلُهُ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّيْ كُنْتُ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْكَ قَبْلَ أَنْ أَهْدِمَهُ فَتَرَكْتُهُ -

حضرت ابو قزعہ سے مروی ہے کہ عبدالملک بن مروان نے بیت اللہ شریف کی تعمیر کے وقت کہا کہ اللہ تعالیٰ نے عبداللہ بن زبیر کو ہلاک کرے انھوں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر جھوٹ باندھا۔ وہ کہتے ہیں میں نے ام المومنین کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! اگر تمہاری قوم نومسلم نہ ہوتی تو میں کعبۃ اللہ کو گرا کر اس کو حطیم میں شامل کر دیتا۔ اس پر حضرت حارث بن عبدالرحمٰن بن ابو ربیعہ نے فرمایا اے امیر المومنین (عبدالملک بن مروان) یہ بات نہ کہو میں نے بھی یہ بات حضرت ام المومنین کو فرماتے ہوئے سنا ہے اس نے کہا مجھے یہ بات پسند تھی کہ میں اسے گرانے سے

مطلب یہ ہے کہ یہ بات سننا اچھا ہے جو عزت دینا (یعنی ذکر کرنا)۔

فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ الْحِجْرَ مِنَ الْبَيْتِ وَأَنَّ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِهِ لَيْسَا بِرُكْنَيْنِ لِلْبَيْتِ ثَبَتَ أَنَّهُمَا كَمَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ فَكَمَا كَانَ بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ لَا يُسْتَلَمُ فَكَذٰلِكَ هٰذَانِ أَيْضًا فِي النَّظَرِ لَا يُسْتَلَمَانِ وَقَدِ اسْتَدَلَّ

پس جب ثابت ہوا کہ حطیم بیت اللہ شریف کا حصہ ہے اور اس سے ملنے والے دو رکن بیت اللہ شریف کے رکن نہیں تو ثابت ہوا کہ وہ اس جگہ کی طرح ہیں جو دو یمانی رکنوں کے درمیان ہے جسے چوما نہیں جاتا قیاس کا یہی تقاضا ہے کہ ان دو رکنوں کا بوسہ بھی نہ لیا جائے۔ —— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بِمَا اُسْتُدِلَّ لِلنَّاسِ بِهِ مِنْ هٰذَا فِيْ تَرْكِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتِلَامَ ذَيْنِكَ الرُّكْنَيْنِ۔

١٤٢١۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ اَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ قَوْمَكِ حِيْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اِسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ اِلَّا اَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَثَبَتَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ مَا ذَكَرْنَا وَاَنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُسْتَلَمَ مِنْ اَرْكَانِ الْبَيْتِ اِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

بَابُ ١٥١ الصَّلٰوةِ لِلطَّوَافِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ

١٤٢٢۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ بَابَاهُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَفَعَهُ اَنَّهُ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا يَطُوْفُ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَيُصَلِّيْ اَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ۔

١٤٢٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ قَالَ ثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ مَرْدَانُبَةَ

عنہما نے بھی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ان دو رکنوں کا بوسہ چھوڑنے کے سلسلے میں اسی بات سے استدلال کیا ہے جس سے ہم نے استدلال کیا۔

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نہیں دیکھتیں تمہاری قوم نے کعبۃ اللہ کی تعمیر کے وقت اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں سے کم کر دیا۔ وہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ اسے ابراہیمی بنیادوں کی طرف نہیں لوٹائیں گے۔ آپ نے فرمایا اگر تمہاری قوم تازہ تازہ مسلمان نہ ہوئی ہوتی تو میں ایسا کرتا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی ہے تو میرا خیال ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حطیم سے ملے ہوئے رکنوں کا بوسہ لینا اسی لیے چھوڑ دیا کہ وہ ابراہیمی بنیادوں پر مکمل نہیں۔ ان روایات سے ہماری مذکورہ بات ثابت ہوئی نیز ثابت ہوا کہ بیت اللہ شریف کے یمانی رکنوں کے علاوہ کسی رکن کو چھونا مسنون نہیں ہے۔ یہی امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

صبح اور عصر کے بعد طواف کی نماز

حضرت ابن باباہ حضرت جبیر بن مطعم سے مرفوع حدیث روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبدالمطلب کی اولاد! کسی شخص کو اس گھر کے طواف اور نماز سے رات اور دن میں کسی وقت بھی نہ روکو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد مناف کے بیٹو! اگر یہ کام (بیت اللہ شریف کی تولیت)

عن عطاء عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا بني عبد المناف ان وليتم هذا الامر فلا تمنعوا احدا طاف بهذا البيت وصلى اي ساعة شاء من ليل او نهار۔

تمہارے سپرد ہو تو کسی شخص کو اس گھر کے طواف اور نماز سے نہ روکو رات اور دن کی کسی بھی ساعت میں ہو۔

بيان المسئلة

قال ابو جعفر فذهب قوم الى اباحة الصلوة للطواف في الليل والنهار فلا يمنع من ذلك عندهم وقت من الاوقات المنهي عن الصلوة فيها واحتجوا في ذلك بهذه الآثار وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا لا حجة لكم في هذه الآثار لان ما اباح رسول الله صلى الله عليه وسلم فيها وامر بني عبد المطلب او بني عبد مناف ان لا يمنعوا احدا منه من الطواف والصلوة هو الطواف على سبيل ما ينبغي ان يطاف والصلوة على سبيل ما ينبغي ان تصلى فاما على ما سوى ذلك فلا الا ترى ان رجلا لو طاف بالبيت عريانا او على غير وضوء او جنبا ان عليهم ان يمنعوه من ذلك لانه طاف على غير ما ينبغي الطواف عليه وليس ذلك بداخل فيما امرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا يمنعوا منه من الطواف فكذلك قوله لا تمنعوا احدا يصلي هو على ما قد امر ان تصلي عليه من الطهارة وستر العورة واستقبال القبلة في الاوقات التي قد ابيحت الصلوة فيها فاما ما سوى ذلك فلا وقد نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم نهيا عاما عن الصلوة عند طلوع الشمس وعند غروبها ونصف النهار وبعد الصبح حتى تطلع الشمس

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت کے نزدیک رات اور دن میں طواف کے لیے نماز پڑھنا جائز ہے ان کے نزدیک اس سے ان اوقات میں بھی منع نہ کیا جائے جن میں نماز پڑھنا ممنوع ہے انھوں نے ان مذکورہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔ ــــــ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہارے لیے ان روایات میں کوئی دلیل نہیں کیونکہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان میں جو کچھ جائز قرار دیا اور بنو عبد المطلب یا بنو عبد مناف کو حکم دیا کہ وہ طواف اور نماز سے نہ روکیں۔ تو اس سے وہ طواف مراد ہے جو کیا جاسکتا ہے اور اس طریقے پر نماز پڑھنا ہے جس کی ادائیگی جائز ہے اس کے علاوہ جائز نہیں۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص ننگے ہو کر یا وضو کے بغیر یا جنابت کی حالت میں طواف کرے تو انھیں اس کو اس سے روکنے کا حق حاصل ہے کیونکہ اس نے غیر مناسب طریقے پر طواف کیا اور یہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس حکم میں داخل نہیں کہ وہ طواف سے نہ روکیں اسی طرح آپ کے ارشاد گرامی کہ "وہ کسی کو نماز پڑھنے سے نہ روکیں" سے بھی وہی مذکورہ صورت مراد ہے کہ وہ باوضو ہو، قابل ستر اعضاء کو ڈھانپے، قبلہ رخ ہو اور ان اوقات میں پڑھے جن میں نماز پڑھنا جائز ہے اس کے علاوہ مراد نہیں اور سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد سورج کے غروب ہونے تک نماز پڑھنے سے منع فرمائی اس سلسلے میں تواتر سے روایات مروی ہیں جنھیں ہم نے اس کتاب میں دوسرے مقام پر ان کی اسناد کے ساتھ

وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ وَتَوَاتَرَتْ بِذٰلِكَ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ بِأَسَانِيْدِهٖ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ۔

۱۲۴۴۔ **فَكَانَ** مِمَّا احْتَجَّ بِهٖ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى لِقَوْلِهِمْ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ قَالَ طَافَ أَبُو الدَّرْدَاءِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَصَلّٰى قَبْلَ مَغَارِبِ الشَّمْسِ فَقُلْتُ أَنْتُمْ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُوْنَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ لَيْسَ كَسَائِرِ الْبُلْدَانِ۔

فَقَالُوْا فَقَدْ دَلَّ قَوْلُ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَلٰى أَنَّ الصَّلٰوةَ لِلطَّوَافِ لَمْ يَدْخُلْ فِيْمَا نُهِيَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ فِي الْأَوْقَاتِ الَّتِيْ ذَكَرْتُمْ قِيْلَ لَهُمْ فَأَنْتُمْ لَا تَقُوْلُوْنَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ لِأَنَّا قَدْ رَأَيْنَاكُمْ تَكْرَهُوْنَ الصَّلٰوةَ بِمَكَّةَ فِي الْأَوْقَاتِ الْمَنْهِيِّ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْهَا لِغَيْرِ الطَّوَافِ لِنَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ تِلْكَ الْأَوْقَاتِ وَلَا تُخْرِجُوْنَ حُكْمَ مَكَّةَ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ حُكْمِ سَائِرِ الْبُلْدَانِ وَأَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَدْ أَخْرَجَ فِي الْحَدِيْثِ الَّذِي احْتَجَجْتُمْ بِهٖ حُكْمَ مَكَّةَ مِنْ حُكْمِ سَائِرِ الْبُلْدَانِ سِوَاهَا فِي الْمَنْعِ مِنَ الصَّلَوَاتِ فِيْ ذٰلِكَ وَأَخْبَرَ أَنَّ النَّهْيَ لَمْ يَدْخُلْ حُكْمُهَا فِيْهِ وَأَنَّهٗ إِنَّمَا أُرِيْدَ بِهٖ مَا سِوَاهَا مَعَ أَنَّهٗ قَدْ خَالَفَ أَبَا الدَّرْدَاءِ فِيْ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

ذکر کیا ہے

پہلے قول کے قائلین اپنے موقف پر یوں بھی استدلال کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن باباہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے عصر کے بعد طواف کیا اور غروب آفتاب سے پہلے نماز پڑھی تو میں نے کہا تم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام فرماتے ہو کہ عصر کے بعد نماز پڑھنا جائز نہیں حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے تو انہوں نے فرمایا یہ شہر دوسرے شہروں کی طرح نہیں۔

تو یہ حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کا قول اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ طواف کے لیے نماز ان اوقات میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ممانعت میں داخل نہیں جس کا تم نے ذکر کیا ہے ـــــ ان کو (جواباً) کہا جائے گا کہ تم بھی اس روایت کے قائل نہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں تم بھی نماز طواف کے علاوہ ان اوقات میں نماز پڑھنا مکروہ جانتے ہو کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور اس سلسلے میں مکہ مکرمہ کا حکم دوسرے شہروں سے الگ نہیں کرتے جس حدیث سے تم نے استدلال کیا ہے اس میں حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے ممانعت کے سلسلے میں مکہ مکرمہ کا حکم دیگر شہروں سے الگ بیان کیا ہے اور انہوں نے بتایا کہ نہی کا اس شہر سے تعلق نہیں بلکہ اس سے دوسرے شہر مراد ہیں پھر اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کی مخالفت کر رہے ہیں۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عبد القاری فرماتے ہیں حضرت

الزهري عن عروة عن عبد الرحمن بن عبد القاري قال طاف عمر بالبيت بعد الصبح فلم يركع فلما صار بذي طوى وطلعت الشمس صلى ركعتين۔

۱۴۲۶ـ حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن ابن شهاب عن حميد بن عبد الرحمن بن عبد القاري مثله۔

فهذا عمر لم يركع حينئذ لانه لم يكن عنده وقت صلوة واخر ذلك الى ان دخل عليه وقت الصلوة فصلى وهذا بحضرة سائر اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم ينكره عليه منهم منكر ولو كان ذلك الوقت عنده وقت الصلوة للطواف لصلى ولما اخر ذلك لانه لا ينبغي لاحد طاف بالبيت ان لا يصلي حينئذ الا من عذر **وقد** روي عن معاذ بن عفراء مثل ذلك وقد ذكرت ذلك فيما تقدم من هذا الكتاب **وقد** روي مثل ذلك ايضا عن ابن عمر۔

۱۴۲۷ـ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا همام قال انا نافع ان ابن عمر قدم مكة عند صلوة الصبح فطاف ولم يصل الا بعد ما طلعت الشمس۔

والنظر يدل على ذلك ايضا لانا قد رأينا رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن صيام يوم الفطر ويوم النحر فكل قد اجمع ان ذلك في سائر البلدان سواء فالنظر على ذلك ان يكون ما نهي عنه من الصلوات في الاوقات التي نهي عن الصلوات فيها في سائر البلدان كلها على السواء فبطل بذلك قول من ذهب

عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صبح کے بعد بیت اللہ شریف کا طواف کیا تو نماز نہ پڑھی جب مقام ذی طوی پہنچے اور سورج طلوع ہوا تو دو رکعتیں ادا کیں۔

حضرت مالک نے حضرت ابن شہاب سے انھوں نے حضرت حمید بن عبدالرحمٰن سے اور انھوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے روایت کیا۔

تو یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جنھوں نے اس وقت نماز نہ پڑھی کیونکہ ان کے نزدیک اس وقت نماز جائز نہ تھی انھوں نے اسے اس وقت تک موخر کیا جب نماز کا پڑھنا جائز ہو گیا اور نماز ادا کی تو یہ عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں ہوا اور کسی نے ان پر اعتراض نہیں کیا اگر ان کے نزدیک اس وقت طواف کی نماز پڑھنا جائز ہوتی تو آپ ادا فرماتے اور اسے موخر نہ کرتے، کیونکہ بیت اللہ شریف کا طواف کرنے والے کے لیے اس وقت بلا عذر نماز چھوڑنا جائز نہیں۔ حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے جسے ہم نے اس کتاب (کتاب مناسک الحج) سے پہلے بیان کیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

حضرت نافع سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نماز فجر کے وقت مکہ مکرمہ تشریف لائے آپ نے طواف کیا لیکن نمازِ طواف سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھی۔

قیاس بھی اسی بات پہ دلالت کرتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا اور اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ یہ ممانعت تمام شہروں سے متعلق ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ نماز سے ممانعت کے اوقات کے سلسلے میں بھی تمام شہروں کا حکم ایک جیسا ہو لہٰذا اس سے ان لوگوں کا قول باطل ہو گیا جو نماز سے ممانعت کے اوقات میں بھی طواف کی نماز پڑھنا جائز

الا اباحة الصلوة للطواف في الاوقات المنهي عن الصلوة فيها ثم اختلف الذين خالفوا اهل المقالة الاولى في ذلك على فرقتين فقالت فرقة منهم لا يصلى في شيء من هذه الخمسة الاوقات للطواف كما لا يصلى فيها للتطوع وممن قال ذلك ابو حنيفة وابو يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى وقد وافقهم في ذلك ما روينا عن عمر ومعاذ بن عفراء وابن عمر وقالت فرقة يصلي للطواف بعد العصر قبل اصفرار الشمس وبعد الصبح قبل طلوع الشمس ولا يصلي لذلك في الاوقات الثلثة البواقي المنهي عن الصلوة فيها وممن قال ذلك مجاهد وابراهيم النخعي وعطاء۔

۱۴۴۸۔ حدثنا احمد بن داود قال ثنا يعقوب بن حميد قال ثنا هشيم عن مغيرة عن ابراهيم قال طف وصل ما كنت في وقت فاذا ذهب الوقت فامسك۔

۱۴۴۹۔ حدثنا احمد قال ثنا يعقوب قال ثنا ابن ابي غنية عن عبد الملك بن ابي سليمن عن عطاء مثله۔

۱۴۵۰۔ حدثنا احمد قال ثنا يعقوب قال ثنا عبد الله بن رجاء و عبيد الله بن موسى عن عثمان بن الاسود عن مجاهد قال طف قال عبيد الله بعد الصبح وبعد العصر وصل ما كنت في وقت وقال ابن رجاء في وقت صلوة۔

وقد روي مثل ذلك ايضا عن ابن عمر۔

۱۴۵۱۔ حدثنا احمد قال ثنا يعقوب قال ثنا

سکتے ہیں۔

پھر پہلے قول والوں کے مخالفین دو گروہوں میں منقسم ہوگئے ایک گروہ کہتا ہے کہ ان پانچوں اوقات میں طواف کی نماز نہ پڑھی جائے جیسے ان میں نفل نماز نہیں پڑھی جاتی۔ اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں۔

جو کچھ ہم نے حضرت عمر فاروق، معاذ بن عفراء اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کیا وہ ان کے موافق ہے

دوسرا گروہ کہتا ہے کہ عصر کے بعد سورج کے زرد پڑ جانے تک اور صبح کے بعد طلوع آفتاب تک طواف کی نماز پڑھ سکتے ہیں لیکن باقی تین ممنوعہ اوقات میں یہ نماز نہ پڑھے۔ حضرت مجاہد، ابراہیم نخعی اور عطاء رضی اللہ عنہم بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں طواف کرو اور وقت ہو تو نماز پڑھ لو پس جب وقت نکل جائے تو رک جاؤ۔

حضرت عبدالملک بن ابو سلیمان، حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عثمان بن اسود، حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا طواف کرو۔ حضرت عبیداللہ (راوی) فرماتے ہیں یعنی صبح اور عصر کے بعد اور فرمایا جب تک وقت ہو نماز پڑھو، حضرت ابن رجاء (راوی) فرماتے ہیں یعنی نماز کے وقت میں (نماز پڑھو)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے

ابن ابی عیینة عن عمر بن ذر عن مجاهد قال كان ابن عمر يطوف بعد العصر ويصلي ما كانت الشمس بيضاء حية فاذا اصفرت وتغيرت طاف طوافا واحدا حتى يصلي المغرب ثم يصلي ويطوف بعد الصبح ويصلي ما كان في غلس فاذا اسفر طاف طوافا واحدا ثم جلس حتى ترتفع الشمس ويمكن الركوع۔

١٢٥٢ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد قال انا موسى بن عقبة عن سالم وعطاء ان ابن عمر كان يطوف بعد الصبح وبعد العصر اسبوعا ويصلي ركعتين ما كان في وقت صلوة۔

فهذا عطاء قد قال برأيه ما قد ذكرنا **وقد** روي عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لا تمنعوا احدا يطوف بهذا البيت ويصلي اي ساعة شاء من ليل او نهار **فقد** حمل ذلك على خلاف ما ذهب اليه اهل المقالة الاولى **وكان** النظر في ذلك لما اختلفوا هذا الاختلاف انا رأينا طلوع الشمس وغروبها ونصف النهار يمنع من قضاء الصلوات الفائتات وبذلك جاءت السنة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في تركه قضاء الصبح التي نام عنها الى ارتفاع الشمس وبياضها فاذا كان ما ذكرنا ينهى عن قضاء الفرائض الفائتات فهو عن الصلوات للطواف انهى وقد قال عقبة بن عامر ثلث ساعات كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهانا ان نصلي فيهن وان نقبر فيهن موتانا حين تطلع الشمس بازغة حتى ترتفع وحين يقوم قائم الظهيرة حتى تميل وحين تضيف

ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما عصر کے بعد طواف کرتے اور جب تک سورج روشن چمکتا ہوتا نماز پڑھتے اور جب وہ پیلا پڑ جاتا اور اس کا رنگ بدل جاتا تو ایک اور طواف کرتے حتی کہ مغرب کی نماز پڑھ کر (طواف کی) نماز پڑھتے اور صبح کے بعد طواف کرتے تو جب تک اندھیرا ہوتا نماز طواف پڑھتے جب سفیدی ہو جاتی تو ایک طواف کرتے پھر بیٹھ جاتے حتی کہ سورج بلند ہو جاتا اور نماز پڑھنا جائز ہو جاتا۔

حضرت سالم اور حضرت عطاء رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صبح اور عصر کے بعد طواف کے سات پھیرے لگاتے اور اگر نماز کا وقت ہوتا تو دو رکعتیں پڑھتے

تو حضرت عطاء رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی رائے سے وہی بات فرمائی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ ——— بواسطہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کسی شخص کو اس گھر کا طواف کرنے اور نماز پڑھنے سے نہ روکو رات اور دن کی جو ساعت بھی ہو۔ ——— تو یہ حدیث پہلے قول والوں کے خلاف پر محمول ہے۔ اس اختلاف کی صورت میں قیاس یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں، طلوع آفتاب غروب شمس اور دوپہر کے وقت فوت شدہ نمازوں کی قضاء ممنوع ہے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا طریقہ مبارک یہی تھا کہ جب آرام فرما ہونے کی وجہ سے نماز فجر قضاء ہو گئی تو آپ نے سورج کے بلند ہونے تک اسے نہ پڑھا ——— تو جب (ان اوقات میں) فوت شدہ فرائض کی قضاء ممنوع ہے تو نماز طواف بدرجہ اولی ممنوع ہو گی حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تین اوقات ایسے ہیں جن میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھنے اور مرنے والوں کی تدفین (نماز جنازہ) سے روکتے تھے۔ طلوع شمس کے وقت حتی کہ بلند ہو جائے دوپہر کے وقت یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے اور جب سورج ڈوبنے لگے حتی کہ غروب ہو جائے ہم نے یہ بات اس

الشمس للغروب حتى تغرب وقد ذكرنا ذلك بإسناده فيما تقدم من كتابنا هذا فإذا كانت هذه الأوقات تنهى عن الصلوة على الجنائز فالصلوة للطواف أيضا كذلك وكذلك كانت الصلوة بعد العصر قبل تغير الشمس وبعد الصبح قبل طلوع الشمس مباحة على الجنائز ومباحة في قضاء الصلوة الفائتة ومكروهة في التطوع وكان الطواف يوجب الصلوة حتى يكون وجوبها كوجوب الصلوة على الجنائز فالنظر على ما ذكرنا أن يكون حكمها بعد وجوبها كحكم الفرائض التي قد وجبت وحكم الصلوة على الجنازة التي قد وجبت فتكون الصلوة للطواف تصلى في كل وقت يصلى فيه على الجنازة وتقضى فيه الصلوة الفائتة ولا تصلى في كل وقت لا يصلى فيه على الجنازة ولا تقضى فيه صلوة فائتة فهذا هو النظر عندنا في هذا الباب على ما قال عطاء وإبراهيم ومجاهد وعلى ما قد روي عن ابن عمر وإليه نذهب وهو قول سفيان وهو خلاف قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى۔

باب من أحرم بحجة فطاف لها قبل أن يقف بعرفة

۱۲۵۲۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا عثمان بن الهيثم قال ثنا ابن جريج قال أخبرني عطاء أن ابن عباس كان يقول لا يطوف أحد بالبيت حاج ولا غيره إلا حل به قلت له من أين كان ابن عباس يأخذ ذلك قال من قبل قول الله تعالى ثم محلها إلى البيت العتيق قلت له

سے پہلے اس کتاب میں اسناد کے ساتھ بیان کی ہے تو جب ان اوقات میں نماز جنازہ پڑھنا ممنوع ہے تو طواف کی نماز کا بھی یہی حکم ہوگا اسی طرح عصر کے بعد سورج کا رنگ بدلنے سے پہلے اور فجر کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے نماز جنازہ پڑھنا اور فوت شدہ نماز قضاء کرنا جائز ہے البتہ نفل پڑھنا مکروہ ہے اور طواف کی وجہ سے نماز واجب ہو جاتی ہے حتیٰ کہ اس کا وجوب نماز جنازہ کے وجوب (فرضیت) کی طرح ہو جاتا ہے — تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ اس (نماز طواف) کے وجوب کے بعد اس کا حکم وہی ہو جو فرض اور نماز جنازہ کا ہے جو فرض ہے پس نماز طواف ہر اس وقت پڑھی جا سکتی ہے جس میں وقت نماز جنازہ پڑھنا اور فوت شدہ نمازوں کی قضاء جائز ہے اور جن اوقات میں نماز جنازہ اور قضاء جائز نہیں ان میں یہ نماز بھی نہیں پڑھ سکتے — ہمارے نزدیک اس باب میں یہی قیاس ہے جیسے حضرت عطاء، حضرت ابراہیم اور حضرت مجاہد رضی اللہ عنہم نے فرمایا اور جس طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہے یہ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے قول کے خلاف ہے۔

حج کے محرم کا وقوف عرفات سے پہلے طواف کرنا

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں مجھے حضرت عطاء رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے جو شخص حج وغیرہ میں بیت اللہ شریف کا طواف کرتا ہے وہ اس کے ذریعے احرام سے نکل جاتا ہے (حضرت ابن جریج فرماتے ہیں) میں نے پوچھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات کہاں سے معلوم کی انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے

ب إنَّمَا ذٰلِكَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَاهُ قَبْلَ الْمُعَرَّفِ وَبَعْدَهُ قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَأْخُذُهَا مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَحِلُّوا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ لَهَا لِي غَيْرَ مَرَّةٍ۔

۱۴۵۴۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عُرْوَةَ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَضْلَلْتَ النَّاسَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ وَمَا ذَاكَ يَا عُرَيَّةُ قَالَ تُفْتِي النَّاسَ أَنَّهُمْ إِذَا طَافُوا بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلُّوا وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَجِيئَانِ مُلَبِّيَيْنِ بِالْحَجِّ فَلَا يَزَالَانِ مُحْرِمَيْنِ إِلَى يَوْمِ النَّحْرِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِهٰذَا ضَلَلْتُمْ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُحَدِّثُونِي عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ عُرْوَةُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانَا أَعْلَمَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ۔

۱۴۵۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَسَّانَ الرَّقَاشِيَّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ يَا أَبَا عَبَّاسٍ مَا هٰذِهِ الْفُتْيَا الَّتِي قَدْ تَفَشَّغَتْ عَنْكَ أَنَّ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ قَالَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ زَعَمْتُمْ۔

۱۴۵۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالُوا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقَ ابْنَ شِهَابٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُنِيخٌ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ

اس ارشاد گرامی ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ۔ سے ... ہیں) میں نے کہا یہ تو عرفات میں ٹھہرنے کے بعد کا حکم ہے تو انہوں نے ... یا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک یہ وقوف عرفات سے پہلے اور بعد دونوں طرح ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سرکار دو عالم ...

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا اے ابن عباس آپ نے لوگوں کو بہکا دیا انہوں نے پوچھا اے عریہ (عروہ) وہ کیسے فرمایا آپ لوگوں کو فتویٰ دیتے ہیں کہ وہ بیت اللہ شریف کے طواف کے بعد محرم نہیں رہتے حالانکہ حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما حج کا تلبیہ کہتے ہوئے آتے تو قربانی کے دن تک محرم رہتے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اسی وجہ سے تم بھٹک گئے ہیں تم سے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل بیان کرتا ہوں اور تم مجھ سے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کا عمل بیان کرتے ہو اور حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ کی نسبت حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہما ...

حضرت شعبہ فرماتے ہیں مجھے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے بتایا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو حسان رقاشی سے سنا کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں عرض کیا اے ابن عباس! یہ کیا فتویٰ ہے جو آپ کی جانب سے مشہور ہوا کہ بیت اللہ شریف کا طواف کرنے والا احرام سے نکل آتا ہے۔ انہوں نے فرمایا تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اگرچہ تمہارے خیال میں یہ مکروہ ہو۔

حضرت طارق بن شہاب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ وادی بطحاء میں قیام فرما تھے آپ نے فرمایا تم نے کس چیز کے ساتھ احرام باندھا ہے میں نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح احرام باندھا ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اچھا کیا بیت اللہ شریف کا طواف کرو، صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرو پھر احرام کھول دو (فرماتے ہیں) میں نے اسی طرح کیا پھر میں قبیلہ

لما أهللت قال قلت أهللت كإهلال النبي
صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم قد أحسنت طف بالبيت وبين الصفا
والمروة ثم أحل ففعلت فأتيت امرأة من قيس
ففلت رأسي فكنت أفتي الناس بذلك حتى كان
زمان عمر ابن الخطاب فقال لي رجل يا عبد الله بن
قيس رويدا بعض فتياك فإنك لا تدري ما أحدث
أمير المؤمنين في النسك بعدك فقلت يا أيها الناس
من كنا أفتيناه فتيا فليتئد فإن أمير المؤمنين قادم
به فأتموا فلما قدم عمر أتيته فذكرت ذلك
له فقال إن نأخذ بكتاب الله يأمرنا بالتمام
وإن نأخذ بسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم
فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يحل حتى
بلغ الهدي محله -

۱۳۵۷ - حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا أسد بن
موسى قال ثنا حاتم بن إسمعيل المديني قال ثنا
جعفر بن محمد عن أبيه قال دخلنا على جابر بن عبد الله
فسألناه عن حجة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
إن رسول الله صلى الله عليه وسلم مكث تسع سنين
لم يحج ثم أذن في الناس في العاشرة أن رسول
الله صلى الله عليه وسلم حاج فقدم المدينة
بشر كثير يلتمس أن يأتم برسول الله صلى الله
عليه وسلم فخرجنا حتى إذا أتينا ذا الحليفة فصلى
رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد ثم ركب
القصواء حتى إذا استوت به على البيداء ورسول
الله صلى الله عليه وسلم بين أظهرنا وعليه ينزل
القرآن وهو يعرف تأويله ما عمل من شيء عملنا
به فأهل بالتوحيد وأهل الناس بهذا الذي
يهلون به ولم يرد رسول الله صلى الله عليه وسلم

قیس کی ایک عورت کے پاس آیا تو اس نے میرے سر سے جوئیں نکالیں چنانچہ میں لوگوں کو یہی فتویٰ دینے لگا حتیٰ کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا زمانۂ خلافت آیا تو ایک شخص نے مجھ سے کہا اے عبد اللہ بن قیس اپنے بعض فتویٰ کو چھوڑ دو تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے بعد حضرت امیر المومنین نے مناسک حج میں کیا طریقہ جاری کیا میں نے کہا اے لوگو جنہیں ہم فتویٰ دیا کرتے تھے انہیں صبر سے کام لینا چاہیے اس سلسلے میں امیر المومنین مقدم ہیں ان کی اتباع کرو جب آپ تشریف لائے تو میں نے آپ سے تذکرہ کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب کو اختیار کریں تو بے شک کتاب الٰہی ہمیں (مناسک حج کی) مکمل کرنے کا حکم دیتی ہے اور اگر ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو اپنائیں تو آپ نے اس وقت تک احرام نہیں کھولا جب تک قربانی کا جانور قربان گاہ تک نہ پہنچ گیا۔

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم (مدینہ طیبہ میں) نو سال ٹھہرے اور آپ نے حج نہیں فرمایا پھر دسویں سال لوگوں میں حج کا اعلان کیا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حج کرنے والے ہیں چنانچہ مدینہ طیبہ میں بہت سے لوگ آئے جو آپ کی اقتداء کرنا چاہتے تھے پھر ہم نکلے حتیٰ کہ ذوالحلیفہ میں آئے تو آپ نے مسجد میں دو رکعتیں ادا کیں پھر قصواء سواری پر سوار ہوئے۔ جب آپ کی سواری مقام بیداء میں پہنچی تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تھے اور آپ پر قرآن پاک نازل ہوتا تھا اور آپ اس کا مطلب سمجھتے تھے آپ نے جس بات پر عمل کیا ہم نے بھی اسی پر عمل کیا آپ نے صرف حج کا احرام باندھا اور صحابہ کرام نے بھی اسی کا احرام باندھا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مزید کسی بات کا حکم نہیں دیا تھا۔ آپ نے اسی (حج) کا

شَيْئًا وَلَزِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلْبِيَتَهُ قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا آخِرَ طَوَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ قَالَ إِنِّي لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ وَلَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَحَلَّ النَّاسُ وَقَصَّرُوْا إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عُمْرَتُنَا هٰذِهِ لِعَامِنَا هٰذَا أَمْ لِلْأَبَدِ فَقَالَ فَشَبَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ فِي الْأُخْرٰى فَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ هٰكَذَا فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوْا إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ وَقَوْلُ سُرَاقَةَ هٰذَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَوَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِهِ عُمْرَتُنَا هٰذِهِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ لِلْأَبَدِ أَوْ لِعَامِنَا هٰذَا إِلَّا أَنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا يَعْرِفُوْنَ الْعُمْرَةَ فِيْمَا مَضٰى فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَيَعُدُّوْنَ ذٰلِكَ مِنْ أَفْجَرِ الْفُجُوْرِ فَأَجَابَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هِيَ لِلْأَبَدِ۔

۱۴۵۸- **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ سُؤَالَ سُرَاقَةَ وَلَا جَوَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ۔

۱۴۵۹- **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ لِأَرْبَعٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا طَافُوْا بِالْبَيْتِ

علیہ السلام فرمایا حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم صرف حج کی نیت کرتے تھے اور ہم عمرہ کو نہیں جانتے تھے حتی کہ جب مروہ کا آخری چکر تھا تو آپ نے فرمایا اگر مجھے وہ بات پہلے سے معلوم ہوتی جو اب معلوم ہوئی ہے (یعنی تمتع) تو میں ہدی نہ چلاتا اور اسے (حج کو) عمرہ میں بدل دیتا لہٰذا جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ (طواف کے بعد) احرام سے نکل کر اسے عمرہ میں بدل لے پس لوگوں نے احرام کھولا اور بال کٹوائے ماسوائے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان لوگوں کے جن کے ساتھ ہدی تھی حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ کیا ہمارا یہ عمرہ اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے (راوی فرماتے ہیں) سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر فرمایا عمرہ حج میں اسی طرح (انگلیوں کی طرح) داخل ہو گیا ہے پس سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اور جن لوگوں کے

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال اور ان کو آپ کے جواب میں اس بات کا احتمال ہے کہ ان کی مراد یہ ہو کہ حج کے مہینوں میں ہمارا یہ عمرہ ہمیشہ کے لیے ہے یا صرف اسی سال کے لیے؟ کیونکہ اس سے پہلے ان کے ہاں حج کے مہینوں میں عمرہ معروف نہیں تھا بلکہ وہ اسے بہت بڑا گناہ سمجھتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ ہمیشہ کے لیے یہی حکم ہے۔

حضرت ابن ہاد حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ کے سوال اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب کا ذکر نہیں کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چار ذوالحجہ کو مکہ مکرمہ تشریف لائے جب بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا مروہ کے درمیان سعی کر چکے تو آپ نے فرمایا اسے عمرہ میں بدل دو جب آٹھویں ذوالحجہ

وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْهَا عُمْرَةً فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ لَبُّوْا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ قَدِمُوْا فَطَافُوْا بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُوْفُوْا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

کا دن ہوا تو انہوں نے (حج کا احرام باندھا) تلبیہ کہا اور قربانی کے دن عرفات سے واپس آ کر بیت اللہ شریف کا طواف کیا لیکن صفا مروہ کے درمیان چکر نہیں لگائے۔

۱۴۶۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ صَبِيْحَةَ رَابِعَةٍ فَاَمَرَنَا اَنْ نَحِلَّ قُلْنَا اَيُّ حِلٍّ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ فَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَصَنَعْتُ مِثْلَ الَّذِيْ تَصْنَعُوْنَ۔

حضرت عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم چار ذوالحجہ کی صبح رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ کرمہ آئے تو آپ نے ہمیں احرام کھولنے کا حکم دیا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! احرام سے کس قسم کا باہر ہونا مراد ہے آپ نے فرمایا مکمل طور پر باہر ہو جاؤ (یعنی جو کچھ احرام کی وجہ سے حرام تھا اب وہ سب کچھ حلال ہے) اگر مجھے پہلے سے اس بات کا علم ہوتا جس کا اب علم ہوا تو میں اسی طرح کرتا۔

۱۴۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرُّعَيْنِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ سَاَلَ النَّاسَ بِمَاذَا اَحْرَمْتُمْ فَقَالَ اُنَاسٌ اَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ وَقَالَ آخَرُوْنَ قَدِمْنَا مُتَمَتِّعِيْنَ وَقَالَ آخَرُوْنَ اَهْلَلْنَا بِاِهْلَالِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ قَدِمَ وَلَمْ يَسُقْ هَدْيًا فَلْيَحْلِلْ فَاِنِّيْ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ اَسُقِ الْهَدْيَ حَتّٰى اَكُوْنَ حَلَالًا فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ يَا رَسُوْلَ اللهِ عُمْرَتُنَا هٰذِهٖ لِعَامِنَا اَمْ لِلْاَبَدِ فَقَالَ بَلْ لِاَبَدِ الْاَبَدِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حجۃ الوداع کے موقع پر جب ہم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ کرمہ آئے تو آپ نے لوگوں سے پوچھا کہ تم نے کس کا احرام باندھا ہے بعض صحابہ کرام نے جواب دیا کہ ہم نے حج کا احرام باندھا ہے کچھ نے بتایا کہ ہم نے تمتع کیا ہے جبکہ بعض دوسرے صحابہ کرام نے عرض کیا کہ ہم نے اسی چیز کا احرام باندھا ہے جس کا آپ نے باندھا ہے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جو شخص ہدی کے بغیر آیا ہے وہ احرام کھول دے اگر مجھے وہ بات پہلے معلوم ہو جاتی جس کا اب علم ہوا ہے تو میں ہدی نہ چلاتا حتی کہ احرام کھول دیتا۔ حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہمارا یہ عمرہ اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہے۔

۱۴۶۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّهُ قَالَ اَهَلَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلَلْنَا مَعَهُ بِالْحَجِّ خَالِصًا حَتّٰى اِذَا قَدِمْنَا مَكَّةَ رَابِعَةً

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ہمراہ ہم نے بھی صرف حج کا احرام باندھا حتی کہ جب چار ذوالحجہ کو مکہ کرمہ میں آئے تو ہم نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور صفا مروہ کے درمیان سعی کی پھر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ذی الحجة فطفنا بالبیت وبالصفا والمروة ثم
امر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من لم یکن
ساق هدیا ان یحل قال ولم یعزم فی امر النساء
قال جابر فقلنا نترکن حتی اذا لم یکن بیننا وبین
عرفة الا خمس لیال امرنا ان نحل فنأتی عرفات
والمذی یقطر من مذاکیرنا ولم یحلل هو فکان
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قد ساق الهدی
فبلغ قولنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقام
فخطب الناس فحمد اللّٰہ واثنی علیہ ثم ذکر الذی
بلغہ من قولهم فقال لقد علمتم انی اصدقکم
واتقاکم للّٰہ وابرکم ولولا انی سقت الهدی
احللت ولو استقبلت من امری ما استدبرت
ما اهدیت قال جابر فسمعنا واطعنا فحللنا۔

١٣٦٣۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا مکی قال ثنا
ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر انہ سمع جابرا
وهو یخبر عن حجة النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال
امرنا بعد ما طفنا ان نحل وقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ
علیہ وسلم اذا اردتم ان تنطلقوا الی منی
فاهلوا فاهللنا من البطحاء۔

١٣٦٤۔ حدثنا محمد بن عبد اللّٰہ بن میمون قال ثنا
الولید بن مسلم عن الاوزاعی عن عطاء انہ سمعہ
یحدث عن جابر بن عبد اللّٰہ قال اهللنا مع رسول
اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بذی الحلیفة بالحج خالصا
لا نخلطہ بعمرة فقدمنا مکة لاربع لیال خلون
من ذی الحجة فلما طفنا بالبیت وسعینا بین
الصفا والمروة امرنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ
وسلم ان نجعلها عمرة وان نحل الی النساء فقلنا
لیس بیننا وبین عرفة الا خمس لیال فنخرج الیها
وذکرنا تقطر منیا فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ

کہ جس نے ہدی نہیں چلائی وہ احرام کھول دے لیکن آپ نے عورتوں سے جانے کے بارے میں کچھ نہ بتایا حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے سوچا کہ اب عرفات سے جانے میں صرف پانچ دن باقی ہیں تو ہمیں احرام کھولنے کا حکم دیا گیا ہے تو کیا ہم عورتوں سے جماع کر کے عرفات میں جائیں گے۔ حضور سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام نہیں کھولا کیونکہ آپ نے ہدی چلائی تھی۔ آپ تک ہماری بات پہنچ گئی۔ آپ نے کھڑے ہو کر صحابہ کرام کو خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد صحابہ کرام کی اس بات کا ذکر فرمایا جو آپ تک پہنچی تھی۔ آپ نے فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ میں تم سب سے زیادہ سچا، متقی اور نیکوکار ہوں اگر میں نے ہدی نہ چلائی ہوتی تو احرام کھول دیتا اور اگر مجھے وہ بات پہلے معلوم ہو جاتی جس کا اب علم ہوا ہے تو ہدی نہ چلاتا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے پس ہم نے سنا اور اطاعت کرتے ہوئے احرام کھول دیا۔

حضرت ابوالزبیر فرماتے ہیں انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں بتا رہے تھے کہ جب ہم طواف کر چکے تو ہمیں احرام کھولنے کا حکم دیا گیا اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم منیٰ جانے کا ارادہ کرو تو احرام باندھ لینا چنانچہ ہم نے بطحاء سے احرام باندھا۔

حضرت اوزاعی، حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں انھوں نے ان سے سنا وہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ذوالحلیفہ سے صرف حج کا احرام باندھا اس میں عمرہ شامل نہ کیا۔ چار ذوالحجہ کو ہم مکہ مکرمہ پہنچے جب ہم بیت اللہ شریف اور صفا مروہ کے درمیان سعی کر چکے تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس احرام کو عمرہ میں بدل لینے کا حکم فرمایا نیز یہ کہ ہمارے لیے عورتوں کے پاس جانا جائز ہے ہم نے سوچا کہ ابھی ذوالحجہ تک پانچ راتیں باقی ہیں تو کیا ہم عرفات کی طرف عورتوں سے ہم بستری کر کے جائیں گے۔ رسول اکرم

الله عليه وسلم انى لا بركم واصدقكم ولولا الهدى لحللت فقام سراقة بن مالك بن جعشم فقال يا رسول الله متعتنا هذه لعامنا هذا ام للابد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا بل لابد الابد.

فكان سؤال سراقة لرسول الله صلى الله عليه وسلم المذكور فى هذا الحديث انما هو على المتعة اى انا قد صدرت حجتنا التى كنا دخلنا فيها اولا عمرة ثم قد احرمنا بعد حلنا منها لحجة فصرنا متمتعين فمتعتنا هذه لعامنا هذا خاصة فلا نفعل ذلك فيما بعد ام للابد فنتمتع بالعمرة الى الحج كما تمتعنا فى عامنا هذا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بل للابد وليس ذلك على ان لهم فيما بعد ان يحلوا من حجة قبل عرفة لطوافهم بالبيت وسعيهم بين الصفا والمروة وسنذكر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما بعد هذا من هذا الكتاب ما يدل على ان ذلك الاحلال الذى كان منهم قبل عرفة خاصا لهم ليس لمن بعدهم ونضعه فى موضعه ان شاء الله تعالى.

۱۴۶۵ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد قال ثنا حميد عن بكر بن عبد الله عن ابن عمر ان النبى صلى الله عليه وسلم واصحابه قدموا مكة ملبين بالحج فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شاء ان يجعلها عمرة الا من كان معه الهدى.

۱۴۶۶ - حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا ابو عوانة عن منصور عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت خرجنا ولا نرى الا انه الحج فلما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة طاف ولم يحل وكان معه الهدى فطاف

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بےشک میں تم سب سے زیادہ متقی اور سچا ہوں اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول دیتا حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارا یہ تمتع اسی سال کے ساتھ خاص ہے یا ہمیشہ؟

تو اس حدیث میں مذکور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ کا سوال تمتع کے بارے میں تھا یعنی ہم نے جو حج شروع کیا تھا وہ عمرہ میں بدل گیا پھر ہم نے احرام کھولنے کے بعد دوبارہ حج کے لیے احرام باندھا تو ہم متمتع ہو گئے تو کیا ہمارا یہ تمتع اسی سال کے ساتھ خاص ہے آئندہ ہم ایسا نہ کریں یا ہم ہمیشہ حج کے ساتھ عمرہ کا نفع اٹھا سکتے ہیں جس طرح ہم نے اس سال کیا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ یہ حکم ہمیشہ کے لیے ہے لیکن یہ بات نہیں کہ وہ آئندہ بھی بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا مروہ کے درمیان سعی کر کے یوم عرفہ سے پہلے حج کا احرام کھول دیں۔ عنقریب ہم اسی باب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہوئے روایت کریں گے کہ عرفات میں جانے سے پہلے احرام کھولنا ان حضرات کے ساتھ خاص تھا بعد والوں کو اس کی اجازت نہیں ہم یہ بات اپنی جگہ پر ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام حج کا تلبیہ کہتے ہوئے مکہ مکرمہ آئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! جو شخص چاہے اسے عمرہ میں بدل دے ماسوا ان لوگوں کے جن کے ساتھ ہدی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں ہم صرف حج کے لیے نکلے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ نے طواف کیا اور احرام نہ کھولا کیونکہ آپ کے ساتھ ہدی تھی۔ آپ کے ساتھ ازواج مطہرات اور صحابہ کرام نے بھی طواف کیا اور جن کے ساتھ ہدی نہ تھی انھوں نے

من معه من نسائه واصحابه فحل منهم من لم يكن معه الهدى۔

١٤٦٧ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج بن المنهال قال ثنا يزيد بن زريع قال ثنا داود عن ابى نضرة عن ابى سعيد الخدرى قال خرجنا من المدينة نصرخ بالحج صراخا فلما قدمنا طفنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلوها عمرة الا من كان معه الهدى فلما كان عشية عرفة اهللنا بالحج۔

١٤٦٨ - حدثنا نصر بن مرزوق قال ثنا الخصيب قال ثنا وهيب عن منصور عن عبد الرحمن عن امه عن اسماء بنت ابى بكر قالت قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه مهلين بالحج وكان مع الزبير الهدى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاصحابه من لم يكن معه الهدى فليحلل قالت فلم يكن معى عامئذ هدى فاحللت

١٤٦٩ - حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا حبان بن هلال قال ثنا وهيب قال ثنا ايوب عن ابى قلابة عن انس ان النبى صلى الله عليه وسلم صلى الظهر بالمدينة اربعا وصلى العصر بذى الحليفة ركعتين وبات بها حتى اصبح فلما صلى الصبح ركب راحلته فلما انبعثت به سبح وكبر حتى اذا استوت به على البيداء جمع بينهما فلما قدمنا مكة امرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يحلوا فلما كان يوم التروية اهلوا بالحج۔

١٤٧٠ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا مكى بن ابراهيم قال ثنا عبيد الله بن ابى حميد عن ابى المليح عن معقل بن يسار قال حججنا مع النبى

احرام کھول دیا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم مدینہ طیبہ سے حج کے لیے آواز بلند کرتے ہوئے (تلبیہ کہتے ہوئے) نکلے جب مکہ مکرمہ آئے تو طواف کیا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو عمرہ میں بدل دو سوائے ان لوگوں کے جن کے ساتھ ہدی ہے پھر عرفہ کی شام (۸ ذوالحجہ) کو ہم نے حج کا احرام باندھا۔

حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام حج کا احرام باندھے ہوئے آئے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہدی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول دے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس سال میرے ساتھ ہدی نہ تھی پس میں نے احرام کھول دیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں ظہر کی چار رکعات پڑھیں ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعات ادا کیں اور صبح تک وہاں رات گذاری۔ نماز فجر ادا کرنے کے بعد آپ اپنی سواری پر سوار ہوئے جب وہ کھڑی ہوئی تو آپ نے تسبیح وتکبیر کہی یہاں تک کہ جب آپ کی سواری بیداء میں پہنچی تو آپ نے (حج وعمرہ) دونوں کا تلبیہ کہا جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو احرام کھولنے کا حکم دیا آٹھویں ذوالحجہ کو انھوں نے پھر حج کا احرام باندھا

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے کپڑے اتارتے ہوئے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْنَا عَائِشَةَ تَبْكِيْ عِنْدَهَا فَقَالَ لَهَا مَا لَكِ قَالَتْ أُنْبِئْتُ أَنَّكَ قَدْ أَحْلَلْتَ وَأَحْلَلْتَ أَهْلَكَ فَقَالَ أَحَلَّ مَنْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَأَمَّا نَحْنُ فَلَمْ نَحِلَّ لِأَنَّ مَعَنَا هَدْيًا حَتّٰى نَبْلُغَ عَرَفَاتٍ۔

بيان المسئلة

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَلَّدُوْهَا وَقَالُوْا مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ وُقُوْفِهِ بِعَرَفَةَ وَلَمْ يَكُنْ سَاقَ هَدْيًا فَقَدْ حَلَّ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَيْسَ لِأَحَدٍ دَخَلَ فِيْ حَجَّةٍ أَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا إِلَّا بِتَمَامِهَا وَلَا يُحِلُّهُ مِنْهَا شَيْءٌ قَبْلَ يَوْمِ النَّحْرِ مِنْ طَوَافٍ وَلَا غَيْرِهِ وَقَالُوْا أَمَّا مَا ذَكَرْتُمُوْهُ مِنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ فَهٰذَا فِي الْهَدْيِ لَيْسَ فِي الْحَاجِّ وَمَعْنَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ هٰهُنَا هُوَ الْحَرَمُ كُلُّهُ كَمَا قَالَ فِي الْآيَةِ الْأُخْرٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَالْحَرَمُ هُوَ مَحِلُّ الْهَدْيِ لِأَنَّهُ يُنْحَرُ فِيْهِ فَأَمَّا بَنُوْ آدَمَ فَإِنَّمَا مَحِلُّهُمْ فِيْ حَجِّهِمْ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَمَّا مَا احْتَجُّوْا بِهِ مِنَ الْآثَارِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَمْرِهِ أَصْحَابَهُ بِالْحِلِّ مِنْ حَجِّهِمْ بِطَوَافِهِمُ الَّذِيْ طَافُوْهُ قَبْلَ عَرَفَةَ فَإِنَّ ذٰلِكَ عِنْدَنَا كَانَ خَاصًّا لَهُمْ فِيْ حَجَّتِهِمْ تِلْكَ دُوْنَ سَائِرِ النَّاسِ بَعْدَهُمْ۔

۱۴۷۱۔ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ أَبِيْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ رَبِيْعَةَ ابْنِ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ فَسْخَ حَجِّنَا هٰذَا لَنَا خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ بَلْ لَكُمْ خَاصَّةً۔

۱۴۷۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

[illegible]

[illegible]

پایا۔ آپ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ نے احرام کھول دیا اور گھر والوں کو اس بات کا حکم فرمایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا وہ شخص احرام کھولے جس کے ساتھ ہدی نہ ہو لیکن ہم عرفات جانے سے پہلے

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان آثار پر عمل کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص عرفات میں وقوف سے پہلے بیت اللہ شریف کا طواف کرے اور اس نے ہدی نہ چلائی ہو تو وہ احرام کھول سکتا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص حج شروع کرتا ہے وہ اسے مکمل کیے بغیر نہیں چھوڑ سکتا۔ وقوف عرفات سے پہلے طواف وغیرہ کسی عمل کی بنیاد پر بھی وہ احرام نہیں کھول سکتا وہ کہتے ہیں جو کچھ تم نے ارشاد خداوندی "پھران کا قربانی کا گاہ گھر (خانہ کعبہ) تک پہنچنا ہے" قربانی کے جانوروں کے بارے میں ہے حاجی کے بارے میں نہیں اور یہاں بیت عتیق سے تمام حرم مراد ہے جیسا کہ دوسری آیت "یہاں تک کہ ہدی اپنی قربان گاہ تک پہنچ جائے" میں ہے پس حرم ہدی کا منتہیٰ ہے کیونکہ اسے وہاں ذبح کیا جاتا ہے لیکن حج کی صورت میں انسانوں کا منتہیٰ قربانی کا دن ہے۔ اور پہلے گروہ نے جن مذکورہ بالا روایات سے استدلال کیا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو وقوف عرفات سے پہلے طواف کے باعث حج کا احرام کھولنے کا حکم دیا تو ہمارے نزدیک یہ ان صحابہ کرام کے حج کے ساتھ

اس کی دلیل یہ ہے حضرت ابن بلال حضرت ابن حارث سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! بتائیے ہمارا حج کو فسخ کرنا ہمارے ساتھ خاص ہے یا عام لوگوں کے لیے بھی ہے آپ نے فرمایا بلکہ تمہارے ساتھ خاص ہے۔

حضرت ابوداؤد فرماتے ہیں میں نے حضرت ربیعہ

قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا منصور قال ثنا الدراوردي قال سمعت ربيعة بن ابي عبد الرحمن يحدث عن الحارث بن بلال بن الحارث المزني عن ابيه مثله۔

بن عبدالرحمٰن سے سنا وہ حضرت حارث بن بلال بن حارث مزنی سے اور وہ اپنے والد سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٤٧٣- حدثنا ابن ابي عمران قال ثنا اسحق بن ابي اسرائيل قال انا عيسى بن يونس عن يحيى بن سعيد الانصاري عن المرقع بن صيفي عن ابي ذر قال انما كان فسخ الحج للركب الذين كانوا مع النبي صلى الله عليه وسلم۔

حضرت یحییٰ بن سعید انصاری، حضرت مرقع بن صیفی سے اور وہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا حج کو فسخ کرنا ان سواروں کے لیے تھا جو سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔

١٤٧٤- حدثنا فهد قال ثنا عبد الله بن صالح قال حدثني الليث عن يحيى بن سعيد عن المرقع الاسدي عن ابي ذر الغفاري انه قال ما امرنا به رسول الله صلى الله عليه وسلم حين دخلنا مكة ان نجعلها عمرة ونحل من كل شيء ان تلك كانت لنا خاصة رخصة من رسول الله صلى الله عليه وسلم دون الناس۔

حضرت مرقع اسدی، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا جب ہم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حج کو عمرہ میں بدلنے اور (احرام کی وجہ سے حرام ہونے والی) تمام باتوں کے حلال ہونے کا حکم فرمایا تو یہ آپ کی طرف سے صرف ہمارے لیے رخصت تھی باقی لوگوں کے لیے یہ حکم نہیں۔

١٤٧٥- حدثنا فهد قال ثنا محمد بن سعيد قال ثنا حفص هو ابن غياث عن يحيى بن سعيد قال حدثني المرقع الاسدي قال قال ابو ذر لا والذي لا اله غيره ما كان لاحد ان يهل بحجة ثم يفسخها بعمرة الا الركب الذين كانوا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

حضرت مرقع اسدی فرماتے ہیں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ حج کا احرام باندھنے کے بعد اسے فسخ کرکے عمرہ میں بدل دے سوائے اس دستہ کے جو سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔

١٤٧٦- حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا عبد الوهاب عن يحيى بن سعيد قال اخبرني المرقع عن ابي ذر قال ما كان لاحد بعدنا ان يحرم بالحج ثم يفسخه بعمرة۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمارے بعد کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ حج کا احرام باندھ کر پھر اسے عمرہ میں بدل دے۔

١٤٧٧- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن عبد الاكرم عن ابراهيم التيمي عن ابيه انه قال في متعة الحج ليست لكم ولستم

حضرت ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے حج تمتع کے بارے میں فرمایا کہ یہ تمہارے لیے نہیں اور نہ ہی تمہارا اس کے ساتھ کوئی تعلق ہے

منہا الی شیء۔

۱۴۷۸- حدثنا فهد هو ابن سليمان قال ثنا عمر بن حفص بن غياث قال ثنا ابي قال ثنا الاعمش قال حدثني ابراهيم التيمي عن ابيه قال قال ابو ذر انما كانت المتعة لنا خاصة اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم متعة الحج۔

۱۴۷۹- حدثنا ابو بشر الرقي قال ثنا شجاع ابن الوليد عن سليمان بن مهران وهو الاعمش فذكر باسناده مثله وزاد يعني الفسخ۔

۱۴۸۰- حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا الحجاج قال ثنا ابو عوانة عن معاوية بن اسحق عن ابراهيم التيمي عن ابيه قال سئل عثمان بن عفان عن متعة الحج فقال كانت لنا ليست لكم۔

۱۴۸۱- حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا ابو عوانة وصالح بن موسى الطلحي عن معاوية بن اسحق فذكر باسناده مثله غير انه قال سئل عثمان او سألته۔

۱۴۸۲- حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا يزيد بن زريع قال ثنا داؤد قال ثنا ابو نضرة انه سمع ابا سعيد الخدري يقول قام عمر رضي الله عنه خطيبا حين استخلف فقال ان الله عز وجل كان رخص لنبيه صلى الله عليه وسلم ما شاء الا وان نبي الله صلى الله عليه وسلم قد انطلق به فاحصنوا فروج هذه النساء واتموا الحج والعمرة لله كما امركم۔

۱۴۸۳- حدثنا فهد قال ثنا احمد بن يونس قال ثنا ابو شهاب عن داؤد بن هند عن ابي نضرة عن ابي سعيد الخدري قال قدمنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم نصرخ بالحج صراخا فلما

حضرت ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حج تمتع ہمارے یعنی صحابہ کرام کے ساتھ خاص تھا۔

حضرت شجاع بن ولید، حضرت سلیمان بن مہران یعنی حضرت اعمش رضی اللہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ کیا کہ فسخ حج جائز نہیں۔

حضرت ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے حج تمتع کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا وہ ہمارے لیے تھا تمہارے لیے نہیں ہے۔

حضرت ابوعوانہ اور صالح بن موسیٰ طلحی نے حضرت معاویہ بن اسحاق سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا یا (فرمایا) میں نے ان سے پوچھا۔

حضرت ابونضرہ سے مروی ہے انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو کچھ چاہا اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کی اجازت مرحمت فرمائی سنو! اللہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس (اجازت) کے ساتھ تشریف لے گئے پس تم ان عورتوں کی شرمگاہوں کی حفاظت کرو اور جس طرح آپ نے حکم دیا حج اور عمرہ کو مکمل کرو۔

حضرت ابونضرہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کے لیے تلبیہ کہتے ہوئے نکلے مکہ مکرمہ پہنچے تو بیت اللہ شریف کا طواف

قد متأملة طفنا بالبيت و بالصفا والمروة فلما كان يوم التروية أحرمنا بالحج فلما كان عمر قال إن الله عز وجل كان يرخص لنبيه صلى الله عليه وسلم فيما شاء فأتموا الحج والعمرة۔

قال أبو جعفر ويدخل في هذا أيضا حديث أبي موسى الذي قد ذكرناه في أول هذا الباب۔

۱۴۸۴- **حدثنا** ابن أبي داود قال ثنا سليمن بن حرب قال ثنا حماد عن عاصم عن أبي نضرة عن جابر قال متعتان فعلناهما على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عنهما عمر فلن نعود إليهما۔

۱۴۸۵- **حدثنا** محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا عبد الوهاب عن يحيى بن سعيد قال أخبرني كثير بن عبد الله رجل من مزينة عن بعض أجداده أو أعمامه أنه قال ما كان لأحد بعدنا أن يحرم بالحج ثم يفسخه بعمرة۔

۱۴۸۶- **حدثنا** ابن أبي داود قال ثنا إسحق بن محمد الفروي قال ثنا محمد بن حفص عن كثير بن عبد الله عن بكر بن عبد الرحمن عن عبد الله بن هلال صاحب النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

فقد بين رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما ذكرنا عنه في هذه الآثار أن ذلك الفسخ الذي كان أمر به أصحابه خاصا لهم ليس لأحد من الناس بعدهم وخلطنا بما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك ما رويناه عمن ذكرنا في هذا الفصل من أصحابه لأن ذلك عندنا مما لا يجوز أن يكونوا قالوه إلا رأيا إنما قالوه من جهة ما وقفوا عليه فهم فيما قالوا في ذلك كمن أضاف إلى النبي صلى الله عليه وسلم

کیا اور صفا مروہ کے درمیان سعی کی پھر آٹھویں ذوالحجہ کو ہم نے احرام باندھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دور ہوا تو انھوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ جو کچھ چاہتا ہے اپنے نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کی اجازت مرحمت فرماتا ہے پس تم حج اور عمرہ کو پورا کرو۔ —— حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت جسے ہم

حضرت ابونضرہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہم دو متعے کرتے تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے ہمیں ان دونوں سے روک دیا پس ہم ان کی طرف نہیں لوٹیں گے۔

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھے کثیر بن عبداللہ نے بتایا انھوں نے قبیلہ مزنیہ کے ایک شخص سے روایت کیا اس نے اپنے ایک دادا یا چچا سے روایت کیا انھوں نے فرمایا کہ ہمارے بعد کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ حج کا احرام باندھ کر

حضرت کثیر بن عبداللہ، حضرت بکر بن عبدالرحمن سے اور وہ صحابی رسول حضرت عبداللہ بن ہلال رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کیا۔

تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے جو روایات ہم نے ذکر کی ہیں ان میں آپ نے بیان فرمایا کہ آپ نے صحابہ کرام کو جس فسخ حج کا حکم دیا تھا وہ ان کے ساتھ خاص تھا بعد والوں کے لیے یہ جائز نہیں تو ہم نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات میں اس روایت کو بھی ملا دیا جو صحابہ کرام سے مروی ہے اور ہم نے انھیں اس باب کے شروع میں ذکر کیا کیونکہ ہمارے نزدیک یہ ان باتوں میں سے ہے کہ صحابہ کرام کے لیے اپنی رائے سے کچھ کہنا جائز نہیں۔ انھوں نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مطلع ہونے کے بعد یہ قول کیا تو گویا انھوں نے

عليه وسلم **فقد** ثبت بتصحيح هذه الآثار أن الخروج بالحج لا يكون إلا بالطواف بالبيت.

١٤٨٧ - **وقد** أنكر قوم فسخ الحج وذكروا في ذلك ما حدثنا أحمد بن داود قال ثنا يعقوب بن حميد بن كاسب قال ثنا عبد الله بن رجاء عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم حجاجاً فما حللنا من شيء أحرمنا به حتى كان يوم النحر.

فمن الحجة على من احتج بهذا أن يكون عبد الله قد روى عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه قدموا مكة ملبين بالحج فقال من شاء أن يجعلها عمرة فليفعل إلا من كان معه الهدي وقد ذكرنا ذلك بإسناده في هذا الباب **ففي** هذا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم جعل لهم أن يحلوا إن شاؤوا إلا أنه عزم عليهم بذلك فيجوز أن يكونوا لم يحلوا وقد كان لهم أن يحلوا فقد عاد ذلك إلى فسخ الحج لمن شاء أن يفسخه إلى عمرة.

١٤٨٨ - **وقد** روي عن عائشة أيضاً في ذلك ما حدثنا ابن مرزوق قال ثنا بشر بن عمر قال ثنا مالك عن محمد بن عبد الرحمن ابن نوفل عن عروة بن الزبير عن عائشة قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام حجة الوداع فمنا من أهل بعمرة ومنا من أهل بحج وعمرة ومنا من أهل بالحج وأهل رسول الله صلى الله عليه وسلم بالحج فأما من أهل بعمرة فحل وأما من أهل بالحج أو جمع الحج والعمرة فلم يحلوا حتى كان يوم النحر.

اسے آپ کی طرف ہی منسوب کیا۔ —— تو ان روایات کی تصحیح سے ثابت ہوا کہ بیت اللہ شریف کا طواف کیے بغیر حج کے احرام سے نکلنا جائز نہیں۔ —— ایک جماعت نے فسخ حج کا انکار کیا ہے انھوں نے یوں ذکر کیا حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے لیے نکلے تو قربانی کے دن تک ہم احرام سے نہ نکلے۔

اس حدیث سے استدلال کرنے والوں کے خلاف دلیل یہ ہے کہ حضرت بکر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام حج کا تلبیہ کہتے ہوئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے آپ نے فرمایا جو شخص اسے عمرہ میں بدلنا چاہے وہ ایسا کرے سوائے اس شخص کے جس کے ساتھ ہدی ہو۔ ہم نے یہ بات اسی باب میں سند کے ساتھ ذکر کی ہے۔ —— تو اس حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے انھیں اجازت دی کہ اگر وہ چاہیں تو احرام کھول سکتے ہیں مگر آپ نے انھیں تاکیداً فرمایا تو ہو سکتا ہے انھوں نے احرام نہ کھولا ہو حالانکہ انھیں کھولنے کی اجازت تھی تو یہ اس بات کی طرف رجوع ہے کہ جو شخص حج کو عمرہ میں بدلنا چاہے وہ حج کو فسخ کر سکتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے حضرت عروہ بن زبیر (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں ہم حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھ رکھا تھا۔ بعض نے حج و عمرہ دونوں کا اور بعض نے صرف حج کا احرام باندھا ہوا تھا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا تھا جس نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اس نے احرام کھول دیا اور جن لوگوں نے صرف حج یا حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا ہوا تھا۔ انھوں نے قربانی کے دن تک احرام نہ کھولا۔

فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عِنْدَهَا كَمَا كَانَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِى الْاٰثَارِ **وَ اَمَّا** وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ وَجَدْنَا الْاَصْلَ اَنَّ مَنْ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَطَافَ لَهَا وَسَعٰى اَنَّهُ قَدْ فَرَغَ مِنْهَا وَلَهُ اَنْ يَحْلِقَ وَيَحِلَّ هٰذَا اِذَا لَمْ يَكُنْ سَاقَ هَدْيًا وَرَاَيْنَاهُ اِذَا كَانَ قَدْ سَاقَ هَدْيًا لِمُتْعَةٍ فَطَافَ لِعُمْرَتِهٖ وَسَعٰى لَمْ يَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِهٖ حَتّٰى يَوْمِ النَّحْرِ يَحِلُّ مِنْهَا وَمِنْ حَجَّتِهٖ اِحْلَالًا وَاحِدًا وَبِذٰلِكَ جَاءَتِ السُّنَّةُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَوَابًا لِحَفْصَةَ لَمَّا قَالَتْ لَهٗ مَا بَالُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ تَحِلَّ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ اِنِّىْ لَبَّدْتُ رَاْسِىْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِىْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰى اَنْحَرَ فَكَانَ الْهَدْيُ الَّذِيْ سَاقَ لِمُتْعَتِهِ الَّتِيْ لَا يَكُوْنُ عَلَيْهِ فِيْهَا هَدْيٌ اِلَّا بِاَنْ يَحُجَّ بَعْدَهَا يَمْنَعُهٗ مِنْ اَنْ يَحِلَّ بِالطَّوَافِ حَتّٰى يَوْمِ النَّحْرِ لِاَنَّ عَقْدَ اِحْرَامِهٖ هٰكَذَا كَانَ اَنْ يَدْخُلَ فِىْ عُمْرَةٍ فَيُتِمَّهَا فَلَا يَحِلُّ مِنْهَا حَتّٰى يُحْرِمَ بِحَجَّةٍ ثُمَّ يَحِلُّ مِنْهَا وَمِنَ الْعُمْرَةِ الَّتِىْ قَدَّمَهَا قَبْلَهَا مَعًا وَكَانَتِ الْعُمْرَةُ لَوْ اَحْرَمَ بِهَا مُنْفَرِدَةً حَلَّ مِنْهَا بِفَرَاغِهٖ مِنْهَا اِذَا حَلَقَ وَلَمْ يَنْتَظِرْ بِهٖ يَوْمَ النَّحْرِ وَكَانَ اِذَا سَاقَ الْهَدْيَ لِحَجَّةٍ يُحْرِمُ بِهَا بَعْدَ فَرَاغِهٖ مِنْ تِلْكَ الْعُمْرَةِ بَقِىَ عَلٰى اِحْرَامِهٖ اِلٰى يَوْمِ النَّحْرِ فَلَمَّا كَانَ الْهَدْيُ الَّذِيْ هُوَ مِنْ سَبَبِ الْحَجِّ يَمْنَعُهُ الْاِحْلَالَ بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ قَبْلَ يَوْمِ النَّحْرِ كَانَ دُخُوْلُهٗ فِى الْحَجِّ اَحْرٰى اَنْ يَمْنَعَهٗ مِنْ ذٰلِكَ اِلٰى يَوْمِ النَّحْرِ **فَهٰذَا** هُوَ النَّظَرُ اَيْضًا عِنْدَنَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَاَبِىْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

تو ہو سکتا ہے ام المومنین رضی اللہ عنہا کے نزدیک یہ صورت ہو جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک تھی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا —— معانی روایات کی تصحیح کی بنیاد پر اس باب کا حکم یہ ہے —— اور غور و فکر کے طور پر اس کا بیان یوں ہے ہم نے ایک ضابطہ پایا کہ جس شخص نے عمرہ کا احرام باندھا اور اس کے لیے طواف اور سعی کی تو وہ اس سے فارغ ہو گیا اس کے لیے سر منڈانا اور احرام کھولنا جائز ہے۔ بشرطیکہ اس نے ہدی نہ چلائی ہو اور ہم دیکھتے ہیں کہ تمتع کے لیے ہدی چلانے کی صورت میں عمرہ کے لیے طواف اور سعی کرنے کے بعد وہ شخص قربانی کے دن تک عمرہ کے احرام سے نہیں نکل سکتا وہ حج اور عمرہ دونوں کے احرام سے بیک وقت نکلتا ہے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت اسی طرح ہے جب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ کیا وجہ ہے لوگوں نے عمرہ کا احرام کھول دیا اور آپ نے نہیں کھولا تو آپ نے فرمایا میں نے سر پر گوند لگایا اور ہدی کو قلادہ ڈالا (یعنی ہدی چلائی) ہے پس میں قربانی تک احرام نہیں کھولوں گا تو آپ نے تمتع کے لیے ہدی چلائی جو حج کے بغیر آپ پر لازم نہ تھی۔ اس کے باعث آپ نے طواف کے بعد احرام نہ کھولا حتی کہ قربانی کا دن آگیا کیونکہ آپ کے یوں احرام باندھنے سے ضروری ہو گیا کہ آپ عمرہ شروع کر کے اسے مکمل کریں اور احرام نہ کھولیں حتیٰ کہ حج کا احرام باندھیں پھر اس سے اور عمرہ سے جو اس سے پہلے تھا بیک وقت باہر آئیں۔ اور اگر آپ صرف عمرہ کا احرام باندھتے تو اس سے فارغ ہوتے ہی سر منڈانے کے بعد احرام کھول دیتے اور قربانی کے دن کا انتظار نہ کرتے اور جب آپ حج کے لیے ہدی چلاتے اور اس عمرہ سے فراغت کے بعد اس (حج) کا احرام باندھتے تو قربانی کے دن تک احرام برقرار رہتا پس جب حج کے سبب سے ہدی قربانی کے دن سے پہلے طواف کرنے کے بعد احرام کھولنے سے مانع ہے تو حج شروع کرنے کی وجہ سے زیادہ مناسب ہے کہ یوم نحر سے پہلے احرام نہ کھولے —— ہمارے نزدیک قیاس یہی ہے حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول بھی یہی ہے۔

بَابُ ۱۵۲ الْقَارِنِ كَمْ عَلَيْهِ مِنَ الطَّوَافِ لِعُمْرَتِهِ وَلِحَجَّتِهِ

قارن پر حج اور عمرہ کے کتنے طواف ہیں

۱۲۸۹۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْمَكِّيُّ قَالَا ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كَفَاهُ لَهُمَا طَوَافٌ وَاحِدٌ وَسَعْيٌ وَاحِدٌ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے حج اور عمرہ کو جمع کیا اسے ان دونوں کے لیے ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے پھر احرام نہ کھولے یہاں تک کہ دونوں سے اکٹھا احرام کھولے۔

بيان المسئلة

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالُوْا عَلَى الْقَارِنِ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ طَوَافٌ وَاحِدٌ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ مِنَ الطَّوَافِ غَيْرُهُ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يَطُوْفُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَيَسْعٰى لَهُمَا سَعْيًا وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ خَطَاٌ اَخْطَاَ فِيْهِ الدَّرَاوَرْدِيُّ فَرَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا اَصْلُهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَفْسِهِ هٰكَذَا رَوَاهُ الْحُفَّاظُ وَهُمْ مَعَ هٰذَا فَلَا يَحْتَجُّوْنَ بِالدَّرَاوَرْدِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَصْلًا فَكَيْفَ يَحْتَجُّوْنَ بِهِ فِيْ هٰذَا۔

۱۲۹۰۔ فَاَمَّا مَا رَوَاهُ الْحُفَّاظُ مِنْ ذٰلِكَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَمَا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا قَرَنَ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا فَاِذَا

بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے وہ کہتے ہیں حج اور عمرہ کو جمع کرنے والے قارن پر ایک طواف لازم ہے اس کے علاوہ اس پر کوئی طواف واجب نہیں۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ دونوں کے لیے الگ الگ طواف اور سعی کرے اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث میں غلطی واقع ہوئی ہے حضرت دراوردی (راوی) نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا، حالانکہ یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اپنا قول ہے۔ حفاظ حدیث نے اسی طرح روایت کیا ہے اس کے ساتھ ساتھ بات یہ ہے کہ وہ (پہلا گروہ) بواسطہ دراوردی عبید اللہ سے مروی حدیث سے بالکل استدلال نہیں کرتے تو اس سلسلے میں

جو کچھ حفاظ الحدیث نے اس سلسلے میں حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ یوں ہے۔ حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے تھے جب کوئی حج اور عمرہ کو ملائے تو دونوں کے لیے ایک طواف کرے اور اگر دونوں کو جدا جدا کرے تو ہر ایک کے لیے الگ الگ

فَرَنَّ طَافَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا طَوَافًا وَسَعْيًا۔

طواف اور سعی کرے۔

۱۴۹۱- **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَوَى أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَعُودُ مَعْنَاهُ إِلَى مَعْنَى مَا رَوَى الدَّرَاوَرْدِيُّ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت ایوب بن موسیٰ اور موسیٰ بن عقبہ نے حضرت نافع سے انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی حدیث روایت کی ہے جس کا مفہوم حضرت دراوردی کی روایت کے مفہوم جیسا ہے

۱۴۹۲- **وَقَدْ** ذَكَرَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ خَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ مُهِلًّا بِعُمْرَةٍ مَخَافَةَ الْحَصْرِ ثُمَّ قَالَ مَا شَأْنُهُمَا إِلَّا وَاحِدًا أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ قَرَنْتُ إِلَى عُمْرَتِي حَجَّةً ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَقَالَ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اور وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کرے ــــــ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ کی طرف عمرے کا احرام باندھ کر نکلے کیونکہ انہیں (راستے میں) رکاوٹ کا ڈر تھا پھر فرمایا ان دونوں کا معاملہ ایک جیسا ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کو حج سے ملا دیا ہے پھر آگے بڑھے اور دونوں کے لیے ایک طواف کیا اور فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا تھا۔

۱۴۹۳- **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ۔

حضرت موسیٰ بن عقبہ، حضرت نافع سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالُوا فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا مَا رَوَى الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

یہ حضرات فرماتے ہیں یہ حدیث، حضرت دراوردی کی اس روایت کے موافق ہو گئی جو انھوں نے حضرت عبیداللہ سے انھوں نے حضرت نافع سے انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی

۱۴۹۴- **قِيلَ** لَهُمْ فَكَيْفَ يَجُوزُ أَنْ تَقْبَلُوا هٰذَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ **وَقَدْ** حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَأَهْدَى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ۔

ان کو (جواباً) کہا جائے گا کہ تمہارا اسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قبول کرنا کیسے جائز ہے حالانکہ حضرت ابن شہاب کہتے ہیں مجھے حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر حج کے ساتھ عمرہ کا فائدہ اٹھایا (تمتع کیا) اور ذوالحلیفہ سے ہدی چلائی، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے عمرہ کا احرام باندھا پھر حج کا احرام باندھا اور صحابہ کرام نے آپ کے ہمراہ حج کے ساتھ عمرہ کا نفع اٹھایا۔

فهذا ابن عمر يخبر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كان في حجة الوداع متمتعا وانه بدأ فأحرم بالعمرة۔

١٢٩٥- وقد حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد قال انا حميد عن بكر بن عبد الله عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه قدموا مكة ملبين بالحج فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شاء فليجعلها عمرة الا من كان معه الهدى۔

فأخبر ابن عمر في حديث بكر هذا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قدم مكة وهو ملب بالحج وقد اخبر في حديث سالم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بدأ فأحرم بالعمرة فهذا معناه عندنا والله اعلم انه كان احرم اولا بحجة على انها حجة ثم فسخها فصيرها عمرة فلبى بالعمرة ثم تمتع بها الى الحج حتى يصح حديث سالم وبكر هذين ولا يتضادا اذ ان فسخ رسول الله صلى الله عليه وسلم الحج الذي كان فعله وامر به اصحابه هو بعد طوافهم بالبيت قد ذكرنا ذلك في باب فسخ الحج فاغنانا ذلك عن اعادته ههنا فاستحال بذلك ان يكون الطواف الذي كان رسول الله صلى الله عليه وسلم فعله للعمرة التي انقلبت اليها حجته مجزئا عنه من طواف حجته التي احرم بها بعد ذلك ولكن وجه ذلك عندنا والله اعلم انه لم يطف لحجته قبل يوم النحر لان الطواف الذي يفعل قبل يوم النحر في الحجة انما يفعل للقدوم لا لانه من صلب الحجة فاكتفى ابن عمر بالطواف الذي كان فعله بعد القدوم في عمرته عن اعادته في حجته

تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر متمتع تھے اور آپ نے پہلے عمرے کا احرام باندھا تھا۔

حضرت بکر بن عبداللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام حج کا تلبیہ کہتے ہوئے مکہ مکرمہ تشریف لائے تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاہے اسے عمرہ میں بدل دے، سوائے ان لوگوں کے جن کے ساتھ ہدی ہے۔

تو حضرت بکر بن عبداللہ کی حدیث میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ حج کا تلبیہ کہہ رہے تھے اور حضرت سالم رضی اللہ عنہ کی روایت میں انھوں نے بتایا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے آغاز عمرہ کے احرام سے کیا۔ ____ ہمارے نزدیک اس کا معنی یہ ہے اور اللہ تعالی بہتر جانتا ہے کہ آپ نے شروع میں صرف حج کا احرام باندھا پھر اسے توڑ کر عمرہ میں بدل دیا اور عمرہ کا تلبیہ کہا پھر اس کے ساتھ اس حج کا نفع اٹھایا جسے آپ نے کیا اور صحابہ کرام کو بھی حکم دیا اور یہ بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کے بعد کی بات ہے اسے ہم "فسخ حج" کے باب میں ذکر کر چکے ہیں یہاں اسے دوبارہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ پس ایسا نہیں ہو سکتا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا اس عمرہ کے لیے طواف جسے آپ نے حج سے (عمرہ میں) بدلا اس حج کے لیے بھی کفایت کرے جس کے لیے آپ نے بعد میں احرام باندھا لیکن ہمارے نزدیک اس کی یہ توجیہ ہو سکتی ہے اور اللہ تعالی بہتر جانتا ہے کہ آپ نے یوم نحر سے پہلے حج کا طواف نہیں کیا کیونکہ حج کی صورت میں قربانی کے دن سے پہلے جو طواف کیا جاتا ہے وہ طواف قدوم ہوتا ہے حج کے فرائض سے نہیں ہوتا۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس طواف (کے ذکر) پر اکتفا کیا جسے آپ نے (مکہ مکرمہ) تشریف لانے کے بعد اس عمرہ کی حالت میں کیا جسے آپ نے حج کو بدل کر اختیار کیا تھا۔

وَهٰذَا مِثْلُ مَا قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَيْضًا مِنْ فِعْلِهٖ۔

۱۴۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مَكَّةَ رَمَلَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاِذَا لَبّٰى مِنْ مَكَّةَ بِهَا لَمْ يَرْمُلْ بِالْبَيْتِ وَاَخَّرَ الطَّوَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اِلٰى يَوْمِ النَّحْرِ وَكَانَ يَرْمُلُ يَوْمَ النَّحْرِ۔

فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا اَحْرَمَ بِالْحَجَّةِ مِنْ مَكَّةَ لَمْ يَطُفْ لَهَا اِلٰى يَوْمِ النَّحْرِ فَكَذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِحْرَامِهٖ بِالْحَجَّةِ الَّتِيْ اَحْرَمَ بِهَا بَعْدَ فَسْخِ حَجَّتِهِ الْاُوْلٰى لَمْ يَكُنْ طَافَ لَهَا اِلٰى يَوْمِ النَّحْرِ فَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُكْمِ طَوَافِ الْقَارِنِ لِعُمْرَتِهٖ وَحَجَّتِهٖ شَيْءٌ وَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَيْضًا خَطَاُ الدَّرَاوَرْدِيِّ فِيْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الَّذِيْ وَصَفْنَاهُ۔

۱۴۹۷۔ وَاحْتَجَّ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى لِقَوْلِهِمْ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَاَنَا حَائِضٌ لَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَلَمَّا قَضَيْتُ

تو یہ بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے فعل کی طرح ہے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ مکرمہ تشریف لاتے تو صفا مروہ کے درمیان سعی کرتے اور جب مکہ مکرمہ ہی سے تلبیہ کہتے (احرام باندھتے) تو بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوئے رمل نہ کرتے اور صفا مروہ کے درمیان سعی کو قربانی کے دن تک مؤخر کرتے اور قربانی کے دن بھی رمل نہ کرتے۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ مکرمہ سے حج کا احرام باندھتے تو قربانی کے دن تک اس کے لیے طواف نہ کرتے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حج کے احرام کے بارے میں اسی طرح مروی ہے جس کے لیے آپ نے پہلا حج فسخ کرنے کے بعد احرام باندھا۔ آپ نے یوم نحر تک اس کے لیے طواف نہیں کیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جو کچھ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اس میں قارن کے طواف سے متعلق کوئی بات نہیں۔ جو کچھ ہم نے بیان کیا اس سے بھی حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں دراوردی کی خطا ثابت ہو گئی۔

پہلے قول کے قائلین اپنے موقف پر یوں بھی استدلال کرتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں ہم حجۃ الوداع کے موقع پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے تو ہم نے عمرے کا احرام باندھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس ہدی ہو اور وہ حج اور عمرہ کا احرام باندھے پھر احرام نہ کھولے حتیٰ کہ دونوں کا احرام بیک وقت کھولے (فرماتی ہیں) میں مکہ مکرمہ آئی تو حائضہ تھی میں نے بیت اللہ شریف کا طواف نہ کیا اور نہ ہی صفا مروہ کے درمیان سعی کی۔ میں نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا سر کے بال کھول دو اور کنگھی کرو پھر حج کا احرام باندھ لو اور عمرہ ترک کر دو (فرماتی ہیں) جب میں حج کر چکی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عبد الرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تنعیم کی طرف بھیجا تو میں نے عمرہ کیا آپ نے فرمایا یہ تمہارے اس عمرہ کی جگہ ہے (ام المؤمنین فرماتی

أرسلني رسول الله صلى الله عليه وسلم مع عبد الرحمن بن أبي بكر إلى التنعيم فاعتمرت فقال هذه مكان عمرتك قالت فطاف الذين أهلوا بالعمرة بالبيت وبين الصفا والمروة ثم حلوا ثم طافوا طوافا آخر بعد أن رجعوا من منى لحجهم وأما الذين جمعوا بين الحج والعمرة فإنما طافوا لهما طوافا واحدا۔

قالوا فهذه عائشة قد قالت فأما الذين جمعوا بين الحج والعمرة فإنما طافوا طوافا واحدا وهم كانوا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وبأمره كانوا يفعلون ففي ذلك ما يدل على أن على القارن لحجته وعمرته طوافا واحدا ليس عليه غير ذلك فكان من حجتنا عليهم لمخالفيهم أنا قد روينا عن عقيل عن الزهري عن عروة عن عائشة فيما تقدم من هذا الباب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع تمتع وتمتع الناس معه والمتمتع قد علمنا أنه الذي يهل بحجة بعد طوافه للعمرة ثم قالت عائشة في حديث مالك عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع فأهللنا بعمرة فأخبرت أنهم دخلوا في إحرامهم كما يدخل المتمتعون قالت ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان معه هدي فليهلل بالحج مع العمرة ثم لا يحل حتى يحل منهما ولم يبين في هذا الحديث الموضع الذي قال لهم هذا القول فيه فقد يجوز أن يكون قاله لهم قبل دخول مكة أو بعد دخول مكة قبل الطواف فيكونون قارنين بتلك الحجة العمرة التي كانوا أحرموا بها قبلها ويجوز أن يكون

بھیجا جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا انھوں نے بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا مروہ کے درمیان سعی کی پھر احرام کھول دیا پھر منیٰ سے واپسی پر حج کے لیے طواف کیا اور جن لوگوں نے حج اور عمرہ کو اکٹھا کیا تھا انھوں نے دونوں کے لیے ایک طواف کیا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وہ لوگ جنھوں نے حج اور عمرہ کو اکٹھا کیا انھوں نے ایک ہی طواف کیا حالانکہ وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور آپ کے حکم سے ہی ایسا کرتے تھے — تو اس میں اس بات پر دلالت ہے کہ حج وعمرہ کو جمع کرنے والے (قارن) پر ایک طواف ہے اس کے علاوہ نہیں — تو ان کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ ہم اس باب سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کر چکے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر تمتع کیا اور آپ کے ہمراہ صحابہ کرام نے بھی تمتع کیا اور ہم جانتے ہیں کہ متمتع وہ شخص ہوتا ہے جو عمرہ کے لیے طواف کرنے کے بعد حج کا احرام باندھتا ہے پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت مالک کی روایت میں جسے انھوں نے حضرت زہری سے انھوں نے حضرت عروہ سے اور انھوں نے حضرت ام المؤمنین سے روایت کیا فرماتی ہیں ہم حجۃ الوداع کے موقعہ پر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے تو ہم نے عمرہ کا احرام باندھا —— تو ام المؤمنین نے بتایا کہ صحابہ کرام احرام میں اسی طرح داخل ہوئے جس طرح تمتع کرنے والے داخل ہوتے ہیں، فرماتی ہیں پھر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتھ ہدی ہو وہ عمرہ کے علاوہ حج کا بھی احرام باندھے پھر بیک وقت دونوں کا احرام کھولے۔ اس حدیث میں بیان نہیں کیا گیا کہ آپ نے ان سے یہ بات کس مقام پر فرمائی۔ ہو سکتا ہے آپ نے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے انھیں یہ حکم دیا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے بعد لیکن طواف سے پہلے فرمایا ہو تو یوں وہ اس حج کو اس عمرہ کے ساتھ ملانے والے (قارن) ہوئے جس کے لیے انھوں نے اس سے پہلے احرام باندھا تھا اور

قال لهم ذلك بعد طوافهم للعمرة فيكونون
متمتعين بتلك الحجة التي امرهم بالاحرام بها
فنظرنا في ذلك فوجدنا جابر بن عبد الله وابا
سعيد الخدري اخبرا في حديثهما اللذين رويناهما
عنهما في باب فسخ الحج ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال ذلك القول في آخر طواف على المروة
فعلمنا ان قول عائشة في حديث مالك واما
الذين جمعوا بين العمرة والحج انها تعني جمع
متعة لا جمع قران قالت فانما طافوا طوافا
واحدا اي فانما طافوا طوافا بعد جمعهم بين
الحج والعمرة التي قد كانوا طافوا لها طوافا
واحدا لان حجتهم تلك المضمومة مع العمرة
كانت مكية والحجة المكية لا يطاف لها قبل عرفة
انما يطاف لها بعد عرفة على ما كان ابن عمر
يفعل فيما قد رويناه عنه فقد عاد معنى ما
روينا عن عائشة في هذا الباب وما صححنا
من ذلك لنفي التضاد عنه الى معنى ما روينا
عن ابن عمر وما صححنا من ذلك فليس شيء من
هذا يدل على حكم القارن بحجة كوفية مع عمرة
كوفية كيف طوافه لهما هل هو طواف واحد
او طوافان۔

۱۳۹۸- واحتج الذين ذهبوا الى ان القارن
يجزيه لعمرته وحجته طواف واحد ايضا بما حدثنا
ربيع المؤذن قال ثنا اسد ح وحدثنا احمد بن
داؤد قال ثنا يعقوب بن حميد قالا ثنا ابن عيينة
عن عبد الله ابي نجيح عن عطاء عن عائشة ان
النبي صلى الله عليه وسلم قال لها اذا رجعت
الى مكة فان طوافك يكفيك لحجك وعمرتك۔
قالوا فقد اخبر رسول الله صلى الله عليه

لیکن ہے آپ نے انھیں یہ حکم اس وقت دیا ہو جب وہ عمرہ کے لیے طواف کر چکے ہوں تو اس طرح وہ اس حج کے ساتھ جس کے احرام کا آپ نے حکم دیا متمتع قرار پائیں گے۔ —— ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما نے اپنی ان روایات میں جن کو ہم نے فسخ حج کے باب میں ذکر کیا ہے بتایا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بات مروہ پر آخری چکر کے وقت فرمائی تو معلوم ہوا کہ حدیث مالک میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کہ "جن لوگوں نے حج و عمرہ کو جمع کیا" سے مراد تمتع کے طور پر جمع کرنا ہے قران کی صورت میں نہیں، وہ فرماتی ہیں انھوں نے ایک طواف کیا یعنی عمرہ کا طواف کرنے کے بعد جب انھوں نے حج اور عمرہ کو جمع کیا تو ایک طواف کیا کیونکہ ان کا یہ حج جو عمرہ سے ملایا گیا تھا مکہ سے ہی کیا گیا اور ایسا حج جس کا احرام مکہ مکرمہ ہی سے باندھا جائے اس کے لیے عرفات (یعنی وقوف) سے پہلے طواف نہیں کیا جاتا بلکہ عرفات کے بعد کیا جاتا ہے۔ جیسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کرتے تھے اور یہ بات ہم ان سے روایت کر چکے ہیں۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو کچھ ہم نے روایت کیا اس کا مفہوم اور تضاد کو دور کرنے کے لیے جو ہم نے روایات کی تصحیح بیان کی دونوں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کے مفہوم اور جو کچھ ہم نے ان سے صحیح قرار دیا اسی کی طرف لوٹ گئیں تو اس میں ایسے قارن کے بارے میں کوئی حکم مذکور نہیں جو کوفہ (یعنی غیر مکہ) سے حج کرتے ہوئے قران کرتا ہے کہ وہ ایک طواف کرے یا دو؟

قارن کے حج و عمرہ کے لیے ایک طواف کو کافی سمجھنے والے یوں بھی استدلال کرتے ہیں۔ حضرت عطاء حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ مکہ مکرمہ کی طرف واپس ہوئیں تو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تمہارا ایک طواف حج و عمرہ (دونوں) کے لیے کافی ہے۔

وہ کہتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ

وَسَلَّمَ اَنَّ الَّذِیْ عَلَیْهَا لِحَجَّتِهَا وَعُمْرَتِهَا طَوَافٌ وَاحِدٌ قِیْلَ لَهُمْ لَیْسَ هٰکَذَا لَفْظُ هٰذَا الْحَدِیْثِ الَّذِیْ رَوَیْتُمُوْهُ اِنَّمَا لَفْظُهٗ اَنَّهٗ قَالَ طَوَافُكِ لِحَجِّكِ یُجْزِیْكِ لِحَجَّتِكِ وَعُمْرَتِكِ فَاَخْبَرَ اَنَّ الطَّوَافَ الْمَفْعُوْلَ لِلْحَجِّ یُجْزِیْكِ عَنِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَاَنْتُمْ لَا تَقُوْلُوْنَ هٰذَا اِنَّمَا تَقُوْلُوْنَ اَنَّ طَوَافَ الْقَارِنِ طَوَافٌ لِقِرَانِهٖ لَا لِحَجَّتِهٖ دُوْنَ عُمْرَتِهٖ وَلَا لِعُمْرَتِهٖ دُوْنَ حَجَّتِهٖ مَعَ اَنَّ غَیْرَ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ مِنْ اَصْحَابِ عَطَاءٍ قَدْ رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ بِعَیْنِهٖ عَنْ عَطَاءٍ عَلٰی مَعْنًی غَیْرِ هٰذَا الْمَعْنٰی۔

۱۴۹۹۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ اَنَا حَجَّاجٌ وَاَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكُلُّ اَهْلِكَ یَرْجِعُ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ غَیْرِیْ قَالَ انْفِرِیْ فَاِنَّهٗ یَكْفِیْكِ قَالَ حَجَّاجٌ فِیْ حَدِیْثِهٖ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَلَحَّتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَخْرُجَ اِلَی التَّنْعِیْمِ فَتُهِلَّ مِنْهُ بِعُمْرَةٍ وَبَعَثَ مَعَهَا اَخَاهَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ بَكْرٍ فَاَهَلَّتْ مِنْهُ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَدِمَتْ فَطَافَتْ وَسَعَتْ وَقَصَّرَتْ وَذَبَحَ عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ ذَبَحَ عَنْهَا بَقَرَةً۔

فَاَخْبَرَ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ بِقِصَّتِهَا بِطُوْلِهَا وَاَنَّهَا اِنَّمَا اَحْرَمَتْ بِالْعُمْرَةِ فِیْ وَقْتِ مَا كَانَ لَهَا اَنْ تَنْفِرَ بَعْدَ فَرَاغِهَا مِنَ الْحَجَّةِ وَالْعُمْرَةِ وَاَنَّ الَّذِیْ ذَكَرَ اَنَّهٗ یَكْفِیْهَا هُوَ الْحَجُّ مِنَ الْحَجَّةِ وَالْعُمْرَةِ لَا الطَّوَافُ فَقَدْ بَطَلَ اَنْ یَكُوْنَ فِیْ حَدِیْثِ عَطَاءٍ هٰذَا حُجَّةٌ فِیْ حُكْمِ طَوَافِ الْقَارِنِ كَیْفَ هُوَ۔

ام المومنین رضی اللہ عنہا پر حج و عمرہ دونوں کی وجہ سے ایک ہی طواف لازم ہے۔ ——— ان کو (جواباً) کہا جائے گا کہ تم نے جو حدیث روایت کی ہے اس کے الفاظ اس طرح نہیں ہیں۔ اس کے الفاظ یوں ہیں کہ آپ نے فرمایا تمہارا حج کے لیے طواف تمہارے حج و عمرہ کے لیے کافی ہے تو آپ نے بتایا کہ حج کے لیے کیا جانے والا طواف تمہارے حج و عمرہ کے لیے کفایت کرتا ہے اور تم اس بات کے قائل نہیں بلکہ تم کہتے ہو کہ قارن کا طواف قران کے لیے ہوتا ہے محض حج یا صرف عمرہ کے لیے نہیں ہوتا۔ اس کے باوجود حضرت ابن ابونجیح کے علاوہ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کے دیگر شاگردوں نے اسی حدیث کو ان سے دوسرے مفہوم میں روایت کیا ہے۔

حضرت عبدالملک حضرت عطاء سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میرے علاوہ آپ کے تمام اہل خانہ حج اور عمرہ کے ساتھ واپس لوٹیں گے؟ آپ نے فرمایا تم چلو تمہیں یہی حج کافی ہے۔ حضرت حجاج نے حضرت عطاء سے روایت کرتے ہوئے فرمایا جب ام المومنین نے زیادہ اصرار کیا تو آپ نے ان کو تنعیم کی طرف جانے اور وہاں سے احرام باندھنے کا حکم دیا اور ان کے ساتھ ان کے بھائی حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو بھیجا چنانچہ انھوں نے وہاں سے عمرہ کا احرام باندھا پھر آ کر طواف اور سعی کی نیز بال کٹوائے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ نے ان کی طرف سے قربانی دی۔ حضرت عبدالملک، حضرت عطاء سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ نے ان کی طرف سے گائے ذبح کی تو حضرت عبدالملک نے حضرت عطاء سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے طویل واقعہ ذکر کیا اور ام المومنین نے عمرہ کا احرام اس وقت باندھا جب حج و عمرہ سے فراغت کے بعد واپس جانے کا وقت ہو گیا تھا اور وہ جو ذکر کیا کہ انہیں وہی کافی ہے اس سے مراد حج و عمرہ میں سے صرف حج تھا طواف مراد نہیں تھا تو یہ بات باطل ہو گئی کہ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کی اس

۱۵۰۰- وَاحْتَجَّ مَنْ ذَهَبَ اَيْضًا فِي الْقَارِنِ اَنَّهُ يَطُوْفُ لِعُمْرَتِهِ وَحَجَّتِهِ طَوَافًا وَاحِدًا بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَائِشَةَ وَهِيَ تَبْكِيْ فَقَالَ مَالَكِ تَبْكِيْنَ قَالَتْ اَبْكِيْ لِاَنَّ النَّاسَ حَلُّوْا وَلَمْ اَحْلِلْ وَطَافُوْا بِالْبَيْتِ وَلَمْ اَطُفْ وَهٰذَا الْحَجُّ قَدْ حَضَرَ كَمَا تَرٰى فَقَالَ هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاغْتَسِلِيْ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ ثُمَّ حُجِّيْ وَاقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ وَلَا تُصَلِّيْ قَالَتْ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَلَمَّا طَهُرْتُ قَالَ طُوْفِيْ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ قَدْ حَلَلْتِ مِنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ عُمْرَتِيْ اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ طُفْتُ حَتّٰى حَجَجْتُ فَاَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَاَعْمَرَهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ۔

۱۵۰۱- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

قَالُوْا فَقَدْ اَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجَّةِ اَنْ تَطُوْفَ بِالْبَيْتِ وَتَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ تَحِلَّ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ حُكْمَ الْقَارِنِ فِيْ طَوَافِهِ لِحَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ هُوَ كَذٰلِكَ وَاَنَّهُ طَوَافٌ وَاحِدٌ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ مِنَ الطَّوَافِ غَيْرُهُ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلٰى اَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ الْاُخْرٰى اَنَّ حَدِيْثَ عَائِشَةَ هٰذَا قَدْ رُوِيَ عَلٰى غَيْرِ مَا ذَكَرْنَا۔

۱۵۰۲- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَا ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ ابْنُ

قارن کے حج و عمرہ کے لیے ایک طواف کے قائلین کی ایک دلیل یہ ہے۔ حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو وہ رو رہی تھیں آپ نے فرمایا کیوں رو رہی ہو؟ انھوں نے عرض کیا میں اس لیے رو رہی ہوں کہ لوگوں نے احرام کھول دیا اور میں نے نہیں کھولا انھوں نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور میں نے نہیں کیا اور حج کا وقت آگیا جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں آپ نے فرمایا یہ (حیض) ایک حکم ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر لازم کر دیا ہے پس تم غسل کر کے حج کا احرام باندھو پھر حج کرو اور وہ تمام مناسک پورے کرو جنھیں حاجی پورا کرتے ہیں البتہ بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرو اور نماز بھی نہ پڑھو۔ ام المومنین فرماتی ہیں میں نے ایسا ہی کیا جب میں حیض سے پاک ہو گئی تو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا مروہ کے درمیان سعی کرو پھر تم حج و عمرہ کے احرام سے باہر آجاؤ (فرماتی ہیں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

وہ (محدثین) فرماتے ہیں کہ ام المومنین نے حج اور عمرہ کا احرام باندھا ہوا تھا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انھیں طواف اور صفا مروہ کے درمیان سعی کر لے پھر احرام سے باہر آنے کا حکم دیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حج و عمرہ کو ملانے والے (قارن) کا حکم اسی طرح ہے اور اس پر صرف ایک طواف ہے اس کے علاوہ کوئی طواف نہیں ___ تو اس قول کے قائلین کے خلاف دلیل (جواب) یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت اس مذکورہ صورت کے علاوہ بھی مروی ہے۔

حضرت عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم

عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ شَاءَ أَنْ يُهِلَّ بِالْحَجِّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُهِلَّ بِالْعُمْرَةِ قَالَتْ فَكُنْتُ مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحِضْتُ وَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِي أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ وَأَدَعَ عُمْرَتِي۔

١٥٠٣- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

١٥٠٤- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا حِينَ حَاضَتْ أَنْ تَدَعَ عُمْرَتَهَا وَذٰلِكَ قَبْلَ طَوَافِهَا لَهَا فَكَيْفَ يَكُونُ طَوَافُهَا فِي حَجَّتِهَا الَّتِي أَحْرَمَتْ بِهَا بَعْدَ ذٰلِكَ يُجْزِئُ عَنْهَا مِنْ حَجَّتِهَا تِلْكَ وَمِنْ عُمْرَتِهَا الَّتِي قَدْ رَفَضَتْهَا هٰذَا الْمُحَالُ۔

١٥٠٥- وَقَدْ رَوَى الْأَسْوَدُ عَنْهَا فِي ذٰلِكَ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا وَلَا نُرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ طَافَ وَلَمْ يَحِلَّ وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَطَافَ مَنْ مَعَهُ مِنْ نِسَائِهِ وَأَصْحَابِهِ فَحَلَّ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ قَالَ وَحَاضَتْ هِيَ قَالَتْ فَقَضَيْنَا مَنَاسِكَنَا مِنْ حَجِّنَا فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ لَيْلَةُ النَّفْرِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيَرْجِعُ أَصْحَابُكَ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِحَجٍّ قَالَ أَمَا كُنْتِ طُفْتِ بِالْبَيْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ انْطَلِقِي مَعَ أَخِيكِ

نے ہمیں حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص چاہے حج کا احرام باندھے اور جو چاہے عمرہ کا احرام باندھے (آپ فرماتی ہیں) میں ان لوگوں میں سے تھی جنہوں نے عمرے کا احرام باندھا پھر میں حائضہ ہو گئی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو حکم دیا کہ میں بال کھول کر سر میں کنگھی کروں اور عمرہ ترک کر دوں۔

حضرت زید بن حسن، حضرت عکرمہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت نافع، حضرت ابن ابی ملیکہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو اس حدیث میں ہے کہ ام المومنین کے حائضہ ہونے کے بعد سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو عمرہ چھوڑنے کا حکم فرمایا اور یہ طواف سے پہلے کی بات ہے تو ان کا اس حج کے لیے طواف کرنا جس کا بعد میں احرام باندھا۔ حج اور اس عمرہ (دونوں) کی طرف سے کفایت کرے گا جس کو چھوڑ دیا تھا، یہ محال ہے۔

اس سلسلے میں حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں ام المومنین فرماتی ہیں ہم نکلے اور ہم نے صرف حج کا ارادہ کیا تھا۔ جب حضور علیہ السلام مکہ مکرمہ تشریف لائے تو طواف کیا اور احرام نہ کھولا کیونکہ آپ کے ساتھ ہدی تھی۔ آپ کے ہمراہ ازواج مطہرات اور صحابہ کرام نے بھی طواف کیا اور جن کے ساتھ ہدی نہیں تھی انہوں نے احرام کھول دیا۔ راوی فرماتے ہیں ام المومنین حائضہ ہو گئیں۔ آپ فرماتی ہیں ہم نے اپنے مناسک حج ادا کیے جب حصب کی رات یعنی واپسی کی رات ہوئی (جس رات واپسی پر وادی محصب میں اترتے ہیں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ کے صحابہ کرام حج و عمرہ کے ساتھ لوٹیں گے اور میں صرف حج کے ساتھ واپس

إِلَى التَّنْعِيمِ ذَهِبِي بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا۔

فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهَا قَدْ كَانَتْ خَرَجَتْ مِنْ عُمْرَتِهَا الَّتِي صَارَتْ مَكَانَ حَجِّهَا بِفَسْخِ الْحَجِّ بِمُضِيِّهَا إِلَى عَرَفَةَ قَبْلَ طَوَافِهَا لَهَا لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا أَمَا كُنْتِ طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا أَيْ لَوْ كُنْتِ طُفْتِ كَانَتْ قَدْ تَمَّتْ لَكِ عُمْرَتُكِ مَعَ حَجَّتِكِ الَّتِي قَدْ فَرَغْتِ مِنْهَا فَلَمَّا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ طَافَتْ لَيَالِيَ قَدِمُوا جَعَلَهَا بِمَا فَعَلَتْ بَعْدَ ذَلِكَ لِحَجِّهَا مِنْ وُقُوفِهَا بِعَرَفَةَ أَوْ تَوَجُّهِهَا إِلَيْهَا خَارِجَةً مِنْ عُمْرَتِهَا فَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَمِرَ أُخْرَى مَكَانَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ فَكَيْفَ يَجُوزُ لِقَائِلٍ أَنْ يَقُولَ إِنَّ طَوَافَهَا بِالْبَيْتِ لِحَجَّةٍ هِيَ فِيهَا يَكُونُ لِتِلْكَ الْحَجَّةِ وَلِعُمْرَةٍ أُخْرَى قَدْ خَرَجَتْ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ هَذَا عِنْدَنَا مُحَالٌ۔

١٥٠٦- وَقَدْ رَوَى الْقَاسِمُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا جِئْنَا سَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ فَقُلْتُ لَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَحُجَّ الْعَامَ أَوْ لَمْ أَخْرُجِ الْعَامَ قَالَ لَعَلَّكِ نَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَافْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ قَالَتْ فَلَمَّا جِئْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ اجْعَلُوهَا

جاؤں گی آپ نے فرمایا کیا تم نے آنے کے بعد طواف نہیں کیا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا نہیں' آپ نے فرمایا اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم کی طرف جا کر عمرے کا احرام باندھو یہ تمہارے اس عمرے کا بدل ہو گا —— اس حدیث میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ فسخ حج کے باعث جو عمرہ حج کی جگہ پر آیا اس کے لیے طواف کرنے سے پہلے ام المومنین کے عرفات کی طرف جانے کے باعث وہ عمرہ ختم ہو گیا کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ہم آئے تو تم نے طواف نہیں کیا یعنی اگر تم نے طواف کیا ہوتا تو اس حج کے ساتھ جس سے ابھی فراغت حاصل کی ہے عمرہ بھی مکمل ہو جاتا۔ جب ام المومنین نے بتایا کہ انہوں نے مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد طواف نہیں کیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد کے افعال مثلاً وقوف عرفات یا ادھر جانے کو حج کے لیے قرار دیا نیز یہ کہ وہ عمرہ کو چھوڑنے والی قرار پائیں چنانچہ آپ نے ان کو اس عمرہ کی جگہ مقام تنعیم سے (دوسرا) عمرہ کرنے کا حکم دیا تو کسی شخص کا یہ کہنا کیسے جائز ہو گا کہ ان کا حج کے لیے طواف حج کے لیے بھی تھا اور اس عمرہ کے لیے بھی جسے انہوں نے اس سے پہلے ترک کر دیا تھا، ہمارے نزدیک یہ بات محال ہے۔

اس سلسلے میں حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہما نے بھی حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا آپ فرماتی ہیں ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کے لیے نکلے جب مقام سرف میں پہنچے تو مجھے حیض آگیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی آپ نے فرمایا تمہیں کس چیز نے رلایا ہے (فرماتی ہیں) میں نے عرض کیا اچھا ہوتا اگر میں اس سال حج نہ کرتی یا (فرمایا) اس سال نہ آتی۔ آپ نے فرمایا شاید تمہیں حیض آگیا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ بات آدم کی بیٹیوں پر لکھ دی ہے جو کچھ حاجی کرتے ہیں تم بھی کرو البتہ بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرو (فرماتی ہیں) جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا اسے (حج کو) عمرہ میں بدل دو۔ پس جن لوگوں کے پاس ہدی نہ تھی انہوں نے احرام کھول دیا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

عُمْرَةً فَحَلَّ النَّاسُ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَكَانَ الْهَدْيُ مَعَهُ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَذِي الْيَسَارَةِ ثُمَّ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ طَهُرْتُ فَأَرْسَلَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَضْتُ فَأُتِيَ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقَالُوا أَهْدَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقَرَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَأَرْجِعُ بِحَجَّةٍ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْدَفَنِي خَلْفَهُ فَإِنِّي لَأَذْكُرُ أَنِّي كُنْتُ أَنْعَسُ فَيَضْرِبُ وَجْهِي مُؤْخِرَةَ الرَّحْلِ حَتَّى جِئْنَا التَّنْعِيمَ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ جَزَاءَ عُمْرَةِ النَّاسِ الَّتِي اعْتَمَرُوا بِهَا۔

فَهٰذَا مِثْلُ الْحَدِيثِ الَّذِي قَبْلَهُ وَقَدْ رَوَاهُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَبْيَنَ مِنْ ذٰلِكَ۔

۱۵۰۷- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مُوَافِينَ لِلْهِلَالِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ أَنْ يُهِلَّ بِالْعُمْرَةِ فَلْيُهِلَّ فَأَمَّا أَنَا فَإِنِّي أُهِلُّ بِالْحَجِّ لِأَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَأَمَّا أَنَا فَإِنِّي أَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَوَافَانِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعِي عَنْكِ عُمْرَتَكِ وَانْقُضِي شَعْرَكِ وَامْتَشِطِي ثُمَّ لَبِّي بِالْحَجِّ فَلَبَّيْتُ بِالْحَجِّ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ وَطَهُرْتُ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَذَهَبَ بِي إِلَى التَّنْعِيمِ فَلَبَّيْتُ بِالْعُمْرَةِ قَضَاءً لِعُمْرَتِهَا

فَبَيَّنَتْ عَائِشَةُ أَنَّ حَجَّتَهَا كَانَتْ مَفْصُولَةً

حضرت ابوبکر صدیق، فاروق اعظم، عثمان غنی اور اہل یسار رضی اللہ عنہم کے ساتھ ہدی تھی پھر انھوں نے حج کا احرام باندھا (فرماتی ہیں) قربانی کا دن آیا تو میں حیض سے پاک ہو گئی اور میں نے طواف افاضہ (طواف زیارت) کیا پھر گائے کا گوشت لایا گیا تو میں نے کہا یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام نے فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی دی ہے حتی کہ واپسی کی رات ہوئی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگ حج اور عمرہ کے ساتھ واپس جائیں گے اور میں صرف حج کے ساتھ واپس لوٹوں گی، (اس پر) نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انھوں نے مجھے سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا مجھے یاد ہے کہ مجھے اونگھ آتی اور میرا چہرہ کجاوے کے پچھلے حصے سے جا لگتا، حتی کہ ہم مقام تنعیم میں آئے تو میں نے اس عمرہ کی جگہ جسے صحابہ کرام کر چکے تھے عمرے کا احرام باندھا۔

یہ بھی گذشتہ حدیث کی طرح ہے اور اسے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس سے بھی واضح حدیث روایت کی ہے۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں ہم اس وقت نکلے جب ذوالحجہ کا مہینہ قریب آ چکا تھا (اس وقت ذوالقعدہ کے پانچ دن باقی تھے) رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج کا احرام باندھنا چاہے وہ حج کا احرام باندھے اور جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے وہ عمرہ کا احرام باندھے لیکن میں تو صرف حج کا احرام باندھوں گا کیونکہ میرے ساتھ ہدی ہے ام المؤمنین فرماتی ہیں ہم میں سے بعض نے حج کا احرام باندھا اور کچھ نے عمرہ کا، لیکن میں نے عمرہ کا احرام باندھا عرفہ کے دن مجھے حیض آ گیا تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنا عمرہ چھوڑ دو اور بالوں کو کھول کر کنگھی کرو پھر حج کے لیے تلبیہ کہو، چنانچہ میں نے حج کا تلبیہ کہا جب واپسی کی رات ہوئی اور میں حیض سے پاک ہو گئی تو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا وہ مجھے تنعیم لے گئے تو میں نے عمرہ کی قضا کرتے ہوئے عمرہ کا احرام باندھا۔

تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ ان کا حج عمرہ سے

من عمرتها وانها قد كانت فيما بينهما نقضت شعرها وامتشطت فكيف يجوز ان يكون طوافها لحجتها التي بينها وبين عمرتها ما ذكرنا من الاحلال يجزئ عنها لعمرتها ولحجتها هذا محال وهو اولى من حديث ابي الزبير عن جابر لان ذلك انما اخبر فيه جابر بقصة عائشة وانها لم تكن حلت بين عمرتها وحجتها واخبرت عائشة في هذا بامر النبي صلى الله عليه وسلم اياها قبل دخولها في حجتها ان تدع عمرتها وان تفعل ما يفعل الحلال مما ذكرت في حديثها ودل ذلك ايضا على ان حديث عطاء عن عائشة كما رواه عنه الحجاج وعبد الملك لا كما رواه عنه ابن ابي نجيح۔

جدا تھا اور ان دونوں کے درمیان انھوں نے بالوں کو کھولا اور کنگھی کی تو کیسے جائز ہوگا کہ ان کا اس حج کے لیے طواف کرنا جس کے اور عمرہ کے درمیان مذکورہ احرام باندھنا تھا، عمرہ اور حج دونوں کے لیے کافی ہو یہ محال ہے اور یہ حضرت ابوالزبیر کی روایت سے جسے انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، اولیٰ ہے کیونکہ اس حدیث میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ بیان کیا اور اس میں حج وعمرہ کے درمیان احرام کھولنے کا ذکر نہیں جب کہ اس حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حج شروع کرنے سے پہلے عمرہ چھوڑنے اور غیر محرم جیسے اعمال کرنے کا حکم دیا اور انھوں نے ایسا کیا (عمرے کا احرام کھول دیا)۔

یہ اس بات پر بھی دلالت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضرت عطاء کی روایت اس طرح ہے جیسے ان سے حجاج اور عبدالملک نے روایت کی ابن ابو نجیح کی روایت کی طرح نہیں۔

۱۵۰۸۔ واحتج ايضا الذين قالوا يطوف القارن لحجته وعمرته طوافا واحدا بما حدثنا احمد بن داؤد قال ثنا يعقوب بن حميد قال ثنا محمد بن حازم قال ثنا الحجاج بن ارطاة عن ابي الزبير عن جابر بن عبد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم قرن بين الحج والعمرة فطاف لهما طوافا واحدا۔

حج عمرہ کے لیے ایک ہی طواف کے قائلین یوں بھی استدلال کرتے ہیں حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج وعمرہ کو ملایا اور ان دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا۔

قيل لهم ما اعجب هذا انكم تحتجون بمثل هذا وقد رويتم عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم افرد الحج وعن ابن جريج والاوزاعي وعمرو بن دينار وقيس بن سعد عن عطاء عن جابر انهم قدموا صبيحة رابعة مهلين بالحج فامرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يجعلوها عمرة وهو على الصفا في آخر طواف فكيف تقبلون مثل ذلك وتدعون مثل هذا۔

ان حضرات کو (جواباً) کہا جائے گا یہ کس قدر تعجب کی بات ہے تم اس حدیث سے استدلال کرتے ہو حالانکہ تم نے حضرت جعفر بن محمد سے روایت کیا انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج مفرد کیا، حضرت ابن جریج، اوزاعی، عمرو بن دینار اور قیس بن سعد، حضرت عطاء سے اور وہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ چار ذوالحجہ کی صبح کو حج کا احرام باندھے ہوئے آئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عمرے میں بدلنے کا حکم دیا اس وقت آپ صفا پر آخری چکر لگا رہے تھے۔ تو تم کیسے اس بات کو قبول کرتے ہو اور اس قسم کی حدیث

١٥٠٩ - فَإِنِ احْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا رَبَاحُ بْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزِيدُوا عَلَى طَوَافٍ وَاحِدٍ۔

قِيلَ لَهُمْ إِنَّمَا يَعْنِي جَابِرٌ بِهَذَا الطَّوَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَدْ بَيَّنَ ذَلِكَ عَنْهُ أَبُو الزُّبَيْرِ۔

١٥١٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا۔

وَإِنَّمَا أَرَادَ جَابِرٌ بِهَذَا أَنْ يُخْبِرَهُمْ أَنَّ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لَا يُفْعَلُ فِي طَوَافِ يَوْمِ النَّحْرِ وَلَا فِي طَوَافِ الصَّدَرِ كَمَا يُفْعَلُ فِي طَوَافِ الْقُدُومِ وَلَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنْ هَذَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ مَا عَلَى الْقَارِنِ مِنَ الطَّوَافِ لِعُمْرَتِهِ وَحَجَّتِهِ هُوَ طَوَافٌ وَاحِدٌ أَوْ طَوَافَانِ. فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ صَحَّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهِ فِي الْقَارِنِ أَنَّهُ يَطُوفُ لِعُمْرَتِهِ وَحَجَّتِهِ طَوَافًا وَاحِدًا فَإِلَى قَوْلِ مَنْ تُخَالِفُونَ قَوْلَهُ فِي ذَلِكَ. قِيلَ لَهُ إِلَى قَوْلِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ۔

١٥١١ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَمَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي نَصْرٍ قَالَ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ فَأَدْرَكْتُ عَلِيًّا فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ أَفَأَسْتَطِيعُ أَنْ أُضِيفَ إِلَيْهِ عُمْرَةً قَالَ لَا لَوْ كُنْتَ أَهْلَلْتَ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَرَدْتَ أَنْ تَضُمَّ إِلَيْهَا الْحَجَّ ضَمَمْتَهُ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ أَصْنَعُ إِذَا أَرَدْتُ ذَلِكَ قَالَ تَصُبُّ عَلَيْكَ إِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تُحْرِمُ بِهِمَا جَمِيعًا وَتَطُوفُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا طَوَافًا۔

١٥١٢ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا

اور اگر وہ اس سلسلے میں یوں استدلال کریں کہ حضرت رباح بن ابی معروف حضرت عطاء سے اور وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک طواف پر اضافہ نہیں کیا۔

تو ان کو (جواباً) کہا جائے گا کہ اس سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی مراد صفا مروہ پر سعی کرنا ہے۔ حضرت ابو الزبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے یہ بات روایت کی ہے۔

حضرت ابن جریج، حضرت ابو الزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے صفا مروہ پر ایک ہی بار سعی کی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا ارادہ ان کو یہ بتانا تھا کہ قربانی کے دن کے طواف اور طواف صدر (الوداعی) کا طواف میں صفا مروہ کے درمیان سعی نہ کی جائے جیسے طواف قدوم میں کی جاتی ہے۔ اس میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ قارن پر عمرے اور حج کا ایک ہی طواف ہے یا دو طواف ہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے صحیح ثابت ہے انھوں نے قارن کے بارے میں فرمایا کہ وہ عمرے اور حج کے لیے ایک ہی طواف کرے تو تم ان کے قول کو چھوڑ کر کس کا قول اپناتے ہو۔ اس شخص کو کہا جائے گا کہ ہم حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے قول کو اپناتے ہیں۔

حضرت ابو نصر فرماتے ہیں میں نے حج کا احرام باندھا پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی میں نے عرض کیا کہ میں نے حج کا احرام باندھا ہے کیا میں اس کے ساتھ عمرہ کو ملا سکتا ہوں، انھوں نے فرمایا نہیں، اگر تم عمرے کا احرام باندھتے پھر اس کے ساتھ حج کو ملانا چاہتے تو ملا سکتے تھے۔ میں نے عرض کیا اگر میں اس طرح کرنا چاہوں تو کیا طریقہ اختیار کروں، انھوں نے فرمایا اپنے اوپر پانی کا ایک چھاگل بہاؤ پھر دونوں کا احرام باندھو اور ہر ایک کے لیے الگ طواف کرو۔

حضرت مالک بن حارث، حضرت ابو نصر سلمی سے اور وہ

شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مَالِكِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي نَصْرٍ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ مَنْصُورٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ مَا كُنَّا نُفْتِي النَّاسَ إِلَّا بِطَوَافٍ وَاحِدٍ فَأَمَّا الْآنَ فَلَا۔

۱۵۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَمَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أُذَيْنَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۱۵۱۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۱۵۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي نَصْرٍ مِثْلَهُ قَالَ مَنْصُورٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ مَا كُنْتُ أُفْتِي النَّاسَ إِلَّا بِطَوَافٍ وَاحِدٍ فَأَمَّا الْآنَ فَلَا۔

۱۵۱۶- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ ح وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ زِيَادِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ قَالَا الْقَارِنُ يَطُوفُ طَوَافَيْنِ وَيَسْعٰى سَعْيَيْنِ۔

فَهٰذَا عَلِيٌّ وَعَبْدُ اللّٰهِ قَدْ ذَهَبَا فِي طَوَافِ الْقَارِنِ إِلٰى خِلَافِ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا الرَّجُلَ إِذَا أَحْرَمَ بِحَجَّةٍ وَجَبَتْ عَلَيْهِ بِمَا فِيهَا مِنْ طَوَافٍ بِالْبَيْتِ وَالسَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَوَجَبَ عَلَيْهِ فِي انْتِهَاكِ مَا قَدْ حَرُمَ عَلَيْهِ بِإِحْرَامِهِ بِهَا مِنَ الْكَفَّارَاتِ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ إِذَا أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَجَبَتْ عَلَيْهِ أَيْضًا بِمَا فِيهَا

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں ابوداؤد فرماتے ہیں حضرت قیس نے فرمایا حضرت منصور فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے ذکر کی تو انھوں نے فرمایا ہم لوگوں کو ایک ہی طواف کا فتویٰ دیا کرتے تھے لیکن اب ایسا نہیں۔

حضرت عبدالرحمٰن بن اذینہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابو عوانہ، حضرت سلیمان سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت مالک، حضرت ابو نصر سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں حضرت منصور فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت مجاہد سے ذکر کی تو انھوں نے فرمایا میں لوگوں کو صرف ایک طواف کا فتویٰ دیا کرتا تھا لیکن اب ایسا نہیں ہے۔

حضرت زیاد بن مالک، حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں قارن، دو بار طواف اور ایک بار سعی کرے۔

تو حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما نے قارن کے طواف کے سلسلے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے موقف کے خلاف مذہب اختیار کیا ہے۔ غور و فکر کے طریقے پر اس کا حکم یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں جب کوئی شخص حج کا احرام باندھتا ہے تو اس پر حج کے احکام مثلاً بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا مروہ کی سعی لازم ہو جاتی ہے اور احرام کی وجہ سے جو کچھ اس پر حرام ہوتا ہے اس کی خلاف ورزی پر اسے کفارے ادا کرنے پڑتے ہیں جو اس صورت میں اس پر لازم ہوتے ہیں۔ اسی طرح جو شخص عمرے کا احرام باندھتا ہے تو اس پر طواف اور صفا مروہ کے درمیان سعی لازم ہو

من الطواف بالبيت والسعي بين الصفا والمروة وجب عليه في انتهاك ما حرم عليه بإحرامه بهما من الكفارات ما يجب عليه في ذلك وكان إذا جمعهما فكل قد أجمع أنه في حرمتين حرمة حج وحرمة عمرة فكان يجيء في النظر أن يجب عليه لكل واحدة منهما من الطواف والسعي وغير ذلك من الكفارات في انتهاك الحرم التي حرمت عليه بها ما كان يجب عليه لها لو أفردها فأدخل على هذا القول فقيل فقد رأينا الحلال يصيب الصيد في الحرم فيجب عليه الجزاء لحرمة الحرم ورأينا المحرم يصيب صيدا في الحل فيجب عليه الجزاء لحرمة الإحرام ورأينا المحرم إذا أصاب صيدا في الحرم وجب عليه جزاء واحد لحرمة الإحرام ودخل فيه حرمة الجزاء لحرمة الحرم وهو في وقت ما أصاب ذلك الصيد في حرمتين في حرمة إحرام وحرمة حرم فلم يجب عليه لكل واحدة من الحرمتين ما كان يجب عليه لها لو أفردها قالوا فكذلك القارن فيما كان يجب عليه لكل واحدة من عمرته وحجته لو أفردها لا يجب عليه في ذلك لما جمعهما إلا مثل ما يجب عليه في إحداهما ويدخل ما كان يجب عليه للأخرى لو كانت مفردة في ذلك قيل له إنكم لم تقطعون إنما يجب على المحرم في قتله الصيد في الحرم جزاء واحد وقد قال أبو حنيفة وأبو يوسف ومحمد أن القياس كان عندهم في ذلك أنه يجب عليه جزاءان جزاء لحرمة الإحرام وجزاء لحرمة الحرم وأنهم إنما خالفوا ذلك استحسانا ولكنا لا

طواف بیت اور سعی کے احرام کی وجہ سے جو کچھ اس پر حرام ہو جاتا ہے اس کے ارتکاب کی وجہ سے اس پر وہ کفارے لازم ہوتے ہیں جو اس صورت میں اس پر واجب ہوتے ہیں۔ اور اگر وہ دونوں کو جمع کرے تو بالاتفاق اسے دو احرام حاصل ہوتے ہیں ایک حج کا احرام اور دوسرا عمرے کا احرام، تو قیاس کا تقاضا ہے کہ اس شخص پر دونوں (حج و عمرے) میں سے ہر ایک کی طرف سے طواف و سعی لازم ہوگی اور جو کچھ اس پر حرام ہوا اس کی خلاف ورزی کی صورت میں وہ کفارے لازم ہوتے ہیں جو صرف ایک کا احرام باندھنے کی حالت میں لازم ہوتے ہیں۔

اس قول پر اعتراض کیا گیا چنانچہ کہا گیا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ غیر محرم حرم میں شکار کرے تو حرم کی بے حرمتی کی وجہ سے اس پر بدلہ لازم ہوتا ہے اور محرم غیر حرم میں شکار کرے تو احرام کی حرمت کے باعث اس پر جزا لازم ہوتی ہے اور جب وہ دو حرمتوں یعنی حرمت احرام اور حرمت حرم میں شکار کرے تو ہر حرمت کے باعث وہ چیز لازم نہیں ہوتی جو ان کے الگ الگ ہونے کی صورت میں واجب ہوتی ہے، وہ کہتے ہیں قارن کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر وہ حج و عمرہ میں منفرد ہو تو اس صورت میں جو کچھ لازم ہوتا ہے تو دونوں کو جمع کرنے کی صورت میں بھی وہی کچھ واجب ہوگا جو انفرادی صورت میں ہوتا ہے اور انفرادی صورت میں جو کچھ دوسرے عمل کی وجہ سے واجب ہوتا ہے وہ اسی میں داخل ہو جاتا ہے۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ تم کس طرح قطعی طور پر کہتے ہو کہ محرم کے حرم میں شکار کرنے پر ایک ہی جزا واجب ہوتی ہے جب کہ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ نے فرمایا کہ ان کے نزدیک قیاس کا تقاضا ہے کہ اس پر دو جزا واجب ہوں یعنی ایک حرمت احرام اور دوسری حرمت حرم کی وجہ سے لیکن انہوں نے استحساناً اس کی مخالفت کی اور ہم اس سلسلے میں ان کی طرح نہیں کہتے بلکہ ہمارے نزدیک قیاس وہ ہے جسے انہوں نے استحسان قرار دیا

نقول في ذلك كما قالوا بل القياس عندنا في ذلك ما ذكروا انهم استحسنوه وذلك انا رأينا لاصل المجتمع عليه انه يجوز للرجل ان يجمع بين حجة وعمرة ولا يجمع بين حجتين ولا بين عمرتين فكان له ان يجمع باحرام واحد بين شكلين مختلفين فيدخل بذلك فيهما ولا يجمع بين شيئين من صنف واحد فلما كان ما ذكرنا كذلك كان له ان يجمع ايضا باداثه جزاء واحد اما يجب عليه بحرمتين مختلفتين وهما حرمة الحرم التي لا يجزئ فيها الصوم وحرمة الاحرام التي يجزئ فيها الصوم ويكون بذلك الجزاء الواحد مؤديا عما يجب عليه فيهما فلم يكن له ان يجمع باداثه جزاء واحدا عما يجب عليه في انتهاكه حرمتين مؤتلفتين من شكل واحد وهما حرمة العمرة وحرمة الحج كما لم يكن له ان يدخل باحرام واحد في حرمة شيئين مؤتلفين ولما كان ما ذكرنا ايضا كذلك وكان الطواف للحجة والطواف للعمرة من شكل واحد لم يكن بطواف واحد داخلا فيهما ولم يكن ذلك الطواف مجزئا عنهما واحتاج ان يدخل في كل واحد منهما دخولا على حدة قياسا ونظرا على ما ذكرنا مما يجمعه باحرام واحد من الحجة والعمرة المختلفتين ومما ذكرنا لا يجمعه من الحجتين المؤتلفتين والعمرتين المؤتلفتين فان قال قائل فقد رأيناه يحل من حجته وعمرته بحلق واحد ولا يكون عليه غير ذلك فكذلك ايضا يطوف لهما طوافا واحدا ويسعى لهما سعيا واحدا ليس عليه غير ذلك قيل له قد رأيناه يحل

اور وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں متفق علیہ قاعدہ یہ ہے کہ انسان کے لیے حج و عمرہ کو جمع کرنا جائز ہے لیکن دو حج یا دو عمرے جمع نہیں کر سکتے پس ایک احرام کے ساتھ دو مختلف صورتوں کو جمع کر سکتا ہے اس طرح وہ دونوں میں داخل ہو جائے گا لیکن ایک قسم کی دو عبادتوں کو جمع نہیں کر سکتا تو جب صورتحال یہ ہے جس طرح ہم نے ذکر کیا تو ایک بدل جو دو مختلف حرمتوں کے باعث لازم ہوگا، کی ادائیگی سے دونوں کا جامع ہوگا۔ ایک حرمت حرم ہے جس میں روزہ رکھنا جائز نہیں اور دوسری حرمت احرام ہے جس میں روزہ رکھنا جائز ہے تو اس ایک جزاء کے ساتھ وہ اس چیز کو ادا کرنے والا ہوگا جو ان دونوں کی وجہ سے اس پر لازم ہوئی لیکن یہ بات جائز نہیں کہ وہ ایک ہی شکل کی دو حرمتوں یعنی حرمت عمرہ اور حرمت حج کی خلاف ورزی پر صرف ایک بدل ادا کرے جیسے وہ ایک احرام کے ساتھ ایک جیسی دو عبادتوں کی حرمت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اور جب وہ بات بھی اسی طرح ہے جو ہم نے ذکر کیا اور حج کے لیے طواف کی ایک ہی شکل ہے تو ایک ہی طواف سے دونوں میں داخل نہ ہوگا اور نہ ہی دونوں کی طرف سے ایک طواف کافی ہوگا اور اس بات کی ضرورت ہوگی کہ دونوں میں علیحدہ علیحدہ داخل ہو۔ قیاس کا تقاضا یہی ہے جسے ہم نے ذکر کیا کہ ایک ہی احرام سے حج و عمرہ کو جمع کر سکتا ہے لیکن متصل دو حج یا دو عمروں کو (ایک احرام سے) جمع نہیں کر سکتا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ہم دیکھتے ہیں وہ حج و عمرہ سے ایک بار سر منڈانے سے باہر آ جاتا ہے اس کے علاوہ اس پر کچھ لازم نہیں ہوتا تو اس پر طواف و سعی بھی اسی طرح ایک ایک بار ہونی چاہیے۔ اس کے علاوہ اس پر کچھ لازم نہ ہو۔

اس شخص کو (جواب) کہا جائے گا کہ ہم دیکھتے ہیں وہ ایسے دو مختلف احراموں سے ایک حلق کے ساتھ

بحلق واحد من احرامين مختلفين لا يجزيه فيهما إلا طوافان مختلفان وذلك أن رجلا لو أحرم بعمرة فطاف لها وسعى وساق الهدي ثم حج من عامه فصار بذلك متمتعا أنه كان حكمه يوم النحر أن يحلق حلقا واحدا فيحل بذلك منهما جميعا فكان يحل بحلق واحد من إحرامين مختلفين قد كان دخل فيهما دخولا متفرقا ولم يكن ما وجب من ذلك من حكم الحلق موجبا أن حكم الطواف لهما كان كذلك وأنه طواف واحد بل هو طوافان فكذلك ما ذكرنا من حلق القارن لعمرته وحجته حلقا واحدا لا يجب به أن يكون كذلك حكم طوافه لهما طوافا واحدا ولما كان قد يحل في الإحرامين اللذين قد دخل فيهما دخولا متفرقا بحلق واحد كان في الإحرامين اللذين قد دخل فيهما دخولا واحدا أحرى أن يحل منهما كذلك

کیونکہ یہاں دو مختلف طواف ضروری ہیں وہ یوں کہ اگر ایک شخص عمرہ کا احرام باندھ کر اس کے لیے طواف و سعی کرے اور ہدی بھی چلائے پھر اسی سال حج کرے تو وہ متمتع ہو گا اس کے لیے قربانی کے دن ایک بار سر منڈانے کا حکم ہے اس کے ذریعے وہ دونوں احراموں سے نکل جائے گا۔ اس طرح وہ ایک حلق کے ذریعے دو مختلف احراموں سے باہر آ جائے گا حالانکہ اس نے ان کو متفرق طور پر شروع کیا تھا اور ایک بار حلق کا حکم، ایک ہی طواف کا موجب نہ ہو گا بلکہ اس کے دو طواف ہوں گے یوں ہی قارن کے حج و عمرہ کے لیے بھی حلق ایک بار ہو گا لیکن اس سے یہ بات لازم نہ ہو گی کہ اس کے دو طواف بھی ایک ہی ہوں تو جب ان دو احراموں سے جن میں متفرق طور پر داخل ہوا ایک حلق سے باہر آ سکتا ہے تو جن دو احراموں میں داخلہ ایک ہی بار ہوا ان سے اسی طرح (ایک حلق سے) باہر آنا زیادہ مناسب ہے۔

فهذا هو النظر في هذا الباب على ما روي عن علي وعبد الله من وجوب الطواف لكل واحدة من العمرة والحجة وعلى ما ذكرنا من النظر على ذلك في وجوب الجزاء لكل واحد منهما في انتهاك حرمتهما وهو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى.

اس باب میں قیاس یہی ہے جیسے حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما نے عمرے اور حج کے لیے الگ الگ طواف واجب ہونے کا قول کیا اور جس طرح ہم نے ذکر کیا کہ ان دونوں کی حرمت توڑنے میں الگ الگ جزا ہو گی۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ ۱۵۲ حُكْمِ الْوُقُوفِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفہ میں ٹھہرنا

۱۵۱۷. حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا يزيد بن هارون قال أنا إسماعيل بن أبي خالد عن الشعبي عن عروة بن مضرس قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم بجمع فقلت يا رسول الله هل لي من حج وقد أنضيت راحلتي فقال من صلى معنا هذه

حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ (مزدلفہ میں) دو نمازوں (مغرب و عشاء) کو جمع فرما رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میرا حج ہو گا میں نے تو اپنی سواری کو تھکا دیا آپ نے فرمایا جس نے ہمارے ساتھ

الصَّلٰوةَ وَقَدْ وَقَفَ مَعَنَا قَبْلَ ذٰلِكَ وَاَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضٰى تَفَثَهُ۔

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ اَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ اَبِي السَّفَرِ وَاِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَزَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ وَدَاوٗدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

۱۵۱۹۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَابْنِ اَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَزَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ وَدَاوٗدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ مُضَرِّسِ بْنِ اَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ الطَّائِيَّ يَقُوْلُ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُزْدَلِفَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُ مِنْ جَبَلَيْ طَيٍّ وَوَاللّٰهِ مَا جِئْتُ حَتّٰى اَتْعَبْتُ نَفْسِيْ وَاَنْضَيْتُ رَاحِلَتِيْ وَمَا تَرَكْتُ جَبَلًا مِنْ هٰذِهِ الْجِبَالِ اِلَّا وَقَدْ وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِيْ مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ مَعَنَا هٰذِهِ الصَّلٰوةَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَقَدْ كَانَ وَقَفَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضٰى تَفَثَهُ قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ زَكَرِيَّا فِيْهِ وَكَانَ اَحْفَظَ الثَّلٰثَةِ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَيْتُ هٰذِهِ السَّاعَةَ مِنْ جَبَلَيْ طَيٍّ قَدْ اَكْلَلْتُ رَاحِلَتِيْ وَاَتْعَبْتُ نَفْسِيْ فَهَلْ لِيْ مِنْ حَجٍّ فَقَالَ مَنْ شَهِدَ مَعَنَا هٰذِهِ الصَّلٰوةَ وَوَقَفَ مَعَنَا حَتّٰى يُفِيْضَ وَقَدْ كَانَ وَقَفَ قَبْلَ ذٰلِكَ بِعَرَفَةَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضٰى تَفَثَهُ قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ دَاوٗدُ بْنُ اَبِي هِنْدٍ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ

یہ نماز پڑھی اور اس سے پہلے ہمارے ساتھ دن یا رات میں وقوف کیا اور عرفات سے واپس لوٹا اس کا حج مکمل ہو گیا اور اس نے احرام سے باہر آنے کا ...

حضرت شعبی، حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عروہ بن مضرس بن اوس بن حارثہ لام الطائی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مزدلفہ میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کیا یا رسول اللہ! میں طی پہاڑ سے آیا ہوں حتیٰ کہ میں تھک گیا اور سواری کو چھوڑ دیا اور میں ان پہاڑوں میں سے ہر ایک پر ٹھہرا ہوں تو کیا مجھے حج کا ثواب ملے گا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمارے ساتھ مزدلفہ میں اس نماز "نماز فجر" میں حاضر ہوا اور اس سے پہلے اس نے رات یا دن کو عرفات میں وقوف کیا ہے تو اس کا حج مکمل ہو گیا اور وہ احرام سے باہر آنے کا مستحق ہو گیا۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں حضرت زکریا نے جو اس حدیث کو یاد رکھنے والے تین میں سے ایک تھے یہ اضافہ کیا کہ (حضرت عروہ بن مضرس نے فرمایا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس وقت میں جبل طی سے آیا ہوں۔ میں نے اپنی سواری کو تھکا دیا اور خود تھک گیا ہوں کیا میرا حج ہو جائے گا۔ آپ نے فرمایا جو شخص ہمارے ساتھ اس نماز میں شریک ہوا اور ہمارے ساتھ واپسی تک ٹھہرا اور اس سے پہلے وہ دن یا رات کے وقت عرفات میں ٹھہر چکا ہو تو اس کا حج پورا ہو گیا اور احرام سے باہر آنے کا مستحق ہو گیا۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں حضرت داؤد بن ابو ہند کی روایت میں یہ اضافہ ہے وہ فرماتے ہیں میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو صبح چمک چکی تھی۔ پھر باقی حدیث ذکر کی۔

وَفِي الْفَجْرِ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

بيان المسئلة

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْوُقُوْفَ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَرْضٌ لَا يَجُوْزُ الْحَجُّ اِلَّا بِاِصَابَتِهٖ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَا اَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ وَقَالُوْا ذَكَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كِتَابِهِ الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ كَمَا ذَكَرَ عَرَفَاتٍ وَذَكَرَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سُنَّتِهٖ فَحُكْمُهُمَا وَاحِدٌ لَا يُجْزِئُ الْحَجُّ اِلَّا بِاِصَابَتِهِمَا وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اَمَّا الْوُقُوْفُ بِعَرَفَةَ فَهُوَ مِنْ صُلْبِ الْحَجِّ الَّذِيْ لَا يُجْزِئُ الْحَجُّ اِلَّا بِاِصَابَتِهٖ وَاَمَّا الْوُقُوْفُ بِمُزْدَلِفَةَ فَلَيْسَ كَذٰلِكَ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَا اَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ لَيْسَ فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ عَلَى الْوُجُوْبِ لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا ذَكَرَ الذِّكْرَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْوُقُوْفَ وَكُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّهُ لَوْ وَقَفَ بِمُزْدَلِفَةَ وَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّ حَجَّهُ تَامٌّ فَاِذَا كَانَ الذِّكْرُ الْمَذْكُوْرُ فِي الْكِتَابِ لَيْسَ مِنْ صُلْبِ الْحَجِّ فَالْمَوْطِنُ الَّذِيْ يَكُوْنُ ذٰلِكَ الذِّكْرُ فِيْهِ الَّذِيْ لَمْ يُذْكَرْ فِي الْكِتَابِ اَحْرٰى اَنْ لَّا يَكُوْنَ فَرْضًا وَقَدْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَشْيَاءَ فِيْ كِتَابِهٖ مِنَ الْحَجِّ وَلَمْ يُرِدْ بِذِكْرِهَا اِيْجَابَهَا حَتّٰى لَا يُجْزِئُ الْحَجُّ اِلَّا بِاِصَابَتِهَا فِيْ قَوْلِ اَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ ذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَكُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّهُ لَوْ حَجَّ

بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ مزدلفہ میں ٹھہرنا فرض ہے وہاں جانے کے بغیر حج نہیں ہوتا انہوں نے اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کیا ہے "پس جب تم عرفات سے لوٹو تو مشعر حرام کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔" نیز انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا جو ہم نے ذکر کی ہے وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں مشعر حرام کا اسی طرح ذکر کیا ہے جس طرح عرفات کا ذکر فرمایا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت میں اس کا ذکر فرمایا پس دونوں کا حکم ایک جیسا ہے جب تک دونوں میں نہ پہنچے حج نہیں ہوتا۔ — لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ عرفات میں ٹھہرنا حج کے فرائض میں سے ہے وہاں پہنچنے کے بغیر حج جائز نہیں لیکن مزدلفہ میں وقوف کا یہ حکم نہیں — اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی "پس جب عرفات سے واپس لوٹو تو مشعر حرام کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو" میں وجوب کی دلیل نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کے بارے میں فرمایا لیکن وقوف کا ذکر نہیں کیا اور اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص مزدلفہ میں ٹھہرے لیکن اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو اس کا حج مکمل ہو جاتا ہے تو جب قرآن پاک میں مذکورہ ذکر، حج کے فرائض میں سے نہیں تو وہ ٹھہرنا جس میں یہ ذکر پایا جاتا ہے اور اس کا قرآن پاک میں بھی ذکر نہیں اس کا فرض نہ ہونا زیادہ مناسب ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حج کے بارے میں کئی امور کا ذکر فرمایا لیکن ان کے ذکر سے وجوب مراد نہیں لیا گیا کسی بھی مسلمان کے نزدیک ان کی عدم ادائیگی سے حج بیکار نہ ہو۔ اس سے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے "بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں پس جو شخص بیت اللہ شریف کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی حرج نہیں کہ ان دونوں پر چکر لگائے" اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص حج کرتے ہوئے صفا مروہ کے درمیان سعی نہ کرے تو اس کا حج مکمل ہو گیا البتہ اس کو چھوڑنے کی وجہ سے دم (قربانی) لازم آئے گا۔

ولم يطف بين الصفا والمروة أن حجه قد تم وعليه دم مكان ما ترك من ذلك فكذلك ذكر الله عز وجل المشعر الحرام في كتابه ليس في ذلك دليل على إيجابه حتى لا يجزئ الحج إلا بإصابته وأما ما في حديث عروة بن مضرس فليس فيه دليل أيضا على ما ذكروا لأن رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما قال فيه من صلى معنا صلاتنا هذه وقد كان أتى عرفة قبل ذلك من ليل أو نهار فقد تم حجه وقضى تفثه فذكر الصلاة وكل قد أجمع على أنه لو بات بها ووقف ونام عن الصلاة فلم يصلها مع الإمام حتى فاتته أن حجه تام فلما كان حضور الصلاة مع الإمام المذكور في هذا الحديث ليس من صلب الحج الذي لا يجزئ الحج إلا بإصابته كان الموطن الذي يكون فيه تلك الصلاة الذي لم يذكر في الحديث أحرى أن لا يكون كذلك فلم يتحقق بهذا الحديث ذكر الفرض إلا لعرفة خاصة وقد روى عبد الرحمن بن يعمر الديلي عن النبي صلى الله عليه وسلم ما يدل على ذلك۔

١٥٢٠- حدثنا علي بن معبد قال ثنا يعلى بن عبيد قال ثنا سفيان عن بكير بن عطاء عن عبد الرحمن بن يعمر الديلي قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم واقفا بعرفات فأقبل أناس من أهل نجد فسألوه عن الحج فقال الحج يوم عرفة ومن أدرك جمعا قبل صلاة الصبح فقد أدرك الحج أيام منى ثلاثة أيام أيام التشريق فمن تعجل في يومين فلا إثم عليه ومن تأخر فلا إثم عليه ثم أردف خلفه

لازم ہوگا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی کتاب میں مشعر حرام کے ذکر میں بھی اس کے وجوب پر کوئی دلیل نہیں کہ اس کے بغیر حج جائز نہ ہو۔

حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی ان کے لئے دلیل نہیں جیسا کہ انھوں نے ذکر کیا ہے کیونکہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے ہمارے ساتھ یہ نماز پڑھی ——— اور اس سے پہلے رات یا دن کے وقت وہ عرفات میں جا چکا ہو تو اس کا حج مکمل ہو گیا اور وہ احرام سے باہر آنے کا مستحق ہو گیا تو آپ نے نماز کا ذکر فرمایا اور اس بات پر سب کا اجماع ہے کہ اگر وہ وہاں رات گزارے اور ٹھہرے پھر صبح کی نماز کے وقت سو جائے اور اسے امام کے ساتھ نہ پڑھے حتیٰ کہ وہ نماز رہ جائے تو اس کا حج مکمل ہو گیا تو جب اس حدیث میں مذکور امام کے ساتھ نماز میں حاضری فرائض حج میں سے نہیں کہ اس کے بغیر حج صحیح نہ ہو تو جس وقوف میں نماز ہوگی اور اس کا حدیث میں ذکر نہیں اس کا اس طرح (فرض) نہ ہونا زیادہ مناسب ہے تو اس حدیث میں صرف عرفات (میں وقوف) کی فرضیت کا ذکر ثابت ہوا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی، سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس پر دلالت کرنے والی حدیث روایت کرتے ہیں۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں ٹھہرتے ہوئے دیکھا آپ کے پاس نجد کے کچھ لوگ گئے اور انھوں نے آپ سے حج کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا حج عرفہ کے دن ہوتا ہے اور جو شخص صبح کی نماز سے پہلے مزدلفہ میں پہنچ جائے اس نے حج کو پا لیا منیٰ کے دن، تین دن یعنی ایام تشریق ہیں اور جو شخص دو دنوں (کے بعد واپس آنے) میں جلدی کرے اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو آدمی (تیسرے دن ٹھہرنے کے ساتھ) تاخیر کرے اس پر بھی گناہ نہیں پھر

رجلاً ينادي بذلك.

١٥٢١ - حدثنا علي بن معبد قال ثنا شبابة بن سوار قال ثنا شعبة عن بكير بن عطاء عن عبد الرحمن بن يعمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم ذكر مثله ولم يذكر سؤال أهل نجد ولا إرداف الرجل.

ففي هذا الحديث أن أهل نجد سألوا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحج فكان جوابه لهم الحج يوم عرفة وقد علمنا أن جواب رسول الله صلى الله عليه وسلم هو الجواب التام الذي لا نقص فيه ولا فضل لأن الله تعالى قد آتاه جوامع الكلم وخواتمه فلو كان عنده ما سألوه عن الحج أرادوا بذلك ما لا بد منه في الحج لكان يذكر عرفة والطواف ومزدلفة وما يفعل من الحج فلما ترك ذكر ذلك في جوابه إياهم علمنا أن ما أرادوا بسؤالهم إياه عن الحج هو ما إذا فات فات الحج فأجابهم بأن قال الحج يوم عرفة فلو كانت مزدلفة كعرفة لذكر لهم مزدلفة مع ذكره عرفة ولكنه ذكر عرفة خاصة لأنها صلب الحج الذي إذا فات فات الحج ثم قال كلاما مستأنفا ليعلم الناس من أدرك جمعا قبل طلوع الفجر فقد أدرك الحج ليس على معنى أنه أدرك جميع الحج لأنه قد ثبت في أول كلامه الحج عرفة فأوجب بذلك أن فوت عرفة فوت الحج ثم قال ومن أدرك جمعا قبل صلوة الصبح فقد أدرك الحج ليس على معنى أنه لم يبق عليه من الحج شيء لأن بعد ذلك طواف الزيارة وهو واجب لا بد منه ولكن فقد أدرك الحج

پھر آپ نے اپنے پیچھے ایک شخص کو بٹھایا جس نے اس بات کا اعلان کیا۔

حضرت بکیر بن عطاء، حضرت عبدالرحمن بن یعمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا لیکن انھوں نے اہل نجد کے سوال اور ایک شخص کو پیچھے بٹھانے کا ذکر نہیں کیا۔

تو اس حدیث میں ہے کہ اہل نجد نے آپ سے حج کے بارے میں پوچھا تو آپ نے انھیں جواب دیا حج عرفہ کا دن ہے اور ہم جانتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا جواب مکمل تھا اس میں کمی زیادتی نہ تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جامع کلمات کے ساتھ گفتگو کا وصف عطا فرمایا اگر حج کے بارے میں سوال کے وقت ان کا ارادہ یہ ہوتا کہ حج میں کیا کیا امور ضروری ہیں تو آپ عرفات، طواف، مزدلفہ اور ان تمام امور کا ذکر فرماتے جو حج میں کیے جاتے ہیں تو جب آپ نے جواب میں اس بات کو چھوڑ دیا تو معلوم ہوا کہ ان کے سوال کا مطلب یہ تھا کہ حج میں کون کون سے امور ہیں جن کے ترک سے حج فوت ہو جاتا ہے تو سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج (یوم عرفہ) کا نام ہے اگر مزدلفہ کا حکم بھی عرفات کی طرح ہوتا تو عرفات کے ساتھ مزدلفہ کا بھی ذکر فرماتے لیکن آپ نے صرف عرفات کا ذکر فرمایا کیونکہ وہ حج کے فرائض میں سے ہے جس کے رہ جانے سے حج فوت ہو جاتا ہے پھر آپ نے نیا کلام (فرمایا) تاکہ لوگوں کو تعلیم دیں آپ نے فرمایا جس نے طلوع فجر سے پہلے مزدلفہ کو پا لیا اس نے حج کو پا لیا، یہ مطلب نہیں کہ اس نے تمام حج کو پا لیا کیونکہ پہلے کلام سے ثابت ہو گیا کہ حج عرفات (میں وقوف) کا نام ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ عرفات (میں وقوف) کا رہ جانا، حج کا فوت ہونا ہے۔ پھر فرمایا جس نے طلوع فجر سے پہلے مزدلفہ کو پا لیا اس نے حج کو پا لیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس پر حج کا کوئی عمل باقی نہیں رہا، کیونکہ اس کے بعد طواف زیارت ہے اور وہ واجب (فرض) ہے جس کی ادائیگی ضروری ہے (مطلب یہ ہے کہ) اس نے پہلے پائے جانے والے وقوف عرفات کی وجہ سے حج کو پا لیا۔

بما تقدم له من الوقوف بعرفة فهذا أحسن
ما خرج من معاني هذه الآثار وصحت عليه
ولم تتضاد وأما وجه ذلك من طريق النظر
فإنا قد رأينا الأصل المجمع عليه أن للضعفة
أن يتعجلوا من جمع بليل وكذلك أمر رسول
الله صلى الله عليه وسلم أغيلمة بني عبد المطلب
وسنذكر ذلك في موضعه من كتابنا هذا إن شاء
الله تعالى ورخص لسودة في ترك الوقوف بها.

١٥٢٢- حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج
قال ثنا حماد قال أنا عبد الرحمن بن القاسم
عن أبيه عن عائشة قالت كانت سودة
امرأة ثبطة ثقيلة فاستأذنت النبي صلى الله عليه
وسلم أن تفيض من جمع قبل أن تقف فأذن
لها ولوددت أني كنت استأذنته فأذن لي.

قال أبو جعفر فسقط عنهم الوقوف بمزدلفة
للعذر ورأينا عرفة لا بد من الوقوف بها
ولا يسقط ذلك لعذر فهو الذي ليس من صلب
الحج وما لا بد منه فلا يسقط بعذر ولا بغيره
فهو الذي من صلب الحج ألا ترى أن طواف
الزيارة هو من صلب الحج وأنه لا يسقط عن
الحائض بالعذر وأن طواف الصدر ليس
من صلب الحج وهو يسقط عن الحائض بالعذر
وهو الحيض فلما كان الوقوف بمزدلفة مما
يسقط بالعذر كان من شكل ما ليس بفرض
فثبت بذلك ما وصفنا وهو قول أبي حنيفة
وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى.

ان روایات کے معانی کی یوں تصحیح زیادہ مناسب ہے تاکہ تضاد ثابت نہ ہو۔ قیاس اور غور و فکر کے طور پر اس کی توجیہ یہ ہے کہ ہم ایک متفق علیہ ضابطہ پاتے ہیں وہ یہ کہ کمزور لوگ مزدلفہ سے رات کو واپس لوٹ سکتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بنو عبدالمطلب کے غلاموں کو بھی اسی بات کا حکم دیا۔ ہم اسے اپنے مقام پر ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ اور آپ نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو مزدلفہ میں وقوف چھوڑنے کی اجازت بھی مرحمت فرمائی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بھاری بھر کم اور سست رفتار تھیں انہوں نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے مزدلفہ میں وقوف سے پہلے واپسی کی اجازت مانگی آپ نے انہیں اجازت دے دی (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) مجھے یہ بات پسند تھی کہ میں بھی اجازت مانگتی تو آپ مجھے اجازت (دیتے)

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان سے عذر کے باعث مزدلفہ میں وقوف ساقط ہو گیا اور ہم دیکھتے ہیں کہ وقوف عرفات ضروری ہے اور یہ کسی عذر کی وجہ سے ساقط نہیں ہوتا پس وہ (وقوف مزدلفہ) حج کے فرائض سے نہیں اور جس کی ادائیگی ضروری ہے وہ عذر یا بغیر عذر کسی صورت میں ساقط نہیں ہوتا وہ فرائض حج سے ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ طواف زیارت حج کے فرائض سے ہے پس وہ عذر یعنی حیض کی وجہ سے ساقط ہو جاتا ہے تو جب وقوف مزدلفہ ان امور میں سے ہے جو عذر کی وجہ سے ساقط ہو جاتے ہیں تو وہ غیر فرضی امور سے ہو گا اس سے وہ بات ثابت ہو گئی جو ہم نے بیان کی ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام ابو محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب[١٥٥] الجمع بين الصلاتين بجمع كيف هو

مزدلفہ میں دو نمازیں جمع کرنے کا طریقہ

١٥٢٣- حدثنا علي بن شيبة قال ثنا عبيد الله بن موسى قال انا اسرائيل عن ابي اسحق عن عبد الرحمن بن يزيد قال خرجت مع عبد الله بن مسعود الى مكة فلما اتى جمعا صلى الصلاتين كل واحدة منهما باذان واقامة ولم يصل بينهما۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ مکرمہ کی طرف گیا جب وہ مزدلفہ میں پہنچے تو انھوں نے دو نمازیں اس طرح پڑھیں کہ ہر ایک کے لیے اذان بھی کہی اور تکبیر بھی، اور ان کے درمیان نماز نہیں پڑھی۔

١٥٢٤- حدثنا ابن ابي داود قال ثنا احمد بن يونس قال ثنا اسرائيل عن منصور عن ابراهيم عن الاسود انه صلى مع عمر بن الخطاب صلاتين بجمع كل صلوة باذان واقامة والعشاء بينهما۔

حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مزدلفہ میں دو نمازیں یوں پڑھیں کہ ہر ایک کے لیے اذان اور تکبیر کہی، اور ان دونوں کے درمیان شام کا کھانا تناول فرمایا۔

بيان المسئلة

قال ابو جعفر فذهب قوم الى هذين الحديثين فزعموا ان المغرب والعشاء يجمع بينهما بمزدلفة باذانين واقامتين وخالفهم في ذلك اخرون فقالوا اما الاولى منهما فتصلى باذان واقامة واما الثانية فتصلى بلا اذان ولا اقامة وقالوا اما ما كان من فعل عمر ومن تاذينه للثانية فانما فعل ذلك لان الناس قد كانوا تفرقوا لعشائهم فاذن ليجمعهم وكذلك نقول نحن اذا تفرق الناس عن الامام لعشاء او لغيره امر المؤذن فاذن ليجتمعوا لاذانه فهذا معنى ما روي في هذا عن عمر والذي روي عن عبد الله فهو مثل هذا ايضا۔

بیانِ مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے ان دونوں حدیثوں کو اپناتے ہوئے خیال کیا کہ مزدلفہ میں مغرب وعشاء کو دو اذانوں اور دو اقامتوں کے ساتھ جمع کیا جائے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ پہلی نماز کو اذان واقامت کے ساتھ پڑھا جائے البتہ دوسری نماز اذان و اقامت کے بغیر پڑھی جائے وہ فرماتے ہیں، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کیا اور دوسری نماز کے لیے اذان کا حکم دیا اس کی وجہ یہ تھی کہ لوگ کھانا کھانے کے لیے بکھر گئے تھے تو آپ نے ان کو جمع کرنے کے لیے اذان دی۔ اسی طرح ہم بھی کہتے ہیں کہ جب لوگ کھانا کھانے یا کسی اور بات کے لیے امام سے دور ہو جائیں تو وہ موذن کو حکم دے پھر وہ اذان کہے تاکہ وہ اس کی اذان پر جمع ہو جائیں۔

اس ضمن میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کا یہی م

م (...) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کا بھی یہی مطلب ہے۔

١٢٢٥- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَجْعَلُ الْعَشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ۔

فَقَدْ عَادَ مَعْنَى مَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِي هٰذَا إِلَى مَعْنَى مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ أَيْضًا ثُمَّ نَظَرْنَا فِيمَا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ إِذَا صَلَّيْنَا مَعًا كَيْفَ نَفْعَلُ فِيهِمَا

١٥٢٦- فَإِذَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ جَمَعَ الْمَغْرِبَ ثَلٰثًا وَالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ بِإِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي ذٰلِكَ الْمَكَانِ۔

١٥٢٧- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ جَمَعَ الْمَغْرِبَ ثَلٰثًا وَالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ بِإِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي ذٰلِكَ الْمَكَانِ۔

١٥٢٨- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ وَسَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَا صَلّٰى بِنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ بِإِقَامَةِ الْمَغْرِبِ ثَلٰثًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيِ الْعِشَاءِ ثُمَّ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ صَنَعَ بِهِمْ فِي ذٰلِكَ الْمَكَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ بِهِمْ فِي ذٰلِكَ الْمَكَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

١٥٢٩- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ شَهِدْتُ سَعِيدَ بْنَ

حضرت عبد الرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مزدلفہ میں شام کو کھانا دو نمازوں کے درمیان تناول فرماتے تھے۔

تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کا بھی وہی مفہوم ہوا جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی حدیث کا ہے پھر ہم نے اس سلسلے میں مروی روایت میں غور کیا کہ ہم ان کو اکٹھا پڑھیں تو کیسے

حضرت حکم سے مروی ہے انھوں نے حضرت سعید ابن جبیر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نماز پڑھی انھوں نے ایک اقامت کے ساتھ مغرب کی تین اور عشاء کی دو رکعتوں کو جمع کیا۔ پھر انھوں نے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اسی طرح کیا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس مقام پر اسی طرح کیا۔

حضرت حکم سے مروی ہے کہ انھوں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مزدلفہ میں مغرب کی تین اور عشاء کی دو رکعتوں کو ایک اقامت کے ساتھ جمع فرمایا پھر انھوں نے بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسی طرح کیا تھا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مقام پر اسی طرح کیا تھا۔

حضرت حکم بن عتیبہ اور سلمہ بن کہیل رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے ہمیں ایک اقامت کے ساتھ مغرب کی تین رکعات پڑھائیں جب سلام پھیرا تو کھڑے ہو کر عشاء کی دو رکعتیں (سفری نماز) ادا کیں پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بتایا کہ انھوں نے بھی اسی طرح کیا تھا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھی اس مقام پر اسی طرح (نماز) پڑھائی تھی۔

حضرت شعبہ حضرت حکم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کی خدمت

جبير اقام فجمع الصلوة واحسبه قال اذن فصلى المغرب ثلثا ثم قام فصلى العشاء ركعتين بالاقامة الاولى وحدث ان ابن عمر صنع في هذا المكان هذا وحدث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صنع مثل ذلك۔

حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے، جب ہم مزدلفہ پہنچے تو انھوں نے نماز قائم کی (یعنی) تکبیر کہی اور ان کا خیال ہے کہ انھوں نے (حضرت عمر سے) فرمایا کہ اذان کہی، پھر مغرب کی تین رکعات ادا کیں، پھر کھڑے ہوئے اور اسی پہلی اقامت کے ساتھ عشاء کی دو رکعتیں پڑھیں اور بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس مقام پر اسی طرح کیا اور انھوں نے

۱۵۳۰- حدثنا حسين بن نصر قال ثنا ابو نعيم قال ثنا سفيان الثوري عن سلمة عن سعيد بن جبير عن ابن عمر قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم المغرب والعشاء جمع باقامة واحدة۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء (کی نمازیں) کو ایک اقامت کے ساتھ ادا کیا۔

۱۵۳۱- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب عن شعبة عن ابي اسحق عن عبد الله بن مالك عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت عبداللہ بن مالک حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۳۲- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر قال ثنا سفيان ح وحدثنا حسين بن نصر قال سمعت يزيد بن هرون قال انا سفيان بن سعيد الثوري عن ابي اسحق عن عبد الله بن مالك قال صليت مع ابن عمر المغرب ثلثا والعشاء ركعتين باقامة واحدة فقيل له يا ابا عبد الرحمن ما هذا فقال صليتهما مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا المكان باقامة واحدة۔

حضرت عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مغرب کی تین اور عشاء کی دو رکعتیں ایک اقامت کے ساتھ ادا کیں ان سے پوچھا گیا کہ اے ابو عبدالرحمن! یہ کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اس مقام پر ایک اقامت کے ساتھ یہ دونوں نمازیں پڑھی ہیں۔

۱۵۳۳- حدثنا روح بن الفرج قال ثنا عمرو بن خالد قال ثنا زهير بن معاوية قال ثنا ابو اسحق عن مالك بن الحارث قال صلى عبد الله بن عمر بالمزدلفة صلوة المغرب باقامة ليس معها اذان ثلث ركعات ثم سلم ثم قال الصلوة ثم قام فصلى العشاء ركعتين ثم سلم فقال له خالد بن مالك الحارثي ما هذه الصلوة يا ابا

حضرت مالک بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مزدلفہ میں مغرب کی نماز تین رکعات اقامت کے ساتھ (اور) اذان کے بغیر پڑھائیں اس کے بعد سلام پھیرا اور فرمایا "نماز (پڑھو)" پھر کھڑے ہو کر عشاء کی دو رکعتیں پڑھائیں پھر سلام پھیرا۔ حضرت خالد بن مالک حارثی رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے ابو عبدالرحمن! یہ کیسی نماز ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ میں نے اس جگہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ صَلَّيْتُ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْمَكَانِ لَيْسَ مَعَهُمَا اَذَانٌ۔

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ ثِقَةٌ مِنْهُمْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَعَلِيٌّ الْاَزْدِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ۔

فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلَّاهُمَا وَلَمْ يُؤَذِّنْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يُقِمْ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِيْ هٰذَا شَيْءٌ بِلَفْظٍ غَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ۔

۱۵۳۵۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيْعًا لَمْ يُنَادِ فِيْ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا اِلَّا بِالْاِقَامَةِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلٰى اَثَرِ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا۔

۱۵۳۶۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الشَّافِعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يُنَادِ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلٰى اَثَرِ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا اِلَّا بِاِقَامَةٍ وَهٰكَذَا حِفْظِيْ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ غَيْرَ اَنِّيْ وَجَدْتُهٗ فِيْ كِتَابِيْ كَمَا نَصَصْتُهٗ فِي الْحَدِيْثِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا۔

۱۵۳۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِجَمْعٍ لَمْ يُنَادِ فِيْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا اِلَّا بِاِقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا۔

کے ہمراہ یہ دو رکعتیں اذان کے بغیر پڑھی ہیں۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں مجھ سے چار (محدثین) نے بیان فرمایا اور وہ تمام ثقہ (معتبر) ہیں ان میں حضرت سعید بن جبیر اور علی ازدی رضی اللہ عنہم بھی ہیں وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اقامت کے ساتھ ادا کیں۔

تو یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بتاتے ہیں کہ آپ نے ان دو نمازوں کو یوں ادا کیا کہ ان کے درمیان اذان و اقامت نہیں تھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس سلسلے میں دوسرے الفاظ سے بھی روایات مروی ہیں۔

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اپنے والد (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھیں دونوں میں اقامت کے علاوہ کوئی ندا (اذان) نہ دلوائی اور دونوں کے درمیان اور نہ ہی ان میں سے کسی ایک کے بعد تسبیح کہی (یعنی سنتیں نہ پڑھیں)۔

حضرت عبداللہ بن نافع، حضرت ابن ابو ذئب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل بیان کیا البتہ انھوں نے فرمایا کہ ان دونوں کے درمیان اور ان میں سے کسی ایک کے بعد اقامت کے علاوہ ندا نہیں دی گئی ــــ مجھے حضرت یونس سے اسی طرح یاد ہے اور انھوں نے ابن وہب سے روایت کیا ہے لیکن میں نے اپنی کتاب میں اسی طرح پایا جس طرح میں نے پہلی حدیث میں ذکر کیا ہے۔

حضرت زہری، حضرت سالم سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں دو نمازوں کو ایک اقامت کے ساتھ جمع فرمایا اور ان کے درمیان ندا (اذان و اقامت) نہیں دی گئی اور نہ ہی ان کے درمیان تسبیح کہی گئی۔ (یعنی سنتیں وغیرہ نہیں پڑھیں)

فَقَوْلُهُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يُنَادِ فِي كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا إِلَّا بِإِقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا قَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ بِذَلِكَ الْإِقَامَةَ الَّتِي أَقَامَهَا لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا وَيُحْتَمَلُ الْإِقَامَةَ الَّتِي أَقَامَهَا لَهُمَا فَلَمَّا احْتَمَلَ ذَلِكَ كَانَ أَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا أَنْ نَحْمِلَ ذَلِكَ عَلَى الْإِقَامَةِ الَّتِي أَقَامَهَا لَهُمَا لِيَتَّفِقَ مَعْنَى ذَلِكَ وَمَعْنَى مَا رَوَيْنَاهُ قَبْلَ ذَلِكَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ وَعَنْ بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ مَا يُوَافِقُ مِنْ ذَلِكَ أَيْضًا۔

تو اس حدیث میں ان کا یہ قول کہ ان کے درمیان اقامت کے علاوہ علاوہ نہیں دی گئی اور نہ ہی تسبیح کہی گئی۔ اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ اس اقامت سے ان میں سے ہر نماز کے لیے اقامت کہنا مراد ہو اور ان دونوں کے لیے ایک اقامت کا بھی احتمال ہے لیکن بہتر بات یہ ہے کہ ہم اسے اس اقامت پر محمول کریں جو دونوں نمازوں کے لیے کہی تا کہ اس روایت اور اس سے پہلے والی روایت جو بواسطہ حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، کا مفہوم باہم متفق ہو جائے۔

حضرت ابو ایوب انصاری اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے بھی اس کے موافق مروی ہے۔

۱۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الرُّومِيِّ قَالَ أَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ أَنَا غَيْلَانُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ۔

حضرت عبداللہ بن یزید انصاری، حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اقامت کے ساتھ ادا کیں۔

۱۵۳۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنَا أَبُو يُوسُفَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبداللہ بن یزید، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا بَلْ يُصَلِّي الْأُولَى مِنْهُمَا بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ وَالثَّانِيَةَ بِإِقَامَةٍ بِلَا أَذَانٍ۔

کچھ دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ پہلی نماز کو اذان اور اقامت کے ساتھ پڑھے اور دوسری کو اذان کے بغیر صرف اقامت کے ساتھ ادا کرے۔

القول الثالث

تیسرا قول

۱۵۴۰۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جب مزدلفہ تشریف لائے تو ان کو مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اذان اور دو تکبیروں

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ صَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِاَذَانٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ اِقَامَتَيْنِ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِاَذَانٍ ثُمَّ اِقَامَتَيْنِ وَ هٰذَا خِلَافُ مَا رَوٰى مَالِكُ بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلَاتَيْنِ اللَّتَيْنِ تُجْمَعَانِ بِعَرَفَةَ يُؤَذَّنُ لَهَا وَيُقَامُ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ كَذٰلِكَ حُكْمُ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلَاتَيْنِ اللَّتَيْنِ تُجْمَعَانِ بِجَمْعٍ۔

۱۴۱۵۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ دَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوْءَ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةُ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ فَرَكِبَ حَتّٰى جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ فَنَزَلَ فَتَوَضَّاَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَنَاخَ كُلُّ اِنْسَانٍ بَعِيْرَهٗ فِيْ مَنْزِلِهٖ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّاهَا وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا۔

فَقَدِ اخْتُلِفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاتَيْنِ بِمُزْدَلِفَةَ هَلْ صَلَّاهُمَا مَعًا اَوْ عَمِلَ بَيْنَهُمَا عَمَلًا فَرُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ وَاُسَامَةَ وَاخْتُلِفَ عَنْهُ كَيْفَ صَلَّاهُمَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ بِاَذَانٍ وَّاِقَامَةٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بِاَذَانٍ وَّاِقَامَتَيْنِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ لَيْسَ مَعَهُمَا اَذَانٌ فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَكَانَتِ الصَّلَاتَانِ يُجْمَعُ بَيْنَهُمَا بِمُزْدَلِفَةَ وَهُمَا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ كَمَا يُجْمَعُ بَيْنَ

کے ساتھ پڑھائیں۔

تو اس حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز اذان اور دو اقامت کے ساتھ ادا فرمائی تھی یہ روایت اس روایت کے خلاف ہے جسے حضرت مالک بن حارث نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اور اس بات پر اتفاق ہے کہ عرفات میں جن دو نمازوں کو جمع کیا جاتا ہے ان میں سے پہلی نماز کے لیے اذان اور اقامت کہی جاتی ہے تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ مزدلفہ میں اکٹھی پڑھی جانے والی دو نمازوں میں سے پہلی نماز کا بھی وہی حکم ہو۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام حضرت کریب رضی اللہ عنہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں انہوں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپس لوٹے یہاں تک کہ وادی میں پہنچے تو اترے اور پیشاب فرمایا پھر وضو فرمایا لیکن اسے مکمل نہ کیا۔ میں نے پوچھا کیا نماز ادا فرمائیں گے آپ نے فرمایا نماز آگے چل کر پڑھیں گے چنانچہ آپ سوار ہو گئے یہاں تک کہ مزدلفہ میں تشریف لائے اترکر پیشاب فرمایا اور کامل وضو کیا پھر نماز کے لیے اقامت کہی گئی آپ نے مغرب کی نماز ادا فرمائی پھر ہر شخص نے اپنا اونٹ اپنی منزل میں بٹھایا اس کے بعد عشاء کے لیے اقامت کہی گئی

کوئی ایسا عمل نہ فرمایا جو ان دونوں کے درمیان فاصلہ بن جائے۔

تو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مزدلفہ میں دو نمازیں پڑھنے کے بارے میں مختلف روایات منقول ہیں کہ آیا آپ نے ان کو ملا کر پڑھا یا ان کے درمیان کوئی عمل کیا اس سلسلے میں وہ بات مروی ہے جو ہم نے حضرت ابن عمر اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ذکر کی ہے۔ ان نمازوں کی کیفیت میں بھی اختلاف ہے بعض حضرات کہتے ہیں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ ہے بعض حضرات فرماتے ہیں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ہے جبکہ کچھ حضرات کہتے ہیں ایک اقامت کے ساتھ ہے اور کسی ایک نماز کے ساتھ بھی اذان نہیں ہے تو جب ان کے درمیان وہ اختلاف ہے جو ہم نے ذکر کیا اور مزدلفہ میں

الصَّلَاتَيْنِ بِعَرَفَةَ وَهُمَا الظُّهْرُ وَالْعَصْرُ فَكَانَ هٰذَا الْجَمْعُ فِي هٰذَيْنِ الْمَوْطِنَيْنِ جَمِيعًا لَا يَكُونُ إِلَّا لِمُحْرِمٍ فِي حُرْمَةِ الْحَجِّ فَلَا يَكُونُ لِحَلَالٍ وَلَا لِمُعْتَمِرٍ غَيْرِ حَاجٍّ وَكَانَتِ الصَّلَاتَانِ بِعَرَفَةَ تُصَلَّى إِحْدٰهُمَا فِي إِثْرِ صَاحِبَتِهَا وَلَا يُعْمَلُ بَيْنَهُمَا عَمَلٌ وَكَانَتَا يُؤَذَّنُ لَهُمَا أَذَانًا وَاحِدًا وَيُقَامُ لَهُمَا إِقَامَتَيْنِ كَانَ النَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ الصَّلَاتَانِ بِمُزْدَلِفَةَ كَذٰلِكَ وَأَنْ يَكُونَ إِحْدٰهُمَا تُصَلَّى فِي إِثْرِ صَاحِبَتِهَا وَلَا يُعْمَلُ بَيْنَهُمَا عَمَلًا وَأَنْ يُؤَذَّنَ لَهُمَا أَذَانًا وَاحِدًا وَيُقَامُ لَهُمَا إِقَامَتَيْنِ كَمَا يُفْعَلُ بِعَرَفَةَ سَوَاءً هٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ خِلَافُ قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَذٰلِكَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَذْهَبُونَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِعَرَفَةَ إِلَى مَا ذَكَرْنَا وَيَذْهَبُونَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِمُزْدَلِفَةَ إِلَى أَنْ يَجْعَلُوا ذٰلِكَ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ وَيَحْتَجُّونَ فِي ذٰلِكَ بِمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَكَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يَذْهَبُ فِي ذٰلِكَ إِلَى أَنْ يُصَلِّيَهُمَا بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ لَا أَذَانَ مَعَهُمَا عَلَى مَا رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي رَوَيْنَاهُ عَنْ جَابِرٍ مِنْ هٰذَا أَحَبُّ إِلَيْنَا لِمَا يَشْهَدُ لَهُ مِنَ النَّظَرِ ثُمَّ وَجَدْنَا بَعْدَ ذٰلِكَ حَدِيثَ ابْنِ عُمَرَ قَدْ عَادَ إِلَى مَعْنَى حَدِيثِ جَابِرٍ۔

۱۵۴۲- وَذٰلِكَ أَنَّ هَارُونَ بْنَ كَامِلٍ وَفَهْدًا حَدَّثَانَا قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَهِيَ الْمُزْدَلِفَةُ

مغرب و عشاء کی نمازوں کو جمع کیا جاتا ہے جیسا کہ عرفات میں ظہر و عصر کی نمازوں کو جمع کیا جاتا ہے تو ان دو مقامات پر (نمازوں کا) یہ اجتماع اس شخص کے لیے ہے جس نے حج کا احرام باندھا ہو غیر محرم اور ایسا شخص جو حج کے بغیر عمرہ کر رہا ہو اس کے لیے نہیں ہے۔ عرفات میں ایک نماز دوسری کے بعد پڑھی جاتی ہے اور دونوں کے درمیان کوئی عمل نہیں کیا جاتا۔ ان دونوں کے لیے ایک اذان اور دو اقامتیں ہوتی ہیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ مزدلفہ کی نمازیں بھی اسی طرح ہوں ایک کے بعد دوسری کو یوں پڑھا جائے کہ ان کے درمیان کوئی عمل نہ ہو۔ ان کے لیے ایک اذان اور دو اقامتیں کہی جائیں جیسا کہ عرفات میں کیا جاتا ہے اس باب میں قیاس یہی ہے اور یہ بات حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے قول کے خلاف ہے کیونکہ ان کے نزدیک عرفات میں نمازوں کو اسی طرح جمع کیا جائے جیسے ہم نے ذکر کیا لیکن مزدلفہ میں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ جمع کیا جائے وہ اس سلسلے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت استدلال کرتے ہیں۔ حضرت سفیان ثوری کا مذہب یہ ہے کہ ان کو ایک اقامت کے ساتھ پڑھے اور دونوں کے درمیان اذان نہ ہو جیسا کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور جو کچھ ہم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کیونکہ اس پر قیاس شاہد ہے پھر اس کے بعد ہم نے دیکھا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کا مفہوم ایک ہی ہے (وہ حسب ذیل ہے)۔

حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کیا مغرب کی تین رکعات پڑھیں پھر سلام پھیرا اس کے بعد عشاء کے لیے اقامت کہی اور اس کی دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا ان دونوں کے درمیان نوافل ادا نہیں کیے۔ اس روایت سے معلوم ہوتا کہ آپ نے ان کو دو اقامتوں کے بعد ادا

صلى المغرب ثلاثا ثم سلم ثم اقام العشاء فصلاها ركعتين ثم سلم ليس بينهما سجدة.

فهذا اخبر انه صلاهما باقامتين وقد وجدنا عن ابن عمر نفسه مما لم يرفعه الى النبي صلى الله عليه وسلم انه اذن لهما.

۱۵۴۳۔ حدثنا يوسف ابن يزيد قال ثنا حجاج بن ابراهيم قال ثنا هشيم قال انا ابو بشر عن سعيد بن جبير عن ابن عمر انه جمع بين المغرب والعشاء بجمع باذان واقامة ولم يجعل بينهما شيئا.

فكان محالا ان يكون ادخل في ذلك اذانا الا وقد علمه من رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي رويناه عن جابر من هذا احب الينا لما شهد له من النظر.

باب وقت رمي جمرة العقبة للضعفاء الذين يرخص لهم في ترك الوقوف بمزدلفة

۱۵۴۴۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر ح وحدثنا يونس قال ثنا ابن وهب عن ابن ابي ذئب عن شعبة مولى ابن عباس عن ابن عباس قال كنت فيمن بعث به النبي صلى الله عليه وسلم يوم النحر فرمينا الجمرة مع الفجر.

۱۵۴۵۔ حدثنا علي بن معبد قال ثنا خلاد بن يحيى قال ثنا اسمعيل ابن عبد الملك بن ابي الصفير عن عطاء قال اخبرني ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال للعباس ليلة المزدلفة اذهب بضعفائنا ونسائنا فليصلوا الصبح

کیا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے غیر مرفوع روایت میں ہے کہ انھوں نے دونوں کے لیے اذان کہی۔

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ جمع کیا اور ان کے درمیان کچھ نہیں پڑھا اور یہ بات محال ہے کہ انھوں نے سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیے بغیر اذان کہی ہو اور جو کچھ ہم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے کیونکہ قیاس اس کی تائید کرتا ہے۔

جن کمزور لوگوں کو وقوفِ مزدلفہ میں چھوٹ دی گئی ان کے لیے کنکریاں مارنے کا حکم

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں قربانی کے دن سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جن لوگوں کو بھیجا میں بھی ان میں سے تھا تو ہم نے فجر کی نماز کے ساتھ ہی کنکریاں ماریں۔

حضرت عطاء فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے بتایا کہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہمارے کمزور لوگوں اور خواتین کے ساتھ جائیں وہ منیٰ میں صبح کی نماز ادا کریں اور لوگوں کی بھیڑ سے پہلے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں

بمنًى وليرموا جمرة العقبة قبل ان يصيبهم دفعة الناس قال فكان عطاء يفعله بعد ما كبر وضعف۔

قَالَ ابو جعفر فذهب قوم الى ان للضعفة ان يرموا جمرة العقبة بعد طلوع الفجر واحتجوا في ذلك بهذا الحديث **وخالفهم** في ذلك اخرون فقالوا لا ينبغي لهم ان يرموها حتى تطلع الشمس فان رموها قبل ذلك اجزأتهم وقد اساؤا وقالوا لم يذكر ابن عباس في حديث شعبة مولاه انهم رموا الجمرة عند طلوع الفجر بامر رسول الله صلى الله عليه وسلم اياهم بذلك وقد يجوز ان يكونوا فعلوا ذلك بالتوهم منهم انه وقت الرمي لها ووقته في الحقيقة غير ذلك واما ما رواه عطاء عنه فانه لم يذكر فيه وقت رمي جمرة العقبة هل هو بعد طلوع الشمس او قبل ذلك۔

۱۵۴۶۔ **وَاحْتَجَّ** اهل المقالة الاولى لقولهم ايضا بما حدثنا يونس قال انا ابن وهب قال اخبرني يونس عن ابن شهاب عن سالم ان عبد الله بن عمر كان يقدم ضعفة اهله فيقفون عند المشعر الحرام والمزدلفة بليل فيذكرون الله عز وجل ما بدا لهم ثم يدفعون قبل ان يقف الامام وقبل ان يدفع فمنهم من يقدم منى بصلوة الفجر ومنهم من يقدم بعد ذلك فاذا قدموا رموا الجمرة وكان ابن عمر يقول رخص لاولئك رسول الله صلى الله عليه وسلم

فَكَانَ من الحجة عليهم لاهل المقالة الاخرى انه لم يذكر في هذا الحديث عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رخص لهم في

مارے۔ اسماعیل بن عبد الملک فرماتے ہیں حضرت عطاء رضی اللہ عنہ بڑھاپے اور کمزوری پیدا ہو جانے کے بعد اسی طرح کرتے تھے۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ کمزور لوگ طلوع فجر کے بعد جمرہ عقبہ کو کنکریاں مار سکتے ہیں انہوں نے اس سلسلے میں اس (مذکورہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ طلوع آفتاب تک کنکریاں مارنا مناسب نہیں اور اگر انہوں نے اس سے پہلے کنکریاں ماردیں تو انہیں کفایت کریں گی لیکن وہ گنہگار ہوں گے۔ وہ فرماتے ہیں حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے طلوع فجر کے وقت کنکریاں ماری تھیں۔ ہو سکتا ہے انہوں نے اپنے طور پر یہ خیال کر کے کنکریاں ماری ہوں کہ یہ مارنے کا وقت ہے جبکہ حقیقت میں اس کا وقت اس کے علاوہ ہو اور حضرت عطاء رضی اللہ عنہ نے جو کچھ ان سے روایت کیا ہے اس میں انہوں نے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے کا وقت ذکر نہیں کیا کہ وہ

پہلے قول والوں نے اپنے موقف پر اس حدیث سے بھی استدلال کیا ہے۔ حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے کمزور اہل خانہ کو آگے بھیجتے تھے وہ رات کے وقت مشعر حرام اور مزدلفہ کے پاس ٹھہرتے اور جس قدر ممکن ہوتا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے پھر امام کے وہاں وقوف کرنے اور چلنے سے پہلے چلے جاتے ان میں سے بعض نماز فجر کے وقت منیٰ میں آتے اور کچھ اس کے بعد پہنچتے اور جب وہ آجاتے تو جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اجازت دی تھی۔

ان کے خلاف دوسرے گروہ کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ بات مذکور نہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس وقت جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے

رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ جَمِيْعًا وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ تَكُوْنَ تِلْكَ الرُّخْصَةُ الَّتِيْ كَانَ رَخَّصَهَا لَهُمْ هِيَ الدَّفْعُ مِنْ مُزْدَلِفَةَ بِلَيْلٍ خَاصَّةً۔

١٥٢٧- وَاحْتَجُّوْا أَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ مَوْلٰى أَسْمَاءَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ أَيْ بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَهِيَ تُصَلِّيْ وَنَزَلَتْ عِنْدَ الْمُزْدَلِفَةِ قَالَ قُلْتُ لَا فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ أَيْ بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ وَقَدْ غَابَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَارْتَحِلُوْا إِذًا فَارْتَحَلْنَا ثُمَّ مَضَيْنَا بِهَا حَتّٰى رَمَتِ الْجَمْرَةَ ثُمَّ رَجَعَتْ فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِيْ مَنْزِلِهَا فَقُلْتُ لَهَا أَيْ هَنْتَاهُ لَقَدْ غَلَّسْنَا قَالَتْ كَلَّا يَا بُنَيَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِلظُّعُنِ۔

فَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ التَّغْلِيْسَ فِي الدَّفْعِ مِنْ مُزْدَلِفَةَ وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ التَّغْلِيْسَ فِي الرَّمْيِ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لَهُمْ فِي التَّغْلِيْسِ لَمَّا سَأَلَهَا عَنِ التَّغْلِيْسِ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ۔

١٥٢٨- وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلٰى أَنَّ وَقْتَ رَمْيِهِمْ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَنَا كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ نِسَاءَهُ وَثَقَلَهُ صَبِيْحَةَ جَمْعٍ أَنْ يُفِيْضُوْا مَعَ أَوَّلِ الْفَجْرِ بِسَوَادٍ وَلَا يَرْمُوا الْجَمْرَةَ إِلَّا مُصْبِحِيْنَ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ بِالْإِفَاضَةِ مَعَ أَوَّلِ الْفَجْرِ وَأَنْ لَا يَرْمُوْا حَتّٰى يُصْبِحُوْا فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ الْوَقْتَ الَّذِيْ أَمَرَهُمْ بِالرَّمْيِ فِيْهِ لَيْسَ أَوَّلُهُ

کا حکم دیا ہو سکتا ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو صرف اس بات کی اجازت دی ہو کہ وہ مزدلفہ سے رات کے وقت چلے جائیں۔

انھوں نے اس حدیث سے بھی استدلال کیا ہے حضرت ابن جریج (حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے غلام) حضرت عبداللہ سے وہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے مزدلفہ کی رات جبکہ وہ نماز پڑھ رہی تھیں اور وہاں مزدلفہ میں اتری تھیں، فرمایا اے بیٹے! کیا چاند ڈوب گیا؟ میں نے عرض کیا نہیں انھوں نے کچھ دیر مزید نماز پڑھی پھر فرمایا اے بیٹے! کیا چاند غائب ہوگیا؟ اور وہ ڈوب چکا تھا میں نے کہا جی ہاں، فرمایا اچھا اب چلو، چنانچہ ہم نے کوچ کیا اور ان کے ساتھ چلتے رہے حتیٰ کہ انھوں نے کنکریاں ماریں پھر واپس لوٹیں اور اپنی منزل میں فجر کی نماز ادا کی میں نے عرض کیا آپ نے تو ہمیں اندھیرے میں جگا دیا۔ انھوں نے فرمایا کوئی بات نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو اس بات کی اجازت دی ہے۔

تو اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ انھوں نے مزدلفہ سے اندھیرے میں واپسی مراد لی ہو اور ہو سکتا ہے کنکریاں مارتے وقت کا اندھیرا مراد ہو، تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے ان کے پوچھنے پر بتایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اندھیرے میں اس کی اجازت دی ہے۔

جن لوگوں کے نزدیک کنکریاں مارنے کا وقت طلوع شمس کے بعد ہے ان کی دلیل یہ ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم نے حکم دیا کہ عورتوں اور سامان کو مزدلفہ کی صبح اندھیرے میں بھیجیں اور صبح ہونے تک کنکریاں نہ ماریں۔

تو اس حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فجر کے شروع میں جانے اور صبح کے بعد کنکریاں مارنے کا حکم دیا — یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کو جس وقت کنکریاں مارنے کا حکم دیا اس کا آغاز طلوع فجر سے نہیں بلکہ اس کے بعد وقت صبح ہے۔

طُلُوعَ الْفَجْرِ وَلٰكِنْ اَدَّلَهُ الْإِصْبَاحُ الَّذِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ -

۱۵۴۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ وَقَالَ اَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ فِي الثَّقَلِ وَقَالَ لَا تَرْمُوا الْجِمَارَ حَتّٰى تُصْبِحُوْا فَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الْإِصْبَاحُ هُوَ طُلُوْعُ الشَّمْسِ وَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ -

۱۵۵۰- فَاِذَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِيْ هَاشِمٍ يَا بَنِيْ اَخِيْ تَعَجَّلُوْا قَبْلَ زِحَامِ النَّاسِ وَلَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

۱۵۵۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعَفَةَ اَهْلِهِ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَالَ فَاَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْسَانًا مِنْهُمْ فَحَزَكَ فَخِذَهُ وَقَالَ لَا تَرْمِيَنَّ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

۱۵۵۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيْسٰى ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُغَيْلِمَةَ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ فَجَعَلَ يَلْطَخُ اَفْخَاذَنَا وَيَقُوْلُ اَيْ بَنِيَّ لَا تَرْمُوْا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ -

---

حضرت مقسم رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سامان کے ساتھ بھیجا۔ اور فرمایا صبح تک کنکریاں نہ مارنا ——— تو ہو سکتا ہے یہاں صبح سے طلوع شمس مراد ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ اس سے پہلے کا وقت ہو۔ پس ہم نے اس پر غور کیا۔

حضرت مقسم، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بنو ہاشم سے فرمایا اے میرے بھتیجو! لوگوں کی بھیڑ سے پہلے پہلے جاؤ لیکن سورج طلوع ہونے سے پہلے کنکریاں نہ مارنا۔

حضرت مقسم، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات اپنے کمزور اہل خانہ کو آگے بھیجا وہ فرماتے ہیں پھر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ان میں سے ایک آدمی کے پاس تشریف لائے اور اس کی ران کو ہلا کر فرمایا طلوع آفتاب تک جمرۂ عقبہ کو کنکریاں نہ مارنا۔

حضرت حسن عرنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات ہمیں یعنی بنو عبد المطلب کے بچوں کو آگے بھیجا آپ ہماری رانوں پر ہاتھ مارتے اور فرماتے بیٹو! سورج طلوع ہونے تک کنکریاں نہ مارنا۔

۱۵۵۳- حدثنا فهد قال ثنا محمد بن عمران بن أبي ليلى قال حدثني أبي قال حدثني ابن أبي ليلى عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله غير أنه قال فكان يأخذ بعضد كل إنسان منا

۱۵۵۴- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا أبو عاصم عن سفيان عن سلمة بن كهيل عن الحسن العرني عن ابن عباس قال أفضنا من جمع فلما أن صرنا بمنى قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ترموا جمرة العقبة حتى تطلع الشمس فبين رسول الله صلى الله عليه وسلم لهم في هذا الحديث وقت الإصباح الذي أمرهم بالرمي فيه في الحديث الذي في الفصل الذي قبل هذا وأنه بعد طلوع الشمس فهذا الحديث هو أولى من حديث شعبة مولى ابن عباس لأن هذا قد تواتر عن ابن عباس بأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم إياهم على ما ذكرنا ولأن الإفاضة من مزدلفة إنما رخص للضعفاء فيها ليلا لئلا يصيبهم حطمة الناس في وقت إفاضتهم فإذا صاروا إلى منى أمكنهم من رمي جمرة العقبة بعد طلوع الشمس قبل مجيء الناس ما يمكن غير الضعفاء إذا جاؤوا لأن غير الضعفاء إنما يأتونهم في وقت ما يفيضون وذلك قبل طلوع الشمس هكذا أمرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

۱۵۵۵- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن أبي إسحق ح وحدثنا يزيد بن سنان قال ثنا أبو عاصم عن سفيان عن أبي إسحق عن عمرو بن ميمون قال كنا وقوفا مع عمر بجمع فقال إن أهل الجاهلية كانوا لا يفيضون حتى تطلع الشمس ويقولون أشرق ثبير و إن

حضرت حکم، حضرت مقسم سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے فرمایا کہ آپ ہم میں سے ہر ایک کے بازو کو پکڑتے۔

حضرت حسن عرنی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا ہم مزدلفہ سے واپس لوٹے جب ہم منیٰ میں پہنچے تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج طلوع ہونے تک جمرہ عقبہ کو کنکریاں نہ مارنا۔

تو اس حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے اس وقت صبح کی وضاحت فرمائی جس میں انھیں کنکریاں مارنے کا حکم دیا تھا اور وہ اس سے پہلے مذکور ہوئی اور وہ طلوع آفتاب کے بعد کا وقت ہے تو یہ حدیث حضرت شعبہ کی روایت سے اولیٰ ہے کیونکہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ آپ نے ان کو اس مذکورہ بات کا حکم دیا۔ نیز مزدلفہ سے رات کے وقت واپسی کی اجازت کمزور لوگوں کو دی گئی تاکہ وہ لوگوں کی بھیڑ سے محفوظ رہیں پس جب منیٰ میں پہنچ جائیں تو ان کے لیے لوگوں کے آنے سے پہلے طلوع آفتاب کے بعد جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنا ممکن ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ غیر ضعیف لوگوں کو وہاں سے آنے کے بعد کنکریاں مارنا ممکن ہو جاتا ہے کیونکہ غیر ضعیف ان کی واپسی کے وقت آتے ہیں اور یہ طلوع آفتاب سے پہلے کا وقت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسی طرح حکم دیا۔

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مزدلفہ میں ٹھہرے ہوئے تھے تو انھوں نے فرمایا کہ دور جاہلیت کے لوگ سورج طلوع ہونے سے پہلے واپس نہیں لوٹتے تھے اور کہتے اے ثبیر پہاڑ چمک (تجھ پر سورج چمکے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے خلاف سورج طلوع ہونے سے

رسول الله صلى الله عليه وسلم خالفهم فأفاض قبل طلوع الشمس۔

۱۵۵۶- حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا أسد ح وحدثنا فهد قال ثنا أبو غسان قالا ثنا إسرائيل عن أبي إسحق عن عمرو بن ميمون قال كنا وقوفا مع عمر بجمع فقال إن أهل الجاهلية كانوا لا يفيضون حتى تطلع الشمس ويقولون أشرق ثبير كيما نغير وإن رسول الله صلى الله عليه وسلم خالفهم فأفاض قبل طلوع الشمس بقدر صلوة المسافر صلوة الصبح۔

فلما كان غير الضعفاء إنما يفيضون من مزدلفة قبل طلوع الشمس بهذه المدة اليسيرة أمكن للضعفاء الذين قد تقدموهم إلى منى أن يرموا الجمرة بعد طلوع الشمس قبل مجيء الآخرين إليهم فلم يكن للرخصة للضعفاء أن يرموا قبل طلوع الشمس معنى لأن الرخصة إنما تكون في مثل هذا للضرورة وهذا لا ضرورة فيه فثبت بذلك ما ذكرنا من حديث ابن عباس الذي رويناه في تأخير رمي جمرة العقبة إلى طلوع الشمس وهو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى۔

باب ۱۵۷ رمي جمرة العقبة ليلة النحر قبل طلوع الفجر

۱۵۵۷- حدثنا أحمد بن داود قال ثنا عبيد الله بن محمد التيمي قال أنا حماد بن سلمة عن هشام بن عروة عن عروة أن يوم أم سلمة دار إلى يوم النحر فأمرها رسول الله صلى الله عليه وسلم

پہلے واپس لوٹے۔

حضرت ابواسحاق حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مزدلفہ میں ٹھہرے ہوئے تھے تو انھوں نے فرمایا دور جاہلیت کے لوگ طلوع آفتاب سے پہلے واپس نہ لوٹتے اور کہتے اے ثبیر چمک (تم پر سورج چمکے) تاکہ ہم جلدی جلدی چلیں اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ان کے خلاف سورج طلوع ہونے سے پہلے اتنی دیر پہلے چلے جتنی دیر میں مسافر صبح کی نماز پڑھتا ہے۔

توجب طاقتور لوگ سورج طلوع ہونے سے بالکل تھوڑی دیر پہلے مزدلفہ سے واپس لوٹتے تھے تو کمزور لوگ جو پہلے منیٰ میں آجاتے ان کے لیے طلوع آفتاب کے بعد اور دوسرے لوگوں کے آنے سے پہلے کنکریاں مارنا ممکن ہو جاتا لہٰذا کمزور لوگوں کو طلوع شمس سے پہلے کنکریاں مارنے کی اجازت دینے کا کوئی مطلب نہیں کیونکہ ایسے مقام پر ضرورت کے تحت اجازت دی جاتی ہے اور یہاں کوئی حاجت نہیں۔

اس سے وہ بات ثابت ہوگئی جو ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے ضمن میں ذکر کی کہ جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کو طلوع آفتاب تک مؤخر کیا جائے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

قربانی کی رات جمرہ عقبہ کو طلوع فجر سے پہلے کنکریاں مارنا

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی باری کا دن قربانی کے دن پڑا تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات ان کو حکم دیا کہ وہ واپس (منیٰ کی طرف) لوٹیں تو انھوں نے جمرہ عقبہ

لَيْلَةَ جَمْعٍ اَنْ تُفِيْضَ فَرَمَتْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَصَلَّتِ الْفَجْرَ بِمَكَّةَ۔

کو کنکریاں ماریں اور فجر کی نماز مکہ مکرمہ میں ادا فرمائی۔

بيان المسئلة

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ رَمْيَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ لَيْلَةَ النَّحْرِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ جَائِزٌ وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا لَا يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ صَلَّتِ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ اِلَّا وَقَدْ كَانَ رَمْيُهَا لِجَمْرَةِ الْعَقَبَةِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ لِبُعْدِ مَا بَيْنَ الْمَوْضِعَيْنِ وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَجُوْزُ لِاَحَدٍ اَنْ يَرْمِيَهَا قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ وَمَنْ رَمَاهَا قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَهُوَ فِىْ حُكْمِ مَنْ لَمْ يَرْمِ وَعَلَيْهِ اَنْ يُعِيْدَ الرَّمْيَ فِىْ وَقْتِ الرَّمْيِ فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ كَانَ عَلَيْهِ لِذٰلِكَ دَمٌ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ اَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَدِ اخْتُلِفَ فِيْهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فَرُوِىَ عَنْهُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَرُوِىَ عَنْهُ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ۔

بیانِ مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ قربانی کی رات طلوع فجر سے پہلے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنا جائز ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں اس حدیث سے استدلال کیا اور فرمایا کہ حج کی نماز مکہ مکرمہ میں اسی صورت میں پڑھی جا سکتی تھی کہ انھوں نے طلوع فجر سے پہلے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں ماری ہوں کیونکہ دونوں مقامات کے درمیان فاصلہ ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ کسی شخص کے لیے طلوع فجر سے پہلے کنکریاں مارنا جائز نہیں اور جو شخص طلوع فجر سے پہلے کنکریاں مارے وہ نہ مارنے والے کے حکم میں ہے اور اس پر لازم ہے کہ کنکریاں مارنے کے وقت میں دوبارہ مارے اگر اس نے ایسا نہ کیا تو اس پر دم (قربانی دینا) لازم ہوگا۔ اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث میں حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ سے مختلف الفاظ منقول ہیں۔

١٥٥٨- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ اَنْ تُوَافِىَ مَعَهُ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِمَكَّةَ فَفِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے وہ حضرت زینب بنت ابو سلمہ سے اور وہ ام سلمہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن انھیں حکم دیا کہ وہ آپ کے ساتھ مکہ مکرمہ میں صبح کی نماز میں موافقت کریں۔

١٥٥٩- فَمِمَّا رُوِىَ فِىْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ اسْتَاْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُصَلِّىَ يَوْمَ النَّحْرِ الصُّبْحَ بِمِنًى فَاَذِنَ لَهَا وَكَانَتِ امْرَاَةً ثَبِطَةً فَوَدِدْتُ اَنِّى اسْتَاْذَنْتُهُ كَمَا اسْتَاْذَنَتْهُ۔

اس سلسلے میں مروی روایات میں سے یہ بھی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے فجر کی نماز منیٰ میں پڑھنے کی اجازت مانگی تو آپ نے ان کو اجازت دے دی اور وہ کمزور عورت تھیں تو میں نے آپ سے اسی طرح اجازت مانگنا چاہی جس طرح انھوں نے مانگی تھی۔

۱۵۶۰ ۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ شَوَّالٍ اَنَّهُ سَمِعَ اُمَّ حَبِيبَةَ تَقُولُ كُنَّا نُغَلِّسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلَى مِنًى ۔

فَفِي هٰذَا اَنَّهُمْ كَانُوا يُفِيضُونَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَهٰذَا اَبْعَدُ لَهُمْ مِمَّا فِي الْحَدِيثِ الْاَوَّلِ وَقَدْ ذَكَرْنَا فِي الْبَابِ الَّذِي قَبْلَ هٰذَا الْبَابِ فِي حَدِيثِ اَسْمَاءَ اَنَّهَا رَمَتْ ثُمَّ رَجَعَتْ اِلَى مَنْزِلِهَا فَصَلَّتِ الْفَجْرَ فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللّٰهِ لَقَدْ غَلَّسْنَا فَقَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلظُّعُنِ فَاَخْبَرَتْ اَنَّ مَا قَدْ كَانَ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ لِلظُّعُنِ هُوَ الْاِفَاضَةُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ فِي وَقْتِ مَا يَصِيرُونَ اِلَى مِنًى فِي حَالِ مَا لَهُمْ اَنْ يُصَلُّوا صَلٰوةَ الصُّبْحِ وَلَمَّا اضْطَرَبَ حَدِيثُ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَلَى مَا ذَكَرْنَا لَمْ يَكُنِ الْعَمَلُ بِمَا رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَوْلٰى مِمَّا رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ وَقَدْ ذَكَرَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فِي حَدِيثِهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَرَادَ بِتَعْجِيلِهِ اُمَّ سَلَمَةَ اِلَى حَيْثُ عَجَّلَهَا لِاَنَّهُ يَوْمُهَا اَيْ لِيُصِيبَ مِنْهَا فِي يَوْمِهَا ذٰلِكَ مَا يُصِيبُ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِهِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ النَّحْرِ فَلَمْ يَبْرَحْ بِمِنًى وَلَمْ يَطُفْ طَوَافَ الزِّيَارَةِ اِلَى اللَّيْلِ ۔

۱۵۶۱ ۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ طَارِقٍ عَنْ طَاوُسٍ وَاَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ اِلَى اللَّيْلِ ۔

۱۵۶۲ ۔ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا اَبُو خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

حضرت سالم بن شوال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ہم نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مزدلفہ سے منیٰ کی طرف صبح کے اندھیرے میں جاتے تھے۔

تو اس حدیث میں ہے کہ وہ لوگ طلوع فجر کے بعد منیٰ کی طرف لوٹتے تھے تو یہ پہلی حدیث کے مضمون کے خلاف ہے اور اس سے پہلے باب میں ہم نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی روایت کے ضمن میں ذکر کیا ہے کہ انھوں نے کنکریاں ماریں پھر اپنی منزل کی طرف لوٹ آئیں تو نماز فجر ادا کی تو ان کے غلام حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ نے ہمیں اندھیرے میں جگایا۔

انھوں نے بتایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو اس بات کی اجازت دی ہے تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو جس بات کی اجازت دی وہ مزدلفہ سے ایسے وقت واپسی تھی کہ منیٰ میں جاکر صبح کی نماز پڑھ سکیں۔

توجب حضرت ہشام بن عروہ کی روایت میں اضطراب ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا تو محمد بن خازم کی روایت (۱۵۵۸) کے مقابلہ میں حماد بن سلمہ کی روایت (۱۵۵۷) پر عمل کرنا اولیٰ نہ ہوگا۔

کیونکہ حضرت حماد بن سلمہ نے اپنی روایت میں ذکر کیا ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو اس لیے جلدی جانے کا حکم دیا کہ وہ ان کی باری کا دن تھا اور آپ ان سے وہ کچھ چاہتے تھے جو ایک مرد اپنی بیوی سے چاہتا ہے حالانکہ اس دن آپ نے منیٰ سے کوچ نہیں کیا اور رات تک طواف زیارت بھی نہیں کیا۔

حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت کو رات تک مؤخر فرمایا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم دن کے آخر میں واپس لوٹے تو

أنها كانت توافي رسول الله صلى الله عليه وسلم آخر يومه۔

فلما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يطف طواف الزيارة يوم النحر إلى الليل استحال أن يكون به إلى حضور أم سلمة إلى مكة قبل ذلك حاجة لأنه إنما يريدها لأنه في يومها وليصيب منها ما يصيب الرجل من أهله وذلك لا يحل له منها إلا بعد الطواف فأشبه الأشياء عندنا والله أعلم أن يكون أمرها أن توافي صلاة الصبح بمكة في غد يوم النحر في وقت يكون فيه حلالا بمكة وقد علم المسلمون وقت رمي جمرة العقبة في يوم النحر بفعل رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

١٥٦٣۔ حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال أخبرني ابن جريج عن أبي الزبير عن جابر بن عبد الله أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رمى جمرة العقبة يوم النحر ضحى وما سواها بعد الزوال۔

١٥٦٤۔ حدثنا أحمد بن داود قال ثنا سليمان بن حرب قال ثنا حماد بن سلمة عن أبي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

١٥٦٥۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد قال أنا ابن جريج عن أبي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

فعلم المسلمون بذلك أن الوقت الذي رمى رسول الله صلى الله عليه وسلم فيه الجمار هو وقتها فأردنا أن ننظر هل رخص للضعفة في الرمي قبل ذلك أم لا فوجدناه صلى الله عليه وسلم قد تقدم إلى ضعفة بني هاشم حين قدمهم إلى منى أن لا ترموا الجمرة إلا بعد طلوع الشمس فعلمنا بذلك أن الضعفة لم يرخص

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن شام تک طواف زیارت نہیں کیا تو یہ بات محال ہے کہ آپ کو اس (طواف) سے پہلے مکہ مکرمہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کوئی حاجت ہو کیونکہ یہ ان کی باری کا دن تھا اور آپ نے ان سے وہی بات چاہی جو ایک مرد اپنی بیوی سے چاہتا ہے اور یہ طواف کے بعد ہی حلال ہو سکتا تھا تو ہمارے نزدیک زیادہ مناسب بات یہ ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ آپ نے ان کو قربانی کے دوسرے دن مکہ مکرمہ میں نماز فجر میں موافقت کا حکم فرمایا جس وقت آپ مکہ مکرمہ میں غیر محرم تھے اور مسلمانوں کو قربانی کے دن جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے کا وقت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے معلوم ہو چکا تھا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن جمرۂ عقبہ کو چاشت کے وقت کنکریاں ماریں اور دوسرے دنوں میں زوال کے بعد ماریں۔

حضرت حماد بن سلمہ، حضرت ابو الزبیر سے وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابن جریج، حضرت ابو الزبیر سے وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو اس سے مسلمانوں کو معلوم ہو گیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کنکریاں ماریں وہی ان کا وقت ہے۔

تو ہم نے غور کیا کہ آپ نے کمزور لوگوں کو اس سے پہلے کنکریاں مارنے کی اجازت دی یا نہیں؛ تو ہم نے دیکھا کہ جب آپ نے بنو ہاشم کے کمزور لوگوں کو منیٰ کی طرف آگے بھیجا تو ان کی طرف بڑھے اور حکم دیا کہ طلوع آفتاب کے بعد ہی کنکریاں ماریں اس سے ہمیں معلوم ہوا کہ آپ نے کمزور لوگوں کو غیر کمزوروں سے آگے بڑھنے کی اجازت نہیں دی اور یہ کہ ان

لهم في ذلك ان يتقدموا على غير الضعفة وان وقت رميهم جميعا وقت واحد وهو بعد طلوع الشمس فهذا هو وجه هذا الباب من طريق الآثار واما من طريق النظر فانا قد رأيناهم اجمعوا ان من رمى جمرة العقبة لليوم الثاني بعد يوم النحر في الليل قبل طلوع الفجر ان ذلك لا يجزيه حتى يكون رميه لها في يومها فالنظر على ذلك ان يكون كذلك هي في يوم النحر لا يجوز ان ترمى الا في يومها وان كان بعض يومها في ذلك افضل من بعض كما ان بعض اليوم الثاني الرمي فيه افضل من الرمي في بعضه وهذا قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى۔

وقد وجدت في كتاب عبد الله بن سويد بخطه عن الاثرم مما ذكر لنا عبد الله بن سويد ان الاثرم اجازه لمن كتبه من خطه ذلك واجازه لنا عبد الله بن سويد عن الاثرم يعني ابا بكر قال قال لي ابو عبد الله يعني احمد بن حنبل۔

۱۵۶۶ - حدثنا ابو معاوية عن هشام بن عروة عن ابيه عن زينب عن ام سلمة ان النبي صلى الله عليه وسلم امرها ان توافيه يوم النحر بمكة ولم يسنده ذلك غير ابي معاوية وهو خطا قال احمد وقال وكيع عن هشام عن ابيه مرسل ان النبي صلى الله عليه وسلم امرها ان توافيه صلوة الصبح يوم النحر بمكة او نحو هذا قال وهذا ايضا عجب قال ابو عبد الله والنبي صلى الله عليه وسلم ما يصنع بمكة يوم النحر كانه ينكر ذلك قال فجئت الى يحيى بن سعيد فسالته فقال عن هشام عن ابيه

سب کے لیے کنکریاں مارنے کا وقت ایک ہی ہے۔ اور وہ طلوع آفتاب کے بعد کا وقت ہے۔ روایات کے طریقے پر اس باب کا یہ (مذکورہ بالا) بیان ہے ـــ اور قیاس کے طور پر یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص دوسرے دن کی کنکریاں یوم نحر کے بعد طلوع فجر سے پہلے رات کو مارتا ہے تو یہ اس کے لیے کفایت نہیں کرتیں جب تک وہ دن کو نہ مارے تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ قربانی کے دن کنکریوں کا بھی یہی حکم ہو کہ وہ اسی دن مارنا جائز ہوں اگرچہ اس سلسلے میں دن کا بعض حصہ دوسرے بعض سے افضل ہے جیسا کہ دوسرے دن کے بعض حصے میں کنکریاں مارنا دوسرے بعض سے افضل ہے یہ حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

اور میں نے حضرت عبداللہ بن سوید کی بیاض میں ان کے ہاتھ سے لکھا ہوا پایا وہ حضرت اثرم سے روایت کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن سوید فرماتے ہیں حضرت ابوبکر اثرم نے اس کی اجازت ہر شخص کو دی کہ وہ ان کی بیاض سے نقل کرے اور حضرت عبداللہ بن سوید نے ہمیں بھی اس کی اجازت دی۔ وہ (حضرت اثرم) فرماتے ہیں حضرت امام احمد بن حنبل علیہ

حضرت زینب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو قربانی کے دن مکہ مکرمہ میں اپنے ساتھ ملنے کا حکم فرمایا۔ یہ حدیث حضرت ابو معاویہ کے علاوہ کسی نے مسند بیان نہیں کی اور یہ خطا ہے۔ حضرت امام احمد فرماتے ہیں حضرت وکیع نے حضرت ہشام سے اور انہوں نے اپنے والد سے مرسل روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (حضرت ام سلمہ) کو قربانی کے دن مکہ مکرمہ میں اپنے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم فرمایا اسی قسم کے الفاظ فرمائے۔ یہ بھی عجیب بات ہے حضرت امام احمد (ابو عبداللہ) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قربانی کے دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ مکرمہ میں کیا کام تھا گویا کہ وہ اس حدیث کا انکار کرتے ہیں (حضرت عبداللہ بن سوید فرماتے ہیں) پھر میں حضرت یحییٰ بن سعید کے پاس آیا

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا أَنْ تُوَافِيَ لَيْسَ شَأْنُهُ قَالَ وَبَيْنَ ذِي فَرْقٍ يَوْمَ النَّحْرِ صَلٰوةَ الْفَجْرِ بِالْأَبْطَحِ قَالَ وَقَالَ لِي يَحْيٰى سَلْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ هٰكَذَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ تُوَافِي ثُمَّ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَحْيٰى مَا كَانَ أَضْبَطَهُ وَأَشَدَّهُ كَانَ مُحَدِّثًا وَأَثْنٰى عَلَيْهِ فَأَحْسَنَ الثَّنَاءَ عَلَيْهِ.

بَابُ ۱۵۸ الرَّجُلِ يَدَعُ رَمْيَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَرْمِيهَا بَعْدَ ذٰلِكَ

۱۵۶۷- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاعِي يَرْعٰى بِالنَّهَارِ وَيَرْمِي بِاللَّيْلِ.

قول اهل العلم

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ أَبُو حَنِيفَةَ إِلٰى أَنَّ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ دَلَالَةً عَلٰى أَنَّ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَقْتٌ وَاحِدٌ لِلرَّمْيِ فَقَالَ إِنْ تَرَكَ رَجُلٌ رَمْيَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ فِي يَوْمِ النَّحْرِ ثُمَّ رَمَاهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي بَعْدَهُ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَرْمِهَا حَتّٰى أَصْبَحَ مِنْ غَدِهِ رَمَاهَا وَعَلَيْهِ دَمٌ لِتَأْخِيرِهِ إِيَّاهَا إِلٰى خُرُوجِ وَقْتِهَا وَهُوَ طُلُوعُ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمِئِذٍ وَخَالَفَهُ فِي ذٰلِكَ أَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ فَقَالَا إِذَا ذَكَرَهَا فِي شَيْءٍ مِنْ أَيَّامِ الرَّمْيِ رَمَاهَا وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ غَيْرُ ذٰلِكَ مِنْ دَمٍ وَلَا غَيْرِهِ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرْهَا حَتّٰى مَضَتْ أَيَّامُ الرَّمْيِ فَذَكَرَهَا لَمْ يَرْمِهَا كَانَ عَلَيْهِ

اور ان سے پوچھا تو انھوں نے بیان کیا حضرت ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ کو ساتھ رہنے کا حکم دیا اور یہ آپ کے شایانِ شان نہیں۔ اور فرمایا کہ قربانی کے دن فجر کی نماز بطحا میں مقام ذی فرق میں پڑھی جائے گی (حضرت عبداللہ بن سعید فرماتے) ہیں حضرت یحییٰ بن سعید نے مجھے فرمایا کہ حضرت عبدالرحمن بن مہدی سے پوچھو، فرماتے ہیں میں نے ان سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ حضرت سفیان حضرت ہشام سے اور وہ اپنے والد سے "توافی" کی بجائے "توافی" کے الفاظ روایت کرتے ہیں اس کے بعد حضرت امام احمد بن حنبل نے مجھ سے فرمایا کہ حضرت یحییٰ بن سعید اگرچہ ان (عبدالرحمن ابن مہدی) کی نسبت زیادہ ضبط والے تھے تاہم وہ محدث تھے اس کے بعد حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے ان کی مزید تعریف و توصیف کی۔

قربانی کے دن جمرہ عقبہ کی رمی رہ جائے کی صورت میں اس کے بعد رمی کا حکم

حضرت عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چرواہا دن کو بکریاں چرائے اور رات کو کنکریاں مارے۔

بیانِ مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ اس طرف گئے ہیں کہ اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ کنکریاں مارنے کے لیے رات اور دن ایک ہی وقت ہیں وہ فرماتے ہیں اگر کسی شخص سے قربانی کے دن جمرہ عقبہ کی رمی رہ جائے پھر اس کے بعد آنے والی رات میں کنکریاں مارے تو اس پر کفارہ لازم نہ ہوگا۔ اور اگر آئندہ صبح تک نہ مار سکے تو اب مارے اور تاخیر کی وجہ سے اس پر قربانی لازم ہوگی کیونکہ رمی کا وقت دوسرے دن کی صبح تک رہتا ہے ــــ لیکن اس سلسلے میں حضرت امام ابویوسف اور امام محمد رحمہما اللہ نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ رمی کے دنوں میں جب بھی یاد آئے کنکریاں مارے اور اس پر دم وغیرہ کچھ بھی لازم نہ ہوگا اور اگر اسے یاد نہ آئے حتی کہ رمی کے دن گزر جائیں پھر اسے

في تركها دم.

١٥٦٨ - واحتج محمد بن الحسن في ذلك على أبي حنيفة بما حدثنا ابن مرزوق قال ثنا أبو عاصم عن ابن جريج قال أخبرني محمد بن أبي بكر عن أبيه عن أبي البداح عن عاصم بن عدي أن النبي صلى الله عليه وسلم رخص للرعاء أن يتعاقبوا فكانوا يرمون غدوة يوم النحر ويدعون ليلة ويوما ثم يرمون من الغد.

ففي هذا الحديث أنهم كانوا يرمون غدوة يوم النحر ثم يدعون يوما وليلة ثم يرمون الغد فقد كانوا يرمون رمي اليوم الثاني في اليوم الثالث ولم يكن ذلك بموجب عليهم دما ولا بموجب أن حكم اليوم الثالث في الرمي لليوم الثاني خلاف حكم اليوم الرابع ففي ذلك دليل أن من ترك رمي جمرة العقبة في يوم النحر فذكرها في شيء من أيام التشريق أنه يرمي ولا شيء عليه ثم النظر في ذلك يشهد لهذا القول أيضا وذلك أنا رأينا أشياء تفعل في الحج الدهر كله وقت لها منها السعي بين الصفا والمروة وطواف الصدر ومنها أشياء تفعل في وقت خاص هو وقتها خاصة منها رمي الجمار فكانما الدهر وقت له من هذه الأشياء متى فعل فلا شيء على فاعله مع فعله إياه من دم ولا غيره وما كان منها له وقت خاص من الدهر إذا لم يفعل في وقته وجب على تاركه الدم فكان ما كان منها يفعل لبقاء وقته فلا شيء على فاعله غير فعله إياه وما كان منها لا يفعل لعدم وقته وجب مكانه الدم وكانت جمرة العقبة إذا

یاد آئے تو اب کنکریاں مارے اور اس پر اس کے ترک کی وجہ سے دم لازم ہوگا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ نے اس سلسلے میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے خلاف یوں استدلال کیا ہے حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بکریاں چرانے والوں کو یوم نحر کے بعد بھی رمی کی اجازت مرحمت فرمائی۔ وہ یوم نحر کی صبح کنکریاں مارتے اور ایک رات دن چھوڑ دیتے پھر اگلے دن مارتے۔

تو اس حدیث میں ہے کہ وہ یوم نحر کی صبح کنکریاں مارتے پھر ایک رات دن چھوڑ کر اگلی صبح کنکریاں مارتے تو (اس طرح) وہ دوسرے دن کی رمی تیسرے دن کرتے اور اس سے ان پر دم لازم نہ ہوتا اور نہ ہی یہ بات لازم آتی کہ دوسرے دن کی رمی تیسرے دن کرنے کا حکم چوتھے دن کے حکم کے خلاف ہے تو اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ جو شخص قربانی کے دن جمرۂ عقبہ کو کنکریاں نہ مار سکے اور اسے ایام تشریق میں یاد آجائے تو وہ کنکریاں مارے اور اس پر کچھ بھی لازم نہ ہوگا پھر قیاس بھی اس قول کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں کہ حج کے بعض افعال ایسے ہیں کہ عمر بھر ان کا وقت ہے ان میں سے صفا مروہ کے درمیان سعی کرنا اور طواف صدر ہے اور ان میں سے بعض مخصوص اوقات میں کیے جاتے ہیں عمر بھر ان کا وقت نہیں جیسے جمرات کو کنکریاں مارنا بھی ان افعال میں سے ہے تو جو اعمال عمر بھر میں (کسی وقت بھی) کیے جا سکتے ہوں تو وہ جب بھی ادا کیے جائیں اس کے فاعل پر دم وغیرہ لازم نہیں ہوتا اور جن کے لیے ایک وقت مخصوص ہے جب انہیں وقت پر ادا نہ کیا جائے تو چھوڑنے والے پر قربانی لازم ہے پس ان میں سے جو اپنے باقی وقت میں کیے جا سکتے ہیں ان کے فاعل پر صرف ان کی ادائیگی لازم ہے اور جو امور وقت باقی نہ رہنے کی وجہ سے ادا نہیں کیے جا سکتے ان کی جگہ قربانی لازم ہوگی۔ اور جمرۂ عقبہ کو یوم نحر کے بعد آنے والی صبح کنکریاں مارنا یوم نحر کی رمی کی قضاء ہے تو یہ ایسے وقت میں رمی ہے جو اس کے اوقات میں سے ہے اگر ایسی بات نہ ہوتی تو اس رمی کا حکم نہ دیا جاتا جیسے اس شخص کو رمی کا حکم نہیں دیا جاتا جو

رميت من غد يوم النحر قضاء عن رمي يوم النحر فقد رميت في يوم هو من وقتها ولولا ذلك لما أمر برميها كما لا يؤمر تاركها إلى بعد انقضاء أيام التشريق برميها بعد ذلك فلما كان اليوم الثاني من أيام النحر هو وقت لها وقد ذكرنا مما قد أجمعوا عليه أن ما فعل في وقته من أمور الحج فلا شيء على فاعله كان كذلك هذا الرامي لها لما رماها في وقتها فلا شيء عليه فإن قال قائل إنما أوجبنا عليه الدم بتركه رميها يوم النحر وفي الليلة التي بعده للإساءة التي كانت منه في ذلك قيل له فقد رأينا تارك طواف الصدر حتى يرجع إلى أهله وتارك السعي بين الصفا والمروة حتى يرجع إلى أهله مسيئين وأنت تقول إنهما إذا رجعا ففعلا ما كانا تركا من ذلك أن إساءتهما لا توجب عليهما دما لأنهما قد فعلا ما فعلا من ذلك في وقته فكذلك الرامي اليوم الثاني من أيام منى جمرة العقبة لما كان وجب عليه في يوم النحر راميا لها في وقتها فلا شيء عليه في ذلك غير رميها فهذا هو النظر في هذا الباب وقول أبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى.

ایام تشریق ختم ہونے تک کنکریاں نہ مارے تو جب یوم نحر کے بعد والا دن اس (رمی) کا وقت ہے اور ہم نے اس بات پر اجماع ذکر کیا ہے کہ امور حج میں سے جو کام اپنے وقت پر کیے جائیں ان کے فاعل پر کچھ بھی لازم نہیں اسی طرح جب یہ شخص اپنے وقت پر کنکریاں مارتا ہے تو اس پر بھی کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ہم نے اس شخص پر قربانی اس لیے لازم قرار دی کہ اس نے قربانی کے دن اور بعد والی رات میں کنکریاں نہ مار کر گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔

اس شخص کو کہا جائے گا کہ ہم دیکھتے ہیں طواف صدر کو چھوڑنے والا جب گھر لوٹ آتا ہے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کو چھوڑنے والا واپس گھر آجاتا ہے تو یہ دونوں گناہگار ہوتے ہیں اور تم کہتے ہو کہ یہ دونوں جب واپس آجائیں اور جو عمل ترک کیا ہے اسے بجا لائیں تو ان کے اس گناہ سے ان پر قربانی لازم نہ ہوگی کیونکہ انھوں نے یہ عمل اپنے وقت میں کیا اسی طرح جو شخص قربانی کے دوسرے دن جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارتا ہے تو اگرچہ یہ رمی قربانی واجب تھی لیکن دوسرے دن مارنے سے گویا اس نے اپنے وقت پر رمی کی تو اس پر سوائے کنکریاں مارنے کے کچھ بھی لازم نہ ہوگا۔ اس باب میں قیاس یہی ہے اور حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۵۹ التلبية متى يقطعها الحاج

١٥٦٩- حدثنا علي بن معبد قال ثنا يزيد بن هرون قال أنا عبد العزيز بن محمد بن عبد الله بن أبي سلمة هو الماجشون عن عمر بن حسين عن عبد الله بن أبي سلمة عن عبد الله بن عبد الله بن عمر عن عبد الله بن عمر

حاجی تلبیہ کب ختم کرے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ہم نویں ذوالحجہ کی صبح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے تو ہم میں سے بعض "لا الٰہ الا اللہ" کہتے اور کچھ "اللہ اکبر" کہتے اور ہم تکبیر کہہ رہے تھے اور ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ حضرت عبد اللہ بن ابو سلمہ فرماتے ہیں میں نے

اَنَّهٗ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَمِنَّا الْمُهِلُّ وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ فَاَمَّا نَحْنُ فَكُنَّا نُكَبِّرُ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ الْعَجَبُ لَكُمْ كَيْفَ لَمْ تَسْاَلُوْهُ مَا ذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فِيْ ذٰلِكَ۔

۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ اَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَكَانَ لَا يَزِيْدُ عَلَى التَّكْبِيْرِ وَالتَّهْلِيْلِ وَكَانَ اِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ۔

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ اِلٰى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يُهِلُّ الْمُهِلُّ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ۔

۱۵۷۲۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ اَدْرَكْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَنَحْنُ غَادِيَانِ مِنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَاتٍ فَقُلْتُ لَهٗ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْغَدَاةِ فَقَالَ سَاُخْبِرُكَ كُنْتُ فِيْ رَكْبٍ فِيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُهِلُّ الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَلَسْتُ اُثْبِتُ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ۔

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ

حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر (رضی اللہ عنہم) سے پوچھا تعجب کی بات ہے تم نے ان سے یہ کیوں نہ پوچھا کہ اس سلسلے میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل کیا تھا۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں نویں ذوالحجہ کی شام میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (سوار) تھا۔ آپ تکبیر و تہلیل پر اضافہ نہ فرماتے اور جب آپ کشادہ جگہ پاتے تو تیز چلتے۔

حضرت محمد بن ابوبکر ثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا اور اس وقت وہ دونوں عرفات کی طرف جا رہے تھے کہ اس دن تم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کیا عمل کرتے تھے انھوں نے فرمایا ہم میں سے کوئی "لا الٰہ الا اللہ" کہتا اور اس پر اعتراض نہ کیا جاتا اور کچھ "اللہ اکبر" کہتے اور اس پر اعتراض نہ ہوتا۔

حضرت عبد اللہ بن محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ہم منیٰ سے عرفات کی طرف جا رہے تھے میں نے پوچھا آپ لوگ اس دن کیا عمل کرتے تھے۔ انھوں نے فرمایا عنقریب میں تمہیں بتاؤں گا۔ میں ان سواروں میں تھا جن میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بھی تھے بعض لوگ تہلیل کرتے اور اس بات کا انکار نہ کیا جاتا اور کچھ لوگ "اللہ اکبر" کہتے اور اس پر بھی اعتراض نہ ہوتا۔ اور مجھے یاد نہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنا عمل کیا تھا۔

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے

قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْاِهْلَالِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ كُنَّا نُهِلُّ مَا دُوْنَ عَرَفَةَ وَنُكَبِّرُ يَوْمَ عَرَفَةَ۔

بيان المسئلة

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْحَاجَّ لَا يُلَبِّىْ بِعَرَفَةَ وَاخْتَلَفُوْا فِىْ قَطْعِهِ لِلتَّلْبِيَةِ مَتٰى يَنْبَغِىْ اَنْ يَكُوْنَ فَقَالَ قَوْمٌ حِيْنَ يَتَوَجَّهُ اِلٰى عَرَفَاتٍ وَقَالَ قَوْمٌ حِيْنَ يَقِفُ بِعَرَفَاتٍ وَاحْتَجُّوْا اِلٰى ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يُلَبِّى الْحَاجُّ حَتّٰى يَرْمِىَ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَقَالُوْا لَا حُجَّةَ لَكُمْ فِىْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ الَّتِى احْتَجَجْتُمْ بِهَا عَلَيْنَا لِاَنَّ الْمَذْكُوْرَ فِيْهَا اَنَّ بَعْضَهُمْ كَانَ يُكَبِّرُ وَبَعْضَهُمْ كَانَ يُهِلُّ لَا يَمْنَعُ اَنْ يَكُوْنُوْا فَعَلُوْا ذٰلِكَ وَلَهُمْ اَنْ يُلَبُّوْا فَاِنَّ الْحَاجَّ فِيْمَا قَبْلَ يَوْمِ عَرَفَةَ لَهُ اَنْ يُكَبِّرَ وَلَهُ اَنْ يُهِلَّ وَلَهُ اَنْ يُلَبِّىَ فَلَمْ يَكُنْ تَكْبِيْرُهُ وَتَهْلِيْلُهُ يَمْنَعَانِهِ مِنَ التَّلْبِيَةِ فَكَذٰلِكَ مَا ذَكَرْتُمُوْهُ مِنْ تَهْلِيْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكْبِيْرِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ لَا يَمْنَعُ ذٰلِكَ مِنَ التَّلْبِيَةِ وَقَدْ جَاءَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰثَارٌ مُتَوَاتِرَةٌ بِتَلْبِيَتِهِ بَعْدَ عَرَفَةَ اِلٰى اَنْ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

۴۷۵۱ - فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ وَقَفْتُ مَعَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِىٍّ فَكَانَ يُلَبِّىْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مَا هٰذَا فَقَالَ كَانَ اَبِىْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَاَخْبَرَنِىْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ صَدَقَ اَخْبَرَنِى الْفَضْلُ اَخِىْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبّٰى حَتّٰى

نویں ذوالحجہ کے دن تلبیہ کہنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہم نویں ذوالحجہ کے علاوہ تلبیہ کہتے اور اس دن تکبیر کہتے تھے۔

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ حاجی نویں ذوالحجہ کو تلبیہ نہ کہے اور ان میں تلبیہ ختم کرنے کے وقت میں اختلاف ہے۔ ایک جماعت کہتی ہے جب عرفات کی طرف متوجہ ہو تو تلبیہ ختم کر دے جب کہ دوسرا گروہ کہتا ہے عرفات میں وقوف کے وقت ختم کرے۔ انھوں نے ان مذکورہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ حاجی جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہے وہ فرماتے ہیں جن روایات سے تم نے استدلال کیا ہے ان میں ہمارے خلاف کوئی دلیل نہیں کیونکہ ان میں بعض کی تہلیل اور بعض کی تکبیر کا ذکر ہے اور یہ اس بات سے مانع نہیں کہ انھوں نے یہ بھی کیا ہو اور تلبیہ بھی کہا ہو کیونکہ حاجی نویں ذوالحجہ سے ایک دن قبل تکبیر تہلیل اور تلبیہ (تینوں) کہہ سکتا تھا اس کی تکبیر و تہلیل تلبیہ سے مانع نہ تھے تو اسی طرح جو کچھ تم نے نویں ذوالحجہ کے دن سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تہلیل و تکبیر کا ذکر کیا ہے وہ تلبیہ سے مانع نہیں ـــــ جبکہ نویں ذوالحجہ کے بعد جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہنے کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایات مروی ہیں۔

ان میں سے ہے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے ہمراہ وقوف کیا تو وہ جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہتے رہے میں نے پوچھا اے ابوعبداللہ! یہ کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ میرے والد ماجد بھی اسی طرح کرتے تھے اور انھوں نے مجھے بتایا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے (حضرت عکرمہ) فرماتے ہیں پھر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان کو یہ بات بتائی۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا "انھوں نے سچ فرمایا ہے" مجھے میرے بھائی حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تلبیہ کہتے رہے،

انتهى اليها وكان رديفه -

حتیٰ کہ آپ جمرہ عقبہ تک پہنچے اور وہ آپ کے پیچھے سوار تھا۔

۱۵۷۵۔ حدثنا علي بن معبد قال ثنا اسحٰق بن منصور قال ثنا اسرائيل عن ابي اسحٰق عن سعيد بن جبير عن ابن عباس عن الفضل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لبى حتى رمى جمرة العقبة -

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ حضرت فضل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہا۔

۱۵۷۶۔ حدثنا يونس قال ثنا علي بن معبد قال ثنا عبيد الله بن عمرو عن عبد الكريم بن مالك عن سعيد بن جبير عن ابن عباس عن الفضل قال كنت ردف النبي صلى الله عليه وسلم فذكر مثله -

حضرت عبدالکریم بن مالک حضرت سعید بن جبیر سے وہ حضرت ابن عباس سے وہ حضرت فضل (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا پھر انھوں نے اس (مذکورہ بالا) کی مثل ذکر کیا۔

۱۵۷۷۔ حدثنا محمد بن عمرو قال ثنا يحيى بن عيسى ح وحدثنا حسين بن نصر قال ثنا ابو نعيم قالا ثنا سفيان عن حبيب بن ابي ثابت عن سعيد بن جبير عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لبى حتى رمى جمرة العقبة -

حضرت حبیب بن ابی ثابت حضرت سعید بن جبیر سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہا۔

۱۵۷۸۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج ابن منهال قال ثنا حماد عن قيس عن عطاء عن ابن عباس عن الفضل عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله -

حضرت عطاء، حضرت ابن عباس سے وہ حضرت فضل (رضی اللہ عنہم) سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۷۹۔ حدثنا علي بن شيبة قال ثنا عبيد الله بن موسى قال انا شريك عن ثوير عن ابيه قال حججت مع عبد الله فلم يزل يلبي حتى رمى جمرة العقبة قال ولم يسمع الناس يلبون عشية عرفة فقال ايها الناس انسيتم والذي نفسي بيده لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبي حتى رمى جمرة العقبة -

حضرت ثویر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حج کیا تو وہ جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک مسلسل تلبیہ کہتے رہے وہ فرماتے ہیں انھوں نے لوگوں کو نویں ذوالحجہ کی شام تلبیہ کہتے ہوئے نہ سنا تو فرمایا اے لوگو! کیا تم بھول گئے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے بے شک میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہتے رہے۔

۱۵۸۰۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا بشر بن عمر الزهراني قال ثنا شعبة قال اخبرني الحكم

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں ہم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حج کیا جب وہ

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ
حَجَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ فَلَمَّا اَفَاضَ اِلٰى جَمْعٍ جَعَلَ
يُلَبِّيْ فَقَالَ رَجُلٌ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنَسِيَ
النَّاسُ اَمْ ضَلُّوْا ثُمَّ لَبّٰى حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

۱۵۸۱- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ
الْكُوْفِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْحَارِثِ
ابْنِ اَبِيْ ذُبَابٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَخْبَرَةَ
قَالَ لَبّٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ اِلٰى عَرَفَاتٍ فَقَالَ
اُنَاسٌ مَنْ هٰذَا الْاَعْرَابِيُّ فَالْتَفَتَ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ
فَقَالَ اَضَلَّ النَّاسُ اَمْ نَسُوْا وَاللّٰهِ مَا زَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمَى
الْجَمْرَةَ اِلَّا اَنْ يَخْلِطَ ذٰلِكَ بِتَهْلِيْلٍ اَوْ تَكْبِيْرٍ -

۱۵۸۲- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا
اَبُوْ مُصْعَبٍ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ
اَبِيْ ذُبَابٍ عَنْ مُجَاهِدٍ الْمَكِّيِّ عَنِ ابْنِ سَخْبَرَةَ قَالَ
غَدَوْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ غَدَاةَ جَمْعٍ وَهُوَ يُلَبِّيْ
فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَضَلَّ النَّاسُ اَمْ نَسُوْا
اَشْهَدُ لَكُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَبّٰى حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ -

۱۵۸۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عَاصِمُ
بْنُ عَلِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ
كَثِيْرِ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ
قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَنَحْنُ بِجَمْعٍ
سَمِعْتُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ يُلَبِّيْ
فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ -

۱۵۸۴- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْحُسَيْنُ
بْنُ عَبْدِ الْاَوَّلِ الْاَحْوَلُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ ثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ -

۱۵۸۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى

مزدلفہ کی طرف واپس لوٹے تو تلبیہ کہہ رہے تھے ایک دیہاتی آدمی
نے کہا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگ یا تو بھول گئے
یا بہک گئے پھر تلبیہ کہا حتیٰ کہ جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں۔

حضرت عبداللہ بن سخبرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے زمانہ
میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے عرفات کی طرف جاتے
ہوئے تلبیہ کہا تو لوگوں نے کہا یہ کون دیہاتی ہے۔ حضرت عبداللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کیا لوگ بہک
گئے یا بھول گئے ہیں۔ اللہ کی قسم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
مسلسل تلبیہ کہتے رہے حتیٰ کہ آپ نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں
ماریں البتہ اس میں تکبیر و تہلیل کو بھی شامل کیا۔

حضرت مجاہد مکی، حضرت ابن سخبرہ رضی اللہ عنہ سے نقل
کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مزدلفہ کی صبح حضرت عبداللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا اور وہ تلبیہ کہہ رہے تھے۔ حضرت
ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا لوگ بہک گئے یا بھول گئے
ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ
تھے تو آپ نے تلبیہ کہا حتیٰ کہ جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم
مزدلفہ میں تھے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا
میں نے اس ذات کو یہاں "لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ"
کہتے ہوئے جس پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی۔

حضرت سفیان نے حضرت حصین سے روایت کیا پھر
انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم)

بن معين قال ثنا وهب بن جرير قال ثنا أبي قال سمعت يونس عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس قال كان أسامة بن زيد ردف النبي صلى الله عليه وسلم من عرفة إلى المزدلفة ثم أردف الفضل بن عباس من مزدلفة إلى منى فكلاهما قالا لم يزل رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبي حتى رمى جمرة العقبة۔

سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما عرفات سے مزدلفہ تک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے پھر آپ نے مزدلفہ سے منیٰ تک حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھایا تو وہ دونوں فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جمرۂ عقبہ کی رمی تک مسلسل تلبیہ کہتے رہے۔

فقد جاءت هذه الآثار عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه كان يلبي حتى رمى جمرة العقبة وصح مجيئها ولم نخالفها عندنا ما قدمناه في أول هذا الباب لما قد شرحنا وبينا وهذا الفضل بن عباس فقد كان رديف رسول الله صلى الله عليه وسلم حين دفع من عرفة وقد رآى رسول الله صلى الله عليه وسلم بعرفة يلبي حينئذ وبعد ذلك وقد ذكرنا عن أسامة أنه قال كنت رديف رسول الله صلى الله عليه وسلم بعرفة فلم يكن يزيد على التهليل والتكبير فدلت تلبيته بعد عرفة أنه قد كان له أن يلبي أيضا بعرفة وأنه إنما كان تكبيره وتهليله بعرفة كما كان له قبلها لا أن يجعل مكان التلبية تهليلا وتكبيرا

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان روایات میں ہے کہ آپ جمرۂ عقبہ کی رمی تک تلبیہ کہتے یہ صحیح طور پر مروی ہیں اور جو روایات باب کے شروع میں آئی ہیں اور ہم نے ان کی تشریح و توضیح کی ہے وہ ان کے خلاف نہیں ہیں۔ عرفات سے واپسی پر حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے انھوں نے آپ کو عرفات میں اور اس کے بعد بھی تلبیہ کہتے ہوئے دیکھا اور ہم نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں عرفات میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا اور آپ تہلیل و تکبیر پر اضافہ نہیں فرماتے تھے تو عرفہ کے بعد آپ کا تلبیہ کہنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ عرفات میں بھی تلبیہ کہہ سکتے تھے آپ کا عرفات میں تکبیر و تہلیل کہنا اسی طرح تھا جیسے آپ اس سے پہلے کہتے تھے یہ بات نہیں کہ آپ نے تلبیہ کی جگہ تکبیر و تہلیل کہی۔

ألا ترى إلى قول عبد الله في حديث مجاهد لبى رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى رمى جمرة العقبة إلا أنه ربما كان خلط ذلك بتكبير وتهليل فأخبر عبد الله أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد كان يخلط التكبير بالتهليل وكان التهليل والتكبير لا يدلان على أن لا تلبية في وقتهما والتلبية في ذلك الوقت

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت مجاہد کی روایت میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہا البتہ بعض اوقات آپ اس میں تکبیر و تہلیل کو بھی شامل کرتے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تلبیہ میں تکبیر و تہلیل بھی فرماتے تھے اور آپ کا اس وقت تکبیر و تہلیل کہنا تلبیہ کا وقت نہ ہونے پر دلیل نہیں اور اس وقت تلبیہ کا ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ تلبیہ کا وقت ہے پس

تدل على ان ذلك الوقت كان وقت تلبيته فثبت بتصحيح هذه الآثار ان وقت التلبية الى ان ترمى جمرة العقبة يوم النحر فان قال قائل فقد روى عن اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم خلاف ما صححتم عليه هذه الآثار

١٥٨٦ - وذكر ما حدثنا ابن ابى داود قال ثنا ابن ابى مريم قال انا موسى بن يعقوب عن مصعب بن ثابت عن عمه عامر بن عبد الله بن الزبير عن ابيه ان عمر بن الخطاب كان يهل يوم عرفة حتى يروح.

١٥٨٧ - حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن عائشة انها كانت تترك التلبية اذا راحت الى الموقف.

فمن الحجة عليهم لاهل المقالة الاخرى ان القاسم لم يخبر فى حديثه الذى رويناه عنه عن عائشة انها قالت ان التلبية تنقطع قبل الوقوف بعرفة وانما اخبر عن فعلها فقال كانت تترك التلبية اذا راحت الى الموقف فقد يجوز ان تكون كانت تفعل ذلك لا على ان وقت التلبية قد انقطع ولكن لانها تاخذ فيما سواها من الذكر من التكبير والتهليل كما لها ان تفعل ذلك قبل يوم عرفة ايضا ولا يكون ذلك دليلا على انقطاع التلبية وخروج وقتها وكذلك ما رواه عبد الله بن الزبير عن عمر فى ذلك ايضا هو مثل هذا

١٥٨٨ - وقد حدثنا على بن شيبة قال ثنا يزيد بن هرون قال انا محمد بن اسحق عن عبد الرحمن بن الاسود قال حججت مع الاسود فلما كان يوم عرفة وخطب ابن الزبير بعرفة فلما لم يسمعه يلبى صعد اليه الاسود فقال

ان روایات کی تصحیح سے ثابت ہوا کہ تلبیہ کا وقت قربانی کے دن جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے ان روایات کی اس تصحیح کے خلاف بھی مروی ہے۔

حضرت مصعب بن ثابت نے اپنے چچا حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر سے اور انھوں نے اپنے والد (رضی اللہ عنہم) سے روایت کیا کہ حضرت عمر بن خطاب نویں ذوالحجہ کو موقف کی طرف جانے سے پہلے تلبیہ کہتے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ام المومنین جب موقف کی طرف جاتیں تو تلبیہ چھوڑ دیتیں۔

ان کے خلاف پہلے گروہ کی دلیل یہ ہے کہ حضرت قاسم رضی اللہ عنہ نے اپنی اس حدیث میں جسے ہم نے ان سے روایت کیا یہ نہیں بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا عرفات میں وقوف سے پہلے تلبیہ ختم کر دیا جائے۔ انھوں نے صرف ان کے فعل کا ذکر کیا چنانچہ انھوں نے بتایا کہ ام المومنین موقف کی طرف جاتے ہوئے تلبیہ چھوڑ دیتی تھیں تو ہو سکتا ہے آپ یہ عمل اس لیے نہ کرتی ہوں کہ تلبیہ کا وقت ختم ہو گیا بلکہ آپ اس کے علاوہ دوسرا ذکر مثلاً تہلیل و تکبیر اختیار کرتیں جیسا کہ آپ یوم عرفہ سے پہلے اس طرح کر سکتی تھیں تو یہ تلبیہ کے ختم ہونے اور اس کا وقت ختم ہونے کی دلیل نہیں اسی طرح جو کچھ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس سلسلے میں روایت کیا ہے وہ بھی اسی کی مثل ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں میں نے حضرت اسود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حج کیا جب نویں ذوالحجہ کا دن ہوا اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے عرفات میں خطبہ دیا اور جب حضرت اسود رضی اللہ عنہ نے ان سے تلبیہ نہ سنا تو ان کی طرف اٹھے اور پوچھا کہ آپ کو تلبیہ کہنے سے کس چیز نے روکا ہے انھوں

مَا مَنَعَكَ أَنْ تُلَبِّيَ فَقَالَ أَوَ يُلَبِّي الرَّجُلُ إِذَا كَانَ فِي مِثْلِ مَقَامِي هٰذَا قَالَ الْأَسْوَدُ نَعَمْ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُلَبِّي فِي مِثْلِ مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى صَدَرَ بَعِيرُهُ عَنِ الْمَوْقِفِ قَالَ فَلَبّٰى ابْنُ الزُّبَيْرِ.

١٥٨٩ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا يَوْمُ تَسْبِيحٍ وَتَكْبِيرٍ وَتَهْلِيلٍ فَسَبِّحُوا وَكَبِّرُوا وَجَاءَ إِلٰى يَعْنِي الْأَسْوَدَ يُخَرِّشُ النَّاسَ حَتّٰى صَعِدَ إِلَيْهِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ أَشْهَدُ عَلٰى عُمَرَ أَنَّهُ لَبّٰى عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ فِي هٰذَا الْيَوْمِ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ.

أَفَلَا تَرٰى أَنَّ الْأَسْوَدَ لَمَّا أَخْبَرَ ابْنَ الزُّبَيْرِ بِتَلْبِيَةِ عُمَرَ فِي مِثْلِ يَوْمِهِ ذٰلِكَ قَبِلَ ذٰلِكَ مِنْهُ وَأَخَذَ بِهِ فَلَبّٰى وَلَمْ يَقُلْ لَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ عُمَرَ لَا يُلَبِّي فِي هٰذَا الْيَوْمِ عَلٰى مَا قَدْ رَوَاهُ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ وَلٰكِنِ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِنَّمَا حَضَرَ مِنْ عُمَرَ تَرْكَ التَّلْبِيَةِ يَوْمَئِذٍ وَلَمْ يُخْبِرْهُ عُمَرُ أَنَّ ذٰلِكَ التَّرْكَ إِنَّمَا كَانَ مِنْهُ لِخُرُوجِ وَقْتِ التَّلْبِيَةِ فَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ ابْنِ الزُّبَيْرِ لِخُرُوجِ وَقْتِ التَّلْبِيَةِ فَلَمَّا أَخْبَرَهُ الْأَسْوَدُ عَنْ عُمَرَ بِأَنَّهُ لَبّٰى يَوْمَئِذٍ عَلِمَ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ ذٰلِكَ الْوَقْتَ الَّذِي لَمْ يَكُنْ عُمَرُ لَبّٰى فِيهِ وَقْتٌ لِلتَّلْبِيَةِ وَأَنَّ ذٰلِكَ التَّرْكَ الَّذِي كَانَ مِنْ عُمَرَ إِنَّمَا كَانَ لِغَيْرِ خُرُوجِ وَقْتِ التَّلْبِيَةِ فَتَوَهَّمَ ابْنُ الزُّبَيْرِ هُوَ أَنَّهُ لِخُرُوجِ وَقْتِ التَّلْبِيَةِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ فَلَبّٰى وَرَأٰى أَنَّ مَا أَخْبَرَهُ بِهِ الْأَسْوَدُ عَنْ عُمَرَ مِنْ تَلْبِيَتِهِ أَوْلٰى مِمَّا رَوَاهُ هُوَ مِنْهُ فِي تَرْكِ التَّلْبِيَةِ.

نے فرمایا کیا اس قسم کے مقام پر بھی آدمی تلبیہ کہتا ہے؟ حضرت اسود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس قسم کے مقام پر تلبیہ کہتے ہوئے سنا ہے پھر وہ مسلسل تلبیہ کہتے رہے یہاں تک کہ انھوں نے اپنا اونٹ موقف (عرفات) سے واپس موڑ لیا۔ فرماتے ہیں پھر

حضرت عبدالرحمٰن بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو عرفات کے دن خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ انھوں نے فرمایا یہ تسبیح تکبیر اور تہلیل کا دن ہے پس تسبیح و تکبیر کہو راوی کہتے ہیں یعنی میرے والد حضرت اسود رضی اللہ عنہ لوگوں کو ہٹاتے ہوئے آئے حتی کہ ان کی طرف بڑھے اور وہ منبر پر تھے انھوں نے فرمایا میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر گواہی دیتا ہوں کہ انھوں نے اس دن اس منبر پر تلبیہ کہا اس پر حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے "لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ......" پڑھا۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب حضرت اسود رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ اس سے پہلے اس جیسے دن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تلبیہ کہتے تھے اور انھوں نے اس عمل کو اختیار کیا اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے تلبیہ کہا اور یہ نہیں فرمایا کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ اس دن تلبیہ نہیں کہتے تھے جیسا کہ حضرت عامر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بواسطہ اپنے والد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا لیکن حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس اس دن حاضر ہوئے جس دن آپ نے تلبیہ چھوڑا لیکن انھوں نے یہ نہیں فرمایا کہ انھوں نے اسے اس کا وقت ختم ہونے کی وجہ سے چھوڑا ہے تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے نزدیک یہ ترک انقطاع وقت کی وجہ سے تھا پس جب حضرت اسود رضی اللہ عنہ نے ان کو بتایا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس دن تلبیہ کہا ہے تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو معلوم ہو گیا کہ جس وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تلبیہ نہیں کہا تھا وہ اس کا وقت تھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا اسے چھوڑنا اس وجہ سے نہیں تھا کہ تلبیہ کا وقت نہیں رہا۔ تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو وہم ہوا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے وقت ختم ہونے کی وجہ سے چھوڑا حالانکہ بات اس طرح نہ

١٥٩٠ - حدثنا علي بن شيبة قال ثنا يزيد بن هارون قال انا اسمعيل بن ابي خالد عن وبرة قال صعد الاسود بن يزيد الى ابن الزبير وهو على المنبر يوم عرفة فساره بشيء ثم نزل فلما نزل الاسود لبى ابن الزبير فظن الناس ان الاسود امره بذلك۔

١٥٩١ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن قيس بن سعد عن عطاء عن ابن عباس قال سمعت عمر بن الخطاب يلبي غداة المزدلفة۔

١٥٩٢ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن ابي اسحق عن عبد الرحمن بن يزيد قال كنت مع عبد الله بعرفة فلبى عبد الله حتى رمى جمرة العقبة فقال رجل من هذا الذي يلبي في هذا الموضع قال فقال عبد الله في تلبيته شيئا ما سمعته من احد لبيك عدد التراب

فقي هذه الآثار ان عمر كان يلبي بعرفة وهو على المنبر وان عبد الله ابن الزبير فعل ذلك من بعده لما اخبره الاسود به عن عمر ولم ينكر ذلك احد من اهل الآفاق فذلك اجماع وحجة وهذا عبد الله بن مسعود قد فعل ذلك فثبت بفعل من ذكرنا لموافقتهم رسول الله صلى الله عليه وسلم في فعله ذلك ان التلبية في الحج لا تقطع حتى ترمى جمرة العقبة وهو قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى۔

حضرت وبرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں یوم عرفہ کہ حضرت اسود بن یزید رضی اللہ عنہ، حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف بڑھے اور وہ منبر پر تھے انھوں نے ان سے کچھ سرگوشی کی اور اتر گئے جب حضرت اسود رضی اللہ عنہ اتر آئے تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے تلبیہ کہا (اس سے) لوگ سمجھے کہ حضرت اسود رضی اللہ عنہ نے انھیں اس بات کا حکم دیا ہے۔

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ میں نے مزدلفہ کی صبح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو تلبیہ کہتے ہوئے سنا۔

حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں میدان عرفات میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ تلبیہ کہتے رہے حتیٰ کہ انھوں نے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں ماریں۔ ایک شخص نے پوچھا یہ کون شخص ہے جو اس جگہ تلبیہ کہہ رہا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے وہ بات سنی جو کسی سے نہیں سنی تھی انھوں نے فرمایا "لَبَّيْكَ عَدَدَ التُّرَابِ" (مٹی کی گنتی برابر حاضر ہوں۔) —— تو ان روایات میں ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ میدان عرفات میں منبر پر تلبیہ کہتے تھے اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے بھی بعد میں یہ عمل اختیار کیا جب حضرت اسود رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتایا اور اس پر اطراف کے کسی بھی شخص نے اعتراض نہیں کیا پس یہ اجماع اور حجت ہے اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کیا تو جن لوگوں کا ہم نے ذکر کیا چونکہ انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی موافقت کی لہٰذا ان کے عمل سے ثابت ہوا کہ حج میں جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ نہ چھوڑا جائے۔ حضرت امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ اللِّبَاسِ وَالطِّيبِ مَتٰى يَحِلَّانِ لِلْمُحْرِمِ

محرم کے لیے لباس اور خوشبو کب جائز ہوجاتے ہیں

۱۵۹۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ اُخْتِ عُكَّاشَةَ بْنِ وَهْبٍ اَنَّ عُكَّاشَةَ بْنَ وَهْبٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخًا لَهٗ اٰخَرَ جَاءَاهَا حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ النَّحْرِ فَاَلْقَيَا قَمِيْصَهُمَا فَقَالَتْ مَا لَكُمَا فَقَالَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ اَفَاضَ مِنْهَا فَلْيُلْقِ ثِيَابَهٗ وَكَانُوْا تَطَيَّبُوْا وَلَبِسُوا الثِّيَابَ.

حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کی بہن حضرت جدامہ بنت وہب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت عکاشہ اور ان کے دوسرے بھائی قربانی کے دن غروب آفتاب کے بعد گئے تو انھوں نے اپنی قمیصیں اتار دیں۔ حضرت جدامہ نے فرمایا تمھیں کیا ہوا انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو شخص اس (منیٰ) سے واپس نہیں لوٹتا وہ اپنے کپڑے اتار دے جبکہ اس وقت انھوں نے خوشبو لگائی ہوئی اور کپڑے پہنے ہوئے تھے۔

۱۵۹۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ وَاٰخَرُ فِيْ مِنًى مَسَاءَ يَوْمِ الْاَضْحٰى فَنَزَعَا ثِيَابَهُمَا وَتَرَكَا الطِّيْبَ فَقُلْتُ مَا لَكُمَا فَقَالَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا مَنْ لَمْ يُفِضْ اِلَى الْبَيْتِ مِنْ عَشِيَّةِ هٰذِهٖ فَلْيَدَعِ الثِّيَابَ وَالطِّيْبَ.

حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت عکاشہ بن محصن اور ایک دوسرا شخص قربانی کے دن منیٰ میں شام کے وقت میرے پاس آئے تو انھوں نے اپنے کپڑے بھی اتار دیئے اور خوشبو بھی چھوڑ دی۔ میں نے پوچھا تمھیں کیا ہوا انھوں نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس شام بیت اللہ شریف کی طرف نہ جائے وہ کپڑے اور خوشبو ترک کر دے۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ اِلٰى هٰذَا قَوْمٌ فَقَالُوْا لَا يَحِلُّ اللِّبَاسُ وَالطِّيْبُ لِاَحَدٍ حَتّٰى يَحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ وَذٰلِكَ حِيْنَ يَطُوْفُ طَوَافَ الزِّيَارَةِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِذَا رَمٰى وَحَلَقَ حَلَّ لَهُ اللِّبَاسُ وَاخْتَلَفُوْا فِي الطِّيْبِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ حُكْمُهٗ حُكْمُ اللِّبَاسِ فَيَحِلُّ كَمَا يَحِلُّ اللِّبَاسُ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ حُكْمُهٗ حُكْمُ الْجِمَاعِ فَلَا يَحِلُّ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اسی طرف گئی ہے وہ کہتے ہیں کہ کسی شخص کے لیے کپڑے اور خوشبو اس وقت تک حلال نہیں ہوتے جب تک اس کے لیے بیوی (کے پاس جانا) حلال نہ ہو جائے اور یہ اس وقت (حلال) ہوتا ہے جب وہ طواف زیارت کرے انھوں نے اس (مذکورہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جب وہ رمی کرے اور سر منڈوالے تو اس کے لیے لباس پہننا جائز ہو جاتا ہے البتہ انھوں نے خوشبو لگانے کے بارے میں اختلاف کیا ہے ان میں

حَتّٰی یَحِلَّ الْجِمَاعُ۔

سے بعض کہتے ہیں اس کا حکم لباس کے حکم جیسا ہے لہٰذا لباس کی طرح اس کا پہننا بھی جائز ہے اور دوسرے حضرات کہتے ہیں اس کا حکم جماع کے حکم پر ہے

۱۵۹۵۔ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا عَلِیُّ ابْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَمَیْتُمْ وَحَلَقْتُمْ فَقَدْ حَلَّ لَکُمُ الطِّیْبُ وَالثِّیَابُ وَکُلُّ شَیْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ۔

انھوں نے یوں استدلال کیا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کنکریاں مارو اور سر منڈھا لو تو تمہارے لیے خوشبو لگانا اور سلا ہوا لباس پہننا اور ہر عمل (جو احرام کی وجہ سے جائز نہ تھا) ماسوائے عورتوں کے پاس جانے کے حلال ہو جاتا ہے۔

[illegible]

۱۵۹۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ زِیَادٍ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت زہری، حضرت عمرہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۵۹۷۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اُسَامَةُ بْنُ زَیْدِ اللَّیْثِیُّ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهٗ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَیَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِحِلِّهٖ حِیْنَ حَلَّ قَبْلَ اَنْ یَّطُوْفَ بِالْبَیْتِ قَالَ اُسَامَةُ وَحَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو احرام کھولنے کے لیے خوشبو لگائی جب آپ نے بیت اللہ شریف کا طواف کرنے سے پہلے احرام کھولا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوبکر بن حزم نے بیان کیا انھوں نے حضرت عمرہ سے انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۵۹۸۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۹۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَیْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت افلح بن حمید، حضرت قاسم سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۶۰۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ

حضرت سفیان، حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم رضی اللہ عنہا

عمر قال ثنا شعبة ح وحدثنا فهد قال ثنا أبو نعيم قال ثنا سفيان عن عبد الرحمن بن القاسم فذكر بإسناده مثله۔

۱۶۰۱۔ حدثنا علی بن معبد قال ثنا شجاع بن الوليد قال ثنا عبيد الله بن عمر قال حدثني القاسم عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

۱۶۰۲۔ حدثنا فهد قال ثنا أبو غسان قال ثنا زهير قال ثنا عبيد الله بن عمر فذكر بإسناده مثله۔

۱۶۰۳۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن سالم بن عبد الله عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

فهذه عائشة تخبر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في الطيب بعد الرمي والحلق قبل طواف الزيارة بما قد ذكرناه فقد عارض ذلك حديث ابن لهيعة الذي بدأنا بذكره في هذا الباب فهذه أولى لأن معهما من التواتر وصحة المجيء ما ليس مع غيرها مثله ثم قد روى أيضا عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم مثل ذلك غير أنه زاد عليه معنى آخر۔

۱۶۰۴۔ حدثنا أبو بكرة قال ثنا مؤمل ح وحدثنا ابن مرزوق قال ثنا أبو عاصم عن سفيان عن سلمة بن كهيل عن الحسن العرني عن ابن عباس قال إذا رميتم الجمرة فقد حل لكم كل شيء إلا النساء فقال له رجل والطيب فقال أما أنا فقد رأيت رسول الله صلى الله عليه

سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل بیان کیا۔

حضرت عبید اللہ بن عمر فرماتے ہیں مجھ سے حضرت قاسم نے بیان کیا انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت زہیر فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا پس انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سالم بن عبد اللہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل بیان کرتی ہیں۔

تو یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں جو بتاتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمی اور حلق کے بعد لیکن طواف زیارت سے پہلے خوشبو لگائی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا تو یہ حدیث حضرت ابن لہیعہ کی روایت سے جسے ہم نے باب کے شروع میں بیان کیا ٹکراتی ہے لیکن یہ روایت اولیٰ ہے کیونکہ تواتر اور صحت کے اعتبار سے دوسری حدیث اس کی مثل نہیں۔

پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔ لیکن انھوں نے اس میں ایک اور معنی کا اضافہ کیا۔

حضرت حسن عرنی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا جب تم جمرہ کو کنکریاں مار دو تو تمہارے لیے عورتوں (سے ہمبستری) کے علاوہ (وہ) سب کچھ جائز ہوتا ہے (جو احرام کی وجہ سے حرام ہوا تھا) ایک شخص نے عرض کیا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنے سر انور پر کستوری لگاتے تھے، کیا وہ خوشبو

وَسَلَّمَ يَضْمَخُ رَأْسَهُ بِالْمِسْكِ أَفَطِيبٌ هُوَ-

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَدْ ذَكَرْنَا مِنْ إِبَاحَةِ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ إِذَا رُمِيَتِ الْجَمْرَةُ وَلَا يَذْكُرُ فِي ذٰلِكَ الْحَلْقَ وَفِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْمَخُ رَأْسَهُ بِالْمِسْكِ وَلَمْ يُخْبِرْ بِالْوَقْتِ الَّذِي فَعَلَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْحَلْقِ وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ بَعْدَهُ إِلَّا أَنَّ أَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا أَنْ نَحْمِلَ ذٰلِكَ عَلَى مَا يُوَافِقُ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْ عَائِشَةَ لَا عَلَى مَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ فَيَكُونُ مَا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ مِنْ ذٰلِكَ كَانَ بَعْدَ رَمْيِهِ الْجَمْرَةَ وَحَلْقِهِ عَلَى مَا فِي حَدِيثِ عَائِشَةَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَعْدُ بِرَأْيِهِ إِذَا رَمَى فَقَدْ حَلَّ لَهُ بِرَمْيِهِ أَنْ يَحْلِقَ حَلَّ لَهُ أَنْ يَلْبَسَ وَيَتَطَيَّبَ وَهٰذَا مَوْضِعٌ يَحْتَمِلُ النَّظَرَ وَذٰلِكَ أَنَّ الْإِحْرَامَ يَمْنَعُ مِنْ حَلْقِ الرَّأْسِ وَاللِّبَاسِ وَالطِّيبِ فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ حَلْقُ الرَّأْسِ إِذَا حَلَّ حَلَّتْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءُ وَاحْتَمَلَ أَنْ لَا يَحِلَّ حَتّٰى يَكُونَ الْحَلْقُ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَرَأَيْنَا الْمُعْتَمِرَ يَحْرُمُ عَلَيْهِ بِإِحْرَامِهِ فِي عُمْرَتِهِ مَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ بِإِحْرَامِهِ فِي حَجَّتِهِ ثُمَّ رَأَيْنَاهُ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَدْ حَلَّ لَهُ أَنْ يَحْلِقَ وَلَا يَحِلُّ لَهُ النِّسَاءُ وَلَا الطِّيبُ وَلَا اللِّبَاسُ حَتّٰى يَحْلِقَ فَلَمَّا كَانَتْ حُرْمَةُ الْعُمْرَةِ قَائِمَةً حَلَّ لَهُ أَنْ يَحْلِقَ حَتّٰى يَحْلِقَ وَلَا يَكُونُ إِذَا حَلَّ لَهُ أَنْ يَحْلِقَ فِي حُكْمِ مَنْ قَدْ حَلَّ لَهُ مَا سِوَى ذٰلِكَ مِنَ اللِّبَاسِ وَالطِّيبِ كَانَ كَذٰلِكَ فِي الْحَجَّةِ

ہے؟

اس حدیث میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول سے مذکور ہے جو ہم نے ذکر کیا کہ جمرہ (جمرۂ عقبہ) کو کنکریاں مارنے کے بعد عورتوں (سے جماع) کے علاوہ ہر چیز حلال ہو جاتی ہے۔ وہ اس میں سر منڈانے کا ذکر نہیں کرتے اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ انھوں نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے سر انور پر کستوری لگائی لیکن انھوں نے یہ نہیں بتایا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ عمل کس وقت کیا ممکن ہے آپ نے سر منڈانے سے پہلے یہ کام کیا ہو اور ہو سکتا ہے کہ اس کے بعد ایسا کیا ہو مگر زیادہ بہتر بات یہی ہے کہ ہم اسے اُس بات پر محمول کریں جو اس روایت کے مرافق ہو جسے ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (روایت کرتے ہوئے) ذکر کیا اس کے خلاف پر محمول نہ کریں تو انھوں نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے جس عمل کو دیکھا وہ جمرہ کو کنکریاں مارنے اور سر منڈانے کے بعد تھا جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی رائے سے فرمایا کہ رمی کے بعد حلق حلال ہو جاتا ہے اور حلق کے بعد لباس پہننا اور خوشبو لگانا جائز ہو جاتا ہے یہ جگہ غور و فکر کا محل ہے۔ وہ یوں کہ احرام سر منڈانے (سلا ہوا) لباس پہننے اور خوشبو لگانے سے منع کرتا ہے تو یہ بھی احتمال ہے کہ جب سر منڈانا جائز ہو جائے تو باقی امور بھی جائز ہو جاتے ہیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ حلق تک یہ تمام امور جائز نہیں ہوتے۔ ہم نے اس پر غور و فکر کیا تو دیکھا کہ عمرہ کرنے والے پر احرام کی وجہ سے وہی باتیں حرام ہوتی ہیں جو حج کے احرام کے سبب سے حرام ہوتی ہیں پھر ہم دیکھتے ہیں کہ جب وہ بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کر لیتا ہے تو اس کے لیے سر منڈانا جائز ہو جاتا ہے لیکن عورتوں کے پاس جانا، خوشبو لگانا اور لباس پہننا اس وقت تک جائز نہیں ہوتا جب تک سر نہ منڈا لے۔ پس حرمت عمرہ ابھی قائم ہوتی ہے کہ اس کے لیے سر منڈانا جائز ہو جاتا ہے لیکن حلق کے جائز ہونے سے وہ اس شخص کے حکم میں نہیں ہوتا جس کے لیے اس کے علاوہ مثلاً لباس اور خوشبو لگانا جائز ہوتا ہے تو حج میں بھی اسی طرح ہے کہ جب حلق جائز

يجب لما حل له الحلق فيها ان يحل له شيء مما سواه ومما كان حرم عليه بها حتى يحلق قياسا ونظرا على ما اجمعوا عليه في العمرة ثم رجعنا الى النظر بين هذين الفريقين جميعا وبين اهل المقالة الاولى الذين ذهبوا الى حديث عكاشة فرأينا الرجل قبل ان يحرم يحل له النساء والطيب واللباس والصيد والحلق وسائر الاشياء التي تحرم عليه بالاحرام فاذا احرم حرم عليه ذلك كله بسبب واحد وهو الاحرام فاحتمل ان يكون كما حرمت عليه بسبب واحد ان تحل منها ايضا بسبب واحد واحتمل ان يحل منها باشياء مختلفة احلالا بعد احلال فاعتبرنا ذلك فرأيناهم قد اجمعوا انه اذا رمى فقد حل له الحلق هذا مما لا اختلاف فيه بين المسلمين واجمعوا ان الجماع حرام عليه على حالته الاولى فثبت انه حل مما قد كان حرم عليه بسبب واحد باسباب مختلفة فبطل بهذه العلة التي ذكرنا فلما ثبت ان الحلق يحل له اذا رمى وانه مباح له بعد الحلق رأسه ان يحلق ما شاء من شعر بدنه ويقص اظفاره اردنا ان ننظر هل حكم اللباس حكم ذلك او حكمه حكم الجماع فلا يحل حتى يحل الجماع فاعتبرنا ذلك فرأينا المحرم بالحج اذا جامع قبل ان يقف بعرفة فسد حجه ورأيناه اذا حلق شعره او قص اظفاره وجبت عليه في ذلك فدية ولم يفسد بذلك حجه ورأيناه لو لبس ثيابا قبل وقوفه بعرفة لم يفسد عليه بذلك احرامه ووجبت عليه في ذلك فدية فكان حكم اللباس قبل عرفة مثل حكم

ہوتا ہے تو اس سے ان دیگر امور کا حلال ہونا لازم نہیں آتا جو اس پر اس احرام کی وجہ سے حرام ہوئے تھے حتیٰ کہ وہ سر منڈائے یہ اس بات پر قیاس ہے جو عمرہ میں تمام کے نزدیک متفق علیہ ہے ——— پھر ہم نے ان دونوں گروہوں اور پہلے گروہ جنہوں نے حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کی روایت کو اپنایا کے درمیان اختلاف کی طرف رجوع کرتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ احرام سے پہلے آدمی کے لیے عورتوں کے پاس جانا خوشبو لگانا سلا ہوا لباس پہننا شکار کرنا سر منڈانا اور وہ تمام امور جو احرام کی وجہ سے حرام ہو جاتے ہیں، حلال ہوتے ہیں پھر جب وہ احرام باندھتا ہے تو صرف ایک سبب یعنی احرام کی وجہ سے یہ تمام کام اس پر حرام ہو جاتے ہیں تو جس طرح یہ ایک ہی سبب سے حرام ہوتے ہیں اس بات کا احتمال ہے کہ ایک ہی سبب سے حلال بھی ہو جائیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ مختلف چیزوں سے حلال ہوں ایک حلت کے بعد دوسری حلت آئے تو ہم نے اس پر غور و فکر کیا اور دیکھا کہ اس بات پر تمام (ائمہ) کا اتفاق ہے کہ رمی کے بعد حلق جائز ہو جاتا ہے اس مسئلے میں مسلمانوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں اور اس بات پر بھی اجماع ہے کہ (اس وقت) جماع پہلے کی طرح اس پر حرام رہتا ہے تو ثابت ہوا کہ اس پر جو امور ایک سبب سے حرام ہوتے ہیں وہ مختلف اسباب سے جائز ہو جاتے ہیں تو اس سے وہ علت باطل ہو گئی جس کا ہم نے ذکر کیا۔ پس جب ثابت ہوا کہ رمی کے بعد حلق جائز ہو جاتا ہے اور سر منڈانے کے بعد اس کے لیے جائز ہے کہ وہ جسم کے جس حصے سے چاہے بال منڈوالے یا اپنے ناخن کاٹے تو ہم نے چاہا کہ دیکھیں کیا لباس کا بھی یہی حکم ہے یا اس کا حکم، جماع کے حکم جیسا ہے تو وہ اس وقت تک حلال نہ ہوگا جب تک جماع جائز نہ ہو جائے تو ہم نے اس پر غور کرتے ہوئے حج کا احرام باندھنے والے کو دیکھا کہ اگر وہ عرفات میں وقوف سے پہلے جماع کرلے تو اس کا حج فاسد ہو جاتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ اگر وہ اپنے بال یا ناخن کاٹے تو اس پر اس وجہ سے فدیہ لازم ہوتا ہے اور اس سے حج فاسد نہیں ہوتا اور ہم دیکھتے ہیں اگر وہ وقوف عرفات سے پہلے کپڑے پہن لے تو اس سے اس کا احرام فاسد نہیں ہوتا اور اس پر

قص الشعر والأظفار لا مثل حكم الجماع فالنظر على ذلك أن يكون حكمه أيضًا بعد الرمي والحلق كحكمهما لا كحكم الجماع فهذا هو النظر في ذلك فإن قال قائل فقد رأينا القبلة حرامًا على المحرم بعد أن يحلق وهي قبل الوقوف بعرفة في حكم اللباس لا في حكم الجماع فلم لا كان اللباس بعد الحلق أيضًا كهي قيل له إن اللباس بالحلق أشبه منه بالقبلة لأن القبلة هي بعض أسباب الجماع وحكمها حكمه تحل حيث يحل وتحرم حيث يحرم في النظر في الأشياء كلها والحلق واللباس ليسا من أسباب الجماع إنما هما من أسباب إصلاح البدن فحكم كل واحد منهما بحكم صاحبه أشبه من حكمه بالقبلة فقد ثبت بما ذكرنا أنه لا بأس باللباس بعد الرمي والحلق وقد قال ذلك أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من بعده۔

١٦٠٥- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا أبو حذيفة موسى بن مسعود قال ثنا سفيان عن عمرو بن دينار عن طاوس عن ابن عمر أن عمر بن الخطاب قال إذا حلقتم ورميتم فقد حل لكم كل شيء إلا النساء والطيب۔

١٦٠٦- حدثنا نصر بن مرزوق قال ثنا علي بن معبد قال ثنا إسمعيل بن جعفر عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر عن عمر مثله۔

١٦٠٧- حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن أيوب عن نافع عن ابن عمر أن عمر خطب الناس بعرفة فذكر مثله۔

١٦٠٨- حدثنا علي بن شيبة قال ثنا قبيصة قال ثنا سفيان عن ابن جريج وموسى عن نافع

فدیہ لازم ہوتا ہے تو عرفات میں وقوف سے پہلے لباس کا حکم بال اور ناخن کاٹنے کے حکم جیسا ہے جماع کے حکم کی طرح نہیں۔ تو قیاس کا تقاضا ہے کہ رمی اور حلق کے بعد بھی اس کا حکم ان دونوں کے حکموں جیسا ہو جماع کے حکم جیسا نہ ہو۔ اس سلسلے میں قیاس یہی ہے —— اگر کوئی شخص کہے کہ ہم دیکھتے ہیں محرم پر بوسہ لینا حلق کے بعد بھی حرام ہے اور وقوف عرفات سے پہلے یہ لباس کے حکم میں ہے جماع کے حکم میں نہیں تو حلق کے بعد لباس اس (بوسہ لینے) کے حکم میں کیوں نہیں ہوتا تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ لباس بوسہ لینے کی نسبت سر منڈانے سے زیادہ مشابہ ہے کیونکہ بوسہ، جماع کے اسباب میں سے ایک سبب ہے اور اس کا حکم جماع کے حکم جیسا ہوگا جب وہ حلال ہوگا تو یہ بھی حلال ہوگا اور جب وہ حرام ہوگا تو یہ بھی حرام ہوگا۔ اشیاء کے غور و فکر میں یہی تقاضا ہے۔ حلق اور لباس، اسباب جماع میں سے نہیں ہیں بلکہ وہ اصلاح بدن کے اسباب سے ہیں تو ان میں سے ہر ایک کا حکم، بوسہ لینے کے حکم کی نسبت اس جیسے عمل (حلق وغیرہ) کے حکم سے ملانا زیادہ مناسب ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ رمی اور حلق کے بعد لباس پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تم سر منڈا لو اور رمی کر چکو تو تمہارے لیے عورتوں اور خوشبو کے علاوہ (وہ) سب کچھ حلال ہے (جو احرام کی وجہ سے حرام تھا)۔

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے میدان عرفات میں لوگوں کو خطبہ دیا، پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ اپنے ناخن، مونچھیں اور داڑھی کاٹتے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ أَظْفَارِهِ وَشَارِبِهِ وَلِحْيَتِهِ يَعْنِي قَبْلَ أَنْ يَزُوْرَ.

فَهٰذَا عُمَرُ قَدْ أَبَاحَ لَهُمْ إِذَا رَمَوْا وَحَلَقُوْا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ وَالطِّيْبَ وَقَدْ خَالَفَتْهُ عَائِشَةُ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فِي الطِّيْبِ خَاصَّةً فَأَمَّا عَائِشَةُ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَقَدْ رَوَيْنَا ذٰلِكَ عَنْهُمَا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ۔

۱۶۰۹- وَأَمَّا ابْنُ الزُّبَيْرِ فَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الْكُبْرٰى فَقَدْ حَلَّ لَهٗ مَا حُرِّمَ عَلَيْهِ إِلَّا النِّسَاءَ حَتّٰى يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا أَيْضًا۔

۱۶۱۰- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ فَذَكَرَ مِثْلَ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ قَبْلَ أَنْ يُفِيْضَ فَسُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ أَنْ تُؤْخَذَ بِهَا مِنْ سُنَّةِ عُمَرَ۔

وَالنَّظَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي هٰذَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا لِأَنَّ حُكْمَ الطِّيْبِ بِحُكْمِ اللِّبَاسِ أَشْبَهُ مِنْ حُكْمِهِ بِحُكْمِ الْجِمَاعِ لِمَا قَدْ فَسَّرْنَا مِمَّا قَدْ تَقَدَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ۔

وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ التَّابِعِيْنَ

تھے یعنی طواف سے پہلے یہ عمل کرتے تھے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے حلق اور رمی کے بعد عورتوں اور خوشبو کے علاوہ تمام باتیں جائز قرار دیں حضرت عائشہ، ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم نے صرف خوشبو کے بارے میں ان کی مخالفت کی ہے۔ ان دونوں سے ہم یہ بات اس سے پہلے اسی باب میں ذکر کر چکے ہیں۔

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے تھے جب جمرۂ کبریٰ (جمرۂ عقبہ) کو کنکریاں مار چکے تو جو کچھ اس پر (احرام کی وجہ سے) حرام ہوا تھا حلال ہو جاتا ہے البتہ عورتوں کے قریب جانا، طواف بیت اللہ شریف تک جائز نہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی ایسی روایت مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے۔

حضرت طاؤس، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر انھوں نے اسی کی مثل ذکر کیا جو ہم نے اس سے پہلے ان سے روایت کیا۔ وہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارتے تو (منیٰ سے) واپسی سے پہلے میں آپ کو خوشبو لگاتی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے طریقے کی نسبت سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل زیادہ ضروری ہے۔

اس کے بعد قیاس بھی اسی بات پر دلالت کرتا ہے کہ خوشبو کا حکم، جماع کی نسبت لباس کے حکم سے زیادہ مشابہ ہے جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے اسی باب میں اس کی وضاحت کی ہے امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام ابو محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

تابعین کی ایک جماعت سے بھی اسی طرح مروی ہے

١٦١١- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ قَالَ دَعَانَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ يَوْمَ النَّحْرِ أَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَالْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَخَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ وَابْنِ شِهَابٍ فَسَأَلَهُمْ عَنِ الطِّيبِ فِي هَذَا الْيَوْمِ قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ فَقَالُوا تَطَيَّبْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَجُلًا قَدْ رَأَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ أَنَاخَ فَنَحَرَ وَحَلَقَ ثُمَّ مَضَى مَكَانَهُ فَأَفَاضَ إِلَى الْبَيْتِ۔

١٦١٢- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَرَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ سَأَلَ سَالِمَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَخَارِجَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ بَعْدَ أَنْ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَحَلَقَ عَنِ الطِّيبِ فَنَهَاهُ سَالِمٌ وَرَخَّصَ لَهُ خَارِجَةُ۔

حضرت ابوبکر بن حزم فرماتے ہیں سلیمان بن عبدالملک نے قربانی کے دن ہمیں بلایا۔ اس نے حضرت عمر بن عبدالعزیز، قاسم بن محمد، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عبداللہ بن عمر، خارجہ بن زید اور ابن شہاب زہری (رضی اللہ عنہم) کو بلا بھیجا اور ان سے پوچھا کہ اس دن واپسی سے پہلے خوشبو لگانا کیسا ہے تو حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے علاوہ سب نے کہا امیر المؤمنین! خوشبو لگا لیجیے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک ایسے شخص تھے جنھوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو وہ جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے کے بعد اونٹنی سے اترتے قربانی کرتے سر منڈاتے پھر اپنی جگہ چلے جاتے اور بیت اللہ شریف کی طرف رخصت ہو جاتے۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں حضرت مالک نے حضرت یحییٰ بن سعید، عبداللہ بن ابوبکر اور ربیعہ بن ابوعبدالرحمن سے روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا کہ ولید بن عبدالملک نے جمرۂ عقبہ کی رمی اور حلق کرانے کے بعد حضرت سالم بن عبداللہ اور حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ عنہما سے خوشبو لگانے کے بارے میں پوچھا تو حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے روک دیا اور حضرت خارجہ رضی اللہ عنہ نے اجازت دے دی۔

بَابُ ١٦١ الْمَرْأَةِ تَحِيضُ بَعْدَمَا طَافَتْ لِلزِّيَارَةِ قَبْلَ أَنْ تَطُوفَ لِلصَّدَرِ

طواف زیارت کے بعد اور طواف صدر سے پہلے عورت کو حیض آنا۔

١٦١٣- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الزَّجَّاجِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ

حضرت حارث بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جسے طواف (وداع) سے پہلے حیض آجاتا ہے انھوں نے فرمایا اسے آخر میں طواف کرنا ہوتا

الخطاب عن امرأة حاضت قبل ان تطوف قال تجعل آخر عهدها الطواف قال هكذا حدثني رسول الله صلى الله عليه وسلم حين سألته فقال لي عمر أرأيت تكريرك لحديث سألتني عن شيء سألت عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم كيما اخالفه ١-

١٦١٤- حدثنا محمد بن علي بن داود قال ثنا عفان قال ثنا ابو عوانة فذكر باسناده نحوه غير انه قال عن الحارث بن عبد الله بن اوس-

١٦١٥- حدثنا ابن ابي داود قال ثنا ابو الوليد قال ثنا ابو عوانة فذكر باسناده نحو حديث ابن مرزوق في اسناده ومتنه غير انه قال سألت عمر عن المرأة تطوف بالبيت ثم تحيض

ہے۔ حضرت حارث فرماتے ہیں میں نے کہا کہ جب میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے مجھ سے اسی طرح بیان کیا تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارا اس حدیث کے بارے میں مجھ سے پوچھنا اس کے بارے میں تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ چکے ہو کس مقصد کے لیے تھا شاید اس لیے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کروں۔

حضرت عفان فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابو عوانہ نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اسی کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے حارث بن عبداللہ بن اوس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

ابوالولید فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابو عوانہ نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ سند و متن کے اعتبار سے حضرت ابن مرزوق کی روایت (نمبر ۱۶۱۳) کی طرح بیان کیا۔ البتہ انھوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی

١ [illegible]

بيان المسئلة

قال ابو جعفر فذهب قوم الى هذا الحديث فقالوا لا يحل لاحد ان ينفر حتى يطوف طواف الصدر ولم يعذروا في ذلك حائضا بحيضها وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا لها ان تنفر وان لم تطف بالبيت وعذروها بالحيض هذا اذا كانت قد طافت طواف الزيارة قبل ذلك-

١٦١٦- واحتجوا في ذلك بما حدثنا يونس قال ثنا سفيان عن سليمن وهو ابن ابي مسلم الاحول عن طاؤس عن ابن عباس قال كان الناس ينفرون من كل وجه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينفرن احد حتى يكون آخر عهده الطواف بالبيت-

بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت نے اس حدیث کو اپنایا وہ کہتے ہیں کسی شخص کے لیے طواف صدر کیے بغیر واپس ہونا جائز نہیں انھوں نے اس سلسلے میں حائضہ عورت کو حیض کی وجہ سے معذور قرار نہیں دیا۔۔۔۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ عورت طواف کے بغیر بھی واپس جا سکتی ہے انھوں نے اس کو حیض کے باعث معذور کر دیا لیکن یہ اس وقت ہے جب وہ اس سے پہلے طواف زیارت کر چکی ہو۔

انھوں نے یوں استدلال کیا ہے، حضرت طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا لوگ ہر طرح (طواف کر کے اور بغیر طواف کے) نکل آتے تھے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص بیت اللہ شریف کا آخری طواف کیے بغیر نہ جائے۔

۱۶۱۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَّكُوْنَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ اِلَّا اَنَّهٗ قَدْ خَفَّفَ عَنِ الْمَرْاَةِ الْحَائِضِ۔

۱۶۱۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوٗسٍ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَنْتَ الَّذِيْ تُفْتِي الْحَائِضَ اَنْ تَصْدُرَ قَبْلَ اَنْ يَّكُوْنَ آخِرُ عَهْدِهَا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ فَقَالَ سَلْ فُلَانَةَ الْاَنْصَارِيَّةَ هَلْ اَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَصْدُرَ فَسَاَلَ الْمَرْاَةَ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَقَالَ مَا اَرَاكَ اِلَّا قَدْ صَدَقْتَ۔

۱۶۱۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ رَزِيْنٍ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَابْنَ عَبَّاسٍ اِخْتَلَفَا فِي الْمَرْاَةِ تَحِيْضُ بَعْدَ مَا تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ زَيْدٌ يَكُوْنُ آخِرُ عَهْدِهَا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَنْفِرُ اِذَا شَاءَتْ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ لَا نُتَابِعُكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَاَنْتَ تُخَالِفُ زَيْدًا فَقَالَ سَلُوْا صَاحِبَتَكُمْ اُمَّ سُلَيْمٍ فَسَاَلُوْهَا فَقَالَتْ حِضْتُ بَعْدَ مَا طُفْتُ يَوْمَ النَّحْرِ فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَنْفِرَ وَحَاضَتْ صَفِيَّةُ فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ الْخَيْبَةُ لَكِ حَبَسْتِ اَهْلَنَا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَنْفِرَ۔

۱۶۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ حَاضَتْ بَعْدَ مَا اَفَاضَتْ يَوْمَ النَّحْرِ فَاَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى

حضرت ابن طاؤس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما لوگوں کو حکم دیتے تھے کہ وہ آخر میں بیت اللہ شریف کا طواف کریں البتہ انھوں نے حیض والی عورت پر تخفیف فرمائی۔

حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ آپ حائضہ عورت پر فتویٰ دیتے ہیں کہ وہ آخر میں طواف کیے بغیر بھی جا سکتی ہے؟ انھوں نے فرمایا ہاں "حضرت زید نے فرمایا ایسا نہ کریں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا فلاں انصاری عورت سے پوچھ لیں کیا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں واپسی کی اجازت دی یا نہیں انھوں نے عورت سے پوچھا اور پھر واپس آکر فرمایا مجھے معلوم ہے ...

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت زید بن ثابت اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے درمیان اس عورت کے بارے میں اختلاف ہوا جسے قربانی کے دن بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کے بعد حیض آ جائے حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے آخر میں بیت اللہ شریف کا طواف کرنا ہوگا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا وہ جب چاہے واپس جا سکتی ہے۔ انصار نے کہا اے ابن عباس رضی اللہ عنہما! ہم اس سلسلے میں آپ کی پیروی نہیں کر سکتے کیونکہ آپ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مخالفت کر رہے ہیں انھوں نے فرمایا تم اپنی بہن (یعنی انصاریہ) ام سلیم رضی اللہ عنہا سے پوچھ لو چنانچہ انھوں نے پوچھا تو انھوں نے فرمایا: قربانی کے دن طواف کرنے کے بعد مجھے حیض آ گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دے دی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا ...

حضرت انس حضرت ام سلیم (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں قربانی کے دن طواف زیارت کے بعد حیض آ گیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جانے کی اجازت دے دی۔

الله عليه وسلم ان تنفر -

۱۶۲۱- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا بشر بن عمر الزهراني قال ثنا شعبة عن الحكم عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت لما اراد رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ينفر راى صفية على باب خبائها كئيبة حزينة وقد حاضت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انك لحابستنا اكنت افضت يوم النحر قالت نعم قال فانفري اذا -

۱۶۲۲- حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا عبد الله بن رجاء قال ثنا شعبة فذكر باسناده مثله -

۱۶۲۳- حدثنا محمد بن عمرو بن يونس التغلبي الكوفي قال ثنا يحيى بن عيسى عن الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بمثل معناه -

۱۶۲۴- حدثنا يونس قال انا ابن وهب قال اخبرني يونس عن ابن شهاب عن ابي سلمة بن عبد الرحمن وعروة بن الزبير عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم نحوه -

۱۶۲۵- حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا شعيب بن الليث قال ثنا الليث قال حدثني ابن شهاب وهشام ابن عروة عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم نحوه -

۱۶۲۶- حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن هشام بن عروة فذكر باسناده مثله -

۱۶۲۷- حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا ابن لهيعة قال ثنا عبد الرحمن الاعرج عن ابي سلمة عن عائشة عن رسول الله صلى

حضرت اسود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوچ کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو خیمے کے دروازے پر نہایت غمگین دیکھا اور انہیں حیض آگیا تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہمیں روک دو گی کیا تم نے قربانی کے دن طواف زیارت کیا تھا انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا پھر جا سکتی ہو۔

حضرت عبد اللہ بن رجاء فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمن اور حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

حضرت ابن شہاب اور حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں حضرت مالک نے حضرت ہشام بن عروہ سے روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابوسلمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

الله عليه وسلم نحوه۔

۱۶۲۸۔ حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن عائشة ان صفية بنت حيي زوج النبي صلى الله عليه وسلم حاضت فذكرت ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال احابستنا هي فقلت انها قد افاضت فقال فلا اذا۔

۱۶۲۹۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر قال ثنا افلح عن القاسم عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم نحوه۔

حضرت عبدالرحمٰن ابن قاسم اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا حائضہ ہو گئیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا ذکر کیا گیا آپ نے فرمایا کیا وہ ہمیں روکنے والی ہیں ہم نے عرض کیا وہ طواف زیارت کر چکی ہیں آپ نے فرمایا تو اب کوئی رکاوٹ نہیں۔
حضرت عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۶۳۰۔ حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب ان مالكا حدثه عن عبد الله بن ابي بكر عن عمرة عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم نحوه۔

حضرت عبداللہ بن ابو بکر، حضرت عمرہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۶۳۱۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن ابراهيم بن ميسرة وسليمن خال ابن ابي نجيح عن طاؤس قال كان ابن عمر قريبا من سنتين ينهى ان تنفر الحائض حتى يكون آخر عهدها بالبيت ثم قال نبئت انه قد رخص للنساء۔

حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما تقریباً دو سال تک حائضہ عورت کو بیت اللہ شریف کا طواف کیے بغیر واپسی سے روکتے رہے پھر فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ عورتوں کو اس کی اجازت دی گئی ہے

۱۶۳۲۔ حدثنا ابن ابي داؤد قال ثنا ابو صالح قال ثنا الليث قال حدثني عقيل عن ابن شهاب قال اخبرني طاؤس اليماني انه سمع عبد الله بن عمر يسال عن حبس النساء عن الطواف بالبيت اذا حضن قبل النفر وقد افضن يوم النحر فقال ان عائشة كانت تذكر من رسول الله صلى الله عليه وسلم رخصة للنساء وذلك قبل موت عبد الله بن عمر بعام۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھے حضرت طاؤس یمانی نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا ان سے ان عورتوں کے رک جانے کے بارے میں پوچھا گیا جو طواف زیارت کے بعد واپسی سے پہلے حائضہ ہو جائیں تو انھوں نے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عورتوں کی اجازت کے بارے میں ذکر کرتی تھیں یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی وفات سے ایک سال قبل کی بات ہے۔

۱۶۳۳- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَهْلُ ابْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ يُرَخِّصُ لِلْحَائِضِ اِذَا اَفَاضَتْ اَنْ تَنْفِرَ قَالَ طَاؤُسٌ وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ لَا تَنْفِرُ ثُمَّ سَمِعْتُهُ بَعْدُ يَقُوْلُ تَنْفِرُ رَخَّصَ لَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۶۳۴- حَدَّثَنَا اَبُوْ اَيُّوْبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَيُّوْبَ الْمَعْرُوْفُ بِابْنِ خَلَفٍ الطَّبَرَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَالَ ثَنَا عِيْسَى ابْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلْيَكُنْ اٰخِرُ عَهْدِهِ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ اِلَّا الْحُيَّضُ رَخَّصَ لَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

فَهٰذِهِ الْاٰثَارُ قَدْ ثَبَتَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْحَائِضَ لَهَا اَنْ تَنْفِرَ قَبْلَ اَنْ تَطُوْفَ طَوَافَ الصَّدْرِ اِذَا كَانَتْ قَدْ طَافَتْ طَوَافَ الزِّيَارَةِ قَبْلَ ذٰلِكَ طَاهِرًا وَرَجَعَ قَوْمٌ اِلٰى ذٰلِكَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ قَدْ كَانَ قَالَ بِخِلَافِهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَابْنُ عُمَرَ وَجَعَلَا مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ لِلْحَائِضِ رُخْصَةً وَاِخْرَاجًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا مِنْ حُكْمِ سَائِرِ النَّاسِ فِيْمَا كَانَ اَوْجَبَ عَلَيْهِمْ مِنْ ذٰلِكَ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ نَسْخُ هٰذِهِ الْاٰثَارِ لِحَدِيْثِ الْحَارِثِ بْنِ اَوْسٍ وَمَا كَانَ ذَهَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا الَّذِيْ بَيَّنَّا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

[illegible]

حضرت ابن طاؤس اپنے والد سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ (حضرت ابن عباس) حائضہ عورتوں کو واپسی کی اجازت دیتے تھے جب کہ وہ طواف زیارت کر چکی ہوں۔ حضرت طاؤس فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے تھے وہ عورت نہیں جا سکتی پھر اس کے بعد ان سے سنا فرماتے (کہ) جا سکتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت دی ہے۔

حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جو شخص اس گھر کو حج کرے تو وہ آخر میں بیت اللہ شریف کا طواف بھی کرے البتہ حیض والی عورتوں کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسے) چھوڑنے کی اجازت دی ہے۔

تو ان روایات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوتا ہے کہ حیض والی عورتیں طواف صدر سے پہلے جا سکتی ہیں جب کہ وہ اس سے پہلے طہارت کی حالت میں طواف زیارت کر چکی ہوں بعض صحابہ کرام مثلاً حضرت زید بن ثابت اور ابن عمر (رضی اللہ عنہم) جو اس کے خلاف کے قائل تھے انہوں نے بھی اسی بات کی طرف رجوع کر لیا تھا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض والی عورت کو جو اجازت دی تھی انہوں نے بھی اسے اجازت قرار دیا اور باقی لوگوں پر جو کچھ (طواف صدر) واجب کیا تھا اس سے انہیں مستثنیٰ قرار دیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت حارث بن اوس کی حدیث اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول سے ان روایات کا نسخ ثابت ہو گیا حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۱۶۲ مَنْ قَدَّمَ مِنْ حَجِّهٖ نُسُكًا قَبْلَ نُسُكٍ

۱۶۳۵- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَفَضْتُ قَبْلَ اَنْ اَحْلِقَ قَالَ احْلِقْ وَلَا حَرَجَ قَالَ وَجَاءَهٗ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ۔

بيان المسئلة

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الطَّوَافِ قَبْلَ الْحَلْقِ فَقَالَ احْلِقْ وَلَا حَرَجَ فَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ اِبَاحَةً مِنْهُ لِلطَّوَافِ قَبْلَ الْحَلْقِ وَتَوْسِعَةً مِنْهُ فِيْ ذٰلِكَ فَجَعَلَ لِلْحَاجِّ اَنْ يُقَدِّمَ مَا شَاءَ مِنْ هٰذَيْنِ عَلٰى صَاحِبِهٖ وَفِيْهِ اَيْضًا اَنَّ اٰخَرَ جَاءَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ فَذٰلِكَ اَيْضًا يَحْتَمِلُ مَا ذَكَرْنَا فِيْ جَوَابِهٖ فِي السُّؤَالِ الْاَوَّلِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ۔

۱۶۳۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَمَّنْ حَلَقَ قَبْلَ اَنْ يَذْبَحَ اَوْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يَحْلِقَ

[illegible]

حج کے افعال میں تقدیم و تاخیر کا بیان

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے سر منڈانے سے پہلے طواف افاضہ کر لیا۔ آپ نے فرمایا سر منڈالو کوئی حرج نہیں۔ (حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں پھر ایک دوسرے شخص نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی دی۔ آپ نے فرمایا کنکریاں مارو کوئی حرج نہیں۔

بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے حلق سے قبل طواف کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا سر منڈواؤ اور کوئی حرج نہیں۔ اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ حلق سے پہلے طواف کرنا جائز ہو اور اس سلسلے میں آپ کی طرف سے وسعت دی گئی ہو اور آپ نے حاجی کو اجازت دی ہو کہ ان دو افعال میں سے جس کو چاہے دوسرے پر مقدم کرے اور اسی حدیث میں یہ بھی ہے کہ دوسرے شخص نے آکر عرض کیا کہ میں نے رمی سے پہلے جانور ذبح کر دیا تو آپ نے فرمایا (اب) ذبح کر دو اور کوئی حرج نہیں اس میں بھی اس بات کا احتمال ہے جو ہم نے پہلے مسئلہ کے سلسلہ میں ذکر کی۔ — اس سلسلے میں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو ذبح سے پہلے حلق کروا تا یا حلق سے پہلے ذبح کرتا ہے آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں، کوئی حرج نہیں۔

فقال لا حرج لا حرج۔

۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قِيلَ لَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ بِمِنًى فِي النَّحْرِ وَالْحَلْقِ وَالرَّمْيِ وَالتَّقْدِيمِ وَالتَّأْخِيرِ فَقَالَ لَا حَرَجَ۔

۱۶۳۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ عَمَّنْ قَدَّمَ شَيْئًا قَبْلَ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ۔

فَذٰلِكَ يَحْتَمِلُ مَا يَحْتَمِلُهُ الْحَدِيثُ الْأَوَّلُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ۔

۱۶۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ آخَرُ يَا رَسُولَ اللهِ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ قَالَ آخَرُ يَا رَسُولَ اللهِ طُفْتُ بِالْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ۔

فَهٰذَا أَيْضًا مِثْلُ مَا قَبْلَهُ وَالْكَلَامُ فِيهِ مِثْلُ الْكَلَامِ فِيمَا قَبْلَهُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ۔

۱۶۴۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ هُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ الْكُوفِيُّ قَالَ ثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ حَجَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسُئِلَ عَمَّنْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ أَوْ ذَبَحَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے قربانی کے دن جبکہ آپ منیٰ میں تھے، قربانی، حلق، رمی اور ان میں تقدیم و تاخیر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اس دن رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو کسی عمل کو دوسرے عمل سے مقدم کرتا ہے تو آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں، کوئی حرج نہیں۔

تو اس میں بھی اسی بات کا احتمال ہے جس کا احتمال پہلی روایت میں ہے۔ اس سلسلے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے رمی سے پہلے قربانی کر دی ہے آپ نے فرمایا کنکریاں مارو کوئی حرج نہیں، دوسرے شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ذبح سے پہلے حلق کروا لیا ہے آپ نے فرمایا ذبح کرو کوئی حرج نہیں ایک اور شخص نے آکر عرض کیا کہ میں نے ذبح سے پہلے بیت اللہ شریف کا طواف کر لیا ہے آپ نے فرمایا ذبح کرو

کوئی حرج نہیں

تو یہ بھی پہلی روایات کی طرح ہے اور اس میں اسی طرح کی گفتگو ہے۔ بواسطہ حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس ضمن میں مروی ہے۔

حضرت زیاد بن علاقہ، حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا تو آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو ذبح سے پہلے حلق کرواتا یا حلق سے پہلے ذبح کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں جب لوگوں نے بار بار پوچھا

مِنْ أَنْ يَحْلِقَ فَقَالَ لَا حَرَجَ فَلَمَّا أَكْثَرُوْا عَلَيْهِ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ رُفِعَ الْحَرَجُ إِلَّا مَنِ اقْتَرَضَ مِنْ أَخِيْهِ شَيْئًا ظُلْمًا فَذٰلِكَ الْحَرَجُ۔

فَهٰذَا أَيْضًا مِثْلُ مَا قَبْلَهُ وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ قَوْلُهُ لَا حَرَجَ هُوَ عَلَى لَا إِثْمَ أَيْ لَا حَرَجَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْتُمُوْهُ مِنْ هٰذَا لِأَنَّكُمْ فَعَلْتُمُوْهُ عَلَى الْجَهْلِ مِنْكُمْ بِهِ لَا عَلَى التَّعَمُّدِ خِلَافَ السُّنَّةِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ ذٰلِكَ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ مُبَيَّنًا مَشْرُوْحًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

فرمایا اے لوگو! حرج اٹھا لیا گیا ہے البتہ جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی سے زیادتی کے ساتھ کوئی چیز لیتا ہے تو یہ حرج ہے۔

تو یہ بھی پہلی روایات کی طرح ہے اور ہو سکتا ہے یہاں عدم گناہ مراد ہو یعنی جو کچھ تم نے کیا اس پر کوئی گناہ نہیں کیونکہ تم نے جان بوجھ کر نہیں بلکہ لاعلمی میں خلاف سنت پر عمل کیا ہے پس اس سلسلے میں تم پر کوئی حرج نہیں۔

اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت واضح روایات بھی مروی ہیں۔

۱۶۴۱- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ ثَابِتٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَرَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ رَجُلٌ فِيْ حَجَّتِهِ فَقَالَ إِنِّيْ رَمَيْتُ وَأَفَضْتُ وَنَسِيْتُ وَلَمْ أَحْلِقْ قَالَ فَاحْلِقْ وَلَا حَرَجَ ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ إِنِّيْ رَمَيْتُ وَحَلَقْتُ وَنَسِيْتُ أَنْ أَنْحَرَ قَالَ فَانْحَرْ وَلَا حَرَجَ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے اپنے حج کے بارے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتے ہوئے عرض کیا کہ میں نے رمی اور طواف کر لیا لیکن حلق کروانا بھول گیا۔ آپ نے فرمایا حلق کرواؤ کوئی حرج نہیں۔ پھر ایک دوسرا شخص آیا اور اس نے کہا میں نے رمی کی اور حلق کروایا لیکن قربانی کرنا بھول گیا، آپ نے فرمایا قربانی کرو کوئی حرج نہیں۔

۱۶۴۲- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا وَيُوْنُسَ حَدَّثَاهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلنَّاسِ يَسْأَلُوْنَهُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَهُ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں کے لیے ٹھہرے، وہ آپ سے (مسائل) پوچھتے تھے چنانچہ ایک شخص نے آکر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مجھے پتہ نہ چل سکا اور میں نے ذبح سے پہلے سر منڈوا لیا آپ نے فرمایا ذبح کرو اور کوئی حرج نہیں، دوسرا شخص آیا اور اس نے عرض کیا میں نے نادانستہ طور پر رمی سے پہلے قربانی کر دی ہے آپ نے فرمایا رمی کرو کوئی حرج نہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس دن آپ سے جس عمل میں کی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ عَنْ شَیْئٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ اِفْعَلْ وَلَا حَرَجَ۔

۱۶۴۳۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّہْرِیِّ عَنْ عِیْسَی بْنِ طَلْحَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ اِذْبَحْ وَلَا حَرَجَ قَالَ آخَرُ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِیَ قَالَ اِرْمِ وَلَا حَرَجَ۔

۱۶۴۴۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَہْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِیْ أُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ أَبِیْ رَبَاحٍ حَدَّثَہٗ أَنَّہٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ یُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ یَعْنِیْ أَنَّہٗ وَقَفَ لِلنَّاسِ عَامَ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ یَسْأَلُوْنَہٗ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِیَ قَالَ اِرْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ آخَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ اِذْبَحْ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ شَیْئٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ اِفْعَلْ وَلَا حَرَجَ۔

فَدَلَّ مَا ذَکَرْنَا عَلٰی أَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَسْقَطَ الْحَرَجَ عَنْہُمْ فِیْ ذٰلِکَ لِلنِّسْیَانِ لَا أَنَّہٗ أَبَاحَ ذٰلِکَ لَہُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ لَہُمْ مُبَاحٌ أَنْ یَّفْعَلُوْا ذٰلِکَ فِی الْعَمْدِ **وَقَدْ** رَوٰی أَبُوْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیُّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَدُلُّ عَلٰی ذٰلِکَ أَیْضًا۔

۱۶۴۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِیُّ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِیٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ نُسَیٍّ قَالَ حَدَّثَنِیْ أَبُوْ زُبَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہُوَ بَیْنَ الْجَمْرَتَیْنِ عَنْ رَجُلٍ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ یَّرْمِیَ

[illegible]

[illegible]

تقدیم و تاخیر سے متعلق پوچھا گیا آپ نے فرمایا (اب) کر لو کوئی حرج نہیں۔

حضرت عیسیٰ بن طلحہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک شخص نے حضور کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا کہ میں نے ذبح سے پہلے حلق کروا لیا ہے آپ نے فرمایا ذبح کر لو کوئی حرج نہیں دوسرے شخص نے عرض کیا، میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے (جانور) ذبح کر لیا ہے، فرمایا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عطاء بن ابی رباح نے ان سے بیان کیا انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں یعنی آپ حجۃ الوداع کے دن لوگوں کے لیے کھڑے ہوئے وہ آپ سے سوال کرتے تھے ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے غیر شعوری طور پر رمی سے پہلے قربانی کر دی، آپ نے فرمایا رمی کر لو کوئی حرج نہیں۔ دوسرے شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے غیر شعوری طور پر ذبح سے پہلے سر منڈوا لیا۔ آپ نے فرمایا ذبح کر لو کوئی حرج نہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے بھولنے کے باعث حرج کو دور فرمایا اس لیے نہیں کہ یہ ان کے لیے جائز ہے یہاں تک کہ اگر وہ جان بوجھ کر بھی ایسا کریں تو یہ ان کے لیے جائز ہوگا —— حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر دلالت کرنے والی حدیث روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابو زبید فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو جمروں کے درمیان تھے کہ آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو رمی سے پہلے حلق کروا لے آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں اور اس شخص کے بارے میں (پوچھا گیا) جو

قال لا حرج وعن رجل ذبح قبل ان يرمي قال لا حرج ثم قال عباد الله وضع الله عز وجل الحرج والضيق وتعلموا مناسككم فانها من دينكم۔

افلا ترى انه امرهم بتعلم مناسكهم لانهم كانوا لا يحسنونها فدل ذلك ان الحرج والضيق الذي رفعه الله عنهم هو لجهلهم بامر مناسكهم لا لغير ذلك **وقد** روى في حديث اسامة ابن شريك الذي قد ذكرناه فيما تقدم من هذا الباب ما يدل على هذا المعنى ايضا۔

۱۶۴۶ - **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا وهب وسعيد بن عامر قالا ثنا شعبة عن زياد بن علاقة عن اسامة بن شريك ان الاعراب سألوا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اشياء ثم قالوا هل علينا حرج في كذا وهل علينا حرج في كذا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل قد رفع الحرج عن عباده الا من اقترض من اخيه شيئا مظلوما فذلك الذي حرج وهلك۔

افلا ترى ان السائلين لرسول الله صلى الله عليه وسلم انما كانوا اعرابا لا علم لهم بمناسك الحج فاجابهم رسول الله صلى الله عليه وسلم بقوله لا حرج على الاباحة منه لهم التقديم في ذلك والتاخير فيما قدموا من ذلك واخروا ثم قال لهم ما ذكر ابو سعيد في حديثه وتعلموا مناسككم **ثم** قد جاء عن ابن عباس ما يدل على هذا المعنى ايضا۔

۱۶۴۷ - **حدثنا** علي بن شيبة قال ثنا يحيى بن

رمی سے پہلے قربانی کرلی تب آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں پھر آپ نے فرمایا اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ نے تم سے حرج اور تنگی کو دور کر دیا ہے۔ مناسک (حج) سیکھو وہ تمہارے دین سے ہیں۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ آپ نے ان کو مناسک سیکھنے کا حکم فرمایا کیونکہ وہ انہیں اچھی طرح ادا نہیں کرتے تھے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جس حرج اور تنگی کو اللہ تعالیٰ نے ان سے دور کیا ہے وہ ان کے مناسک حج سے لاعلمی کی بنیاد پر تھا کسی اور وجہ سے نہیں۔ حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ کی جو روایت اس سے پہلے ہم نے باب کے شروع میں نقل کی ہے وہ بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے۔

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے دیہاتیوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ امور کے بارے میں سوال کیا پھر انھوں نے کہا کہ کیا فلاں بات میں ہم پر کوئی حرج ہے، فلاں بات میں ہم پر کوئی حرج ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے حرج کو اٹھا لیا سوائے اس شخص کے جو اپنے (مسلمان) بھائی سے کوئی چیز بطور ظلم لیتا ہے پس یہ حرج اور ہلاکت ہے۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے والے دیہاتی تھے انھیں مناسک حج کا علم نہیں تھا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جواب دیا کوئی حرج نہیں یعنی ان کے لیے تقدیم و تاخیر جائز ہے پھر انہیں وہ بات فرمائی جسے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث میں ذکر کیا (آپ نے فرمایا) اپنے مناسک سیکھو۔

پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایسی روایت مروی ہے۔ جو اس معنیٰ پر دلالت کرتی ہے۔

حضرت مجاہد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل

يحيى قال ثنا أبو الأحوص عن إبراهيم بن مهاجر عن مجاهد عن ابن عباس قال من قدم شيئا من حجه أو أخره فليهرق لذلك دما.

١٦٤٨ - حدثنا نصر بن مرزوق قال ثنا الخصيب قال ثنا وهيب عن أيوب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس مثله.

فهذا ابن عباس يوجب على من قدم شيئا من نسكه أو أخره دما وهو أحد من روى عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه ما سئل يومئذ عن شيء قدم ولا أخر من أمر الحج إلا قال لا حرج فلم يكن معنى ذلك عنده معنى الإباحة في تقديم ما قدموا ولا في تأخير ما أخروا مما ذكرنا إذ كان يوجب في ذلك دما ولكن كان معنى ذلك عنده على أن الذين فعلوه في حجة النبي صلى الله عليه وسلم كان على الجهل منهم بالحكم فيه كيف هو فعذرهم بجهلهم وأمرهم في المستأنف أن يتعلموا مناسكهم. وتكلم الناس بعد هذا في القارن إذا حلق قبل أن يذبح فقال أبو حنيفة عليه دم وقال زفر عليه دمان وقال أبو يوسف ومحمد لا شيء عليه واحتجا في ذلك بقول رسول الله صلى الله عليه وسلم للذين سألوه عن ذلك على ما قد روينا في الآثار المتقدمة وبجوابه لهم أن لا حرج عليهم في ذلك. وكان من الحجة عليهما في ذلك لأبي حنيفة وزفر ما ذكرنا من شرح معاني هذه الآثار. وحجة أخرى وهي أن السائل لرسول الله صلى الله عليه وسلم لم يعلم هل كان قارنا أو مفردا أو متمتعا فإن كان مفردا

کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جو شخص حج کی کسی بات کو آگے یا پیچھے کرے وہ خون بہائے (قربانی کرے)۔

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس شخص پر دم (قربانی) واجب قرار دیتے ہیں جو حج کے کسی عمل میں تقدیم یا تاخیر کرتا ہے اور آپ ان لوگوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ اس دن آپ سے حج کے کسی عمل کی تقدیم و تاخیر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں، تو ان کے نزدیک اس کا مطلب تقدیم و تاخیر کا جواز نہیں، کیونکہ وہ اس میں قربانی واجب قرار دیتے ہیں بلکہ ان کے نزدیک اس کا مفہوم یہ ہے کہ جن لوگوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج (حجۃ الوداع) کے موقعہ پر ایسا کیا وہ اس کے حکم سے ناواقف تھے تو آپ نے ان کی لاعلمی کے باعث ان کو معذور قرار دیا اور ان کو حکم دیا کہ آئندہ مناسک کو سیکھیں اس کے بعد فقہاء نے اس قارن کے بارے میں گفتگو کی جو ذبح سے پہلے سر منڈواتا ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس پر ایک قربانی واجب ہے۔ حضرت امام زفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس پر قربانیاں لازم ہیں حضرت امام ابویوسف اور حضرت امام محمد رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ اس پر کچھ بھی لازم نہیں انہوں نے اس سلسلہ میں سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کیا جو آپ نے پوچھنے والوں سے فرمایا جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے اس کا ذکر کیا کہ آپ نے فرمایا اس پر کوئی حرج نہیں، اس سلسلے میں ان دونوں حضرات کے خلاف حضرت امام ابوحنیفہ اور امام زفر رحمہما اللہ کی دلیل وہ ہے جو ہم نے ان روایات کے مفہوم کی تشریح بیان کرتے ہوئے ذکر کی ہے۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے والے کے بارے میں معلوم نہیں کہ وہ قارن تھا مفرد تھا یا متمتع، اگر وہ مفرد تھا تو حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام زفر

فأبو حنيفة وزفر لا ينكران أن يكون لا يجب عليه في ذلك دم لأن ذلك الذبح الذي قدم عليه الحلق ذبح غير واجب ولكن كان أفضل له أن يتقدم الذبح قبل الحلق ولكنه إذا قدم الحلق أجزاه ولا شيء عليه وإن كان قارنا أو متمتعا فكان جواب النبي صلى الله عليه وسلم له في ذلك على ما ذكرنا فقد ذكرنا عن ابن عباس في التقديم في الحج والتأخير أن فيه دما وأن قول النبي صلى الله عليه وسلم لا حرج لا يدفع ذلك فلما كان قول النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك لا حرج لا ينفي عند ابن عباس وجوب الدم كان كذلك أيضا لا ينفيه عند أبي حنيفة وزفر وكان القارن ذبحه ذبح واجب عليه يحل به **فأردنا** أن ننظر في الأشياء التي يحل بها الحاج إذا أخرها حتى يحل كيف حكمها فوجدنا الله عز وجل قد قال ولا تحلقوا رءوسكم حتى يبلغ الهدي محله فكان المحصر يحلق بعد بلوغ الهدي محله فيحل بذلك وإن حلق قبل بلوغه محله وجب عليه دم وهذا إجماع فكان النظر على ذلك أن يكون كذلك القارن إذا قدم الحلق قبل الذبح الذي يحل به أن يكون عليه دم قياسا ونظرا على ما ذكرنا من ذلك فبطل بهذا ما ذهب إليه أبو يوسف ومحمد وثبت ما قال أبو حنيفة أو ما قال زفر **فنظرنا** في ذلك فإذا هذا القارن قد حلق رأسه في وقت الحلق عليه حرام وهو في حرمة حجة وفي حرمة عمرة وكان القارن ما أصاب في قرانه مما لو أصابه وهو في حجة مفردة أو في عمرة مفردة وجب عليه

رحمہا اللہ اس پر قربانی واجب نہ ہونے کا انکار نہیں کرتے کیونکہ اس نے جس قربانی پر حلق کو مقدم کیا وہ واجب نہیں تھی بلکہ حلق سے پہلے ذبح افضل ہے لیکن جب اس نے حلق کو مقدم کیا تو یہ اس کے لیے کفایت کرتا ہے اور اس پر کچھ بھی واجب نہ ہوگا اور اگر وہ قارن یا متمتع تھا تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب کا وہی مطلب ہے جو ہم نے ذکر کیا ہم نے حج میں تقدیم و تاخیر کے سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ اس میں قربانی لازم ہے اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ کوئی حرج نہیں وہ اس کی نفی نہیں کرتا۔ تو جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی "کوئی حرج نہیں" وجوب قربانی کی نفی نہیں کرتا تو حضرت امام ابوحنیفہ اور امام زفر رحمہ اللہ کے نزدیک بھی اس کی نفی نہیں کرے گا اور قارن کا جانور ذبح کرنا ایسے جانور کا ذبح کرنا ہے جو اس پر واجب تھا اور وہ اس کے ذریعے احرام سے نکلتا ہے۔

تو ہم نے ارادہ کیا کہ ان امور کو دیکھیں جن کے ذریعے حاجی احرام سے باہر آتا ہے کہ اگر وہ ان کو مؤخر کرے یہاں تک کہ احرام سے نکل آئے تو اس کا کیا حکم ہے، تو ہم نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی پایا ارشاد خداوندی ہے "اور سروں کو نہ منڈواؤ حتی کہ قربانی قربان گاہ تک پہنچ جائے" پس محصر (جسے حج سے رکاوٹ ہو جائے) قربانی کے قربان گاہ تک پہنچنے کے بعد حلق کرواتا ہے اور اس سے وہ احرام سے نکل آتا ہے اور اگر وہ اس کے مقام تک پہنچنے سے پہلے حلق کروائے تو اس پر دم واجب ہوتا ہے یہ اجماع ہے تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ قارن کا بھی یہی حکم ہو کہ جب وہ اس ذبح سے پہلے حلق کروائے جس کے ذریعے وہ احرام سے نکلتا ہے تو اس پر دم واجب ہوگا۔ جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس پر قیاس کا یہی تقاضا ہے اس سے حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کا مذہب باطل اور حضرت امام ابوحنیفہ یا حضرت امام زفر رحمہما اللہ کا مذہب ثابت ہو گیا۔ —— پس ہم نے اس میں غور و فکر کیا تو اس قارن نے اس وقت سر منڈایا جب سر منڈانا اس پر حرام تھا یعنی جب وہ

دم فاذا اصابه وهو قارن وجب عليه دمان واحتمل ان يكون حلقه ايضا قبل وقته يوجب عليه ايضا دمين كما قال زفر فنظرنا في ذلك فوجدنا الاشياء التي توجب على القارن دمين فيما اصاب في قرانه هي الاشياء التي لو اصابها وهو في حرمة حجة او في حرمة عمرة وجب عليه دم فاذا اصابها في حرمتها وجب عليه دمان كالجماع وما اشبهه و كان حلقه قبل ان يذبح لم يحرم عليه بسبب العمرة خاصة ولا بسبب الحج خاصة انما وجب عليه بسببهما وبحرمة الجمع بينهما لا بحرمة الحجة خاصة ولا بحرمة العمرة خاصة فاردنا ان ننظر في حكم ما يجب بالجمع هل هو شيئان او شيء واحد فنظرنا في ذلك فوجدنا الرجل اذا احرم بحجة مفردة او بعمرة مفردة لم يجب عليه شيء واذا جمعهما جميعا وجب عليه لجمعه بينهما شيء لم يكن يجب عليه في افراده كل واحدة منهما فكان ذلك الشيء دما واحدا فالنظر على ذلك ان يكون كذلك الحلق قبل الذبح الذي منع منه الجمع بين العمرة والحج فلا يمنع منه واحد منهما لو كانت مفردة ان يكون الذي يجب به فيه دم واحد فيكون اصل ما يجب على القارن في انتهاكه الحرم في قرانه ان ننظر فيما كان من تلك الحرم يحرم بالحجة خاصة او بالعمرة خاصة فاذا جمعتا جميعا فتلك الحرمة محرمة لشيئين مختلفين فيكون على من انتهكهما كفارتان وكل حرمة لا تحرمها الحجة على الانفراد ولا العمرة على الانفراد انما يحرمها الجمع بينهما فاذا

حج یا عمرہ کے احرام میں ہو اس لئے قارن جب حالت قران میں ایسا عمل کرے کہ اگر وہ عمل حج افراد یا عمرہ کرنے والا کرتا تو اس پر ایک قربانی واجب ہوتی۔ اس قارن پر دو قربانیاں واجب ہوں گی تو اس بات کا احتمال ہے کہ وقت سے پہلے حلق کی صورت میں بھی اس پر دو قربانیاں لازم ہوں جیسا کہ حضرت امام زفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں پس ہم نے اس پر غور کیا تو دیکھا کہ بعض ایسے امور ہیں جو قارن پر دو قربانیاں واجب کرتے ہیں اور ان ہی امور کا ارتکاب حج افراد یا عمرہ کرنے والا کرے تو اس پر ایک قربانی واجب ہوگی (قارن) حالت احرام میں وہ عمل کرے تو دو قربانیاں لازم ہوتی ہیں جیسے جماع یا اس کے مشابہ امور ہیں اور ذبح سے پہلے حلق کرنا محض عمرہ کی وجہ سے حرام نہیں ہوتا اور نہ صرف حج کی وجہ سے حرام ہوتا ہے وہ ان دونوں (کے اجتماع) کی وجہ سے حرام ہوتا ہے۔ صرف حج یا عمرہ کے احرام سے حرام نہیں ہوتا۔

پس ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں ان دونوں کے جمع ہونے سے کیا چیز لازم ہوتی ہے کیا وہ دو چیزیں ہیں یا ایک ہی ہے؟ ہم نے اس پر غور کیا تو دیکھا کہ جب کوئی شخص صرف حج یا صرف عمرہ کا احرام باندھتا ہے تو اس پر کچھ بھی لازم نہیں آتا اور جب دونوں کو اکٹھا کرتا ہے تو اس اجتماع کی وجہ سے وہ چیز لازم آتی ہے جو ہر ایک کو انفرادی صورت میں کرنے سے لازم نہ ہوتی اور وہ ایک قربانی ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ ذبح سے پہلے حلق جسے حج اور عمرہ کے اجتماع نے منع کیا ہے اس کا حکم بھی یہی ہو۔ پس اگر ان میں سے کوئی ایک (حج یا عمرہ) ہوتا تو وہ اسے منع نہ کرتا تو جو چیز قارن پر حالت قران میں حرام کی خلاف ورزی پر لازم آتی ہے اسے دیکھنا چاہیے کہ وہ صرف حج یا صرف عمرہ کے احرام کے باعث ہے پس جب وہ دونوں جمع ہو جائیں تو وہ حرمت دو مختلف امور کی وجہ سے ہو گئی پس ان دونوں کی خلاف ورزی پر دو کفارے لازم ہوں گے تو ہر وہ حرمت جو صرف حج یا صرف عمرہ کی وجہ سے نہیں ہوتی وہ ان دونوں کے اجتماع سے پیدا ہوتی ہے پس جو شخص اسے توڑ دے گا اس پر ایک قربانی لازم ہوگی کیونکہ اس نے اس حرمت کو توڑا ہے جو ایک ہی سبب سے حرام ہوئی تھی اس باب میں قیاس یہی ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب بھی یہی ہے اور ہم بھی اسے ہی اختیار کرتے ہیں۔

انتهكت فعلى الذي انتهكها دم واحد لانه انتهك حرمة حرمت عليه بسبب واحد فهذا هو النظر في هذا الباب وهو قول ابي حنيفة و به نأخذ۔

باب ١٦٣ المكي يريد العمرة من اين ينبغي له ان يحرم بها

عمرہ کا ارادہ کرنے والا مکی کہاں سے احرام باندھے؟

١٦٤٩۔ حدثنا يونس قال ثنا سفيان عن عمرو بن دينار اخبره عن عمرو بن اوس قال اخبرني عبد الرحمن ابن ابي بكر قال امرني النبي صلى الله عليه وسلم ان اردف عائشة الى التنعيم فاعمرها۔

حضرت عمرو بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پیچھے سوار کر کے تنعیم پر لے جاؤں اور ان کو عمرہ کروا لاؤں۔

١٦٥٠۔ حدثنا فهد قال ثنا ابن ابي مريم قال انا داود بن عبد الرحمن عن عبد الله بن عثمان بن خثيم عن يوسف بن ماهك عن حفصة بنت عبد الرحمن عن ابيها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعبد الرحمن بن ابي بكر اردف اختك فاعمرها من التنعيم فاذا اهبطت بها من الاكمة فمرها فلتحرم فانها عمرة متقبلة۔

حضرت حفصہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہا اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے فرمایا اپنی بہن کو اپنے پیچھے سوار کر کے تنعیم سے عمرہ کراؤ۔ جب ٹیلے سے اترو تو انھیں کہو کہ وہ احرام باندھ لیں۔ یہ مقبول عمرہ ہے۔

قول اهل العلم

اہل علم کا قول

قال ابو جعفر فذهب قوم الى ان العمرة لمن كان بمكة لا وقت لها غير التنعيم وجعلوا التنعيم خاصة وقتا لعمرة اهل مكة وقالوا

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جو شخص مکہ مکرمہ میں ہو اس کے عمرے کے لیے تنعیم کے علاوہ میقات نہیں۔ انھوں نے اہل مکہ کے عمرے کے لیے صرف

لا ينبغي لهم أن يجاوزوا كما لا ينبغي لغيرهم أن يجاوزوا ميقاتا مما وقته له رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يريد الإحرام إلا محرما وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا وقت أهل مكة الذي يحرمون منه بالعمرة الحل فمن أي الحل أحرموا بها أجزأهم ذلك والتنعيم وغيره من الحل عندهم في ذلك سواء وكان من الحجة لهم في ذلك أنه يجوز أن يكون النبي صلى الله عليه وسلم قصد إلى التنعيم في ذلك لأنه كان أقرب الحل منها لا لأن غيره من الحل ليس هو في ذلك كهو ويحتمل أيضا أن يكون أراد به التوقيت لأهل مكة في العمرة وأن لا يجاوزوه لها إلى غيره.

فنظرنا في ذلك فإذا يزيد بن سنان

١٦٥١ - قد حدثنا عثمان بن عمر قال ثنا أبو عامر صالح بن رستم عن ابن أبي مليكة عن عائشة قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم بسرف وأنا أبكي فقال ما ذاك قلت حضت قال لا تبكي اصنعي ما يصنع الحاج فقدمنا مكة ثم أتينا منى ثم غدونا إلى عرفة ثم رمينا الجمرة تلك الأيام فلما كان يوم النفر ارتحل فنزل الحصبة قالت والله ما نزلها إلا من أجلي فأمر عبد الرحمن بن أبي بكر فقال احمل أختك فأخرجها من الحرم قالت والله ما ذكر الجعرانة ولا التنعيم فلتهل بعمرة فكان أدنانا من الحرم التنعيم فأهللت بعمرة فطفنا بالبيت وسعينا بين الصفا والمروة ثم أتيناه فارتحل.

فأخبرت عائشة أن النبي صلى الله

تنعیم کو میقات قرار دیا ہے وہ کہتے ہیں ان لوگوں کے لیے جو احرام کا ارادہ رکھتے ہیں اس سے احرام کے بغیر گزرنا اسی طرح ناجائز ہے جیسے دوسرے لوگوں کے لیے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ میقات سے احرام کے بغیر گزرنا جائز نہیں ــــــــ لیکن دوسرے حضرات ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اہل مکہ کی میقات جہاں سے انھوں نے عمرہ کا احرام باندھنا ہے وہ حل (حرم سے باہر کا علاقہ) ہے حرم کے باہر سے جس جگہ سے احرام باندھیں انھیں کافی ہے اس سلسلے میں حرم سے باہر تنعیم اور دوسری جگہیں برابر ہیں۔ اس ضمن میں ان کی دلیل یہ ہے کہ ممکن ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تنعیم کا ارادہ اس لیے کیا ہو کہ وہ قریب ہے یہ مطلب نہیں کہ حرم سے باہر دوسرے مقامات اس کی طرح نہیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ نے اسے عمرہ کے لیے اہل مکہ کی میقات قرار دینے کا ارادہ فرمایا ہو اور یہ کہ وہ اس سے دوسری جگہوں کی طرف تجاوز نہ کریں۔

پس ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو حضرت ابن ابی ملیکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں مقام سرف میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی آپ نے پوچھا کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا مجھے حیض آیا ہے آپ نے فرمایا مت روؤ، وہ کچھ کرو جو حاجی کرتا ہے پھر ہم مکہ مکرمہ آئے پھر منیٰ میں گئے اگلی صبح عرفات گئے پھر انہی دنوں میں ہم نے کنکریاں ماریں جب واپسی کا دن ہوا تو آپ نے کوچ فرمایا وادی محصب میں اترے اور اللہ کی قسم آپ صرف میری وجہ سے اترے تھے۔ آپ نے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما کو حکم دیتے ہوئے فرمایا اپنی بہن کو سوار کر کے حرم سے باہر لے جاؤ۔ حضرت ام المؤمنین فرماتی ہیں اللہ کی قسم آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ ہم جعرانہ سے یا تنعیم سے احرام باندھیں (چونکہ) جانے کے لیے حرم سے تنعیم زیادہ قریب تھا لہٰذا ہم نے (وہاں سے) احرام باندھا پھر ہم نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور صفا مروہ کے درمیان سعی کی پھر واپس آئے تو آپ نے کوچ فرمایا۔

تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ سرکار دو عالم صلی

عليه وسلم لم يقصد لما اراد ان يعمرها الا الى الحل لا الى موضع منه بعينه خاصا وانه انما قصد بها عبد الرحمن التنعيم لانه كان اقرب الحل اليهم لا لمعنى فيه يبين به من سائر الحل غيره فثبت بذلك ان وقت اهل مكة لعمرتهم هو الحل وان التنعيم في ذلك وغيره سواء وهذا كله قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى۔

اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں عمرہ کرانے کا ارادہ فرمایا تو حل کا ارادہ فرمایا خاص طور پر کسی معین مقام کا قصد نہیں فرمایا۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے تنعیم کا مقصد فرمایا کیونکہ وہ حل (حرم سے باہر) کے قریب جگہ ہے اس لیے نہیں کہ وہ کسی وجہ سے دوسرے مقامات سے ممتاز ہے اس سے ثابت ہوا کہ اہل مکہ کے لیے عمرہ کی میقات حل ہے اور اس ضمن میں تنعیم اور دوسرے مقامات برابر ہیں۔ یہ تمام حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

باب (۱۶۲) الهدي يصد عن الحرم هل ينبغي ان يذبح في غير الحرم ام لا

اگر ہدی کو حرم پہنچنے میں رکاوٹ ہو جائے تو اسے حرم سے باہر ذبح کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

١٦٥٢ - حدثنا فهد قال ثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال ثنا سفيان بن عيينة عن عبيد الله بن ابي يزيد عن ابيه عن سباع بن ثابت عن ام كرز قالت اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بالحديبية اسأله عن لحوم الهدي۔

حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں میں حدیبیہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے "تاکہ آپ ہدی کے گوشت کے بارے میں سوال کروں۔

بيان المسئلة

قال ابو جعفر فذهب قوم الى ان الهدي اذا صد عن الحرم نحر في غير الحرم واحتجوا في ذلك بهذا الحديث وقالوا لما نحر النبي صلى الله عليه وسلم الهدي بالحديبية اذ صد عن الحرم دل ذلك على ان لمن منع من ادخال هديه الحرم ان يذبحه في غير الحرم وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا لا يجوز نحر الهدي الا في الحرم وكان من حجتهم في ذلك قول الله

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جب ہدی حرم سے رک جائے تو اسے حرم کے باہر ذبح کیا جائے۔ انھوں نے اس سلسلے میں اس (مندرجہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں جانوروں کو ذبح کیا جب کہ وہ حرم سے رک گئے تھے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جس شخص کو اپنی ہدی حرم میں لے جانے سے روکا جائے وہ اسے حرم سے باہر ذبح کر دے۔ لیکن دیگر حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہدی کو صرف حرم میں ذبح

عزوجل هديا بالغ الكعبة فكان الهدى قد جعله الله عزوجل ما بلغ الكعبة فهو كالصيام الذي جعله الله عزوجل متتابعا في كفارة الظهار وكفارة القتل فلا يجوز غير متتابع وان كان الذي وجب عليه غير مطيق الاتيان به متتابعا فلا يجزيه الضرورة ان يصومه متفرقا فكذلك الهدى الموصوف ببلوغ الكعبة لا يجزي الذي هو عليه كذلك وان صد عن بلوغ الكعبة للضرورة ان يذبحه فيما سوى ذلك **وكان** من الحجة لهم على اهل المقالة الاولى في نحر النبي صلى الله عليه وسلم لذلك الهدي الذي نحره بالحديبية لما صد عن الحرم وتصدق بلحمه بقديد ان قوما قد زعموا ان نحره اياه كان في الحرم.

١٦٥٣- **حدثنا** ابراهيم بن ابي داود قال ثنا مخول بن ابراهيم بن مخول ابي راشد عن اسرائيل عن مجزأة بن زاهر عن ناجية بن جندب الاسلمي عن ابيه قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم حين صد الهدى فقلت يا رسول الله ابعث معي بالهدي فلانحره في الحرم قال وكيف تاخذ به قلت اخذ به في اودية لا يقدرون علي فيها فبعثه معي حتى نحرته في الحرم.

فقد دل هذا الحديث ان هدى النبي صلى الله عليه وسلم ذلك نحر في الحرم **وقال** آخرون كان النبي صلى الله عليه وسلم بالحديبية وهو يقدر على دخول الحرم قالوا ولم يكن صد الا عن البيت.

١٦٥٤- **واحتجوا** في ذلك بما حدثنا ابن ابي داود قال ثنا سفيان بن بشر الكوفي قال ثنا يحيى

کیا جا سکتا ہے۔ اس سلسلے میں ان کی دلیل اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی کعبہ تک پہنچنے والی ہدی ہے تو اللہ تعالیٰ نے اسے ہدی قرار دیا جو کعبہ تک پہنچتی ہو۔ یہ ان روزوں کی طرح ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے کفارۂ ظہار اور کفارۂ قتل میں مسلسل رکھنے کا حکم دیا ہے وہ غیر مسلسل طور پر جائز نہیں اگر وہ شخص جس پر یہ روزے فرض ہیں مسلسل رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس کے لیے ضرورت کے تحت متفرق طور پر رکھنا جائز نہیں اسی طرح جو ہدی کعبۃ اللہ تک پہنچنے سے موصوف ہے۔ وہ کعبۃ اللہ سے روک دی جائے تو جس شخص پر یہ لازم ہے وہ ضرورت کے تحت بھی اسے دوسری جگہ ذبح نہیں کر سکتا۔

وہ ہدی جو حرم سے رک گئی اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حدیبیہ میں ذبح کرکے مقام قدید میں اس کا گوشت صدقہ کیا اس کے بارے میں پہلے گروہ کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ ایک جماعت کے خیال میں آپ نے اسے حرم میں ذبح کیا تھا۔

حضرت ناجیہ بن جندب اسلمی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب ہدی روک دی گئی تھی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ساتھ ہدی بھیجیں تاکہ میں اسے حرم میں ذبح کروں۔ آپ نے فرمایا تم اسے کیسے لے جاؤ گے (فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا میں اسے وادیوں میں سے لے جاؤں گا وہ لوگ مجھ پر قابو نہیں پا سکیں گے چنانچہ آپ نے میرے ساتھ ہدی بھیج دی اور میں نے اسے حرم میں ذبح کیا۔

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی حرم شریف میں ذبح کی گئی۔ —— کچھ دوسرے حضرات کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں تھے اور آپ حرم شریف میں داخل ہونے پر قادر تھے۔ آپ کو صرف بیت اللہ شریف سے رکاوٹ ہوئی تھی۔

وہ اس سلسلے میں یوں استدلال کرتے ہیں حضرت عروہ، حضرت مسور (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ

بْنُ اَبِیْ زَائِدَۃَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنِ الْمِسْوَرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ بِالْحُدَیْبِیَۃِ خِبَاؤُہٗ فِی الْحِلِّ وَمُصَلَّاہُ فِی الْحَرَمِ۔

فَثَبَتَ بِمَا ذَکَرْنَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ صُدَّ عَنِ الْحَرَمِ وَاَنَّہٗ قَدْ کَانَ یَصِلُ اِلٰی بَعْضِہٖ وَلَا یَجُوْزُ فِیْ قَوْلِ اَحَدٍ مِّنَ الْعُلَمَاءِ لِمَنْ قَدَرَ عَلٰی دُخُوْلِ شَیْءٍ مِّنَ الْحَرَمِ اَنْ یَّنْحَرَ ھَدْیَہٗ دُوْنَ الْحَرَمِ **فَلَمَّا** ثَبَتَ بِالْحَدِیْثِ الَّذِیْ ذَکَرْنَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَصِلُ اِلٰی بَعْضِ الْحَرَمِ اِسْتَحَالَ اَنْ یَّکُوْنَ نَحَرَ الْھَدْیَ فِیْ غَیْرِ الْحَرَمِ لِاَنَّ الَّذِیْ یُبِیْحُ نَحْرَ الْھَدْیِ فِیْ غَیْرِ الْحَرَمِ اِنَّمَا یُبِیْحُہٗ فِیْ حَالِ الصَّدِّ عَنِ الْحَرَمِ لَا فِیْ حَالِ الْقُدْرَۃِ عَلٰی دُخُوْلِہٖ فَانْتَفٰی بِمَا ذَکَرْنَا اَنْ یَّکُوْنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحَرَ الْھَدْیَ فِیْ غَیْرِ الْحَرَمِ وَھٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

۱۶۵۵ - **وَقَدِ** احْتَجَّ قَوْمٌ فِیْ تَجْوِیْزِ نَحْرِ الْھَدْیِ فِیْ غَیْرِ الْحَرَمِ بِمَا حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ یَعْقُوْبَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ اَسْمَاءَ مَوْلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُثْمَانَ وَعَلِیٍّ فَاشْتَکَی الْحُسَیْنُ بِالسُّقْیَا وَھُوَ مُحْرِمٌ فَاَصَابَہٗ بِرْسَامٌ فَاَوْمٰی اِلٰی رَاْسِہٖ فَحَلَقَ عَلِیٌّ رَاْسَہٗ وَنَحَرَ عَنْہُ جَزُوْرًا فَاَطْعَمَ اَھْلَ الْمَاءِ۔

۱۶۵۶ - **حَدَّثَنَا** یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَھْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَہٗ عَنْ یَحْیٰی فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ عُثْمَانَ وَلَا اَنَّ الْحُسَیْنَ کَانَ مُحْرِمًا۔

فَاحْتَجُّوْا بِھٰذَا الْحَدِیْثِ لِاَنَّ فِیْہِ اَنَّ

علیہ وسلم حدیبیہ میں تھے۔ آپ کا خیمہ حرم سے باہر اور مصلیٰ حرم کے اندر تھا۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حرم سے رکاوٹ نہیں ہوئی تھی اور آپ اس کے بعض حصہ تک پہنچ چکے تھے اور کسی بھی عالم (فقیہ) کے نزدیک اس شخص کے لیے حرم سے باہر ہدی ذبح کرنا جائز نہیں جو حرم کے کسی بھی حصے میں داخل ہونے پر قادر ہو۔ ——— تو جب ہماری مذکورہ حدیث سے ثابت ہوا کہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم حرم کے بعض حصے تک پہنچ چکے تھے تو محال ہے کہ آپ نے حرم سے باہر قربانی کی ہو کیونکہ حرم سے باہر ہدی ذبح کرنے کا جواز ——— تو اس صورت میں ہے جب حرم سے رکاوٹ ہو جائے حرم میں داخل ہونے کی طاقت حاصل ہونے کی صورت میں نہیں تو ہماری اس مذکورہ بحث سے اس بات کی نفی ہو گئی کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم سے باہر ہدی ذبح کی، یہ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ ——— ایک جماعت نے حرم سے باہر ہدی ذبح کرنے کے بارے میں یوں استدلال کیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن جعفر کے آزاد کردہ غلام حضرت ابواسماء (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے فرماتے ہیں میں حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کے ہمراہ نکلا تو مقام (سقیا) میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ علیل ہو گئے آپ کو برسام ( ) ہو گیا انھوں نے اپنے سر کی طرف اشارہ کیا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کا سر منڈوا دیا اور اونٹ ذبح کر کے وہاں پانی والوں (وہاں کے باشندوں) کو کھلا دیا۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں حضرت مالک نے حضرت یحییٰ سے روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا تو اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی یہ بتایا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ محرم تھے۔ انھوں نے اس حدیث سے

عَلِيًّا نَحَرَ الْجَزُورَ دُونَ الْحَرَمِ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ
عَلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّهُمْ لَا يُبِيحُونَ لِمَنْ كَانَ غَيْرَ
مَمْنُوعٍ مِنَ الْحَرَمِ أَنْ يَذْبَحَ فِي غَيْرِ الْحَرَمِ وَإِنَّمَا
يُجِيزُونَ إِذَا كَانَ مَمْنُوعًا عَنْهُ فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا
عَلَىٰ أَنَّ عَلِيًّا لَمَّا نَحَرَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فِي غَيْرِ
الْحَرَمِ وَهُوَ وَاصِلٌ إِلَى الْحَرَمِ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ أَرَادَ
بِهِ الْهَدْيَ وَلٰكِنَّهُ أَرَادَ بِهِ مَعْنًى آخَرَ مِنَ الصَّدَقَةِ
عَلَىٰ أَهْلِ ذٰلِكَ الْمَاءِ وَالتَّقَرُّبَ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَىٰ بِذٰلِكَ
مَعَ أَنَّهُ لَيْسَ فِي الْحَدِيثِ أَنَّهُ أَرَادَ بِهِ الْهَدْيَ
فَكَمَا يَجُوزُ لِمَنْ حَمَلَهُ عَلَىٰ أَنَّهُ هَدْيٌ مَا حَمَلَهُ
عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ فَكَذٰلِكَ يَجُوزُ لِمَنْ حَمَلَهُ عَلَىٰ أَنَّهُ
لَيْسَ بِهَدْيٍ مَا حَمَلَهُ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ وَقَدْ بَدَأْنَا
بِالنَّظَرِ فِي ذٰلِكَ وَذَكَرْنَا فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ فَأَغْنَانَا
ذٰلِكَ عَنْ إِعَادَتِهِ هٰهُنَا۔

سے استدلال کیا گیا کہ نحر اس میں ہوگا۔ یہ ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حرم سے باہر اونٹ ذبح کیا۔ ــــ ان لوگوں کے خلاف حجت یہ ہے کہ جو شخص حرم سے روک دیا جائے اس کے لیے غیر حرم میں ذبح کرنا جائز قرار نہیں دیتے۔ البتہ اس صورت میں جب کہ روک دیا جائے ــــ اور جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے وہ اس بات پر دلالت ہے کہ اس حدیث کے مطابق جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حرم سے باہر ذبح کیا اور آپ حرم تک پہنچنے والے تھے تو آپ نے اس سے ہدی کا ارادہ نہیں کیا بلکہ وہاں پانی والوں پر صدقہ وغیرہ کرنے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ارادہ فرمایا پھر حدیث میں بھی یہ بات نہیں کہ آپ نے اس سے ہدی کا ارادہ فرمایا تو جس طرح اسے ہدی قرار دینے والے ہدی پر محمول کر سکتے ہیں۔ ہدی پر محمول نہ کرنے والے اسے غیر ہدی بھی قرار دے سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں نظر وقیاس کا بیان باب کے شروع میں ہو چکا ہے اس لیے اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔

بَابُ ۱۶۵ الْمُتَمَتِّعِ الَّذِي لَا يَجِدُ هَدْيًا وَلَا يَصُومُ فِي الْعَشْرِ

اس متمتع کا حکم جس کے پاس ہدی نہ ہو اور نہ ہی وہ دس دنوں میں روزہ رکھے

۱۶۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ سَلَّامٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَىٰ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُتَمَتِّعِ إِذَا لَمْ يَجِدِ
الْهَدْيَ وَلَمْ يَصُمْ فِي الْعَشْرِ أَنَّهُ يَصُومُ أَيَّامَ
التَّشْرِيقِ۔

حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس متمتع کے بارے میں جس کے پاس ہدی نہ ہو اور وہ دس دنوں میں روزہ نہ رکھ سکے فرمایا کہ وہ ایام تشریق میں روزہ رکھے۔

۱۶۵۸۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو كَامِلٍ
فُضَيْلُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَىٰ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ
عَائِشَةَ وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَا لَمْ يُرَخِّصْ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَوْمِ

حضرت عروہ، حضرت عائشہ اور حضرت سالم حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں۔ وہ دونوں فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی اجازت صرف محصر یا متمتع کو دی ہے۔

أَيَّامِ التَّشْرِيقِ إِلَّا لِمُحْصَرٍ أَوْ مُتَمَتِّعٍ۔

۱۶۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ السَّقَطِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُوَيْسِيُّ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُمَا كَانَا يُرَخِّصَانِ لِلْمُتَمَتِّعِ إِذَا لَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَلَمْ يَكُنْ صَامَ قَبْلَ عَرَفَةَ أَنْ يَصُومَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ دونوں ایسے متمتع کو ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی اجازت دیتے تھے جس کے پاس ہدی نہ ہو اور عرفہ سے پہلے روزے بھی نہ رکھ سکے۔

بيان المسئلة

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا وَأَبَاحُوا صِيَامَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ لِلْمُتَمَتِّعِ وَالْقَارِنِ وَالْمُحْصَرِ إِذَا لَمْ يَجِدُوا هَدْيًا وَلَمْ يَكُونُوا صَامُوا قَبْلَ ذٰلِكَ صَامُوا هٰذِهِ الْأَيَّامَ وَمَنَعُوا مِنْهَا مَنْ سِوَاهُمْ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَيْسَ لِهٰؤُلَاءِ وَلَا لِغَيْرِهِمْ مِنَ النَّاسِ أَنْ يَصُومُوا هٰذِهِ الْأَيَّامَ عَنْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْكَفَّارَاتِ وَلَا فِي تَطَوُّعٍ لِنَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ عَلَى الْمُتَمَتِّعِ وَالْقَارِنِ الْهَدْيُ لِمُتْعَتِهِمَا وَقِرَانِهِمَا وَهَدْيٌ آخَرُ لِإِحْلَالِهِمَا بِغَيْرِ هَدْيٍ وَلَا صَوْمٍ۔

بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے انھوں نے متمتع، قارن اور محصر کے لیے ایام تشریق میں روزہ رکھنا جائز قرار دیا ہے جب ان کے پاس ہدی نہ ہو اور نہ ہی اس سے پہلے انھوں نے روزہ رکھا ہو اور اس کے علاوہ لوگوں کو ان دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے بھی استدلال کیا ہے ۔۔۔۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ لوگ اور ان کے علاوہ دوسرے تمام لوگ ایام تشریق میں اس مقصد کے لیے یا کسی کفارہ میں یا نفلی طور پر کسی قسم کا روزہ بھی نہیں رکھ سکتے کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا البتہ متمتع اور قارن پر دو دو قربانیاں واجب ہوں گی ایک قران و تمتع کی وجہ سے اور دوسری ہدی اور روزے کے بغیر احرام سے باہر آنے کے باعث (واجب ہوگی)۔

۱۶۶۰- وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ مِنَ الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ حَبِيبِ ابْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ بِشْرِ بْنِ سُحَيْمٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ خَرَجَ مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْأَيَّامَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ۔

انھوں نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات سے استدلال کیا ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایام تشریق میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی باہر آیا اور اس نے اعلان کیا کہ یہ دن کھانے اور پینے کے دن ہیں۔

۱۶۶۱۔ حدثنا علي بن شيبة قال ثنا روح بن عبادة قال ثنا محمد بن أبي حميد المدني قال ثنا إسمعيل بن محمد بن سعد بن أبي وقاص عن أبيه عن جده قال أمرني رسول الله صلى الله عليه وسلم أن أنادي أيام منى أنها أيام أكل وشرب وبعال فلا صوم فيها يعني أيام التشريق.

حضرت اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد حضرت محمد اور ان کے دادا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں منیٰ کے دنوں (ایام تشریق) میں اعلان کروں کہ یہ کھانے پینے اور جماع کے دن ہیں لہٰذا ان دنوں میں روزہ نہیں ہے۔

۱۶۶۲۔ حدثنا إبراهيم بن أبي داود قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا هشيم قال أنا ابن أبي ليلى عن عطاء عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أيام التشريق أيام أكل وشرب وذكر لله عز وجل.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایام تشریق کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے دن ہیں۔

۱۶۶۳۔ حدثنا يونس قال ثنا عبد الله بن يوسف قال ثنا الليث عن ابن الهاد عن أبي مرة مولى عقيل بن أبي طالب أنه دخل هو وعبد الله بن عمرو بن العاص على عمرو بن العاص وذلك الغد أو بعد الغد من يوم الأضحى فقرب إليهم عمرو طعاما فقال عبد الله إني صائم فقال له عمرو أفطر فإن هذه الأيام التي كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرنا بفطرها وينهانا عن صيامها فأفطر عبد الله فأكل وأكلت.

حضرت عقیل بن ابو طالب کے آزاد کردہ غلام ابو مرہ فرماتے ہیں کہ وہ اور حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم عید الاضحیٰ کے دوسرے یا تیسرے دن حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے ان کو کھانا پیش کیا تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں روزہ دار ہوں۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا روزہ توڑ دو، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ان دنوں میں روزہ توڑنے کا حکم دیتے تھے یا (فرمایا) ہمیں ان دنوں میں روزہ رکھنے سے روکتے تھے چنانچہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے روزہ توڑ کر کھانا کھایا۔

۱۶۶۴۔ حدثنا علي بن شيبة قال ثنا روح بن عبادة قال حدثني ابن جريج قال أخبرني سعيد بن كثير أن جعفر بن المطلب أخبره أن عبد الله بن عمرو بن العاص دخل على عمرو بن العاص فدعاه إلى الغداء فقال إني صائم ثم الثانية كذلك ثم الثالثة فقال لا إلا أن تكون سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فإني قد سمعته من رسول الله صلى الله

حضرت سعید بن کثیر فرماتے ہیں حضرت جعفر بن عبد المطلب نے ان کو بتایا کہ حضرت عبد اللہ ابن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے ان کو کھانے کی دعوت دی انہوں نے عرض کیا میں نے روزہ رکھا ہوا ہے پھر دوسری اور تیسری بار یہی جواب دیا تو انہوں نے فرمایا ایسا نہ کرو البتہ اگر تم نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو (تو ٹھیک ہے) انہوں نے فرمایا میں نے رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ایام

عليه وسلم يعني النهي عن الصيام ايام التشريق۔

تشریق میں روزہ رکھنے سے روکتے تھے۔

۱۶۶۵ - حدثنا سهل بن سليمن قال ثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال ثنا عبد الرحمن بن مهدي عن سفيان عن عبد الله بن ابي بكر عن سالم عن سليمن بن يسار عن عبد الله بن حذافة ان النبي صلى الله عليه وسلم امره ان ينادي في ايام التشريق انها ايام اكل وشرب۔

حضرت سلیمان بن یسار، حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایام تشریق میں اعلان کرنے کا حکم دیا کہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔

۱۶۶۶ - حدثنا علي بن شيبة قال ثنا روح بن عبادة قال ثنا صالح بن ابي الاخضر عن ابن شهاب عن ابن المسيب عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر عبد الله بن حذافة ان يطوف في ايام منى الا لا تصوموا هذه الايام فانها ايام اكل وشرب وذكر الله۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ ایام تشریق میں طواف کریں (اور اعلان کریں کہ) سنو ان دنوں میں روزہ نہ رکھو یہ کھانے پینے اور ذکرِ خداوندی کے دن ہیں۔

۱۶۶۷ - حدثنا ابن ابي داود قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا هشيم قال انا عمر بن ابي سلمة عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايام التشريق ايام اكل وشرب وذكر الله عز وجل۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایام تشریق کھانے پینے اور ذکرِ الٰہی کے دن ہیں۔

۱۶۶۸ - حدثنا ابن ابي داود قال ثنا سعيد هو ابن منصور قال ثنا هشيم قال انا خالد الحذاء عن ابي المليح الهذلي عن نبيشة الهذلي عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت ابوالملیح ہذلی، حضرت نبیشہ ہذلی سے اور وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۶۶۹ - حدثنا علي بن شيبة قال ثنا روح قال ثنا ابن جريج قال اخبرني عمرو بن دينار ان نافع بن جبير اخبره عن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال عمرو وقد سماه نافع فنسيته ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لرجل من بني غفار يقال له بشر بن سحيم

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں مجھے حضرت عمرو بن دینار نے خبر دی کہ حضرت نافع بن جبیر نے ان کو ایک صحابی سے روایت کرتے ہوئے بتایا، حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں حضرت نافع نے ان کا نام لیا تھا لیکن میں بھول گیا (وہ فرماتے ہیں) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایام منیٰ میں

ثم نادى في الناس انها ايام اكل وشرب في ايام منى -

١٦٧٠ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج بن منهال قال ثنا حماد قال انا عمرو بن دينار عن نافع بن جبير عن بشر بن سحيم عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله -

١٦٧١ - حدثنا علي بن شيبة قال ثنا يزيد بن هرون قال انا شعبة ح وحدثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن حبيب بن ابي ثابت عن نافع بن جبير عن بشر بن سحيم عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله -

١٦٧٢ - حدثنا علي قال ثنا روح قال ثنا الربيع بن صبيح ومرزوق ابو عبد الله الشامي قالا ثنا يزيد الرقاشي ان انس بن مالك قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صوم ايام التشريق الثلثة بعد يوم النحر -

١٦٧٣ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا سعيد بن عامر عن الربيع بن صبيح عن يزيد الرقاشي عن انس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله -

١٦٧٤ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عبد الرحمن المقرئ قال اخبرني ابن لهيعة عن يزيد بن ابي حبيب عن عبد الرحمن بن جبير عن معمر بن عبد الله العدوي قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم اؤذن في ايام التشريق بمنى لا يصومن احد فانها ايام اكل وشرب

١٦٧٥ - حدثنا ربيع الجيزي قال ثنا ابو الاسود ويحيى بن عبد الله بن بكير قالا ثنا ابن لهيعة عن ابي النضر انه سمع سليمن بن يسار وقبيصة

بنو غفار قبیلے کے ایک شخص جسے بشر بن سحیم کہا جاتا تھا سے فرمایا اٹھو اور لوگوں میں اعلان کر دو کہ یہ کھانے اور پینے کے دن ہیں۔

حضرت نافع بن جبیر حضرت بشر بن سحیم سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت حبیب بن ابی ثابت حضرت نافع بن جبیر سے وہ حضرت بشر بن سحیم سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت یزید رقاشی سے مروی ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے یوم نحر کے بعد ایام تشریق کے تین دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

حضرت ربیع بن صبیح، حضرت یزید رقاشی سے وہ حضرت انس بن مالک سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت معمر بن عبداللہ عدوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق میں منیٰ میں بھیجا کہ میں اعلان کر دوں کہ کوئی شخص روزہ نہ رکھے۔ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔

حضرت ابو النضر فرماتے ہیں انھوں نے حضرت سلیمان بن یسار اور قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ دونوں حضرت ام الفضل زوجہ حضرت عباس (رضی اللہ عنہما)

بن ذؤيب يحدث كان عن أم الفضل امرأة عباس بن عبد المطلب قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى أيام التشريق فسمعت مناديا يقول إن هذه الأيام أيام طعم وشرب وذكر الله قالت فأرسلت رسولا من الرجل ومن أمره فجاءني الرسول فحدثني أنه رجل يقال له حذافة يقول أمرني بها رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

١٦٧٦ - حدثنا علي بن شيبة قال ثنا روح قال ثنا موسى بن عبيدة قال أخبرني المنذر عن عمر بن خلدة الزرقي عن أمه قالت بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم علي بن أبي طالب في أوسط أيام التشريق ينادي في الناس لا تصوموا في هذه الأيام فإنها أيام أكل وشرب وبعال۔

١٦٧٧ - حدثنا ابن أبي داود قال ثنا ابن إسحاق عن حكيم بن حكيم عن مسعود بن الحكم الزرقي قال حدثتني أمي قالت لكأني أنظر إلى علي بن أبي طالب على بغلة النبي صلى الله عليه وسلم البيضاء حتى قام إلى شعب الأنصار وهو يقول يا معشر المسلمين إنها ليست بأيام صوم إنها أيام أكل وشرب وذكر لله عز وجل ۔

١٦٧٨ - حدثنا محمد بن عمرو بن تمام قال ثنا يحيى بن عبد الله ابن بكير قال حدثني ميمون بن يحيى قال حدثني مخرمة بن بكير عن أبيه قال سمعت سليمان بن يسار يزعم أنه سمع ابن الحكم الزرقي يقول حدثنا أبي أنهم كانوا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى فسمعوا راكبا وهو يصرخ لا يصومن أحد فإنها أيام أكل وشرب۔

سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا ہم ایام تشریق میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ منیٰ میں تھے تو میں نے ایک پکارنے والے (منادی) کو پکارتے ہوئے سنا کہ یہ دن کھانے پینے اور ذکر خداوندی کے دن ہیں فرماتی ہیں میں نے ایک قاصد بھیجا کہ یہ کون شخص ہے اور اسے کس نے حکم دیا ہے قاصد نے واپس آکر بتایا کہ یہ ایک شخص ہیں جنھیں حضرت حذافہ رضی اللہ عنہ کہا جاتا ہے فرماتے ہیں مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا ہے

حضرت عمر بن خلدہ زرقی اپنے والدہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق میں سے دوسرے دن حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو لوگوں میں اعلان کرنے کے لیے بھیجا کہ ان دنوں میں روزہ نہ رکھو۔ یہ کھانے پینے اور جماع کے دن ہیں۔

حضرت مسعود بن حکم زرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے میری والدہ نے بیان کیا وہ فرماتی ہیں گویا میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھ رہی ہوں۔ آپ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی بیضا پر سوار تھے حتی کہ آپ انصار کی ایک گھاٹی میں کھڑے ہوئے اور فرمایا اے مسلمانوں کے گروہ! یہ روزہ رکھنے کے دن نہیں یہ کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے دن ہیں۔

حضرت مخرمہ بن بکیر فرماتے ہیں میں نے حضرت سلیمان بن یسار سے سنا ان کا خیال ہے کہ انھوں نے ابن حکم زرقی کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم سے میرے والد نے بیان کیا کہ وہ منیٰ میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو انھوں نے ایک سوار کو اعلان کرتے ہوئے سنا کہ کوئی شخص روزہ نہ رکھے یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔

١٦٧٩۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ حَدَّثَهُ أَنَّ مَسْعُوْدًا حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ نَحْوَهُ۔

حضرت بکیر، حضرت سلیمان بن یسار سے روایت کرتے ہیں انھوں نے ان سے بیان کیا کہ حضرت مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ سے روایت کرتے ہوئے اسی کی مثل ان سے بیان کیا۔

١٦٨٠۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَهْمِيُّ قَالَ أَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ يُوْسُفَ بْنَ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ الزُّرَقِيَّ يَقُوْلُ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ۔

حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے انھوں نے حضرت یوسف بن مسعود بن حکم زرقی سے سنا وہ فرماتے ہیں مجھ سے میری دادی نے بیان کیا پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

١٦٨١۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حُذَافَةَ أَنْ يَرْكَبَ رَاحِلَتَهُ أَيَّامَ مِنًى فَيَصِيْحَ فِي النَّاسِ أَلَا لَا يَصُوْمَنَّ أَحَدٌ فَإِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ عَلَى رَاحِلَتِهِ يُنَادِي بِذٰلِكَ

حضرت مسعود بن حکم انصاری ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ ایام منیٰ میں اپنی سواری پر سوار ہو کر اعلان کریں کہ خبردار کوئی شخص روزہ نہ رکھے کیونکہ یہ کھانے اور پینے کے دن ہیں (وہ صحابی فرماتے ہیں) میں نے ان کو سواری پر یہ اعلان کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

قَالُوْا فَلَمَّا ثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّهْيُ عَنْ صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَكَانَ نَهْيُهُ عَنْ ذٰلِكَ بِمِنًى وَالْحَاجُّ مُقِيْمُوْنَ بِهَا وَفِيْهِمُ الْمُتَمَتِّعُوْنَ وَالْقَارِنُوْنَ وَلَمْ يَسْتَثْنِ مِنْهُمْ مُتَمَتِّعًا وَلَا قَارِنًا دَخَلَ الْمُتَمَتِّعُوْنَ وَالْقَارِنُوْنَ فِي ذٰلِكَ النَّهْيِ أَيْضًا فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَلِمَ صَارَ هٰذَا أَوْلَى مِمَّا رَوَيْتُمْ فِي هٰذَا الْبَابِ قِيْلَ لَهُ مِنْ قِبَلِ صِحَّةِ مَا جَاءَ فِي هٰذَا وَتَوَاتُرِ الْآثَارِ بِهِ وَفَسَادِ مَا جَاءَ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ مِنْ ذٰلِكَ حَدِيْثُ يَحْيَى بْنِ سَلَّامٍ عَنْ شُعْبَةَ فَهُوَ حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ لَا يُثْبِتُهُ أَهْلُ الْعِلْمِ بِالرِّوَايَةِ لِضَعْفِ يَحْيَى بْنِ سَلَّامٍ عِنْدَهُمْ وَابْنِ أَبِي لَيْلَى وَفَسَادِ

یہ حضرات فرماتے ہیں جب ان روایات کے ذریعے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت ثابت ہو گئی اور آپ نے منیٰ میں ان کو منع فرمایا جبکہ حاجی صاحبان وہیں مقیم تھے ان میں متمتع اور قارن بھی تھے اور آپ نے تمتع اور قران کو مستثنیٰ بھی نہیں فرمایا تو اس نہی میں متمتع اور قارن بھی شامل ہیں۔ —— اگر کوئی شخص کہے کہ اس باب میں مروی روایات سے یہ روایات کیسے اولیٰ قرار پائیں؟ —— تو اسے کہا جائے گا کہ اس کی وجہ ان روایات کی صحت و تواتر اور پہلی فصل میں مروی روایات کا فساد ہے —— اسی سے یحییٰ بن سلام کی حضرت شعبہ سے مروی روایت ہے اور وہ حدیث منکر ہے علماء روایت، یحییٰ بن سلام اور ابن ابی لیلیٰ کے ضعف اور فساد حفظ کی وجہ سے اس کو ثابت نہیں مانتے اس کے باوجود میں کسی بھی عالم پر طعن کرنا پسند نہیں کرتا لیکن ہر کچھ

حفظهما مع أني لا أحب أن أطعن على أحد من العلماء بشيء ولكن ذكرت ما تقول أهل الرواية في ذلك ومن ذلك حديث يزيد بن سنان الذي ذكرناه من بعد عن ابن عمر وعائشة أنهما قالا لم يرخص لأحد في صوم أيام التشريق إلا لمحصر أو متمتع فقولهما ذلك يجوز أن يكونا عنيا بهذه الرخصة ما قال الله عز وجل في كتابه فصيام ثلاثة أيام في الحج فعدا أيام التشريق من أيام الحج فقالا رخص للحاج المتمتع والمحصر في صوم أيام التشريق لهذه الآية ولأن هذه الأيام عندهما من أيام الحج وخفي عليهما ما كان من توقيف رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس من بعد على أن هذه الأيام ليست بداخلة فيما أباح الله عز وجل صومه من ذلك فهذا وجه هذا الباب من طريق تصحيح معاني الآثار وأما من طريق النظر فإنا قد رأيناهم أجمعوا أن يوم النحر لا يصام فيه شيء من ذلك وهو إلى أيام الحج أقرب من أيام التشريق لما جاء عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من النهي عن صومه مما سنذكره في هذا الباب إن شاء الله تعالى فلما كان نهي رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك يدخل فيه المتمتعون والقارنون والمحصرون كان كذلك نهيه عن صيام أيام التشريق يدخلون فيه أيضا۔

١٦٨٢ فمما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في النهي عن صوم يوم النحر ما حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عثمان بن عمر قال أنا ابن أبي ذئب عن سعيد بن خالد عن أبي عبيد مولى

اہل روایت نے اس سلسلے میں کہا ہے وہ ذکر کرتا ہوں۔

اسی سے یزید بن سنان کی روایت ہے جسے ہم نے اس کے بعد حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کیا وہ دونوں فرماتے ہیں ایام تشریق میں محصر اور متمتع کے علاوہ کسی کو روزہ رکھنے کی اجازت نہیں دی گئی تو ممکن ہے انھوں نے اپنے اس قول سے وہ بات مراد لی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے کہ حج کے دنوں میں تین دن کے روزے ہیں تو انھوں نے ایام تشریق کو حج کے دنوں میں سے شمار کیا اور فرمایا کہ متمتع حاجی اور محصر کو اس آیت کی بنیاد پر ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی اجازت دی گئی ہے اور ان کے نزدیک یہ دن ایام حج میں شامل ہیں اور ان سے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا اس بات پر آگاہ کرنا کہ یہ ایام ان دنوں میں سے نہیں جن میں روزہ رکھنا جائز ہے مخفی رہا۔ روایات کی تصحیح معانی کے اعتبار سے اس باب کا یہ بیان ہے اور غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں اس بات پر اجماع ہے کہ قربانی کے دن کسی قسم کا روزہ رکھنا جائز نہیں اور وہ ایام تشریق کی نسبت ایام حج کے زیادہ قریب ہے۔ کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دن روزہ رکھنے کی ممانعت آئی ہے جیسا کہ ہم اس باب میں ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ تو جس طرح اس نہی میں متمتع، قارن اور محصر سب داخل ہیں اسی طرح ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت بھی ان سب کو شامل ہے۔

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے یوم نحر کے روزے کی ممانعت میں وارد احادیث سے یہ ہے۔ ابن ازہر کے آزاد کردہ غلام ابو عبید سے مروی ہے فرماتے ہیں میں عید کے دن حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما کے ساتھ موجود تھا وہ

أبي أزهر قال شهدت العيد مع علي وعثمان فكانا يصليان ثم ينصرفان يذكران الناس فسمعتهما يقولان إن نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صيام هذين اليومين يوم النحر ويوم الفطر۔

دونوں نماز سے سلام پھیرنے کے بعد لوگوں کو وعظ فرماتے تھے میں نے ان دونوں کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں یعنی قربانی کے دن اور عید الفطر میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

۱۶۸۳۔ **حدثنا** يونس قال أنا ابن وهب أن مالكا حدثه عن ابن شهاب عن أبي عبيد قال شهدت العيد مع عمر فقال هذان يومان نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صيامهما يوم الفطر ويوم النحر فأما يوم الفطر فيوم فطركم من صيامكم وأما يوم النحر فيوم تأكلون فيه من نسككم۔

حضرت ابو عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ عید کے دن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دو دنوں میں یعنی عید الفطر اور قربانی کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ عید الفطر کا دن روزوں سے افطار کا دن ہے اور قربانی کا دن وہ ہے جس دن تم اپنی قربانیوں (کے گوشت) سے کھاتے ہو۔

۱۶۸۴۔ **حدثنا** أبو أمية قال ثنا عبيد الله بن موسى قال أنا إبراهيم بن إسماعيل بن مجمع وسفيان بن عيينة عن الزهري عن أبي عبيد مولى عبد الرحمن بن عوف قال صليت العيد مع عمر فذكر مثله۔

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت ابو عبید فرماتے ہیں میں نے عید کی نماز حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ پڑھی، پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۸۵۔ **حدثنا** فهد قال ثنا علي بن معبد قال ثنا إسماعيل بن أبي كثير الأنصاري عن سعيد بن سعيد عن عمرة عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه نهى عن صوم يومين يوم الفطر ويوم النحر۔

حضرت عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے دو دنوں یعنی عید الفطر اور یوم نحر کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

۱۶۸۶۔ **حدثنا** محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن قتادة عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۶۸۷۔ **حدثنا** بحر بن نصر قال ثنا ابن وهب قال أخبرني عمرو بن الحارث أن المنذر بن عبيد المدني حدثه أن أبا صالح السمان حدثه

حضرت ابو صالح سمان بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل کی خبر دیتے تھے۔

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۶۸۸۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۶۸۹۔ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۶۹۰۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ خَارِجًا مِنْ أَيَّامِ الْحَجِّ الَّتِي جَعَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُتَمَتِّعِ الصَّوْمَ فِيهَا بَدَلًا مِنَ الْهَدْيِ لِمَا قَدْ أَخْرَجَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيَّامِ الَّتِي يُصَامُ فِيهَا بِنَهْيِهِ عَنْ صَوْمِهِ كَانَ كَذٰلِكَ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ خَارِجَةً مِنْ أَيَّامِ الْحَجِّ الَّتِي جَعَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُتَمَتِّعِ الصَّوْمَ فِيهَا بَدَلًا مِنَ الْهَدْيِ لِمَا قَدْ أَخْرَجَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَيَّامِ الَّتِي تُصَامُ بِنَهْيِهِ عَنْ صَوْمِهَا **فَثَبَتَ** بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ لَيْسَ لِأَحَدٍ صَوْمُهَا فِي مُتْعَةٍ وَلَا قِرَانٍ وَلَا إِحْصَارٍ وَلَا غَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْكَفَّارَاتِ وَلَا مِنَ التَّطَوُّعِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَا يَدُلُّ عَلَى ذٰلِكَ أَيْضًا۔

۱۶۹۱۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنَا

حضرت یزید رقاشی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت قزعہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو جب یوم نحر، ان ایام حج سے خارج ہے جن میں اللہ تعالیٰ نے متمتع کو ہدی کی جگہ روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے کیونکہ حضور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما کر اسے ان دنوں سے خارج کر دیا جن میں روزہ رکھا جاتا ہے تو اسی طرح ایام تشریق بھی ان ایام حج سے خارج ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے متمتع کو ہدی کی جگہ روزہ رکھنے کا حکم دیا کیونکہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرما کر ان کو روزہ رکھنے کے دنوں سے خارج کر دیا ہے۔

پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ ایام تشریق میں کسی شخص کے لیے بھی کسی قسم کا روزہ رکھنے کی اجازت نہیں تمتع ہو، قران یا احصار ہو یا کسی قسم کے کفارے کا روزہ ہو یا نفلی روزہ، حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ —— حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی اس پر دلالت کرنے والی روایت مروی ہے۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے قربانی کے دن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

حجاج عن عمرو بن شعيب عن سعيد بن المسيب ان رجلا اتى عمر بن الخطاب يوم النحر فقال يا امير المؤمنين اني تمتعت ولم اهد ولم اصم في العشر فقال سل في قومك ثم قال يا معيقيب اعطه شاة۔

افلا ترى ان عمر لم يقل له صم ايام التشريق فدل تركه ذلك وامره اياه بالهدي ان ايام الحج عنده التي امر الله عز وجل المتمتع بالصوم فيها هي قبل يوم النحر وان يوم النحر وما بعده من ايام التشريق ليس منها۔

باب ۱۶۶ حكم المحصر بالحج

۱۶۹۲- حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا محمد بن عبد الله الانصاري قال ثنا الحجاج الصواف قال حدثني يحيى بن ابي كثير عن عكرمة عن الحجاج بن عمرو الانصاري قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من عرج او كسر فقد حل وعليه حجة اخرى قال فحدثت بذلك ابن عباس وابا هريرة فقالا صدق۔

۱۶۹۳- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن الحجاج الصواف فذكر باسناده مثله غير انه لم يذكر ذكر عكرمة ذلك لابن عباس وابي هريرة۔

۱۶۹۴- حدثنا ابن ابي داود قال ثنا ابن صالح الوحاظي قال ثنا معاوية ابن سلام عن يحيى ابن ابي كثير عن عكرمة قال قال عبد الله ابن رافع مولى ام سلمة انه قال انا سالت الحجاج بن عمرو عمن حبس وهو محرم فقال قال رسول

کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا اے امیر المؤمنین! میں نے تمتع کیا لیکن نہ تو میرے پاس ہدی ہے اور نہ ہی میں نے دس دنوں میں روزہ رکھا۔ آپ نے فرمایا اپنی قوم سے سوال کرو، پھر آپ نے حضرت معیقیب سے فرمایا اے معیقیب! اس شخص کو ایک بکری دے دو۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس سے نہیں فرمایا کہ ان ایام تشریق میں روزہ رکھو پس آپ کا اس بات کو چھوڑ دینا اور اسے ایام حج میں ہدی کا حکم دینا اس بات پر دلالت ہے کہ آپ کے نزدیک ایام حج جن میں اللہ تعالیٰ نے متمتع کو روزہ رکھنے کا حکم دیا وہ یوم نحر سے پہلے کے دن ہیں اور بعد کے ایام تشریق ان دنوں میں شامل نہیں۔

حج کے محصر کا حکم

حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص لنگڑا ہو جائے یا اس کا ہاتھ پاؤں ٹوٹ جائے وہ احرام سے نکل گیا اور اس پر دوسرا حج (بطور قضا) لازم ہے۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا وہ سچ کہتے ہیں۔

حضرت ابو عاصم حضرت حجاج صواف سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اس کی مثل بیان کیا لیکن انہوں نے اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے یہ بات بیان کی۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام حضرت عبد اللہ بن رافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت حجاج بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس کو حالت احرام میں (حج سے) رکاوٹ ہو جائے انہوں نے فرمایا کہ

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فذکر مثلہ فحدثت بذلک ابن عباس وابا ھریرۃ فقالا صدق۔

بیان المسئلۃ

قال ابو جعفر فذھب قوم الی ان المحرم بالحج او بالعمرۃ اذا کسر او عرج فقد حل حینئذ وعلیہ قضاء ما حل منہ ان کانت حجۃ فحجۃ وان کانت عمرۃ فعمرۃ واحتجوا فی ذلک بھذا الحدیث۔

وخالفھم فی ذلک آخرون فقالوا لا یحل حتی ینحر عنہ الھدی فاذا نحر عنہ الھدی حل۔

۱۶۹۵- واحتجوا فی ذلک بما حدثنا محمد ابن خزیمۃ قال ثنا محمد بن عمرو بن عبد اللہ بن الرومی قال ثنا محمد بن الثور قال انا معمر عن الزھری عن عروۃ عن المسور بن مخرمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحر یوم الحدیبیۃ قبل ان یحلق وامر اصحابہ بذلک۔

۱۶۹۶- حدثنا محمد بن عمرو بن تمام قال ثنا یحیی ابن عبد اللہ ابن بکیر قال حدثنی میمون بن یحیی عن مخرمۃ بن بکیر عن ابیہ قال سمعت نافعا مولی ابن عمر یقول قال ابن عمر اذا عرض للمحرم عدو فانہ یحل حینئذ قد فعل ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین حبستہ کفار قریش عن البیت فنحر ھدیہ وحلق وحل ھو واصحابہ ثم رجعوا حتی اعتمروا من العام المقبل۔

فلما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لم یحل بالاحصار فی عمرتہ یحضر

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت ابن عباس اور حضرت ابو ہریرہ

(رضی اللہ عنہم) [illegible]

بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جب عمرہ کا محرم لنگڑا ہو جائے یا اس کا ہاتھ پاؤں ٹوٹ جائے تو وہ اسی وقت احرام سے نکل آتا ہے اور اب احرام کھولنے کے باعث اس پر قضا ہوگی اگر حج تھا تو حج کرے اور اگر عمرہ ہو تو اس کی قضا کرے انھوں نے اس سلسلے میں اس حدیث (مذکورہ بالا) سے استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ اس وقت تک احرام سے نہیں نکلتا جب تک اس کی طرف سے قربانی کا جانور ذبح نہ ہو

[illegible]

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے دن حلق سے پہلے قربانی کی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی اسی بات کا حکم دیا۔

حضرت مخرمہ بن بکیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام حضرت نافع رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب محرم کے راستہ میں دشمن حائل ہو جائے تو وہ اسی وقت احرام کھول دے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کفار قریش نے بیت اللہ شریف کے عمرہ سے روکا تو آپ نے ہدی ذبح فرمائی، حلق کروایا اور احرام کھول دیا صحابہ کرام نے بھی اسی طرح کیا پھر واپس لوٹے حتی کہ آئندہ سال عمرہ کیا۔

تو جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمرہ میں دشمن کی طرف سے رکاوٹ پیدا ہوتے ہی نہیں بلکہ قربانی کرنے کے بعد احرام

الهدي إياه حتى نحر الهدي، دل ذلك أن كذلك حكم المحصر لا يحل بالإحصار حتى نحر الهدي. وليس فيما رويناه أولا خلاف لهذا عندنا، لأن قول رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: من كسر أو عرج فقد حل، فقد يحتمل أن يكون فقد حل له أن يحل، لا على أنه قد حل بذلك من إحرامه، ويكون هذا كما يقال: قد حلت فلانة للرجال إذا خرجت من عدة عليها من زوج قد كان لها قبل ذلك، ليس على معنى أنها قد حلت لهم فيكون لهم وطؤها، ولكن على معنى أنه قد حل لهم أن يتزوجوها تزويجا يحل لهم به وطؤها، هذا كلام جائز مستساغ. فلما كان هذا الحديث قد احتمل ما ذكرنا، وجاء عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في حديث عروة عن المسور ما قد وصفنا، ثبت بذلك هذا التأويل. وقد بين الله عز وجل في كتابه بقوله عز وجل: فإن أحصرتم فما استيسر من الهدي ولا تحلقوا رؤوسكم حتى يبلغ الهدي محله. فلما أمر الله تعالى المحصر أن لا يحلق رأسه حتى يبلغ الهدي محله، علم بذلك أنه لا يحل المحصر من إحرامه إلا في وقت ما يحل له حلق رأسه، فهذا قد دل عليه قول الله تعالى، ثم فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم من الحديبية.

والدليل على صحة ذلك التأويل أيضا أن حديث الحجاج بن عمرو قد ذكر عكرمة أنه حدث له ابن عباس وأبا هريرة فقالا: صدق، فصار ذلك الحديث عن ابن عباس وعن أبي هريرة أيضا. وقد قال عبد الله بن عباس في المحصر ما قد وافق التأويل الذي صرفنا إليه

کھولا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ محصر کا حکم یہ ہے کہ وہ رکاوٹ پیدا ہونے کے بعد جب تک جانور ذبح نہ کرے احرام نہ کھولے۔

اور جو کچھ ہم نے شروع میں روایت کیا اس میں ہمارے نزدیک اس بات کے خلاف کچھ نہیں، کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ جس شخص کا ہاتھ پاؤں ٹوٹ جائے یا وہ لنگڑا ہو جائے تو وہ احرام سے نکل گیا میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ اس شخص کے لیے احرام کھولنا جائز ہو گیا یہ مطلب نہیں کہ وہ احرام سے نکل گیا یہ اسی طرح ہے کہ جب کسی عورت کی عدت ختم ہو جائے تو کہا جاتا ہے کہ وہ عورت مردوں کے لیے حلال ہو گئی ہے اس کو یہ مطلب نہیں کہ اب وہ اس سے وطی کر سکتے ہیں بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اب وہ اس سے نکاح کر سکتے ہیں جس کے ذریعے اس سے وطی کرنا جائز ہو گا یہ کلام جائز اور صحیح ہے۔ —— پس جب اس حدیث میں ہماری مذکورہ بات کا احتمال ہے اور حضرت مسور سے حضرت عروہ (رضی اللہ عنہما) کی روایت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی بات آئی ہے جو ہم نے بیان کی تو اس سے یہ مفہوم ثابت ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یوں ارشاد فرمایا "اور اگر تمہیں رکاوٹ ہو جائے تو جو ہدی میسر ہو (بھیج دو) اور جب تک ہدی اپنی قربان گاہ تک نہ پہنچے اپنے سروں کو نہ منڈواؤ" تو جب اللہ تعالیٰ نے محصر کو حکم دیا کہ وہ قربانی (جانور) کے قربان گاہ میں پہنچنے تک سر نہ منڈائے تو اس سے معلوم ہوا کہ محصر اس وقت احرام کھولے گا جب اس کے لیے سر منڈوانا جائز ہو گا اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی اسی بات پر دلالت کرتا ہے پھر حدیبیہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا۔

اس تاویل کی صحت کی دلیل یہ بھی ہے کہ حجاج بن عمرو کی روایت میں ہے کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے ذکر فرمایا کہ انہوں نے یہ بات حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ وہ سچ کہتے ہیں تو یہ حدیث حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) کی طرف سے بھی قرار پائی۔ پھر حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے محصر کے بارے میں اس

حَدِيْثَ الْحَجَّاجِ۔

۱۶۹۷- وَدَلَّ عَلَيْهِ مَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ قَالَ إِذَا أُحْصِرَ الرَّجُلُ بَعَثَ الْهَدْيَ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَإِنْ عَجَّلَ فَحَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَعَلَيْهِ فِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ أَوْ تَصَدَّقَ عَلٰى سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ كُلُّ مِسْكِيْنٍ نِصْفَ صَاعٍ وَالنُّسُكُ شَاةٌ فَإِذَا أَمِنَ مِمَّا كَانَ بِهِ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَإِنْ مَضٰى مِنْ وَجْهِهِ ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ حَجَّةٌ وَإِنْ أَخَّرَ الْعُمْرَةَ إِلٰى قَابِلٍ فَعَلَيْهِ حَجَّةٌ وَعُمْرَةٌ وَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ آخِرُهَا يَوْمُ عَرَفَةَ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ هٰذَا قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَقَدَ ثَلَاثِيْنَ۔

۱۶۹۸- حَدَّثَنَا أَبُوْ شُرَيْحٍ مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ قَالَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَنَا فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ قَالَ مَنْ حُبِسَ أَوْ مَرِضَ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ فَحَدَّثْتُ بِهِ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ هٰكَذَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يَجْعَلْهُ يَحِلُّ مِنْ إِحْرَامِهِ بِالْإِحْصَارِ حَتّٰى تُنْحَرَ عَنْهُ الْهَدْيُ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

مفہوم کے موافق بات فرمائی جو ہم نے حدیث حجاج کے ضمن میں ذکر کیا ہے۔

اور اس پر حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کی روایت دلالت کرتی ہے وہ آیت کریمہ "اور حج و عمرہ کو پورا کرو پس اگر تمہیں رکاوٹ ہو جائے تو جو جانور میسر ہو (ذبح دو)" کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب کسی شخص کو رکاوٹ ہو جائے تو وہ ہدی بھیج دے اور ارشاد خداوندی اور جب تک ہدی قربان گاہ میں نہ پہنچ جائے حلق نہ کرواؤ اور جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو روزوں یا صدقہ یا قربانی کے ذریعے فدیہ ہے تین دن کے روزے رکھے پس اگر جلدی کرتے ہوئے ہدی کے قربان گاہ تک پہنچنے سے پہلے سر منڈائے تو اس پر روزے یا صدقہ یا قربانی کے ذریعے فدیہ ہے تین دن کے روزے رکھے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلائے یعنی ہر مسکین کو نصف صاع (دو کلو گندم) دے اور "نسک" بکری ہے جب اس رکاوٹ سے مامون (محفوظ) ہو جائے تو جو شخص حج کے ساتھ عمرہ کا فائدہ بھی اٹھائے تو اگر اس نے اپنا یہ عمل جاری رکھا تو اس پر حج لازم ہے اور اگر عمرہ کو دوسرے سال تک مؤخر کیا تو اس پر حج اور عمرہ دونوں لازم ہیں (ارشاد خداوندی) "اور جو ہدی میسر ہو (وہ ذبح کرے) پس جو شخص (ہدی) نہ پائے (تو وہ) حج کے دنوں میں تین روزے رکھے تو آخری دن نو ذوالحجہ ہے اور سات روزے واپس آ کر رکھے حضرت ابراہیم (راوی) فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے اور انہوں نے تیس کی گرہ بنائی۔

حضرت ابراہیم، حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی "فان احصرتم" کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جس شخص کو (جانے سے) روک دیا جائے یا وہ بیمار ہو جائے، حضرت ابراہیم فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی اسی طرح فرمایا۔ ——— تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے احصار (رکاوٹ) کی بنیاد پر اس کے احرام کو اسی وقت کھولنا جائز قرار دیا جب اس کی طرف سے ہدی ذبح کر دی جائے اور

مِنْ كَسْرٍ اَوْ عَرَجٍ فَقَدْ حَلَّ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ مَعْنٰى
فَقَدْ حَلَّ عِنْدَهٗ اَیْ لَهٗ اَنْ یَّحِلَّ عَلٰى مَا ذَهَبْنَا
اِلٰى ذٰلِكَ وَقَدْ رُوِیَ ذٰلِكَ اَیْضًا عَنْ غَیْرِ ابْنِ
عَبَّاسٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَیْضًا۔

۱۶۹۹ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدِ بْنِ
شَدَّادٍ الْعَبْدِیُّ صَاحِبُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا
جَرِیْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِیْدِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ
عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لُدِغَ صَاحِبٌ لَّنَا بِذَاتِ الشُّقُوْقِ
وَهُوَ مُحْرِمٌ بِعُمْرَةٍ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَیْنَا فَلَقِیْنَا عَبْدَ
اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَذَكَرْنَا لَهٗ اَمْرَهٗ فَقَالَ یَبْعَثُ
بِهَدْیٍ وَّیُوَاعِدُ اَصْحَابَهٗ مَوْعِدًا فَاِذَا نُحِرَ
عَنْهُ حَلَّ۔

۱۷۰۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِیٌّ قَالَ ثَنَا
جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ثُمَّ عَلَیْهِ
عُمْرَةٌ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

۱۷۰۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ
قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ الْاَعْمَشِ فَذَكَرَ
بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۱۷۰۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ
بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ
اِبْرَاهِیْمَ یُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ
اَهَلَّ رَجُلٌ مِّنَ النَّخَعِ بِعُمْرَةٍ یُقَالُ لَهٗ عُمَیْرُ بْنُ
سَعِیْدٍ فَلُدِغَ فَبَیْنَمَا هُوَ صَرِیْعٌ فِی الطَّرِیْقِ اِذَا
طَلَعَ عَلَیْهِمْ رَكْبٌ فِیْهِمُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَسَاَلُوْهُ
فَقَالَ ابْعَثُوْا بِالْهَدْیِ وَاجْعَلُوْا بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهٗ
یَوْمًا اَمَارَةً فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَلْیَحِلَّ قَالَ الْحَكَمُ
وَقَالَ عُمَارَةُ بْنُ عُمَیْرٍ وَكَانَ حَدَّثَنِیْهِ

غلہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا کہ جس شخص کا ہاتھ پاؤں ٹوٹ جائے یا وہ لنگڑا ہو جائے تو وہ احرام سے نکل گیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ اب اس کے لیے احرام کھولنا جائز ہے جیسا کہ ہم نے موقف اختیار کیا ـــــ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے علاوہ دیگر صحابہ کرام

حضرت ابراہیم، حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہمارے ایک ساتھی کو ذات الشقوق میں سانپ نے ڈس لیا اور انھوں نے عمرے کا احرام باندھا ہوا تھا۔ یہ بات ہمارے لیے پریشانی کا باعث بن گئی تو ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات کر کے اس کا واقعہ ذکر کیا انھوں نے فرمایا وہ اپنی ہدی بھیجے اور اپنے ساتھیوں سے ایک وقت مقرر کرے جب اس کی طرف سے ہدی ذبح ہو جائے تو وہ احرام کھول دے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر اس کے بعد اس کے ذمہ عمرہ ہے۔

حضرت ابو عوانہ، حضرت سلیمان اعمش سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں قبیلہ نخع کے ایک شخص نے جس کو عمیر بن سعید کہا جاتا تھا، عمرے کا احرام باندھا پھر اسے سانپ نے ڈسا وہ راستے میں پڑا ہوا تھا کہ سواروں کا ایک دستہ آیا جس میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی تھے انھوں نے اس شخص کے بارے میں پوچھا تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہدی بھیجو اور اپنے اور اس کے درمیان ایک دن مقرر کرو جب وہ دن آ جائے تو وہ احرام کھول دے حضرت حکم فرماتے ہیں حضرت عمارہ بن عمیر فرماتے ہیں میں نے تم سے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ وَعَلَيْهِ الْعُمْرَةُ مِنْ قَابِلٍ قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ سُلَيْمٰنَ حَدَّثَهُ بِهِ مِثْلَ مَا حَدَّثَ بِهِ الْحَكَمُ سَوَاءً۔

۱۷۰۳۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ الْمُحْصَرُ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاِنِ اضْطُرَّ اِلٰى شَيْءٍ مِنْ لُبْسِ الثِّيَابِ الَّتِيْ لَا بُدَّ لَهُ مِنْهَا وَالدَّوَاءِ صَنَعَ ذٰلِكَ وَافْتَدٰى۔

فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذِهِ الرِّوَايَاتِ اَيْضًا عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ مَا تَاَوَّلْنَا عَلَيْهِ حَدِيْثَ الْحَجَّاجِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ ثُمَّ اخْتَلَفَ النَّاسُ بَعْدَ هٰذَا فِي الْاِحْصَارِ الَّذِيْ هٰذَا حُكْمُهُ بِاَيِّ شَيْءٍ هُوَ وَبِاَيِّ مَعْنًى يَكُوْنُ فَقَالَ قَوْمٌ يَكُوْنُ بِكُلِّ حَابِسٍ يَحْبِسُهُ مِنْ مَرَضٍ اَوْ غَيْرِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَقَدْ رَوَيْنَا ذٰلِكَ اَيْضًا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ لَا يَكُوْنُ الْاِحْصَارُ الَّذِيْ حُكْمُهُ مَا وَصَفْنَا اِلَّا بِالْعَدُوِّ خَاصَّةً وَلَا يَكُوْنُ بِالْاَمْرَاضِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ۔

۱۷۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا اَبُوْ شُرَيْحٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا يَكُوْنُ الْاِحْصَارُ اِلَّا مِنْ عَدُوٍّ۔

۱۷۰۵۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ مَنْ حُبِسَ دُوْنَ الْبَيْتِ بِمَرَضٍ

یہ حدیث حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کی کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس پر اگلے سال عمرہ کی قضا ہے حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سلیمان سے ...

حضرت سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا محصر اس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا مروہ کے درمیان سعی نہ کرے اور اگر اس کے لیے لباس پہننا یا دوائی استعمال کرنا ضروری ہے تو ایسا کرلے اور فدیہ دے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ان روایات سے بھی وہی بات ثابت ہوئی جو ہم نے حجاج کی روایت کے مفہوم کے سلسلے میں بیان کی ہے۔

اس کے بعد اس احصار کے بارے میں جس کا یہ مذکورہ بالا حکم ہے اختلاف ہوا کہ اس کا باعث کیا چیز ہوتا ہے تو ایک جماعت کہتی ہے کہ جس شخص کو بیماری وغیرہ کی وجہ سے رکاوٹ ہو جائے (وہ محصر ہے) حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے ہم نے یہ اس سے پہلے اسی باب میں حضرت ابن مسعود اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے۔ دوسرے حضرات فرماتے ہیں ہم نے جس احصار کا حکم بیان کیا وہ صرف دشمن کی وجہ سے ہوتا ہے بیماریوں سے نہیں ہوتا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہی قول ہے

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا احصار صرف دشمن کی وجہ سے ہوتا ہے۔

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا جو شخص بیماری کی وجہ سے بیت اللہ شریف سے رک جائے وہ اس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا و

وَأَنَّهُ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

فَلَمَّا وَقَعَ فِي هٰذَا الْاِخْتِلَافُ وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَدِيثِ الْحَجَّاجِ ابْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرَى ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْاِحْصَارَ يَكُونُ بِالْمَرَضِ كَمَا يَكُونُ بِالْعَدُوِّ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ تَصْحِيحِ مَعَانِي الْآثَارِ **وَأَمَّا** مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ أَجْمَعُوا أَنَّ الْحِصَارَ بِالْعَدُوِّ يَجِبُ بِهِ لِلْمُحْصَرِ الْاِحْلَالُ كَمَا قَدْ ذَكَرْنَا وَاخْتَلَفُوا فِي الْمَرَضِ فَقَالَ قَوْمٌ حُكْمُهُ حُكْمُ الْعَدُوِّ فِي ذٰلِكَ إِذْ كَانَ قَدْ مَنَعَهُ مِنَ الْمُضِيِّ فِي الْحَجِّ كَمَا مَنَعَهُ الْعَدُوُّ **وَقَالَ** آخَرُونَ حُكْمُهُ بَائِنٌ مِنْ حُكْمِ الْعَدُوِّ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ مَا أُبِيحَ بِالضَّرُورَةِ مِنَ الْعَدُوِّ هَلْ يَكُونُ مُبَاحًا بِالضَّرُورَةِ بِالْمَرَضِ أَمْ لَا فَوَجَدْنَا الرَّجُلَ إِذَا كَانَ يُطِيقُ الْقِيَامَ كَانَ فَرْضُهُ أَنْ يُصَلِّيَ قَائِمًا فَإِنْ كَانَ يَخَافُ إِنْ قَامَ أَنْ يُعَايِنَهُ الْعَدُوُّ فَيَقْتُلَهُ أَوْ كَانَ الْعَدُوُّ قَائِمًا عَلَى رَأْسِهِ فَمَنَعَهُ مِنَ الْقِيَامِ فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّهُ قَدْ حَلَّ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ قَاعِدًا وَسَقَطَ عَنْهُ فَرْضُ الْقِيَامِ وَأَجْمَعُوا أَنَّ رَجُلًا لَوْ أَصَابَهُ مَرَضٌ أَوْ زَمَانَةٌ فَمَنَعَهُ ذٰلِكَ مِنَ الْقِيَامِ أَنَّهُ قَدْ سَقَطَ عَنْهُ فَرْضُ الْقِيَامِ وَحَلَّ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ قَاعِدًا يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ إِذَا أَطَاقَ ذٰلِكَ أَوْ يُومِي إِنْ كَانَ لَا يُطِيقُ ذٰلِكَ فَرَأَيْنَا مَا أُبِيحَ لَهُ مِنْ هٰذَا بِالضَّرُورَةِ مِنَ الْعَدُوِّ قَدْ أُبِيحَ لَهُ بِالضَّرُورَةِ مِنَ الْمَرَضِ

کے درمیان سعی نہ کرے۔

جب اس مسئلے میں اختلاف واقع ہوا اور ہم حضرت حجاج بن عمرو، ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کو کہ جس شخص کی ہڈی ٹوٹ جائے یا وہ لنگڑا ہو جائے وہ احرام سے نکل گیا ہے جس میں ہم ذکر کر چکے ہیں کہ اس پر دوسرا حج لازم ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ جس طرح دشمن کی وجہ سے احصار ہوتا ہے اسی طرح بیماری کے باعث بھی ہوتا ہے۔ معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے اس باب کا بیان یہ تھا۔

اور غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ دشمن کی وجہ سے احصار اور رکاوٹ کی صورت میں محصر پر احرام کے کھولنے کو واجب قرار دینے پر سب کا اتفاق ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا لیکن بیماری کے بارے میں اختلاف ہے ایک جماعت کہتی ہے کہ اس سلسلے میں اس کا حکم دشمن کے حکم جیسا ہے اس لئے کہ بیماری نے حج کو جاری رکھنے سے روکا دشمن کے روکنے کی طرح ہے۔ لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اس کا حکم دشمن کے حکم سے جدا ہے تو ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں کیا وہ کام جو دشمن کے باعث ضرورت کے تحت جائز ہے وہ بیماری کی وجہ سے بھی جائز ہوتا ہے یا نہیں۔ تو ہم دیکھتے ہیں کہ جب کوئی شخص کھڑا ہو کر نماز پڑھ سکتا ہو تو اس پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا لازم ہے اور اگر اسے ڈر ہو کہ کھڑا ہونے کی صورت میں دشمن اسے دیکھ کر قتل کر دے گا یا دشمن اس کے سر پر کھڑا ہو اور وہ اسے کھڑا ہونے سے روکے تو سب کا اتفاق ہے کہ وہ بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے اور اس سے قیام کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے اور اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص بیمار یا اپاہج ہو جائے اور اس وجہ سے وہ کھڑا نہ ہو سکے تو اس سے فرضیت قیام ساقط ہو جاتی ہے اور اس کے لیے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے طاقت ہو تو رکوع اور سجدہ کرے ورنہ اشارے سے پڑھے تو ہم دیکھتے ہیں کہ ان میں سے جو کام دشمن کے باعث ضرورت کے تحت جائز ہوتا ہے وہ مرض کی وجہ سے بھی حسب ضرورت جائز ہوتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جب کسی شخص اور پانی کے درمیان دشمن حائل ہو جائے تو اس سے وضو کی فرضیت ساقط ہو جاتی

ورأينا الرجل إذا حال العدو بينه وبين الماء سقط عنه فرض الوضوء ويتيمم ويصلي وكذلك لو كانت به علة يضرها الماء كان كذلك أيضا يسقط عنه فرض الوضوء ويتيمم ويصلي فكانت هذه الأشياء التي قد عذر فيها بالعدو وقد عذر فيها أيضا بالمرض وكان الحال في ذلك سواء ثم رأينا الحاج المحصر بالعدو قد عذر وجعل له في ذلك أن يفعل ما جعل للمحصرين أن يفعل حتى يحل واختلفوا في المحصر بالمرض فالنظر على ما ذكرنا من ذلك أن يكون ما وجب له من العذر بالضرورة بالعدو يجب له أيضا بالضرورة بالمرض ويكون حكمه في ذلك سواء كما كان حكمه في ذلك أيضا سواء في الطهارات والصلوات ثم اختلف الناس بعد هذا في المحرم بعمرة يحصر بعدو أو بمرض فقال قوم يبعث بهدي ويواعدهم أن ينحروه عنه فإذا نحر حل وقال آخرون بل يقيم على إحرامه أبدا وليس لها وقت كوقت الحج وكان من الحجة للذين ذهبوا إلى أنه يحل منها بالهدي ما روينا عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في أول هذا الباب لما أحصر بعمرة زمن الحديبية حصرته كفار قريش فنحر الهدي وحل ولم ينتظر أن يذهب عنه الإحصار إذا كان لا وقت لها كوقت الحج بل جعل العذر في الإحصار بالحج فثبت بذلك أن حكمهما في الإحصار فيهما سواء وأنه يبعث الهدي حتى يحل به مما أحصر به منهما إلا أن عليه في العمرة قضاء عمرة مكان عمرته وعليه في الحجة حجة مكان حجته وعمرة لإحلاله

ہے وہ تیمم کرکے نماز پڑھ سکتا ہے اسی طرح اگر اسے کوئی ضرر رساں بیماری ہو تو اس صورت میں بھی وضو کی فرضیت ساقط ہو جائے گی وہ تیمم کرکے نماز پڑھ سکتا ہے تو ان صورتوں میں جہاں وہ دشمن کی وجہ سے معذور ہو اور کبھی بیماری کی وجہ سے معذور ہوتا ہے تو اس سلسلے میں ایک جیسا حکم ہے پھر ہم دیکھتے ہیں کہ جب حج سے رکاوٹ ہو جائے تو وہ معذور قرار پاتا ہے اور اسے وہ عمل کرنے کا حکم ہے جو محصر کو کرنا چاہیے حتیٰ کہ وہ احرام کھول دے جبکہ بیماری کی وجہ سے رکنے والے (محصر) کے بارے میں ان (فقہاء کرام) کا اختلاف ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ دشمن کی وجہ سے ضرورت کے تحت جو عمل واجب ہے بیماری کے باعث بھی ضرورتاً واجب ہوگا اور ان دونوں کا حکم اسی طرح ایک جیسا ہوگا جیسے طہارت اور نماز میں دونوں کا حکم برابر ہے۔

پھر اس کے بعد اس شخص کے بارے میں اختلاف ہے جس نے عمرے کا احرام باندھا اور دشمن یا بیماری کی وجہ سے محصر ہو گیا۔ ایک جماعت کہتی ہے کہ وہ ہدی بھیجے اور ان سے وعدہ کر دے وہ اس کی طرف سے ذبح کریں جب وہ ذبح کرلیں تو یہ احرام کھول دے لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ وہ مسلسل احرام باندھے رکھے اس کے لیے حج کی طرح وقت مقرر نہیں جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ وہ ہدی کے ساتھ احرام سے نکل جائے ان کی دلیل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث ہے جو ہم نے اس باب کے شروع میں نقل کی ہے کہ جب آپ کو حدیبیہ کے سال کفار قریش کی وجہ سے رکاوٹ ہو گئی تو آپ نے ہدی ذبح کی اور احرام کھول دیا اور اس بنیاد پر احصار کے ختم ہونے کا انتظار نہ کیا کہ اس کے لیے حج کی طرح وقت مقرر نہیں بلکہ اس کے لیے رکاوٹ کو اسی طرح عذر قرار دیا جس طرح حج سے رکاوٹ کے باعث معذور ہوتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ احصار کی صورت میں دونوں کا حکم ایک جیسا ہے کہ وہ ہدی بھیجے اور اس کے بعد اس احصار کی وجہ سے دونوں کا احرام کھول دے البتہ اس پر عمرہ کی صورت میں عمرہ کی قضاء ہوگی اور حج کی صورت میں بطور قضا ایک حج اور احرام کھولنے کی وجہ سے عمرہ لازم ہوگا۔

وقد روينا في العمرة أنه قد يكون المحرم بها محصرا بما قد تقدم في هذا الباب عن عبد الله بن مسعود فهذا وجه هذا الباب من طريق الآثار. **وأما** النظر في ذلك فإنا قد رأينا أشياء قد فرضت على العباد مما جعل لها وقت خاص وأشياء فرضت عليهم مما جعل الدهر كله وقتا لها **فمنها** الصلوات فرضت عليهم في أوقات خاصة تؤدى في تلك الأوقات بأسباب متقدمة لها من التطهر بالماء وستر العورة **ومنها** الصيام في كفارات الظهار وكفارات الصيام وكفارات القتل جعل ذلك على الظاهر والقاتل لا في أيام بعينها بل جعل الدهر كله وقتا لها وكذلك كفارة اليمين جعلها الله عز وجل على الحانث في يمينه وهي إطعام عشرة مساكين أو كسوتهم أو عتق رقبة ثم جعل الله عز وجل لمن فرض عليه الصلوات بالأسباب التي تتقدمها والأسباب المفعولة لها في ذلك عذرا إذا منع منها **فمن** ذلك ما جعل له في عدم الماء من سقوط الطهارة بالماء والتيمم **ومن** ذلك ما جعل لمن منع من ستر العورة أن يصلي بادي العورة **ومن** ذلك ما جعل لمن منع من القبلة أن يصلي إلى غير القبلة **ومن** ذلك ما جعل للذي منع من القيام أن يصلي قاعدا يركع ويسجد فإن منع من ذلك أيضا أومى إيماء فجعل له ذلك وإن كان قد بقي عليه من الوقت ما قد يجوز أن يذهب عنه ذلك العذر ويعود إلى حاله قبل العذر وهو في الوقت لم يفته وكذلك جعل لمن لا يقدر على الصوم في الكفارات التي أوجب الله عز وجل عليه فيها

اسی باب میں پہلے ہم نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ عمرہ کا محرم بھی کبھی محصر ہو جاتا ہے، روایات کے طریقہ پر اس باب کا یہ بیان ہے۔

اس سلسلے میں قیاس یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں جو امور بندوں پر فرض ہیں ان میں سے بعض کے لیے خاص وقت مقرر ہے اور کچھ فرض امور عمر بھر کیے جا سکتے ہیں۔ ان میں سے نمازیں ہیں جو خاص اوقات میں فرض ہیں اور انہی اوقات میں ان اسباب کے ساتھ ادا کی جاتی ہیں جو ان (اوقات) سے پہلے پائے جاتے ہیں مثلاً پانی کے ساتھ طہارت حاصل کرنا اور ستر ڈھانپنا وغیرہ اور ان امور میں سے ظہار کے کفارے، روزوں کے کفارے اور قتل کے کفارے ہیں جو ظہار کرنے والے اور قاتل پر مقررہ دنوں میں لازم نہیں بلکہ زندگی میں جب چاہے ادا کر سکتا ہے اسی طرح قسم کا کفارہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے قسم توڑنے والے پر لازم کیا اور وہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا انہیں لباس پہنانا یا ایک غلام آزاد کرنا ہے[1] پھر جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے پہلے سے پائے جانے والے اسباب اور نماز کے اندر پائے جانے والے امور کے ساتھ فرض فرمائی ہے جب ان امور سے رکاوٹ ہو جائے تو اسے عذر قرار دیا ہے۔ ان باتوں میں سے ایک یہ ہے کہ جس شخص کو پانی نہ ملے اس سے پانی کے ساتھ طہارت ساقط ہو جاتی ہے اور تیمم کرنا پڑتا ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اگر ستر ڈھانپنے کے لیے کپڑا نہ ملے تو ننگے سر نماز پڑھ لے ایک بات یہ ہے کہ جو شخص قبلہ رخ نہ ہو سکے وہ غیر قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھ لے اور جسے قیام سے رکاوٹ ہو وہ بیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھ لے اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو اشارے سے پڑھ لے اسے اس بات کی اجازت دی گئی اگرچہ اتنا وقت باقی ہو جس میں یہ عذر ختم ہو جائے اور وہ اس حالت کی طرف لوٹ آئے جو عذر سے پہلے تھی اور ابھی اس سے وقت نہ نکلا ہو اسی طرح جس شخص پر اللہ تعالیٰ نے کفاروں کے روزے واجب کیے ہیں، کسی بیماری کی وجہ سے روزہ رکھنے پر قادر نہ ہو تو وہ معذور ہو گا حالانکہ ممکن ہے وہ اس کے بعد ٹھیک ہو جائے اور اس کی طاقت بحال ہو جائے اور اسے روزہ رکھنے سے کوئی چیز مانع

[1] اگر غلام آزاد نہ کر سکے یا کھانا اور لباس وغیرہ نہ دے سکے تو تین روزے رکھے۔ ۱۲ ہزاروی

الصَّوْمَ لِمَرَضٍ حَلَّ بِهِ مِمَّا قَدْ يَجُوزُ بُرْؤُهُ مِنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ وَرُجُوْعُهُ إِلَىٰ حَالِ الطَّاقَةِ لِذٰلِكَ الصَّوْمِ فَجُعِلَ ذٰلِكَ لَهُ عُذْرًا فِيْ إِسْقَاطِ الصَّوْمِ عَنْهُ بِهِ وَلَمْ يُمْنَعْ مِنْ ذٰلِكَ إِذَا كَانَ مَا جُعِلَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّوْمِ لَا وَقْتَ لَهُ وَكَذٰلِكَ فِيْمَا ذَكَرْنَا مِنَ الْإِطْعَامِ فِي الْكَفَّارَاتِ وَالْعِتْقِ فِيْهَا وَالْكِسْوَةِ إِذَا كَانَ الَّذِيْ فُرِضَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مُعْدِمًا وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَجِدَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَيَكُوْنَ قَادِرًا عَلَىٰ مَا أَوْجَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِ فَوَاتٍ لِوَقْتِ شَيْءٍ مِمَّا كَانَ أَوْجَبَ عَلَيْهِ فِعْلَهُ فِيْهِ **فَلَمَّا** كَانَتْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءُ يَزُوْلُ فَرْضُهَا بِالضَّرُوْرَةِ فِيْهَا وَإِنْ كَانَ لَا يُخَافُ فَوْتُ وَقْتِهَا فَجُعِلَ ذٰلِكَ وَمَا يُخَافُ فَوْتُ وَقْتِهِ سَوَاءً مِنَ الصَّلَوَاتِ فِيْ أَوَاخِرِ أَوْقَاتِهَا وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ **فَالنَّظَرُ** عَلَىٰ مَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ الْعُمْرَةُ وَإِنْ كَانَ لَا وَقْتَ لَهَا أَنْ يُبَاحَ فِي الضَّرُوْرَةِ فِيْهَا مَا يُبَاحُ بِالضَّرُوْرَةِ فِيْ غَيْرِهَا مِمَّا لَهُ وَقْتٌ مَعْلُوْمٌ **فَثَبَتَ** بِمَا ذَكَرْنَا قَوْلُ مَنْ ذَهَبَ إِلَىٰ أَنَّهُ قَدْ يَكُوْنُ الْإِحْصَارُ بِالْعُمْرَةِ كَمَا يَكُوْنُ الْإِحْصَارُ بِالْحَجِّ سَوَاءً وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ۔

دے ہو کیونکہ اس کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں۔ اسی طرح کفاروں کی صورت میں کھانا کھلانے، غلام آزاد کرنے یا لباس پہنانے کا بھی حکم ہے کہ اگر ان میں سے کسی پر قادر نہ ہو تو دوسرے کے ساتھ قادر سمجھا جائے گا اور ان کی کسی وقت حاصل ہونے والی قدرت کا اعتبار نہیں کیا جائے گا تو جب ضرورت کے وقت ان امور کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے اگرچہ وقت کے فوت ہو جانے کا خطرہ نہ ہو تو یہ امور اور وہ جن میں وقت کے نکلنے کا خطرہ ہوتا ہے مثلاً نماز وغیرہ، ایک جیسا حکم رکھتے ہیں۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کا تقاضا یہ ہے کہ عمرہ جس کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں کے لیے بھی ضرورت کے تحت وہ بات جائز ہو جو ان امور کے لیے جائز ہے جن کے وقت مقرر ہے اس سے ان لوگوں کا مسلک ثابت ہو گیا جو حج کے احصار کی طرح عمرہ کے لیے بھی احصار کو تسلیم کرتے ہیں یہ حضرات امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

اَلْمَسْئَلَةُ الْأُخْرَىٰ

ثُمَّ تَكَلَّمَ النَّاسُ بَعْدَ هٰذَا فِي الْمُحْصَرِ إِذَا نَحَرَ هَدْيَهُ هَلْ يَحْلِقُ رَأْسَهُ أَمْ لَا فَقَالَ قَوْمٌ لَيْسَ عَلَيْهِ أَنْ يَحْلِقَ لِأَنَّهُ قَدْ ذَهَبَ عَنْهُ النُّسُكُ كُلُّهُ وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٌ وَقَالَ آخَرُوْنَ بَلْ يَحْلِقُ فَإِنْ لَمْ يَحْلِقْ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ أَبُوْ يُوْسُفَ وَقَالَ آخَرُوْنَ يَحْلِقُ وَيَجِبُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ كَمَا يَجِبُ عَلَى الْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ **فَكَانَ** مِنْ

دوسرا مسئلہ

پھر اس سلسلے میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے کہ جب محصر کی ہدی ذبح ہو جائے تو وہ سر منڈوا سکتا ہے یا نہیں۔ ایک جماعت کہتی ہے کہ اس پر حلق لازم نہیں کیونکہ اس کے تمام افعال حج ساقط ہو گئے۔ حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام محمد رحمہما اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ وہ حلق کروائے اور اگر وہ حلق نہ کروائے تو بھی احرام کھول سکتا ہے اور اس پر کچھ لازم نہ ہوگا۔ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی ان لوگوں میں شامل ہیں اور کچھ حضرات

فَحُجَّةُ أَبِي حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدٍ فِي ذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ سَقَطَ عَنْهُ بِالْإِحْصَارِ جَمِيعُ مَنَاسِكِ الْحَجِّ مِنَ الطَّوَافِ وَالسَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَذٰلِكَ مِمَّا يَحِلُّ بِهِ الْمُحْرِمُ مِنْ إِحْرَامِهِ أَلَا تَرَى أَنَّهُ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ يَوْمَ النَّحْرِ حَلَّ لَهُ أَنْ يَحْلِقَ فَيَحِلُّ لَهُ بِذٰلِكَ الطِّيبُ وَاللِّبَاسُ وَالنِّسَاءُ قَالُوا فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ مِمَّا يَفْعَلُهُ حَتَّى يَحِلَّ فَسَقَطَ ذٰلِكَ عَنْهُ كُلُّهُ بِالْإِحْصَارِ سَقَطَ أَيْضًا عَنْهُ سَائِرُ مَا يَحِلُّ بِهِ الْمُحْرِمُ بِسَبَبِ الْإِحْصَارِ هٰذِهِ حُجَّةٌ لِأَبِي حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدٍ وَكَانَ مِنْ حُجَّةِ الْآخَرِينَ عَلَيْهِمَا فِي ذٰلِكَ أَنَّ تِلْكَ الْأَشْيَاءَ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَالسَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَرَمْيِ الْجِمَارِ قَدْ صُدَّ عَنْهُ الْمُحْرِمُ وَحِيلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَسَقَطَ عَنْهُ أَنْ يَفْعَلَهُ وَالْحَلْقُ لَمْ يُحَلْ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يَفْعَلَهُ فَمَا كَانَ يَصِلُ إِلَى أَنْ يَفْعَلَهُ فَحُكْمُهُ فِي حَالِ الْإِحْصَارِ كَحُكْمِهِ فِي غَيْرِ حَالِ الْإِحْصَارِ وَمَا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَفْعَلَهُ فِي حَالِ الْإِحْصَارِ فَهُوَ الَّذِي يَسْقُطُ عَنْهُ بِالْإِحْصَارِ فَهُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا وَإِذَا كَانَ حُكْمُهُ فِي وَقْتِ الْحَلْقِ وَهُوَ مُحْصَرٌ كَحُكْمِهِ فِي وُجُوبِهِ عَلَيْهِ وَهُوَ غَيْرُ مُحْصَرٍ كَانَ تَرْكُهُ إِيَّاهُ أَيْضًا وَهُوَ مُحْصَرٌ كَتَرْكِهِ إِيَّاهُ وَهُوَ غَيْرُ مُحْصَرٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ دَلَّ عَلَى أَنَّ حُكْمَ الْحَلْقِ بَاقٍ عَلَى الْمُحْصَرِينَ كَمَا هُوَ عَلَى مَنْ وَصَلَ إِلَى الْبَيْتِ۔

۱۳۰۶- وَذٰلِكَ أَنَّ رَبِيعَ الْمُؤَذِّنَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَلَقَ رِجَالٌ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَقَصَّرَ آخَرُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا

فرماتے ہیں کہ وہ حلق کروائے اور دم دے۔ اس پر اسی طرح واجب ہے جیسے حاجی یا عمرہ کرنے والے پر واجب ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں حضرت امام ابو حنیفہ اور حضرت امام محمد رحمہما اللہ کی دلیل یہ ہے کہ احصار کی وجہ سے حج کے تمام مناسک مثلاً طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی وغیرہ ساقط ہو جاتے ہیں حالانکہ یہ ان امور میں سے ہیں جن کے سبب محرم احرام سے باہر آتا ہے۔ — کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب وہ قربانی کے دن بیت اللہ شریف کا طواف کرتا ہے تو اس کے لیے حلق جائز ہو جاتا ہے اور اس سے اس کے لیے خوشبو لگانا، (سلے ہوئے) لباس پہننا اور عورت کے قریب جانا جائز ہو جاتا ہے۔ وہ حضرات فرماتے ہیں جب یہ (حلق) ان امور میں سے ہے جنہیں حاجی احرام کھولنے سے پہلے انجام دیتا ہے اور احصار کی وجہ سے یہ تمام ساقط ہو گئے تو اب وہ تمام امور ساقط ہو جائیں گے جنہیں محرم احصار کے سبب چھوڑ دیتا ہے یہ حضرت امام ابو حنیفہ اور حضرت امام محمد رحمہما اللہ کی دلیل ہے۔ — اس سلسلے میں دوسرے حضرات کی دلیل یہ ہے کہ بیت اللہ شریف کا طواف، صفا و مروہ کے درمیان سعی اور جمروں کو کنکریاں مارنے سے محرم کو رکاوٹ ہو گئی اور اس کے اور ان امور کے درمیان احصار حائل ہو گیا تو اس سے ان امور کی انجام دہی ساقط ہو گئی لیکن حلق اور اس کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں وہ اس کو بجا لانے پر قادر ہے تو وہ شخص جو عمل کر سکتا ہے احصار کی صورت میں اس کا وہی حکم ہوگا جو حالت احصار کے علاوہ ہے اور جسے وہ حالت احصار میں انجام نہیں دے سکتا وہ احصار کی وجہ سے اس سے ساقط ہو جائے گا۔ ہمارے نزدیک قیاس یہی ہے تو جب احصار کی صورت میں وجوب حلق کا حکم وہی ہے جو احصار کے علاوہ ہے تو اس کے چھوڑنے کا حکم بھی حالت احصار میں وہی ہوگا جو محصر نہ ہونے کی صورت

حضرت مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن بعض صحابہ نے حلق کروایا اور بعض نے بال کٹوائے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حلق کرنے والوں پر رحم فرمائے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور قصر کرنے والوں کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حلق کرنے والوں پر رحم فرمائے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قصر کرنے والے کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ

يَا رَسُولَ اللهِ وَالْمُقَصِّرِينَ قَالَ يَرْحَمُ اللهُ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَالْمُقَصِّرِينَ قَالَ يَرْحَمُ اللهُ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَالْمُقَصِّرِينَ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ قَالُوا فَمَا بَالُ الْمُحَلِّقِينَ ظَاهَرْتَ لَهُمْ بِالتَّرَحُّمِ قَالَ إِنَّهُمْ لَمْ يَشُكُّوا۔

١٧٠٧۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ ابْنُ بُهْلُولٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ ابْنِ إِسْحٰقَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

١٧٠٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَيْمُونٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ ثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَغْفِرُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ لِلْمُحَلِّقِينَ ثَلَاثًا وَلِلْمُقَصِّرِينَ مَرَّةً۔

١٧٠٩۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا هٰرُونُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْخَزَّازُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ أَبَا إِبْرَاهِيمَ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُحَلِّقِينَ مَرَّةً وَلِلْمُقَصِّرِينَ مَرَّةً وَحَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ رُءُوسَهُمْ غَيْرَ رَجُلَيْنِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَلَمَّا حَلَقُوا جَمِيعًا إِلَّا مَنْ قَصَّرَ مِنْهُمْ وَفَضَّلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَقَ مِنْهُمْ عَلَى مَنْ قَصَّرَ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُمْ قَدْ كَانَ عَلَيْهِمُ الْحَلْقُ وَالتَّقْصِيرُ كَمَا كَانَ عَلَيْهِمْ لَوْ وَصَلُوا إِلَى الْبَيْتِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا كَانُوا فِيهِ إِلَّا سَوَاءً وَلَا كَانَ لِبَعْضِهِمْ فِي ذٰلِكَ فَضِيلَةٌ عَلَى بَعْضٍ فَفِي تَفْضِيلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

تعالیٰ حلق کرنے والوں پر رحم فرمائے" انھوں نے عرض کیا" یا رسول اللہ! قصر کرنے والوں کا کیا بنے گا؟ فرمایا" قصر کرنے والوں پر بھی اللہ تعالیٰ رحم فرمائے"۔ انھوں نے پوچھا حلق کرنے والوں کا کیا معاملہ ہے کہ آپ نے ان کو رحمت کی دعا کے ساتھ ترجیح دی۔ آپ نے فرمایا انھوں نے شکایت نہیں کی۔

حضرت ابن ادریس، حضرت ابن اسحٰق سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ حدیبیہ کے دن حلق کرنے والوں کے لیے تین بار اور قصر کرنے والوں کے لیے ایک بار بخشش مانگ رہے تھے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے دن حلق کروانے والوں کے لیے تین بار اور قصر کروانے والوں کے لیے ایک بار بخشش طلب کی اور سرکار دو عالم نیز صحابہ کرام نے حلق کروایا البتہ دو آدمیوں ایک انصاری اور ایک قریشی نے حلق نہیں کروایا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب بعض کے علاوہ سب نے حلق کروایا اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے قصر کروانے والوں پر حلق کروانے والوں کی فضیلت بیان فرمائی تو اس سے ثابت ہوا کہ ان پر حلق یا قصر لازم تھا جیسا کہ ان کے کعبہ شریف تک پہنچنے کی صورت میں لازم ہوتا اگر یہ بات نہ ہوتی تو وہ برابر ہوتے۔ بعض کو بعض پر فضیلت نہ ہوتی سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حلق کروانے والوں کو قصر کروانے والوں پر

ذلك المحلقين على المقصرين دليلٌ على انهم كانوا في ذلك كغير المحصرين فقد ثبت بما ذكرنا ان حكم الحلق او التقصير لا يزيله الاحصار والله اسأله التوفيق۔

باب ١٦٧ حج الصغير

١٤١٠۔ حدثنا يونس بن عبد الاعلى قال ثنا سفيان بن عيينة قال حدثني ابراهيم بن عقبة عن كريب عن ابن عباس ان امرأة سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن صبي هل لهذا من حج قال نعم ولك اجر۔

١٤١١۔ حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن ابراهيم بن عقبة فذكر باسناده مثله۔

١٤١٢۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا عبد العزيز بن عبد الله الماجشون عن ابراهيم بن عقبة فذكر باسناده مثله۔

بيان المسألة

قال ابو جعفر فذهب قوم الى ان الصبي اذا حج قبل بلوغه اجزاه ذلك من حجة الاسلام ولم يكن عليه ان يحج بعد ذلك بعد بلوغه واحتجوا في ذلك بهذا الحديث وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا لا يجزيه من حجة الاسلام وعليه بعد بلوغه حجة اخرى وكان من الحجة لهم عندنا على اهل المقالة الاولى ان هذا الحديث انما فيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخبر ان للصبي حجا وهذا مما قد اجمع الناس جميعا عليه ولم يختلفوا ان للصبي حجا

فضیلت دینے میں اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اس سلسلے میں غیر محصر لوگوں کی طرح تھے تو ہم نے جو کچھ ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ احصار، حلق یا قصر کے حکم کو زائل نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ ہی سے توفیق کا سوال کرتا ہوں۔

بچے کا حج

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بچے کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس کا حج ہے؟ فرمایا ہاں اور تمہارے لیے ثواب ہے۔

حضرت ابن وہب فرماتے ہیں کہ حضرت مالک نے حضرت ابراہیم بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبدالعزیز بن عبداللہ ماجشون نے حضرت ابراہیم بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ بچہ بالغ ہونے سے پہلے حج کرے تو یہ اس کے لیے حج اسلام کی جگہ کفایت کرتا ہے اور بالغ ہونے کے بعد اس پر حج لازم نہیں انہوں نے اس سلسلے میں اس (مذکورہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے ــــ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ حج اسے حج اسلام (فرض حج) کی جگہ کافی نہیں اور بالغ ہونے کے بعد اس پر دوسرا حج لازم ہے۔ پہلے گروہ کے خلاف ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث میں یہی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ بچہ حج کر سکتا ہے اور اس بات پر سب حضرات متفق ہیں بچے کے حج کے بارے میں کسی کو اختلاف نہیں جیسا کہ

كَمَا أَنَّ لَهُ صَلٰوةً وَّلَيْسَتْ تِلْكَ الصَّلٰوةُ بِفَرِيْضَةٍ عَلَيْهِ فَكَذٰلِكَ أَيْضًا قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَّكُوْنَ لَهُ حَجٌّ وَلَيْسَ ذٰلِكَ الْحَجُّ بِفَرِيْضَةٍ عَلَيْهِ وَإِنَّمَا هٰذَا الْحَدِيْثُ حُجَّةٌ عَلٰى مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ لَا حَجَّ لِلصَّبِيِّ فَأَمَّا مَنْ يَّقُوْلُ إِنَّ لَهُ حَجًّا وَإِنَّهُ غَيْرُ فَرِيْضَةٍ فَلَمْ يُخَالِفْ شَيْئًا مِّنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَإِنَّمَا خَالَفَ تَأْوِيْلَ مُخَالِفِهِ خَاصَّةً وَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ الَّذِيْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدْ صَرَفَ هُوَ حَجَّ الصَّبِيِّ إِلٰى غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ وَأَنَّهُ لَا يُجْزِيْهِ بَعْدَ بُلُوْغِهٖ مِنْ حَجَّةِ الْإِسْلَامِ۔

۱۷۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي السَّفَرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوْا مِنِّيْ مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا تَخْرُجُوْا تَقُوْلُوْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَيُّمَا غُلَامٍ حَجَّ بِهٖ أَهْلُهٗ فَمَاتَ فَقَدْ قَضٰى حَجَّةَ الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَدْرَكَ فَعَلَيْهِ الْحَجُّ وَأَيُّمَا عَبْدٍ حَجَّ بِهٖ أَهْلُهٗ فَمَاتَ فَقَدْ قَضٰى حَجَّةَ الْإِسْلَامِ فَإِنْ أُعْتِقَ فَعَلَيْهِ الْحَجُّ۔

۱۷۱۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يُّوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ صَاحِبِ الْحُلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْمَمْلُوْكِ إِذَا حَجَّ ثُمَّ عُتِقَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَ عَلَيْهِ الْحَجُّ أَيْضًا وَعَنِ الصَّبِيِّ يَحُجُّ ثُمَّ يَحْتَلِمُ قَالَ يَحُجُّ أَيْضًا

وَقَدْ زَعَمْتُمْ أَنَّ مَنْ رَّوٰى حَدِيْثًا فَهُوَ أَعْلَمُ بِتَأْوِيْلِهٖ فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ثُمَّ قَالَ هُوَ مَا قَدْ ذَكَرْنَا فَيَجِبُ عَلٰى أَصْلِكُمْ أَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ دَلِيْلًا عَلٰى مَعْنٰى مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

وہ نماز پڑھ سکتا ہے لیکن یہ نماز فرض نہ ہوگی تو یہی اسی طرح جائز ہے کہ اس کو حج مقبول ہو اور یہ حج اس پر فرض نہیں۔ یہ حدیث ان لوگوں کے خلاف حجت ہے جن کے خیال میں بچہ حج نہیں کر سکتا اور جو شخص اس کے حج کا قائل ہے لیکن اسے فرض نہیں سمجھتا وہ اس حدیث کی کچھ بھی مخالفت نہیں کرتا۔ وہ صرف مخالف کی تاویل کی مخالفت کرتا ہے

اور یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جنہوں نے یہ حدیث سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی پھر انہوں نے اس سے غیر فرض حج مراد لیتے ہوئے بتایا کہ یہ حج اس کے بالغ ہونے کے بعد (فرض ہونے والے) حج اسلام کی جگہ کفایت نہیں کرتا۔

حضرت ابو السفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا انہوں نے فرمایا اے لوگو! مجھ سے سنو جو کچھ تم نے کہنا ہے یہ بات کہتے ہوئے (باہر) نہ نکلو کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جو بچہ اپنے اہل خانہ کے ہمراہ حج کرے پھر مر جائے تو اس نے حج اسلام (فرض حج) ادا کر دیا اور اگر وہ بالغ ہو جائے تو اس پر حج کرنا لازم ہوگا اور جو غلام اپنے مالکوں کے ہمراہ حج کرے پھر وہ مر جائے تو اس نے حج اسلام ادا کیا۔

حضرت حماد بن یونس فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس غلام کے بارے میں پوچھا جس نے حج کیا پھر وہ آزاد کر دیا گیا۔ انہوں نے فرمایا اس پر دوبارہ حج لازم ہوگا اور اس بچے کے بارے میں پوچھا جس نے حج کیا پھر بالغ ہوا تو انہوں نے فرمایا وہ بھی حج کرے۔

اور تمہارے خیال میں حدیث کو روایت کرنے والا اس کی مراد زیادہ جانتا ہے تو یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جنہوں نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے وہ حدیث روایت کی جسے ہم نے اس باب کے آغاز میں ذکر کیا ہے پھر انہوں نے وہ بات فرمائی جو ہم نے ذکر کی ہے تو تمہارے ضابطے کے مطابق یہ رسول اکرم

عليه وسلم من ذلك **فإن** قال قائل فما الذي دلّ على أن ذلك الحج لا يجزيه من حجة الإسلام **قلت** قول رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم رُفع القلم عن ثلاثة عن الصغير حتى يكبر وقد ذكرت ذلك بأسانيده في غير هذا الموضع من هذا الكتاب فلما ثبت أن القلم عن الصبي مرفوع ثبت أن الحج عليه غير مكتوب وقد أجمعوا أن صبيًا لو دخل في وقت صلوة فصلاها ثم بلغ بعد ذلك في وقتها أن عليه أن يعيدها وهو في حكم من لم يصلها فلما ثبت ذلك من إجماعهم ثبت أن الحج كذلك وأنه إذا بلغ وقد حج قبل ذلك أنه في حكم من لم يحج وعليه أن يحج بعد ذلك **فإن** قال قائل فقد رأينا في الحج أحكامًا تخالف حكم الصلوة وذلك أن الله عز وجل إنما أوجب الحج على من وجد إليه سبيلا إلى الحج فلا حج عليه كالصبي الذي لم يبلغ ثم قد أجمعوا أن من لم يجد سبيلا إلى الحج فحمل على نفسه ومشى حتى حج أن ذلك يجزيه وإن وجد إليه سبيلا بعد ذلك لم يجب عليه أن يحج ثانية الحجة التي قد كان حجها قبل وجوده السبيل فكان النظر على ذلك أن يكون كذلك الصبي إذا حج قبل البلوغ فقد فعل ما لم يجب عليه أجزأه ولم يجب عليه أن يحج ثانية بعد البلوغ **قيل له** إن الذي لا يجد السبيل إنما سقط الفرض عنه لعدم الوصول إلى البيت فإذا مشى فصار إلى البيت فقد بلغ البيت فصار من الواجدين للسبيل فوجب الحج عليه لذلك فلذلك قلنا إنه أجزأه حجه لأنه صار بعد بلوغه البيت كمن كان منزله هنالك فعليه الحج وأما الصبي ففرض

صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث کے معنی پر دلیل پیش کی جا رہی ہے۔ اگر کوئی شخص کہے کہ تمہیں کیسے پتہ چلا کہ یہ حج اسے حج اسلام کی جگہ کفایت نہیں کرتا — تو میں کہوں گا (کہ) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے تین آدمیوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے بچہ یہاں تک کہ بڑا ہو جائے (الخ حدیث تک) اور میں نے اس حدیث کو اس کی اسناد کے ساتھ اس کتاب کے دوسرے مقامات پر ذکر کیا ہے پس جب ثابت ہوا کہ بچے سے قلم اٹھا لیا گیا ہے تو ثابت ہو گیا کہ اس کو حج فرض نہیں اور اس بات پر اجماع ہے کہ اگر کوئی بچہ نماز کے وقت میں نماز پڑھ لے پھر اس کے بعد اس نماز کے وقت میں بالغ ہو جائے تو اس پر (نماز کو) لوٹانا لازم ہے اور وہ نماز نہ پڑھنے والے کے حکم میں ہو گا تو جب ان کے اتفاق سے یہ بات ثابت ہو گئی تو ثابت ہوا کہ حج کا بھی یہی حکم ہے اور جب وہ حج کرنے کے بعد بالغ ہو تو حج نہ کرنے والے کے حکم میں ہو گا اور اس پر دوبارہ حج کرنا لازم ہو گا۔ — اگر کوئی شخص کہے کہ ہم دیکھتے ہیں حج کا حکم نماز کے حکم کے خلاف ہے وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے حج اس پر فرض فرمایا ہے جسے وہاں تک پہنچنے کی طاقت حاصل ہو اس کے علاوہ پر فرض نہیں کیا تو گویا جس کو وہاں تک پہنچنے کی طاقت نہ ہو۔ اس پر حج فرض نہیں جیسا کہ بچے کے بالغ ہونے تک اس پر فرض نہیں پھر ان (فقہاء) کا اس بات پر اجماع ہے کہ جس شخص کے پاس حج کے لیے خرچ نہ ہو اور وہ اپنے آپ کو مشقت میں ڈالتے ہوئے پیدل چل کر حج کرے تو یہ اس کے لیے کفایت کرتا ہے اور اس کے بعد اسے طاقت حاصل ہو جائے تو دوبارہ حج کرنا اس وجہ سے ضروری نہ ہو گا کہ پہلے اس نے طاقت حاصل نہ ہونے کی صورت میں حج کیا ہے تو اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ بچے کا بھی یہی حکم ہو جب وہ بالغ ہونے سے پہلے حج کرے اور ابھی اس پر فرض نہ تھا تو یہ اس کے لیے کافی ہے بالغ ہونے کے بعد دوبارہ حج کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ — اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا کہ جو شخص وہاں تک پہنچنے کی طاقت نہیں رکھتا اس سے فرضیت اس لیے ساقط ہو جاتی ہے کہ وہ بیت اللہ شریف تک پہنچ نہیں سکتا پس اگر وہ پیدل چل کر بیت اللہ شریف تک پہنچ جائے اور وہاں تک

الحج غير واجب عليه قبل وصوله إلى الميقات و بعد وصوله إليه لرفع القلم عنه فإذا بلغ بعد ذلك فحينئذ وجب عليه فرض الحج فلذلك قلنا إن ما قد كان حجه قبل بلوغه لا يجزيه وإن عليه يستأنف الحج بعد بلوغه كمن لم يكن حج قبل ذلك فهذا هو النظر أيضا في هذا الباب وهو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله

پہنچنے کی طاقت پانے والوں میں سے ہو جائے تو اس وجہ سے اس پر حج فرض ہو گا اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ یہ حج اس کے لیے کفایت کرتا ہے اور اس لیے بھی کہ بیت اللہ شریف تک پہنچنے کے بعد وہ وہاں کا باشندہ متصور ہو گا اور اس پر حج لازم ہو گا لیکن بچے پر تو بیت اللہ شریف تک پہنچنے سے پہلے اور بعد کسی صورت میں حج واجب نہیں کیونکہ اس سے قلم اٹھا لیا گیا ہے پس جب وہ اس کے بعد بالغ ہو گا تو اس وقت اس پر حج فرض ہو گا اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ جس نے بالغ ہونے سے پہلے

باب ۱۶۸ دخول الحرم هل يصلح بغير إحرام

کیا احرام کے بغیر حرم میں داخل ہونا صحیح ہے۔

۱۷۱۵ - حدثنا علي بن معبد قال ثنا معلى ابن منصور ح وحدثنا علي بن عبد الرحمن قال ثنا علي بن حكيم الأودي ح وحدثنا فهد قال ثنا محمد بن سعيد قالوا ثنا شريك عن عمار الدهني عن أبي الزبير عن جابر بن عبد الله أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل مكة يوم الفتح وعلى رأسه عمامة سوداء.

حضرت ابو الزبیر رضی اللہ عنہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر انور پر سیاہ عمامہ تھا۔

۱۷۱۶ - حدثنا فهد قال ثنا أبو نعيم ح وحدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو داود قالا ثنا حماد بن سلمة عن أبي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

حضرت حماد بن سلمہ، حضرت ابو الزبیر سے وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۷۱۷ - حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب أن مالكا حدثه ح وحدثنا ابن مرزوق قال ثنا أبو الوليد قال ثنا مالك بن أنس عن الزهري عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل مكة وعلى رأسه مغفر فلما كشف المغفر عن رأسه قيل له إن ابن خطل متعلق بأستار الكعبة فقال اقتلوه.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر انور پر مغفر (خود) تھا۔ جب آپ نے سر انور سے خود کو ہٹایا تو عرض کیا گیا کہ ابن خطل، کعبہ شریف کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے آپ نے فرمایا اسے قتل کر دو۔

وَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِدُخُولِ الْحَرَمِ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذِهِ الْآثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا يَصْلُحُ لِأَحَدٍ كَانَ مَنْزِلُهُ مِنْ وَرَاءِ الْمِيقَاتِ إِلَى الْأَمْصَارِ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ إِلَّا بِإِحْرَامٍ وَاخْتَلَفَ هَؤُلَاءِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ وَكَذَلِكَ النَّاسُ جَمِيعًا مَنْ كَانَ بَعْدَ الْمِيقَاتِ وَقَبْلَ الْمِيقَاتِ غَيْرَ أَهْلِ مَكَّةَ خَاصَّةً وَقَالَ آخَرُونَ مَنْ كَانَ مَنْزِلُهُ بَعْضَ الْمِيقَاتِ وَفِيمَا بَعْدَهَا إِلَى مَكَّةَ فَلَهُ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ وَمَنْ كَانَ مَنْزِلُهُ قَبْلَ الْمَوَاقِيتِ لَمْ يَدْخُلْ مَكَّةَ إِلَّا بِإِحْرَامٍ وَمِمَّنْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ وَقَالَ آخَرُونَ أَهْلُ الْمَوَاقِيتِ حُكْمُهُمْ حُكْمُ مَنْ كَانَ قَبْلَ الْمَوَاقِيتِ وَجَعَلَ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ حُكْمَ أَهْلِ الْمَوَاقِيتِ كَحُكْمِ مَنْ كَانَ مِنْ وَرَائِهِمْ إِلَى مَكَّةَ وَلَيْسَ النَّظَرُ فِي هَذَا عِنْدَنَا مَا قَالُوا لِأَنَّا رَأَيْنَا مَنْ يُرِيدُ الْإِحْرَامَ إِذَا جَاوَزَ الْمَوَاقِيتَ حَلَالًا لَاحَقَّ إِذَا فَرَغَ مِنْ حَجَّتِهِ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَى الْمَوَاقِيتِ كَانَ عَلَيْهِ دَمٌ وَمَنْ أَحْرَمَ مِنَ الْمَوَاقِيتِ كَانَ مُحْسِنًا وَكَذَلِكَ مَنْ أَحْرَمَ قَبْلَهَا كَانَ كَذَلِكَ أَيْضًا فَلَمَّا كَانَ الْإِحْرَامُ مِنَ الْمَوَاقِيتِ فِي حُكْمِ الْإِحْرَامِ مِمَّا قَبْلَهَا لَا فِي حُكْمِ الْإِحْرَامِ مِمَّا بَعْدَهَا ثَبَتَ أَنَّ حُكْمَ الْمَوَاقِيتِ كَحُكْمِ مَا قَبْلَهَا لَا كَحُكْمِ مَا بَعْدَهَا فَلَا يَجُوزُ لِأَهْلِهَا مِنْ دُخُولِ الْحَرَمِ إِلَّا مَا يَجُوزُ لِأَهْلِ الْأَمْصَارِ الَّتِي قَبْلَ الْمَوَاقِيتِ فَانْتَفَى بِهَذَا مَا قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ فِي حُكْمِ أَهْلِ الْمَوَاقِيتِ وَاحْتَجْنَا إِلَى النَّظَرِ فِي الْأَخْبَارِ هَلْ فِيهَا

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ احرام کے بغیر حرم میں جانے میں کوئی حرج نہیں، انھوں نے اس سلسلے میں ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے ـــــ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جس شخص کا گھر میقات سے باہر کسی شہر میں ہو اس کو احرام کے بغیر مکہ مکرمہ میں داخل ہونا صحیح نہیں۔ پھر ان میں بھی اختلاف ہے بعض فرماتے ہیں کہ اہل مکہ کے علاوہ تمام لوگوں کے لیے یہی حکم ہے چاہے وہ میقات کے اندر رہتے ہوں یا باہر رہتے ہوں اور دوسرے حضرات کہتے ہیں کہ جس شخص کا گھر کسی میقات پر ہو یا اس سے مکہ مکرمہ کی طرف ہو وہ احرام کے بغیر داخل ہو سکتا ہے اور جس کا گھر میقات سے باہر ہو وہ احرام کے بغیر اندر نہیں آسکتا۔ اس قول کے قائلین میں حضرت امام ابوحنیفہ، حضرت امام ابویوسف اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں۔ ـــــ کچھ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اہل میقات کا حکم وہی ہے جو میقات سے باہر والوں کا ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ نے میقات والوں کو میقات کے اندر رہنے والوں کے حکم میں داخل کیا ہے ہمارے (امام طحاوی رحمہ اللہ) کے نزدیک جو کچھ انھوں نے فرمایا وہ قیاس کے مطابق نہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں جو شخص احرام کا ارادہ کرے پھر میقات سے احرام کے بغیر گزر جائے حتی کہ حج سے فارغ ہو جائے اور وہ میقات کی طرف نہ لوٹا ہو تو اس پر دم (قربانی) لازم ہے اور جو شخص میقات سے احرام باندھے وہ نیکی کرنے والا ہے اسی طرح جو شخص اس سے پہلے احرام باندھے وہ بھی نیکوکار ہے۔ تو جب میقات سے احرام باندھنا اس کے باہر احرام باندھنے کی طرح ہے اندر سے احرام باندھنے کی طرح نہیں تو میقات کا حکم ماقبل کے حکم جیسا ہے مابعد کے حکم کی طرح نہیں پس میقات والوں کے لیے حرم میں داخل ہونا اسی حالت میں جائز ہے جس حالت میں میقات سے باہر والے داخل ہو سکتے ہیں اس لحاظ سے اہل میقات کے حکم سے متعلق حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم کے قول کی نفی ہو گئی۔ ہمیں احادیث میں غور کرنے کی ضرورت ہے کہ کیا ان میں

مَا يَدْفَعُ دُخُولَ الْحَرَمِ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ؟ وَهَلْ فِيهَا مَا يُنْبِئُ عَنْ مَعْنًى فِي هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ الْمُتَقَدِّمَيْنِ يَجِبُ بِذٰلِكَ الْمَعْنَى أَنَّ ذٰلِكَ الدُّخُولَ الَّذِي كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ خَاصَّةً لَهُ فَاعْتَبَرْنَا فِي ذٰلِكَ۔

۱۷۱۸- فَإِذَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ ثَنَا أَبُو يُوسُفَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَوَضَعَهَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْأَخْشَبَيْنِ لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ تَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُرْفَعُ لُقَطَتُهَا إِلَّا مُنْشِدٌ فَقَالَ الْعَبَّاسُ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لَا غِنًى لِأَهْلِ مَكَّةَ عَنْهُ لِبُيُوتِهِمْ وَقُبُورِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْإِذْخِرَ۔

۱۷۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا شُرَيْحٍ الْكَعْبِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَسْفِكَنَّ فِيهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَنَّ فِيهَا شَجَرًا فَإِنْ تَرَخَّصَ مُتَرَخِّصٌ فَقَالَ قَدْ حَلَّتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَحَلَّهَا لِي وَلَمْ يُحِلَّهَا لِلنَّاسِ وَإِنَّمَا أَحَلَّهَا لِي سَاعَةً۔

۱۷۲۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ

کوئی ایسی بات ہے جو احرام کے بغیر حرم میں داخل ہونے کی نفی کرتی ہے اور کیا ان میں کوئی ایسی بات ہے جو ان گزشتہ دو حدیثوں کا معنی بتائے جس سے لازم آتا ہو کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا احرام کے بغیر داخل ہونا آپ کے ساتھ خاص تھا۔ پس ہم نے اس پر غور کیا۔

حضرت مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس دن مکہ مکرمہ کو حرم بنایا جس دن آسمانوں، زمین، سورج اور چاند کو پیدا فرمایا اور اسے ان دو پہاڑوں (ابو قبیس اور اس کے مقابل کا پہاڑ) کے درمیان رکھا، یہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت حلال ہوا اس کا سبزہ نہ کاٹا جائے اور نہ اس کے درخت کاٹے جائیں اور وہاں گری پڑی چیز کو بھی وہی اٹھا سکتا ہے جس نے اس کی گمشدگی کا اعلان کرنا ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اذخر (گھاس) مستثنیٰ ہے کیونکہ اہل مکہ کو اپنے گھروں اور قبروں کے لیے اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ پس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے اذخر کے (یعنی اسے کاٹ سکتے ہیں)

حضرت سعید مقبری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اسے لوگوں نے حرم نہیں بنایا۔ پس جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اس میں ہرگز خون نہ بہائے اور نہ اس کے درخت کاٹے اگر کوئی رخصت کا قائل اس کی رخصت چاہتے ہوئے کہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس کی حرمت ختم کر دی گئی تو (جان لو) بے شک اللہ تعالیٰ نے اسے میرے لیے حلال قرار دیا اور لوگوں کے لیے حلال نہیں کیا اور میرے لیے بھی صرف ایک گھڑی حلال قرار دیا۔

حضرت سعید بن ابو سعید مقبری رضی اللہ عنہ حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ لَمَّا بَعَثَ عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ الْبَعْثَ إِلَى مَكَّةَ لِغَزْوِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَتَاهُ أَبُو شُرَيْحٍ فَكَلَّمَهُ بِمَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى نَادِي قَوْمِهِ فَجَلَسَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَجَلَسْتُ مَعَهُ قَالَ فَحَدَّثَ عَمَّا حَدَّثَ عَمْرًا وَعَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّا جَاوَبَهُ بِهِ عَمْرٌو قَالَ قُلْتُ إِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ خَطَبَنَا فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَهِيَ حَرَامٌ مِنْ حَرَامِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضُدَ بِهَا شَجَرًا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي وَلَمْ تَحِلَّ لِي إِلَّا هَذِهِ السَّاعَةَ غَضَبًا عَلَى أَهْلِهَا أَلَا ثُمَّ قَدْ عَادَتْ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ فَمَنْ قَالَ لَكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَحَلَّهَا فَقُولُوا لَهُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَحَلَّهَا لِرَسُولِهِ وَلَمْ يُحِلَّهَا لَكَ فَقَالَ إِلَى انْصَرِفْ أَيُّهَا الشَّيْخُ فَنَحْنُ أَعْرَفُ بِحُرْمَتِهَا مِنْكَ إِنَّهَا لَا تَمْنَعُ سَافِكَ دَمٍ وَلَا مَانِعَ خَرْبَةٍ وَلَا خَالِعَ طَاعَةٍ قُلْتُ قَدْ كُنْتُ شَاهِدًا وَكُنْتَ غَائِبًا وَقَدْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَلِّغَ شَاهِدُنَا غَائِبَنَا وَقَدْ أَبْلَغْتُكَ۔

١٦٢١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ نَصْرٍ عَنْ شُعَيْبِ ابْنِ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

یعنی جب حضرت عمرو بن سعید رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے لڑنے کے لیے لشکر بھیجا تو ان کے پاس حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ آئے اور انھوں نے جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا ان سے بیان کیا پھر اپنی قوم کی ایک مجلس کی طرف گئے اور بیٹھ گئے میں اٹھ کر ان کے پاس جا بیٹھا وہ فرماتے ہیں انھوں نے وہ بات بیان کی جو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے رسول سے روایت کرتے ہوئے ان کو جواب دیا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا فتح مکہ کے وقت ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جب فتح کا دوسرا دن ہوا تو آپ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ نے اس دن مکہ مکرمہ کو حرم بنایا جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا پس یہ قیامت تک حرمات خداوندی میں سے ایک حرم ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے اس میں خون بہانا اور اس کے درخت کاٹنا جائز نہیں۔ یہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا اور میرے لیے بھی صرف ایک گھڑی حلال ہوا اور ایسا وہاں کے رہنے والوں پر غضب کی وجہ سے ہوا۔ پھر کل (گذشتہ) کی طرح اس کی حرمت لوٹ آئی پس اگر کوئی شخص تم سے کہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی حرمت کو ختم کیا تو اس سے کہو کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے رسول کے لیے حلال کیا تھا۔ تمہارے لیے حلال نہیں کیا انھوں نے مجھ سے کہا اے شیخ! آپ چلے جائیں ہم اس کی حرمت کو تم سے زیادہ جانتے ہیں۔ یہ کسی خون بہانے والے، تخریب کار اور باغی کو روک نہیں سکتا۔ میں نے کہا کہ میں حاضر تھا اور تم غائب تھے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم میں سے جو حاضر ہو وہ غائب تک پہنچائے اور تحقیق میں نے تم تک بات پہنچا دی۔

حضرت شعیب بن لیث، اپنے والد سے وہ حضرت ابو سعید مقبری سے اور وہ ابو شریح خزاعی سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۷۲۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا ابْنُ الدَّرَاوَرْدِيِّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَقَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحَجُوْنِ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ اِنَّكِ لَخَيْرُ اَرْضِ اللّٰهِ وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰهِ اِلَى اللّٰهِ لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ كَانَ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِي وَمَا اُحِلَّتْ لِي اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ وَهِيَ بَعْدَ سَاعَتِهَا هٰذِهٖ حَرَامٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حجون پر کھڑے ہوئے پھر فرمایا: اللہ کی قسم! تو اللہ تعالیٰ کی بہترین زمین ہے اور اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ زمین ہے مجھ سے پہلے بھی تو کسی کے لیے حلال نہ تھی اور میرے بعد بھی نہیں ہوگی اور میرے لیے صرف ایک ساعت حلال ہوئی اور اس گھڑی کے بعد قیامت تک حرام ہے۔

۱۷۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ التَّبُوْذَكِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حماد بن سلمہ، حضرت محمد بن عمرو سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۲۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى رَسُوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَكَّةَ قَتَلَتْ هُذَيْلٌ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ لَيْثٍ بِقَتِيْلٍ كَانَ لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَبَسَ عَنْ اَهْلِ مَكَّةَ الْفِيْلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ كَانَ قَبْلِيْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَاِنَّهَا سَاعَتِيْ هٰذِهٖ حَرَامٌ لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا وَلَا يُلْتَقَطُ سَاقِطُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ۔

حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر مکہ مکرمہ کو فتح کیا تو ہذیل نے بنو لیث کے ایک شخص کو دور جاہلیت کے اپنے ایک مقتول کے بدلے میں قتل کیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اہل مکہ سے ہاتھی کو روکا اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کو ان پر مسلط کیا یہ (مکہ مکرمہ) مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور نہ ہی میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا اور میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت حلال ہوا اور اس ساعت کے بعد وہ حرام ہے۔ اس کے درخت کاٹے جائیں نہ اس کے کانٹے اکھیڑے جائیں اور نہ ہی اس میں گری پڑی چیز اٹھائی جائے البتہ جو اس کی گمشدگی کا اعلان کرے۔

۴ ـ مسلم [illegible] (ابو داؤد) [illegible]

۱۷۲۵ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَبَسَ عَنْ اَهْلِ مَكَّةَ الْفِيْلَ قَالَ وَلَا يُلْتَقَطُ

حضرت حرب بن شداد، حضرت یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اہل مکہ سے ہاتھی کو روکا اور فرمایا کہ وہاں گری ہوئی چیز کا اٹھانا صرف اعلان کرنے والے

ضالتها إلا لمنشد۔ فأخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذه الآثار أن مكة لم تحل لأحد كان قبله ولا تحل لأحد بعده وأنها إنما أحلت له ساعة من نهار ثم عادت حرامًا كما كانت إلى يوم القيامة فدل ذلك أن النبي صلى الله عليه وسلم كان دخلها يوم دخلها وهي له حلال فكان له بذلك دخولها بغير إحرام وهي بعد حرام فلا يدخلها أحد إلا بإحرام فإن قال قائل إن معنى ما أحل للنبي صلى الله عليه وسلم منها هو شهر السلاح فيها للقتال وسفك الدماء لا غير ذلك قيل له هذا محال إن كان الذي أبيح للنبي صلى الله عليه وسلم منها هو ما ذكرت خاصة ولم يقل ولا لأحد بعدي وقد رأيناهم أجمعوا أن المشركين لو غلبوا على مكة فمنعوا المسلمين منها أنه حلال للمسلمين قتالهم وشهر السلاح بها وسفك الدماء وإن حكم من بعد النبي صلى الله عليه وسلم فدل ذلك أن المعنى الذي كان النبي صلى الله عليه وآله وسلم خص به فيها وأحلت له من أجله ليس هو القتال وإذا انتفى أن يكون هو القتال ثبت أنه الإحرام ألا ترى إلى قول عمرو بن سعيد لأبي شريح إن الحرم لا يمنع سافك دم ولا مانع خربة وخالع طاعة جوابًا لما حدثه به أبو شريح عن النبي صلى الله عليه وسلم فلم ينكر ذلك عليه أبو شريح ولم يقل له إن النبي صلى الله عليه وسلم إنما أراد بما حدثتك عنه أن الحرم قد يجير كل الناس ولكنه عرف ذلك فلم ينكره

کے لیے جائز ہے۔

تو ان روایات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ آپ سے پہلے اور بعد کسی کے لیے بھی مکہ مکرمہ حلال نہیں ہے۔ آپ کے لیے بھی دن کی ایک ساعت حلال ہوا پھر قیامت تک اس کی حرمت پہلے کی طرح لوٹ آئی تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جس دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں داخل ہوئے تو وہ آپ کے لیے حلال تھا اسی سبب سے آپ احرام کے بغیر داخل ہوئے لیکن اس کے بعد وہ حرام ہے پس کوئی شخص اس میں احرام کے بغیر داخل نہیں ہو سکتا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس کے حلال ہونے کا مطلب اس میں ہتھیار نکالنا، لڑائی اور خون ریزی کرنا ہے کوئی دوسرا مفہوم نہیں۔

تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ یہ بات محال ہے اگر صرف اسی مقصد کے لیے حلال ہوا ہوتا جو تم نے ذکر کیا تو آپ یہ فرماتے کہ میرے بعد کسی کے لیے حلال نہیں ——— حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ فقہاء کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ اگر مشرکین مکہ مکرمہ پر غالب ہو جائیں اور وہ مسلمانوں کو وہاں سے روک دیں تو مسلمانوں کا ان سے لڑنا، ہتھیار نکالنا اور خون بہانا جائز ہے۔ اس سلسلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد والوں کے لیے اس کے جواز کا وہی حکم ہے جو آپ کے لیے تھا پس یہ اس بات پر دلالت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جو بات خاص تھی اور جس مقصد کے لیے یہ آپ کے لیے حلال کیا گیا وہ لڑائی نہیں تھی اور جب اس کے لڑائی ہونے کی نفی ہو گئی تو ثابت ہو گیا کہ وہ احرام ہوگا ——— کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت عمرو بن سعید رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو شریح سے فرمایا کہ حرم کسی خون ریز، تخریب کار اور باغی کو پناہ نہیں دیتا تو حضرت ابو شریح نے ان کے قول سے انکار نہیں کیا اور یہ نہیں کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے جو میں نے بیان کی کہ حرم ہر قسم کے لوگوں کو پناہ دیتا ہے لیکن انہوں نے اسے جانا اور اس کا انکار نہیں کیا۔

وهذا عبد الله بن عباس فقد روى ذلك عن النبي صلى الله عليه وسلم ثم قال من رأيه لا يدخل أحد الحرم إلا بإحرام وسنذكر ذلك في موضعه إن شاء الله تعالى فدل قوله هذا أن ما روى عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم فيما أحلت له ليس هو على إظهار السلاح بها وإنما هو على المعنى الآخر لأنه لما انتفى هذا القول ولم يكن غيره وغير القول الآخر ثبت القول الآخر ثم احتجنا بعد هذا إلى النظر في حكم من بعد المواقيت إلى مكة هل لهم دخول الحرم بغير إحرام أم لا فرأينا الرجل إذا أراد دخول الحرم لم يدخله إلا بإحرام وسواء أراد دخول الحرم لإحرام أو لحاجة غير الإحرام ورأينا من أراد دخول تلك المواضع التي بين المواقيت وبين الحرم لحاجة إن له دخولها بغير إحرام فثبت بذلك أن حكم هذه المواضع إذا كانت تدخل للحوائج بغير إحرام كحكم ما قبل المواقيت وأن أهلها لا يدخلون الحرم إلا كما يدخله من كان أهله وراء المواقيت إلى الآفاق فهذا هو النظر عندي في هذا الباب وهو خلاف قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد۔

١٧٢٦- وذلك أنهم إنما قلدوا فيما ذهبوا إليه من هذا ما حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا هشيم قال أنا عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر أنه خرج من مكة يريد المدينة فلما بلغ قديدا بلغه عن جيش

اور یہ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جنہوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بات روایت کی پھر اپنی طرف سے فرمایا کوئی شخص حرم میں احرام کے بغیر داخل نہ ہو ہم اس بات کو اس کے مقام پر ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ —— تو ان کا یہ قول اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے اس کے حلال ہونے سے متعلق آپ کا ارشاد گرامی ہتھیاروں کے اظہار پر محمول نہیں بلکہ اس سے کوئی اور معنی مراد ہے کیونکہ جب اس قول کی نفی ہو گئی اور کوئی دوسرا سبب نہیں ہو سکتا تو دوسرا قول (یعنی احرام کا ہونا) ثابت ہو گیا پھر ہمارے لیے اس کے بعد ضروری ہے کہ دیکھیں مواقیت کے اندر مکہ مکرمہ تک کے علاقوں کا کیا حکم ہے کیا وہ لوگ احرام کے بغیر حرم شریف میں داخل ہو سکتے ہیں یا نہیں تو ہم نے دیکھا کہ جب کوئی شخص حرم شریف میں داخل ہونے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ احرام کے بغیر داخل نہیں ہو سکتا چاہے وہ حرم میں احرام کے ارادے سے داخل ہو یا کسی اور کام کے لیے جائے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص مواقیت اور حرم کے درمیان ان مقامات میں جانا چاہے وہ بغیر احرام کے جا سکتا ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ جب ان مقامات میں ضرورت کے سلسلے میں جائے تو احرام کے بغیر جائے گا جیسا کہ مواقیت سے پہلے (کے مقامات) کا حکم ہے اور وہاں کے رہنے والے حرم میں اسی طرح داخل ہوں جس طرح میقات سے باہر کے آفاقی لوگ داخل ہوتے ہیں۔ اس باب میں میرے (امام طحاوی رحمہ اللہ) کے نزدیک قیاس یہی ہے اور یہ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے قول کے خلاف ہے۔

۱۷۲۶ اس لیے کہ انہوں نے اپنے مذہب کے لیے اس روایت کو قلادہ باندھا (استدلال کیا ہے) حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کے ارادے سے نکلے جب مقام قدید میں پہنچے تو انہیں مدینہ طیبہ میں آنے والے لشکر کی خبر ملی تو وہ واپس لوٹے اور احرام کے بغیر مکہ مکرمہ میں داخل ہو گئے۔

قدم المدينة فرجع فدخل مكة بغير إحرام.

١٧٢٧ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد قال ثنا أيوب عن نافع عن ابن عمر خرج من مكة وهو يريد المدينة فلما كان قريبا لقيه جيش بن دلجة فرجع فدخل مكة حلالا.

١٧٢٨ - حدثنا يونس قال أنا ابن وهب أن مالكا حدثه عن نافع أن عبد الله بن عمر أقبل من مكة حتى إذا كان بقديد بلغه خبر من المدينة فرجع فدخل مكة حلالا.

فقلدوا ذلك واتبعوه وكان النظر عندنا خلاف ما ذهبوا إليه وقد روي عن غير ابن عمر في ذلك ما يخالف هذا.

١٧٢٩ - حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا عثمان المؤذن قال ثنا ابن جريج قال قال عطاء قال ابن عباس لا عمرة على المكي إلا أن يخرج من الحرم فلا يدخله إلا حراما فقيل لابن عباس فإن خرج رجل من مكة قريبا قال نعم يقضي حاجته ويجعل معه قضاءها عمرة.

١٧٣٠ - حدثنا ابن أبي داود قال ثنا سليمان بن حرب قال ثنا حماد بن زيد عن علي بن الحكم عن عطاء قال لا يدخل أحد الحرم إلا بإحرام فقيل ولا الحطابون قال ولا الحطابون ثم قال بلغني بعد أنه رخص للحطابين.

١٧٣١ - حدثنا سالم بن عبد الرحمن قال ثنا سعيد قال ثنا هشيم قال أنا عبد الملك

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کے ارادے سے نکلے جب قریب پہنچے تو ابن دلجہ کے لشکر سے ملاقات ہوئی۔ چنانچہ آپ لوٹ آئے اور احرام کے بغیر مکہ مکرمہ میں داخل ہو گئے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مکہ مکرمہ کی طرف سے تشریف لا رہے تھے حتیٰ کہ مقام قدید میں پہنچے تو مدینہ طیبہ سے کسی خبر موصول ہوئی چنانچہ آپ لوٹ گئے اور مکہ مکرمہ میں بغیر احرام کے داخل ہو گئے۔

ان ائمہ کرام نے ان احادیث کو اپنایا اور ان کی اتباع کی اور اس سلسلے میں ہمارے نزدیک قیاس ان کے موقف کے خلاف ہے۔ اس سلسلے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے غیر سے اس کے خلاف روایت ہے۔

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا مکی پر عمرہ نہیں الا یہ کہ وہ حرم سے نکل جائے لیکن وہ احرام کے بغیر داخل نہ ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی شخص مکہ مکرمہ سے قریب کی طرف نکلے تو بھی؟ فرمایا ہاں اپنی حاجت پوری کرے اور اس کے ساتھ ساتھ عمرہ کرے۔

حضرت علی بن حکم، حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کوئی شخص حرم میں احرام کے بغیر داخل نہ ہو کہا گیا لکڑیاں بیچنے والے بھی؟ انہوں نے فرمایا لکڑیاں بیچنے والے بھی۔ حضرت علی بن حکم فرماتے ہیں پھر مجھے بعد میں پتہ چلا کہ انہوں نے لکڑیاں بیچنے والوں کو اجازت دے دی۔

حضرت عطاء بن ابی رباح، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرمایا کرتے تھے کوئی شخص

عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ تَاجِرٌ وَّلَا طَالِبُ حَاجَةٍ اِلَّا وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

تاجر ہو یا حاجتمند مکہ مکرمہ میں احرام کے بغیر داخل نہ ہو۔

۱۷۳۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ۔

حضرت ہشیم فرماتے ہیں مجھے حضرت یونس نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ وہ اسی طرح کہتے تھے۔

۱۷۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَدْخُلُ اَحَدٌ مَكَّةَ اِلَّا مُحْرِمًا۔

حضرت عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ کوئی شخص بھی مکہ مکرمہ میں احرام کے بغیر داخل نہ ہو۔

۱۷۳۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ لَا يَدْخُلُ اَحَدٌ مَكَّةَ اِلَّا مُحْرِمًا۔

حضرت افلح بن حمید، حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کوئی شخص بھی مکہ مکرمہ میں بغیر احرام کے داخل نہ ہو۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ اَفَيَجُوْزُ لِمَنْ كَانَ بَعْدَ الْمَوَاقِيْتِ اِلٰى مَكَّةَ اَنْ يَّتَمَتَّعَ قِيْلَ لَهٗ نَعَمْ وَهُوَ فِیْ ذٰلِكَ اَيْضًا خِلَافُ اَهْلِ مَكَّةَ وَهٰذَا اَيْضًا خِلَافُ قَوْلِ اَصْحَابِنَا وَلٰكِنَّا اِنَّمَا نَنْظُرُ عِنْدَنَا عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا وَبَيَّنَّا وَحَاضِرُو الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ عِنْدَنَا هُمْ اَهْلُ مَكَّةَ خَاصَّةً وَقَدْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ الَّذِیْ ذَهَبْنَا اِلَيْهِ فِیْ هٰذَا نَافِعٌ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ الْاَعْرَجُ

اگر کوئی شخص کہے کہ کیا میقات کے اندر (مکہ مکرمہ تک کے علاقے میں) رہنے والا شخص تمتع کر سکتا ہے۔ اسے (جواباً) کہا جائے گا ہاں (کر سکتا ہے) اور اس سلسلے میں بھی اس کا حکم اہل مکہ کے خلاف ہے اور یہ بھی ہمارے اصحاب (ائمہ احناف رحمہم اللہ) کے خلاف ہے لیکن ہمارے (حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ) کے نزدیک تحلیل یہی ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور بیان کیا ہمارے نزدیک مسجد حرام کے پاس رہنے والوں سے (جن کا قرآن میں ذکر ہے) صرف اہل مکہ مراد ہیں اور یہ قول جسے ہم نے اپنایا ہے یہ حضرت نافع (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام) اور حضرت عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج کا قول ہے۔

۱۷۳۵۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ يُسْاَلُ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَجَوْفُ مَكَّةَ اَمْ حَوْلَهَا قَالَ جَوْفُ مَكَّةَ وَقَالَ ذٰلِكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَعْرَجِ۔

حضرت مخرمہ بن بکیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے سنا ان سے پوچھا گیا کہ جن لوگوں کا گھر مسجد حرام کے پاس نہ ہو، سے خاص مکہ مکرمہ مراد ہے یا اس کا ارد گرد بھی؟ انھوں نے فرمایا صرف مکہ مکرمہ مراد ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن اعرج نے بھی یہی بات فرمائی ہے۔

باب ١٦٩ الرَّجُلِ يُوَجِّهُ بِالْهَدْيِ إِلَى مَكَّةَ وَيُقِيمُ فِي أَهْلِهِ هَلْ يَتَجَرَّدُ إِذَا قَلَّدَ الْهَدْيَ

١٤٣٦ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَطَاءِ بْنِ أَبِي لَبِيبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَقَدَّ قَمِيصَهُ مِنْ جَيْبِهِ حَتَّى أَخْرَجَهُ مِنْ رِجْلَيْهِ فَنَظَرَ الْقَوْمُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَمَرْتُ بِبُدْنِي الَّتِي بَعَثْتُ بِهَا أَنْ تُقَلَّدَ الْيَوْمَ وَتُشْعَرَ عَلَى مَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَلَبِسْتُ قَمِيصِي وَنَسِيتُ فَلَمْ أَكُنْ لِأُخْرِجَ قَمِيصِي مِنْ رَأْسِي وَكَانَ بَعَثَ بِبُدْنِهِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ -

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا بَعَثَ بِالْهَدْيِ وَأَقَامَ فِي أَهْلِهِ فَقَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَ أَنَّهُ يَتَجَرَّدُ فَيُقِيمُ كَذٰلِكَ حَتَّى يَحِلَّ النَّاسُ مِنْ حَجِّهِمْ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَرَوَوْا ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ -

١٤٣٧ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ زِيَادَ

مکہ مکرمہ کی طرف ہدی بھیجنے والے کا گھر میں حالت احرام میں رہنا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو آپ نے اپنی قمیص مبارک کو گریبان کی طرف سے پھاڑا حتی کہ اسے پاؤں کی طرف سے نکال دیا۔ لوگوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا تو آپ نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا کہ میں اپنے بھیجے جانے والے اونٹوں کے حوالے فلاں مقام پر اشعار کر کے ان کو قلادہ ڈالوں۔ پھر میں نے بھول کر قمیص پہن لی تو میرے لیے اس کا سر کی طرف سے اتارنا ہی نہ تھا۔ آپ نے ہدی روانہ کر کے خود مدینہ طیبہ ہی میں قیام کیا تھا۔

بیانِ مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ جب کوئی شخص ہدی بھیج کر خود گھر میں رہے اور ہدی کو اشعار کر کے قلادہ ڈالے تو وہ (محرم کی طرح) کپڑوں کے بغیر رہے وہ اسی حالت میں رہے حتی کہ لوگ اپنے حج کے احرام سے نکل جائیں۔ انھوں نے اس حدیث سے استدلال کیا اور اسے حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت کیا۔

حضرت عمرہ بنت عبد الرحمن فرماتی ہیں کہ حضرت زیاد بن ابوسفیان نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو لکھا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جو شخص ہدی بھیجے اس پر

بن ابی سفیان کتب الی عائشة ان عبد الله بن عباس قال من اهدى هديا حرم عليه ما يحرم على الحاج حتى ينحر هديه وقد بعثت بهدي فاكتبي الي بامرك او مري صاحب الهدي فقالت عائشة ليس كما قال ابن عباس انا فتلت قلائد هدي رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدي ثم قلدها رسول الله صلى الله عليه واله وسلم بيده ثم بعث بها مع ابي فلم يحرم على رسول الله صلى الله عليه واله وسلم شيء احله الله عز وجل له حتى نحر الهدي۔

١٧٣٨۔ حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا ابو سعيد قال ثنا هشيم قال انا عبيد الله عن نافع قال كان ابن عمر اذا بعث هديه وهو مقيم امسك عما يمسك عنه المحرم حتى ينحر هديه۔

١٧٣٩۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن عمر انه كان اذا بعث بهديه امسك عن النساء۔

وخالفهم في ذلك اخرون فقالوا لا يجب على احد تجريد ولا ترك شيء مما يتركه المحرم الا بدخوله في الاحرام الا بالحج واما بالعمرة وكان مما احتجوا به في ذلك ما قد رويناه عن عائشة فيما اجابت به زيادا۔

١٧٤٠۔ وبما حدثنا علي بن شيبة قال ثنا يزيد بن هارون قال انا اسمعيل بن ابي خالد عن الشعبي عن مسروق قال قلت لعائشة ان رجالا ههنا يبعثون بالهدي الى البيت

وہ تمام کام حرام ہو جاتے ہیں جو حاجی پر حرام ہوتے ہیں حتیٰ کہ اس کی ہدی ذبح کر دی جائے تو میں نے بھی ہدی بھیجی ہے مجھے لکھ دیں کہ مجھے کیا کرنا چاہیے یا صاحب ہدی کو حکم فرمائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جو کچھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بات اس طرح نہیں میں نے خود اپنے ہاتھ سے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے لیے قلادے بٹے ہیں پھر سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اسے قلادہ ڈالا پھر میرے والد ماجد کے ہمراہ اسے روانہ کیا بھیجا تو ہدی کے ذبح ہونے تک رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر کوئی ایسی چیز حرام نہ ہوئی جسے اللہ تعالیٰ نے

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب ہدی بھیجتے اور خود مقیم رہتے تو ہدی کے ذبح ہونے تک ہر اس چیز سے رک جاتے جس سے محرم رکتا ہے۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ اپنی ہدی بھیجتے تو عورتوں (کے قریب جانے) سے رک جاتے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تک کوئی شخص حج یا عمرہ کا احرام نہ باندھے اس پر سلے ہوئے کپڑوں کے بغیر رہنا یا ایسی چیز کو چھوڑنا جسے محرم چھوڑتا ہے واجب نہیں۔ انھوں نے اس سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت سے استدلال کیا جو ہم نے اس سے پہلے حضرت زیاد اور اس حدیث سے بھی استدلال کیا حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض کیا کہ یہاں کچھ لوگ ہدی کو بیت اللہ شریف کی طرف بھیجتے ہیں اور جس کے ساتھ بھیجتے ہیں اس کے

وَيَعْمُرُوْنَ الَّذِيْ يَبْعَثُوْنَ مَعَهُ بِمَعْلَمٍ لَهُمْ
يُقَلِّدُوْنَهَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ فَلَا يَزَالُوْنَ مُحْرِمِيْنَ حَتّٰى
يَحِلَّ النَّاسُ فَصَفَقَتْ بِيَدِهَا فَسَمِعْتُ ذٰلِكَ
مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ
أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْكَعْبَةِ
وَيُقِيْمُ فِيْنَا لَا يَتْرُكُ شَيْئًا مِمَّا يَصْنَعُ الْحَلَالُ
حَتّٰى يَرْجِعَ النَّاسُ۔

١٤٢١۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْلَى بْنُ
عُبَيْدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أَبِيْ خَالِدٍ فَذَكَرَ
بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

١٤٢٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ
بْنُ عَطَاءٍ قَالَ أَنَا دَاوٗدُ بْنُ أَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ
مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ بِيَدِيْ
لِهَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ
بِالْهَدْيِ وَهُوَ مُقِيْمٌ بِالْمَدِيْنَةِ وَيَفْعَلُ مَا يَفْعَلُ
الْحَلَالُ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الْبَيْتِ۔

١٤٢٣۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
لَرُبَّمَا فَتَلْتُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَيُقَلِّدُهٗ ثُمَّ يَبْعَثُهٗ بِهٖ
ثُمَّ يُقِيْمُ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ۔

١٤٢٤۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ
قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنِ
الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنِ الْأَسْوَدِ
بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نُقَلِّدُ الشَّاةَ
ثُمَّ نُرْسِلُ أَوْ قَالَتْ فَنُرْسِلُ بِهَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَلَالٌ ثُمَّ لَمْ يُحَرِّمْ

ساتھ ایک دن طے کر لیتے ہیں کہ وہ اس دن اسے قلادہ ڈالیں گے پھر وہ مسلسل حالت احرام میں رہتے ہیں یہاں تک کہ لوگ احرام کھول دیں۔ ام المؤمنین نے ہاتھ پر ہاتھ مارا جسے میں نے پردے کے باہر سے سنا انہوں نے فرمایا سبحان اللہ! میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے لیے اپنے ہاتھ سے قلادے بٹتی تھی پھر آپ اسے کعبۃ اللہ کی طرف بھیجتے اور خود ہمارے درمیان مقیم رہتے اور جو کچھ غیر محرم کرتا ہے اس میں سے کوئی کام بھی ترک نہ کرتے حتیٰ کہ لوگ واپس آ جاتے۔

حضرت یعلیٰ بن عبید فرماتے ہیں کہ ہم سے حضرت اسماعیل بن ابی خالد نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ آپ فرماتی ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے (ہدی کے) اونٹوں کے لیے اپنے ہاتھ سے قلادے بٹتی پھر آپ ہدی بھیجتے اور خود مدینہ طیبہ میں مقیم رہتے اور اس کے بیت اللہ شریف تک پہنچنے سے پہلے بھی وہ تمام کام کرتے جو غیر محرم کرتا ہے۔

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں بعض اوقات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے لیے قلادے بٹتی پھر آپ اسے قلادہ ڈال کر بھیج دیتے پھر ٹھہر جاتے اور جن کاموں سے محرم اجتناب کرتا ہے آپ نہ کرتے۔

حضرت اسود بن یزید، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں ہم بکری کو قلادہ ڈالتے پھر اسے بھیج دیا جاتا یا (فرمایا) ہم اسے بھیج دیتے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احرام کے بغیر ہوتے اور کسی (ایسی) چیز کو اپنے اوپر حرام نہ سمجھتے (جو محرم کے لیے حرام ہے)

مِنْهُ شَيْئًا۔

١٧٤٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا فَتَلْتُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَيُقَلِّدُهُ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهٖ ثُمَّ يُقِيمُ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ۔

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں بعض اوقات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے لیے قلادہ بٹتی پھر آپ اسے قلادہ ڈال کر بھیج دیتے اور خود ٹھہر جاتے اور کسی ایسی چیز سے اجتناب نہ کرتے جس سے محرم اجتناب کرتا ہے۔

١٧٤٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حماد بن زید، حضرت منصور بن ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

١٧٤٧۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مَنْصُورٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت وہیب، حضرت منصور سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

١٧٤٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ہشام اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٧٤٩۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَهٗ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عروہ اور حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٧٥٠۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن شہاب، حضرت عروہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٧٥١۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ قَالَ ثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ہشام، حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٧٥٢۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٧٥٣۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَرَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ

حضرت افلح، حضرت قاسم سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

١٧٥٤- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

١٧٥٥- حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

١٧٥٦- حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَزَادَ وَلَا نَعْلَمُ الْمُحْرِمَ مُحِلَّهُ إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ۔

١٧٥٧- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ الَّتِي زَادَهَا رَبِيعٌ عَلَى مَا قَبْلَهُ۔

فَقَدْ تَوَاتَرَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَنْ عَائِشَةَ بِمَا ذَكَرْنَا بِمَا لَمْ يَتَوَاتَرْ عَنْ غَيْرِهَا بِمَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ فَإِنْ كَانَ هٰذَا يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيقِ صِحَّةِ الْأَسَانِيدِ فَإِنَّ إِسْنَادَ حَدِيثِ عَائِشَةَ هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ لَا تَنَازُعَ بَيْنَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِيهِ وَلَيْسَ حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ كَذٰلِكَ لِأَنَّ مَنْ رَوَاهُ دُونَ مَنْ رَوَى حَدِيثَ عَائِشَةَ وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيقِ ظُهُورِ الشَّيْءِ وَتَوَاتُرِ الرِّوَايَةِ بِهِ فَإِنَّ حَدِيثَ عَائِشَةَ أَيْضًا أَوْلَى لِأَنَّ ذٰلِكَ مَوْجُودٌ فِيهِ وَمَعْدُومٌ فِي حَدِيثِ جَابِرٍ وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الَّذِينَ يَذْهَبُونَ إِلَى حَدِيثِ جَابِرٍ يَقُولُونَ إِنَّ الْحُرْمَةَ الَّتِي تَجِبُ عَلَى بَاعِثِ

حضرت سفیان ابن عیینہ حضرت عبدالرحمن بن قاسم سے وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت لیث، حضرت عبدالرحمن ابن قاسم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت اوزاعی فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عبدالرحمن بن قاسم نے روایت کیا پھر انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ یہ اضافہ کیا کہ ہم صرف بیت اللہ شریف کے طواف کو محرم کے احرام سے نکلنے کا سبب

حضرت ابن ابوبکر، حضرت عمرہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے اس اضافہ کا ذکر نہیں کیا جو پہلی حدیث میں ہے۔

تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایات جس تواتر کے ساتھ مروی ہیں ان کے خلاف کسی سے اس تواتر کے ساتھ احادیث مروی نہیں ہیں۔ اگر یہ مسئلہ صحت اسناد کے اعتبار سے اختیار کیا جائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت کی اسناد صحیح ہیں۔ اس میں اہل علم کا کوئی اختلاف نہیں۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت اس درجہ کی نہیں کیونکہ ان کے راوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے راویوں سے کم درجہ کے حامل ہیں اور اگر اسے کسی چیز کے ظاہر ہونے اور روایت کے تواتر کی بنیاد پر اختیار کیا جائے تو پھر بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت اولیٰ ہے۔ کیونکہ یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں پائی جاتی ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں مفقود ہے اور اگر اس مسئلے کو قیاس کے طور پر معلوم کیا جائے تو ہم دیکھتے ہیں کہ جو لوگ حضرت جابر رضی

الهدي بتقليده إياه وإشعاره فيحل عنه إذا حل الناس بغير فعل يفعله هو فيحل به فأردنا أن ننظر في الإحرام المتفق عليه هل هو كذلك أم لا فرأينا الرجل إذا أحرم بحج أو عمرة فقد صار محرما إحراما متفقا عليه ورأيناه غير خارج من ذلك الإحرام إلا بأفعال يفعلها فيحل بها منه ولا يحل بغيرها ألا ترى أنه إذا كان حاجا فلم يقف بعرفة حتى مضى وقتها أن الحج قد فاته ولا يحل إلا بعمل يفعله من الطواف بالبيت والسعي بين الصفا والمروة والحلق أو التقصير ولو وقف بعرفة وفعل جميع ما يفعله الحاج غير الطواف الواجب لم يحل له النساء أبدا حتى يطوف الطواف الواجب وكذلك العمرة لا يحل منها أبدا إلا بالطواف بالبيت والسعي بين الصفا والمروة والحلق الذي يكون منه بعد ذلك فكانت هذه أحكام الإحرام المتفق عليه لا يخرجه منه مرور مدة وإنما يخرجه منه الأفعال وكان من أحرم بعمرة وساق الهدي وهو يريد التمتع فطاف لعمرته وسعى لم يحل حتى يفرغ من حجه وينحر الهدي فكانت هذه حرمة زائدة بسبب الهدي لأنه لولا الهدي لكان إذا طاف لعمرته وسعى حلق وحل له فإنما منعه من ذلك الهدي الذي ساقه ثم كان إحلاله من تلك الحرمة أيضا إنما يكون بفعل يفعله لا بمرور وقت فكانت هذه الإحرام المتفق عليه لا يخرج منها بمرور الأوقات ولا بأفعال غيره ولكن

اللہ عنہ کی روایت کو اپناتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہدی بھیجنے والے پر اس کو قلادہ ڈالنے اور اشعار کرنے کی وجہ سے حرمت واجب ہوتی ہے اس سے اس وقت کسی عمل کے بغیر باہر آ جائے گا جب لوگ احرام سے نکل جائیں گے تو ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں کیا متفق علیہ احرام بھی اسی طرح ہے یا نہیں، تو ہم دیکھتے ہیں کہ جب کوئی شخص حج یا عمرہ کا احرام باندھتا ہے تو وہ ایسے احرام سے محرم ہو جاتا ہے جس پر سب کا اتفاق ہے اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ وہ اس احرام سے کچھ افعال کے ذریعے باہر آتا ہے ان کے علاوہ احرام سے نہیں نکلتا۔ کیا تم نہیں دیکھتے ہیں کہ جب وہ حج کر رہا ہو پس وہ عرفات میں وقوف نہ کرے حتی کہ اس کا وقت گزر جائے تو اس سے حج فوت ہو جاتا ہے لیکن وہ احرام سے کچھ افعال مثلاً بیت اللہ شریف کے طواف، صفا مروہ کے درمیان سعی، سر منڈانے یا بال کٹوانے کے ذریعے باہر آتا ہے اور اگر وہ میدان عرفات میں وقوف کرے اور طواف کے علاوہ باقی تمام افعال جنہیں حج کرنے والا کرتا ہے بجا لائے تو جب تک واجب طواف نہیں کرے گا اس کے لیے عورتیں حلال نہیں ہوں گی (جماع جائز نہیں ہوگا) اسی طرح عمرے سے بھی اسی صورت میں فارغ ہو سکتا ہے جب بیت اللہ شریف کا طواف صفا مروہ کے درمیان سعی اور اس کے بعد حلق کروا لے۔ تو یہ متفق علیہ احرام کے احکام ہیں۔ وقت کا گزرنا اس احرام سے نکلنے کے باعث نہیں بلکہ اس سے نکلنے کے لیے کچھ افعال ہیں اور جو شخص عمرے کا احرام باندھ کر ہدی چلائے اور وہ تمتع کا ارادہ رکھتا ہو پس وہ عمرے کے لیے طواف اور سعی کرے تو جب تک حج سے فارغ نہ ہو جائے اور قربانی نہ کرے احرام سے نکل نہیں سکتا تو ہدی کے سبب یہ زائد حرمت آگئی ہے۔ کیونکہ اگر ہدی نہ ہوتی تو جب اس نے عمرے کے لیے طواف اور سعی کی اور سر منڈوایا تھا تو وہ احرام سے نکل جاتا اس سے وہ ہدی رکاوٹ بنی جسے اس نے چلایا ہے پھر اس احرام سے بھی کسی فعل کے ذریعے باہر آتا ہے وقت گزرنے کے ذریعے نہیں۔ تو یہ متفق علیہ احرام کے احکام ہیں جس سے وقت گزرنے یا کسی دوسرے

بافعال یفعلها هو وكان من بعث بهدي
فاقام في اهله وامر ان يقلد ويشعر فوجب
عليه بذلك التجرد في قول من يوجب ذلك
حل من تلك الحرمة لا بفعل يفعله ولكن في
وقت ما يحل الناس فخالف ذلك الاحرام
المتفق عليه فلم يجب ثبوته كذلك لانه
انما يثبت الاشياء المختلف فيها اذا اشبهت
الاشياء المجتمع عليها فاذا كانت غير مشبهة
لها لم يثبت الا ان يكون معها التوقيف
الذي يقوم به الحجة فيجب القول بها لذلك
فاذا وجب ذلك انتفى الاختلاف فثبت بما
ذكرنا صحة قول من ذهب الى حديث عائشة
وفساد قول من خالف ذلك الى حديث جابر
بن عبد الله وهذا قول ابي حنيفة وابي يوسف
ومحمد رحمهم الله تعالى -

١٧٥٨- وقد حدثنا يونس قال انا ابن وهب
ان مالكا حدثه عن يحيى بن سعيد عن محمد
بن ابراهيم بن الحارث التيمي عن ربيعة
بن عبد الله بن الهدير انه راى رجلا متجردا
بالعراق قال فسالت الناس عنه فقالوا امر
بهديه ان يقلد فلذلك تجرد قال ربيعة
فلقيت عبد الله بن الزبير فقال بدعة
ورب الكعبة ولا يجوز عندنا ان يكون ابن
الزبير حلف على ذلك انه بدعة الا وقد
علم ان السنة خلاف ذلك -

١٧٥٩- حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج
قال ثنا حماد عن ايوب عن ابي العالية قال
سالت ابن عمر عن الرجل يبعث بهديه
ايمسك عن النساء فقال ابن عمر ما

شخص کے افعال سے باہر نہیں آتا بلکہ خود اپنے افعال کے ذریعے باہر آتا ہے اور جو شخص ہدی بھیج کر خود گھر میں مقیم رہتا ہے اور اسے قلادہ ڈالنے اور اشعار کا حکم دے تو ان لوگوں کے نزدیک جو اس کے لیے لباس چھوڑنا واجب قرار دیتے ہیں، اسے اس کے بدلے ہوئے لباس کے بغیر رہنا ہوگا۔ اس صورت سے وہ کسی عمل کے ذریعے باہر نہیں آئے گا بلکہ جب لوگ احرام سے نکلیں گے یہ بھی احرام سے نکل جائیگا۔ گویا احرام متفق علیہ احرام کے خلاف ہوا تو اس طرح اس کا ثبوت لازم نہیں ہوگا کیونکہ جن اشیاء میں اختلاف ہے وہ اس صورت میں ثابت ہوتی ہیں جب وہ متفق علیہ اشیاء کے مشابہ ہوں اور جب ان کے مشابہ نہیں ہوں گی تو ثابت بھی نہیں ہوں گی البتہ یہ کہ ان کے بارے میں ایسی آگاہی ہو جس سے استدلال کیا جا سکے اس وقت اس کو قبول کرنا واجب ہوگا اور جب یہ واجب ہوگا تو اختلاف کی نفی ہو جائے گی۔ تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ان لوگوں کا قول صحیح ثابت ہوا جنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو اپنایا اور جن لوگوں نے اس کے خلاف حضرت جابر

حضرت ربیعہ بن عبد اللہ ابن ہدیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے عراق میں ایک شخص کو حالت احرام میں دیکھا فرماتے ہیں میں نے اس کے بارے میں لوگوں سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ اس شخص نے اپنی ہدی کو قلادہ ڈالنے کا حکم دیا اسی لیے اس نے سلا ہوا لباس چھوڑ رکھا ہے حضرت ربیعہ فرماتے ہیں پھر حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو انھوں نے فرمایا "رب کعبہ کی قسم یہ بدعت ہے" ہمارے نزدیک حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کا اس کے بدعت ہونے پر قسم کھانا صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے

حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو ہدی بھیجتا ہے کہ کیا وہ عورتوں سے دور رہے۔ (یعنی بیوی سے جماع نہ کرے) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

عَلِمْنَا الْمُحْرِمَ يَحِلُّ حَتّٰى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ۔

فَمَعْنٰى هٰذَا أَنَّ الْمُحْرِمَ الَّذِىْ يَحْرُمُ عَلَيْهِ النِّسَاءُ هُوَ الَّذِىْ يَحِلُّ مِنْ ذٰلِكَ بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ فَهٰذَا لَا طَوَافَ عَلَيْهِ فَلَا مَعْنٰى لِاجْتِنَابِهِ ذٰلِكَ وَهٰذَا خِلَافُ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِىْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ۔

بَابُ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ

۱۷۶۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا وَابْنَ أَبِىْ ذِئْبٍ حَدَّثَاهُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ ابْنِ وَهْبٍ أَخِىْ بَنِىْ عَبْدِ الدَّارِ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِىْ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ۔

۱۷۶۱۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ وَلَا يَخْطُبُ۔

۱۷۶۲۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِىُّ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ۔

۱۷۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِىٍّ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ

نے فرمایا کہ ہم یہی جانتے ہیں کہ محرم بیت اللہ شریف کا طواف کر کے ہی احرام سے نکلتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جس محرم پر عورتیں حرام ہیں یہ وہی ہے جو اس حرمت سے اس وقت نکلتا ہے جب بیت اللہ شریف کا طواف کرے اور اس شخص پر احرام ہی نہیں ہے اور خود گھر میں ٹھہرتا ہے) طواف نہیں لہذا اس کے اجتناب کرنے کا کوئی مطلب نہیں اور یہ اس کے خلاف ہے جو ہم نے اس باب کے شروع میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے

مُحرِم کا نکاح کرنا

حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محرم نہ نکاح کرے نہ نکاح کر کے دے اور نہ پیغام نکاح دے۔

حضرت مالک نے حضرت نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا تو انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا البتہ یہ نہیں فرمایا کہ نکاح کا پیغام بھی نہ دے۔

حضرت ابان بن عثمان، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محرم نہ نکاح کرے نہ نکاح کر دے اور نہ ہی پیغام نکاح دے۔

حضرت زید بن علی، حضرت ابان بن عثمان سے وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے "پیغام نکاح نہ دے" کے الفاظ نہیں فرمائے۔

لم يحل ولا يخطب۔

١٧٦٤- حدثنا احمد بن داود قال ابو معمر قال ثنا عبد الوارث قال ثنا ايوب بن موسى المكي قال حدثني نبيه عن ابان بن عثمان قال حدثنا عثمان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المحرم لا ينكح ولا ينكح۔

بيان المسئلة

قال ابو جعفر فذهب قوم الى هذا الحديث فقالوا لا يجوز للمحرم ان ينكح ولا ينكح ولا يخطب وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا لا نرى بذلك كله بأسا للمحرم ولكنه ان تزوج فلا ينبغي له ان يدخل بها حتى يحل۔

١٧٦٥- واحتجوا في ذلك بما حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا يحيى بن زكريا ابن ابي زائدة قال ثنا محمد بن اسحٰق ح وحدثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا عبد الله بن هرون قال ثنا ابي قال حدثني ابن اسحٰق قال ثنا ابان بن صالح وعبد الله بن ابي نجيح عن مجاهد وعطاء عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة بنت الحارث وهو حرام فاقام بمكة ثلثا فاتاه حويطب بن عبد العزى في نفر من قريش في اليوم الثالث فقالوا انه قد انقضى اجلك فاخرج عنا فقال وما عليكم لو تركتموني فعرست بين اظهركم فصنعنا لكم طعاما فحضرتموه فقالوا لا حاجة لنا في طعامك فاخرج عنا فخرج

حضرت ابان بن عثمان فرماتے ہیں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان فرمایا کہ محرم نہ نکاح کرے اور نہ (کسی کا) نکاح کر کے دے۔

بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس حدیث کی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں کہ محرم کے لیے نکاح کرنا، (کسی کا) نکاح کر کے دینا اور پیغام نکاح دینا جائز نہیں ـــــ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم ان تمام کاموں میں محرم کے لیے کوئی حرج نہیں سمجھتے البتہ اگر وہ شادی کرے تو جب تک احرام سے نہ نکلے جماع نہ کرے۔

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے حالت احرام میں نکاح کیا پھر آپ مکہ مکرمہ میں تین دن ٹھہرے تیسرے دن حویطب بن عبد العزیٰ قریش کے کچھ لوگوں کے ہمراہ آپ کے پاس آیا اور انھوں نے کہا آپ کی مقررہ مدت پوری ہو چکی ہے لہٰذا آپ تشریف لے جائیں۔ آپ نے فرمایا تمہیں کیا تھا اگر تم مجھے اجازت دیتے اور میں تمہاری موجودگی میں شادی کرتا اور ہم تمہارے لیے کھانا تیار کرتے جس میں تم شریک ہوتے۔ انھوں نے کہا ہمیں آپ کے کھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہمارے پاس سے چلے جائیے چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کو ہمراہ لے کر تشریف لے گئے اور مقام سرف میں رخصتی ہوئی۔

نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ بِمَيْمُونَةَ حَتّٰى عَرَّسَ بِهَا بِسَرِفٍ۔

۱۷۶۶۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى ابْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا اَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا رَبَاحُ بْنُ اَبِي مَعْرُوفٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

حضرت عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔

۱۷۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبد اللہ بن طاؤس اپنے والد سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۷۶۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۷۶۹۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۱۷۷۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ ح وَحَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيسَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ قَالَ عَمْرٌو فَحَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ مَيْمُونَةَ وَهِيَ خَالَتُهٗ وَهُوَ حَلَالٌ قَالَ عَمْرٌو فَقُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ وَمَا يَدْرِي يَزِيدُ بْنُ الْاَصَمِّ

حضرت جابر بن زید، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں ـــــ حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابن شہاب زہری نے حضرت یزید بن اصم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم غیر احرام کی حالت میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور وہ ان (حضرت یزید بن اصم) کی خالہ تھیں ـــــ حضرت عمرو کہتے ہیں میں نے حضرت زہری سے پوچھا یزید بن اصم ایک دیہاتی تھا اسے اس حدیث

اَعَرَابِيٌّ بَوَّالٌ اَتَجْعَلُهُ مِثْلَ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

کی کیا تم ایک دیہاتی کو جو کہ ایڑیوں پر پیشاب کرتا تھا انہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مثل سمجھتے ہو۔

۱۷۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَعْضَ نِسَآئِهٖ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

حضرت مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض ازواج مطہرات سے حالت احرام میں نکاح کیا۔

۱۷۷۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا كَامِلٌ اَبُو الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں نکاح کیا۔

فَقَالَ لَهُمْ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى وَمَنْ يُتَابِعُكُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهٰذَا اَبُوْ رَافِعٍ وَمَيْمُوْنَةُ يَذْكُرَانِ اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مِنْهُ وَهُوَ حَلَالٌ

پہلے قول والے ان سے کہتے ہیں کہ کون شخص اس بات میں تمہاری اتباع کرے گا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں نکاح کیا جبکہ حضرت ابو رافع اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بتاتے ہیں کہ نکاح اس وقت ہوا جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غیر محرم تھے۔

۱۷۷۳۔ فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَطَرٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ حَلَالًا وَبَنٰى بِهَا حَلَالًا وَكُنْتُ الرَّسُوْلَ بَيْنَهُمَا۔

حضرت سلیمان بن یسار حضرت ابو رافع سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے غیر احرام کی حالت میں نکاح کیا اسی حالت میں ان کے پاس تشریف لے گئے اور میں ان دونوں کے درمیان پیغام رساں تھا۔

۱۷۷۴۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ وَرَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِسَرِفَ وَنَحْنُ حَلَالٌ بَعْدَ اَنْ رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ وَلَمْ يَقُلْ ابْنُ خُزَيْمَةَ بَعْدَ اَنْ رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ۔

حضرت یزید بن اصم حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے مقام سرف میں نکاح کیا اور ہم دونوں احرام کے بغیر تھے اس وقت آپ مکہ مکرمہ سے واپس تشریف لا رہے تھے۔ حضرت ابن خزیمہ نے اپنی روایت میں "مکہ مکرمہ سے لوٹنے کے بعد" کے الفاظ نہیں دہرائے۔

۱۷۷۵۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا فَزَارَةَ

حضرت یزید بن اصم فرماتے ہیں مجھے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان

يحدث عن يزيد بن الاصم قال اخبرتني ميمونة ان النبي صلى الله عليه واله وسلم تزوجها حلالا۔

فكان من حجتنا عليهم ان هذا الامر كان يؤخذ من طريق صحة الاسناد واستقامته وهكذا مذهبهم فان حديث ابي رافع الذي ذكروا انما رواه مطر الوراق ومطر عندهم ليس هو ممن يحتج بحديثه وقد رواه مالك وهو اضبط منه واحفظ فقطعه۔

۱۷۷۶۔ حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن ربيعة ابن ابي عبد الرحمن عن سليمان بن يسار ان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم بعث ابا رافع مولاه ورجلا من الانصار فزوجاه ميمونة بنت الحارث وهو بالمدينة قبل ان يخرج۔

وحديث يزيد بن الاصم فقد ضعفه عمرو بن دينار في خطابه للزهري وترك الزهري الانكار عليه واخرجه من اهل العلم وجعله اعرابيا بوالا وهم يضعفون الرجل باقل من هذا الكلام وبكلام من هو اقل من عمرو بن دينار والزهري فكيف وقد اجتمعا جميعا على الكلام بما ذكرنا في يزيد بن الاصم ومع هذا فان الحجة عندكم في ميمون بن مهران وهو جعفر بن برقان وقد روى هذا الحديث منقطعا۔

۱۷۷۷۔ حدثنا فهد قال ثنا ابو نعيم قال ثنا جعفر بن برقان عن ميمون بن مهران قال كنت عند عطاء فجاءه رجل فقال هل يتزوج المحرم فقال عطاء ما حرم الله عز وجل النكاح منذ احله قال ميمون فقلت له ان

سے نکاح کیا تو آپ احرام کی حالت میں نہیں تھے۔

ان کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ اگر اس مسئلہ کو سند کی صحت واستقامت کے ذریعے حاصل کیا جائے اور یہی ان کا مذہب بھی ہے تو حضرت ابو رافع کی روایت جسے انھوں نے ذکر کیا اس کے راوی مطر وراق ہیں اور ان (پہلے گروہ) کے نزدیک مطر ان لوگوں میں سے نہیں جن کی روایت سے استدلال کیا جا سکے۔ اس روایت کو حضرت مالک نے روایت کیا جو ان سے زیادہ یاد رکھنے والے ہیں۔

حضرت مالک، حضرت ربیعہ بن ابو عبد الرحمٰن سے اور وہ سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے آزاد کردہ غلام حضرت ابو رافع اور ایک انصاری کو بھیجا انھوں نے حضرت میمونہ بنت حارث کے ساتھ آپ کا نکاح کیا۔ اس وقت آپ مدینہ طیبہ میں تھے اور ابھی (مکہ مکرمہ کی طرف) تشریف نہیں لے گئے تھے۔

حضرت یزید بن اصم کی روایت کو حضرت عمرو بن دینار نے ضعیف قرار دیا۔ جب وہ حضرت زہری سے گفتگو کر رہے تھے حضرت زہری نے ان کو منکر قرار دیتے ہوئے چھوڑ دیا اسے اہل علم سے خارج قرار دیتے ہوئے دیہاتی بہت پیشاب کرنے والا قرار دیا حالانکہ وہ کسی شخص کو اس سے کم درجے کے کلام اور حضرت عمرو بن دینار سے کم درجہ شخص کے کلام کے ساتھ ضعیف قرار دیتے ہیں تو جب وہ دونوں یزید بن اصم پر جرح کرنے میں متفق ہو گئے تو وہ کیسے ضعیف نہیں ہوگا اور اس کے باوجود تمہارے نزدیک میمون بن مہران کے سلسلے میں جعفر بن برقان حجت ہیں اور انھوں نے اس حدیث کو منقطع روایت کیا ہے۔

حضرت جعفر بن برقان، حضرت میمون بن مہران سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ان کے پاس ایک شخص آیا اس نے پوچھا کیا محرم نکاح کر سکتا ہے؟ حضرت عطاء نے فرمایا جب سے اللہ تعالیٰ نے نکاح حلال کیا ہے اسے حرام نہیں کیا حضرت

عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبَ اِلَيَّ اَنْ اَسْاَلَ يَزِيْدَ بْنَ الْاَصَمِّ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حِيْنَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ حَلَالًا اَوْ حَرَامًا فَقَالَ يَزِيْدُ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ فَقَالَ عَطَاءٌ مَا كُنَّا نَاْخُذُ هٰذَا اِلَّا عَنْ مَيْمُوْنَةَ كُنَّا نَسْمَعُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ.

فَاَخْبَرَ جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ بِالسَّبَبِ الَّذِيْ لَهٗ وَقَعَ اِلَيْهِ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ الْاَصَمِّ وَاَنَّهٗ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ يَزِيْدَ لَا عَنْ مَيْمُوْنَةَ وَلَا عَنْ غَيْرِهَا ثُمَّ حَاجَّ مَيْمُوْنٌ بِهٖ عَطَاءً فَذَكَرَهٗ عَنْ يَزِيْدَ وَلَمْ يُجَوِّزْهُ بِهٖ فَلَوْلَا كَانَ عِنْدَهٗ عَمَّنْ هُوَ اَبْعَدُ مِنْهُ لَاحْتَجَّ بِهٖ عَلَيْهِ لِيُؤَكِّدَ بِذٰلِكَ حُجَّتَهٗ فَهٰذَا هُوَ اَصْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَيْضًا عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ لَا عَنْ غَيْرِهٖ وَالَّذِيْنَ رَوَوْا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ اَهْلُ عِلْمٍ وَاَثْبَتُ اَصْحَابِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَعَطَاءٌ وَطَاوٗسٌ وَمُجَاهِدٌ وَعِكْرِمَةُ وَجَابِرُ بْنُ زَيْدٍ وَهٰؤُلَاءِ كُلُّهُمْ اَئِمَّةٌ فُقَهَاءُ يُحْتَجُّ بِرِوَايَاتِهِمْ وَاٰرَائِهِمْ وَالَّذِيْنَ نَقَلُوْا عَنْهُمْ فَكَذٰلِكَ اَيْضًا مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَاَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ فَهٰؤُلَاءِ اَيْضًا اَئِمَّةٌ يُقْتَدٰى بِرِوَايَاتِهِمْ ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ اَيْضًا مَا قَدْ وَافَقَ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوٰى ذٰلِكَ عَنْهَا مَنْ لَا يَطْعَنُ اَحَدٌ فِيْهِ اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ فَكُلُّ هٰؤُلَاءِ اَئِمَّةٌ يُحْتَجُّ بِرِوَايَاتِهِمْ

میمون فرماتے ہیں میرے نے کہا حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے مجھے لکھا ہے کہ میں یزید بن اصم سے پوچھوں کہ سرکار دو عالم نے حضرت میمونہ سے نکاح کیا اس وقت محرم تھے یا غیر محرم۔ حضرت یزید نے کہا انھوں نے غیر محرم ہونے کی حالت میں نکاح کیا۔ حضرت عطاء نے فرمایا ہم یہ حدیث صرف حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے لیتے ہیں ہم سنتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں ان سے نکاح کیا۔

تو حضرت جعفر بن برقان نے حضرت میمون بن مہران سے خبر دی کہ اس حدیث کے حضرت یزید بن اصم سے ان تک پہنچنے کا سبب کیا تھا نیز یہ حضرت یزید کا قول ہے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا یا ان کے علاوہ کسی شخص کا قول نہیں۔ پھر حضرت میمون نے حضرت عطاء سے بحث کرتے ہوئے حضرت یزید بن اصم کا قول نقل کیا تو انھوں نے اسے قبول نہ کیا اگر یہ سند ان (یزید) سے آگے پہنچتا تو حضرت میمون اس سے ضرور استدلال کرتے تاکہ ان کی دلیل مضبوط ہو جاتی تو اس حدیث کی اصل یہ ہے کہ یہ یزید بن اصم سے مروی ہے ان کے غیر سے نہیں، اور جن لوگوں نے روایت کیا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں نکاح کیا وہ اہل علم اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے معتبر شاگرد ہیں یعنی حضرت سعید بن جبیر، حضرت عطاء، حضرت طاؤس، حضرت مجاہد، حضرت عکرمہ اور حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہم یہ تمام لوگ فقہاء ہیں ان کی روایات اور آثار سے استدلال کیا جاتا ہے ان سے نقل کرنے والے لوگوں کا بھی یہی منصب ہے۔ ان میں حضرت عمرو بن دینار، ایوب سختیانی اور حضرت عبد اللہ بن ابو نجیح ہیں یہ بھی آئمہ ہیں اور ان کی روایات کی اقتداء کی جاتی ہے۔

پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے موافق مروی ہے۔ علاوہ ازیں ان لوگوں نے روایت کیا ہے جن پر کسی نے طعن نہیں کیا۔ حضرت ابو عوانہ، حضرت مغیرہ سے وہ ابو الضحیٰ سے اور وہ حضرت مسروق سے روایت کرتے ہیں یہ تمام لوگ ایسے آئمہ ہیں جن کی روایات قابل استدلال ہیں تو ان کی

فما رووا من ذلك أولى مما روى من ليس كهم في الضبط والتثبت والفقه والأمانة وأما حديث عثمان فإنما رواه نبيه بن وهب وليس كعمرو بن دينار ولا كجابر بن زيد ولا كمن روى ما يوافق ذلك عن مسروق عن عائشة ولا لنبيه أيضا موضع في العلم كموضع أحد ممن ذكرنا فلا يجوز إذا كان كذلك أن تعارض به جميع من ذكرنا ممن روى بخلاف الذي روى هو فهذا حكم هذا الباب من طريق الآثار فأما النظر في ذلك فإن المحرم حرام عليه جماع النساء فاحتمل أن يكون عقد نكاحهن كذلك فنظرنا في ذلك فوجدناهم قد أجمعوا أنه لا بأس على المحرم بأن يبتاع جارية ولكن لا يطأها حتى يحل ولا بأس بأن يشتري طيبا ليتطيب به بعد ما يحل ولا بأس بأن يشتري قميصا ليلبسه بعد ما يحل وذلك الجماع والتطيب واللباس حرام عليه كله وهو محرم فلم يكن حرمة ذلك عليه تمنعه عقد الملك عليه ورأينا المحرم لا يشتري صيدا فاحتمل أن يكون حكم عقد النكاح كحكم عقد شرى الصيد أو كحكم عقد شراء ما وصفنا مما سوى ذلك فنظرنا في ذلك فإذا من أحرم وفي يده صيد أمر أن يطلقه ومن أحرم وعليه قميص وفي يده طيب أمر أن يطرحه عنه ويرفعه ولم يكن ذلك كالصيد الذي يؤمر بتخليته وبترك حبسه ورأيناه إذا أحرم ومعه امرأة لم يؤمر بإطلاقها بل يؤمر بحفظها وصونها فكانت المرأة في

روایات ان لوگوں کی روایات کے مقابلے میں اولیٰ ہیں جو ضبط، ثابت قدمی، فقہ اور امانت میں ان کی مثل نہیں ہیں ـــــ جہاں تک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق ہے تو اسے نبیہ بن وہب نے روایت کیا ہے وہ حضرت عمرو بن دینار اور جابر بن زید کی طرح نہیں ہیں اور ان لوگوں کی طرح ہیں جنہوں نے اس کے موافق بواسطہ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا اور نہ ہی حضرت نبیہ کا ان لوگوں جیسا علمی مقام ہے جب صورت حال یہ ہے تو وہ ان تمام مذکورہ حضرات جنہوں نے ان کے خلاف روایت کیا کے مقابل نہیں ہو سکتے۔ روایات کے طریقے پر اس باب کا یہ (مذکورہ بالا) بیان ہے۔ اور اس سلسلے میں قیاس یہ ہے کہ محرم پر عورتوں سے جماع کرنا حرام ہے۔ تو اس بات کا احتمال ہے کہ عقد نکاح کا بھی یہی حکم ہو۔ چنانچہ ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو ان کو اس بات پر متفق پایا کہ محرم پر لونڈی خریدنے میں کوئی حرج نہیں لیکن وہ احرام سے نکلنے تک جماع نہیں کر سکتا، خوشبو خریدنے میں کوئی حرج نہیں لیکن احرام سے فارغ ہونے کے بعد اسے استعمال کرے گا۔ قمیص خریدنے میں کوئی حرج نہیں لیکن احرام سے نکلنے کے بعد اسے پہن سکتا ہے تو جماع کرنا، خوشبو لگانا اور لباس پہننا حالت احرام میں حرام ہے لیکن یہ حرمت اسے حصول ملکیت کے عقد سے منع نہیں کرتی۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ محرم شکار خرید نہیں سکتا تو اس بات کا احتمال ہے کہ عقد نکاح کا حکم شکار خریدنے کی طرح ہو یا ان اشیاء کی طرح جن کا ہم نے پہلے ذکر کیا۔ پس جب ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو (دیکھا کہ) جو شخص احرام باندھے اور اس کے ہاتھ میں شکار ہو تو اسے اس کے چھوڑنے کا حکم دیا جاتا ہے اور جس نے احرام کے وقت قمیص پہنی ہوئی ہو اور اس کے ہاتھ میں خوشبو ہو تو اسے اس کے چھوڑنے اور الگ کرنے کا حکم دیا جاتا ہے یہ اس شکار کی طرح نہیں جس کو چھوڑنے اور اس کی قید ختم کرنے کا حکم دیا جاتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جب کوئی شخص احرام باندھے اور اس کے ساتھ عورت (بیوی) ہو تو اسے اس کے چھوڑنے کا حکم نہیں دیا جاتا بلکہ اس کی حفاظت کا حکم دیا جاتا ہے تو اس سلسلے میں عورت لباس اور خوشبو کی طرح ہے شکار کی طرح نہیں، تو اس سلسلے میں قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ وہ عقد نکاح

ذلك كاللباس والطيب لا كالصيد فالنظر على ذلك أن يكون في استقبال عقد النكاح عليها في حكم استقبال عقد الملك على الثياب والطيب الذي يحل له به لبس ذلك واستعماله بعد الخروج من الإحرام **فقال قائل** فقد رأينا من تزوج أخته من الرضاعة كان نكاحه باطلا ولو اشتراها كان شراؤه جائزا فكان الشرى يجوز أن يعقد إلا على من يحل وطيها وكانت المرأة حراما على المحرم جماعها فالنظر على ذلك أن يحرم عليه نكاحها۔

فكان من الحجة للآخرين عليهم في ذلك أنا رأينا الصائم والمعتكف حرام على كل واحد منهما الجماع وكل قد أجمع أن حرمة الجماع عليهما لا يمنعهما من عقد النكاح لا نفسهما إذا كان ما حرم الجماع عليهما من ذلك إنما هو حرمة دين كحرمة حيض المرأة الذي لا يمنعها من عقد النكاح على نفسها فحرمة الإحرام في النظر أيضا كذلك **وقد** رأينا الرضاع الذي لا يجوز تزويج المرأة لمكانه إذا طرأ على النكاح فسخ النكاح فكذلك لا يجوز استقبال النكاح عليه وكان الإحرام إذا طرء على النكاح لم يفسخه فالنظر على ذلك أيضا أن يكون لا يمنع استقبال عقد النكاح وحرمة الجماع بالإحرام كحرمته بالصيام سواء فإذا كانت حرمة الصيام لا تمنع عقد النكاح أيضا **فهذا** هو النظر في هذا الباب وهو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد۔

سلسلے میں کپڑے اور خوشبو کے عقد ملک کی طرح ہو جس کا پہننا اور استعمال کرنا اس کے لیے احرام سے نکلنے کے بعد جائز ہوتا ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ہم دیکھتے ہیں جو شخص اپنی رضاعی بہن سے نکاح کرے تو اس کا نکاح باطل ہوتا ہے اور اگر اسے خریدے تو خریدنا جائز ہے تو اس (عورت) کا خریدنا بھی جائز ہے جس کے ساتھ وطی جائز نہیں لیکن نکاح اس عورت ہی کے ساتھ جائز ہوگا جس سے وطی کرنا جائز ہے اور محرم کے لیے عورت سے جماع کرنا ناجائز ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ اس سے نکاح بھی حرام ہو۔

تو اس سلسلے میں ان کے خلاف دوسرے گروہ کی دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں روزہ دار اور معتکف پر جماع کرنا حرام ہے اور اس بات پر بھی سب کا اتفاق ہے کہ انھیں جماع کی حرمت، نکاح کرنے سے منع نہیں کرتی۔ کیونکہ جماع کا حرام ہونا حرمت دین کی وجہ سے ہے جیسا کہ عورت کا حیض جو اس کے ساتھ عقد نکاح کو منع نہیں کرتا تو قیاس کے مطابق حرمت نکاح کی یہی صورت ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جس رضاعت کی وجہ سے کسی عورت سے نکاح کرنا جائز نہیں جب وہ نکاح پر طاری ہو تو نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور اسی طرح نیا نکاح کرنا بھی جائز نہیں لیکن جب نکاح پر احرام آجائے تو وہ اسے فسخ نہیں کرتا تو اس پر قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کہ نئے نکاح کی ممانعت نہ ہو اور احرام کی وجہ سے جماع کا حرام ہونا روزے کی وجہ سے اس کے حرام ہونے کے برابر ہے تو جب روزے کے باعث حرمت (حرمت جماع) عقد نکاح سے مانع نہیں تو احرام کے باعث حرمت بھی عقد نکاح سے مانع نہیں ہوگی۔ اس باب میں قیاس یہی ہے۔ اور یہی حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

١٧٧٨- وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ لَا يَرٰى بَأْسًا أَنْ يَتَزَوَّجَ الْمُحْرِمُ۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ محرم کے نکاح کرنے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے۔

١٧٧٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَبِيْبِ الْمُعَلِّمِ وَقَيْسٍ وَعَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ لَا يَرٰى بَأْسًا أَنْ يَتَزَوَّجَ الْمُحْرِمَانِ۔

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما محرم عورت و مرد کے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

١٧٨٠- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ فُدَيْكٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ فَقَالَ مَا بَأْسٌ بِهِ هَلْ هُوَ إِلَّا كَالْبَيْعِ۔

حضرت عبداللہ بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نکاح محرم کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں یہ خرید و فروخت کی طرح ہے۔

الحمد للہ آج یکم محرم الحرام ۱۴۱۳ھ کو طحاوی شریف جلد دوم کا ترجمہ مکمل ہوا۔

محمد صدیق ہزاروی سعیدی غفرلہٗ

تلخیص

باب ۸۴ ــــ صف کے پیچھے تنہا آدمی کا نماز پڑھنا

کیا کوئی شخص صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھ سکتا ہے؟ اس مسئلے میں دو مسلک ہیں ایک جماعت کے نزدیک یوں نماز پڑھنا جائز نہیں جبکہ دوسرے گروہ نے اسے جائز قرار دیا ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

پہلا گروہ سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشادِ گرامی سے استدلال کرتا ہے حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھتے دیکھا تو اسے نماز لوٹانے کا حکم دیا۔ حضرت علی ابن شیبان نجمی سے بھی اسی قسم کی روایت مروی ہے اور اس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ صف کے پیچھے تنہا آدمی کی نماز نہیں ہوتی۔

دوسرا گروہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں میں آیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں تھے۔ میرا سانس پھول گیا تھا چنانچہ میں نے صف کے پیچھے ہی رکوع کیا پھر صف کی طرف بڑھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا "تم میں سے کس نے صف کے پیچھے رکوع کیا ہے؟" میں نے عرض کیا "میں نے"۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری حرص کو زیادہ کرے آئندہ ایسا نہ کرنا۔

اس حدیث کے مطابق سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کو نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا اگر یہ نماز جائز نہ ہوتی تو آپ ان کو نماز لوٹانے کا حکم دیتے۔

جہاں تک آپ کے ارشادِ گرامی "لا تعُد" (آئندہ ایسا نہ کرنا) کا تعلق ہے تو اس میں دو باتوں کا احتمال ہے ایک یہ کہ آئندہ صف کے پیچھے رکوع نہ کرنا بلکہ صف میں شامل ہونا۔ اور دوسرا احتمال یہ ہے کہ آئندہ نماز کے لیے دوڑتے ہوئے نہ آنا کہ سانس پھول جائے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہما سے متعدد طرق سے مروی روایات میں اس بات کی تائید پائی جاتی ہے۔ سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کھڑی ہو جائے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ سکون و وقار کے ساتھ چلتے ہوئے آؤ جو مل جائے پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے پورا کرو۔ پہلے گروہ کی پیش کردہ روایت کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ اس میں دوسرے گروہ کے خلاف کوئی بات نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو کسی دوسری وجہ سے نماز لوٹانے کا حکم دیا ہو اور ایک روایت میں مروی یہ الفاظ کہ "صف کے پیچھے تنہا آدمی کی نماز نہیں ہوتی" سے مراد کامل نماز بھی ہو سکتی جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص بسم اللہ نہ پڑھے اس کا وضو نہیں یعنی کامل نہیں اور جیسے فرمایا کہ مسجد کے پڑوسی کی نماز مسجد میں ہی ہوتی ہے تو یہاں بھی نماز کا کمال مراد ہے ورنہ گھر میں بھی نماز ہو جاتی ہے اسی

لہ ــ یعنی باجماعت نماز میں کسی شخص کا صف میں تنہا کھڑا ہونا۔

طرح یہاں بھی کامل نماز کی نفی کی گئی ہے یہ مطلب نہیں کہ ایسے شخص کی نماز جائز ہی نہیں۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں قیاس بھی دوسرے گروہ (احناف) کی تائید کرتا ہے کیونکہ جو شخص دوسری صف میں نماز پڑھ رہا ہو اور پہلی صف میں خالی جگہ دیکھے تو اسے آگے بڑھنا چاہیے۔ اب اس دوران جب وہ دو صفوں کے درمیان ہوگا تو تنہا ہوگا لیکن سب کے نزدیک اس کی نماز فاسد نہیں ہوتی۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل بھی احناف کی تائید کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو لوگ رکوع میں تھے تو وہ چلتے ہوئے وہاں تک پہنچ گئے جہاں سے وہ رکوع کی حالت میں صف میں پہنچ سکتے تھے۔ وہاں انہوں نے رکوع کیا اور پھر اسی حالت میں چلتے ہوئے صف میں جا ملے۔

باب ۸۵ ــــ نماز فجر کی ایک رکعت پڑھنے کے بعد سورج کا طلوع ہونا

اگر کوئی شخص نماز فجر شروع کرکے ایک رکعت پڑھ لے پھر سورج طلوع ہو جائے تو کیا وہ اسے مکمل کر سکتا ہے یا اس کی نماز نہیں ہوگی۔ اس سلسلے میں دو موقف ہیں۔ ایک جماعت کے نزدیک وہ شخص دوسری رکعت بھی پڑھ لے اگرچہ طلوع آفتاب ہو چکا ہے۔ ان کی دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے طلوع آفتاب سے پہلے صبح کی ایک رکعت پالی، اس نے نماز کو پالیا۔

دوسرا گروہ جس میں تینوں حنفی ائمہ حضرات امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک اس صورت میں نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ طلوع آفتاب کے وقت کوئی نماز فرض ہو یا نفل، پڑھنا جائز نہیں چنانچہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک غزوہ میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ رات کے آخری حصے میں ایک جگہ اتر کر آرام کرنے لگے تو ہم میں سے کوئی بھی بیدار نہ ہوا حتیٰ کہ سورج کی دھوپ نے ہمیں بیدار کیا ہر شخص گھبراہٹ میں اٹھ کھڑا ہوا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو ہمیں کوچ کرنے کا حکم دیا حتیٰ کہ سورج بلند ہو گیا تو ہم اترے۔ ضروریات سے فارغ ہوئے تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کا حکم دیا پھر ہم نے دو رکعتیں پڑھیں۔ اس کے بعد آپ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی۔ اس مضمون کی احادیث حضرت ابوقتادہ انصاری، حضرت جبیر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں۔

اگر طلوع آفتاب کے وقت یہ نماز جائز ہوتی اور سورج کے طلوع ہونے سے فساد لازم نہ آتا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اسی وقت یہ نماز پڑھاتے جب بیدار ہوئے تھے کیونکہ خود آپ کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے یا سو جائے تو جب بھی یاد آئے پڑھ لے۔ جہاں تک پہلے گروہ کی پیش کردہ روایت کا تعلق ہے تو اس میں ان کے موقف پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ اس میں جہاں ان کی بیان کردہ تاویل کا احتمال ہے وہاں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ جو بچہ نماز فجر کی ایک رکعت پڑھ چکا ہو اور اب وہ بالغ ہو جائے تو یہ نماز اس پر فرض ہو گئی اگرچہ اس کی قضا کرے گا اسی طرح حیض والی عورتیں ایسے وقت میں پاک ہو جائیں یا کوئی غیر مسلم، مسلمان ہو جائے کہ ابھی ایک رکعت کا وقت باقی ہے تو ان پر یہ نماز فرض ہو جائے گی اور انہیں اس کی قضا کرنا ہوگی۔ پہلے گروہ نے ایک دوسری روایت بھی پیش کی ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے طلوع آفتاب سے پہلے فجر کی ایک رکعت مل گئی اس کی نماز فجر مکمل ہو گئی۔

اس کا جواب یہ ہے کہ ممکن ہے یہ طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت سے پہلے کی بات ہو پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا ہو۔ قیاس کے مطابق بھی طلوع آفتاب کے وقت نماز کی ممانعت نوافل سے خاص نہیں بلکہ اس میں فرائض بھی شامل ہیں۔ وہ لوگ

کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا منع ہے تو یہ ممانعت ہر قسم کے روزے سے متعلق ہے فرض ہو یا نفل، اسی طرح نماز کی ممانعت میں بھی عموم ہوگا۔

باب ۵۶ ـــــ مریض کی اقتداء میں تندرست کی نماز

امام بیماری کے باعث بیٹھ کر نماز پڑھائے تو مقتدی بھی بیٹھ کر پڑھیں یا ان کے لیے قیام ضروری ہے۔ اس سلسلے میں دو قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ مقتدی بھی بیٹھ کر پڑھیں۔ دوسرے قول کے مطابق مقتدی کھڑے ہو کر پڑھیں کیونکہ ان پر قیام فرض ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ اور حضرت امام ابو یوسف رحمہما اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ جبکہ حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مریض کے پیچھے تندرست کی اقتداء صحیح نہیں۔

پہلے گروہ کی دلیل حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہمیں سنانے کے لیے تکبیر کہتے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حالت قیام میں دیکھا تو بیٹھنے کا اشارہ فرمایا۔ نماز پڑھ چکے تو فرمایا قریب ہے کہ تم وہ کام کرو جو ایرانی اور رومی اپنے اکابر کے لیے اختیار کرتے ہیں، اپنے ائمہ کی اقتداء کرو اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھیں تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور اگر وہ بیٹھ کر پڑھیں تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔

حضرت انس بن مالک، حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی اس قسم کی روایات مروی ہیں۔

دوسرا گروہ (احناف) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کرتا ہے۔ حضرت ارقم بن شرحبیل فرماتے ہیں میں نے مدینہ طیبہ سے شام تک حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ہمراہ سفر کیا تو انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جب مرض وصال کے ساتھ علیل ہوئے تو اس وقت آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرۂ مبارکہ میں تھے۔ آپ نے فرمایا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بلاؤ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، کیا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آپ کے پاس نہ بلائیں؟ فرمایا ان کو بلاؤ۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو نہ بلائیں؟ فرمایا ان کو بھی بلاؤ۔ حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو نہ بلائیں؟ فرمایا ان کو بھی بلالو۔ جب یہ تمام حضرات حاضر ہو گئے تو آپ نے سر مبارک اٹھایا پھر فرمایا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ صحابہ کرام کو نماز پڑھائیں چنانچہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور نماز پڑھانے لگے تو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ افاقہ محسوس کیا اور آپ دو آدمیوں کے سہارے چل کر تشریف لے گئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اسے (آپ کی آمد کو) محسوس کیا اور صحابہ کرام نے بھی (مطلع کرنے کے لیے) تسبیح کہی تو وہ پیچھے ہٹنے لگے۔

سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے انھیں اشارہ کرکے اپنی جگہ ٹھہرنے کا حکم فرمایا۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ سے قراءت شروع کر کے نماز مکمل کی جہاں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے چھوڑی تھی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے تھے اور سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو طبیعت میں کچھ بوجھ محسوس کیا چنانچہ دو آدمیوں کے سہارے واپس تشریف لے گئے اور آپ کے پاؤں مبارک زمین پر گھسٹتے جا رہے تھے۔ اس کے بعد آپ کا وصال ہو گیا اور آپ نے کوئی وصیت نہیں فرمائی۔

تو اس حدیث کے مطابق رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل یہ تھا کہ آپ بحیثیت امام بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے، اور صحابہ کرام مع حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کھڑے تھے۔ اور آپ کا یہ عمل اس ارشاد گرامی سے بعد کا ہے جو پہلے گروہ کی دلیل ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی قسم کی حدیث مروی ہے۔ گویا پہلی حدیث منسوخ ہے۔

بعض حضرات نے حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہا کی روایت کے حوالے سے کہا ہے کہ اس نماز میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اقتدار فرمائی، تو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کا عمل اس بات کی نفی کرتا ہے کیونکہ حضرت اسود رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو حدیث روایت کی ہے اس میں ام المومنین نے فرمایا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بائیں جانب تشریف فرما ہوئے اور یہ امامت کی علامت ہے۔ اگر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ امام ہوتے تو آپ ان کی دائیں جانب بیٹھتے۔ نیز حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی روایت میں فرمایا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جہاں قرأت چھوڑی تھی وہاں سے آپ نے شروع کر کے اسے مکمل کیا، یہ بھی آپ کے امام ہونے کی دلیل ہے۔

قیاس بھی احناف کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ متفق علیہ قاعدے کے مطابق کوئی شخص امام کے ساتھ نماز میں شامل ہو جائے تو بعض ایسے امور جو اس پر فرض نہیں تھے، فرض ہو جاتے ہیں لیکن اگر کوئی بات پہلے سے اس پر فرض ہو تو وہ ساقط نہیں ہوتی مثلاً مسافر دو رکعتیں پڑھتا ہے لیکن مقیم امام کے ساتھ اس پر چار رکعتوں کا ادا کرنا واجب ہو جاتا ہے اور اگر مقیم، مسافر امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اسے چار رکعتیں پڑھنا ہوتی ہیں دو رکعتیں امام کے ساتھ پڑھ کر باقی دو رکعتیں تنہا ادا کرتا ہے اسی طرح مقتدی جب تندرست ہو تو اس پر قیام فرض ہے لہٰذا بیمار امام کی اقتدار کی وجہ سے قیام کی فرضیت ساقط نہ ہوگی۔

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ یہ قاعدہ صحیح نہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں غلام پر جمعہ فرض نہیں لیکن اگر وہ امام کے ساتھ جمعہ کی نماز میں شامل ہو جائے تو یہ نماز صحیح ہو جاتی ہے اور ظہر کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس سے احناف کی تائید ہو رہی ہے کیونکہ غلام پر جمعہ فرض نہ تھا جب امام کے ساتھ شامل ہو گیا تو اس پر جمعہ فرض ہو گیا لیکن ظہر کی فرضیت ساقط نہیں ہوگی بلکہ جمعۃ المبارک کی نماز اس کا بدل بن گئی۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم کی یہ نماز آپ کے ساتھ خاص تھی۔ اب کسی بیمار شخص کے پیچھے تندرست آدمی کی نماز جائز نہیں کیونکہ آپ نے اس نماز میں وہ عمل کیا ہے جس پر اب کوئی شخص عمل پیرا نہیں ہو سکتا۔ مثلاً حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے قرأت جہاں چھوڑی وہاں سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع فرمائی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ امامت سے نکل گئے گویا وہ ایک ہی نماز میں امام بھی ہوتے اور مقتدی بھی۔ اور یہ عمل بالاتفاق اب جائز نہیں۔

باب ۹۶ ـــــ نفل پڑھنے والے کی اقتدار میں فرض نماز پڑھنا

ایک جماعت کے نزدیک نفل پڑھنے والے امام کے پیچھے فرض نماز پڑھی جا سکتی ہے جبکہ دوسرے گروہ کے نزدیک نفل پڑھنے والا، فرض پڑھنے والے کی اقتدار کر سکتا ہے لیکن نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض نماز پڑھنا جائز نہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ، حضرت امام ابویوسف اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

پہلے گروہ کی دلیل حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

عشاء کی نماز پڑھ کر بنو سلمہ (قبیلے میں) اپنی قوم کے پاس لوٹتے اور انہیں نماز پڑھاتے ——— ایک دوسرے طریقے سے حضرت ابن جریج، حضرت عمرو سے اور وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہی روایت نقل کرتے ہیں اور اس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ یہ نماز ان کے لیے نفل اور قوم کے لیے فرض ہوتی ہے۔

احناف کی طرف سے ان کو یوں جواب دیا جاتا ہے کہ اس حدیث میں یہ الفاظ کہ "یہ نماز ان (حضرت معاذ رضی اللہ عنہ) کے لیے نفل اور قوم کے لیے فرض ہوتی تھی" کے بارے میں وضاحت نہیں کہ کس کا قول ہے ہو سکتا ہے حضرت ابن جریج کا قول ہو ممکن ہے حضرت عمرو کا اور شاید حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا قول ہو، ان میں سے کسی کا بھی قول ہو اسے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے فعل پر دلالت قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ہو سکتا ہے حقیقت اس کے خلاف ہو اور اگر یہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا قول ثابت ہو جائے تو بھی دلیل نہیں بن سکتا کیونکہ اس میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ انہوں نے یہ عمل سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم سے کیا اور نہ یہ کہ انہوں نے آپ کو خبر دی اور آپ نے اسے برقرار رکھا لہٰذا اس حدیث سے استدلال صحیح نہیں۔

بلکہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف مروی ہے۔ حضرت معاذ بن رفاعہ زرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو سلمہ کا ایک شخص مسمی سلیم، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کام کاج میں مصروف رہتے ہیں، پس ہم گھر آکر نماز پڑھتے ہیں پھر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آتے ہیں اور نماز کے لیے اذان ہوتی ہے اور وہ ہمیں طویل نماز پڑھاتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ رضی اللہ عنہ (لوگوں کو) فتنے میں نہ ڈالو یا میرے ساتھ نماز پڑھو یا اپنی قوم کو ہلکی نماز پڑھاؤ۔

اس سے معلوم ہوا کہ وہ دو کاموں میں سے ایک کرتے تھے یا سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور یا اپنی قوم کو پڑھاتے کیونکہ آپ کے قول کا مطلب یہ تھا کہ یا تو میرے ساتھ پڑھو یعنی قوم کو نہ پڑھاؤ اور یا اپنی قوم کو ہلکی پھلکی نماز پڑھاؤ یعنی میرے ساتھ نہ پڑھو چونکہ اس سلسلے میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہی ارشاد گرامی ہے لہٰذا یہ حجت ہے۔

اور اگر وہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے علم سے ایسا کرتے تھے تو گویا وہ دونوں جگہ فرض نماز پڑھتے تھے۔ اور یہ آغاز اسلام کی بات ہے کیونکہ اس وقت اس کی ممانعت نہیں تھی۔ بہر حال اس حدیث میں کئی احتمال ہونے کی وجہ سے اس سے استدلال صحیح نہیں۔

قیاس بھی احناف کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ امام کی نماز، مقتدیوں کی نماز پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس کی صحت سے ان کی نماز صحیح اور اس کے فساد سے ان کی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ امام کے سہو سے مقتدی پر بھی سجدہ سہو لازم ہوتا ہے جبکہ مقتدی کے بھولنے سے امام اور مقتدی کسی پر سجدہ سہو لازم نہیں ہوتا لہٰذا مقتدی کی نماز امام کی نماز کے خلاف نہیں ہونی چاہیے جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ فرض پڑھنے والے کے پیچھے نفل پڑھنا ٹھیک ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ نفل کا سبب، فرض کے سبب کا بعض ہے مثلاً مطلق نماز کی نیت سے نفل نماز شروع کر سکتا ہے فرض نہیں پڑھ سکتا اور جب فرض نماز کی نیت کرے تو فرض نماز پڑھ سکتا ہے کیونکہ اس میں دو باتیں ہیں ایک وہ جو نفل نماز کا سبب ہے یعنی مطلق نماز کی نیت اور دوسری فرض کی نیت، پس فرض پڑھنے والا امام، نفل پڑھنے والے مقتدی کی نماز کو بھی اپنی نماز میں شامل کر لیتا ہے

باب ۵۹ ——— نماز میں مقررہ سورتوں کی قرأت

بعض حضرات کے نزدیک نماز میں قرأت کے لیے سورتیں معین ہیں ان کے علاوہ نہیں پڑھ سکتا۔ ان کی دلیل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نمازوں میں پہلی رکعت میں "سبح اسم

ربک الاعلی۔ اور دوسری میں ھل اتاک حدیث الغاشیۃ پڑھتے تھے۔

حضرت نعمان بن بشیر اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہما سے بھی اسی قسم کی روایات مروی ہیں۔

لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ امام کے لیے ان سورتوں کو پڑھنا افضل اور مناسب تو ہے لیکن ضروری نہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے علاوہ سورتیں بھی پڑھی ہیں۔ حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عیدین کی نماز میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں پوچھا تو میں نے بتایا کہ آپ نے "ق" اور "اقتربت الساعۃ وانشق القمر۔" کی تلاوت فرمائی۔ اسی طرح جمعہ کی نماز میں بھی سورۃ جمعہ" اذا جاءک المنافقون" اور دیگر سورتوں کے بارے میں روایات موجود ہیں۔

لہٰذا دونوں قسم کی احادیث میں مطابقت اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ کسی معین سورت کا قول نہ کیا جائے ورنہ تضاد لازم آئے گا۔

حضرت امام ابو حنیفہ، حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۸۹ ــــ مسافر کی نماز

مسافر پر قصر لازم ہے یا پوری نماز بھی پڑھ سکتا ہے، اس سلسلے میں دو مسلک ہیں ایک یہ کہ قصر ضروری نہیں چار رکعات بھی پڑھی جا سکتی ہیں۔ یہ گروہ قرآن پاک کی ایک آیت اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کرتا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے:

لیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوٰۃ ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا۔	تم پر نماز میں قصر کرنے کے سلسلے میں کوئی حرج نہیں اگر تمہیں کفار کی طرف سے فتنے کا ڈر ہو۔

ان حضرات کا کہنا ہے کہ آیت مذکورہ بالا کے مطابق قصر لازم نہیں بلکہ اس کی رخصت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم قصر کرو تو کوئی حرج نہیں۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے آپ فرماتی ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حالت سفر میں نماز میں قصر بھی کی ہے اور پوری نماز بھی پڑھی ہے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک قصر ضروری ہے۔ احناف کا موقف بھی یہی ہے۔ حضرت مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، آپ فرماتی ہیں۔ شروع شروع میں دو دو رکعتیں فرض تھیں۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ نے مغرب کی نماز کے علاوہ ہر نماز کے ساتھ اس کی مثل نماز ملا دی۔ نماز مغرب، دن کے وتر ہیں اور نماز فجر کو طول قرأت کی وجہ سے اسی طرح چھوڑ دیا اور جب آپ سفر فرماتے تو پہلی نماز کی طرف لوٹ آتے (دو دو رکعات پڑھتے)

سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم خود بھی سفر میں دو دو رکعات پڑھتے تھے اس ضمن میں تواتر کے ساتھ روایات مروی ہیں حضرت عمر بن خطاب، حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت ابن عباس، حضرت ابن عمر، حضرت عمران بن حصین، حضرت انس بن مالک اور ابو جحیفہ رضی اللہ عنہم سے اسی مضمون کی روایات مروی ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی یہی عمل تھا۔

پہلے گروہ کی پیش کردہ آیت کا جواب یہ ہے کہ" لا جناح" یہاں محض جواز کے لیے نہیں بلکہ وجوب کے لیے ہے جیسا کہ حج اور عمرہ کے سلسلے میں ارشاد خداوندی ہے۔

فمن حج او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بھما۔

پس جو شخص حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی حرج نہیں کہ ان دونوں (صفا و مروہ) پر چکر لگائے۔

یہاں بھی لا جناح کے الفاظ ہیں لیکن تمام علماء کے نزدیک سعی واجب ہے۔

اور جہاں تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کا تعلق ہے تو خود ان ہی سے مروی ہے۔ کہ شروع شروع میں نماز دو دو رکعتیں تھیں پھر اضافہ ہوا اور سفر کی نماز پہلی حالت پر رہی۔ گویا ان سے مروی روایات میں تضاد کی وجہ سے ان سے استدلال نہیں ہوگا۔

البتہ حضرت عائشہ، حضرت عثمان بن عفان، حضرت حذیفہ بن یمان اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم کے بارے میں مروی ہے کہ سفر میں مکمل نماز پڑھتے تھے تو اس کا جواب یہ ہے:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حق میں دو رکعات پڑھنے کے بارے میں مختلف وجوہ بیان کی گئی ہیں جن میں یہ تاویل زیادہ مناسب ہے کہ آپ وہاں اقامت کی نیت کرتے تھے، جیسا کہ حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک وہ شخص قصر کر سکتا ہے جو کسی شہر میں نہ ٹھہرے بلکہ اپنا زاد راہ اٹھائے پھرے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ حضرت حذیفہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہا کا مسلک بھی یہی معلوم ہے۔

بہر صورت صحابہ کرام کی اکثریت سفر میں قصر کو لازم اور ضروری سمجھتی تھی اور یہی ان کا عمل تھا جن حضرات کے نزدیک گناہ کے سفر یا کسی شہر میں نہ ٹھہرنے کی وجہ سے قصر نہیں، ان کی رائے قرآن کو موافقت قیاس کے بھی خلاف ہے کیونکہ قصر نماز کی بنیاد سفر ہے جس طرح مکمل نماز پڑھنے کے اقامت بنیاد ہے۔ اور مقیم نیکو کار ہو یا بدکار، شہر میں رہتا ہو یا دیہات میں چار رکعات پڑھتا ہے تو مسافر بھی ان قیود سے ہٹ کر محض سفر کی بنیاد پر دو رکعتیں پڑھے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر گھر میں چار اور سفر میں دو رکعتیں نماز فرض فرمائی ہے۔

باب ۹۰ — سفر میں وتر سواری پر پڑھنا

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سواری پر نماز پڑھتے تھے۔ وہ جدھر بھی متوجہ ہوتی، اور آپ وتر نماز بھی سواری پر پڑھتے تھے۔ البتہ اس پر فرض نماز نہیں پڑھتے تھے۔

اس حدیث کی روشنی میں بعض حضرات کا مسلک یہ ہے کہ وتر نماز سواری پر پڑھنا جائز ہے۔ لیکن دوسرے حضرات جن میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک وتر نماز سواری پر پڑھنا جائز نہیں۔ ان کی دلیل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ آپ سواری پر (نفل) نماز پڑھتے اور وتر زمین پر پڑھتے۔ دوسرے کار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ایسا کرتے تھے۔ پہلی حدیث بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اور یہ بھی۔

دونوں احادیث کا تضاد یوں ختم کیا جا سکتا ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم شروع شروع میں وتر سواری پر پڑھتے تھے لیکن جب اس نماز کی زیادہ تاکید ہوئی تو یہ حکم منسوخ ہو گیا جیسے ایک روایت میں آتا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سامنے آرام فرما ہوتیں لیکن جب وتر پڑھنے لگتے تو انہیں آگے سے ہٹنے کا اشارہ کرتے ——— دیگر احادیث میں وتروں کی فضیلت بھی مروی ہے۔ پھر قیاس بھی احناف کی تائید کرتا ہے دونوں کو متفق علیہ قاعدے کے مطابق قیام پر طاقت ہو تو فرض نماز

پہلے سجدہ سہو کیا جائے۔ ان حضرات کی دلیل حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے فرماتے ہیں۔ میں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوگئے اور قعدہ بھول گئے۔ آپ نے نماز جاری رکھی پھر نماز سے فارغ ہونے کے بعد دو سجدے کیے۔ یہاں فراغت سے مراد سلام سے پہلے کا وقت ہے جیسا کہ دوسری حدیث میں اس کی وضاحت ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ اگر نماز میں کمی کے باعث سجدہ سہو لازم ہوا تو وہ سلام سے پہلے ہوگا اور اگر اضافے کی وجہ سے ہوا تو سلام کے بعد ہوگا۔ —— ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ جس دن حضرت ذوالیدین والا واقعہ ہوا (یہ واقعہ آئندہ باب میں مذکور ہوگا) تو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام کے بعد دو سجدے کیے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ نماز میں سہو کسی صورت میں ہو سجدہ سہو سلام کے بعد ہوگا۔ احناف کا موقف بھی یہی ہے۔

ان کی دلیل حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھا رہے تھے کہ آپ سے سہو ہوگیا آپ دو رکعتوں کے بعد اٹھ کھڑے ہوئے ہم نے متوجہ کرنے کے لیے تسبیح کہی لیکن آپ نے نماز جاری رکھی جب نماز مکمل کر چکے تو سلام پھیر کر سہو کے دو سجدے کیے —— اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں بھولنے سے کمی واقع ہونے کی صورت میں آپ نے سلام کے بعد سجدہ سہو کیا پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جو حضرت ذوالیدین کے واقعہ میں موجود تھے اور وہاں نماز میں اضافے کے باعث سجدہ سہو کیا گیا جو سلام سے پہلے تھا لیکن بعد میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نماز میں سہو سے اضافے کے باعث بھی سلام کے بعد سجدہ کیا —— متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اسی مضمون کی روایات مروی ہیں اور قیاس بھی اسی کی تائید کرتا ہے کیونکہ سجدۂ سہو بھولنے کے فوری بعد نہیں ہوتا جبکہ سجدۂ تلاوت واجب ہونے کے بعد فوراً ادا کیا جاتا ہے اب اس بارے میں تو اتفاق ہے کہ سجدۂ سہو نماز کے آخر میں کیا جائے گا لیکن اختلاف یہ ہے کہ سلام سے پہلے ہوگا یا بعد میں۔ تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جب تمام نماز سجدۂ سہو سے پہلے ہے تو سلام بھی پہلے ہونا چاہیے۔

باب ۹۲ —— نماز کے دوران گفتگو کرنا

بعض حضرات کے نزدیک نماز میں گفتگو کرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی چاہے مقتدی امام سے گفتگو کرے یا مقتدی اپنے طور پر اور امام اپنے طور پر بھول کر گفتگو کرے۔

جبکہ دوسرے حضرات کے نزدیک نماز میں گفتگو جائز نہیں۔ نماز میں صرف تکبیر، تہلیل اور قرآن پاک کی قراءت کی جاسکتی ہے۔

پہلے گروہ کی دلیل حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز میں تین رکعات پڑھائیں پھر سلام پھیر کر تشریف لے گئے۔ حضرت خرباق رضی اللہ عنہ (جنہیں ہاتھوں کی لمبائی کی وجہ سے ذوالیدین کہا جاتا تھا) نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ نے تین رکعات پڑھائی ہیں چنانچہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ایک رکعت پڑھائی پھر سلام پھیر کر سہو کے دو سجدے کیے اور آخر میں سلام پھیرا۔ یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے پوچھا یارسول اللہ! کیا آپ بھول گئے یا نماز کم ہوگئی ہے؟ آپ نے فرمایا نہ نماز کم ہوئی اور نہ میں بھولا ہوں۔ چنانچہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کی جانب سے حضرت ذوالیدین کی تصدیق ہونے پر ایک رکعت پڑھائی۔

یہ حدیث حضرت ابن عمر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔ اس حدیث کی روشنی میں پہلے گروہ کا موقف ہے

کہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے گفتگو کے بعد پہلی نماز پر بنا کی۔ اگر کلام کرنے سے نماز ٹوٹتی تو سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نئے سرے سے نماز پڑھاتے۔

دوسرا گروہ جن میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کی دلیل حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک شخص کو چھینک آئی میں نے "یرحمك الله" کہا تو صحابہ کرام مجھے گھورنے لگے۔ میں نے کہا تمہیں کیا ہوا کہ مجھے (یوں) دیکھ رہے ہو صحابہ نے اپنے ہاتھ رانوں پر مارے۔ میں نے دیکھا تو وہ مجھے خاموش کرا رہے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے سلام پھیرا تو مجھے بلایا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے آپ سے پہلے اور نہ ہی آپ کے بعد آپ جیسا معلم نہیں دیکھا اللہ کی قسم! آپ نے نہ تو مجھے مارا نہ منع فرمایا اور نہ برا بھلا کہا بلکہ فرمایا لوگوں کا کلام (دنیوی کلام) ہماری اس نماز کے مناسب نہیں، یہ (نماز) تو تکبیر، تسبیح اور تلاوت قرآن (پر مشتمل) ہے۔ پھر آپ نے صحابہ کرام کو یہ بھی بتایا کہ اگر نماز میں کوئی بات پیش آجائے تو کیا کریں۔ آپ نے فرمایا عورتوں کے لیے ہاتھ پر ہاتھ مارنا اور مردوں کے لیے تسبیح کہنا ہے۔

معلوم ہوا کہ پہلے گروہ کی پیش کردہ حدیث میں جو واقعہ بیان کیا گیا ہے وہ نماز میں کلام کے حرام ہونے سے پہلے کا ہے پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جو حضرت ذوالیدین والے واقعہ میں موجود تھے لیکن بعد میں نماز پڑھتے ہوئے ایسا واقعہ پیش آیا تو آپ نے اس کے خلاف عمل کیا یعنی شروع سے نماز پڑھی۔

اگر کہا جائے کہ یہ واقعہ نسخ کلام سے پہلے کا نہیں ہے کیونکہ اس کے راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں اور وہ صرف تین سال سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اگرچہ اس حدیث کے راوی ہیں لیکن وہ اس واقعہ میں شریک نہیں تھے ان کا یہ واقعہ بیان کرنا ایسا ہی ہے جیسے حضرت طاؤس نے فرمایا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں تشریف لائے اور آپ نے سبزیوں میں سے کچھ بھی نہ لیا، حالانکہ حضرت طاؤس نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں کی تھی۔ وہ عہد رسالت میں یمن سے آئے تھے اور اس وقت حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ کی ولادت بھی نہیں ہوئی تھی، تو ان کے قول کا مطلب یہ تھا کہ ہمارے شہر میں تشریف لائے۔

پھر قیاس بھی احناف کی تائید کرتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص حج، عمرہ یا اعتکاف میں جان بوجھ کر یا بھول کر جماع کرے ہر صورت یہ اعمال ٹوٹ جاتے ہیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ نماز میں بھول کر کلام کرنے سے بھی نماز ٹوٹ جائے

باب ۹۴ ــــــ نماز میں اشارہ کرنا

کیا نماز میں اشارہ کیا جاسکتا ہے؟ اس سلسلے میں دو مذہب ہیں ایک یہ کہ نماز میں اشارہ کرنا جائز نہیں اور اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے وہ اسے نماز میں کلام کی طرح قرار دیتے ہیں۔ ان کی دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کے لیے تسبیح کہنا اور عورتوں کے لیے ہاتھ پر ہاتھ مارنا ہے۔

دوسرا مذہب یہ ہے کہ اشارے سے نماز نہیں ٹوٹتی البتہ اشارے کے ساتھ سلام کا جواب نہیں دیا جاسکتا۔ احناف کا مسلک

بھی یہی ہے، ان حضرات کا استدلال حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم قبا میں تشریف لائے تو انصار آپ کے بارے میں سن کر حاضر ہوئے آپ نماز پڑھ رہے تھے انھوں نے سلام کہنا شروع کیا تو آپ نے ہاتھ سے یوں اشارہ فرمایا کہ ہتھیلی مبارک کھلی ہوئی تھی۔

یہ حدیث پہلی روایت کے مقابلے میں تواتر کے ساتھ مروی ہے لہٰذا اس سے اولیٰ ہے اس کی اولویت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اشارہ ایک عضو کی حرکت ہے تو جس طرح دیگر اعضاء کی حرکت سے نماز نہیں ٹوٹتی ہاتھ کی حرکت سے بھی نہیں ٹوٹتی البتہ سلام کا جواب دینے کے لیے اشارہ کرنے سے منع کر دیا گیا ہے، لہٰذا اشارے کے ساتھ سلام کا جواب دینا جائز نہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کو آپ کی نماز کے دوران سلام عرض کیا کرتا تھا ایک دن میں نے سلام عرض کیا تو آپ نے جواب نہ دیا مجھے کچھ پریشانی لاحق ہوئی جب میں نے عرض کیا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنا حکم جب چاہے ظاہر فرما دیتا ہے ابن داؤد میں ہے کہ آپ نے نماز کے بعد سلام کا جواب دیا۔ معلوم ہوا کہ نماز کے اندر جواب نہیں دیا تھا ورنہ بعد میں ضرورت نہ تھی۔ نماز میں سلام کا جواب دینے کی ممانعت پر متعدد احادیث وارد ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ وہ کسی کام کے لیے بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور سلام پیش کیا آپ خاموش رہے پھر ہاتھ سے اشارہ کیا انھوں نے پھر سلام پیش کیا آپ خاموش رہے تین بار ایسا ہی ہوا جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا مجھے تمہارے سلام کا جواب دینے سے نماز مانع تھی ____ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو نماز میں اشارہ فرمایا وہ سلام کا جواب نہ تھا بلکہ اس سے ممانعت کے لیے تھا اور اس کے لیے دلیل یہ ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو میں اسے سلام کرنا پسند نہیں کرتا اور اگر وہ مجھے سلام کرے تو میں اسے (بعد میں) جواب دوں گا چنانچہ ایک دوسری روایت میں ہے حضرت سلیمان بن موسیٰ نے حضرت عطاء سے پوچھا کہ کیا آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا ہے جو تمہیں نماز کی حالت میں سلام کرے تو انھوں نے بتایا کہ نماز ختم ہونے تک جواب نہ دو، حضرت عطاء نے فرمایا "ہاں" حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی قسم کی روایت مروی ہے۔

باب ۹۵ ___ نمازی کے آگے سے گزرنا نماز کو توڑتا ہے یا نہیں

ایک جماعت کے نزدیک نمازی کے آگے سے سیاہ کتا، عورت، گدھا گزر جائیں تو نماز ٹوٹ جاتی ہے جبکہ دوسرے حضرات جن میں ائمہ احناف بھی شامل ہیں کے نزدیک اس سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

پہلے گروہ کی دلیل حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نمازی کے آگے کجاوے کے پچھلے حصے جتنی چیز (سترہ) ہو تو کسی (گزرنے والی) چیز سے نماز نہیں ٹوٹتی اور آپ نے فرمایا عورت گدھے اور سیاہ کتے کا گزرنا نماز کو توڑ دیتا ہے (حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ سرخ اور سفید کتے سے سیاہ کتے کے امتیاز کی کیا وجہ ہے تو انھوں نے فرمایا میں نے یہ بات سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھی تھی تو آپ نے فرمایا سیاہ کتا شیطان ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی قسم کی حدیث مروی ہے۔

دوسرے گروہ کی دلیل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ

عنہا سے آپ ایک دراز گوش پر سوار تھے، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم عرفات میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے ہم صف کے کچھ حصے سے گزر کر اتر گئے اور اسے چرنے کے لیے چھوڑ دیا تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کچھ بھی نہیں فرمایا۔ حضرت صہیب کی روایت میں ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سے گزرے اور آپ نماز سے نہیں پھرے ــــ معلوم ہوا کہ نمازی کے آگے سے گزرنا قاطع نماز نہیں ــــ اور پہلے گروہ کی پیش کردہ حدیث منسوخ ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ سیاہ کتے کے بارے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شیطان ہے اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو آگے سے کسی کو گزرنے نہ دے اور اسے حسب استطاعت روکے، اگر وہ انکار کرے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے ــــ معلوم ہوا کہ نمازی سے گزرنے والا شیطان ہے چاہے وہ آدمی ہو یا کتا، (یعنی اس کے ساتھ شیطان ہے)۔ پھر اس بات پر اجماع ہے کہ انسان کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ حالانکہ اسے بھی شیطان قرار دیا گیا ہے تو اس سے واضح ہوتا ہے کہ کتے کے گزرنے سے بھی نماز نہیں ٹوٹے گی۔

نیز قیاس بھی دوسرے گروہ (احناف) کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ تمام کتوں کا گوشت حرام ہے وہ سیاہ ہوں یا سرخ یا سفید، اور یہ حرمت ان کے رنگ کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کی ذات کے اعتبار سے ہے اور اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ غیر سیاہ کتے کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی تو قیاس کا تقاضا ہے کہ سیاہ کتے کے گزرنے سے بھی نماز نہ ٹوٹے اور جب کتے کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی حالانکہ اس کا گوشت حرام ہے تو گدھے کے گزرنے سے بدرجہ اولیٰ نہیں ٹوٹتی، کیونکہ گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے میں اختلاف ہے اس کی حرمت متفق علیہ نہیں۔

باب ٩٦ ــــ سو جانے یا بھولنے کی وجہ سے رہ جانے والی نماز کی قضا

سو جانے یا بھول جانے کی وجہ سے نماز قضا ہو جائے تو کیا کرنا چاہیے؟

اس سلسلے میں تین مذاہب ہیں۔

١۔ جب یاد آئے یا بیدار ہو تو پڑھ لے پھر آئندہ روز اس کی قضا بھی کرے۔

٢۔ بعد والی فرض نماز کے ساتھ پڑھ لے۔

٣۔ جب بھی یاد آئے پڑھ لے اور یہ اس کے لیے کافی ہے آئندہ روز قضا کی ضرورت نہیں۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔ پہلے گروہ کی دلیل حضرت ذو مخبر (حضرت نجاشی کے بھتیجے) کی روایت ہے، فرماتے ہیں ہم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے ہم سو گئے اور سورج بلند ہونے تک جاگ نہ سکے پھر ہم اس جگہ سے ہٹ گئے اور سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی، جب دوسرے دن سورج چمکا تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان و اقامت کا حکم دیا اور نماز پڑھائی پھر فرمایا یہ کل والی نماز کی جگہ ہے۔

دوسرے گروہ کا استدلال یوں ہے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں کو لکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انھیں حکم دیتے کہ اگر کسی وجہ سے یا سوئے رہنے کی صورت میں نماز اپنے وقت سے رہ جائے اور وقت نکل جائے تو دوسرے وقت کی نماز کے ساتھ پڑھ لے۔

تیسرے گروہ نے حضرت ابو قتادہ، حضرت عمران اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے وقت آرام فرما رہے تھے اور سورج طلوع ہو گیا تو آپ نے سورج کے بلند ہونے کے بعد نماز ادا

کی اور وقت ظہر کا انتظار نہیں کیا۔

پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز کو بھول جائے یا سو جائے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب یاد آئے اسے ادا کرے۔ اس سے معلوم ہوا کہ پہلے دو گروہوں کی پیش کردہ روایات منسوخ ہیں۔

پھر قیاس بھی اس کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ نماز اپنے اپنے اوقات پر فرض ہے اور روزہ ایک مخصوص مہینے میں فرض قرار دیا گیا ہے۔

اگر کسی شخص کے کچھ روزے رہ جائیں تو بعد میں اتنے روزوں کی قضاء کرتا ہے اور اس پر مزید کفارہ نہیں آتا تو اسی طرح جب نماز کی قضاء کرلی تو بطور کفارہ مزید نماز پڑھنے کی کوئی وجہ نہیں۔ متقدمین کی ایک جماعت سے بھی یہی بات منقول ہے۔

باب — دباغت سے مردار کے چمڑے کا پاک ہونا

ایک جماعت کے نزدیک چمڑے کو دباغت دی جائے تو وہ پاک نہیں ہوتا اور نہ اس پر نماز پڑھنا جائز ہے جبکہ دوسرے گروہ کے نزدیک چمڑا دباغت سے پاک ہو جاتا ہے اس کو بیچنا اس سے نفع اٹھانا اور اس پر نماز پڑھنا جائز ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

پہلے گروہ کی دلیل حضرت عبداللہ بن حکیم کی روایت ہے۔ فرماتے ہیں ہمارے سامنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گرامی پڑھا گیا اس وقت ہم مقام جہینہ میں تھے اور میں نوجوان تھا۔ آپ نے فرمایا مردار کے چمڑے اور پٹھوں سے نفع نہ اٹھاؤ۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ مردار کا چمڑا دباغت سے بھی پاک نہیں ہوتا ممکن ہے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کا مطلب یہ ہو کہ جب تک اسے دباغت نہ دی جائے اس سے نفع نہ اٹھاؤ جہاں تک دباغت شدہ چمڑے کا تعلق ہے تو متعدد روایات میں اس کے پاک ہونے اور اس سے نفع اٹھانے کا ذکر موجود ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی ایک مردار بکری کے پاس سے گزرے تو فرمایا اچھا ہوتا اگر اس کا چمڑا اتار کر اسے دباغت دیتے اور اس سے نفع اٹھاتے۔ —— انہی سے مروی ہے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس چمڑے کو دباغت دی جائے وہ پاک ہو جاتا ہے۔

اگر یہ کہا جائے کہ دباغت سے چمڑے کا پاک ہونا اور اس سے نفع اٹھانے کا جواز مردار کو حرام قرار دینے سے پہلے کی بات ہے جب اسے حرام قرار دے دیا گیا تو اب سے نفع اٹھانا جائز نہ ہوگا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ مردار کو حرام قرار دینے کے بعد بھی یہ حکم اسی طرح ہے جس طرح پہلے تھا چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کی بکری مر گئی انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بکری مر گئی آپ نے فرمایا اس کا چمڑا کیوں نہیں اتارا۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم مردار بکری کا چمڑا اتار دیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "تم فرماؤ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام مگر یہ کہ مردار ہو" یا تو دباغت دے کر اس سے نفع اٹھانے میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے اس بکری کو بھیجا اس کی کھال اُتاری گئی اور اس کو دباغت دے کر مشکیزہ بنایا حتیٰ کہ وہ پرانا ہو گیا۔

اس روایت سے واضح ہوتا ہے کہ مردار کے حرام ہونے کے باوجود اس کا چمڑا دباغت سے پاک ہو جاتا ہے اور اس سے نفع

اٹھایا جاتا ہے۔

قیاس بھی دوسرے مسلک کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ کھجور وغیرہ کے نبیذ (رس) میں جب تک شراب (خمر) کی صفت پیدا نہ ہو اسے پینا حلال ہے۔ شراب بن جائے تو حرام ہو گا پھر اگر وہ سرکہ بن جائے تو اس کا استعمال حلال ہو گا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی چیز صفت کے بدلنے سے مختلف احکام کی حامل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح موت کی وجہ سے چمڑا حرام ہو جاتا ہے لیکن جب اسے دباغت دی جائے تو اس میں حلت کی صفت پیدا ہو جاتی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جب صحابہ کرام ایمان لائے تو انھوں نے دور جاہلیت میں مردار وغیرہ کے چمڑوں سے جو جوتے وغیرہ بنائے تھے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے انھیں اتارنے یا پھینکنے کا حکم نہیں دیا اسی طرح جب مسلمان مشرکین پر فتح حاصل کرتے تو انھیں جوتوں کے اتار پھینکنے کا حکم نہیں دیتے تھے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ دباغت سے چمڑا پاک ہو جاتا ہے

باب ۹۸ — ران ستر ہے یا نہیں

بعض حضرات کے نزدیک ران ستر نہیں ہے یعنی اس کا ڈھانپنا ضروری نہیں۔ جبکہ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ ران کا ڈھانپنا ضروری ہے اور وہ اعضائے ستر میں سے ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

پہلے گروہ کا استدلال ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے ہے وہ فرماتی ہیں ایک دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کپڑا دو رانوں کے درمیان تھا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی تو آپ نے اسی حالت میں اجازت دے دی پھر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے انھوں نے اجازت طلب کی تو آپ نے ان کو اجازت مرحمت فرمائی اور آپ اسی حالت میں رہے پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر اجازت مانگی تو آپ نے اجازت دی اس کے بعد آپ نے اپنے آپ کو کپڑے سے ڈھانپا۔ صحابہ کرام گفتگو کرنے کے بعد تشریف لے گئے تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت ابو بکر صدیق، حضرت فاروق اعظم، حضرت علی المرتضیٰ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آنے پر آپ اسی حالت پر رہے جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آنے پر آپ نے اپنے جسم پر کپڑا ڈال لیا (اس کی کیا وجہ ہے) آپ نے فرمایا کیا میں اس سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں۔

دوسرے گروہ کہتا ہے کہ اس حدیث کو اہل بیت کی ایک جماعت نے تمہاری روایت کردہ حدیث کے خلاف روایت کیا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کے لیے اجازت مانگی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ام المومنین کی چادر پہنے ہوئے تھے۔ ان کو اجازت دے دی وہ اپنے کام سے فارغ ہو کر چلے گئے پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی۔ آپ اسی حالت میں رہے وہ بھی فارغ ہو کر تشریف لے گئے۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اجازت مانگی تو آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اپنا لباس درست کر لو۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کیا بات ہے آپ نے حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے لیے وہ اہتمام نہیں فرمایا جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے لیے کیا۔ آپ نے فرمایا وہ بہت حیا کرنے والے شخص ہیں اگر میں انھیں اسی حالت میں اجازت دیتا تو مجھے ڈر تھا کہ وہ اپنی حاجت پیش نہ کر سکتے۔

اس حدیث میں ران کے ننگے ہونے کا ذکر نہیں لہٰذا اس سے ران کے ستر نہ ہونے پر استدلال نہیں ہو سکتا پھر سرکار دو عالم

صلے اللہ علیہ وسلم کا واضح ارشاد ہے کہ ران اعضائے ستر سے ہے اور یہ حدیث تواتر کے ساتھ ثابت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو ایک شخص کی ران کو (برہنہ) دیکھا تو فرمایا ران بھی ستر سے ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ، محمد بن جحش اور حکم بن جرہد رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

پھر قیاس بھی مسلک احناف کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ محرم عورت ہو یا غیر محرم اس کی ران کو نہیں دیکھ سکتے اسی طرح لونڈی کی ران کو دیکھنا جائز نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ران کا حکم شرمگاہ کے حکم کی طرح ہے۔ ہاتھ، پاؤں، چہرے، پیٹھ اور پیٹ کی طرح نہیں لہٰذا جس طرح مرد کی شرمگاہ ستر ہے۔ اس طرح اس کی ران بھی اعضائے ستر میں داخل ہے۔

باب ۹۹ —— طولِ قیام افضل ہے یا رکوع و سجود کی کثرت

بعض فقہاء کے نزدیک نفل نماز میں قیام وقرأت کی طوالت سے رکوع و سجود کا زیادہ ہونا (زیادہ رکعات پڑھنا) افضل ہے۔ ان کی دلیل حضرت مخارق کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں ہم حج کے لیے گئے تو مقام ربذہ سے گزرتے ہوئے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ وہ قیام کو لمبا نہیں کرتے اور رکوع اور سجدے زیادہ کر رہے ہیں میں نے ان سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا:

میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص ایک رکوع اور سجدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کا درجہ بڑھا دیتا اور گناہ مٹا دیتا ہے۔

دوسرے فقہاء جن میں تینوں حنفی ائمہ بھی شامل ہیں کے نزدیک طول قیام افضل ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسی نماز افضل ہے۔ آپ نے فرمایا جس کا قنوت لمبا ہو۔ بعض روایات میں ہے جس کا قیام لمبا ہو۔ اس حدیث سے طول قیام کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ جہاں تک حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق ہے تو ممکن ہے اس کا مطلب یہ ہو کہ جس نے طول قیام کے ساتھ زیادہ رکوع اور سجدے کیے اس کے درجات بلند ہوں اور گناہ مٹ جائیں گے دونوں قسم کی روایات کو جمع کر کے تضاد سے بچا جا سکتا ہے۔

کتاب الجنائز

باب ۱۰۰ —— جنازے کے ساتھ چلنے کا طریقہ

جنازے کو تیز تیز چلتے ہوئے لے جایا جائے یا آہستہ؟ اس سلسلے میں دو مذہب ہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک جنازہ آرام آرام سے لے جانا افضل ہے۔ ان کی دلیل حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کی اپنے والد سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس

سے ایک جنازہ گزرا اور وہ تیز تیز جا رہے تھے تو آپ نے فرمایا آرام سے چلو۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک جنازے کو تیزی سے جانا افضل ہے۔ ان کی دلیل حضرت عیینہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہما کی روایت ہے۔ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم حضرت عبد الرحمن بن سمرہ یا حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ کے جنازے میں تھے تو لوگ اسے آہستہ آہستہ لے جا رہے تھے وہ فرماتے ہیں گویا حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ ان کو جھڑک رہے اور آواز بلند کر رہے تھے اور انھوں نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ ہم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ پہلوانوں کی طرح (تیز تیز) چلتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنازے کو تیز تیز لے جاؤ اگر نیک ہے تو تم اسے بھلائی کے نزدیک کر رہے ہو اور اگر وہ برا ہے تو اسے اپنی گردنوں سے اتار دو۔

جہاں تک پہلے گروہ کی پیش کردہ حدیث کا تعلق ہے تو ممکن ہے کہ وہ جنازہ بہت تیزی سے لے جایا جا رہا ہو اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اعتدال کا حکم فرمایا۔ چنانچہ ایک دوسری حدیث میں اس کی وضاحت بھی موجود ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنازہ لے جانے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا اتنا تیز نہ چلیں کہ میت جھٹکے کھائے۔

باب ١٨١ —— میت کے ساتھ چلنا

ایک جماعت کے نزدیک جنازے کے آگے آگے چلنا افضل ہے جب کہ دوسرا گروہ پیچھے چلنے کو افضل سمجھتا ہے۔ پہلے گروہ نے حضرت سالم رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ وہ اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو جنازے کے آگے آگے چلتے دیکھا ہے۔ انھی سے ایک دوسری روایت میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی مروی ہے۔

دوسرے گروہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما جنازے کے آگے اور پیچھے (بھی) چلتے تھے۔

اسی طرح حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں جنازوں کے پیچھے چلنے کا حکم دیتے تھے۔ حضرت عمرو بن حریث فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے جنازے کے آگے آگے چلنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا پیچھے چلنا آگے چلنے سے اسی طرح افضل ہے جس طرح فرض نماز کو نفل نماز پر فضیلت ہے۔ پھر خود حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جن سے جنازے کے آگے چلنے کی روایت مروی ہے، کے بارے میں حضرت نافع فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ ایک جنازے کے ساتھ گیا انھوں نے اس کے ساتھ کچھ عورتیں دیکھیں تو فرمایا ان کو واپس کر دو کیونکہ یہ زندہ اور مردہ سب کے لیے فتنہ ہیں پھر آپ جنازے کے پیچھے چلے۔ حضرت نافع فرماتے ہیں میں نے پوچھا اے ابو عبد الرحمن جنازے کے ساتھ آگے چلنا چاہیے یا پیچھے ہو تو انھوں نے فرمایا کیا تم دیکھتے نہیں میں پیچھے چل رہا ہوں۔

ان تمام روایات سے معلوم ہوا کہ جنازے کے پیچھے چلنا افضل ہے لیکن آگے چلنے کی بھی اجازت ہے تاکہ لوگوں کے لیے آسانی ہو، جس طرح وضو میں ایک ایک بار اعضاء کو دھونا بھی سنت ہے لیکن تین تین بار دھونا افضل ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ آگے چلنے کے بارے میں جو کچھ مروی ہے وہ حضرت سالم یا حضرت زہری کا کلام ہے لہٰذا وہ حدیث منقطع ہے۔
حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک بھی جنازے کے پیچھے چلنا افضل ہے۔

باب ۱۰۲ جنازے کے لیے کھڑا ہونا

ایک جماعت کے نزدیک جس شخص کے پاس سے جنازہ گزرے اسے کھڑا ہونا چاہیے۔ اور اگر وہ ساتھ جائے تو جب تک جنازہ رکھ نہ دیا جائے نہ بیٹھے۔

جب کہ دوسرے گروہ کا موقف یہ ہے کہ جنازے کے لیے کھڑا ہونا اور اس کے رکھے جانے سے پہلے بیٹھنا ضروری نہیں۔

پہلے گروہ کا استدلال حضرت موسیٰ بن عمران ابن مناح رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو وہ کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے جنازہ گزرا تو وہ کھڑے ہوتے تھے اور انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ اس کے لیے کھڑے ہوئے۔

نیز حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو اس کے لیے کھڑے ہو جاؤ حتیٰ کہ وہ رکھ دیا جائے یا آگے نکل جائے۔ دیگر متعدد روایات میں بھی اس قسم کا مضمون ہے۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا جنازے کے لیے کھڑا ہونا اس لیے نہ تھا کہ یہ جنازے کے طریقے میں سے ہے۔ بلکہ اس کی کوئی وجہ تھی مثلاً اس سے بدبو کا آنا جیسے ایک یہودی کا جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا اس کی بدبو نے مجھے اذیت دی ہے۔ نیز آپ کا کھڑا ہونا نماز جنازہ پڑھنے کے لیے بھی ہوتا تھا۔

چنانچہ حضرت امام حسن اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس سے جنازہ گزرا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے جبکہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیٹھے رہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہونے سے استدلال کیا تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ آپ اس پر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ جہاں تک سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کا تعلق ہے تو وہ منسوخ ہو چکا ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو جنازے کے لیے کھڑا ہوتے دیکھا تو ہم بھی کھڑے ہوئے اور پھر آپ کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو ہم بھی بیٹھ گئے۔ معلوم ہوا کہ جنازہ رکھنے تک کھڑا ہونے کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام کا بھی یہی معمول تھا کہ وہ جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھ جاتے تھے۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

باب ۱۰۳ — نماز جنازہ پڑھتے ہوئے کہاں کھڑا ہو

نماز جنازہ پڑھانے والا امام میت کے سامنے کہاں کھڑا ہو، اس سلسلے میں دو قول ہیں بعض حضرات کے نزدیک عورت اور مرد کا حکم الگ الگ ہے۔ میت مرد ہو تو سر کے سامنے اور عورت ہو تو اس کے وسط جسم کے سامنے کھڑا ہو۔ ان کی دلیل یہ

ہے کہ حضرت ابو غالب فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو ایک مرد کا جنازہ پڑھاتے ہوئے سر کے سامنے کھڑا ہوتے دیکھا پھر ایک عورت کا جنازہ لایا گیا تو آپ اس کے وسط کے سامنے کھڑے ہوئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مرد کے سر اور عورت کے سرین کے سامنے کھڑے ہوتے۔

حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

لیکن دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ بھی شامل ہیں بلکہ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا مشہور قول بھی یہی ہے کہ مرد ہو یا عورت اس کے سینے کے سامنے کھڑا ہونا چاہیے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام کعب رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ پڑھائی تو آپ ان کے وسطِ جسم کے سامنے کھڑے ہوئے۔

باب ۱۰۴ —— مساجد میں نماز جنازہ پڑھنا

کیا مسجد میں نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے؟ اس سلسلے میں دو مذہب ہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا انھیں مسجد میں لے جاؤ تاکہ میں بھی ان کی نماز پڑھوں۔ صحابہ کرام نے انکار کیا تو انھوں نے فرمایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی تھی۔ اسی طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ارشاد ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی گئی۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مسجد میں کسی میت پر نماز پڑھی اس کے لیے کچھ (ثواب) نہیں۔

دونوں قسم کی احادیث پر عمل یوں کیا جا سکتا ہے کہ شروع شروع میں نماز جنازہ مسجد میں پڑھی جا سکتی تھی لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا جیسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے معلوم ہو رہا ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بات سے انکار سے بھی اس حکم کا منسوخ ہونا ثابت ہوتا ہے۔ حضرت امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ اگر مسجد صرف نماز جنازہ کے لیے بنائی گئی ہو تو اس میں نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے۔

باب ۱۰۵ —— جنازے کی تکبیرات

نماز جنازہ میں کتنی تکبیریں کہی جائیں؟ اس سلسلے میں دو مذہب ہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک پانچ تکبیریں ہیں جبکہ دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک جنازے کی تکبیرات چار ہیں۔ پہلے گروہ کی دلیل حضرت ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے فرماتے ہیں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہمارے جنازے پڑھاتے ہوئے چار تکبیریں کہتے تھے۔ ایک بار انھوں نے پانچ تکبیریں کہیں۔ اس سلسلے میں ان سے پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ تکبیریں کہی ہیں۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے بھی اسی قسم کی روایت آئی ہے۔

دوسرے گروہ کی دلیل تواتر کے ساتھ مروی روایات ہیں جن میں چار تکبیرات کا ذکر ہے۔ حضرت عبد اللہ بن ابو قتادہ اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک جنازہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے تو آپ نے چار تکبیریں کہیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ، یزید بن ثابت، زید بن ارقم، سہل بن حنیف، ابن ابی اوفی، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

صحابہ کرام کا عمل بھی یہی تھا۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی جس روایت سے پہلے گروہ نے استدلال کیا ہے اس میں بھی چار تکبیرات کا ذکر ہے لہٰذا انھوں نے جس صحابی کی نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے پانچ تکبیریں کہیں لگتا ہے وہ اصحاب بدر سے ہوں۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت سے پہلے صحابہ کرام کا تکبیرات کی تعداد میں اختلاف تھا تو آپ نے ان سب کو چار تکبیرات پر جمع فرمایا البتہ کسی خاص وجہ سے پانچ تکبیریں کہی جاتی تھیں جیسے عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی امامت میں ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو آپ نے پانچ تکبیریں کہیں، پھر فرمایا یہ اہل بدر سے ہیں۔ اس کے بعد کئی جنازوں پر نماز پڑھی تو آپ چار تکبیریں ہی کہتے تھے۔

معلوم ہوا کہ جنازے کی تکبیرات چار ہیں اور اس پر صحابہ کرام کا اجماع ہے۔

باب ۱۶ — شہداء کی نماز جنازہ

شہید کی نماز پڑھی جائے یا نہ؟ ایک جماعت کے نزدیک شہید کی نماز جنازہ نہیں ہوتی۔ ان کا استدلال حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء کو ان کے خون کے ساتھ دفن کرنے کا حکم دیا نہ ان پر نماز جنازہ پڑھی اور نہ ہی ان کو غسل دیا گیا۔

دوسرے حضرات کے نزدیک شہید کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔ احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔ وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی تھی۔ اگر شہید پر نماز جنازہ نہ پڑھی جاتی تو آپ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ نہ پڑھتے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے تمام شہداء احد کی نماز جنازہ پڑھی۔ آپ کے حکم سے دس دس شہداء کو رکھا جاتا جن میں ہر بار حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی میت بھی ہوتی باقی نو دیگر شہداء ہوتے اور آپ ان کی نماز پڑھتے۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء کی شہادت کے آٹھ سال بعد ان کی نماز جنازہ پڑھی۔

اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ پہلے پہل شہداء کی نماز جنازہ نہ پڑھنے کا حکم تھا پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا، یا یہ نفل نماز تھی یا ان کے نزدیک شہید کی نماز فوری طور پر پڑھنے کی بجائے کچھ عرصہ ٹھہر کر پڑھی جاتی تھی۔

ان میں سے کوئی بھی صورت ہو یہ بات ثابت ہے کہ شہداء پر نماز جنازہ پڑھی جائے۔ جہاں تک پہلے گروہ کی روایت کردہ حدیث کا تعلق ہے تو ہو سکتا ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے زخمی ہونے کی وجہ سے خود شہداء احد کی نماز جنازہ نہ پڑھی ہو اور صحابہ کرام کو حکم دیا ہو، یا ان تین صورتوں میں سے کوئی بات ہو جن کا ابھی چند سطور پہلے ذکر ہوا۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ شہداء کی نماز جنازہ پڑھی جائے کیونکہ نماز سے پہلے غسل ضروری ہے جب تک میت کو غسل نہ

دیا جائے نماز جنازہ نہیں پڑھی جاتی اور شہید کو غسل نہیں دیا جاتا گویا وہ اس میت کی طرح ہے جسے غسل دیا گیا اب نماز جنازہ پڑھنے میں کوئی رکاوٹ نہیں۔

باب ۱۰۷ ___ بچے کی نماز جنازہ پڑھی جائے یا نہ

بعض حضرات کے نزدیک بچے کی میت پر نماز جنازہ نہ پڑھی جائے، جبکہ دوسرے گروہ کے نزدیک بچے کی نماز جنازہ پڑھنی چاہیے۔ احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔

پہلے گروہ کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو ان پر نماز جنازہ نہ پڑھی گئی اور انھیں دفن کر دیا گیا۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا ایک صاحبزادہ فوت ہوا تو اس کی نماز جنازہ بھی نہ پڑھی گئی۔

دوسرے گروہ کی دلیل بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے فرماتی ہیں انصار اپنے ایک بچے کو لے کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے تاکہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں۔ اسی طرح حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت عمیر کا انتقال ہوا تو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور نماز جنازہ پڑھی۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچے کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔

جب دونوں قسم کی احادیث مروی ہیں تو مسلمانوں کے عمل کو دیکھا جائے گا پس ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کے ہاں بچے کی نماز جنازہ پڑھنے کا طریقہ مروج ہے لہٰذا اس عمل کے ذریعے جنازہ پڑھنے سے متعلق احادیث کو ثابت رکھا جائے گا اور اس کے خلاف کی نفی ہو جائے گی۔

قیاس بھی اسی مذہب کی تائید کرتا ہے کیونکہ تمام غیر شہید بالغ مسلمانوں کو جو فوت ہو جائیں غسل دیا جاتا ہے اور ان کی نماز جنازہ پڑھی جاتی جبکہ شہداء کو غسل نہیں دیا جاتا اور ان کی نماز جنازہ میں اختلاف ہے۔

تو قیاس کا تقاضا ہے کہ جب بچے کی میت کو غسل دیا جاتا ہے تو اس کی نماز جنازہ بھی پڑھی جائے۔

باب ۱۰۸ ___ قبرستان میں جوتوں سمیت چلنا

ایک جماعت کے نزدیک قبرستان میں جوتوں کے ساتھ چلنا مکروہ ہے کیونکہ حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قبرستان میں جوتوں سمیت چلتے دیکھا تو اتارنے کا حکم دیا۔

دوسرے حضرات کے نزدیک قبرستان میں جوتوں سمیت چلنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ ان کے ساتھ کوئی گندگی وغیرہ نہ لگی ہو۔ ان کی دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جس میں انھوں نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا آپ نے فرمایا کہ جب مومن کو قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے وہ ان کے جوتوں کی آواز بھی سنتا ہے جب وہ واپس لوٹتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ قبرستان میں جوتے پہن کر جانے میں کوئی حرج نہیں۔

جہاں تک پہلے گروہ کی روایت کردہ حدیث کا تعلق ہے تو ممکن ہے اس شخص کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی اور وجہ سے جوتے اتارنے کا حکم دیا ہو مثلاً ان کے ساتھ نجاست وغیرہ ہو۔ جیسا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے نعلین مبارک اتارنے کا حکم دیا کیونکہ ان کے ساتھ کچھ غبار وغیرہ تھی۔ اس وجہ سے نہیں کہ جوتوں میں نماز پڑھنا جائز نہیں۔ چنانچہ حضرت علقمہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حالت نماز میں جوتے اتارے تو آپ کے پیچھے نماز پڑھنے والوں نے بھی اتار دیئے۔ آپ نے فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھے حکم دیا ہے کہ ان میں سے ایک میں کچھ خرابی ہے تو میں نے انہیں اتارا۔ دیا ہے لہذا تم نہ اتارا کرو۔

دیگر متعدد روایات سے ثابت ہے کہ اگر جوتا پاک ہو تو اس میں نماز پڑھی جا سکتی ہے تو جب پاک جوتوں سمیت مسجد میں داخل ہونا جائز ہے تو قبرستان میں جانا بطریق اولی مکروہ نہ ہوگا۔

حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۱۰۹ ــــــ رات کو دفن کرنا

میت کو رات کے وقت دفن کرنا جائز ہے یا نہ؟ اس سلسلے میں دو مذہب ہیں۔

بعض حضرات کے نزدیک رات کے وقت میت کو دفن کرنا جائز نہیں، وہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ بنو عذرہ قبیلہ کے ایک شخص کو رات کے وقت دفن کیا گیا اور سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی تھی تو آپ نے رات کے وقت دفن کرنے سے منع فرما دیا۔

دوسرے گروہ کے نزدیک رات کو دفن کرنے میں کوئی حرج نہیں، احناف کا بھی یہی موقف ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک قبر میں رات کے وقت روشنی نظر آئی تو دیکھا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم قبر میں اترے ہوئے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ اپنا ساتھی مجھے دو۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رات کے وقت دفن کرنا جائز ہے۔ جہاں تک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے منع کرنے کا تعلق ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ چاہتے تھے کہ ہر فوت ہونے والے مسلمان کی نماز جنازہ پڑھیں کیونکہ اس میں ان کی بھلائی اور فضیلت ہے اس لیے آپ نے فرمایا کہ دن کو نماز جنازہ پڑھو تاکہ میں اس میں شریک ہو سکوں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ ہر فوت ہونے والے مومن کی مجھے خبر نہیں ہوتی لہذا مجھے اطلاع کر دیا کرو کہ میں اس کی نماز جنازہ پڑھوں کیونکہ ان (مسلمانوں) پر میری نماز رحمت ہے۔

رات کو دفن کرنے سے ممانعت کی ایک دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ بعض لوگ اپنے مردوں کو اچھا کفن نہیں دیتے تھے لہذا رات کو دفن کر دیتے تو آپ نے رات کو دفنانے سے منع فرمایا پھر صحابہ کرام کی موجودگی میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین رات کے وقت ہوئی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی رات کے وقت دفن کیا گیا۔ علاوہ ازیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین اوقات میں نماز پڑھنے اور میت کو دفن کرنے سے منع فرمایا۔ سورج طلوع ہوتے وقت حتی کہ اچھی طرح بلند ہو جائے، دوپہر کے وقت یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے اور غروب آفتاب کے وقت حتی کہ غروب ہو جائے ــــــ ان تینوں اوقات میں رات کا وقت شامل نہیں ــــــ

باب ۱۱۱ — قبروں پر بیٹھنا

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبروں کی طرف منہ کر کے نماز نہ پڑھو اور نہ ان پر بیٹھو۔ یہ حدیث حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور اسی مضمون کی احادیث دیگر صحابہ کرام سے بھی مروی ہیں۔ ان احادیث کی روشنی میں بعض حضرات نے فرمایا کہ قبروں پر بیٹھنا (یعنی ان سے ٹیک لگا کر بیٹھنا) مکروہ ہے جب کہ دوسرے حضرات جن میں تینوں حنفی ائمہ بھی شامل ہیں کے نزدیک قبروں پر بیٹھنا (یعنی ان سے تکیہ لگا کر بیٹھنا) جائز ہے۔ البتہ پیشاب اور قضائے حاجت کے لیے بیٹھنا جائز نہیں اور حدیث پاک میں جو ممانعت آئی ہے اس سے یہی مراد ہے۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے یہی بات فرمائی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی اسی طرح ہے وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قبر پر پیشاب یا قضائے حاجت کے لیے بیٹھتا ہے گویا وہ آگ کے انگارے پر بیٹھتا ہے۔ لہٰذا ممانعت کی یہی وجہ ہے۔ حضرت علی المرتضےٰ اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ وہ قبر کے ساتھ ٹیک لگا کر لیٹ جاتے اور بیٹھتے بھی تھے۔

زکوٰۃ کی کتاب

باب ۱۱۱ — بنو ہاشم کو صدقہ دینا

بنو ہاشم کے لیے صدقہ جائز ہے یا نہ؟ اور کیا بنو ہاشم کا کوئی فرد عامل زکوٰۃ بن کر اُجرت لے سکتا ہے یا نہ؟ اس باب میں ان باتوں سے متعلق مختلف مسالک کا ذکر کیا گیا ہے۔

بعض حضرات کے نزدیک بنو ہاشم کو صدقہ دینا جائز ہے۔ ان کا استدلال اس حدیث سے ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک تجارتی قافلہ مدینہ طیبہ آیا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کچھ سامان خرید کر چند اوقیہ چاندی کے نفع پر بیچ دیا اور اسے بنو عبد المطلب کے مساکین پر صدقہ کر دیا پھر فرمایا آئندہ میں اس وقت تک کوئی چیز نہیں خریدوں گا جب تک میرے پاس اس کی قیمت نہ ہو۔

دوسرے حضرات کا موقف یہ ہے کہ بنو ہاشم کے لیے صدقہ لینا جائز نہیں۔ وہ ان متعدد روایات سے استدلال کرتے ہیں جن میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو ہاشم کو صدقہ کھانے سے منع فرمایا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تین چیزوں کے علاوہ کسی چیز کے ساتھ دوسرے لوگوں سے الگ اور خاص نہیں کیا، وضو مکمل کرنا، صدقہ نہ کھانا اور گدھوں کو گھوڑوں پر نہ چھوڑنا۔

لہٰذا پہلے گروہ نے جس حدیث کو نقل کیا ہے تو ممکن ہے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بنو عبد المطلب کو اس مال سے دیا ہو جو ان پر حرام نہیں جیسے مالدار لوگوں کو صدقہ دینا حرام ہے لیکن ہبہ کے طور پر مال دیا جا سکتا ہے۔ اگر کہا جائے کہ ہو سکتا ہے ان کے لیے

سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقات سے لینا جائز ہو جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے مطالبۂ میراث پر فرمایا تھا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہماری وراثت نہیں ہوتی ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس مال سے کھائیں گے تو ان لوگوں کو یوں جواب دیا جائے گا کہ یہ صدقہ وقف صدقات کی طرح تھا جو مالداروں کے لیے بھی حلال ہے۔ اگر کوئی کہے کہ سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو صدقہ بنو ہاشم پر حرام کیا وہ صرف زکوٰۃ ہے۔ دوسرے صدقات نہیں، تو اس کو یوں جواب دیا جائے گا کہ روایات اس نظریے کی نفی کرتی ہیں کیونکہ سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی چیز لائی جاتی تو آپ پوچھتے ہدیہ ہے یا صدقہ؟ اگر وہ کہتے صدقہ ہے تو آپ صحابہ کرام سے فرماتے تم اسے کھالو اور یہ نہ پوچھتے کہ کون سا صدقہ ہے۔ قیاس کو بھی یہی تقاضا ہے کہ ان پر ہر قسم کا صدقہ حرام ہو، کیونکہ اس مسئلے میں ان کا حکم عام مالداروں کی طرح ہے تو جب ان پر ہر قسم کا صدقہ حرام ہے تو بنو ہاشم پر بھی حرام ہوگا۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

جس طرح بنو ہاشم پر صدقہ حرام ہے ان کے موالی (آزاد کردہ غلاموں) پر بھی اسی طرح حرام ہے کیونکہ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو رافع! حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر صدقہ حرام ہے اور کسی قوم کا آزاد کردہ غلام انہی میں سے ہے۔

کیا بنو ہاشم کا کوئی فرد تحصیلِ زکوٰۃ کے لیے عامل بن کر اس سے تنخواہ وصول کر سکتا ہے تو حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک یہ مکروہ ہے۔ وہ فرماتے ہیں صدقہ دینے والے کا یہ مال ان لوگوں کی طرف منتقل ہو جاتا ہے جن کو زکوٰۃ دی جاتی ہے لہٰذا عامل کو اس میں سے بعض کا مالک ہونا صحیح نہیں۔

دوسرے ائمہ نے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں جب مالدار شخص جس کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں صدقہ وصول کرنے پر مقرر ہو سکتا ہے اور اس صدقہ میں سے اسے تنخواہ دی جا سکتی ہے تو ہاشمی کے لیے بھی حلال ہے۔ اور اب اس کی حالت بدل جانے کی وجہ سے بھی اس کے لیے حلال ہے۔ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو جو صدقہ دیا گیا تھا اسے سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے تناول فرمایا اور ارشاد فرمایا یہ تمہارے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ۔ تو جب سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو دیا گیا صدقہ بطور ہدیہ کھانا حلال تھا تو بنو ہاشم کو جو صدقہ بطور تنخواہ دیا جائے گا وہ بھی حلال ہوگا۔

باب ۱۱۲ — تندرست و توانا فقیر کیلئے صدقہ جائز ہے یا نہ

بعض حضرات کے نزدیک ایسے فقیر کو صدقہ دینا جائز نہیں جو تندرست و توانا ہو ان کا استدلال حضرت ریحان بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا غنی اور تندرست و توانا (فقیر) کے لیے صدقہ جائز نہیں۔

علاوہ ازیں وہ حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیار کی روایت سے بھی استدلال کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مجھ سے دو آدمیوں نے بیان کیا جو بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوئے اور سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم صدقہ تقسیم فرما رہے تھے انہوں نے بھی سوال کیا تو آپ نے نگاہ اٹھائی پھر جھکالی۔ انہیں تندرست و توانا دیکھ کر فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں دیتا ہوں اور مالدار نیز طاقت ور کمانے والے کے لیے اس میں کوئی حصہ نہیں۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک حلتِ صدقہ کا سبب

فقر ہے چاہے فقیر تندرست صحیح الاعضاء ہو یا معذور ــــ چنانچہ متعدد روایات میں ہے کہ آپ نے ان صحابہ کرام کو صدقہ کے مال سے دیا جو تندرست تھے اور ان کے اعضاء سلامت تھے۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دفعہ ہم فقر کا شکار ہو گئے تو میں نے بارگاہِ نبوی میں حاضر ہو کر اپنا حال عرض کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (مانگنے سے) بچتا رہے اللہ اسے بچاتا ہے جو شخص مستغنی رہے اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دیتا ہے اور جو آدمی مانگے گا ہم اسے دیں گے فرماتے ہیں میں نے سوچا اگر میں بچتا رہوں اور استغناء اختیار کروں تو اللہ تعالیٰ مجھے بچائے گا۔ اور غنی کر دے گا۔ فرماتے ہیں اللہ کی قسم! چند دن بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگور تقسیم فرمائے تو ہمارے لیے بھی بھیجے پھر جو تقسیم فرمائے تو وہ بھی بھیجے پھر ہم پر دنیا کا مال برسنا شروع ہوا تو اس نے ہمیں ڈبو دیا البتہ جس کو اللہ تعالیٰ نے بچا لیا۔

تو اس حدیث کے مطابق سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور آپ کے اہل خانہ کو صدقہ کے مال سے دیا حالانکہ وہ صحیح الاعضاء اور تندرست تھے۔

اس مسئلے سے متعلق متعدد روایات مروی ہیں لہٰذا دونوں قسم کی احادیث کو یوں جمع کیا جا سکتا ہے کہ پہلے گروہ کی روایت کردہ احادیث میں آپ نے اس بات کو واضح فرمایا کہ جو شخص تندرست و توانا ہو لیکن فقیر ہو وہ کامل طور پر مستحق نہیں کیونکہ اس کے استحقاق کی ایک ہی جہت یعنی فقر ہے جبکہ شل اور معذور آدمی میں دو جہتیں ہیں فقر اور معذور ہونا۔ لہٰذا وہ کامل طور پر مستحق ہے۔

نیز ان احادیث اور اس قسم کی دیگر احادیث میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور تعلیم و تربیت مانگنے اور بالخصوص ضرورت کے لیے نہیں بلکہ مال کی کثرت حاصل کرنے کے لیے مانگنے سے بچنے کی ترغیب دی ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا جو شخص فقر کے بغیر مانگے وہ انگارے کھاتا ہے۔

باب ۱۱۳ ــــ عورت اپنے مال کی زکوٰۃ خاوند کو دے سکتی ہے یا نہ

کیا عورت اپنے مال کی زکوٰۃ خاوند کو دے سکتی ہے؟

اس سلسلے میں دو مذہب ہیں بعض حضرات کے نزدیک یہ عمل جائز ہے وہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کرتے ہیں وہ اپنے مال میں سے اپنے خاوند حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور زیرِ نگرانی یتیموں پر خرچ کرتی تھیں، اس سلسلے میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا ہاں وہ خرچ کر سکتی ہیں۔ ان کو قرابت کا ثواب بھی ملے گا اور صدقہ کا بھی۔ حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک عورت اپنے مال زکوٰۃ سے خاوند کو نہیں دے سکتی جیسے خاوند اپنے مال کی زکوٰۃ بیوی کو نہیں دے سکتا۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت زینب جو کچھ اپنے خاوند پر خرچ کرتی تھیں وہ عام صدقہ تھا زکوٰۃ کا مال نہ تھا۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ حضرت زینب کچھ چیزیں بنا کر بیچتی تھیں پھر اس مال کو اپنے خاوند حضرت ابن مسعود اور اپنی اس اولاد پر خرچ کرتی تھیں جو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے تھی۔ اس سلسلے میں انہوں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے جواب دیا کہ اس میں قرابت اور صدقے (دونوں) کا ثواب ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ زکوٰۃ کا مال نہیں تھا ورنہ اس سے اپنی اولاد پر خرچ نہ کرتیں کیونکہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اولاد کو مالِ زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔ پھر ایک دوسری روایت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ مال زکوٰۃ نہیں تھا کیونکہ جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو صدقہ دینے کی ترغیب فرمائی تو حضرت زینب اپنا زیور لے کر چل پڑیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہاں جا رہی ہو تو انہوں نے فرمایا اس کے ذریعے اللہ اور اس کے رسول کا قرب حاصل کرنا چاہتی ہوں

تاکہ جہنم سے بچ جاؤں۔ انھوں نے فرمایا مجھ پر صدقہ کرو۔ حضرت زینب نے فرمایا جب تک میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ جاؤں ایسا نہیں کروں گی چنانچہ حضور علیہ السلام نے انھیں اجازت دے دی۔
تو اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مال زکوٰۃ کا تھا کیونکہ زکوٰۃ میں تمام زیور نہیں دیا جاتا اور یہاں تمام زیور کی بات کی گئی تھی اس کا جواب یہی ہو سکتا ہے کیونکہ جب خاوند اپنی زکوٰۃ کا مال بیوی کو نہیں دے سکتا اگرچہ وہ محتاج ہو تو بیوی بھی زکوٰۃ کا مال اسے نہیں دے سکتی اگرچہ وہ محتاج ہو کیونکہ ان کے درمیان قرابت کا رشتہ اسی طرح قائم ہو گیا جس طرح ماں باپ اور اولاد کے درمیان ہوتا ہے اور ماں باپ اپنی اولاد کو اور اولاد اپنے ماں باپ کو زکوٰۃ نہیں دے سکتی لہٰذا یہاں بھی وہی حکم ہوگا۔ جس طرح خاوند بیوی کی شہادت ایک دوسرے کے حق میں قبول نہیں ہوتی اسی طرح جن لوگوں کے نزدیک ہبہ میں رجوع ہو سکتا ہے ان کے نزدیک میاں بیوی ایک دوسرے کو کوئی چیز ہبہ کر کے واپس نہیں کر سکتے۔ یہ تمام امور اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ زکوٰۃ کے معاملے میں بھی ان کے درمیان یہی طریقہ جاری ہوگا کہ وہ ایک دوسرے کو نہیں دے سکتے۔

باب ۱۴ —— چرنے والے گھوڑوں میں زکوٰۃ

بعض حضرات کے نزدیک اگر گھوڑے ملے جلے (نر اور مادہ) ہوں اور ان کا مالک ان سے اولاد پیدا کرنا چاہتا ہو تو ان گھوڑوں کی زکوٰۃ دینا ہوگی۔ وہ کہتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے تین قسم کے ہیں ایک وہ ہیں جو انسان کے لیے باعث اجر ہیں دوسرے وہ ہیں جو اس کے لیے پردے کا باعث ہیں اور تیسری قسم ان گھوڑوں کی ہے جو انسان کے لیے بوجھ اور گناہ ہیں۔ اس کے لیے ستر بننے والے گھوڑے وہ ہیں جنہیں وہ عزت و آبرو کے لیے اختیار کرتا ہے اور ان کی پیٹھوں اور پیٹوں کا حق نہیں بھولتا چاہے تنگی کی حالت ہو یا آسانی کی۔ یہ حضرات فرماتے ہیں کہ ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ وہ ان کی رکاب اور پیٹھوں میں اللہ تعالیٰ کا حق نہیں بھولتا۔ اس سے معلوم ہوتا کہ گھوڑوں میں زکوٰۃ واجب ہے نیز وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ عربی گھوڑے کی طرف سے دس اور فارسی گھوڑے کی طرف سے پانچ درہم لیتے تھے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک بھی گھوڑوں میں زکوٰۃ واجب ہے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک گھوڑوں میں زکوٰۃ بالکل نہیں۔ حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی موقف ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ "اللہ تعالیٰ کا حق نہ بھولے" سے زکوٰۃ کے علاوہ حق مراد ہو سکتا ہے جیسا کہ ایک حدیث میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہے۔

ایک روایت میں ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے چرنے والے اونٹوں کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ان میں حق ہے اس حق کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ نر اونٹ جفتی کے لیے ادھار دینا اس کا ڈول بطور ادھار دینا اور موٹا تازہ اونٹ بطور عطیہ دینا —— اس سے اُس حق کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ گھوڑوں کی طرف سے مال لیتے تھے تو اس کی وضاحت حارثہ بن مضرب کی روایت میں ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حج کیا تو آپ کے پاس شام کے کچھ معزز لوگ آئے انھوں نے عرض کیا امیر المؤمنین! ہمارے پاس مال اور جانور ہیں ان کا صدقہ لے کر ہمیں پاک کیجئے اور یہ ہمارے لیے زکوٰۃ ہوگی۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے دونوں پیش رووں نے ایسا نہیں کیا میں مسلمانوں سے پوچھوں گا، صحابہ کرام سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا اچھا ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ خاموش رہے، پوچھنے پر انھوں نے فرمایا کہ صحابہ کرام نے جو مشورہ دیا ہے وہ ٹھیک ہے مگر یہ واجب نہ

ہو اور نہ جزیہ ہو جو ان سے لیا جاتے چنانچہ اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے ہر غلام کے بدلے دس اور ہر گھوڑے کے بدلے دس درہم لیے۔

معلوم ہوا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے جو کچھ لیا وہ زکوٰۃ نہیں تھی۔

نیز حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم سے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی۔

اگر کوئی شخص کہے کہ جس طرح تجارتی غلاموں میں زکوٰۃ ہے اسی طرح چرنے والے گھوڑوں میں بھی زکوٰۃ ہونی چاہیے کیونکہ دونوں کی ساتھ ساتھ نفی کی گئی حالانکہ تجارتی غلاموں میں زکوٰۃ واجب ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں زکوٰۃ کی نفی ہے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے قول سے بھی جو گزشتہ روایت میں منقول ہے زکوٰۃ کی نفی ثابت ہو رہی ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس حدیث میں گھوڑوں کی زکوٰۃ کی مطلقاً نفی مراد ہے چرنے والے ہوں یا دوسرے دیگر متعدد روایات میں بھی غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ کی نفی مذکور ہے۔

پھر دوسری بات یہ ہے کہ دوسرے جانور صرف نر ہوں یا صرف مادہ یا ملے جلے ان میں زکوٰۃ واجب ہے لیکن گھوڑوں میں زکوٰۃ کے قائلین اسی صورت میں واجب جانتے ہوں جب ملے جلے ہوں اور نسل بڑھانا مقصود ہو اور یہ قیاس کی خلاف ہے۔ نیز گھوڑے، گائے یا بکری کی بجائے گدھوں اور خچروں کے مشابہ ہیں تو جب ان میں زکوٰۃ واجب نہیں تو ان میں بھی نہیں ہوگی۔ یعنی ان کی زکوٰۃ کا حکم وہی ہوگا جو خچروں اور گدھوں کا ہے۔ گائے اور بکری وغیرہ والا حکم نہیں ہوگا۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ بھی ان میں زکوٰۃ کی نفی کرتے ہیں۔

باب ۱۱۵ — حکمران زکوٰۃ وصول کرسکتا ہے یا نہیں

بعض حضرات کے نزدیک حکمران کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ مسلمانوں سے زکوٰۃ کی وصولی کے لیے کسی کو مقرر کرے بلکہ انہیں اختیار ہے کہ وہ حاکم کے پاس جمع کرائیں پھر وہ اسے اس کے مصارف پر خرچ کرے یا وہ لوگ خود اپنے طور پر مصارف زکوٰۃ پر خرچ کریں، حاکم ان کی مرضی کے بغیر زکوٰۃ وصول نہیں کر سکتا۔

ان کی دلیل حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد ثقیف آیا تو آپ نے ان سے فرمایا کہ نہ تو اپنے گھروں سے باہر جا کر عامل زکوٰۃ کو ادائیگی کرو اور نہ تم سے دسواں حصہ لیا جائے۔ اسی طرح ان کا استدلال حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مسلمانوں سے عشر (دسواں حصہ) لیتے تھے انھوں نے فرمایا "نہیں"۔

دوسرے حضرات کے نزدیک امام کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ لوگوں کو اپنے اموال کی زکوٰۃ اپنے طور پر ادا کرنے کی اجازت دے یا ان سے وصول کر کے مصارف زکوٰۃ پر صرف کرے۔ حضرت حرب بن عبید اللہ اپنے ایک ماموں سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو زکوٰۃ کی وصولی پر عامل مقرر فرمایا انھیں اسلامی احکام کی تعلیم دی اور بتایا کہ وہ کیا کچھ وصول کریں انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے صدقہ کے علاوہ تمام احکام اسلام سیکھ لیے ہیں کیا میں مسلمانوں سے بھی عشر لوں۔ فرمایا عشر (مال کا دسواں حصہ) صرف یہود و نصاریٰ سے لیا جاتا ہے۔

معلوم ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاملین زکوٰۃ مقرر فرمائے اور پہلے گروہ نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے اس میں عشر سے ٹیکس مراد ہے جو مسلمانوں سے نہیں بلکہ یہود و نصاریٰ سے لیا جاتا تھا۔ متعدد احادیث میں اس مفہوم کا ذکر کیا گیا۔

قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کیونکہ حکمران کو سب جانوروں اور پھلوں وغیرہ کی زکوٰۃ کے حصول کا اختیار حاصل ہے تو باقی اموال یعنی سونے چاندی اور مال تجارت کی زکوٰۃ وصول کرنے کا اختیار بھی ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۱۱۴ — زکوٰۃ میں عیب دار جانور لینا

ایک جماعت کے نزدیک زکوٰۃ میں عیب دار جانور لیا جا سکتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آغاز اسلام میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ لینے والے کو بھیجا تو فرمایا کہ بوڑھی اور جوان اونٹنی نیز عیب والے جانور وصول کرو اور لوگوں کے عمدہ مال نہ لینا۔

دوسرے حضرات جن میں حنفی ائمہ کرام رحمہم اللہ بھی شامل ہیں فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ میں عیب دار مال نہ لیا جائے بلکہ درمیانہ قسم کا مال لیا جائے۔ وہ فرماتے ہیں یہ آغاز اسلام کی بات ہے بعد میں عیب دار مال لینے سے منع کر دیا گیا۔ چنانچہ عمرو بن حزم فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کو خط لکھا جس میں فرائض و سنن کا ذکر تھا اس میں آپ نے لکھا صدقہ میں ان شاء اللہ کانا جانور بکریوں میں سے نہ لیا جائے۔

باب ۱۱۵ — زمین کی پیداوار میں زکوٰۃ

اہل مدینہ، حضرت امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک جب تک پانچ وسق (تین سو صاع) نہ ہو اس میں زکوٰۃ (عشر) واجب نہیں ہوتا۔ وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق سے کم میں صدقہ نہیں، نہ پانچ اونٹوں سے کم میں صدقہ ہے اور نہ ہی پانچ اوقیہ (دو سو درہم) چاندی سے کم میں صدقہ ہے۔ یہ حدیث حضرت ابوسعید خدری، حضرت جابر بن عبداللہ، ابن عمر، حضرت ابوہریرہ اور عمرو بن حزم رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل ہیں، فرماتے ہیں کہ زمین سے نکلنے والی چیز کم ہو یا زیادہ اس میں عشر واجب ہے۔

ان کی دلیل یہ ہے:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو حکم دیا کہ میں بارش یا اونٹوں کے ذریعے سیراب ہونے والی زمین کی پیداوار سے دسواں حصہ اور ڈولوں کے ذریعے سیراب ہونے والی زمین کی زمین کی پیداوار سے بیسواں حصہ لوں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی مضمون کی احادیث مروی ہیں۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ زمین کی پیداوار کا کوئی نصاب مقرر نہیں بلکہ کم ہو یا زیادہ اس میں عشر واجب ہے۔

اہل مدینہ کی طرف سے کہا گیا کہ ان احادیث میں کوئی تضاد نہیں بلکہ جن روایات سے انہوں نے استدلال کیا ہے وہ دوسرے فریق کی پیش کردہ احادیث کی تفسیر کر رہی ہیں۔ امام طحاوی رحمہ اللہ اس کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ان احادیث میں کوئی مقدار مقرر نہیں کی گئی کہ اس قدر پر زکوٰۃ ہوگی بلکہ

آپ نے فرمایا جو کچھ بھی زمین سے نکلے اس میں دسواں یا بیسواں حصہ ہے تو اس صورت میں وہ احادیث جن میں مقدار کا ذکر ہے ان کے لیے مفسر کیسے بن سکتا ہے۔ نیز وہ فرماتے ہیں کہ رجم کے سلسلے میں حضرت ماعز نے چار مرتبہ زنا کا اقرار کیا تو آپ نے رجم فرمایا اور حضرت انیس رضی اللہ عنہ کو ایک عورت کے پاس بھیجا کہ اگر وہ اقرار کرے تو اسے رجم کر دو اس سے تم نے ثابت کیا کہ ایک بار اقرار کافی ہے اور وہاں تم نے حضرت ماعز کی روایت کو اس کی تفسیر قرار نہیں دیا تو یہاں کیسے دوسری حدیث کو تفسیر قرار دے رہے ہو۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ زمین سے پیدا ہونے والے غلہ میں نصاب مقرر نہ ہو، کیونکہ ہم دیکھتے ہیں اموال اور جانور کی زکوٰۃ کے لیے ایک سال گزرنے کی شرط ہے اور نصاب کی مقدار بھی معلوم ہے لیکن زمین سے پیدا ہونے والے غلہ کی زکوٰۃ کے لیے وقت مقرر نہیں بلکہ جب بھی غلہ حاصل ہو عشر دیا جائے پس جب اس کے لیے وقت مقرر نہیں ہے تو مقدار بھی مقرر نہ ہوگی۔

باب ۱۱ ـــ پھلوں کا اندازہ لگانا

اس عنوان کا مطلب یہ ہے کہ جب پھل درخت پر لگے ہوتے ہوں تو ان کا اندازہ لگا کر زکوٰۃ (عشر) کی مقدار مقرر کر لی جائے اور اسے باغ کے مالک کے سپرد کر دیا جائے اور جب پھل پک جائے تو اس کی مثل زکوٰۃ وصول کی جائے۔

بعض حضرات کے نزدیک جن پھلوں میں عشر واجب ہے ان میں یہی طریقہ اختیار کرنا چاہیے جبکہ دوسرے حضرات ان کی مخالفت کرتے ہیں۔

پہلے گروہ کی دلیل حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو خیبر کو علاقہ کسی جنگ کے بغیر عطا فرمایا تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسی حالت میں چھوڑا اور ان سے معاہدہ کر لیا پھر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو انھوں نے اس پھل کا اندازہ لگایا پھر فرمایا اے یہودیو! میرے نزدیک تم بدترین مخلوق ہو کیونکہ تم نے انبیاء کرام کو شہید کیا اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا، لیکن میری تم سے ناراضگی، تم پر ظلم کا باعث نہیں بنے گی۔ میں نے بیس ہزار وسق کھجوروں کا اندازہ لگایا اگر تم چاہو تو رکھ لو اور چاہو تو یہ میرے لیے ہو جائیں۔

دوسرا گروہ جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے جو استدلال کیا گیا ہے وہ صحیح نہیں کیونکہ تر کھجوروں میں عشر متعین کر دینے کے بعد اسے ان کے مالک کے حوالے کرنا اور پھر خشک کھجوریں لینا، ادھار ہے اور یہ جائز نہیں۔ علاوہ ازیں جس وقت عشر کا اندازہ لگایا جا رہا ہے، اس کے بعد پھل پکنے سے پہلے ضائع بھی ہو سکتا ہے اور اس صورت میں اس پر عشر واجب نہ ہوگا۔

جہاں تک پھل کے درخت پر موجود ہونے کی صورت میں اندازہ لگانے کا تعلق ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ عاملین زکوٰۃ پھل کا اندازہ لگا کر اس کے تہائی یا چوتھائی پھل کے لیے مالک کو اجازت دے دیں تاکہ وہ اپنے اعزہ واقارب اور پڑوسیوں وغیرہ کو دے سکیں۔ باقی میں سے عشر دینا ہوگا اور یہ اس وقت واجب ہوگا جب پھل اتاریں گے۔

حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم پھل کا اندازہ لگاؤ تو تیسرا حصہ (مالک کے لیے) چھوڑ دو اگر تہائی نہ چھوڑو تو چوتھا حصہ چھوڑ دو ـــــ اس بات پر تمام مسلمان متفق ہیں کہ اس حدیث میں جس حصے کو چھوڑنے کا ذکر ہے وہ اس وقت چھوڑا جاتا ہے جب لوگ پھل کھاتے ہیں اور ابھی عشر کی ادائیگی کا وقت نہیں ہوتا۔

دوسرا جواب یہ دیا گیا ہے کہ پہلے گروہ نے جو موقف اختیار کیا ہے شریعت کے شروع میں یہی حکم تھا لیکن جب سود کو حرام قرار دیا گیا تو یہ حکم بھی منسوخ ہو گیا، لہٰذا اچیل پکنے کے بعد اس میں سے عشر دیا جائے گا۔

باب ۱۱۹ — صدقۂ فطر کی مقدار

گندم سے صدقۂ فطر کی مقدار کیا ہونی چاہیے؟

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص صدقۂ فطر میں گندم دینا چاہے تو باقی چیزوں کی طرح اس کو بھی ایک صاع دے۔

ان کی دلیل حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ فرماتے ہیں ہم رمضان میں طعام سے ایک صاع یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو یا ایک صاع پنیر صدقۂ فطر کے طور پر دیتے تھے۔

دوسرے حضرات کا موقف یہ ہے کہ گندم سے صدقۂ فطر دینا ہو تو نصف صاع دیا جائے۔ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اپنے گھر والوں کی طرف سے چاہے وہ غلام ہوں یا آزاد، دو مُد گندم یا ایک صاع کھجور دیتی تھیں۔ ظاہر ہے کہ یہ بات سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں تھی اور آپ کے بتانے سے وہ ایسا کرتی تھیں۔ اور دو مُد گندم نصف صاع ہوتی ہے۔ لہٰذا گندم سے نصف صاع صدقۂ فطر دیا جائے گا۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مروان نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ اپنے غلام کی زکوٰۃ بھیج دو تو انہوں نے قاصد سے فرمایا کہ مروان کو معلوم نہیں کہ ہم پر صرف اس قدر واجب ہے کہ ہر سال کے بعد عید الفطر کے موقع پر ایک صاع کھجور یا نصف صاع گندم دیں۔ دونوں قسم کی احادیث میں تطبیق یوں دی جا سکتی ہے کہ صدقۂ فطر کی واجب مقدار نصف صاع گندم ہے اور اس سے زائد نفل ہے لہٰذا جو کچھ وہ نصف صاع سے زیادہ دیتے تھے وہ بطور نفل ہوتا تھا۔

متعدد روایات میں نصف صاع گندم کا ذکر موجود ہے اور خلفاء راشدین بھی اسی بات پر متفق ہیں۔

پھر قیاس بھی اسی مسلک کی تائید کرتا ہے۔ کیونکہ قسموں کے کفاروں میں اختلاف ہے کہ کتنی مقدار میں تقسیم دیا جائے۔ بعض حضرات کے نزدیک جو اور کھجوریں ایک ایک صاع اور گندم نصف صاع دی جائے۔

معلوم ہوا کہ صدقۂ فطر کے علاوہ بھی جہاں کفارے وغیرہ میں طعام دیا جاتا ہے جو اور کھجوروں کے مقابلے میں گندم کی نصف مقدار دی جائے، لہٰذا صدقۂ فطر میں بھی یہی بات رہے گی۔

باب ۱۲۰ — صاع کا وزن

صاع کے وزن کے بارے میں دو قول ہیں۔ ایک قول کے مطابق اس کا وزن آٹھ رطل (چار سیر) ہے۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ صاع پانچ رطل اور ایک رطل کا تہائی (۵ ۱/۳ رطل) ہوتا ہے۔ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

پہلے گروہ کی دلیل حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، فرماتے ہیں ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوتے تو ہم سے کسی نے پانی مانگا چنانچہ ایک بڑا پیالہ لایا گیا۔ ام المومنین نے فرمایا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم اس جیسے برتن کے ساتھ غسل فرماتے تھے۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں میں نے اس کا اندازہ لگایا تو وہ آٹھ، نو اور دس رطل کا اندازہ تھا۔

اس حدیث کی روشنی میں کہا گیا کہ حضرت مجاہد نے آٹھ رطل کے بارے میں شک نہیں کیا۔

ادھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم ایک صاع پانی کے ساتھ غسل فرماتے تھے معلوم ہوا کہ صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے۔

دوسرے گروہ کا استدلال بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کی روایت ہے فرماتی ہیں میں اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے اور وہ "فرق" تھا۔ یہ حضرات فرماتے ہیں ایک "فرق" تین صاع کا ہوتا ہے اور چونکہ اس برتن سے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور ام المومنین دونوں غسل فرماتے تھے لہٰذا ہر ایک کے حصے میں ڈیڑھ ڈیڑھ صاع پانی آیا اور جب آپ نے آٹھ رطل پانی استعمال فرمایا اور وہ ڈیڑھ صاع تھا تو یہ پانچ رطل پورے اور ایک رطل کا تہائی ہوا۔

اس قول پر یہ اعتراض کیا گیا کہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے یہ نہیں بتایا کہ وہ برتن بھرا ہوا تھا یا نہ، ممکن ہے ان میں سے ہر ایک کے غسل کے لیے ایک صاع پانی استعمال ہوتا ہو جیسا کہ دوسری روایات اس کی تصدیق بھی کرتی ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے متعدد طرق سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم دو مد پانی سے وضو اور ایک صاع پانی کے ساتھ غسل فرماتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم دو رطل کے ساتھ وضو فرماتے اور ایک صاع کے ساتھ غسل۔ انہی سے ایک روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک مکوک (مد) کے ساتھ وضو اور پانچ مکوک کے ساتھ غسل فرماتے۔ یعنی چار مکوک کے ساتھ غسل کرتے اور غسل کے ساتھ وضو میں ایک مد پانی استعمال فرماتے اور ایک مد دو رطل کا ہوتا ہے لہٰذا چار مد آٹھ رطل کے ہوئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا صاع، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی صاع تھا اس کا اندازہ بھی آٹھ رطل کے ساتھ لگایا گیا۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ کا بھی وہی مسلک ہے جو حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا ہے۔

کتاب الصیام

باب ۱۲۱ ـــــ روزہ دار پر کھانا کب حرام ہوتا ہے

حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں سحری کھا کر مسجد کی طرف گیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے مکان سے گزرتے ہوئے اندر چلا گیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اونٹنی کا دودھ دوہنے اور ہنڈیا گرم کرنے کا حکم دیا پھر فرمایا کھاؤ۔ میں نے کہا میں نے روزہ رکھنے کا

ارادہ کیا ہے۔ انھوں نے فرمایا میں نے بھی روزہ رکھنے کا ارادہ کیا ہے۔ پھر ہم دونوں نے کھانا کھایا اور دودھ نوش کیا پھر مسجد میں آئے تو جماعت کھڑی ہو گئی تھی۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا یا فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اسی طرح کیا۔ حضرت زر بن حبیش فرماتے ہیں میں نے پوچھا صبح کے بعد؟ انھوں نے فرمایا صبح کے بعد، البتہ سورج طلوع نہیں ہوا تھا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے جو کچھ اس حدیث میں مروی ہے احادیث میں اس کے خلاف بھی آیا ہے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتے ہیں پس تم کھاتے پیتے رہو حتیٰ کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیں اور آپ نے فرمایا تمہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان ہرگز سحری کھانے سے نہ روکے وہ اس لیے اذان دیتے ہیں کہ سوئے ہوئے جاگ جائیں اور عبادت گزار واپس لوٹیں۔ قرآن پاک کی آیت میں بھی طلوع فجر تک کھانے کی اجازت دی گئی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے "کھاؤ پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے سفید دھاگہ، سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے یعنی فجر ہو جائے"۔

لہٰذا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت اس آیت کریمہ کے نازل ہونے سے پہلے کے بارے میں ہے۔ امت مسلمہ کا بھی آج تک یہی عمل رہا ہے۔ کہ طلوع فجر سے کھانا پینا بند کر دیتے ہیں لہٰذا ہو سکتا ہے وہ حکم پہلے کا ہو اور پھر منسوخ ہو گیا۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

باب ۱۲۲ ___ طلوع فجر کے بعد روزے کی نیت کرنا

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے فجر سے پہلے رات کو نیت نہ کی اس کا روزہ نہیں۔

اس حدیث کی روشنی میں بعض حضرات نے فرمایا کہ جو شخص رات کو روزے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں ہوگا۔ اگرچہ وہ طلوع فجر کے بعد نیت کرے۔

لیکن دوسرے حضرات جن میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک طلوع فجر کے بعد بھی نیت کی جا سکتی ہے۔

اس حدیث میں جس روزے کا ذکر ہے اس سے مراد وہ فرض روزے ہیں جن کے لیے کوئی خاص دن متعین نہیں مثلاً کفاروں کے روزے اور قضائے رمضان کے روزے۔ علاوہ ازیں اس حدیث میں اضطراب ہے۔ حضرت ابن شہاب زہری سے روایت کرنے والے حفاظ حدیث اسے مرفوعاً روایت نہیں کرتے۔ حضرت مالک، معمر اور ابن عیینہ (رحمہم اللہ) جو حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے میں حجت مانے جاتے ہیں وہ اس حدیث کی سند میں اختلاف کرتے ہیں تاہم اس حدیث کو ثابت مانتے ہوئے بھی وہی فرض روزے مراد لیے گئے جن کے لیے کوئی دن متعین نہیں۔ کیونکہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے طلوع فجر کے بعد روزے کا ارادہ فرمایا۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک خاص کھانا پسند فرماتے تھے۔ ایک دن تشریف لائے تو فرمایا وہ کھانا تمہارے پاس ہے۔ میں نے عرض کیا نہیں، تو آپ نے فرمایا پس میں روزہ رکھتا ہوں ___ صحابہ کرام کی ایک جماعت کا بھی اس پر عمل ہے اور اس سے نفل روزہ مراد ہے۔ اسی طرح رمضان المبارک کے روزے کے لیے بھی چونکہ دن متعین نہیں ہوتا لہٰذا طلوع فجر کے بعد نیت کی جا سکتی ہے لیکن زوال آفتاب سے پہلے پہلے نیت کی جائے۔

باب ۱۲۳ ــــــ "دو مہینے رمضان المبارک اور ذوالحجہ کم نہیں ہوتے" کا کیا مطلب ہے

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو مہینے یعنی رمضان المبارک اور ذوالحجہ کم نہیں ہوتے۔

سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کا کیا مطلب ہے اس پر محدثین نے بحث کی ہے۔ بعض نے فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک سال میں دو مہینے کم نہیں ہوتے ایک مہینے کے دن کم ہو سکتے ہیں لیکن دونوں کے دن کم نہ ہوں گے۔

لیکن یہ بات صحیح معلوم نہیں ہوتی۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر روزہ رکھنا ترک کرو اور اگر چاند نظر نہ آئے تو تیس دن پورے کرو ــــــ لہٰذا اس حدیث کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ باقی مہینوں کی نسبت ان دو مہینوں کی فضیلت زیادہ ہے گویا یہاں فضیلت کی کمی کا رد کیا جا رہا ہے۔ دنوں کی تعداد مقصود نہیں ہے۔

باب ۱۲۴ ــــــ رمضان المبارک میں جان بوجھ کر جماع کرنے کا کفارہ

اگر کوئی شخص رمضان المبارک کے مہینے میں دن کے وقت جان بوجھ کر اپنی بیوی سے جماع کرے تو اس کا کفارہ کیا ہوگا۔ اس سلسلے میں تین قول ہیں۔

۱۔ پہلا مسلک یہ ہے کہ ایسے شخص پر کفارہ لازم نہیں بلکہ وہ صدقہ کر دے۔

۲۔ دوسرا مسلک یہ ہے کہ وہ ایک غلام آزاد کرے یا دو مہینوں کے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ ان تینوں باتوں میں سے جسے چاہے اختیار کرے۔

۳۔ تیسرا مسلک یہ ہے کہ اگر غلام میسر ہو تو اسے آزاد کرے ورنہ دو مہینے کے مسلسل روزے رکھے اور اگر ایسا نہ کر سکتا ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ یعنی جس چیز کو پہلے ذکر کیا گیا وہ نہ پانے کی صورت میں دوسری بات پر عمل ہوگا۔

پہلے قول کے قائلین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کرتے ہیں۔ ام المؤمنین فرماتی ہیں ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ وہ جل گیا ہے۔ آپ کے استفسار پر اس نے بتایا کہ اس نے رمضان المبارک میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے۔ اس کے بعد سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا آیا تو آپ نے فرمایا وہ جلنے والا کہاں ہے۔ وہ شخص کھڑا ہوا تو آپ نے فرمایا اسے صدقہ کرو۔

دوسرے حضرات کی دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک شخص نے رمضان شریف کا روزہ توڑ دیا تو آپ نے اسے ایک غلام آزاد کرنے یا دو مہینے کے روزے رکھنے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کا حکم فرمایا۔ اس نے عرض کیا میرے پاس کچھ نہیں، پھر آپ کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا تو آپ نے فرمایا اسے لے جا کر صدقہ کرو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ سے زیادہ محتاج کوئی نہیں۔ اس پر سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم مسکرا پڑے حتیٰ کہ آپ کے سامنے والے دانت مبارک ظاہر ہو گئے پھر فرمایا اسے (خود) کھاؤ۔

تیسرا گروہ کہتا ہے کہ اصل حدیث میں یہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بالا روایت بھی داخل ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس میں ہے کہ ایک شخص نبی پاک کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میں ہلاک ہو گیا۔ آپ نے فرمایا تمہارے لیے ہلاکت ہو کیا ہوا ہے اس نے عرض کیا کہ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی کے پاس چلا گیا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس غلام ہے جسے آزاد کرو۔ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا دو مہینوں کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس ساٹھ مسکینوں کے لیے کھانا ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ اس کے بعد اسی طرح مذکور ہے جس طرح پہلی حدیث میں ذکر کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ اصل حدیث میں انقضاء کا ذکر نہیں، یہ امام زہری کا اپنا قول ہے۔

یہ حدیث ان پہلی دونوں روایتوں سے اولیٰ ہے۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی وہی مسلک ہے۔ جو تیسرے گروہ کا ہے۔

باب ۱۲۵ ــــــ سفر میں روزہ رکھنا

ایک جماعت کے نزدیک رمضان شریف میں سفر کے دوران روزہ نہ رکھنا افضل ہے۔ حتیٰ کہ ان میں سے بعض نے فرمایا کہ اگر کسی شخص نے روزہ رکھا تو وہ جائز نہ ہوگا بلکہ اس پر قضاء لازم ہوگی۔

ان حضرات کی دلیل سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ سفر کے دوران روزہ رکھنا نیکی نہیں۔ نیز حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے رمضان المبارک میں روزہ رکھنے والے شخص کو اسے لوٹانے کا حکم فرمایا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک اختیار ہے روزہ رکھے چاہے افطار کرے۔ دونوں میں سے کوئی بھی افضل نہیں۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ "سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں"، کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی بڑی نیکی نہیں محض نیکی کی نفی نہیں۔ جس طرح آپ نے فرمایا کہ وہ شخص مسکین نہیں جسے ایک دو لقمے دے کر لوٹا دیا جائے، یعنی وہ کامل مسکین نہیں، بلکہ مسکین وہ ہے جو مانگنے سے حیا کرے اور اسے حسب ضرورت روزی حاصل نہ ہو اور اس کا پتا چلتا ہو کہ اسے کچھ دیا جائے۔

نیز متعدد احادیث سے ثابت ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر کی حالت میں روزہ رکھا۔ البتہ جب آپ نے صحابہ کرام پر اسے مشقت کا باعث خیال فرمایا تو روزہ توڑ دیا گویا ایسے حالات میں جب روزے کی وجہ سے جہاد کے لیے قوت باقی نہ رہے تو روزہ نیکی نہیں۔

تیسرا گروہ جس میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک رمضان شریف میں سفر کے دوران روزہ رکھنا افضل ہے بشرطیکہ اس سے مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک کا مہینہ آتے ہی مقیم اور مسافر پر روزہ فرض ہو جاتا ہے۔

ترجیح وجوب کا باعث رمضان المبارک کا مہینہ ہے تو جو شخص اس مہینے میں روزہ رکھے اس نے افضل کو اختیار کیا۔

باب ۱۲۶ ـــــ نویں ذوالحجہ کا روزہ

ایک جماعت کے نزدیک نویں ذوالحجہ کو روزہ رکھنا ناپسندیدہ ہے۔ وہ فرماتے ہیں اس دن کا روزہ عید الاضحیٰ کے روزے کی طرح ہے۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قربانی کے دن ایام تشریق اور یوم عرفہ (نویں ذوالحجہ) مسلمان کے ایام عید ہیں، یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔
دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ نویں ذوالحجہ کو روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں ـــــ
وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ گرامی کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ اس دن میدان عرفات میں ہوتے ہیں ان کے لیے یہ عید کا دن ہے۔ چنانچہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ان کے گھر میں تھے تو انھوں نے ہم سے بیان فرمایا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ جہاں تک دوسرے لوگوں کے روزہ رکھنے کا تعلق ہے تو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی فضیلت مروی ہے۔ آپ نے فرمایا یہ ایک سال گذشتہ اور ایک سال آئندہ کے لیے کفارہ ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک بھی نویں ذوالحجہ کا روزہ رکھنا جائز ہے۔

باب ۱۲۷ ـــــ عاشورہ کا روزہ

حضرت حبیب بن ہند بن اسماء رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے میری قوم، جو اسلم قبیلہ سے تعلق رکھتی تھی، کی طرف بھیجا اور فرمایا ان سے کہو کہ وہ عاشورہ کا روزہ رکھیں جس کو یوں پاؤ کہ اس نے دن کے شروع میں کچھ کھایا ہو وہ آخر میں روزہ رکھے۔

اس حدیث کے حوالے سے بعض حضرات عاشورہ کے دن روزہ رکھنا واجب سمجھتے ہیں۔
لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے لہٰذا عاشورہ کا روزہ فرض نہیں بلکہ مستحب ہے۔ اس کا نسخ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ حضرت شقیق بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں عاشورہ کے دن حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کے پاس تر کھجوریں تھیں۔ انھوں نے فرمایا قریب ہو جاؤ۔ میں نے عرض کیا یہ عاشورہ کا دن ہے اور میں روزہ دار ہوں۔ انھوں نے فرمایا ہمیں رمضان المبارک (کے روزوں کی فرضیت) سے پہلے اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا تھا۔
علاوہ ازیں یہ روزہ شکرانہ کے طور پر رکھا جاتا ہے اور جو روزہ بطور شکر رکھا جائے وہ اختیاری ہوتا ہے فرض نہیں۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ نے یہودیوں کو عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ ان سے استفسار کیا تو انھوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون پر غلبہ عطا فرمایا تھا۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا، ان کی نسبت تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہو۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ روایت بھی یوم عاشورہ کے روزہ کے استحباب پر دلالت کرتی ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص عاشورہ کا روزہ رکھنا چاہے وہ رکھے اور جو نہ چاہے وہ چھوڑ دے۔
لہٰذا عاشورہ کا روزہ فرض نہیں بلکہ محض مستحب ہے اور اس کا رکھنا باعث ثواب ہے اور چونکہ یہ روزہ فرض نہیں اس لیے اس

بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں۔ اسی طرح حالت سفر میں سواری پر بھی وہی شخص پڑھ سکتا ہے جو زمین پر قیام کر کے نہ پڑھ سکے پھر یہ بھی متفق علیہ قاعدہ ہے کہ اگر قیام کی طاقت ہو تو وتر بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے لہٰذا اترنے کی طاقت ہو تو سواری پر پڑھنا بھی جائز نہ ہوگا۔

گویا اس نماز کا وہی حکم ہے جو فرض نماز کا ہے۔

باب ۹۱ ــــ نماز کی رکعات میں شک ہو کہ تین پڑھی ہیں یا چار

اگر کسی شخص کو نماز پڑھتے ہوئے شک ہو جائے اور یہ معلوم نہ ہو کہ کتنی رکعات پڑھی ہیں تو اسے کیا کرنا چاہیے؟

اس سلسلے میں تین قول ہیں:

پہلا قول یہ ہے کہ وہ دو سجدے کر کے آخر میں سلام پھیر دے اس کے علاوہ اس پر کچھ بھی لازم نہیں۔ ان حضرات کی دلیل یہ حدیث ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کے پاس شیطان آکے اور اس پر اس کی نماز مشتبہ کر دے اور اسے پتہ نہ چلے کہ کتنی رکعات پڑھی ہیں تو وہ قعدے کی حالت میں دو سجدے کر لے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ وہ کم تعداد رکعات پر بنیاد رکھتے ہوئے اتنی نماز پڑھے کہ اسے نماز کے مکمل ہونے کا یقین ہو جائے۔ ان کی دلیل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں نماز کے بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مذاکرہ کر رہا تھا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انھوں نے فرمایا کیا میں تمہیں ایک حدیث نہ سناؤں جو میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ انھوں نے فرمایا ہاں کیوں نہیں، سنائیں انھوں نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کسی ایک کو نماز پڑھتے ہوئے کمی کا شک ہو تو نماز پڑھتا رہے حتیٰ کہ زیادہ ہونے کا شک ہو جائے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ ایسی صورت میں نمازی اپنی غالب رائے کا اعتبار کر کے اس پر عمل کرے پھر سلام پھیر کر سہو کے دو سجدے کرے۔ اور اگر کوئی رائے قائم نہ ہو سکے تو کم رکعات کا اعتبار کرے حتیٰ کہ اسے یقین ہو جائے کہ جتنی نماز اس پر فرض تھی وہ پڑھ چکا ہے حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ ان حضرات کی دلیل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں بھول جائے تو سوچ و بچار کرے اور دو سجدے کرے۔

تمام روایات پر اسی صورت میں عمل ہو سکتا ہے جب یہ تیسرا قول اپنایا جائے، کیونکہ اس حدیث سے پہلے دو قسم کی احادیث کی نفی نہیں ہوتی جبکہ ان میں سے کسی ایک پر عمل کرنے سے اس حدیث کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ قیاس بھی اسی قول کی تائید کرتا ہے کیونکہ جس چیز کو یقین کے ساتھ شروع کیا جائے اس سے باہر آنے کے لیے بھی یقین چاہیے مثلاً شعبان کی تیس تاریخ یوم شک ہو تو ہم روزہ نہیں رکھتے بلکہ جب چاند کا یقین ہو جائے تب رکھتے ہیں پھر ہم رمضان المبارک کو بھی محض شک کی وجہ سے روزہ نہیں چھوڑتے بلکہ جب چاند کا یقین ہو جائے تو تب روزہ ترک کرتے ہیں اسی طرح جب نماز کو یقین کے ساتھ شروع کیا تو اس سے باہر آنے کے لیے بھی یقین کی ضرورت ہے۔

باب ۹۲ ــــ سجدہ سہو کس وقت کیا جائے

سجدۂ سہو، سلام پھیرنے سے پہلے کیا جائے یا بعد میں؟ اس سلسلے میں تین قول ہیں۔ پہلا قول یہ ہے کہ سلام پھیرنے سے

ان دنوں کے روزے رکھتا ہو تو وہ رکھ لے۔

لہٰذا پہلے گروہ کی پیش کردہ حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ اگر شعبان المعظم کے نصف آخر میں روزے رکھنے سے رمضان المبارک کے روزے رکھنے کی طاقت نہ رہے تو یہ روزے نہ رکھے جائیں کیونکہ رمضان المبارک کے روزے فرض ہیں اور یہ نفل۔ اس طرح احادیث میں تضاد نہیں ہوگا۔

باب ۱۳۰ ـــ روزہ دار کا بوسہ لینا

کیا روزہ دار کے لیے روزے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لینا جائز ہے؟ بعض حضرات کے نزدیک ایسا کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ ان کی دلیل حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا کی روایت ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روزہ دار کے بوسہ لینے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔

اسی مفہوم کی روایات حضرت عمر فاروق، عبداللہ بن مسعود اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں۔

دوسرے گروہ کے نزدیک بوسہ لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ احناف کا بھی یہی مذہب ہے البتہ وہ کہتے ہیں کہ اگر بوسہ لینے سے جماع کی طرف بڑھنے کا خطرہ ہو تو مکروہ ہے۔

اور پہلے گروہ نے جن روایات سے استدلال کیا ہے ان کا مطلب بھی یہی ہے۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے جواز کے سلسلے میں روایات مروی ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لیتے تھے۔ اس مضمون کی روایات تواتر کے ساتھ مروی ہیں۔

یہ بھی کہا گیا کہ یہ بات سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے۔ دوسروں کو اس کی اجازت نہیں، لیکن یہ قول حدیث کے بھی خلاف ہے اور قیاس کے بھی ـــ حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں ایک شخص نے روزے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لیا پھر اسے سخت محسوس کرتے ہوئے اپنی بیوی کو مسئلہ پوچھنے کے لیے بھیجا۔ اس نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بھی روزے کی حالت میں بوسہ لیتے ہیں۔ اس عورت نے واپس جاکر خاوند کو بتایا تو اس نے اور زیادہ محسوس کیا، چنانچہ اس نے کہا کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل نہیں ہیں اللہ تعالیٰ اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے جو کچھ چاہتا ہے جائز کر دیتا ہے۔ وہ خاتون دوبارہ حاضر ہوئیں تو سرکار دو عالم تشریف فرما تھے۔ آپ نے پوچھا ان کا کیا مسئلہ ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا تو آپ نے فرمایا کیا تم نے اسے نہیں بتایا کہ میں بھی ایسا کرتا ہوں۔ ام المؤمنین نے عرض کیا کہ میں نے اسے بتایا لیکن اس کے خاوند کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے لیے جو کچھ چاہتا ہے جائز کر دیتا ہے۔ اس پر سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم غضب ناک ہو گئے اور فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے تم سب سے زیادہ ڈرتا ہوں اور اس کی حدود کو سب سے زیادہ جانتا ہوں ـــ معلوم ہوا کہ یہ حکم سب کے لیے برابر ہے۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کیونکہ روزے کی حالت میں کھانا پینا اور جماع کرنا دوسرے لوگوں کی طرح حضور علیہ السلام پر بھی حرام تھا تو جب بوسہ لینا آپ کے لیے جائز تھا تو امت کے لیے بھی جائز ہوگا۔

باب ۱۳۱ —— روزے دار کو قے آنا

ایک جماعت کے نزدیک قے آنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ جبکہ دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک اگر قے خود بخود آئے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

پہلے گروہ کا استدلال حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قے فرمائی تو روزہ توڑ دیا۔

دوسرے حضرات نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے استدلال کیا ہے جس میں یہ مسئلہ وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس پر قے غالب آجائے اس پر قضا نہیں اور جو خود بخود قے کرے وہ روزے کی قضا کرے۔ لہٰذا جن روایات میں روزہ توڑنے کا ذکر ہے ان کا مطلب یہی قرار دیا جائے گا اور مطلب یہ ہوگا کہ قے کی وجہ سے کمزوری پیدا ہونے کی صورت میں روزہ توڑ دیا۔ قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کیونکہ جن لوگوں کے نزدیک قے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور یہ خون کی طرح ہے ان کے نزدیک روزے دار خون نکلوائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا تو قے سے بھی نہیں ٹوٹنا چاہیے۔

باب ۱۳۲ —— روزے دار کا سینگی لگوانا

ایک جماعت کے نزدیک روزے دار کے سینگی لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "سینگی لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا" اس حدیث کو حضرت ابو موسیٰ، حضرت عائشہ، معقل اشجعی، حضرت ثوبان، شداد بن اوس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک سینگی لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں سینگی لگوائی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی ہے۔

جہاں تک پہلے گروہ کی پیش کردہ حدیث کا تعلق ہے تو اس سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ روزے کے ٹوٹنے کا سبب سینگی لگوانا ہے ممکن ہے کسی اور وجہ سے روزہ ٹوٹا ہو، حضرت ابو اشعث صنعانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اس لیے فرمائی ہے کہ وہ دونوں غیبت کرتے تھے اور روزے کے ٹوٹنے سے مراد اجر و ثواب کی کمی ہے۔

صحابہ کرام سے اس کی ایک دوسری وجہ بھی مروی ہے اور وہ کمزوری کا پیدا ہونا ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم (یا فرمایا میں) روزے دار کے لیے سینگی لگوانے کو کمزوری کے باعث ناپسند کرتے تھے، حضرت انس، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ایسے شخص کا روزہ نہ ٹوٹے کیونکہ پیشاب اور پاخانے کی طرح خون کا نکلنا بھی وضو کے ٹوٹنے کا باعث ہے اور اس سلسلے میں ان کا ایک جیسا حکم ہے تو جب پیشاب اور پاخانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا تو خون کے نکلنے سے بھی نہیں ٹوٹنا چاہیے

باب ۱۳۳ ــــ جنبی کا روزہ

اگر کوئی شخص رات کو جنبی ہو جائے اور صبح تک جنبی رہے غسل نہ کر سکے تو کیا وہ روزہ رکھ سکتا ہے اور اس کا روزہ ہو جائے گا؟

اس سلسلے میں دو موقف ہیں بعض حضرات کے نزدیک ایسے شخص کا روزہ جائز نہیں ہے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں۔

لیکن دوسرے حضرات کے نزدیک ایسے شخص کے لیے روزہ رکھنا جائز ہے، احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔ ان کی دلیل حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت جنبی ہوتے پھر غسل کرکے مسجد میں تشریف لے جاتے اور اس دن روزہ بھی رکھتے۔ یہ حدیث تواتر کے ساتھ مروی ہے۔

پہلے گروہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی جس روایت سے استدلال کیا ہے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جب حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے اس کے خلاف سنا تو فرمایا مجھے اس بات کا علم نہیں مجھے تو کسی نے (حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے) بتایا ہے۔ اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ازواج مطہرات اس بات کو زیادہ جانتی ہیں۔ گویا انھوں نے ازواج مطہرات کی روایت کو حضرت فضل رضی اللہ عنہ کی روایت سے اعلیٰ قرار دیا۔

اور یہ بات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ امت کے لیے بھی یہی حکم ہے چنانچہ جب ایک شخص کے مسئلہ پوچھنے پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میں بھی (بعض اوقات) صبح کے وقت حالت جنابت میں ہوتا ہوں لیکن غسل کرکے روزہ رکھ لیتا ہوں اس نے عرض کیا آپ تو گناہوں سے معصوم ہیں اس پر آپ غضب ناک ہوئے اور فرمایا میں تم سب سے زیادہ خوف خدا رکھتا ہوں۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ایسے شخص کا روزہ جائز ہو کیونکہ اگر کسی روزہ دار کو دن کے وقت احتلام ہو جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا تو بوقت صبح حالت جنابت میں ہونے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹنا چاہیے۔

گویا جو امور روزے کی حالت میں پیدا ہوں اور ان سے روزہ ٹوٹ جاتا ہو ان کی موجودگی میں روزہ شروع کرنا بھی جائز نہ ہوگا مثلاً کسی عورت کو روزے کی حالت میں حیض یا نفاس آجائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اگر اسے پہلے سے حیض یا نفاس ہو تو روزہ رکھنا جائز نہ ہوگا۔

اور جن امور کے روزے کی حالت میں طاری ہونے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ان کی موجودگی میں بھی روزہ رکھنا جائز ہوگا۔ جنابت کا بھی یہی حکم ہے۔

باب ۱۳۴ ــــ نفلی روزہ توڑ دینا

اگر کوئی شخص نفلی روزہ رکھ کر توڑ دے تو کیا اس پر قضاء واجب ہے؟

اس سلسلے میں بعض حضرات کا موقف ہے کہ اس شخص پر قضا واجب نہیں۔ ان کی دلیل حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کی روایت ہے فرماتی ہیں میں روزے کی حالت میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئی آپ نے مجھے اپنے مشروب سے بچا ہوا دیا میں نے نوش کرنے کے بعد عرض کیا یا رسول اللہ! میں روزے دار تھی لیکن میں نے آپ کا تبرک (جھوٹا) رد کرنا اچھا نہ سمجھا آپ نے فرمایا اگر یہ رمضان المبارک کا

کے آخری دو دنوں کا روزہ رکھتا ہے تو وہ ان تاریخوں میں روزہ رکھ سکتا ہے۔

مناسک حج

باب ۱۳۶ ــــ محرم کے بغیر عورت کا حج

کیا عورت محرم کے بغیر حج کے لیے سفر کر سکتی ہے؟ اس ضمن میں چھ قول ہیں:

(۱)۔ محرم کے بغیر عورت کا سفر کرنا جائز نہیں قریب کا سفر ہو یا دُور کا۔

(۲)۔ ایک برید (   ) سے کم مسافت کا سفر محرم کے بغیر کر سکتی ہے اس سے زائد نہیں۔

(۳)۔ ایک دن سے کم وقت کا سفر محرم کے بغیر کر سکتی ہے اس سے زیادہ نہیں۔

(۴)۔ دو راتوں سے کم کا سفر محرم کے بغیر کر سکتی ہے اس سے زائد جائز نہیں۔

(۵)۔ تین دن یا اس سے زائد مسافت کا سفر محرم کے بغیر نہیں کر سکتی اس سے کم مسافت پر جا سکتی ہے، احناف کا یہی مسلک ہے۔

(۶)۔ بعض حضرات کے نزدیک عورت محرم کے بغیر سفر کر سکتی ہے کسی وقت کی پابندی نہیں۔

پہلے قول کے قائلین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا تو فرمایا کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میرا نام فلاں فلاں جہاد میں لکھ دیا گیا ہے اور میں نے اپنی بیوی کے ساتھ حج کا ارادہ کیا تھا۔ آپ نے فرمایا تم اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔

دوسرے گروہ کا استدلال یوں ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت ایک برید (   ) کی مسافت پر سفر نہ کرے مگر اس کے ساتھ اس کا خاوند یا ذو رحم محرم ہو۔

تیسرے گروہ نے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث سے استدلال کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کے لیے محرم کے بغیر ایک دن یا اس سے زائد کا سفر جائز نہیں۔

چوتھے گروہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ عورت خاوند یا محرم کے بغیر دو راتوں کی مسافت پر سفر نہ کرے۔

پانچویں گروہ نے حضرت عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمرو، ابوہریرہ، اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم سے مروی روایات سے استدلال کیا جن میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت محرم کے بغیر تین دن کی مسافت پر سفر نہ کرے۔

چھٹے گروہ کا استدلال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس قول سے ہے کہ تم میں سے ہر ایک کو محرم میسر نہیں ہوتا۔

ان مختلف روایات کو سامنے رکھا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ جن روایات میں مطلق سفر، ایک برید، ایک رات یا دو راتوں کے سفر کی ممانعت ہے ان کے مطابق بھی تین دن کا سفر ناجائز ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ ان میں سے کون سی روایات مقدم ہیں اور کون سی مؤخر تاکہ ناسخ و منسوخ کا علم ہو سکے۔ اگر تین دن سفر کی ممانعت والی روایت مقدم ہو تو دوسری روایت سے یہ حکم منسوخ ہو جائے گا لیکن اس کے باوجود تین دن کے سفر کی ممانعت برقرار

رہے گی۔ اور اگر تین دنوں کے سفر کی ممانعت سے متعلق روایت متاخر ہو تو یہ ناسخ قرار پائے گی۔ بہر حال دونوں صورتوں میں تین دنوں کی مسافت یا اس سے زائد کا سفر محرم کے بغیر ناجائز ثابت ہے کیونکہ اس حدیث پر ہر اعتبار سے عمل ضروری ہوگا جبکہ یہ روایت دیگر روایات سے اولیٰ قرار پائے گی۔

چونکہ پچھلے گروہ کا استدلال ان متواتر روایات کے خلاف ہے لہٰذا وہ ثابت نہ ہوگا ____ بعض لوگوں نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ لونڈیاں سفر کرتی تھیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ممانعت مطلقاً نہیں ہے اور ہو سکتا ہے یہ سفر اس ممانعت کے تحت نہ آتا ہو۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے محرم کے بغیر سفر کیا تو آپ نے فرمایا تمام لوگ ام المومنین کے محرم ہیں باقی عورتوں کی یہ حالت نہیں۔

باب ۱۳۷ ____ مواقیت احرام

حج یا عمرہ کرنے والا شخص جن مقامات سے احرام کے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتا ان کو مواقیت کہتے ہیں۔

مواقیت کے سلسلے میں یہ اختلاف ہے کہ کیا عراق کے لیے مستقل میقات مقرر ہے یا نہیں۔ ایک جماعت کا موقف یہ ہے کہ عراق کے لیے مستقل میقات مقرر نہیں وہ دیگر مقررہ مواقیت میں سے جس پر پہنچیں احرام باندھ لیں۔ ان حضرات نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، شام والوں کے لیے جحفہ، نجد والوں کے لیے قرن، اور اہل یمن کے لیے یلملم کو میقات مقرر فرمایا ____ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے خود یہ حدیث رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنی۔ ____ اسی مضمون کی احادیث دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں۔

دوسرے حضرات کے نزدیک اہل عراق کے لیے میقات مقرر ہے اور وہ ذات عرق ہے۔ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ آپ فرماتی ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام و مصر کے لیے جحفہ، اہل عراق کے لیے ذات عرق اور یمن والوں کے لیے یلملم کو میقات مقرر فرمایا۔

حضرت جابر اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی اسی مضمون کی روایات مروی ہیں۔ یہی نہیں بلکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جن کی روایت میں عراق کا ذکر نہیں اور پہلے گروہ نے اس روایت سے استدلال کیا۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جحفہ، اہل یمن کے لیے یلملم اور اہل طائف کے لیے قرن کو میقات مقرر فرمایا پھر فرماتے ہیں لوگ کہتے ہیں کہ اہل مشرق کے لیے ذات عرق کو میقات مقرر فرمایا ظاہر ہے کہ یہاں لوگوں سے اہل علم اور سنت کو جاننے والے لوگ مراد ہیں اور وہ ایسی بات اپنی رائے سے نہیں کہہ سکتے جب تک انھوں نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے نہ سنا ہو۔ دونوں قسم کی احادیث میں مطابقت کی صورت میں بھی عراق کے لیے ذات عرق میقات قرار پاتا ہے کیونکہ پہلے گروہ کی پیش کردہ روایات میں عراق کے میقات کی نفی نہیں اور یہاں اثبات ہے لہٰذا دونوں میں کوئی منافات نہیں۔

بعض حضرات نے اعتراض کیا کہ اس وقت عراق فتح نہیں ہوا تھا تو اس کے لیے میقات کیسے مقرر ہو سکتی تھی تو اس کا جواب یہ ہے کہ میقات مقرر کرتے وقت شام بھی فتح نہ ہوا تھا تو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے وحی کی بنیاد پر ان دونوں ملکوں کے لوگوں کے لیے میقات مقرر فرمائیں۔

حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا موقف بھی یہی ہے کہ اہل عراق کے لیے ذات عرق میقات ہے۔

....

باب ۱۳۸ ــــ احرام کہاں سے باندھا جائے

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہاں سے احرام باندھا اس سلسلے میں اختلاف ہے؟

بعض حضرات کے نزدیک مقام بیداء پر احرام باندھا اور (اہل مدینہ کو) اب بھی یہاں سے احرام باندھنا چاہیے۔ وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں نماز ادا کی، پھر سواری کے پاس تشریف لائے جب اس پر سوار ہو گئے تو مقام بیداء میں احرام باندھا۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ بیداء کے مقام پر احرام باندھنا افضل اور سنت نہیں، سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی وجہ سے ایسا کیا جیسے آپ وادی محصب میں اترے تو اس کی مختلف وجوہات تھیں اس لیے نہیں کہ وہاں اترنا افضل ہے۔

کچھ حضرات کے نزدیک سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام بیداء پر احرام باندھنا ثابت ہی نہیں وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں بیداء کے بارے میں تم جھوٹ کہتے ہو آپ نے مسجد ذوالحلیفہ کے پاس احرام باندھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی یہی فیصلہ کرتے ہیں، ان سے پوچھا گیا کہ اس مسئلہ میں لوگوں کا اختلاف کیوں ہے تو انھوں نے فرمایا دراصل سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاں نماز ادا کی وہاں سے ہی (مسجد ذوالحلیفہ سے) احرام باندھا۔ کچھ لوگ وہاں موجود تھے انھوں نے وہاں کا ذکر کیا پھر آپ سواری پر سوار ہوئے تو کچھ لوگ جو پہلے وہاں موجود نہ تھے وہاں حاضر ہوئے انھوں نے آپ سے کلمات احرام سنے تو انھوں نے کہا آپ نے یہاں سے احرام باندھا جب آپ مقام بیداء میں پہنچے تو بعض نئے آنے والے حضرات نے یہ کلمات سنے تو انھوں نے کہا یہاں سے احرام باندھا ہے۔ حقیقت میں آپ نے مسجد ذوالحلیفہ سے احرام باندھا تھا۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

باب ۱۳۹ ــــ تلبیہ کے الفاظ

تلبیہ کے جو الفاظ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے سکھائے ہیں وہ یہ ہیں، لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ۔ اور بعض روایات میں وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ۔ کا اضافہ بھی ہے۔

اس پر تو مسلمانوں کا اجماع ہے کہ تلبیہ کے یہی الفاظ کہے جائیں لیکن اس بارے میں اختلاف یہ ہے کہ کیا ان الفاظ پر کچھ اضافہ کیا جا سکتا ہے ایک جماعت کے نزدیک اضافہ ہو سکتا ہے۔ وہ کہتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ "لبيك اله الحق لبيك" کا اضافہ فرماتے تھے۔ اسی طرح ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی کچھ الفاظ کا اضافہ فرماتے تھے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک وہی الفاظ کہنے چاہییں جو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے سکھائے ہیں وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ اس کی جنس سے جو الفاظ چاہو کہو بلکہ نماز کی تکبیر کی طرح یہ الفاظ سکھاتے ہیں تو جس طرح تکبیر میں اضافہ نہیں ہو سکتا اسی طرح یہاں بھی نہیں ہونا چاہیے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی ان الفاظ پر اضافہ کو پسند نہیں کرتے تھے احناف کا بھی یہی موقف ہے۔

لیکن دوسرے حضرات جن میں تینوں حنفی ائمہ بھی شامل ہیں کے نزدیک بلا ضرورت سلا ہوا کپڑا یا موزہ پہننا جائز نہیں اور اگر وہ ضرورت کے تحت ایسا کرتا ہے تو اس پر کفارہ لازم ہوگا البتہ گناہ نہیں ہوگا۔ وہ فرماتے ہیں کہ جس حدیث سے پہلے گروہ نے استدلال کیا ہے اس میں کفارے کی نفی نہیں اور اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ ایسا شخص موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر اور سلوار کو پھاڑ کر پہنے۔ چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں اس بات کا ذکر موجود ہے کہ ایک شخص کے سوال پر سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی بات کی ہدایت فرمائی۔ قیاس بھی اسی موقف کی تائید کرتا ہے۔ کیونکہ اگر کوئی شخص حالت احرام میں ضرورت کے تحت سر منڈاتے تو اس پر کفارہ لازم ہوتا ہے تو یہاں بھی یہی حکم ہوگا۔

باب ۱۴۲ — احرام میں ورس اور زعفران ملے ہوئے کپڑے پہننا

جن کپڑوں میں ورس (ایک خوشبو) اور زعفران لگا ہوا ہو احرام کی حالت میں ان کا پہننا کیسا ہے؟

اس سلسلے میں دو قول ہیں بعض حضرات کے نزدیک ان کا پہننا جائز نہیں، ان کی دلیل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے آپ نے فرمایا (احرام میں) ایسے کپڑے نہ پہنو جن میں ورس یا زعفران لگا ہوا ہو۔

دوسرے حضرات کے نزدیک یہ حکم مطلق نہیں بلکہ اس صورت میں ہے جب ان کپڑوں کو دھو کر ان سے خوشبو دور نہ کی گئی ہو اگر ان کو دھو دیا گیا حتیٰ کہ اب ان سے خوشبو نہیں آتی تو وہ کپڑا اپنی اصل کی طرف لوٹ آئے گا اور اس کا پہننا جائز ہوگا جیسے ناپاک کپڑے کو دھو کر پاک کر لیا جائے تو اب اس میں نماز جائز ہے۔

سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات میں یہ استثنا موجود ہے کہ اگر وہ دھوئے ہوں تو جائز ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ کرام سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۱۴۳ — محرم، قمیص کیسے اتارے

اگر کسی محرم نے قمیص پہنی ہوئی ہو تو وہ اسے کیسے اتارے بعض حضرات کہتے ہیں عام لوگوں کی طرح نہ اتارے بلکہ پاؤں کی طرف سے اتارے کیونکہ اگر وہ عام طریقے سے اتارے گا تو سر ڈھانپے گا اور یہ جائز نہیں، وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے۔ میں بھی آپ کے پاس تھا۔ آپ نے اپنی قمیص کو گریبان سے پھاڑ کر پاؤں کی جانب سے نکالا صحابہ کرام نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ نے فرمایا میں نے اپنے ان اونٹوں کو جنہیں مکہ مکرمہ کی طرف بھیجا قلادہ ڈالنے اور اشعار (جانور کے ایک پہلو سے خون نکالنا) کا حکم دیا پھر میں نے بھول کر قمیص پہن لی اب میں سر کی جانب سے قمیص نہیں اتار سکتا تھا۔

دوسرے حضرات کے نزدیک ایسا شخص عام طریقے کے مطابق قمیص اتارے وہ حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں انہوں نے احرام باندھا اور ان پر جبہ تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے اتارنے کا حکم دیا۔

حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت (مذکورہ بالا) سے اس روایت کی سند احسن ہے اگر صحت سند

کے اعتبار سے یہ بات کرتا ہے کہ یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے اولیٰ ہے۔
اور اگر قیاس سے یہ مسئلہ ثابت کرنا ہے تو قیاس بھی دوسرے گروہ کی تائید کرتا ہے وہ یہ کہ محرم کے لیے ٹوپی وغیرہ پہننا جائز نہیں جیسے قمیص نہیں پہن سکتا۔ لیکن اگر وہ سر پر کپڑے وغیرہ اٹھائے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ وہ کوئی چیز سر پر پہن نہیں رہا اسی طرح اگر قمیص اتارتے وقت وہ سر کے اوپر آجائے تو بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ سر پر کسی چیز کو پہننا نہیں اور پہلے سے صاف ہے۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۱۴۴ — حجۃ الوداع کے موقع پر سرکارِ دو عالم کا احرام کیسا تھا

حج کی تین قسمیں ہیں (۱) حج افراد (۲) حج قران (۳) حج تمتع۔
صرف حج کا احرام باندھ کر جانا اور عمرہ نہ کرنا حج افراد کہلاتا ہے۔
عمرے کا احرام باندھ کر جانا اور عمرہ کے بعد مکہ مکرمہ میں ہی حج کا احرام باندھ کر حج کرنا تمتع کہلاتا ہے۔
حج اور عمرے کا اکٹھا احرام باندھ کر جانا اور دونوں سے فراغت کے بعد احرام کھولنے کو حج قران کہتے ہیں۔
بعض حضرات کے نزدیک حج افراد افضل ہے ایک گروہ حج تمتع کو افضل سمجھتا ہے اور ایک گروہ حج قران کو افضل قرار دیتا ہے حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

تینوں گروہ سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے موقع پر احرام سے استدلال کرتے ہیں، پہلا گروہ حضرت عائشہ، حضرت اسماء اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم کی روایات سے استدلال کرتا ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر کچھ صحابہ کرام نے صرف حج کا احرام باندھا بعض نے صرف عمرہ کا اور کچھ نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا لیکن سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا۔

دوسرے حضرات جو حج تمتع کو افضل قرار دیتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ، حضرت سعد، حضرت ابن عباس، حضرت ابن زبیر، حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے عمرے کا اور پھر حج کا احرام باندھا اور صحابہ کرام نے بھی آپ کے ہمراہ تمتع کیا۔

تیسرے گروہ نے جن کے نزدیک قران افضل ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ بنو تغلب کا ایک شخص ابن معبد نے کہا کہ میں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا جب میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے احرام کا ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا تیرے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم یا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کی طرف تیری راہنمائی کی گئی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے فرماتے ہیں میں نے مقام عقیق میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ گزشتہ رات میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا اور اس نے کہا اس مبارک وادی میں نماز پڑھو اور کہو "حج میں عمرہ"۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، تینوں مسالک کے لوگوں نے اپنے اپنے موقف پر احادیث پیش کی ہیں اب ہم نے دیکھنا ہے کہ اختلاف کہاں سے پیدا ہوا وہ فرماتے ہیں کہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز کے بعد احرام باندھا تو جن حضرات نے قران کا قول کیا ممکن ہے انھوں نے مسجد میں عمرہ کا تلبیہ اور پھر مسجد سے باہر حج کا تلبیہ سنا ہو جو لوگ حج افراد

کے قائل ہیں انھوں نے صرف حج کا تلبیہ سنا ہو اور اس سے پہلے عمرہ کا تلبیہ نہ سنا ہو تو انھوں نے کہا کہ حج افراد تھا اور بعض حضرات نے مسجد میں عمرہ کا تلبیہ سنا اور اس کے بعد حج کا تلبیہ نہ سنا اور بعد میں آپ کو حج کے افعال بجالاتے ہوئے دیکھا تو انھوں نے خیال کیا کہ آپ نے عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد حج کا احرام باندھا لہٰذا یہ تمتع ہے۔

لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے افعال اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ یہ قران تھا کیونکہ اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ جب آپ مکہ مکرمہ پہنچے تو آپ نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ جن لوگوں نے ہدی چلائی ہے ان کے علاوہ حضرات احرام کھول دیں اور آپ نے خود اس وقت احرام کھولا جب حاجی حج سے فارغ ہو کر احرام کھولتا ہے۔

قران کے افضل ہونے کی دلیل یہ بھی ہے کہ قران کے لیے احرام میں تاخیر نہیں ہوتی یعنی حج اور عمرہ کا احرام بیک وقت باندھا جاتا ہے جب کہ تمتع میں تاخیر ہوتی ہے۔ عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد حج کے دنوں میں احرام باندھا جاتا ہے تو جس کا احرام جلدی باندھا جائے وہ افضل ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے "وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ" (حج اور عمرہ کو اللہ تعالیٰ کے لیے پورا کرو) کی تفسیر میں منقول ہے کہ ان دونوں کا اپنی بستی سے (اکٹھا) احرام باندھنا اتمام ہے۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

باب ۱۴۵ ـــــ تمتع اور قران کے جانور پر سواری کا حکم

بعض حضرات کے نزدیک تمتع اور قران کی ہدی (جانور) پر سوار ہونے میں کوئی حرج نہیں ان کی دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے فرماتے ہیں سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو ہدی کا جانور لے جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ ہدی ہے۔ آپ نے فرمایا تمہارے لیے ہلاکت ہو سوار ہو جاؤ۔

دوسرے حضرات کے نزدیک ایسے جانور پر ضرورت کے تحت ہی سوار ہونا جائز ہے مطلقاً نہیں۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنا ہدی کا جانور لے جا رہا تھا اور وہ تھک گیا تھا۔ آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ ہدی کا جانور ہے، آپ نے فرمایا سوار ہو جاؤ۔

معلوم ہوا کہ پہلے گروہ نے جس روایت سے استدلال کیا ہے اس میں بھی ضرورت کے وقت سوار ہونا ہی مراد ہے۔

قیاس بھی اسی موقف کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ اشیاء کی دو قسم ہیں ایک وہ جن میں ملکیت مکمل ہوتی ہے اور کوئی ایسا سبب نہیں پایا جاتا جو ملکیت کے احکام کو زائل کر دے مثلاً جس غلام کو مدبر نہ بنایا گیا ہو یا لونڈی کو ام ولد نہ بنایا گیا ہو اسی طرح جس جانور کو مالک نے کسی سلسلے میں لازم نہ کیا ہو تو ایسی چیزوں کو بیچنا ان سے نفع اٹھانا اور دوسرے کو نفع اٹھانے کے لیے دینا جائز ہے چاہے اس کا معاوضہ لے یا نہ۔ تو جس سے نفع اٹھا سکتا ہے اسے دوسروں کو نفع اٹھانے کے لیے دینا بھی جائز ہے اس کا معاوضہ لے یا نہ ـــــ لیکن جب جانور کا مالک اسے (تمتع یا قران کے لیے) واجب کر دے تو یا جانور اسے اجرت پر دینا اور اس کے منافع کا بدل لینا جائز نہیں لہٰذا خود بھی اس سے نفع نہیں اٹھا سکتا۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۱۴۶ — محرم کن جانوروں کو ہلاک کر سکتا ہے

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ جانوروں کو حرم میں قتل کیا جائے، بچھو، چیل، کوا، اور کاٹنے والا کتا ـــــ ایک روایت میں سانپ اور بھیڑیئے کا بھی ذکر ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "کلب عقور" سے مراد شیر ہے۔

اس حدیث کی روشنی میں بعض حضرات نے یہ موقف اختیار کیا کہ چونکہ "کلب عقور" کو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں قتل کرنا جائز قرار دیا ہے اس سے مراد شیر ہے لہٰذا حالت احرام میں ہر قسم کے درندے کو قتل کرنا جائز ہے۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ کلب عقور سے معروف کتا ہی مراد ہے شیر مراد نہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی میں بھی یہ بات مذکور نہیں بلکہ یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

بلکہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کی احادیث مروی ہیں جن سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ ہر درندے کو قتل کرنا جائز نہیں۔ حضرت عبدالرحمن ابن عمار فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بجو کے بارے میں پوچھا کہ کیا میں اسے کھا سکتا ہوں؟ انھوں نے فرمایا ہاں، میں نے پوچھا کیا یہ شکار ہے؟ انھوں نے فرمایا "ہاں" میں نے پوچھا کیا آپ نے یہ بات نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انھوں نے فرمایا "ہاں"۔

ایک روایت میں ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا "یہ شکار ہے" اور آپ نے اس کا شکار کرنے والے پر مینڈھا لازم فرمایا۔

حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب بجو درندہ ہے اور سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کو ناجائز قرار دیا بلکہ اس کے قتل پر تاوان رکھا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ کلب عقور سے ہر درندہ نہیں بلکہ معروف "باؤلا کتا" ہی مراد ہے۔

اگر کہا جائے کہ اگر تمام درندوں کا یہ حکم نہیں تو بھیڑیئے کو قتل کرنا جائز کیوں ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان جانوروں اور پرندوں کا ذکر فرمایا جن کو حرم و احرام میں قتل کیا جا سکتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے علاوہ کو قتل کرنا جائز نہیں تو جن حضرات کے نزدیک ان میں بھیڑیا بھی شامل ہے ان کے نزدیک تمام درندوں کو قتل کرنا جائز ہے لیکن جو بھیڑیئے کو قتل کرنا جائز نہیں سمجھتے ان کے نزدیک کتے کے علاوہ درندوں کو قتل کرنے کی اجازت نہیں۔ اگر کوئی قیاس کرتے ہوئے کہے کہ چونکہ حالت احرام میں سانپ کو قتل کرنا جائز ہے اور اسی بنا پر تمام حشرات الارض کو ہلاک کرنا جائز نہیں تو کتے کو ہلاک کرنے کی اجازت سے تمام درندوں کو قتل کرنے کی اجازت ثابت ہوتی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر یہی بات ہوتی تو جس طرح کتے اور چیل کو مارنے کی اجازت ہے تمام پرندوں کے لیے بھی حکم ہوتا حالانکہ باز اور شکرے وغیرہ کا شکار جائز نہیں۔ لہٰذا باؤلے کتے کو مارنے کی اجازت سے ہر درندے کو مارنے کی اجازت ثابت نہ ہوگی۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۱۴۷ — غیر محرم کا حرم سے باہر کا شکار محرم کھا سکتا ہے یا نہیں

حالت احرام میں شکار کرنا حرام ہے لیکن اگر کوئی ایسا شخص جو محرم نہ ہو، محرم کے حکم، اشارے یا مدد کے بغیر خود اپنے لیے

شکار کرے تو اس کا کھانا محرم کے لیے جائز ہے یا نہ؟

(۱)۔ بعض حضرات کے نزدیک محرم اس شکار کا گوشت نہیں کھا سکتا کیونکہ یہ شکار حرام ہے۔ لہٰذا اس کا گوشت بھی حرام ہے۔

(۲)۔ کچھ حضرات کا موقف یہ ہے کہ جو شکار، محرم کے لیے کیا گیا اگرچہ اسے غیر محرم نے کیا ہے وہ اسی طرح ہے جیسے خود محرم نے شکار کیا لہٰذا حرام ہے۔

(۳)۔ تیسرے گروہ کا مسلک یہ ہے کہ غیر محرم کا شکار، محرم اور غیر محرم دونوں کے لیے حلال ہے، احناف کا یہی مسلک ہے۔

پہلے گروہ نے متعدد روایات سے استدلال کیا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اعرابی کچھ لے کر حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا اپنے گھر والوں کو کھلا دو ہم محرم ہیں ـــــــ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس شکار کا گوشت لایا گیا اور آپ محرم تھے تو آپ نے تناول نہ فرمایا۔ ـــــــ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہرن کا اُبلا ہوا گوشت پیش کیا گیا اور آپ محرم تھے تو آپ نے واپس لوٹا دیا۔

ان احادیث میں شکار کا گوشت لوٹانے کی علت مذکور نہیں کہ وہ کیا تھی آیا احرام کی وجہ سے لوٹایا یا کسی اور وجہ سے لہٰذا ان سے استدلال صحیح نہیں بلکہ خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ مسئلہ پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا اس میں صحابہ کا اختلاف ہے لیکن میرے نزدیک اس (کے کھانے) میں کوئی حرج نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں بھی یہ بات مذکور ہے لیکن لوٹانے کی علت واضح نہیں۔ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس بات کی وضاحت ہے لیکن وہ حدیث مضطرب ہے۔

دوسرے گروہ کا استدلال حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لیے حالت احرام میں شکار کا گوشت حلال ہے جب تک تم خود شکار نہ کرو اور تمہارے لیے شکار نہ کیا جائے۔

تیسرے گروہ نے ان حضرات کو یوں جواب دیا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ "جب تک تمہارے لیے شکار کیا جائے"، میں اس بات کا احتمال ہے کہ تمہارے حکم سے شکار کیا جائے ـــــــ اگر یہ بات ہے تو وہ محرم پر حرام ہے۔

وہ فرماتے ہیں متعدد روایات سے ثابت ہے کہ اگر غیر محرم، محرم کے لیے اس کے حکم یا مدد کے بغیر شکار کرے تو وہ اس کے لیے حلال ہے۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ ان لوگوں کے ساتھ جو محرم تھے لیکن وہ خود محرم نہیں تھے، جا رہے تھے تو ایک گورخر دیکھا وہ گھوڑے پر سوار ہوئے تو اسے ہلاک کر دیا۔ جب صحابہ کرام بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوئے تو آپ سے اس کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا کیا تم نے اشارہ کیا، خود شکار کیا یا قتل کیا، انھوں نے عرض کیا نہیں، فرمایا پس کھاؤ ـــــــ معلوم ہوا کہ محرم پر وہی شکار حرام ہے جو اس نے خود کیا ہو۔

قیاس بھی اس مسلک کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ اگر کوئی شخص حرم سے باہر شکار کر کے حرم میں لے جائے تو یہ حرام نہیں اور اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ محرم پر جو چیز حرام ہے وہ زندہ جانور کو شکار کرنا ہے۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۱۴۸ — بیت اللہ شریف کو دیکھتے وقت ہاتھ اٹھانا

سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات مقامات پر ہاتھ اٹھائے جائیں، آغاز نماز میں، بیت اللہ شریف کے پاس، صفا اور مروہ پر، عرفات میں، مزدلفہ میں اور دو جمروں کے پاس ——— یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اسی کی مثل روایت ہے۔

اس حدیث کی روشنی میں بعض حضرات بیت اللہ شریف کو دیکھتے وقت ہاتھ اٹھانے کے قائل ہیں جبکہ دوسرے حضرات جن میں ائمہ احناف بھی شامل ہیں کے نزدیک بیت اللہ شریف کو دیکھتے وقت ہاتھ نہ اٹھائے جائیں۔

ان حضرات کے موقف کو حدیث شریف اور قیاس سے تائید حاصل ہے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بیت اللہ شریف کے پاس ہاتھ اٹھانے کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا یہ وہ عمل ہے جسے یہود کرتے تھے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو آپ نے ایسا نہیں کیا۔ حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث کی سند پہلی حدیث کی سند سے احسن ہے نیز یہ ممکن ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں کسی حکم شرعی کے آنے سے پہلے یہودیوں کے اس طریقے پر عمل کا حکم دیا ہو پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ اس طرح دونوں قسم کی احادیث پر عمل ہو سکتا ہے۔

قیاس بھی اس مسلک کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ حدیث میں جن مقامات پر ہاتھ اٹھانے کا حکم دیا گیا ہے وہاں ہاتھ اٹھانے کی دو صورتیں ہیں۔ (۱) تکبیر نماز کے لیے، (۲) دعا کے لیے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ بیت اللہ شریف کے پاس ہاتھ اٹھانے کی کیا وجہ ہے؟ تو جو حضرات اس کے جواز کے قائل ہیں وہ بیت اللہ شریف کی تعظیم کو اس کی علت قرار دیتے ہیں حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ صفا مروہ اور جمرتین وغیرہ میں جہاں دعا کے وقت ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں وہاں احرام کی صورت میں ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں ان مقامات کی تعظیم کے لیے نہیں۔ جب ثابت ہوا کہ ان مقامات پر احرام کی وجہ سے ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں تو بیت اللہ شریف کے پاس بھی غیر احرام کی حالت میں ہاتھ نہیں اٹھائے جائیں گے تو جب غیر احرام کی حالت میں یہاں ہاتھ نہیں اٹھاتے تو احرام کی حالت میں بھی نہیں اٹھائے جائیں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جن مقامات پر دعا کے لیے وقوف ہوتا ہے وہاں ہاتھ اٹھاتے ہیں لیکن جہاں وقوف نہیں ہوتا (مثلاً جمرہ عقبہ تو) وہاں ہاتھ نہیں اٹھاتے تو بیت شریف کے پاس وقوف نہیں ہوتا تو وہاں بھی ہاتھ نہیں اٹھائے جائیں گے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم کا یہی قول ہے۔

باب ۱۴۹ — طواف میں رمل کرنا

دونوں کاندھوں کو حرکت دیتے ہوئے پہلوانوں کی طرح چلنے کو رمل کہتے ہیں۔

کیا بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوئے رمل کرنا سنت ہے؟ بعض حضرات کے نزدیک یہ سنت نہیں ہے وہ فرماتے ہیں حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا آپ کی قوم کا خیال ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف کا (طواف کرتے ہوئے) رمل کیا اور یہ سنت ہے انھوں نے فرمایا وہ سچ بھی کہتے ہیں اور

جھوٹ بھی، میں نے پوچھا سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا؟ فرمایا انھوں نے یہ بات سچ کہی ہے کہ آپ نے رمل فرمایا لیکن اس کے سنت ہونے کا قول غلط ہے۔ صلح حدیبیہ کے اگلے سال جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام تشریف لائے تو مشرکین جبل قیقعان پر چڑھ گئے آپ نے فرمایا بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوئے تین پھیروں میں رمل کرو۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ رمل سنت نہیں اس موقع پر کفار کو بتانے کے لیے کہ مسلمان کمزور نہیں ہیں، رمل کیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کے موقع پر رمل نہیں کیا۔

دوسرے حضرات کے نزدیک رمل سنت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ سے عمرہ کیا تو طواف کے تین پھیروں میں رمل کیا اور چار پھیروں میں عام رفتار سے چلے۔ حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس وقت مشرکین نہیں دیکھ رہے تھے۔ معلوم ہوا اس کی علت محض مشرکین کو دکھانا نہیں تھا بلکہ اس کی کوئی اور وجہ بھی تھی۔

سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے رمل کے سلسلے میں متعدد روایات مروی ہیں۔ صحابہ کرام کا عمل بھی اسی طرح منقول ہے۔ حضرت نافع سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مکہ مکرمہ تشریف لاتے تو بیت شریف کا طواف کرتے ہوئے رمل کرتے اور اگر مکہ مکرمہ ہی سے حج شروع کرتے ہوتو طواف کو مؤخر کرتے اور رمل نہ کرتے۔ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل یوں مروی ہے تو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حج کے موقعہ پر رمل نہ کرنے کے بارے میں حضرت مجاہد کی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کے دو مطلب ہو سکتے ہیں یا تو وہ منسوخ ہو گی۔ یا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس حدیث کی روایت صحیح نہیں۔ معلوم ہوا کہ طواف قدوم میں رمل سنت ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۱۵ ــــ طواف میں ارکان کو بوسہ دینا

بیت اللہ شریف کے چاروں ارکان[1] کو بوسہ دیا جائے یا صرف دو رکنوں کو؟

ایک جماعت کے نزدیک تمام ارکان کو بوسہ دینا (اور اگر ممکن نہ ہو تو چھڑی وغیرہ سے اُسے چھو کر اسے چومنا) چاہیے۔ ان کا استدلال حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے فرماتے ہیں ہم تمام ارکان کو بوسہ دیتے تھے۔

دوسرے گروہ کے نزدیک صرف دو یمنی رکنوں کو بوسہ دینا چاہیے۔ وہ متواتر روایات سے استدلال کرتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جب بھی ان دو رکنوں یعنی رکن اسود اور رکن یمانی کے پاس سے گزرتے تو بوسہ دیتے دوسرے دو رکنوں کو بوسہ نہیں دیتے تھے ــــ اس سلسلے میں روایات تواتر کے ساتھ مروی ہیں اور اس اعتبار سے انھیں پہلے گروہ کی پیش کردہ حدیث پر ترجیح حاصل ہے۔

ان حضرات نے یوں بھی استدلال کیا ہے کہ یہ دو رکن بیت اللہ شریف کے کنارے پر واقع ہیں جبکہ دوسرے دو رکن حطیم کی وجہ سے بیت اللہ شریف کے رکن نہیں ہیں تو جس طرح یمنی رکنوں کے درمیان والے حصے کو بوسہ نہیں دیا جاتا اسی طرح ان دو رکنوں (شامی رکنوں) کو بھی بوسہ نہ دیا جاتے۔ کیونکہ حطیم جو خانہ کعبہ سے باہر نصف دائرے کی شکل میں ہے خانہ کعبہ کا حصہ ہے اور اس کی وجہ سے یہ

---

[1] خانہ کعبہ کے چار کونے ارکان کہلاتے ہیں جس کونے میں حجر اسود ہے اسے رکن اسود اور اس کے مقابل والے کو رکن یمانی (یمنی)

دوسرے دو رکن اندر کا حصہ شمار ہوتے ہیں اس لیے رکن نہیں کہلاتے۔
حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۱۵۱ ـــــ صبح اور عصر کے بعد طواف کی نماز پڑھنا

اگر کوئی شخص ایسے وقت میں طواف کرتا ہے جس میں نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے تو کیا وہ طواف کے بعد نوافل ادا کر سکتا ہے؟
اس سلسلے میں تین قول ہیں بعض حضرات کے نزدیک ادا کر سکتا ہے چاہے کوئی بھی وقت ہو۔ انھوں نے حضرت جبیر بن مطعم اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم کی روایات سے استدلال کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بنو عبد المطلب اگر تمہیں اس کام کو نگران بنایا جائے تو کسی شخص کو بیت اللہ شریف کا طواف کرنے اور نماز پڑھنے سے نہ روکنا دن یا رات کا کوئی بھی وقت ہو۔
دوسرا قول حضرت مجاہد، حضرت ابراہیم نخعی اور حضرت عطاء رضی اللہ عنہم کا ہے اور حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے بھی اسے اختیار کیا ہے وہ فرماتے ہیں عصر کے بعد سورج کے زرد ہونے سے پہلے اور فجر کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے طواف کے نوافل پڑھ سکتا ہے لیکن باقی تین ممنوعہ اوقات (طلوع، غروب اور دوپہر) میں نہیں پڑھ سکتا۔ انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے عمل سے استدلال کیا کہ آپ عصر کے بعد طواف کرتے اور نوافل ادا کرتے پھر جب سورج کا رنگ متغیر ہو جاتا تو طواف کرتے لیکن نوافل مغرب کی نماز پڑھ کر ادا کرتے۔
ان حضرات کا استدلال یوں بھی ہے کہ فجر کی نماز کے بعد اور نماز عصر کے بعد فوت شدہ نمازوں کی قضا جائز ہے اسی طرح ان اوقات میں نماز جنازہ بھی جائز ہے لیکن نوافل پڑھنا مکروہ ہے وہ کہتے ہیں اسی طرح جو شخص طواف کرتا ہے تو اس پر نوافل کی ادائیگی اسی طرح لازم ہو جاتی ہے جس طرح نماز جنازہ پڑھنا ضروری ہے۔ لہٰذا ان دو وقتوں میں طواف کے نوافل پڑھ سکتا ہے۔
تیسرا موقف یہ ہے کہ ان پانچوں اوقات میں طواف کے نوافل ادا کرنا مکروہ ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔ وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بنو عبد المطلب کو جو ہدایت دی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس طریقے پر طواف کر رہا ہے جو جائز ہے تو اسے طواف سے نہ روکو اور اسی طرح اگر نماز کی تمام شرائط پر ساری ہیں تو انھیں نوافل پڑھنے دو مطلق طواف یا نماز کی اجازت نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص ننگے ہو کر یا حالت جنابت میں طواف کرے تو وہ اسے منع کر سکتے ہیں اسی طرح اگر نماز کا وقت نہ ہو تو بھی منع کر سکتے ہیں۔
پہلے قول والوں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے ایک قول سے بھی استدلال کیا کہ یہ شہر دوسرے شہروں کی طرح نہیں تو ان حضرات کو جواب دیا گیا کہ اس بات کو ہم خود تسلیم نہیں کرتے بلکہ جس طرح اوقات مکروہہ میں دیگر شہروں میں نماز پڑھنا مکروہ جانتے ہو اسی طرح مکہ مکرمہ میں بھی مکروہ سمجھتے ہو لہٰذا اعتبار را یہ استدلال صحیح نہیں ہے۔ احناف نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے عمل سے بھی استدلال کیا کہ آپ نے صبح کے بعد بیت اللہ شریف کا طواف کیا لیکن نوافل نہ پڑھے جب مقام ذو طویٰ میں پہنچے اور سورج طلوع ہو گیا تو دو رکعتیں پڑھیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل بھی اسی طرح منقول ہے اس سے معلوم ہوا کہ جن پانچ اوقات میں نماز پڑھنا ممنوع ہے اگر ان اوقات میں طواف کیا جائے

حاشیہ صفحہ سابقہ ۱۔ کہتے ہیں اور دونوں کو ملی بھی کہہ دیتے ہیں۔

تو نماز بعد ہی پڑھیں گے۔ احناف کا یہی موقف ہے اور اسے دوسرے مسالک پر ترجیح حاصل ہے۔

باب ۱۵۲ ــــ حاجی کا وقوف عرفات سے پہلے طواف کرنا

بعض حضرات کے نزدیک جو شخص وقوف عرفات سے پہلے طواف کرے اور وہ ہدی (قربانی کا جانور) بھی نہ لے گیا ہو تو وہ احرام سے نکل جاتا ہے لیکن دوسرے حضرات کے نزدیک جب تک وہ حج کے تمام افعال مکمل نہ کرلے، طواف یا کسی دوسری وجہ سے اس کا احرام ختم نہیں ہوتا۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

پہلے گروہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول سے استدلال کیا وہ فرماتے ہیں جو شخص بیت اللہ شریف کا طواف کرلیتا ہے اس کا احرام ختم ہو جاتا ہے وہ ارشاد باری تعالیٰ " ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ " سے استدلال کرتے تھے۔ نیز ان لوگوں نے اس بات کو بھی دلیل بنایا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ جن لوگوں نے ہدی نہیں چلائی وہ احرام کھول دیں نیز آپ نے فرمایا اگر مجھے پہلے اس بات کا علم ہو جاتا جس کا اب علم ہوا تو میں ہدی نہ چلاتا۔

دوسرے گروہ کی طرف سے یوں جواب دیا جاتا ہے کہ " ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ " میں قربانی کے جانور کا ذکر ہے اس سے حاجی مراد نہیں اور بیت العتیق سے سارا حرم مراد ہے لہٰذا اس آیت سے استدلال صحیح نہیں ـــــ رہا صحابہ کرام کا احرام کھولنا تو یہ ان کے ساتھ اس موقع پر خاص تھا کیونکہ اس وقت حج کے موقع پر عمرہ کرنا گناہ سمجھا جاتا تھا تو اب اس کی اجازت دی اُنہوں نے حج کا احرام باندھا ہوا تھا جسے عمرہ میں بدلا گیا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ حج کا احرام باندھے پھر اسے فسخ کر کے عمرہ میں بدل دے سوائے ان لوگوں کے جو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ اور سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی صحابہ کرام سے فرمایا یہ تمہارے ساتھ خاص ہے۔ گویا احرام سے نکلنا اس بنیاد پر تھا یہ مقصد نہیں کہ جو حاجی طواف کرے اس کا احرام ختم ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو شخص عمرہ کا احرام باندھتا ہے وہ طواف اور سعی کے بعد فارغ ہو جاتا ہے۔ لیکن جس نے اپنے ساتھ حج کے لیے ہدی بھی چلائی ہو وہ اس وقت احرام سے نکلتا ہے جب حج کے تمام افعال سے فارغ ہو جاتا ہے تو جب ہدی کی وجہ سے وہ طواف کے بعد احرام سے نہیں نکلتا تو حج کے شروع کرنے سے اس کو قربانی کے دن سے پہلے احرام سے نہ نکلنا زیادہ لائق ہے۔

باب ۱۵۳ ــــ قارن پر حج اور عمرہ کے کتنے طواف ہیں

جو شخص حج اور عمرہ کے لیے ایک احرام باندھتا ہے اور حج سے فراغت کے بعد احرام سے نکلتا ہے اسے قارن کہتے ہیں قارن پر حج اور عمرہ کے لیے الگ الگ طواف لازم ہیں یا صرف ایک بار طواف کرنا کافی ہے۔

اس سلسلے میں دو قول ہیں بعض حضرات کے نزدیک ایسے شخص کو ایک بار طواف کرنا کفایت کرتا ہے جبکہ دوسرے حضرات کے نزدیک حج اور عمرہ کے لیے الگ الگ طواف کرے گا۔

حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی موقف ہے۔

پہلے گروہ نے حضرت ابن عمر، حضرت عائشہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم کی روایات سے استدلال کیا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص حج اور عمرہ کو جمع کرے اسے ان دونوں کے لیے ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے پھر ایک وقت دونوں کے احرام سے باہر آئے۔ دوسرے گروہ کی طرف سے جواب دیا گیا کہ یہ حدیث دراوردی سے مروی ہے اور اس میں ان سے خطا ہوئی کیونکہ یہ مرفوع حدیث نہیں بلکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے اور دراوردی کی روایت قبول نہیں کرتے تو یہاں کیسے قبول کر لی۔

علاوہ ازیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا تھا یا قران نہیں تھا۔ حضرت سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر تمتع کیا تھا —— آپ نے پہلے عمرہ کیا پھر حج کے لیے احرام باندھا، صحابہ کرام نے بھی آپ کے ساتھ تمتع کیا۔ دراصل سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم حج کا احرام باندھ کر آئے تھے پھر آپ نے اسے فسخ کر کے عمرہ میں بدلا اور تمتع کیا۔ آپ نے صحابہ کرام کو بھی اسی بات کا حکم دیا اور اس وقت آپ بیت اللہ شریف کا طواف کر چکے تھے۔ تو آپ کے ارشاد گرامی کہ انھیں ایک طواف کافی ہے سے مراد طواف قدوم ہے جو کیا جا چکا تھا یعنی وہ عمرہ کے لیے کافی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث یہ ہے کہ جن لوگوں نے حج اور عمرہ کو جمع کیا انھوں نے ان دونوں کے لیے ایک طواف کیا، اس حدیث سے بھی پہلے گروہ نے استدلال کیا ہے لیکن اس سے مراد قران نہیں بلکہ تمتع ہے یعنی وہ ان دونوں کو جمع کرنے کے بعد ایک طواف کریں کیونکہ عمرے کا طواف تو وہ پہلے ہی کر چکے تھے اور چونکہ انھوں نے مکہ مکرمہ ہی سے حج کا احرام باندھا تھا اس لیے ان پر یوم نحر سے پہلے طواف نہ تھا جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کرتے تھے۔

پہلے گروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت سے بھی استدلال کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تمہیں حج اور عمرہ کے لیے ایک طواف کافی ہے۔ اس کے جواب میں یوں کہا جاتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا یا رسول اللہ! میرے علاوہ آپ کے تمام اہل خانہ حج اور عمرہ کے ساتھ لوٹیں گے تو آپ نے فرمایا چلو تمہارے لیے حج اور عمرہ کی طرف سے ایک طواف کافی ہے —— دراصل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد حائضہ ہو گئی تھیں اور وہ طواف نہ کر سکیں اور نہ ہی صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ لہٰذا جب انھوں نے قران نہیں کیا تو اس حدیث سے کیسے استدلال کیا جا سکتا ہے بلکہ ام المومنین نے بعد میں تنعیم پر جا کر احرام باندھا اور عمرہ کیا اور اس کے لیے سعی اور طواف کیا۔

ان حضرات نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی استدلال کیا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کو ملایا اور دونوں کے لیے ایک طواف کیا، تو اس کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ اس سے مراد صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا ہے طواف کعبہ مراد نہیں، چنانچہ حضرت ابو زبیر کی روایت میں ہے فرماتے ہیں انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صفا اور مروہ کے درمیان صرف ایک بار سعی کی۔

قیاس بھی دوسرے مسلک کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ اگر کوئی شخص صرف حج کا احرام باندھے تو اسے طواف اور سعی کرنا پڑتی ہے اور اگر وہ صرف عمرہ کا احرام باندھے تو بھی اس پر طواف کعبہ اور سعی لازم ہے اسی طرح اگر وہ جنایت کا ارتکاب کریں تو کفارہ لازم آتا ہے لہٰذا جب وہ دونوں کو ملائیں تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ ہر ایک کے لیے طواف بھی کریں اور سعی بھی۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

باب ۱۵۴ — مزدلفہ میں ٹھہرنے کا حکم

بعض حضرات کے نزدیک مزدلفہ میں وقوف فرض ہے اور اس کے بغیر حج نہیں ہوتا۔ ان کا استدلال قرآن پاک کی اس آیت سے ہے: فَإِذَا أَفَضْتُم مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللَّهَ عِندَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ (پس جب تم عرفات سے واپس آؤ تو مشعر حرام کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

علاوہ ازیں وہ حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی استدلال کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں مزدلفہ میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میری اونٹنی کمزور ہو گئی تھی کیا میرا حج ہو گیا (یعنی میں اب حاضر ہوا ہوں کیا جو خیال میں نہیں کر سکا ان کی وجہ سے میرے حج میں فرق تو نہیں پڑا) نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہمارے ساتھ نماز (نماز فجر) پڑھی اور اس سے پہلے ہمارے ساتھ وقوف کر لیا، وہ رات یا دن کو میدان عرفات سے لوٹا تو اس کا حج پورا ہو گیا۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ میدان عرفات میں وقوف فرائض حج سے ہے لیکن مزدلفہ کا وقوف حج کے فرائض سے نہیں ہے وہ فرماتے آیت کریمہ میں مشعر حرام کے پاس ذکر خداوندی کا ذکر کیا گیا ہے وقوف کا نہیں اور اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص مزدلفہ میں ٹھہرے لیکن اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو اس کا حج مکمل ہو گا (یعنی اس کی وجہ سے فرق نہیں پڑے گا) تو جو بات آیت کریمہ میں مذکور نہیں (یعنی وقوف مزدلفہ) اس کے چھوٹنے سے حج کا مکمل ہونا زیادہ مناسب ہے۔

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں حج سے متعلق کئی باتوں کا ذکر فرمایا لیکن وہ فرض نہیں مثلاً صفا اور مروہ پر سعی کا ذکر کیا گیا لیکن وہ فرض نہیں۔ جس حدیث سے پہلے گروہ نے استدلال کیا ہے اس میں یہ بھی ہے کہ جس نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی اس کا حج مکمل ہو گیا حالانکہ اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ جو شخص رات کو مزدلفہ میں ٹھہرے پھر صبح کے وقت سو جائے اور امام کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکے۔ حتیٰ کہ نماز قضا ہو جائے تو اس کا حج بھی مکمل ہو جاتا ہے۔ دوسرے گروہ نے اس حدیث سے بھی استدلال کیا کہ نجد کے ایک گروہ نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے حج کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا، حج عرفات کے دن ہوتا ہے پس جس نے صبح کی نماز سے پہلے عرفات میں وقوف کر لیا اس کا حج مکمل ہو گیا۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم جامع کلمات کے ساتھ گفتگو فرمایا کرتے تھے اس لیے آپ نے ایسا جواب دیا جو جامع تھا اگر مزدلفہ میں ٹھہرنا ضروری ہوتا تو آپ اس کا بھی ذکر فرماتے۔

اگر کہا جائے کہ صرف وقوف عرفات فرض نہیں بلکہ طواف زیارت بھی فرض ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہاں حج کے تمام فرائض کا ذکر نہیں فرمایا بلکہ وقوف کے سلسلے میں وضاحت فرمائی یہ مطلب نہیں کہ اب اس کے ذمہ حج کا کوئی فرض باقی نہیں اس کے بعد طواف زیارت بھی فرض ہے۔

قیاس کے مطابق بھی دوسرے گروہ کا موقف درست قرار پاتا ہے وہ یوں کہ اس بات پر سب متفق ہیں کہ کمزور لوگ مزدلفہ کی رات منیٰ کی طرف واپس آ سکتے ہیں۔ جیسے ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے وقوف مزدلفہ سے پہلے واپسی کی اجازت مرحمت فرمائی معلوم ہوا کہ عذر کی وجہ سے مزدلفہ میں ٹھہرنا ساقط ہو گیا جبکہ عذر کے باوجود عرفات میں وقوف ضروری ہے اگر دونوں کا حکم ایک جیسا ہوتا ہے تو عرفات سے واپسی کے لیے بھی عذر کارگر ہوتا، جیسے طواف زیارت

حیض کی وجہ سے ساقط نہیں ہوتا کیونکہ وہ فرض ہے اور طواف صدر ساقط ہو جاتا ہے کیونکہ وہ واجب ہے معلوم ہوا کہ مزدلفہ میں وقوف فرض نہیں۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۱۵۵ —— مزدلفہ میں دو نمازوں کو جمع کرنیکا طریقہ

عرفات سے واپسی پر مزدلفہ میں مغرب و عشاء کی نمازیں وقت عشاء میں جمع کی جاتی ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ دونوں نمازوں کے لیے الگ الگ اذان اور علیحدہ علیحدہ تکبیر کہی جائے یا کیا صورت اختیار کی جائے اس سلسلے میں تین قول ہیں۔

بعض حضرات کے نزدیک ہر نماز کے لیے اذان اور تکبیر کہی جائے یعنی دو اذانیں اور دو تکبیریں کہی جائیں۔ ان کی دلیل حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ شریف کی طرف نکلا جب وہ مزدلفہ میں تشریف لائے تو دو نمازوں کو جمع کیا اور ان کے لیے (الگ الگ) اذان اور اقامت کہی اور ان کے درمیان نماز نہیں پڑھی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا عمل بھی اسی طرح مروی ہے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک صرف پہلی نماز کے لیے اذان اور اقامت کہی جائے۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی موقف ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا جو عمل مذکور ہوا اس کی وجہ یہ تھی کہ پہلی نماز کے بعد لوگ بکھر گئے تھے۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمن بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مزدلفہ میں دو نمازوں کے درمیان کھانے کا وقت رکھا تھا۔ لہٰذا اگر اس قسم کی صورت ہو تو دوبارہ اذان اور اقامت کہی جاسکتی ہے لیکن جب لوگ موجود ہوں اور پہلی نماز کے بعد کسی دوسرے کام میں مشغول نہ ہو جائیں تو پھر ایک اذان اور ایک اقامت کافی ہے۔ چنانچہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے مزدلفہ میں مغرب و عشاء کی نمازوں کو ایک اقامت کے ساتھ جمع کیا اور فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اسی طرح کرتے تھے اور وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مقام پر اسی طرح کیا تھا۔ دیگر صحابہ کرام مثلاً حضرت ابو ایوب انصاری حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے بھی اسی کی مثل مروی ہے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ پہلی نماز کے لیے اذان اور اقامت دونوں کہی جائیں اور دوسری نماز کے لیے صرف اقامت کہی جائے حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ کا بھی یہی مسلک ہے چنانچہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا اور قیاس سے بھی اپنے موقف کی تائید بیان کی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم مزدلفہ میں تشریف لائے تو وہاں ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ دو نمازوں کو جمع فرمایا —— نیز چونکہ عرفات میں یہی طریقہ اختیار کیا جاتا ہے لہٰذا یہاں بھی اسی طرح کیا جائے۔

باب ۱۵۶ —— مزدلفہ سے جلدی واپس آنیوالے کمزور لوگوں کیلئے جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنیکا وقت

مزدلفہ سے واپسی پر منیٰ میں جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کا وقت طلوع آفتاب کے بعد ہے لیکن جو لوگ کمزوری وغیرہ کے

باعث رات کو واپس آجائیں تو کیا وہ طلوع شمس سے پہلے کنکریاں مار سکتے ہیں؟ اس سلسلے میں اختلاف ہے۔

بعض حضرات کے نزدیک وہ طلوع فجر کے بعد کنکریاں مار سکتے ہیں۔

ان کی دلیل حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں ان لوگوں میں تھا جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن (جلدی) واپس بھیجا تو ہم نے فجر کے ساتھ ہی کنکریاں ماریں۔ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ ہمارے کمزور لوگوں اور عورتوں کو لے جائیں وہ مزدلفہ میں صبح کی نماز پڑھیں اور لوگوں کی بھیڑ سے پہلے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں ماریں۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک طلوع آفتاب سے پہلے کنکریاں نہیں مار سکتے۔ وہ فرماتے ہیں پہلے گروہ نے جن احادیث سے استدلال کیا ہے ان میں اس بات کی وضاحت نہیں کہ طلوع آفتاب سے پہلے کنکریاں ماری گئی تھیں۔ اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو فرمایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو اجازت دی تو اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اندھیرے میں مزدلفہ سے واپسی کی اجازت دی۔ چنانچہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم واپسی کی اجازت فرماتے لیکن کنکریاں مارنے کی اجازت نہ ہوتی۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو ہاشم سے فرمایا اے میرے چچازاد بھائیو! لوگوں کی بھیڑ سے پہلے جلدی چلے جاؤ لیکن طلوع آفتاب تک کنکریاں نہ مارنا۔ اسی طرح دیگر احادیث میں بھی ہے تو پہلے گروہ کی پیش کردہ احادیث کا مطلب بھی یہی ہے کہ کمزور مردوں اور عورتوں کو مزدلفہ سے جلدی واپسی کی اجازت دی گئی۔ کنکریاں مارنے کے لیے طلوع آفتاب کی پابندی تھی البتہ اگر کوئی شخص سورج کے طلوع ہونے سے پہلے کنکریاں مارے تو اس کا یہ عمل کافی ہوگا لیکن وہ گنہگار ہوگا۔

باب ۱۵۷ ___ طلوع فجر سے پہلے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنا

بعض حضرات کے نزدیک قربانی کے دن طلوع فجر سے پہلے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنا جائز ہے۔

ان کا استدلال حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے ہے کہ قربانی کے دن حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی باری تھی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں مزدلفہ کی رات فرمایا کہ وہ واپس جائیں چنانچہ انھوں نے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مار کر فجر کی نماز مکہ مکرمہ میں جا پڑھی۔

دوسرے حضرات کے نزدیک طلوع فجر سے پہلے کنکریاں مارنا جائز نہیں اور اگر کوئی شخص ایسا کرے تو اس پر اعادہ ضروری ہے ورنہ قربانی دینا ہوگی۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن لوگوں کو مزدلفہ سے جلد واپسی کی اجازت دی ہے تو وہ صرف منیٰ میں آنے کی اجازت تھی کنکریاں مارنے کے بارے میں آپ نے فرمایا طلوع آفتاب سے پہلے رمی نہ کرنا۔

پہلے گروہ نے جو حدیث پیش کی ہے اس میں حضرت ہشام بن عروہ سے روایت میں اختلاف ہے۔ ایک روایت وہ ہے جس سے پہلے گروہ نے استدلال کیا جبکہ دوسری طریق پر مروی روایت میں ہے: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں قربانی کے دن حکم فرمایا کہ وہ مکہ مکرمہ میں صبح کی نماز آپ کے ساتھ پڑھیں تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

کا یہ حکم قربانی کے دن سے نہیں بلکہ بعد والے دنوں سے متعلق ہے اور یہ پہلی روایت کے خلاف ہے اور اس پر عمل اولیٰ ہے کیونکہ دیگر احادیث اس کی تائید کرتی ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے قرب حاصل کرنا چاہتے تھے اور آپ نے قربانی کے دن شام تک طواف زیارت نہیں کیا تھا جیسا کہ حضرت عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کی روایت میں ہے تو کیسے ممکن ہے کہ اس سے یوم النحر کی شام مراد ہو کیونکہ دوسرے دن طلوع فجر سے پہلے رمی کے عدم جواز پر اجماع ہے تو پہلے دن کا بھی یہی حکم ہوگا۔ حضرت امام احمد بن حنبل اس بات پر تعجب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس دن سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا مکہ مکرمہ میں کیا کام تھا۔ کیونکہ یوم نحر کو آپ مزدلفہ سے منیٰ کی طرف تشریف لائے آپ مکہ مکرمہ میں نہیں تھے۔ لہٰذا پہلی روایت قابل عمل نہیں ہے۔

باب ۱۵۸ جو شخص یوم نحر میں کنکریاں نہ مار سکے

اگر کوئی شخص قربانی کے دن کنکریاں نہ مار سکے تو رات کو مارے اور اگر طلوع فجر تک ایسا نہ ہو سکے تو اس پر دم لازم ہوگا۔ یہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک ہے جب کہ صاحبین کے نزدیک اگر قربانی کے دنوں میں ہی کنکریاں مار لیتا ہے تو دم لازم نہ ہوگا۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چرواہوں کو (بکریاں) چراتے اور رات کو کنکریاں مارے۔

طرفین کی دلیل حضرت عاصم بن عدی کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے چرواہوں کو آگے پیچھے آنے کی اجازت فرمائی وہ یوم نحر کو کنکریاں مارتے پھر ایک دن رات چھوڑ دیتے پھر اس سے اگلے دن مارتے۔

حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ فرماتے ہیں یہ لوگ دوسرے دن کی رمی تیسرے دن کرتے لیکن ان پر دم نہیں آتا تھا۔

وہ قیاس سے بھی اپنے موقف کی تائید پیش کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں حج کے مختلف مناسک میں بعض ایسے ہیں جن کو زندگی میں کسی وقت بھی کیا جا سکتا ہے اور ان پر دم وغیرہ کچھ بھی لازم نہیں آتا۔ مثلاً صفا و مروہ کے درمیان سعی اور طواف صدر ہے۔

بعض امور کے لیے ایک خاص وقت مقرر ہے اگر انہیں وقت پر نہ کرے تو دم لازم آئے گا تو جس کے لیے وقت باقی ہے اسے دم لازم ہوئے بغیر قضاء کیا جائے گا اور جس کا کے لیے وقت باقی نہیں اسے قضا نہیں کر سکتا اور دم لازم ہوگا تو جب کنکریاں دوسرے دن ماری جا سکتی ہیں تو معلوم ہوا ان کا وقت باقی ہے لہٰذا دم لازم نہیں ہوگا۔

باب ۱۵۹ تلبیہ کہنا کب چھوڑے

بعض حضرات کے نزدیک حاجی میدان عرفات میں تلبیہ نہ کہے رہا یہ مسئلہ کہ کب تلبیہ کہنا ختم کرے تو بعض کے نزدیک جب میدان عرفات کی طرف جانے لگے تو تلبیہ کہنا بند کر دے۔ جب کہ کچھ حضرات کے نزدیک وقوف عرفات کے وقت اسے ترک کرے۔

ان حضرات نے حضرت عبداللہ بن عمر، اسامہ بن زید، انس بن مالک اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم کی روایات سے استدلال کیا کہ عرفات میں ہم میں سے بعض تکبیر کہتے تھے اور بعض تہلیل، اور کسی کو بھی روکا نہیں جاتا تھا۔

دوسرے حضرات کا موقف یہ ہے کہ حاجی جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہے وہ کہتے ہیں کہ جن روایات سے پہلے گروہ نے استدلال کیا ہے ان میں تلبیہ کی نفی نہیں ہے۔ کیونکہ یوم عرفہ سے پہلے بھی تو حاجی تکبیر و تہلیل کہہ سکتا ہے حالانکہ اس وقت تلبیہ بھی کہا جاتا ہے لہٰذا ان روایات سے استدلال صحیح نہیں۔ پھر متواتر روایات سے ثابت ہے کہ جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہا جاتا تھا، حضرت فضل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہا، حضرت عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن مسعود اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے عرفہ کے دن خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ دن تسبیح، تکبیر اور تہلیل کا دن ہے تو حضرت اسود رضی اللہ عنہ منبر پر پہنچ گئے اور فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس دن اس منبر پر تلبیہ کہا چنانچہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے تلبیہ کہا۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے کہ جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کا وقت ہے۔

باب ۱۶۰ محرم کب لباس اور خوشبو استعمال کر سکتا ہے

حج کرنے والے کے لیے سلا ہوا لباس پہننا اور خوشبو لگانا کس وقت جائز ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں تین قول ہیں۔

ایک قول یہ ہے کہ جب اس کے لیے جماع جائز ہو جاتا ہے اسی وقت سلا ہوا لباس پہننا اور خوشبو لگانا جائز ہوتا ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ کنکریاں مارنے کے بعد جب سر منڈا لیتا ہے تو لباس پہننا اور خوشبو لگانا دونوں جائز ہو جاتے ہیں۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحہم اللہ کا یہی قول ہے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ حلق کرانے کے بعد لباس تو پہن سکتا ہے لیکن خوشبو کا وہی حکم ہے جو جماع کا ہے جب تک طواف نہ کرے جماع بھی نہیں کر سکتا اور خوشبو بھی نہیں لگا سکتا۔

پہلے قول والوں نے حضرت عکاشہ بن وہب رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس شام (قربانی کے دن کی شام) تک بیت اللہ شریف کی طرف نہیں لوٹا وہ سلے ہوئے کپڑے اور خوشبو ترک کر دے۔

دوسرے حضرات نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کیا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نے کنکریاں ماریں اور حلق کروایا تو تمہارے لیے خوشبو لگانا (سلے ہوئے) کپڑے پہننا اور عورتوں سے (جماع) کے سوا باقی تمام امور (جو احرام کی وجہ سے جائز نہ تھے) جائز ہو گئے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ جب تم نے کنکریاں ماریں تو اب تمہارے لیے عورتوں کے علاوہ سب کچھ جائز ہے۔ ایک شخص نے پوچھا خوشبو بھی ؟ تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے سر انور پر خوشبو لگائی ہوئی تھی۔ ظاہر ہے کہ آپ کے اس ارشاد گرامی میں حلق کے بعد کا ہی ذکر ہے۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ جو امور محرم پر حرام ہوتے ہیں مثلاً خوشبو، احرام کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں لیکن کیا ان کی علت ایک وقت مرتفع ہو سکتی ہے تو کیا نہیں بکری کے بعد حلق جائز ہو جاتا ہے لیکن جماع کا حکم اسی طرح باقی رہتا ہے۔ ان دونوں باتوں پر اتفاق ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ خوشبو اور لباس کا حکم حلق کی طرح ہو گا یا جماع کے حکم جیسا؟ تو ہم دیکھتے ہیں کہ حج کا احرام باندھنے والا عرفات میں وقوف سے پہلے جماع کرے تو اس کا حج فاسد ہو جاتا ہے لیکن اپنے سر سے بال اتارے یا ناخن کاٹے تو اس پر فدیہ لازم ہوتا ہے اور اگر وقوفِ عرفات سے پہلے لباس پہنے تو بھی فدیہ لازم ہوتا ہے معلوم ہوا کہ لباس کا حکم جماع کی طرح نہیں بلکہ بال اور ناخن اتارنے کے حکم جیسا ہے اور حلق کے بعد ناخن وغیرہ کاٹنا جائز ہو جاتا ہے لہٰذا لباس کا پہننا بھی جائز ہو گا۔ خوشبو کے بارے میں بھی یہی قیاس ہے۔

اگر کہا جائے کہ حلق کے بعد بوسہ لینا بھی حرام ہے حالانکہ وقوفِ عرفات سے پہلے اس کا حکم لباس کے حکم جیسا ہوتا ہے تو لباس پہننا بھی حرام ہونا چاہیے تو اس کا جواب یہ ہے کہ بوسہ اسبابِ جماع میں سے ہے اور لباس اصلاحِ بدن سے ہے لہٰذا دونوں کا حکم مختلف ہو گا۔

باب ۱۶۱ — طوافِ زیارت کے بعد عورت کو حیض آنا

جس عورت کو طوافِ زیارت کے بعد اور طوافِ صدر سے پہلے حیض آ جائے تو اس کا حکم کیا ہے؟

اس سلسلے میں بعض حضرات کا موقف یہ ہے کہ جب تک وہ طوافِ صدر نہ کرے واپس نہیں لوٹ سکتی۔ وہ حضرت حارث بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں۔ انھوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ایسی عورت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا اس کا آخری عمل طواف ہونا چاہیے۔ حضرت حارث نے فرمایا کہ سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا ہے۔

دوسرے حضرات کا مسلک یہ ہے کہ اگر کسی عورت نے طوافِ زیارت کر لیا پھر اسے حیض آیا تو وہ طوافِ صدر کے بغیر واپس جا سکتی ہے انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا کہ سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ آخر میں طواف کریں البتہ حائضہ عورت پر تخفیف فرمائی۔ حضرت ام سلیم اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہما کو یہ صورت پیش آئی تو سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے انھیں یہی حکم دیا تھا۔ حضرت انس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اسی بات کی طرف رجوع فرمایا تو اس سے حضرت حارث رضی اللہ عنہ کی روایت کا نسخ ثابت ہو گیا۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۱۶۲ — مناسکِ حج میں تقدیم و تاخیر

اگر کوئی شخص کنکریاں مارنے سے پہلے سر منڈائے یا سر منڈانے سے پہلے طواف کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟

اس سلسلے میں متعدد روایات میں آتا ہے کہ سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ اس سے بعض حضرات نے استدلال کیا کہ ایسا کرنا جائز ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے فرمایا کہ ان احادیث میں اگرچہ اس بات کا بھی احتمال ہے لیکن یہ احتمال بھی ہے کہ اگر کوئی شخص جہالت سے ایسا کرے تو کوئی حرج نہیں لیکن جان بوجھ کر ایسا نہیں کر سکتا۔ چنانچہ ایک شخص نے بارگاہِ نبوی میں یوں

عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے غیر شعوری طور پر ذبح سے پہلے حلق کروا لیا تو آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں —— گویا یہ بھولنے کی صورت تھی، جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا جا سکتا۔ پھر ایک دوسری روایت میں یوں بھی ہے کہ آپ نے ان کو یہ بات فرمانے کے بعد کہ کوئی حرج نہیں، فرمایا کہ حج کے احکام سیکھو، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں لوگوں نے ایسا کیا اور وہ مسائل سے واقف نہ تھے۔ نیز اس عمل کے عدم جواز پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث بھی دلالت کرتی ہے وہ فرماتے ہیں جس نے حج کا کوئی عمل آگے یا پیچھے کیا تو وہ اس کے لیے خون بہائے (قربانی کرے) اگر قارن ذبح سے پہلے حلق کروائے تو اس پر دم (قربانی) لازم آئے گا یا نہیں، اگر لازم ہوگا تو ایک یا دو؟ اس سلسلے میں علماء کے درمیان اختلاف ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس پر ایک دم ہوگا۔ حضرت امام زفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں دو دم لازم ہوں گے جبکہ صاحبین کے نزدیک کچھ بھی لازم نہ ہوگا۔ صاحبین نے ان احادیث سے استدلال کیا جن میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی حرج نہیں لیکن دوسری روایات جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسا جان بوجھ کر نہیں کیا جا سکتا نیز حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول کہ دم لازم ہے، صاحبین کے خلاف حجت ہے۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ اگر وہ شخص مفرد ہو تو ذبح کرنا واجب نہیں بلکہ افضل ہے لہٰذا تقدیم و تاخیر میں کوئی حرج نہیں لیکن قارن یا متمتع ہونے کی صورت میں قربانی واجب ہے پس تقدیم و تاخیر کی صورت میں دم واجب ہوگا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ محصر (جسے رکاوٹ پیدا ہو جائے) قربانی کے قربان گاہ تک پہنچنے سے پہلے حلق کروائے تو اس پر دم واجب ہوتا ہے اور اس بات پر اجماع ہے تو قیاس کا تقاضا ہے کہ قارن کا بھی یہی حکم ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ اس پر دو دم آئیں گے یا ایک؟ تو ہم دیکھتے ہیں کہ قارن یا متمتع اگر صرف حج افراد یا صرف عمرہ کا احرام باندھتا تو اس پر کچھ بھی لازم نہ ہوتا۔

جب اس نے دونوں کو جمع کیا تو ایک قربانی لازم ہوئی تو اب تقدیم و تاخیر سے بھی ایک ہی دم لازم ہونا چاہیے کیونکہ یہ دو حرمتیں نہیں بلکہ ایک ہی حرمت ہے اس لیے اس کا سبب ایک ہے۔ اس سے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا موقف ثابت ہوا۔

باب ۱۶۳ —— اہل مکہ عمرہ کے لیے کہاں سے احرام باندھیں

عمرہ کرنے والے اہل مکہ کے لیے مقام تنعیم سے احرام باندھنا ضروری ہے یا حرم کے باہر کسی بھی مقام سے احرام باندھا جا سکتا ہے؟ کچھ حضرات کے نزدیک مقام تنعیم سے احرام باندھنا ضروری ہے۔

ان کا استدلال یوں ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو مقام تنعیم پر لے جائیں وہاں جب ٹیلوں کے پاس اتریں تو انہیں احرام باندھنے کا کہیں۔

دوسرے حضرات کے نزدیک مقام تنعیم کی پابندی نہیں بلکہ کسی بھی مقام سے احرام باندھا جا سکتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مقام تنعیم پر اس لیے احرام باندھا کہ وہ جگہ قریب تھی۔ چنانچہ دوسری حدیث میں ہے کہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کی قسم! سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ یا تنعیم کا ذکر نہیں فرمایا کہ وہاں سے احرام باندھیں لیکن حرم سے تنعیم قریب تھا اس لیے میں نے وہاں سے احرام باندھا۔

اس سے ثابت ہوا کہ اہل مکہ عمرہ کرنے کے لیے حرم کے باہر سے احرام باندھیں، تنعیم کی تخصیص نہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

باب ۱۶۴ — قربانی کا جانور حرم سے باہر ذبح کرنا

بعض حضرات کے نزدیک ہدی (قربانی کے جانور) کو حرم میں جانے سے روکا جائے تو اسے حرم سے باہر ذبح کیا جا سکتا ہے ان کا استدلال یوں ہے کہ حدیبیہ کے موقع پر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہدی کے جانور ذبح فرمائے۔ نیز ایک موقعہ پر مقام سقیا میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے سر میں تکلیف ہو گئی اور انھوں نے احرام باندھا ہوا تھا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف سے اونٹ ذبح کر کے وہاں کے لوگوں کو کھلایا۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے موقعہ پر جانور حرم کے اندر ذبح کیے گئے کیونکہ مسلمانوں کو خانہ کعبہ سے روکا گیا تھا حرم سے نہیں۔ چنانچہ حضرت مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جب حدیبیہ میں تھے تو آپ کے خیمے حرم سے باہر اور مصلے حرم کے اندر تھا اور حضرت ناجیہ بن جندب اسلمی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے فرماتے ہیں میں نے جانور کو حرم میں ذبح کیا، لہٰذا صلح حدیبیہ کے واقعہ سے استدلال نہیں ہو سکتا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف سے جو اونٹ ذبح کیا گیا وہ صدقہ تھا، اور اس کے لیے حرم کی قید نہیں پھر قیاس بھی اسی بات کی تائید کرتا ہے کیونکہ جب کفارۂ ظہار وغیرہ میں مسلسل روزے رکھنے کا حکم ہے تو کسی عذر کی وجہ سے اس تسلسل کو چھوڑنا جائز نہیں اسی طرح جب قرآن مجید میں قربانی کے بارے میں "کعبہ اللہ" یعنی حرم تک پہنچنے والی قربانی کے الفاظ مذکور ہیں تو حرم سے باہر نہیں ہو سکتی۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۱۶۵ — ایام تشریق میں روزہ رکھنا

اگر قارن، متمتع اور محصر، قربانی کا جانور نہ پا سکیں اور یوم عرفہ سے پہلے روزے بھی نہ رکھ سکیں تو ایام تشریق میں روزے رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟

اس سلسلے میں بعض حضرات کے نزدیک ایسا ہو سکتا ہے وہ کہتے ہیں کہ ان لوگوں کے لیے ایام تشریق میں روزہ رکھنا جائز ہے۔ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے محصر اور متمتع کو ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی اجازت دی ہے۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں متعدد روایات میں ہے کہ سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق کو کھانے پینے اور جماع کے ایام قرار دیا۔ یہ حدیث حضرت علی المرتضیٰ، حضرت عائشہ، عمرو بن عاص، عبداللہ بن حذافہ، ابوہریرہ، بیشر بن ہلال اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔ ان روایات میں قارن، متمتع اور محصر کا استثناء نہیں حالانکہ یہ لوگ بھی وہاں موجود تھے لہٰذا ان روایات کے مقابلے پہلے گروہ کی پیش کردہ روایات کمزور ہیں ان میں سے ایک حدیث یحییٰ بن سلام سے مروی ہے اور محدثین اہل علم کے نزدیک یہ شخص ضعیف ہے لہٰذا یہ حدیث منکر ہے۔ دوسری حدیث میں حضرت عائشہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے تو انھوں نے ایام تشریق کو حج کے دن قرار دیتے ہوئے آیت کریمہ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِى الْحَجِّ۔

کی روشنی میں ان لوگوں کے لیے اجازت ثابت کی، حالانکہ قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کہ ان دنوں میں روزہ رکھنا سب کے لیے ناجائز ہو کیونکہ دسویں ذوالحجہ کو قارن، متمتع وغیرہ روزہ نہیں رکھ سکتے کیونکہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا تو ایام تشریق میں ممانعت بھی سب کے لیے ہوگی۔

بلطایہ حضرات دو قربانیاں دیں گے ایک تمتع یا قران وغیرہ کی دوسری پہلی قربانی نہ دینے یا روزہ نہ رکھنے کی وجہ سے لازم ہوگی، حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی موقف ہے۔

باب ۱۶۶ ــــ محصر حج کے احکام

جس شخص کو حج یا عمرہ کے لیے جاتے ہوئے دشمن یا بیماری وغیرہ کی وجہ سے رکاوٹ ہو جائے تو اس کے لیے احرام سے نکلنے کی کیا صورت ہے۔ اس سلسلے میں چند امور مختلف فیہ ہیں۔

۱۔ کیا وہ اسی وقت احرام سے نکل جاتا ہے یا نہیں؟
۲۔ کیا صرف دشمن کی وجہ سے رکاوٹ کے باعث اس کے لیے احرام کھولنا جائز ہے یا بیماری بھی عذر قرار پائے گی۔
۳۔ کیا اس کے لیے سر کا حلق ضروری ہے یا نہیں؟

پہلے مسئلے میں بعض حضرات کا موقف یہ ہے کہ احصار کے ساتھ ہی وہ احرام سے نکل آئے۔ ان کی دلیل حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس کے پاؤں میں کوئی چوٹ آجائے یا ٹوٹ جائے تو وہ احرام سے نکل گیا اور اس پر ایک حج لازم ہے۔ حضرت حجاج فرماتے ہیں میں نے یہ حدیث حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بیان کی تو انھوں نے بھی میری تائید کی۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں جب تک اس کی طرف سے قربانی کا جانور ذبح نہ کیا جائے وہ احرام سے نہیں نکل سکتا۔ کیونکہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے موقع پر حلق سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کیا اور صحابہ کرام کو بھی اس بات کا حکم دیا لہٰذا حضرت حجاج رضی اللہ عنہ کی روایت جس سے پہلے گروہ نے استدلال کیا ہے، کا مطلب یہ ہے، کہ اب اس کے لیے احرام کھولنا جائز ہو گیا ہے۔

چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی جنھوں نے اس حدیث کی تصدیق کی تھی، اس کا یہی مفہوم بیان کرتے ہیں، قرآن پاک کی آیت "وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ" کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر وہ شخص جلدی کرتے ہوئے ہدی کے اپنے مقام تک پہنچنے سے پہلے حلق کروائے تو اس پر فدیہ لازم ہوگا۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بھی یہی قول ہے۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ کیا بیماری کی وجہ سے بھی احصار ہوتا ہے؟ تو بعض حضرات نے اس کا انکار کیا۔ وہ فرماتے ہیں صرف دشمن کی وجہ سے رکاوٹ معتبر ہے لیکن دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک بیماری کی وجہ سے بھی احصار ہوتا ہے۔

پہلے قول کے قائلین نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قول سے استدلال کیا انھوں نے فرمایا احصار صرف دشمن کی وجہ سے ہوتا ہے ـــــ جبکہ احناف کی دلیل وہی حدیث ہے جو اس باب کے شروع میں حضرت حجاج بن عمرو، حضرت ابن عباس اور

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت کی گئی۔ اور اس میں زخمی ہونے کی وجہ سے احصار کا ذکر ہے۔ قیاس بھی اسی موقف کی تائید کرتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں جس طرح دشمن کی طرف سے خطرے کے پیش نظر پیدل چل کر نماز پڑھنا جائز ہے اسی طرح بیماری کی وجہ سے بھی جائز ہے اور جس طرح دشمن سے خطرے کے باعث تیمم کرنا جائز ہے اسی طرح بیماری کی وجہ سے بھی جائز ہے۔ گویا دونوں کا حکم ایک جیسا ہے لہٰذا یہاں بھی دونوں کے لیے ایک ہی حکم ہوگا۔

پھر بعض حضرات کے نزدیک جس شخص کو عمرے کے لیے جاتے ہوئے احصار ہو جائے تو جب اس کی قربانی اپنے مقام پر پہنچ جائے وہ احرام کھول سکتا ہے لیکن دوسرے حضرات کہتے ہیں وہ احصار کے ختم ہونے تک اسی حالت میں رہے گا۔ پہلے گروہ کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے موقع پر قربانی کے بعد احرام کھول دیا تھا اور احصار کے ختم ہونے کی انتظار نہیں کی۔

احناف کا بھی یہی مسلک ہے اور اسے قیاس سے بھی تائید حاصل ہوتی ہے کیونکہ جن امور کو عذر کی وجہ سے ساقط کیا جاتا ہے تو اگرچہ وقت باقی ہو انھیں عذر کی صورت میں سہولت کے ساتھ ادائیگی کا حکم دیا جاتا ہے۔ مثلاً پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم کی اجازت ہے تو اب وقت کا باقی رہنا اس کو ساقط نہیں کرے گا اور وقت نکلنے کی انتظار نہیں کی جائے گی اگرچہ ممکن ہے کہ وقت کے اندر پانی مل جائے۔ اسی طرح عمرے کے لیے بھی اگرچہ کوئی خاص وقت مقرر نہیں لیکن اس عذر کی وجہ سے اسے احرام کھولنے کی اجازت دی گئی اور اس سلسلے میں حج اور عمرے کا حکم ایک جیسا ہے۔

پھر اس بارے میں اختلاف ہے کہ آیا عمرہ پر حلق لازم ہے یا نہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک ضروری نہیں ہے جبکہ امام ابویوسف رحمہ اللہ کے نزدیک لازمی ہے۔ طرفین فرماتے ہیں جب احصار کی وجہ سے اس سے وہ تمام مناسک حج ساقط ہو گئے جن کی بنیاد پر وہ احرام سے باہر آتا ہے مثلاً طواف اور سعی وغیرہ تو حلق کا بھی وہی حکم ہوگا۔ حضرت امام ابویوسف رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ باقی امور سے انھیں رکاوٹ ہو گئی ہے لہٰذا انھیں چھوڑنا پڑتا ہے جبکہ حلق کرانے میں کوئی رکاوٹ نہیں اور حدیبیہ کے موقع پر صحابہ کرام نے بھی حلق کروایا تھا تو حلق کرانا ضروری ہے۔ حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ امام ابویوسف رحمہ اللہ کے مسلک کو ترجیح دیتے ہیں۔

باب ۱۷۶ ـــــ بچے کا حج

اگر بچہ حج کرے تو کیا بالغ ہونے کے بعد اس پر حج فرض ہوگا یا یہی بچپن کا حج کفایت کرے گا؟

اس سلسلے میں بعض حضرات کا خیال ہے کہ اس کے لیے یہ حج کافی ہے ان کی دلیل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک عورت نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بچے کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس کے لیے حج ہے فرمایا ہاں اور تمہارے لیے اجر ہے۔

دوسرے حضرات کا موقف ہے کہ بچپن میں کیا ہوا حج فرض حج کی جگہ کفایت نہیں کرتا۔ بالغ ہونے کے بعد بصورت استطاعت حج فرض ہوگا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی مذکورہ بالا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یہ حج بھی باعث ثواب ہے لیکن فرض حج کی جگہ یہ حج کفایت نہیں کرتا۔ چنانچہ خود حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول اس حدیث کے مفہوم کو واضح کرتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں جس بچے نے اپنے گھر والوں کے ساتھ حج کیا تو اس نے حج اسلام کو پورا کیا پھر اگر وہ جوان ہو جائے تو اس پر حج لازم ہوگا یعنی بچپن کا حج باعث ثواب ہے۔

لیکن بالغ ہونے کے بعد فرض حج کی ادائیگی لازم ہوگی۔ آپ کے اس ارشاد سے پہلی حدیث کا مفہوم واضح ہو جاتا ہے کہ اس سے فرض حج ادا نہیں۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے قلم اٹھا لیا گیا، بچہ سے یہاں تک کہ وہ بڑا ہو جائے (الخ) تک معلوم ہوا کہ اس پر حج فرض نہیں۔

پھر اس بات پر اجماع ہے کہ اگر بچہ کسی وقت کی نماز پڑھ لے پھر اس وقت کے اندر ہی وہ بالغ ہو جائے تو اسے وہ نماز دوبارہ پڑھنا ہوگی کیونکہ پہلی نماز فرض نہ تھی۔

اگر کہا جائے کہ کوئی شخص جس پر عدم استطاعت کی وجہ سے حج فرض نہیں کسی طرح مکہ مکرمہ پہنچ جاتا ہے تو اس سے فرض حج ساقط ہو جاتا ہے تو بچے کا حکم بھی یہی ہونا چاہیے تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب بالغ شخص پیدل چل کر یا کسی بھی طرح مکہ مکرمہ پہنچ جائے تو وہ اہل مکہ کی طرح ہو گیا اب اس پر حج فرض ہے لیکن بچہ مکہ مکرمہ پہنچ بھی جائے تو اس پر حج فرض نہ ہوگا کیونکہ اس سے قلم اٹھا لیا گیا۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۱۶۹ ــــ حرم میں احرام کے بغیر داخل ہونا

کیا احرام کے بغیر حرم میں داخل ہونا جائز ہے؟ اس سلسلے میں بعض حضرات جواز کے قائل ہیں وہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر انور پر سیاہ عمامہ تھا۔

لیکن دوسرے حضرات فرماتے ہیں حرم شریف میں احرام کے بغیر داخل ہونا جائز نہیں۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ شریف کو اس دن سے حرم بنایا جب زمین و آسمان کو پیدا فرمایا وہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہ ہوا اور میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت حلال کیا گیا ــــــــ یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے اور سرکار دو عالم کے اس ارشاد گرامی کا مطلب یہ ہے کہ جس دن آپ داخل ہوئے آپ کے لیے احرام کے بغیر داخل ہونا جائز قرار دیا گیا۔ اب قیامت تک احرام کے بغیر داخل ہونا جائز نہیں۔ احناف کا یہی مسلک ہے۔

پھر ان حضرات کے درمیان بھی اختلاف ہے بعض کے نزدیک صرف اہل مکہ احرام کے بغیر داخل ہو سکتے ہیں باقی لوگ چاہے وہ میقات کے اندر ہوں یا باہر احرام کے بغیر داخل نہیں ہو سکتے دوسرے حضرات کے نزدیک میقات پر رہنے والے اور میقات کے اندر رہائش پذیر لوگ احرام کے بغیر مکہ مکرمہ میں داخل ہو سکتے ہیں میقات سے باہر کے نہیں، حنفی ائمہ کا یہی مسلک ہے۔

لیکن بعض دوسرے حضرات کا مسلک یہ ہے کہ اہل میقات کا حکم وہی ہے جو میقات سے باہر والوں کا ہے، حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ وہ فرماتے ہیں اگر کوئی شخص میقات سے پہلے یا میقات پر جا کر احرام باندھے تو اس پر دم لازم نہیں ہوتا جبکہ میقات سے احرام کے بغیر اندر جانے والے پر دم لازم ہوتا ہے معلوم ہوا کہ میقات سے پہلے اور اس سے باہر کا حکم ایک جیسا ہے۔

اگر کہا جائے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "اب قیامت تک اس کی حرمت لوٹ آئی ہے"، کا مطلب یہ ہے کہ اس میں خون بہانا جائز نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر (خدانخواستہ) کافر مکہ مکرمہ پر حملہ کریں تو مسلمانوں کے لیے ان سے لڑنا اور ہتھیار نکالنا جائز ہے۔ معلوم ہوا کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے احرام کے بغیر داخل ہونے کی ممانعت مراد ہے۔

باب ۱۶۹ — جو شخص اپنی ہدی مکہ مکرمہ بھیجے

جو شخص اپنی ہدی کو قلادہ ڈالے اور اشعار کرے کے مکہ مکرمہ کی طرف بھیجے تو وہ لوگوں کے حج سے فارغ ہونے تک (سلا ہوا) کپڑا پہن سکتا ہے یا نہیں؟

بعض حضرات کا خیال ہے کہ اسے لوگوں کے حج سے فارغ ہونے تک حالت احرام میں رہنا چاہیے۔ انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا وہ فرماتے ہیں میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا آپ نے اپنی قمیص کو گریبان کی طرف سے پھاڑ کر پاؤں کی طرف سے اتارا۔ صحابہ کرام نے آپ کی طرف (تجسس کے طور پر) دیکھا تو آپ نے فرمایا میں نے اپنی ہدی کو جسے میں نے بھیجا ہے قلادہ ڈالنے اور فلاں فلاں جگہ اشعار کرنے کا حکم دیا تو میں نے بھول کر قمیص پہن لی اب میں اسے سر کی طرف سے اتار نہیں سکتا تھا ——— آپ نے قربانی کا جانور بھیجا تھا اور خود مدینہ طیبہ میں ٹھہرے رہے۔ حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

لیکن دوسرا مسلک یہ ہے کہ جب تک کوئی شخص حج یا عمرہ کا احرام نہ باندھے اس پر کسی ایسی چیز کو چھوڑنا واجب نہیں جسے محرم چھوڑتا ہے۔ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کیا ہے۔ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض کیا کہ کچھ لوگ ہدی کا جانور بیت اللہ شریف کی طرف بھیجتے ہیں اور اسے قلادہ ڈالنے کا حکم دیتے ہیں پھر وہ لوگوں کے احرام سے نکلنے تک احرام کی حالت میں رہتے ہیں۔ اس پر ام المومنین نے ہاتھ پر ہاتھ مارا (حضرت مسروق فرماتے ہیں) میں نے پردے کے پیچھے سے سنا انھوں نے فرمایا سبحان اللہ! میں اپنے ہاتھ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جانور (ہدی) کے لیے قلادہ بٹتی تھی پھر آپ اسے مکہ مکرمہ کی طرف بھیجتے اور خود ہمارے پاس ٹھہرتے آپ کسی ایسی چیز کو نہیں چھوڑتے تھے جسے غیر محرم بجا لاتا ہے۔

یہ حدیث ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے متعدد طرق سے مروی ہے لہٰذا روایات کے تواتر کی روشنی میں دوسرے گروہ کا قول ثابت ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے اور اس سلسلے میں کسی کا اختلاف نہیں جبکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کی یہ صورت نہیں ہے۔

قیاس بھی اسی موقف کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ جب کوئی شخص حج کرتا ہے یا عمرہ۔ ہدی لے جاتا ہے یا نہیں، احرام سے نکلنے کے لیے اسے کچھ افعال ادا کرنے پڑتے ہیں مثلاً طواف، حلق، سعی وغیرہ، محض وقت کے گزرنے سے احرام سے نہیں نکلتا جبکہ یہ شخص جس کے لیے بعض حضرات نے احرام کو ضروری قرار دیا، کسی عمل کے بغیر محض وقت گزرنے پر احرام سے نکلتا ہے معلوم ہوا کہ اس کا حکم وہ نہیں جو حج یا عمرہ کرنے والوں کا ہے لہٰذا اس پر وہ امور حرام نہ ہوں گے جو حج یا عمرہ کرنے والے پر حرام ہوتے ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

باب ۱۷۰ — محرم کا نکاح

محرم، حالت احرام میں نکاح کر سکتا ہے یا نہیں، بعض حضرات کے نزدیک محرم نکاح نہیں کر سکتا اور نہ ہی نکاح کا پیغام

دے سکتا ہے۔ انہوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محرم نہ نکاح کرے نہ اس کا نکاح کیا جائے اور نہ ہی وہ پیغام نکاح دے۔

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ محرم کے لیے یہ تمام امور جائز ہیں۔ وہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں حضرت میمونہ بنت حارث سے نکاح کیا اور آپ تین دن مکہ مکرمہ میں ٹھہرے رہے۔ یہ حدیث حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ پہلے گروہ نے ابورافع کی حدیث سے بھی استدلال کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ حالت احرام میں نہیں تھے —— اس حدیث کا جواب یوں دیا گیا کہ حضرت ابورافع کی روایت کو مطر وراق نے روایت کیا اور تمہارے نزدیک وہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کی روایت سے استدلال نہیں کیا جاتا۔

جہاں تک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق ہے تو اسے نبیہ بن وہب نے روایت کیا اور یہ حضرت عمرو بن دینار، جابر بن زید اور دیگر راویوں کی مثل نہیں جنہوں نے حضرت مسروق کی روایت کی مثل روایت کیا۔

قیاس بھی اسی موقف کی تائید کرتا ہے وہ یوں کہ محرم لونڈی خرید سکتا ہے لیکن اس سے جماع نہیں کر سکتا، محرم خوشبو خرید سکتا ہے لیکن استعمال نہیں کر سکتا، اسی طرح قمیص خرید سکتا ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ تمام چیزیں احرام کی حالت میں حرام ہونے کے باوجود ان کا عقد جائز ہے۔ اسی طرح حالت احرام میں جماع حرام ہونے کے باوجود نکاح جائز ہوگا اس کا حکم شکار کی طرح نہ ہوگا کیونکہ جس محرم کے ہاتھ میں شکار ہو اسے اس کے چھوڑنے کا حکم دیا جاتا ہے لیکن جس کے ساتھ بیوی ہو اسے چھوڑنے کا حکم نہیں دیا جاتا۔

اگر کہا جائے کہ رضاعی بہن سے نکاح جائز نہیں لیکن اسے خریدنا جائز ہے معلوم ہوا کہ نکاح اور خریدنے کا حکم الگ الگ ہے لہٰذا نکاح کو خریدنے پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ اس شخص کو جواب میں کہا جائے گا کہ تمہارا استدلال صحیح نہیں کیونکہ رضاعی بہن سے نکاح اور محرم کے نکاح میں فرق ہے کیونکہ نکاح کے بعد رضاعت کا ثبوت نکاح کو فسخ کر دیتا ہے لیکن نکاح کی موجودگی میں احرام نکاح کو نہیں توڑتا۔ احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔

الحمد للہ! آج مورخہ ۱۵ ربجمادی الاول ۱۴۱۲ھ، ۲۳ نومبر بروز ہفتہ دوسری جلد کی تلخیص مکمل ہو گئی

محمد صدیق ہزاروی سعیدی

